طحاوی شریف

جلد چہارم

حق کاپی رائیٹ محفوظ ہے بلغیر اجازت کوئی نہ چھاپے

قال الامام الاعظم ابو حنیفۃ نعمان بن ثابت اترکوا قولی بخبر رسول صلعم

بحمد اللہ تعالیٰ و تبارک

علیٰ ھذا طبع الکتاب المستطاب للامام الھمام الحافظ ابو جعفر الطحاوی الحنفی جامع صحاح الاخبار عن جناب سید الانام

جلد چہارم

اردو ترجمہ شرح معانی الآثار

سنہ ۱۹۶۲۵ء

المعروف بالطحاوی

علیٰ حسب اشارۃ التاجر الذین ھو الشیخ الٰہی بخش جلال الدین تاجر الکتب سلمہم اللہ تعالیٰ الیٰ یوم النشور

وقد الطبع فی المطبع الاسلامیۃ اللاھور تحت ادارۃ المدیر منشی محمد اسحٰق خان

جلد فہرست ابواب وفصول طحاوی اردو شرح معانی الآثار چہارم

مضامین	صفحات
باب اُن اشیا کے بیان میں جن کو قبضہ سے پہلے فروخت کرنا جائز ہے	۱
باب اُس بیع کے بیان میں جسمیں اسکے خلاف کوئی شرط ٹھہری ہو	۸
باب مکہ کی زمین فروخت کرنے اور اُس کو کرایہ پر دینے کے بیان میں	۲۰
باب کتّے کی قیمت کے بیان میں	۲۴
باب استقراض الحیوان	۲۶
باب جانور قرض لینے کے بیان میں	۳۷
کتاب بیع صرف کے بیان میں	۴۳
باب بیان میں ہار کے جو فروخت کیا جائے بعوض سونے کے اور اُسمیں جواہرات اور سونا ہو	۵۶
کتاب ہبہ اور صدقہ کے بیان میں	۶۴
باب اس شخص کے بیان میں جو اپنے کسی بیٹے کو دے نہ کسی کو	۷۶
باب عمریٰ کے بیان میں	۸۴
باب ان صدقوں کے بیانمیں جو وقف کیے گئے ہوں	۹۲
باب گرو رکھنے کے بیان میں	۹۷
باب گرو چیز کے بیان میں جو مرتہن کے ہاتھ میں ہلاک ہو جائے تو اسکا کیا حکم ہے	۱۰۲
کتاب کاشت اور پانی سینچنے کے معاملات میں	۱۱۰
کتاب شفعہ کے بیان میں	۱۳۵
کتاب الاجارات	۱۴۵
باب پچھنے لگانے کی مزدوری کے بیانمیں کہ آیا وہ لگانے والے کیواسطے اچھی ہے یا نہ	۱۴۹
باب پڑی ہوئی اور گمشدہ چیز کے احکام میں	۱۵۶
کتاب حکومت اور گواہیوں کے بیانمیں	۱۷۱
باب فیصلہ کرنے میں قسم کے ساتھ مع ایک گواہ کے	۱۷۷
باب قسم رد کرنے کے بیان میں	۱۸۶
باب اُس شخص کے بیان میں جس کے پاس کسی کے واسطے گواہی ہو تو کیا اُسپر واجب ہے کہ اس گواہی کی اُسے خبر کر دے اور آیا حاکم اس کو قبول کرے یا نہیں	۱۸۸
باب اس بیان میں کہ حاکم حکم دے کسی بات کا اور وہ حقیقت میں خلاف ظاہر کے ہو	۱۹۵
باب بیان میں آزاد شخص کے کہ اُسپر قرض واجب ہو اور اُس کے پاس مال نہ ہو تو اسکا کیا حکم ہے	۲۰۰
باب اس بیان میں کہ باپ اپنے بچے کے مال کا مالک ہوتا ہے یا نہیں	۲۰۲
باب اسمیں بچہ کا اگر دو شخص دعویدار ہوں تو اسمیں کیا حکم ہے	۲۰۷
باب اس شخص کی بیانمیں کہ خریدے اسباب جو اُسکے قبضہ میں ہو پھر مرجاے اس حالمیں کہ اسکی قیمت میت پر قرض ہو	۲۱۵
باب اسمیں کہ دیہاتی کی گواہی قصبہ والی پر مقبول ہوتی ہے یا نہیں	۲۲۰
کتاب شکار اور ذبیحوں اور قربانیوں کے بیان میں	۲۲۲
باب اس شخص کی بیانمیں جسنے ذبح کیا عید الضحیٰ کے روز قبل اس کے کہ ذبح کرے حاکم	۲۲۸
باب اونٹ اور گائے کے بیانمیں کہ کتنی آدمیوں کی طرف سے کافی ہوتی ہیں قربانیوں اور ہدیوں میں	۲۳۳
باب بکری کے بیانمیں کہ وہ قربانی میں کتنی آدمیوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے	۲۳۷
باب اس شخص کے بیان میں جسنے لازم کیا اپنے اوپر قربانی کو عشرہ ذی الحجہ میں قصد کرے قربانی کا کیا اس کے لیے جائز ہے کہ لیوے اپنے بال یا کترے ناخن	۲۴۶
باب دانت ناخن سے ذبح کرنیکے بیان میں	۲۴۹
باب بیان میں کہانے گوشت کے قربانی کے بعد تین دن کے	۲۵۲
باب بجو کے کہانے کے بیانمیں	۲۶۲
باب مدینہ (مکرمہ) کے شکار کے بیان میں	۲۶۵
باب بیان میں کہانے ضباب (گوہ) کی	۲۷۵
باب آبادی کے گدہوں کو کہانے کے بیان میں	۲۸۶
باب گھوڑے کے گوشت کہانے کے بیانمیں	۲۹۹
کتاب پینے کی اشیاء کے بیان میں	۳۰۱
باب ان نبیذوں کے بیانمیں جو حرام ہیں	۳۰۸
باب کدو کی تونبی اور سبز لاکھی گھڑے اور کھودی ہوئی لکڑی اور رال کے گھڑے میں نبیذ بنانے کے بیان میں	۳۲۳
کتاب مکروہات کے بیان میں	۳۳۶
باب پیشاب پائخانہ کیوقت قبلہ رخ بیٹھنے میں	۳۴۱
باب لہسن اور پیاز اور گندنا کے احکام	۳۵۰
باب اس شخص کے بیان میں جو کسی باغ میں گزرے تو کیا اس کو باغ سے کہانا مباح ہے یا نہیں	۳۵۷
باب ریشم پہننے کے بیان میں	۳۶۳
باب اس کپڑے کے بیان میں جس میں ریشم کے نقوش ہوں یا اس میں کچھ ریشم ہو	۳۸۵
باب اس شخص کے بیان میں جس کا دانت ہلتا ہو کیا وہ اس کی بندش سونے سے کر سکتا ہے یا نہیں	۳۸۹
باب سونے کی انگوٹھی پہننے میں	۳۹۲
باب انگوٹھیوں میں مہر کھودنے کے بیان میں	۳۹۹
باب غیر حکومت والوں کو انگوٹھی پہننے کی بیانمیں	۴۰۳
باب کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں	۴۰۵
باب قسم کے بیان میں	۴۰۹
باب ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھنے میں	۴۲۴
باب مسجد کے اندر تیروں کے ساتھ گزرنے میں	۴۲۹
باب معانقہ کے بیان میں	۴۳۱
باب اُن تصویروں کے بیانمیں جو کپڑوں میں ہوں	۴۴۳
باب اس شخص کے بیان میں جو کہے استغفر اللہ و اتوب الیہ	۴۴۴
باب میت پر رونے کے بیان میں	۴۵۰
باب شعر کا نقل کرنا کیا مکروہ ہے یا نہیں	۴۵۷
باب اس بیان میں کہ چھینکنے والے کے جواب دینے والے کو کس طرح جواب دیا جائے	۴۶۷
باب اس بیان میں کہ بیمار آدمی سے اجتناب کیا جائے یا نہیں	۴۷۱
باب نبیوں میں ترجیح دینے کے بیان میں	۴۹۳
باب چوپایوں کو خصی کرنے میں	۴۹۷
باب علم کو لکھنے کے بیان میں کہ آیا جائز ہے یا نہیں	۵۰۰
باب داغنے کے بیانمیں کہ آیا وہ مکروہ ہے یا نہیں	۵۰۴
باب نماز عشاء کے بعد باتیں کرنے میں	۵۲۲
باب غلام کے آزاد عورتوں کے بال دیکھنے کے بیان میں	۵۲۵
ابوالقاسم کنیت رکھنا صحیح ہے یا نہیں	۵۳۳
باب کافروں کو سلام کرنے کے بیانمیں	۵۴۳
کتاب زیادات کے بیان میں	۵۴۸
باب اس میں کہ عورت کو اپنے مال میں کیا حکم ہے	۵۶۱
باب اسمیں کہ نمازی پہلی رکعت کے پہلے سجدہ سے اٹھکر کیا کرے	۵۶۶
باب کہ غلام کا مولا اسے کسقدر کہانا کپڑا دے واجب ہے	۵۷۰
باب مساجد میں شعر گوئی کرنیکے بیانمیں	۵۷۳
باب غیر موجود شے خریدنے کے بیان میں	۵۷۷
باب اس بیانمیں کہ کیا باپ اپنی باکرہ بیٹی کا نکاح میں اس سے اجازت لینے کا محتاج ہے	۵۸۴
باب اس مقدار کے بیان میں کہ اس کے مالک پر صدقہ لینا حرام ہے	۵۹۲
باب اُن چرنیوالے اونٹوں میں فرض زکوٰۃ کا بیان جو ایکسو بیس سے زیادہ ہوں	۵۹۹
کتاب وصیتوں کے بیان میں	۶۱۰
باب اس شخص کے بیان میں جو اپنے یا کسی خاص قبیلہ کے فلاں شخص کے رشتہ داروں کو تہائی مال کی وصیت کرے	۶۲۰
کتاب فرائض کے بیان میں	۶۲۸
باب ذوی الارحام کی میراثوں کے بیانمیں	۶۳۶

تمام شد فہرست جلد چہارم

بَابُ مَا نُهِيَ عَنْ بَيْعِهِ قَبْلَ الْقَبْضِ

باب اون اشیاء کے بیان میں جنکو قبضہ سے پہلے فروخت کرنا ناجائز ہے

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَعَفَّانُ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ ابْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمَالِكٌ وَغَيْرُهُمْ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالَ مَالِكٌ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُهٗ عَنِ الْمُنْذِرِ ابْنِ عُبَيْدٍ الْمَدَنِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَبِيْعَ اَحَدٌ طَعَامًا اشْتَرَاهُ بِكَيْلٍ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ

ترجمہ

مترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب اور عفان نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص خریدے کہا نیکی چیز تو نہ فروخت کرے اوسکو جب تک اوسکا قبضہ نہ کر لے حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یونس بن محمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبیداللہ بن عمر نے انہوں نے روایت کی نافع سے انہوں نے ابن عمر سے

انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابوبشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شجاع بن ولید نے انہوں نے روایت کی عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خریدے کوئی کھانے کی چیز تو نہ فروخت کرے اوسکو یہانتک کہ پورا وصول کر لے اوسکو حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص خریدے کوئی کہانیکی چیز تو نہ فروخت کرے اوسکو جب تک کہ قبضہ نہ کر لے اوسکا حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو عبید اللہ بن عمر اور عمر بن محمد اور مالک اور اونکے سوا اوروں نے کہ نافع نے حدیث بیان کی اونسے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خریدے کوئی کہانیکی چیز پس نہ فروخت کرے اوسکو جب تک قبضہ نہ کرے اوسکا حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو مالک نے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل مالک نے کہا یہانتک کہ قبضہ کر لے اوسکا حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی جھکو عمرو بن حارث نے اور اونکے غیر نے منذر بن عبید مدنی سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ فروخت کرے کوئی شخص کہانیکی چیز کو کہ خریدا ہو اوسکو پیمانہ سے یہانتک کہ قبضہ کرے اوسکا

حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرني ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال من اشترى طعاما فلا يبيعه حتى يقبضه **حدثنا** احمد بن داود قال ثنا يعقوب بن حميد قال ثنا ابن ابي حازم عن الضحاك بن عثمان عن بكير بن عبد الله بن الاشج عن سليمان بن يسار عن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اشترى طعاما فلا يبيعه حتى يستوفيه **حدثنا** ابراهيم بن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر قال اخبرنا ابن جريج عن عطاء عن عبد الله بن عصمة الجشمي عن حكيم بن حزام قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم الم انبأ او الم اخبر انك تبيع الطعام فلا تبعه حتى تستوفيه **حدثنا** ابراهيم بن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جريج قال اخبرني عطاء عن صفوان بن موهب عن عبد الله بن محمد بن صيفي عن حكيم بن حزام عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله غير انه قال حتى يقبضه **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا ابو الوليد قال ثنا ابو الاحوص عن عبد العزيز بن رفيع عن عطاء عن حزام بن حكيم عن حكيم بن حزام قال كنت اشترى طعاما فاربح فيها قبل ان اقبضه فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا تبعه حتى تقبضه **قال** ابو جعفر فذهب قوم الى ان من اشترى طعاما لم يحل له بيعه حتى يقبضه ومن اشترى غير الطعام حل له بيعه وان لم يقبضه واحتجوا في ذلك بهذه الآثار وقالوا لما قصد رسول الله صلى الله عليه وسلم بالنهي الى الطعام دل ذلك ان حكم غير الطعام في ذلك بخلاف حكم الطعام **وخالفهم** في ذلك آخرون فقالوا ذلك النهي كل وقع على الطعام وغير الطعام وان كان المذكور في الآثار التي ذكر ذالك النهي فيها هو الطعام ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو ابن جریج نے انہوں نے روایت کی ابو زبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص خریدے کہانیکی چیز پس نہ فروخت کرے اوسکو جب تک
اوسکا قبضہ نہ کرلے حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی حازم نے انہوں نے روائت کی ضحاک بن عثمان سے انہوں
نے بکیر بن عبداللہ بن اشج سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے جو شخص خریدے کوئی کہانیکی چیز تو نہ فروخت
کرے اوسکو جب تک کامل قبضہ نہ کرے اوسپر حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا۔
حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن عمر نے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے انہوں نے روایت کی عطا سے
انہوں نے عبداللہ بن عصمہ جشمی سے انہوں نے حکیم بن حزام سے کہا فرمایا مجھسے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں تجھکو اسلئے کہ تو فروخت کرتا ہے کہانیکی چیز غلہ اناج پس نہ فروخت کر اوسکو یہانتک
کہ کامل قبضہ نہ کرلے تو اوسپر حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان
بن عمر نے کہا خبر دی مجھکو عطار نے انہوں نے روائت کی صفوان بن موہب سے انہوں نے عبداللہ بن
محمد بن صیفی سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل سوا اسکے
کہ انہوں نے کہا لفظ حتی یقبضہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابوولید نے کہا حدیث بیان ہم سے ابوالاحوص نے انہوں نے روایت کی عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے
عطا سے انہوں نے حزام بن حکیم سے انہوں نے حکیم بن حزام سے کہا خریدا کرتا تھا میں غلہ اناج پس نفع
لے لیتا تھا میں اوسکا قبضہ کرنے سے پہلے پھر دریافت کیا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو
آپنے فرمایا کہ نہ فروخت کر اوسکو جب تک اوسکا قبضہ نہ کرلے ابوجعفر نے کہا پس گیا ایک گروہ اسطرف کہ
جو شخص خریدے کوئی کہانیکی چیز (غلہ اناج وغیرہ) تو اوسکے لئے جائز نہیں فروخت کرنا اوسکا جب تک کہ
قبضہ نہ کرے اوسکا اور جو شخص خریدے کہانیکی چیز کے سوا کوئی دوسری چیز تو اوسکو اوسکا فروخت کرنا
حلال ہے اوسکے قبضہ کرنے سے پہلے اور استدلال لائے وہ اس میں ان احادیث سے اور کہا کہ جب
قصد فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے **ممانعت** سے کہانیکی چیز کا تو اس نے دلالت کی اسپر کہ اسکے سوا اور
اشیاء کا حکم کہانیکی چیز کے برخلاف ہے اور مخالفت کی اونکی اس میں دوسروں نے اور کہا کہ یہ ممانعت کہانیکی
چیز اور نہ کہانیکی چیز دونوں پر واقع ہوئی ہے۔ اگرچہ اون حدیثوں میں جنکے اندر ممانعت مذکور ہے ذکر کہانے
ہی کی چیز کا ہے۔ **وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ
الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ابْتَعْتُ
زَيْتًا بِالسُّوْقِ فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهُ لَقِيَنِيْ رَجُلٌ فَاَعْطَانِيْ بِهٖ رِبْحًا حَسَنًا فَاَرَدْتُ اَنْ اَضْرِبَ عَلٰى
يَدِهٖ فَاَخَذَ رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِيْ بِذِرَاعِيْ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَيْثُ
ابْتَعْتَهُ حَتّٰى تَحُوْزَهُ اِلٰى رَحْلِكَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَبِيْعَ السِّلَعَ حَيْثُ
تُبْتَاعُ حَتّٰى تَحُوْزَهَا التُّجَّارُ اِلٰى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا اَخْبَرَنِيْ زَيْدٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ**

الزيت قد دخل فيما كان نهى عن بيعه قبل قبضه وهو غير الطعام الذي كان ابن عمر رضي الله عنهما علم من رسول الله صلى الله عليه وسلم النهي عن بيعه بعد ابتياعه حتى يقبض وعمل ابن عمر رضي الله عنهما على ذلك فأراد بيع الزيت قبل قبضه لأنه ليس من الطعام فقبل ذلك منه ابن عمر رضي الله عنهما ولم يكن كان ما سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم مما قد ذكرناه عنه في أول هذا الباب من قصده إلى الطعام بمانع أن يكون غير الطعام في ذلك بخلاف الطعام ثم أكد زيد بن ثابت رضي الله تعالى عنه في ذلك فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا عن ابتياع السلع حيث تبتاع حتى نحوزها التجار إلى رحالهم فجمع في ذلك كل السلع وفيها غير الطعام فدل ذلك على أنه لا يجوز بيع شيء ابتيع إلا بعد قبض مبتاعه إياه طعاما كان أو غير الطعام وقد قال ابن عباس رضي الله عنه وقد علم من رسول الله صلى الله عليه وسلم قصده بالنهي عن بيع ما لم يقبض إلى الطعام ترجمہ اور استدلال کیا انہوں نے اس میں اوس سے جو حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن خالد وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحاق نے انہوں نے روایت کی ابو زناد سے انہوں نے عبید بن حنین سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا خریدا میں نے زیتون بازار میں پس جب میں اوسکا مستحق ہو گیا تو ایک شخص مجھے ملا اور اوس میں مجھے اچھا خاصہ نفع دینے لگا پس میں نے چاہا کہ اوسکے ہاتھ پر ماروں کہ اچانک پیچھے سے ایک شخص نے میرا ہاتھ پکڑ لیا پس میں نے اودھر کو دیکھا تو وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے تو انہوں نے فرمایا نہ فروخت کر اوسکو جہاں اوسکو خریدا ہے تو نے جب تک کہ اکٹھا نہ کرے اوسکو اپنے مکان میں کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہمکو اس سے کہ فروخت کریں ہم اسباب جہاں خریدیں جب تک ہم اوسکو اپنے مکانوں میں اکٹھا نہ کر لیں پھر خبر دی زید نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ زیتون داخل ہے اون اشیاء میں کہ منع فرمایا تھا آپنے اونکو فروخت کرنے سے قبل قبضہ کے اور حال یہ ہے کہ زیتون غلہ اناج کا غیر ہے جسکے فروخت کرنیکی قبل قبضہ ممانعت کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جانا اور انہوں نے اسی پر عمل کیا اور اسی وجہ سے انہوں نے چاہا کہ فروخت کریں زیتون کو قبضہ کے پہلے کیونکہ وہ کہا نیکی چیز غلہ اناج میں سے نہیں ہے پس قبول فرمایا حضرت عمر نے اسکو اوسے اور جو کچھ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا جسکو ہم اس بات کے شروع میں لکھ چکے "قصد فرمانا آپکا غلہ اناج کا وہ نہ ہوا مانع اس لیے کہ ہو غیر طعام اس حکم میں مثل طعام کی پھر تاکید کی زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس بارہ میں اور فرمایا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منع فرمایا کرتے تھے ہمکو فروخت کرنے اسباب کے سے جہاں خریدا گیا ہو جب تک جمع نہ کر لیں سوداگر اوسکو اپنے مکانوں میں پس جمع فرمایا آپنے اس میں ہر اسباب کو اور اوس میں غیر طعام بھی شامل ہے لہذا اس نے دلالت کی اسپر کہ جائز نہیں فروخت کرنا کسی چیز کا جو خریدی گئی ہو مگر بعد خریدار کے اوسکو قبضہ میں لے آنے کے خواہ وہ طعام غلہ اناج ہو یا غیر طعام اسکے سوا اور بیشک ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا حالانکہ آپ جانتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا قصد قبل قبضہ فروخت

کرنیکی ممانعت سے طعام ہے جیسا کہ حدیث بیان کی ہم سے **ما حدثنا** یونس قال ثنا سفیان
عن عمرو عن طاؤس عن ابن عباس قال اما الذی نھی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبیع
الطعام قبل ان یستوفی قال ابن عباس برایہ واحسب کل شیء مثلہ **فھذا** ابن عباس رضی
اللہ تعالی عنہما لم یمنعہ قصد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالنہی الی الطعام ان یدخل فی ذلک
النہی غیر الطعام **وقد** روی عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما مثل ذلک ایضا **حدثنا**
ابراھیم بن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر فی الرجل یبتاع
المبیع فیبیعہ قبل ان یقبضہ قال اکرھہ **فھذا** جابر رضی اللہ عنہ قد سوی بین الاشیاء المبیعۃ
فی ذلک وقد علم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قصدہ بالنہی عن البیع فیہ حتی یقبض الی
الطعام بعینہ **فدل** ذلک النہی علی ما قد تقدم وصفنا لہ **فان قال** قائل فکیف قصد بالنہی
فی ذلک الی الطعام بعینہ ولم یعم الاشیاء **قیل** لہ قد وجدنا مثل ھذا فی القرآن قال اللہ
عزوجل لا تقتلوا الصید وانتم حرم ومن قتلہ منکم متعمدا فاوجب علیہ الجزاء المذکور
فی الآیۃ ولم یختلف اھل العلم فی قاتل الصید خطا ان علیہ مثل ذلک وان ذکرہ العمد لا ینفی الخطا
فکذلک ذکرہ الطعام فی النہی عن بیعہ قبل القبض لا ینفی غیر الطعام **وقد** رأینا الطعام
یجوز السلم فی العروض وکان الطعام اوسع امرا فی البیوع من غیر الطعام لان الطعام یجوز السلم
فیہ وان لم یکن عند المسلم الیہ ولا یکون ذلک فی غیرہ فلما کان الطعام اوسع امرا فی البیوع واکثر
جوازا ورأیناہ قد نھی عن بیعہ حتی یقبض کان ذلک فیما لا یجوز السلم فیہ احری ان لا یجوز
بیعہ حتی یقبض فقصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالنہی الی الذی اذا نھی عنہ دل
نہیہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہ علی نہیہ عن غیرہ واغناہ ذکرہ لہ عن ذکرہ لغیرہ فقام ذلک
مقام النہی لو عم بہ الاشیاء کلہا ولو قصد بالنہی الی غیر الطعام اشکل حکم الطعام فی ذلک
علی السامع فلم یدر ھل ھو کذلک ام لا لانہ یجد الطعام یجوز السلم فیہ ولیس ھو بقائم
حینئذ ولیس یجوز ذلک فی العروض فیقول کما خالف الطعام العروض فی جواز السلم
فیہ ولیس عند المسلم الیہ ولیس ذلک فی العروض فکذلک یحتمل ان یکون مخالفا لہ فی
جواز بیعہ قبل ان یقبض وان کان ذلک غیر جائز فی العروض **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی عمرو سے انہوں نے طاؤس سے انہوں
نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا وہ شی جس سے منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس فروخت
کرنا طعام کا ہے پہلے اس سے کہ قبضہ کیا جائے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے سے کہا اور
میں گمان کرتا ہوں کہ ہر چیز کا حکم اسکی مثل ہے پس یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ ہیں کہ نہیں منع کیا انکو
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ممانعت طعام کا قصد کرنے نے اس سے کہ داخل ہو ممانعت میں غیر طعام اور بیشک روایت
کیا گیا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث

بیان کی ہم سے ابو عاصم نے انہوں نے روایت کی ابن جریج سے انہوں نے ابو زبیر سے انہوں نے جابر سے اوس شخص کے بارہ میں جو خریدی کوئی شئے پھر فروخت کردے اوسکو پہلے اس سے کہ قبضہ کرے اوسکا کہا میں مکروہ جانتا ہوں اسکو پس یہ جابر رضی اللہ عنہ ہیں کہ برابری کی انہوں نے اس بارہ میں تمام اون اشیاء کے درمیان جو فروخت کی جائیں اور بیشک جانا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے قصد فرمانا آپ کا اوس چیز سے جسکی بیع قبل قبضہ ناجائز ہے بالخصوص طعام پس دلالت کی اس ممانعت نے اوپر جسکا بیان ہم پہلے بیان کر چکے پس اگر کوئی کہنے والا کہے کہ پھر کیوں قصد فرمایا آپ نے بالخصوص طعام کی بیع کے قبل قبض ناجائز ہونیکا اور تمام اشیاء کے تعمیم نہ کی تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ ہم پاتے ہیں اسی جیسا مضمون قرآن شریف میں فرمایا خدا تعالےٰ نے نہ قتل کرو شکار کو اسحال میں کہ تم احرام باندھے ہو اور وہ شخص کہ قتل کریگا شکار کو تم میں سے قصدًا تو واجب کیا خدا تعالےٰ نے اوپر بدلہ جو ذکور ہے آیت میں اور نہیں مختلف ہوئے اہل علم اوس شخص میں جو قتل کرنیوالا ہو شکار کا غلطی سے اسبات میں کہ اوپر بھی اوسکی مثل لازم ہے اور خدا تعالےٰ کا لفظ عمد (قصد) کو ذکر کرنا خطا غلطی کی نفی نہیں کرتا پس اسیطرح ذکر کرنا آپکا حدیث میں لفظ طعام کو کہ اوسکی قبل قبضہ بیع ناجائز ہے غیر طعام کی نفی نہیں کرتا اور ہم نے دیکھا طعام کو کہ اوس میں سلم بدنی جائز ہوتی ہے اور اسباب میں بدنی جائز نہیں اور سے طعام زیادہ وسیع از روئے معاملات بیع کے غیر طعام سے اسلئے کہ طعام میں بدنی جائز ہے اگرچہ وہ مسلم الیہ کے پاس موجود نہ ہو اور اوسکے سوا میں یہ جائز نہیں پس جبکہ باعتبار معاملات بیع کے طعام میں وسعت ہوئی اور اکثر صورتیں بیع کی اوس میں جائز ہوئیں اور ہم نے دیکھا کہ اوسکی بیع سے منع کیا گیا ہے جب تک کہ قبضہ میں نہ آجائے تو ہوا یہ اون چیزوں میں کہ بدنی اون میں درست نہیں زیادہ مناسب ہکہ بیع اوسکی جائز نہ ہوتا وقتیکہ قبضہ نہ ہو جائے پس قصد فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ممانعت سے اوس شی کا کہ جب اوس سے ممانعت کی جائے تو دلالت کرے ممانعت فرمانا آپکا اوس سے اوپر ممانعت آپکی کے اوسکے سوا دوسری چیز سے اور بے پروا کردیا آپکو آپکے اوسکا ذکر کردینے نے اس سے کہ آپ ممانعت دوسری چیز کا ذکر کریں لہذا یہ فرمان آپ کا قائم مقام اوس ممانعت کے ہوگیا جو تمام اشیاء کو شامل ہوتی اور اگر قصد فرماتے آپ ممانعت سے غیر طعام کا تو اسکے اندر ساری طعام کا حکم مشتبہ ہوجاتا کہ نہ معلوم ہوتا کہ اوسکا حکم بھی اسطرح ہے یا نہیں کیونکہ طعام کو پایا جاتا ہے کہ اوس میں بدنی درست ہوتی ہے حالانکہ وہ اوسوقت موجود بھی نہیں ہوتا اور یہ بات اسباب میں جائز نہیں لہذا غور کرنے والا کہہ سکتا ہے کہ جسطرح طعام اسباب کے مخالف ہے بدنی کے اوسکے اندر درست ہونے میں حالانکہ وہ مسلم الیہ کے پاس موجود نہ ہو اور اسباب میں یہ حکم نہیں تو اسی طرح ہو سکتا ہے کہ طعام اسباب کے خلاف ہو اسبارہ میں بھی کہ طعام کو فروخت کرنا قبضہ سے پہلے جائز ہو اگرچہ اسباب میں یہ درست نہ ہو فَهٰذَا هُوَ الْمَعْنَى الَّذِي لَهُ قَصَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يُقْبَضْ إِلَى الطَّعَامِ خَاصَّةً وَفِي ذٰلِكَ حُجَّةٌ أُخْرَى وَذٰلِكَ أَنَّ الْمَعْنَى الَّذِي حُرِّمَ عَلَى مُشْتَرِي الطَّعَامِ بَيْعُهُ قَبْلَ قَبْضِهِ هُوَ أَنْ لَا يَطِيبَ لَهُ رِبْحُ مَا فِي ضَمَانِ غَيْرِهِ فَإِذَا قَبَضَهُ صَارَ فِي ضَمَانِهِ فَطَابَ لَهُ رِبْحُهُ فَجَازَ أَنْ يَبِيعَهُ حَتَّى أَحَبَّ وَالْعُرُوضُ الْمَبِيعَةُ هٰذَا الْمَعْنَى

سه یعنی اوس شخص کے پاس جس سے روپیہ لیکر مال دینے کا وعدہ کیا ہے ۱۲ مترجم عفی عنہ

بِعَيْنِهِ مَوْجُودٌ فِيهَا وَذٰلِكَ اَنَّ الرِّبْحَ فِيهَا قَبْلَ قَبْضِهَا غَيْرُ حَلَالٍ لِمُبْتَاعِهَا لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ قَدْ دَخَلَ فِيهِ الطَّعَامُ وَغَيْرُ الطَّعَامِ وَلَمْ يَكُنِ الرِّبْحُ يَطِيبُ لِاَحَدٍ اِلَّا بِتَقَدُّمِ ضَمَانِهِ لِمَا كَانَ عَنْهُ ذٰلِكَ الرِّبْحُ فَكَذٰلِكَ الْاَشْيَاءُ الْمَبِيعَةُ كُلُّهَا مَا كَانَ مِنْهَا يَطِيبُ الرِّبْحُ فِيهِ لِبَائِعِهِ فَحَلَالٌ لَهُ بَيْعُهُ وَمَا كَانَ مِنْهَا يَحْرُمُ الرِّبْحُ فِيهِ عَلٰى بَائِعِهِ فَحَرَامٌ عَلَيْهِ بَيْعُهُ وَقَدْ جَاءَتْ اَيْضًا اٰثَارٌ اُخَرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يُقْبَضْ لَمْ يَقْصِدْ فِيهَا اِلَى الطَّعَامِ وَلَا اِلٰى غَيْرِهٖ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّ يَعْلَى بْنَ حَكِيْمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ يُوْسُفَ بْنَ مَاهِكٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عِصْمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ اَخْبَرَهُ قَالَ اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَقَالَ اِذَا ابْتَعْتَ شَيْئًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَعْلَى بْنُ حَكِيْمٍ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ اَبَاهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَشْتَرِيْ بُيُوْعًا فَمَا يَحِلُّ لِيْ مِنْهَا قَالَ اِذَا اشْتَرَيْتَ بَيْعًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ غَيْرَ اَنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ قَالَ لَا بَاْسَ بِبَيْعِ الدُّوْرِ وَالْاَرَضِيْنَ قَبْلَ قَبْضِ مُشْتَرِيْهَا اِيَّاهَا لِاَنَّهَا لَا تَنْتَقِلُ وَلَا تُحَوَّلُ وَسَائِرُ الْمَبِيْعَاتِ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ وَالنَّظَرُ فِيْ هٰذَا عِنْدَنَا اَنْ يَكُوْنَ الْعُرُوْضُ سَائِرُ الْاَشْيَاءِ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءً عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي الطَّعَامِ ترجمہ پس یہ وجہ ہے اسکی کہ قصد فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے قبضہ سے پہلے بیع کی ممانعت میں بالخصوص طعام کا اور اس میں ایک اور دلیل بھی ہے وہ یہ ہے کہ وہ وجہ جس سے لئے طعام کے خریدار کو اوسکے قبضہ سے پہلے فروخت کرنا منع ہوا یہ ہے کہ اوس شخص بائع کے لئے اوس چیز کا نفع اچھا نہیں ہو سکتا جو دوسرے کی ضمانت ذمہ داری میں ہو البتہ جب اوسکا قبضہ کر لیگا تو وہ شی اوسکے ضمان ذمہ داری میں آجائیگی لہذا اوسکا نفع اوس شخص کے واسطے اچھا ہوگا اور اوسکی بیع اوسکے لئے درست ہوگی جب چاہے اور اسباب میں جو فروخت کیا جائے بعینہ یہ علت موجود ہے اور یہ اسوجہ سے کہ نفع اونکے اندر قبضہ سے پہلے اوسکے خریدار کے واسطے حلال نہیں ہے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اوس شی کے نفع سے جو ضمان ذمہ داری میں داخل نہ ہوئی ہو پس جس طرح اسکے اندر طعام اور غیر طعام دونوں داخل ہیں اور نفع کسیکے لئے اچھا نہیں مگر اوسوقت کہ پہلے وہ شی ذمہ داری میں آجائے جس سے یہ نفع حاصل ہوا ہے تو اسی طرح تمام اشیاء جو فروخت کی جائیں جن جن میں اونکے فروخت کرنیوالیکو نفع لینا حلال ہے سو اونکا فروخت کرنا بھی جائز ہے اور جن جن میں حرام ہے اونکا فروخت کرنا بھی حرام ہے اور بیشک اور حدیثیں بھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسی ثابت ہیں جن جن میں غیر مقبوض شی کے فروخت کرنیکی ممانعت ہے اور اونکے اندر طعام یا غیر طعام کی کوئی قید نہیں حدیث بیان کی ہم سے ابو حازم عبد العزیز کے بیٹے عبد الحمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بشار بندار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان بن ہلال نے انہوں نے روایت کی ابان بن یزید سے

انہوں نے یحییٰ ابن ابی کثیر سے کہ یعلیٰ بن حکیم نے خبر دی اونکو کہ یوسف بن مالک نے خبر دی اونکو کہ عبد اللہ بن عصمہ نے خبر دی اونکو کہ حکیم بن حزام نے خبر دی اونکو کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پکڑا ہاتھ میرا پھر فرمایا جب خریدے تو کسی چیز کو تو نہ فروخت کر اوسکو یہانتک کہ قبضہ کرلے تو اوسکا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ بن میمون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے انہوں نے روایت کی اوزاعیؒ سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا حدیث بیان کی مجھسے یعلیٰ بن حکیم بن حزام نے کہ اونکے باپ نے دریافت کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پس عرض کیا کہ میں خریدتا ہوں خریدنے کی چیزیں تو بیچکر لیتے اونمیں سے کونسی چیز کی بیع حلال ہے تو آپنے فرمایا کہ جب تو کوئی چیز خریدے تو اوسکو فروخت مت کر یہانتک کہ قبضہ کرلے تو اوسکا ابو جعفر نے کہا پس اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور یہی قول امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے مگر یہ کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی مضایقہ گہروں اور زمینوں کے فروخت کرنے مین قبل اسکے کہ اونکا خریدار اونکا قبضہ کرے اسلئے کہ وہ نہ ہٹائی جاتی ہیں نہ پہرائی جاتی ہیں اور دیگر اشیاء فروختنی ایسی نہیں ہیں اور دلیل نظری اسکے اندر ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اسباب اور باقی تمام اشیاء اسکے اندر برابر ہیں جیسا کہ ہم نے طعام میں ذکر کیا +

بَابُ الْبَيْعِ يُشْتَرَطُ فِيْهِ شَرْطٌ لَيْسَ مِنْهُ

باب اوس بیع کے بیان میں جس میں اوسکے خلاف کوئی شرط ٹہیری ہو

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ كَانَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَمَلٍ لَهُ فَأَعْيَاهُ فَأَدْرَكَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ يَا جَابِرُ قَالَ أَعْيَى نَاضِحِي يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ أَمَعَكَ شَيْءٌ فَأَعْطَاهُ قَضِيْبًا أَوْ عُوْدًا فَنَخَسَهُ بِهِ أَوْ قَالَ ضَرَبَهُ فَسَارَ سِيْرَةً لَمْ يَكُنْ يَسِيْرُ مِثْلَهَا فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ بِأُوْقِيَّةٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ هُوَ نَاضِحُكَ قَالَ فَبِعْتُهُ بِأُوْقِيَّةٍ وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ حَتَّى أَقْدَمَ عَلَى أَهْلِي فَلَمَّا قَدِمْتُ أَتَيْتُهُ بِالْبَعِيْرِ فَقُلْتُ هٰذَا بَعِيْرُكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ لَعَلَّكَ تَرَى أَنِّي إِنَّمَا حَبَسْتُكَ لِأَذْهَبَ بِبَعِيْرِكَ يَا بِلَالُ أَعْطِهِ مِنَ الْعَيْبَةِ أُوْقِيَّةً وَقَالَ انْطَلِقْ بِبَعِيْرِكَ فَهُمَا لَكَ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا بَاعَ مِنْ رَجُلٍ دَابَّةً بِثَمَنٍ مَعْلُوْمٍ عَلَى أَنْ يَرْكَبَهَا الْبَائِعُ إِلَى مَوْضِعٍ مَعْلُوْمٍ أَنَّ الْبَيْعَ جَائِزٌ وَالشَّرْطَ جَائِزٌ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ جَابِرٍ هٰذَا وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ثُمَّ افْتَرَقَ الْمُخَالِفُوْنَ لَهُمْ عَلَى فِرْقَتَيْنِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ الْبَيْعُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ الْبَيْعُ فَاسِدٌ وَسَنُبَيِّنُ مَا ذَهَبَتْ إِلَيْهِ الْفِرْقَتَانِ جَمِيْعًا فِي هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِهَاتَيْنِ الْفِرْقَتَيْنِ جَمِيْعًا عَلَى الْفِرْقَةِ الْأُوْلَى فِي حَدِيْثِ جَابِرٍ الَّذِي ذَكَرْنَا أَنَّ فِيْهِ مَخْبِئَيْنِ يَدُلَّانِ أَنْ لَا حُجَّةَ لَهُمْ فِيْهِ فَأَمَّا أَحَدُ الْمَخْبِئَيْنِ فَإِنَّ مُسَاوَمَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِجَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّمَا كَانَتْ عَلَى الْبَيْعِ وَلَمْ يَشْتَرِطْ فِي ذٰلِكَ لِجَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رُكُوْبًا قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَبِعْتُهُ وَاسْتَثْنَيْتُ

حملانه الى اهلى فوجه هذا الحديث ان البيع انما كان على ما كانت عليه المساومة من النبي صلى الله عليه وسلم ثم كان الاستثناء للركوب من بعد فكان ذلك الاستثناء مفصولا من البيع لانه انما كان بعده فليس في ذلك حجة يدلنا كيف حكم البيع لو كان ذلك الاستثناء مشروطا في عقده هل هو كذلك ام لا

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو زکریا بن ابی زائدہ نے انہوں نے روایت کی شعبی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے اپنے اونٹ پر پس تھکا دیا اونکو پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اونسے ملے اور فرمایا کہ کیا حال ہے تمہارا ای جابر تو انہوں نے کہا میرا اونٹ کمزور ہوگیا ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس فرمایا آپنے کیا تیرے ساتھ کوئی چیز ہے پس ویدی انہوں نے آپکو ایک لکڑی پس جھبودی آپنے اوسکی یا کیا کہ مارا اوسکو پس چلنے لگا ایسا چلنا کہ نہیں چلاکرتا تھا اوسقدر پھر فرمایا مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فروخت کر اسکو میرے ہاتھ ایک اوقیہ کے بدلہ کہا عرض کیا میں نے اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہ اونٹ آپ ہی کا ہے کہا پس فروخت کردیا میں نے اوسکو بعوض ایک اوقیہ کے اور مستثنی کرلیا میں نے اوسپر سوار ہونیکو یہانتک کہ پہونچ جاؤں اپنے گھر پھر جب میں اپنے گھر آگیا تو لایا میں آپ کے پاس اونٹ اور عرض کیا کہ یہ آپکا اونٹ ہے ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا حضور نے شاید تو نے خیال کیا ہوگا کہ میں نے روک لیا تجھکو اوس سے تاکہ لیلوں تیرا اونٹ ای بلال دے تو اسکو تھیلی سے ایک اوقیہ اور فرمایا لے جا اپنا اونٹ کیونکہ یہ دونوں تیرے ہی ہیں ابو جعفر نے کہا پس گیا ایک گروہ اسطرف کہ آدمی جب دوسرے آدمی کے ہاتھ کوئی چوپایہ قیمت معینہ کے ساتھ اس شرط پر فروخت کرے کہ سوار ہو اوسپر فروخت کرنیوالا کسی معین جگہ تک تو وہ بیع جائز ہے اور شرط بھی جائز ہے اور استدلال کیا انہوں نے اس مسئلہ میں جابر کی اس حدیث سے اور مخالفت کی اونکی اس میں دوسروں نے پھر اونکے مخالفین دو فریق ہوئے ایک فرقہ نے کہا کہ بیع جائز ہے اور شرط باطل اور ایک فرقہ نے کہا کہ بیع فاسد ہے اور عنقریب بیان کرینگے ہم دونوں فریقوں کا مذہب اس بابمیں اگر چاہا خدا تعالے نے اور ان دونوں فریقوں کی دلیل پہلے فریق پر حدیث جابر میں ہے جسکو ہم ذکر کرچکے اسلئے کہ اوس میں دو معنے ہیں کہ دونوں اسپر دلالت کرتے ہیں کہ اونکے اسمیں کوئی دلیل نہیں چنانچہ منجملہ اونکے ایک معنے یہ ہیں کہ نرخ کرنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بجز اسکے نہیں کہ اونٹ پر تھا اور نہیں شرط کیا گیا اسکے اندر جابر رضی اللہ عنہ کے لئے سوار ہونا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا پس میں نے اوسکو فروخت کردیا اور مستثنی کردیا اپنے سوار ہونیکو آپنے گھر تک تو توجیہ اس حدیث کی یہ ہے کہ بیع بجز اسکے نہیں کہ تھی اوس شے پر کہ ہوا تھا اوسپر بہاؤ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرفسے پھر ہوا استثنا سوار ہونیکا بعد میں لہذا یہ استثناء بیع سے جدا ہوا کیونکہ وہ بیع کے بعد ہوا پس اس میں ہمارے واسطے کوئی دلیل نہیں جو دلالت کرے ہمکو کہ کیا حکم ہے بیع کا اوس صورت میں کہ استثناء کی شرط عقد بیع میں داخل ہوا یا یہ ہی یا کچھ اور

واما الحجة الاخرى فان جابرا رضي الله عنه قال فلما قدمت المدينة اتيت النبي صلى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَعِيْرِ فَقُلْتُ هٰذَا بَعِيْرُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَعَلَّكَ تَرٰى اَنِّيْ اِنَّمَا حَبَسْتُكَ لِاَذْهَبَ بِبَعِيْرِكَ يَا بِلَالُ اَعْطِهِ اُوْقِيَّةً وَخُذْ بَعِيْرَكَ فَهُمَا لَكَ **فَدَلَّ** ذٰلِكَ اَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ الْاَوَّلَ لَمْ يَكُنْ عَلَى التَّبَايُعِ فَلَوْ ثَبَتَ اَنَّ الْاِشْتِرَاطَ لِلرُّكُوْبِ كَانَ فِيْ اَصْلِهِ بَعْدَ ثُبُوْتِ هٰذِهِ الْعِلَّةِ لَمْ يَكُنْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ حُجَّةٌ لِاَنَّ الْمُشْتَرَطَ فِيْهِ ذٰلِكَ الشَّرْطُ لَمْ يَكُنْ بَيْعًا وَلِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ مَلَكَ الْبَعِيْرَ عَلٰى جَابِرٍ فَكَانَ اشْتِرَاطُ جَابِرٍ لِلرُّكُوْبِ اِشْتِرَاطًا فِيْمَا هُوَ لَهٗ مَالِكٌ فَلَيْسَ فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِ ذٰلِكَ الشَّرْطِ لَوْ وَقَعَ فِيْ بَيْعٍ يُوْجِبُ الْمِلْكَ لِلْمُشْتَرِيْ كَيْفَ كَانَ حُكْمُهٗ **وَذَهَبَ** الَّذِيْنَ اَبْطَلُوا الشَّرْطَ فِيْ ذٰلِكَ وَجَوَّزُوا الْبَيْعَ اِلٰى حَدِيْثِ بَرِيْرَةَ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَةَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ تُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا اَهْلُهَا نَبِيْعُكِهَا عَلٰى اَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِيْنُ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَاحِدَةً وَاُعْتِقَكِ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَقَالُوْا لَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لَنَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيٰى فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ اَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ **ترجمہ** اور ری دوسری دلیل سو وہ یہ ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر جب میں مدینہ آیا تو حاضر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اونٹ اور عرض کیا میں نے کہ یہ آپکا اونٹ ہے ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپنے فرمایا شاید تو نے خیال کیا ہوگا کہ بجز اسکے نہیں کہ بند کیا میں نے تجھکو تاکہ لے جاؤں تیرا اونٹ ای بلال اسکو ایک اوقیہ دے اور اپنا اونٹ لے پس یہ دونوں (اونٹ اور اوقیہ) تیرے ہی ہیں لہذا اس نے اس امر پر دلالت کی کہ پہلا قول خرید و فروخت پر محمول نہ تھا اور اگر ثابت ہو جائے یہ کہ سوار ہونیکی شرط اصل بیع میں تھی اس علت کے ثابت ہونیکے بعد تو بھی اس حدیث میں کسی طرح حجت نہیں کیونکہ جس میں یہ شرط ہو وہ بیع نہیں ہو سکتی اور اسوجہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں مالک ہوئے تھے اونٹ کے لہذا جابر رضی اللہ عنہ کا پھر بھی اسمیں اسپر کوئی دلیل نہ ہوی کہ اگر یہ شرط کسی ایسی بیع میں واقع ہو جائے جو خریدار کے لئے ملک ثابت کر دے تو اوسکا کیا حکم ہے اور گئے وہ لوگ جنہوں نے باطل کیا شرط کو اسکے اندر اور جائز رکھا بیع کو حدیث بریرہ رضی اللہ عنہ کیطرف حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو مالک بن انس نے انہوں نے روایت کی نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارادہ کیا بریرہ کو خریدنیکا تاکہ اوسکو آزاد کریں تو اسکے مالک بولے کہ ہم تمہارے ہاتھ بریرہ کو اس شرط پر فروخت کرتے ہیں کہ اوسکی ولا (وراثت) ہمارے لئے ہو پس یہ بات حضرت عائشہ رضی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کی تو آپنے فرمایا کہ تمکو یہ بات مانع نہیں ہو سکتی کیونکہ ولا (وراثت) صرف اوسکی ہے جو آزاد کرے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی

جبکو مالک نے انہوں نے روایت کی یحیی بن سعید سے انہوں نے عمرہ بنت عبد الرحمن سے کہ بریرہ آئی امداد طلب کرتی تہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تو حضرت عائشہ نے اوس سے فرمایا کہ اگر تیرے مالک اسکو پسند کریں کہ میں اونہیں تیری قیمت یکمشت دیدوں اور پھر تجھے آزاد کردوں تو میں ایسا کروں پس بریرہ نے اسکا ذکر اپنے مالکوں سے کیا تو انہوں نے جوابدیا کہ نہیں مگر اوس صورت میں کہ تیری ولا ہمارے لئے ہو مالک نے کہا یحیی کا قول ہے کہ عمرہ نے گمان کیا کہ ذکر کیا حضرت عائشہ نے اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو آپنے فرمایا خرید لو اسکو اور آزاد کردو کیونکہ ولا صرف اوسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرتا ہے **وَحَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَتُعْتِقَهَا فَاشْتَرَطَ مَوَالِيْهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ **وَحَدَّثَنَا** اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَهْلَ بَيْتِ بَرِيْرَةَ اَرَادُوْا اَنْ يَّبِيْعُوْهَا وَيَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِنْ شَاءَ اَهْلُكِ اشْتَرَيْتُكِ وَنَقَدْتُهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَّاحِدَةً فَذَهَبَتْ اِلٰى اَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ ذٰلِكَ فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَلَا يَضُرُّكِ مَا قَالُوْا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ **قَالُوْا** فَلَمَّا كَانَ اَهْلُ بَرِيْرَةَ اَرَادُوْا بَيْعَهَا عَلٰى اَنْ تُعْتَقَ وَيَكُوْنَ وَلَاءُهَا لَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا يَضُرُّكِ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ هٰذِهِ الشُّرُوْطَ كُلَّهَا الَّتِيْ تُشْتَرَطُ فِي الْبُيُوْعِ وَاِنَّهَا تَبْطُلُ وَتَثْبُتُ الْبُيُوْعُ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰثَارَ هٰكَذَا رُوِيَتْ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتُعْتِقَهَا فَاَبٰى اَهْلُهَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ وَلَاءُهَا لَهُمْ **ترجمہ** اور حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی حکم سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے ارادہ کیا بریرہ کے خریدنیکا تاکہ اوسکو آزاد کریں پس شرط ٹہیرائی اوسکے مالکوں نے اوسکی ولا کی پہر ذکر کیا حضرت عائشہ نے اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو آپنے فرمایا کہ خرید لو اوسکو اور آزاد کردو کیونکہ ولا صرف اوسکی ہے جو اوسے آزاد کرے **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے روایت کی ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ بریرہ آئی امداد طلب کرتی تہی اوسنے بدل کتابت کے اندر تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر تیرے مالک چاہیں تو میں تجہے خرید لوں اور تیری قیمت اونکو نقد دیدوں یکمشت پس گئی بریرہ اپنے مالکوں کے پاس اور کہا اونسے وہی (جو حضرت عائشہ نے فرمایا تہا) تو انہوں نے انکار کردیا۔

ح حدیث بیان کی ہم سے ابو بشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معاویہ نے انہوں نے روایت کی اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ سے کہ بریرہ کے گھر والوں نے ارادہ کیا کہ اوسکو فروخت کریں اور ولا اپنے لئے شرط کرلیں پس میں نے اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ اوسے خرید لو اور آزاد کردو کیونکہ ولا آزاد کرنیوالے کے لئے ہے ۱۲

(فروخت کرنے سے) مگر اس شرط سے کہ ولا اون ہی کی ہو چنانچہ حضرت عائشہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے اسکا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ خرید لو اوسکو اور جو کچھ انہوں نے کہا وہ تمکو نقصان دہ نہیں ہے کیونکہ ولا صرف اوسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرتا ہے کہا انہوں نے کہ جب بریرہ کے مالکوں نے ارادہ کیا اوسکے فروخت کرنیکا اس شرط سے کہ وہ (حضرت عائشہ) اسکو آزاد کریں اور اسکی ولا مالکوں کی ہو تو نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہ رضہ سے کہ تمکو (یہ شرط) مضر نہیں کیونکہ ولا اوسیکی ہے جو آزاد کرے تو دلالت کی اس نے اس پر کہ اسی طرح تمام وہ شرطین جو بیعوں کے اندر کی جائیں کہ وہ خود باطل ہوتی ہیں اور بیعین ثابت ہوتی ہیں بس ہوئی حجت اون لوگوں پر کہ یہ حدیثین اسیطرح روایت کی گئی ہیں کہ حضرت عائشہ رضہ نے اوسکے خریدنیکا ارادہ کیا تاکہ آزاد کریں اوسکو تو اوسکے مالکوں نے انکار کیا مگر اس شرط کے ساتھ کہ اوسکی ولا مالکوں کے واسطے ہو۔ **وقد** رواها اٰخرون علے خلاف ذٰلك **حدثنا** یونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني رجال من اهل العلم منهم یونس بن یزید واللیث عن ابن شهاب حدثهم عن عروة بن الزبیر عن عائشة زوج النبي صلے الله علیه وسلم قالت جاءت بریرة الیّ فقالت یا عائشة اني قد کاتبت اهلي علی تسع اواق في کل عام اوقیة فاعینیني ولم تکن قضت من کتابتها شیئًا فقالت لها عائشة ارجعي الی اهلك فان احبوا ان اعطیهم ذٰلك جمیعًا ویکون ولاءك لي فعلت فذهبت الی اهلها فعرضت ذٰلك علیهم فابوا وقالوا ان شاءت ان تحتسب علیك فلتفعل ویکون ولاءك لنا فذکرت ذٰلك لرسول الله صلے الله علیه وسلم فقال لا یمنعك ذٰلك منها ابتاعي واعتقي فانما الولاء لمن اعتق وقام رسول الله صلے الله علیه وسلم في الناس فحمد الله واثنی علیه ثم قال اما بعد فما بال ناس یشترطون شروطًا لیست في کتاب الله عز وجل کل شرط لیس في کتاب الله فهو باطل وان کان مائة شرط قضاء الله احق وشرط الله اوثق فانما الولاء لمن اعتق **قال** ابو جعفر ففي هذا الحدیث الاول ان اهل بریرة ارادوا ان یبیعوها علی ان تعتقها عائشة رضي الله عنها ویکون ولاءها لهم فقال النبي صلے الله علیه وسلم لا یمنعك ذٰلك اشتریها فاعتقیها فانما الولاء لمن اعتق **فکان** في هذا الحدیث اباحة البیع علی ان یعتق المشتري وعلی ان یکون ولاء المعتق للبائع فاذا وقع ذٰلك ثبت البیع وبطل الشرط وکان الولاء للمعتق **وفي** حدیث عروة عن عائشة رضي الله تعالی عنها ان عائشة رضي الله عنها قالت لها ان احب اهلك ان اعطیهم ذٰلك ترید الکتابة صبة واحدة فعلت ویکون ولاءك لي فلما عرضت علیهم بریرة ذٰلك قالوا ان شاءت ان تحتسب علیك فلتفعل فقال رسول الله صلے الله علیه وسلم لعائشة رضي الله عنها لا یمنعك ذٰلك منها اشتریها فاعتقیها فانما الولاء لمن اعتق۔

ترجمہ اور بیشک دوسروں نے انکو اسکے خلاف روایت کیا ہے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو چند اہل علم لوگوں نے منجملہ اونکے یونس بن یزید اور لیث ہیں ان دونوں نے روایت کی ابن شہاب سے کہ حدیث بیان کی اوس نے اونسے بذریعہ روایت عروہ بن زبیر انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا آئی بریرہ

میرے پاس اور کہنے لگی اے ام عائشہ کہ میرے مالکوں نے مجھکو نو اوقیوں کے عوض مکاتب کر دیا ہے
اسطرح کہ ہر سال میں ایک اوقیہ لہذا میری اعانت کیجئے اور بریرہ نے بدل کتابت سے کچھ بھی ادا نہیں
کیا تھا پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اوس سے کہا کہ جا اپنے مالکوں کے پاس کہ اگر وہ اسکو پسند کریں
کہ میں بدل کتابت اونکو اکٹھا دیدوں اور تیری ولا میرے لئے ہو تو ایسا کروں چنانچہ وہ مالکوں کے پاس
گئی اور اونپر یہ امر پیش کیا تو انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ اگر حضرت عائشہ تجھپر اللہ واسطے امداد کریں تو کریں
لیکن تیری ولا ہمارے ہی لئے ہوگی پھر میں نے یہ قصہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان
کیا تو آپنے فرمایا کہ یہ امر تجھکو اوس سے مانع نہیں ہو سکتا خریدے اور آزاد کردے اسلئے کہ ولا صرف
اوسی کی ہے جو آزاد کرے اور کھڑے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں میں پس تعریف
کی خدا تعالے کی اور ثنا کی اوسکی پھر فرمایا **امابعد** پس کیا حال ہے لوگوں کا کہ شرط کرتے ہیں ایسی شرطیں
جو نہیں ہیں خدا تعالے کی کتاب میں ہر وہ شرط کہ نہ ہو خدا تعالے کی کتاب میں پس وہ باطل ہے اگرچہ سو شرطیں
ہوں اللہ تعالے کا حکم زیادہ سزاوار اور اوسکی شرط زیادہ مستحکم ہے پس بجز اوسکے نہیں کہ ولا اوسکے لئے ہے
جو آزاد کرے ابو جعفر نے کہا کہ اس حدیث میں سوا ہے اوس بات کے جو پہلی حدیثوں میں ہے اور یہ اسوجہ
سے کہ پہلی حدیثوں میں یہ بات ہے کہ بریرہ کے مالکوں نے اوسکے فروخت کرنے کا ارادہ کیا اس شرط پر
کہ آزاد کردیں اوسکو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور اوسکی ولا مالکوں کے لئے ہو پس فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ امر تمکو مانع نہیں ہے خرید لو اسکو اور آزاد کردو کیونکہ ولا صرف اوسکی ہے جو اوسکو
آزاد کرے پس اس حدیث میں بیع کا اس شرط کے ساتھ مباح ہونا ہے کہ آزاد کردے خریدار اور اس
شرط کے ساتھ کہ آزاد شدہ کی ولا فروخت کنندہ کے لئے ہو تو جب کبھی ایسا ہو جائے تو بیع ثابت
ہو جائیگی اور شرط باطل اور ولا آزاد کرنیوالے کے لئے ہوگی اور حدیث عروہ میں جو انہوں نے حضرت
عائشہ سے روایت کی یہ ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ سے کہا کہ اگر تیرے مالک یہ چاہیں کہ میں
اونکو یہ تمام قیمت یکمشت دیدوں مراد بدل کتابت ہے تو ایسا کر سکتی ہوں لیکن تیری ولا میرے واسطے
ہوگی پس جب بریرہ نے اپنے مالکوں پر یہ بات پیش کی تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ تجھپر اگر اللہ
واسطے احسان کریں تو کریں پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے کہ یہ اونکا قول تیرے لئے بریرہ سے مانع نہیں ہو سکتا خرید لو اسکو پھر آزاد کردو اوسکو کیونکہ
ولا ملک اوسکی ہے جو آزاد کرے ◆ **فَكَانَ** الَّذِي فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ مِمَّا كَانَ مِنْ اَهْلِ بَرِيْرَةَ مِنَ
اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ لَيْسَ فِي بَيْعٍ وَلٰكِنْ فِي اَدَاءِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اِلَيْهِمُ الْكِتَابَةَ عَنْ بَرِيْرَةَ وَهُمْ
تَوَلَّوْا عَقْدَ تِلْكَ الْكِتَابَةِ وَلَمْ يَكُنْ تَقَدَّمَ ذٰلِكَ اِلَّا دَاءٌ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مِلْكٌ فَذَكَرَتْ
ذٰلِكَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ مِنْهَا اَيْ لَا تَرْجِعِيْنَ
بِهٰذَا الْقَوْلِ عَمَّا كُنْتِ نَوَيْتِ فِيْ عِتَاقِهَا مِنَ الثَّوَابِ اِشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ
فَكَانَ ذِكْرُ ذٰلِكَ الشِّرَاءِ هٰهُنَا اِنَّمَا هُوَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِمَّا كَانَ قَبْلَ

ذٰلِكَ بَيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَبَيْنَ اَهْلِ بَرِيْرَةَ فِيْ شَيْءٍ ثُمَّ كَانَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ اِنْكَارًا مِنْهُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِيْ طَلَبِهَا وَلَاءَ مَنْ تَوَلّٰى غَيْرُهَا كِتَابَتَهَا بِحَقِّ مِلْكِهِ عَلَيْهَا ثُمَّ نَبَّهَهَا وَعَلَّمَهَا بِقَوْلِهِ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ اَيْ اِنَّ الْمُكَاتَبَ اِذَا اُعْتِقَ بِاَدَاءِ الْكِتَابَةِ فَمُكَاتِبُهُ هُوَ الَّذِيْ اَعْتَقَهُ فَوَلَاؤُهُ لَهُ **فَهٰذَا** حَدِيْثٌ فِيْهِ ضِدُّ مَا فِيْ غَيْرِهِ مِنَ الْاَحَادِيْثِ الْاُوَلِ وَلَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ فِي الْبَيْعِ كَيْفَ حُكْمُهُ هَلْ يَجِبُ بِهِ فَسَادُ الْبَيْعِ اَمْ لَا **ترجمہ** تو گویا مالکان بریرہ نے جو ولا کی شرط لگائی وہ بیع کے اندر نہ تھی بلکہ حضرت عائشہؓ کے بریرہؓ کی جانب سے اون لوگونکو بدل کتابت ادا کرنے میں تھی اور حال یہ ہے کہ اون ہی لوگون نے عقد کتابت کیا تھا اور حضرت عائشہؓ کے بدل کتابت ادا کرنے سے پہلے ملک ثابت نہ ہوئی تھی پھر ذکر کیا اسکو حضرت عائشہؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تو آپنے فرمایا کہ مانع نہیں ہے تمکو بریرہؓ سے یہ امر یعنے نہ رجوع کرو اس وجہ سے اوس امر سے جسکی تم بریرہؓ کے آزاد کرنے میں نیت کر چکی ہو تو اب سے خرید لو اسکو پھر آزاد کر دو اوسکو کیونکہ ولا اوسکی ہے جو آزاد کرے تو گویا خریدنیکا ذکر اسجگہ ابتدائً نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوا اس سے پہلے عائشہؓ اور مالکان بریرہؓ کے درمیان کسی گفتگو میں نہ ہوا پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کے لئے اور فرمایا کیا حال ہے اون قومون کا کہ شرط کرتے ہیں ایسی شرطین جو نہیں ہیں اللہ تعالےٰ کی کتاب مین ہر وہ شرط موجود نہیں ہے اللہ تعالےٰ کی کتاب میں وہ باطل ہے اگرچہ ہون سو شرطین یہ فرمانا آپکا واسطے انکار کے تھے آپکی طرف سے عائشہؓ پر اونکے اوس کی ولا طلب کرنے میں کہ عائشہؓ کے سوا دوسرا اوسکی کتابت کا مرتکب ہوا ہو بوجہ اسکے کہ غیر اوس لونڈی کا مالک ہے پھر متنبہ فرمایا آپنے حضرت عائشہؓ کو اور تعلیم دی اونکو اپنے اس قول سے کہ بجز اسکے نہیں کہ ولا صرف اوسی کی ہے جو آزاد کرے یعنے یہ کہ مکاتب جب بدل کتابت ادا کرکے آزاد ہو جائے تو اوسکا مکاتب بنانیوالا ہی اوسکو آزاد کرنیوالا ہے اور ولا آزاد شدہ کی اوسی کے لئے ہے پس یہ ایک حدیث ہے کہ اسکے اندر ضد ہے اوس مضمون کی جو اسکے سوا پہلی حدیثوں میں ہے اور اسکے اندر کوئی دلیل اسپر نہیں کہ بیع کے اندر ولا شرط کرنیکا کیا حکم ہے کیا اس وجہ سے بیع فاسد ہو جاتی ہے یا نہیں **فَاِنْ قَالَ** قَائِلٌ فَاِنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ قَدْ رَوَاهُ عَنْ اَبِيْهِ فَزَادَ فِيْهِ شَيْئًا **قُلْنَا** لَهُ صَدَقْتَ **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْنِيْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ اِنِّيْ كَاتَبْتُ اَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُوْقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَدْتُهَا لَهُمْ وَيَكُوْنُ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ ذٰلِكَ فَاَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِ اَهْلِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهَا فَاَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ فَقَالَ خُذِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی الناس فذکر مثل ما فی حدیث الزہری **حدثنا** یونس قال اخبرنا ابن وہب قال اخبرنی
مالک فذکر باسنادہ مثلہ **ففی** ہذا الحدیث الزہری ان الذی کان فیہ الاشتراط من اہل
بریرۃ ان یکون الولاء لہم وابآء عائشۃ رضی اللہ عنہا الا ان یکون الولاء لہا ہو اداء عائشۃ رضی اللہ
تعالی عنہا عن بریرۃ الکتابۃ **فقد** اتفق الزہری وہشام علی ہذا وخالفا فی ذلک اصحاب
الاحادیث الاول وزاد ہشام علی الزہری قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذیہا واشترطی
فانما الولاء لمن اعتق ہکذا فی حدیث ہشام وموضع ہذا الکلام فی حدیث الزہری ابتاعی
واعتقی فانما الولاء لمن اعتق **ترجمہ** پس اگر کوئی کہنے والا کہے کہ ہشام بن عروہ نے اس حدیث کو اپنے
باپ سے روایت کیا اور اس میں کچھ زیادتی (بھی) کی ہے تو ہم جواب دینگے کہ تو سچا ہے حدیث بیان کی ہم سے
اسمعیل بن یحیی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس نے انہوں نے روایت کی مالک بن انس سے
انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رض سے کہ انہوں نے فرمایا
آئی میرے پاس بریرہؓ اور کہنے لگی کہ میرے مالکوں نے مجھکو مکاتب کر دیا ہے نو اوقیہ پر ہر سال میں ایک
اوقیہ لہذا میری مدد کیجئے تو عائشہ رض نے اوس سے کہا کہ اگر تیرے مالک اسکو پسند کریں کہ میں وہ نو اوقیہ
اونکو شمار کر دوں اور تیری ولا میرے لئے ہو تو ایسا کروں پس بریرہؓ گئی اپنے مالکوں کے پاس اور اون سے
یہ بات کہی پس انہوں نے اسکا انکار کیا پھر آئی بریرہ اپنے مالکوں کے پاس سے اور رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور عرض کیا کہ میں نے اون لوگوں پر یہ بات پیش کی مگر انہوں نے انکار کیا
البتہ اس شرط کے ساتھ کہ ولا اون ہی کی ہو پس سنا اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور دریافت
فرمایا آپ نے اوس سے پس خبر دی حضرت عائشہ رض نے آپکو تو فرمایا آپ نے کہ لیلو اوسکو اور شرط ٹھیرالو کیونکہ ولا اوسی کی
ہوتی ہے جو آزاد کرتا ہے چنانچہ حضرت عائشہ رض نے ایسا ہی کیا پھر کھڑے ہوئے رسول خدا صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں پھر ذکر کیا مثل اوسکی جو حدیث زہری میں ہے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا
خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو مالک نے پھر ذکر کیا اوس اسناد سے اوسکی مانند پس اس حدیث میں
مانند اوسکی ہے جو حدیث زہری میں ہے کہ وہ شی جسکے اندر مالکان بریرہؓ کی طرف سے یہ شرط تھی کہ ولا اون
ہی کے لئے ہو اور حضرت عائشہ رض کا اوس سے انکار تھا مگر در صورت ولا کے اوسکے واسطے ہونیکے ادا کرنا
حضرت عائشہ رض کا ہے بریرہ کی طرف سے بدل کتابت کو پس بیشک اتفاق کیا زہری اور ہشام نے اسپر اور
مخالفت کی اون دونوں نے پہلی حدیثوں والوں کی اور ہشام نے زہری پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ قول
زیادہ کیا کہ لیلو اوسکو اور شرط ٹھیرالو کیونکہ ولا اوس شخص کے لئے ہے جو آزاد کرے اسی طرح حدیث ہشام
میں ہے اور موضع اس گفتگو کا حدیث زہری میں (یہ ہے کہ) خرید لو اور آزاد کردو کیونکہ ولا صرف اوسی کی ہے
جو آزاد کرے **ففی** ہذا اختلف ہشام والزہری **فان** کان الذی یعتبر فی ہذا ہو الضبط
والحفظ فیؤخذ بما روی اہلہ ویترک ما روی الآخرون فان ما روی الزہری اولی لانہ
اتقن واضبط واحفظ من ہشام **وان کان** الذی یعتبر فی ذلک ہو التاویل فان قولہ خذیہا

قد یجوز ان یکون معناه ابتاعیها کما یقول الرجل لصاحبه بکم اخذ هذا العبد یرید بذلک بکم ابتاع هذا العبد وکما یقول الرجل للرجل خذ هذا العبد بالف درهم یرید بذلک البیع **ثم** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشترطی فلم یبین ما تشترط فقد یجوز ان یکون اراد واشترطی ما یشترط فی البیاعات الصحاح فلیس فی حدیث هشام هذا لما کشف معناه خلاف لشیء مما فی حدیث الزهری ولا بیان فیهما کیف حکم البیع اذا وقع فیه مثل هذا الشرط هل یکون فاسدا او هل یکون جائزا **واما** ما احتج به الذین افسدوا البیع بذلک الشرط ترجمہ پس اسکے اندر ہشام اور زہری مختلف ہوئے لہذا اگر اسکے اندر ضبط اور حافظہ کا اعتبار ہے تو عمل کیا جائیگا اوسکی روایت پر جو حافظ اور ضابط ہے اور چھوڑ دی جائینگیں دوسروں کی روایات کہ بس بیشک زہری سے جو روائیت بیان کی وہ زیادہ بہتر ہے اسلئے کہ زہری میں بہ نسبت ہشام کے اتقان اور ضبط اور حفظ اچھا پایا جاتا ہے اور اگر اسکے اندر اعتبار تاویل دینے تفسیر حدیث کا ہے تو فرمانا آپکا کہ لے لو اوسکو ہوسکتا ہے کہ اوسکا مطلب یہ ہو کہ خرید لو اسکو جسطرح آدمی اپنے ساتھی سے کہتا ہے کتنے کو خریدا یہ غلام اور جسطرح کہتا ہے ایک شخص دوسرے سے لے لے اس غلام کو ایکہزار درہم کے عوض مقصود اس سے فروخت کرنا ہوتا ہے پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سہ شرط ٹھیرالو اور نہیں بیان فرمایا کہ کس چیز کی شرط ٹھیرالیں تو ہوسکتا ہے کہ مراد لی ہو آپنے یہ کہ شرط ٹھیرالو وہ جو صحیح بیعوں میں شرط ٹھیرائی جاتی ہے بس نہ ہوا ہشام کی اس حدیث میں جبکہ ظاہر ہو گئے معنا اوسکے کوئی ایسا امر جو خلاف ہو حدیث زہری کی کسی بات کے اور نہ ظاہر ہوا ان دونوں حدیثوں میں حکم اوس بیع کا جس میں اس قسم کی شرط ہو کہ آیا وہ فاسد ہے یا جائز اور رہی وہ حدیث جسکے ساتھ وہ لوگ دلیل پکڑتے ہیں جو اس شرط والی بیع کو فاسد بتلاتے ہیں **فما** حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا الخصیب بن ناصح قال اخبرنا حماد بن سلمة عن داود بن ابی هند عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نهی عن بیع وسلف وعن شرطین فی بیعة **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا مسدد قال ثنا حماد عن ایوب عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا یحل سلف وبیع ولا شرطان فی بیع **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا سلیمان بن حرب قال ثنا حماد بن زید فذکر باسناده مثله **حدثنا** ابو امیة قال ثنا محمد بن الفضل قال ثنا حماد بن زید فذکر باسناده مثله **حدثنا** الحسن بن عبد اللہ بن منصور قال ثنا الهیثم بن جمیل قال ثنا هشیم عن عبد الملک بن ابی سلیمان عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شرطین فی بیع وعن سلف وبیع **حدثنا** محمد بن خزیمة قال اخبرنا عبد اللہ بن رجاء قال اخبرنا همام عن عاصم الاحول عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثله **حدثنا** یونس قال انا عبد اللہ بن نافع عن داود بن قیس عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نهی عن بیع وسلف **قالوا** فالبیع فی نفسه شرط فاذا اشترط فیه شرط آخر فکان هذا شرطین فی بیع فهذا هو الشرطان المنهی عنهما عندهم المذکوران فی هذا الحدیث **وقد**

قد نیجار

فِی ذٰلِكَ فَقِیْلَ الشَّرْطَانِ فِی الْبَیْعِ هُوَاَنْ یَقَعَ الْبَیْعُ عَلٰی الْعَیْدِ دِرْهَمٍ حَالٍ اَوْ عَلٰی مِائَةِ دِیْنَارٍ اِلٰی سَنَةٍ فَیَقَعُ الْبَیْعُ عَلٰی اَنْ یُعْطِیَهُ الْمُشْتَرِیْ اَیَّهُمَا شَاءَ فَالْبَیْعُ فَاسِدٌ لِاَنَّهٗ وَقَعَ بِثَمَنٍ مَجْهُوْلٍ ترجمہ سو وہ وہ ہے جو حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب بن ناصح نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن سلمہ نے انہوں نے روایت کی داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے روایت کی عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع اور قرض سے اور ایک بیع میں دو شرطوں سے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے انہوں نے روایت کی ایوب سے انہوں نے شعیب سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا حلال نہیں ہے قرض اور بیع اور نہ دو شرطیں ایک بیع میں حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے پس ذکر کیا اوسکے اسناد سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابوامیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن فضل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے پس ذکر کیا اوسکے اسناد سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے حسن بن عبد اللہ بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہیثم بن جمیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے انہوں نے روایت کی عبد الملک بن ابی سلیمان سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو شرطوں سے ایک بیع میں اور قرض اور بیع سے حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن رجا نے کہا خبر دی ہمکو ہمام نے انہوں نے روایت کی عامر احول سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن نافع نے انہوں نے روایت کی داؤد بن قیس سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا بیع اور قرض سے انہوں نے کہا پس بیع فی نفسہ ایک شرط ہے پس جب شرط کی جاوے کوئی اور تو یہ دو شرطیں ایک بیع میں ہو جائینگی اور یہی وہ دو شرطیں ہیں جن سے ہمنکے نزدیک ممانعت کی گئی ہے جنکا ذکر الحدیث میں ہے اور بیشک اختلاف کیا گیا ہے اسمیں پس کہا گیا ہے کہ دو شرطیں بیع کے اندر یہ ہیں کہ واقع ہو بیع ایکہزار درہم نقد پر یا ایکسو دینار ایکسو برس کے اوہار پر پھر واقع ہو بیع اس شرط پر کہ دیوے فروخت کنندہ کو خریدار جونسی قیمت چاہے تو بیع فاسد ہے اسلیے کہ وہ مجہول قیمت پر واقع ہوئی ہے۔ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِی ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ رُوِیَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ مُبَشِّرَ بْنَ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ یُحَدِّثُ عَنْ زَیْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهَا بَاعَتْ عَبْدَ اللّٰهِ جَارِیَةً وَ اشْتَرَطَتْ خِدْمَتَهَا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ فَقَالَ لَا تَقْرَبْهَا وَلَا اَحَدٌ فِیْهَا مَثْوِبَةً حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ

ثنا ابو غسان قال ثنا زهير عن عبيد الله بن عمر قال حدثني نافع عن ابن عمر قال لا يحل فرج الا فرج
ان شاء صاحبه باعه وان شاء وهبه وان شاء امسكه لا شرط فيه **حدثنا** محمد بن النعمان قال
ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال اخبرنا يونس بن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر انه كان يكره
ان يشتري الرجل الامة على ان لا يبيع ولا يهب **فقد** ابطل عمر رضي الله عنه بيع عبد الله وتابعه
عبد الله على ذلك ولم يخالفه فيه **وقد** كان يحتمل ان يكون يرى خلافه لان ذلك لو كان ما كان
من عمر لم يكن على جهة الحكم انما كان على جهة الفتيا وتابعتهما زينب امراة عبد الله على ذلك
ولهما من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مكانهما ولم ينكر عليهما ذلك عبد الله بن عمر رضي الله
تعالى عنهما وقد علم من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما كان من قوله لعائشة رضي الله تعالى
عنها في امر بريرة على ما قد رويناه عنه في هذا الباب فدل ذلك ان معناه كان عنده على
خلاف ما حمله عليه الذين احتجوا بحديثه ولم نعلم احدا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه
وسلم غير من ذكرنا ذهب في ذلك الى غير ما ذهب اليه عمر ومن تابعه على ذلك ممن ذكرنا فهذه
الآثار ينبغي ان يجعل هذا اصلا واجماعا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ورضي عنهم ولا
يخالف فهذا وجه هذا الباب من طريق الآثار **ترجمہ** اور اون لوگوں کے لئے اس میں وہ دلیل ہے
جو روایت کی گئی ہے اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ مبشر بن حسن نے حدیث بیان کی ہم سے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت
کی خالد بن سلمہ سے کہا سنا میں نے محمد بن عمرو بن حارث کو حدیث بیان کرتے ہوئے زینب زوجہ عبد اللہ بن
مسعود سے کہ اوس نے عبد اللہ کے ہاتھ ایک لونڈی فروخت کی اور اپنی خدمت کرنی شرط ٹھیرائی پھر اسکا
حضرت عمر رض سے ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا ہرگز نہ نزدیک جائے عبد اللہ اوس لونڈی کے اور نہیں پاتا میں
اوسمیں کوئی بدلا حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے زہیر نے انہوں نے روایت کی عبید اللہ بن عمر سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے نافع نے
انہوں نے روایت کی ابن عمر سے کہا حلال نہیں ہے کوئی بیٹنا بگاہ مگر وہ اگر چاہے اوسکا صاحب
تو فروخت کرے اوسکو اور اگر چاہے ہبہ کرے اوسکا اور اگر چاہے روک رکھے اوسکو نہ ہو کوی شرط
اوسمیں حدیث بیان کی ہم سے محمد بن نعمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو یونس بن عبید اللہ نے انہوں نے روایت کی
نافع سے انہوں نے ابن عمر رض سے کہ وہ مکروہ جانتے تھے اسکو کہ خریدے آدمی لونڈی کو اس شرط پر
کہ نہ بیع کر سکے اور نہ ہبہ کر سکے پس بیشک باطل کیا عمر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ کی بیع کو اور متابعت کی عبد اللہ
نے اونکی اسپر اور نہ مخالفت کی اونکی اسکے اندر اور بیشک اونکے لئے حضرت عمر رض کا خلاف جائز تھا
اگر اونکی سمجھ میں اوسکا خلاف آتا کیونکہ جو کچھ حضرت عمر سے ثابت ہوا وہ بطریق حکم نہ تھا بلکہ بطریق فتوی تھا
اور متابعت کی اون دونوں کی زینب زوجہ عبد اللہ نے اسپر اور حال یہ ہے کہ اونکے لئے رسول خدا صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم سے صحبت ہے (یعنے صحابہ ہیں) اور متابعت کی اون سب کی اسپر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے
اور حال یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عائشہ رضہ سے بریرہ رضہ کے معاملہ میں جو کچھ فرمایا وہ اونکو معلوم
تہا جیساکہ ہم اوسکو اوسنے اسباب میں روایت کرچکے پس دلالت کی اسنے اسپر کہ معنا اوسکے اونکے نزدیک
برخلاف اوسکے ہیں جسپر اون لوگوں نے محمول کیا جو اونکی حدیث سے استدلال کرتے ہیں اور نہیں جانا ہم
نے کسی صحابی کو منجملہ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ماسوا اونکے جنکا ہم نے ذکر کیا کہ گیا ہو اس مسئلہ
میں سوا اوس حکم کے کہ گئے اوسطرف حضرت عمر اور اونکے متابعین جنکو ہم ذکر کرچکے ان حدیثوں میں لہذا
مناسب ہوا کہ اسکو اصل اور صحابہ کرام رضوان علیہم کا اجماعی حکم قرار دیا جاوے اور اوس کا خلاف نہ کیا جاوے
پس یہ تقریر اسباب کی بطور احادیث ہے وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهِ
أَنَّ شُرُوطًا صِحَاحًا قَدْ تُعْقَدُ فِي الشَّيْءِ الْمَبِيعِ مِثْلُ الْخِيَارِ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ لِلْبَائِعِ وَلِلْمُبْتَاعِ فَيَكُونُ الْبَيْعُ
عَلَى ذَلِكَ جَائِزًا وَكَذَلِكَ الْأَثْمَانُ قَدْ تُعْقَدُ فِيهَا آجَالٌ يَشْتَرِطُهَا الْمُبْتَاعُ فَتَكُونُ لَازِمَةً إِذَا كَانَتْ مَعْلُومَةً
وَيَكُونُ الْبَيْعُ بِهَا مُضَمَّنًا وَرَأَيْنَا ذَلِكَ الْأَجَلَ لَوْ كَانَ فَاسِدًا فَسَدَ بِفَسَادِهِ الْبَيْعُ وَلَمْ يَثْبُتِ الْبَيْعُ وَيَنْتَفِي هُوَ إِذَا
كَانَ مَعْقُودًا فِيهِ فَلَمَّا جُعِلَ الْبَيْعُ مُضَمَّنًا بِهَذِهِ الشَّرَائِطِ الْمَشْرُوطَةِ فِي ثَمَنِهِ فِي صِحَّتِهَا وَفَسَادِهَا فَجُعِلَ جَائِزًا
بِجَوَازِهَا وَفَاسِدًا بِفَسَادِهَا ثُمَّ كَانَ الْبَيْعُ إِذَا وَقَعَ عَلَى الْمَبِيعِ وَكَانَ عَبْدًا عَلَى أَنْ يَخْدُمَ الْبَائِعَ شَهْرًا فَقَدْ مَلَّكَ الْبَائِعُ
الْمُشْتَرِيَ عَبْدَهُ عَلَى أَنْ مَلَّكَهُ الْمُشْتَرِي أَلْفَ دِرْهَمٍ وَخِدْمَةَ الْعَبْدِ شَهْرًا وَالْمُشْتَرِي حِينَئِذٍ غَيْرُ مَالِكٍ
لِلْخِدْمَةِ وَلَا لِلْعَبْدِ لِأَنَّ مِلْكَهُ لِلْعَبْدِ إِنَّمَا يَكُونُ بَعْدَ تَمَامِ الْبَيْعِ فَصَارَ الْبَيْعُ وَاقِعًا بِمَالٍ وَبِخِدْمَةِ عَبْدٍ لَا
يَمْلِكُهُ الْمُشْتَرِي فِي وَقْتِ ابْتِيَاعِهِ بِالْمَالِ وَبِخِدْمَتِهِ وَقَدْ رَأَيْنَاهُ لَوِ ابْتَاعَ عَبْدًا بِخِدْمَةِ عَبْدٍ لَا يَمْلِكُهَا كَانَ
الْبَيْعُ فَاسِدًا فَالنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ الْبَيْعُ أَيْضًا كَذَلِكَ إِذَا عُقِدَ بِخِدْمَةِ مَنْ لَمْ يَكُنْ تَقَدَّمَ مِلْكُهُ
لَهُ قَبْلَ ذَلِكَ الْعَقْدِ لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَلَمَّا
كَانَتِ الْأَثْمَانُ مُضَمَّنَةً بِالْآجَالِ الصَّحِيحَةِ وَالْفَاسِدَةِ عَلَى مَا قَدْ ذَكَرْنَا كَانَ كَذَلِكَ الْأَشْيَاءُ الْمَثْمُونَةُ
أَيْضًا الْمُضَمَّنَةُ بِالشَّرَائِطِ الْفَاسِدَةِ وَالصَّحِيحَةِ فَثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ الْبَيْعَ لَوْ وَقَعَ وَاشْتُرِطَ فِيهِ شَرْطٌ مَجْهُولٌ
أَنَّ الْبَيْعَ يَفْسُدُ بِفَسَادِ ذَلِكَ الشَّرْطِ عَلَى مَا قَدْ ذَكَرْنَا فَقَدِ انْتَفَى قَوْلُ مَنْ قَالَ يَجُوزُ الْبَيْعُ وَيَبْطُلُ الشَّرْطُ
وَقَوْلُ مَنْ قَالَ يَجُوزُ الْبَيْعُ وَيَثْبُتُ الشَّرْطُ وَلَمْ يَكُنْ فِي هَذَا الْبَابِ قَوْلٌ غَيْرُ هَذَيْنِ الْقَوْلَيْنِ وَغَيْرُ
الْقَوْلِ الْآخَرِ أَنَّ الْبَيْعَ يَبْطُلُ إِذَا اشْتُرِطَ فِيهِ مَا بُيِّنَ مِنْهُ فَلَمَّا انْتَفَى الْقَوْلَانِ الْأَوَّلَانِ ثَبَتَ
هَذَا الْقَوْلُ الْآخَرُ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ
ترجمہ اور رہی تقریر اسباب کی بطور غور و فکر سو وہ یہ ہے کہ ہم نے دیکھا کہ وہ قاعدہ کلیہ جسپر اجماع ہے
یہ ہے کہ جو شرطیں صحیح ہیں وہ فروخت کی ہوئی چیز میں لگائی جاتی ہیں جیسے اختیار ہونا ایک مدت معلومہ
تک فروخت کرنیوالے یا خریدار کے لیے چنانچہ بیع اوسی شرط پر صحیح ہوتی ہے اور اسی طرح قیمتوں میں
کبھی میعادیں ٹھہرائی جاتی ہیں کہ خریدار اونکی شرط کرتا ہے پس وہ لازم ہوجاتی ہیں جبکہ معلوم ہوں اور بیع اونکے
ساتھ مشروط ہوجاتی ہے اور ہم نے دیکھا اوس میعاد کو کہ اگر وہ فاسد ہو تو اوسکے فاسد ہونیکی وجہ سے بیع

(بھی) فاسد ہو جاتی ہے اور بیع ثابت نہیں ہوتی اور منتفی ہو جاتی ہے میعاد جبکہ اوسی میں عقد کیا گیا ہو
پس جبکہ بیع ان شرائط کے ساتھ جو اوسکے ثمن کے اندر شرط کئے گئے ہوں مشروط کی جائے درصورت
اونکے صحیح ہونے یا فاسد ہونیکے تو بیع کو شرائط کے جائز ہونیکی تقدیر پر جائز ٹھیرایا جاتا ہے اور اونکے فاسد
ہونیکی تقدیر پر فاسد قرار دیا جاتا ہے پھر جبکہ بیع غلام کی اس شرط سے کی جائے کہ وہ خدمت کرے بائع
کی ایک ماہ تک پس بیشک مالک بنایا بائع نے خریدار کو اپنے غلام کا اس شرط پر کہ مالک بناوے اوسکو
خریدار ایکہزار روپیہ اور ایک ماہ تک غلام کے اوسکی خدمت کرنیکا اور خریدار اوسوقت مالک نہیں
ہے خدمت کا اور نہ غلام کا کیونکہ مالک ہونا خریدار کا غلام کو بجز اسکے نہیں کہ ہوگا بعد تمامی بیع کے لہذا ہوگی
بیع واقع مال اور غلام کی خدمت سے وہ غلام جسکا خریدار اوسکی خدمت کے بدلہ خرید نیکے وقت
مالک نہیں ہے اور بیشک دیکھا ہم نے اوسکو کہ اگر خریدے کسی غلام کو لونڈی کی خدمت کے لئے جسکا
وہ مالک نہ ہو تو بیع فاسد ہوتی ہے پس دلیل نظری اسکی بناپر یہ ہے کہ بیع بھی ایسی ہی ہو کہ درصورت
اوسکے کہ جب بیع کی جائے واسطے خدمت اوس شخص کے کہ اس عقد سے پیشتر وہ اوسکا مالک نہ ہو چکا ہو اسلئے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا فروخت کرنے اوس شے کے سے جو تیرے پاس نہ ہو اور
جبکہ اثمان (قیمتین) صحیح اور فاسد میعادوں کے ساتھ مشروط ہو جاتی ہیں جیساکہ ہم ذکر کر چکے تو اسی طرح
قیمتی اشیاء بھی شرائط فاسدہ اور صحیحہ کے ساتھ مشروط ہو سکین گی لہذا اس سے ثابت ہوا کہ بیع اگر واقع ہوا اور
شرط مجہول اوس میں شرط کی گئی ہو تو بیع اوس شرط کے فاسد ہونیکی صورت میں فاسد ہوگی جیساکہ ہم ذکر
کر چکے پس بیشک نفی ہو گئی اوسکے قول کی جسنے کہا کہ بیع جائز ہے اور شرط باطل اور اوسکے قول کی جسنے کہا
کہ بیع جائز ہے اور شرط ثابت اور اسباب میں ان دون قولوں اور اس قول کے سوا کوئی اور قول نہیں کہ بیع
باطل ہوتی ہے جبکہ اوس میں وہ شرط لگائی جائے جو اوس سے نہ ہو اور جبکہ پہلے دونوں قول منتفی ہو گئے
تو تیسرا قول ثابت ہو گیا اور یہی قول امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہم کا ہے

بَابُ بَيْعِ أَرْضِ مَكَّةَ وَإِجَارَتِهَا

باب مکہ کی زمین فروخت کرنے اور اوسکو کرایہ پر دینے کے بیان میں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ بَيْعُ
بُيُوتِ مَكَّةَ وَلَا إِجَارَتُهَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي
سُلَيْمَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَرِبَاعُ
مَكَّةَ تُدْعَى السَّوَائِبَ مَنِ احْتَاجَ سَكَنَ وَمَنِ اسْتَغْنَى أَسْكَنَ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَسَدٌ قَالَ
ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ كَانَتِ
الدُّورُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ مَا تُبَاعُ وَلَا تُدْعَى إِلَّا السَّوَائِبَ
مَنِ احْتَاجَ سَكَنَ وَمَنِ اسْتَغْنَى أَسْكَنَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوا لَا يَجُوزُ بَيْعُ

اَرْضِ مَکَّۃَ وَلَا اِجَارَتُھَا وَمِمَّنْ قَالَ بِھٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ وَمُحَمَّدٌ وَسُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِکَ اَیْضًا عَنْ عَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا قُرَّۃُ بْنُ حَبِیْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ اَنَّہٗ کَانَ یَکْرَہُ اُجُوْرَ بُیُوْتِ مَکَّۃَ حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَھَانِیِّ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِیْکٌ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ مُھَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّہٗ قَالَ مَکَّۃُ حَرَمٌ لَا یَحِلُّ بَیْعُ رِبَاعِھَا وَلَا اِجَارَۃُ بُیُوْتِھَا وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِبَیْعِ اَرْضِھَا وَاِجَارَتِھَا وَجَعَلُوْھَا فِیْ ذٰلِکَ کَسَائِرِ الْبُلْدَانِ وَمِمَّنْ ذَھَبَ اِلٰی ھٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْ یُوْسُفَ **ترجمہ**

حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحیم بن سلیمان نے انہوں نے روایت کی اسمعیل بن ابراہیم بن مہاجر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں ہے فروخت کرنا مکہ کے گھروں کا اور نہ اونکو کرایہ پر دینا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے انہوں نے روایت کی عمر بن سعید سے انہوں نے ابن ابی سلیمان سے انہوں نے علقمہ بن نضلہ سے کہا وفات پا گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم (بھی) اور حال یہ ہے کہ مکہ کے مکانات کو سوائب بولا جاتا تھا جسکو ضرورت ہوتی وہ خود رہتا اور جسکو ضرورت نہ ہوتی وہ دوسرے کو رکھدیتا حدیث بیان کی ہم سے ربیع مؤذن نے کہا خبر دی ہمکو اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے انہوں نے عمر بن سعید سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عثمان بن ابی سلیمان نے انہوں نے علقمہ بن نضلہ سے کہا تھے مکانات زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں (اسی طرح زمانہ ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم میں کہ نہ فروخت کئے جاتے تھے اور نہ کرایہ پر دئے جاتے تھے اور نہ بولے جاتے تھے مگر سوائب کے نام سے جسکو ضرورت ہوتی وہ خود رہتا اور جسکو ضرورت نہ ہوتی وہ کسی دوسرے کو رکھدیتا ابو جعفر نے کہا پس گیا ایک گروہ ان حدیثوں کی طرف اور انہوں نے کہا کہ مکہ کی زمین کا فروخت کرنا اور اوسکو کرایہ پر دینا جائز نہیں اور منجملہ اونکے جو اس قول کے قائل ہیں امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ اور سفیان ثوری ہیں اور یہ ہی عطاؒ اور مجاہدؒ سے مروی ہے حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قرہ بن حبیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی عوام بن حوشب سے انہوں نے عطا بن ابی رباح سے کہ وہ مکروہ جانتے تھے مکہ کے مکانات کے کرایہ کو حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اصبہانی نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے انہوں نے روایت کی ابراہیم بن مہاجر سے انہوں نے مجاہد سے کہ مکہ حرم ہے حلال نہیں ہے اوسکے مکانات کا فروخت کرنا اور اوسکے گھروں کا کرایہ پر دینا اور مخالفت کی اونکی اس میں دوسروں نے اور کہا کہ مضایقہ نہیں اوسکی زمین فروخت کرنے یا کرایہ پر دینے میں اور ٹھیرایا انہوں نے بکہا اسبارہ میں مانند باقی شہروں کی اور منجملہ اونکے جو گئے اسطرف امام ابو یوسف ہیں ♦ واحتجوا

فی ذلک بما حدثنا یونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب ان علی بن حسین اخبره ان عمرو بن عثمان اخبره عن اسامة بن زید انه قال یا رسول الله اتنزل فی دارک بمکة فقال وهل ترک لنا عقیل من رباع او دور وکان عقیل ورث ابا طالب هو وطالب ولم یرثه جعفر ولا علی لانهما کانا مسلمین وکان عقیل وطالب کافرین وکان عمر بن الخطاب من اجل ذلک یقول لا یرث المؤمن الکافر حدثنا بحر بن نصر قال ثنا ابن وهب فذکر باسناده مثله قال ابو جعفر ففی هذا الحدیث ما یدل ان ارض مکة تملک وتورث لانه قد ذکر فیها میراث عقیل و طالب لما ترکه ابو طالب فیها من رباع و دور فهذا خلاف الحدیث الاول ولما اختلفا احتیج الی النظر فی ذلک لنستخرج من القولین قولا صحیحا ولو صار الی طریق اختیار الاسانید وصرف القول الی ذلک لکان حدیث علی بن حسین اصحهما اسنادا ولکنا نحتاج الی کشف ذلک من طریق النظر فاعتبرنا ذلک فراینا المسجد الحرام الذی کل الناس فیه سواء لا یجوز لاحد ان یبنی فیه بناء ولا یحتجر منه موضعا وکذلک حکم جمیع المواضع التی لا یقع لاحد فیها ملک و جمیع الناس فیها سواء الا تری ان عرفة لو اراد رجل ان یبنی فی المکان الذی یقف فیه الناس فیها بناء لم یکن ذلک له وکذلک منی لو اراد ان یبنی فیها دارا کان من ذلک ممنوعا وکذلک جاء الاثر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** اور استدلال کیا انہوں نے اس میں اوس سے جو حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے کہ علی بن حسین نے خبر دی اونکو کہ عمرو بن عثمان نے خبر دی اونکو انہوں نے روایت کی اسامہ بن زید سے کہ انہوں نے کہا اے رسول خدا کیا آپ مکہ میں اپنے مکان میں اتریںگے تو آپنے فرمایا کہ عقیل نے ہمارے واسطے کوئی مکان یا کوئی گھر نہیں چھوڑا اور عقیل و طالب ابوطالب کے وارث ہوئے اور جعفر اور علی اونکے وارث نہ ہوئے کیونکہ وہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب کافر تھے اور عمر بن خطاب اسی وجہ سے کہا کرتے تھے کہ مومن کافر کا وارث نہیں ہوتا حدیث بیان کی ہم سے بحر بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے پھر ذکر کیا اوس اسناد سے اوسکی مثل ابوجعفر نے کہا پس اس حدیث میں دلیل ہے کہ مکہ کی زمین مملوک اور موروث ہوتی ہے کیونکہ اوس میں عقیل اور طالب کے اون گھروں اور مکانوں کے وارث ہونے کا ذکر ہے جو ابوطالب چھوڑ مرے تھے لہذا یہ پہلی حدیث کے مخالف ہے اور جب دونوں حدیثیں مختلف ہوئیں تو ضرورت ہوئی کہ اس میں غور و فکر سے کام لیا جائے تاکہ ہم دونوں قولوں میں سے قول صحیح نکال سکیں اور اگر سندوں میں سے عمدہ سند اختیار کرنے کی طرف رجوع کیا جائے تو حدیث علی بن حسین اون دونوں میں بہ لحاظ سند صحیح تر ہے لیکن ہمکو ضرورت بطور غور و فکر معلوم کرنیکی ہے پس ہم نے اوس سے کام لیا تو جانا کہ مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں کہ کسیکو اوس میں عمارت بنانے یا اوس میں سے کسی مقام کو روک لینے کا حق نہیں اور اسی طرح ہے حکم اون تمام جگہوں کا کہ کسیکی اونمیں ملکیت نہیں اور تمام لوگ اون میں مساوی ہیں کیا تم نہیں دیکھتے

کہ اگر کوئی شخص مقام عرفات میں اون دنوں کے ٹھیرنے کی جگہ کوئی عمارت بنانی چاہے تو یہ اوسکے واسطے جائز
نہیں اور اسی طرح اگر کوئی مقام منی میں گھر بنانا چاہے تو وہ اس سے روکا جائیگا اور رسول خدا صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح حدیث ثابت ہی حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحَکَمُ بْنُ مَرْوَانَ الضَّرِیْرُ
الْکُوْفِیُّ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ مَاهِكَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَتَّخِذُ لَكَ بِمِنًى شَیْئًا تَسْتَظِلُّ بِهٖ فَقَالَ یَا عَائِشَةُ اِنَّهَا مُنَاخٌ لِمَنْ سَبَقَ اَفَلَا تَرٰی
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ [illegible] وَسَلَّمَ لَمْ یَأْذَنْ لَهُمْ اَنْ یَجْعَلُوْا لَهٗ فِیْهَا شَیْئًا یَسْتَظِلُّ بِهٖ لِاَنَّهَا مُنَاخٌ مَنْ
سَبَقَ وَلِاَنَّ النَّاسَ کُلَّهُمْ فِیْهَا سَوَاءٌ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَا ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ مَاهِكَ عَنْ
اُمِّهٖ وَکَانَتْ تَخْدِمُ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ فَحَدَّثَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ قَالَ وَسَاَلَتْ اُمِّیْ مَکَانَ عَائِشَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا بَعْدَ مَا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُعْطِیَهَا اِیَّاهُ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ لَا اُحِلُّ لَكِ
وَلَا لِاَحَدٍ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ اَنْ یَنْتَحِلَ هٰذَا الْمَکَانَ تَعْنِیْ بِمِنًى قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا حُکْمُ الْمَوَاضِعِ الَّتِیْ
النَّاسُ فِیْهَا سَوَاءٌ وَلَا مِلْكَ لِاَحَدٍ عَلَیْهَا وَرَاَیْنَا مَکَّةَ عَلٰی غَیْرِ ذٰلِكَ قَدْ اُجِیْزَ الْبِنَاءُ فِیْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ دَخَلَهَا مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْیَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَغْلَقَ عَلَیْهِ بَابَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ،
حَدَّثَنَا بْنُ مَالِكٍ رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا کَانَتْ مَکَّةُ مِمَّا تُغْلَقُ عَلَیْهِ الْاَبْوَابُ
وَمِمَّا تُبْنٰی فِیْهَا الْمَنَازِلُ کَانَتْ صِفَتُهَا صِفَةَ الْمَوَاضِعِ الَّتِیْ یَجْرِیْ عَلَیْهَا الْاَمْلَاكُ وَیَقَعُ فِیْهَا الْمَوَارِیْثُ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حکم بن مروان ضریر کوفی نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے اسرائیل نے انہوں نے روایت کی ابراہیم بن مہاجر سے انہوں نے یوسف بن مالک سے
انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے عائشہؓ سے کہا عرض کیا میں نے اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کیا نہ بناویں ہم مقام منی میں کوئی ایسی چیز کہ آپ فائدہ اٹھائیں اوسکے سایہ سے پس فرمایا آپ نے اے عائشہ
منی ٹھیرنے کی جگہ ہے اوسکے لئے جو آگے جاوے (کسیکی جگہ وہان مقرر نہیں) اور اسوجہ سے کہ لوگ وہان
سب برابر ہیں (سایہ کی جگہ سے اختیار لازم آئیگا) پس غور کرو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں اجازت
دی لوگونکو اسکی کہ بناویں آپ کے واسطے کوئی چیز کہ سایہ حاصل کریں آپ اوس سے اسلئے کہ وہ قیام گاہ
ہے اوسکی جو آگے چلا جائے اور اسوجہ سے کہ لوگ وہان سب کے سب برابر ہیں حدیث بیان کی ہم سے
حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن
بن عمرو دمشقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے
انہوں نے روایت کی ابراہیم بن مہاجر سے انہوں نے یوسف بن مالک سے انہوں نے اپنی ماں
سے اور وہ خدمت کیا کرتی تہی حضرت عائشہؓ کی پس حدیث بیان کی اوسنے اونسے بروایت عائشہ اوسکی
مثل یوسف نے کہا کہ طلب کیا میری ماں نے وفات رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت

کی جگہ کو کہ دیدیں وہ جگہ مجھہ (یوسف کی ماں) کو تو حضرت عائشہؓ نے جوابدیا کہ نہیں جائز کرتی ہیں تیرے لئے اور نہ کسی اور کے لئے اپنے اہل بیت میں سے یہ کہ حلال سمجھے اس جگہ یعنے منیٰ میں ابو جعفر نے کہا پس یہ حکم ہے اون جگہوں کا کہ جن میں سب لوگ برابر ہیں اور اونکے اندر ملکیت کسی کی نہیں اور مکہ کو ہم نے اسکے خلاف دیکھا کہ اوس میں عمارت کی اجازت دی گئی ہے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جس روز اوسمیں داخل ہوئے تو فرمایا کہ جو شخص ابو سفیان کے گھر میں داخل ہوا وہ امن پانیوالا ہے اور جسنے اپنے اوپر اپنے دروازہ کو بند کر لیا وہ (بھی) امن پانیوالا ہے حدیث بیان کی ہم سے یہ ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے روایت کی ثابت بنانی سے انہوں نے عبداللہ بن رباح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس جبکہ من جملہ اون اشیاء کے ہے جنکے دروازے بند کے جاتے ہیں اور جن میں مکانات کی تعمیر کی جاتی ہے تو اوسکی شان بالکل اون مواقع کی سی ہوئی جنپر وقوع املاک اور جن میں وراثت جاری ہوتی ہے فَاِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِیْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءً الْعَاكِفُ فِیْهِ وَالْبَادِ قِیْلَ لَهٗ قَدْ رُوِیَ فِیْ تَاْوِیْلِ هٰذَا عَنِ الْمُتَقَدِّمِیْنَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَوَآءً الْعَاكِفُ فِیْهِ وَالْبَادِ قَالَ خَلْقُ اللّٰهِ فِیْهِ سَوَاءٌ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَیْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ قَالَ اَرَدْتُ اَنْ اَعْتَكِفَ فَسَاَلْتُ سَعِیْدَ ابْنَ جُبَیْرٍ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَقَالَ اَنْتَ عَاكِفٌ ثُمَّ قَرَاَ سَوَآءً الْعَاكِفُ فِیْهِ وَالْبَادِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ یَحْیٰى بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَوَآءً الْعَاكِفُ فِیْهِ وَالْبَادِ قَالَ النَّاسُ فِی الْبَیْتِ سَوَاءٌ لَیْسَ اَحَدٌ اَحَقَّ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ اِنَّمَا قَصَدَ بِذٰلِكَ اِلَى الْبَیْتِ اَوْ اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ لَا اِلٰى سَائِرِ مَكَّةَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ یُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

بَابُ ثَمَنِ الْكَلْبِ

باب کتے کی قیمت کے بیان میں

حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ هُنَّ سُحْتٌ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا یَحْیٰى بْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ یَزِیْدَ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَافِعَ ابْنَ خَدِیْجٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِیْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِیِّ خَبِیْثٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِیْثٌ حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ وَنَصْرُ بْنُ

مرزوق قالا ثنا اسد قال ثنا عبد المجید بن عبد العزیز عن ابن جریج عن خبیب بن ابی ثابت عن عاصم بن ضمرۃ عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ثمن الکلب **حدثنا** فھد قال ثنا ابو غسان قال ثنا زھیر بن معاویۃ قال ثنا عبد الکریم الجزری عن قیس بن حبتر عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثمن الکلب حرام **حدثنا** یونس وحسین بن نصر قالا ثنا علی بن معبد قال ثنا عبید اللہ عن عبد الکریم فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** اور استدلال کیا انہوں نے اس میں اوس سے جو حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبردی مجھکو یونس نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن مسلم سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے کہا برابر ہے وہاں کا باشندہ اور بیرونی یعنی اللہ تعالے کی تمام مخلوق اوسمیں برابر ہے حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی ابو حصین سے کہا میں نے اعتکاف کا ارادہ کیا اسلئے سعید بن جبیر سے دریافت کیا اور میں (اوسوقت) مکہ میں تھا تو فرمایا انہوں نے کہ تو عاکف ہے پھر پڑھا سواء العاکف فیہ والباد حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن سعید نے انہوں نے روایت کی عبدالملک سے انہوں نے عطا سے کہا سواء العاکف فیہ والباد یعنے لوگ خانہ کعبہ میں برابر ہیں نہیں ہی کوئی زیادہ مستحق اوسکے ساتھ دوسرے سے لہذا ثابت ہوا اس سے یہ کہ بجز اسکے نہیں کہ قصد کیا گیا ہے اس آیت سے خانہ کعبہ اور مسجد حرام کا نہ تمام مکہ کا اور یہی قول ہے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا

باب کتے کی قیمت کے بیان میں

حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے ابو مسعود سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کتے کی قیمت اور زنا کی خرچی اور کاہن کی اجرت سے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبردی ہمکو ابن وہب نے کہا خبردی مجھکو مالک نے انہوں نے روایت کی زہری سے پس ذکر کیا اوس اسناد سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبردی ہمکو ابن وہب نے کہا خبردی مجھکو یونس نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے انہوں نے ابو بکر سے انہوں نے ابو مسعود سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں حرام ہیں پھر ذکر کیا اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہارون بن اسمعیل خزاز نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن مبارک نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن ابی کثیر نے انہوں نے روایت کی ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ سے کہ سائب بن یزید نے حدیث بیان کی اوسنے کہ رافع بن خدیج نے حدیث بیان کی اونسے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مزدوری پچھنے لگانے والے کی پلید ہے اور خرچی زنا کی پلید ہے اور قیمت کتے کی پلید ہے حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن اور نصر بن مرزوق نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد المجید بن عبد العزیز نے انہوں نے روایت کی ابن جریج سے انہوں نے خبیب بن

ابی ثابت سے انہوں نے ابو عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا
کتے کی قیمت سے حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الکریم جزری نے انہوں نے قیس بن حبتر سے انہوں نے ابن
عباس سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کتے کی قیمت حرام ہے حدیث بیان کی ہم سے یونس
اور حسین بن نصر نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ نے
انہوں نے عبد الکریم سے پھر ذکر کیا اوسکے اسناد سے اوسکی مثل **حَدَّثَنَا** مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التُّجِيبِيُّ قَالَ ثَنَا
عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ **ح** وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَا ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ
أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ إِنْ كَانَ
ضَارِيًا **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ
أَثْبَتَهُ مَرَّةً مَرَّةً شَكَّ فِيهِ أَبُو سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ **حَدَّثَنَا** رَبِيعٌ
الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَشُكَّ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي
الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي مَعْرُوفُ بْنُ سُوَيْدٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ
قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ مَهْرِ الْبَغِيِّ **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا
أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا رَبَاحٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثَمَنُ الْكَلْبِ مِنَ
السُّحْتِ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ **ترجمہ** حدیث
بیان کی ہم سے مالک بن عبید اللہ تجیبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن صالح نے (تحویل) اور حدیث
بیان کی ہم ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن خالد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے ابن لہیعہ نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی جعفر سے کہ صفوان بن سلم نے خبر دی اونکو نافع سے
انہوں نے روایت کی ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کتے کی قیمت سے اگرچہ ہو شکار
کرنے والا حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے اعمش سے کہا حدیث
بیان کی مجھ سے ابو سفیان نے انہوں نے روایت کی جابر سے ثابت رکھا جابر کو کبھی اور کبھی شک کیا ابو سفیان
میں کہ انہوں نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے منع فرمایا کتے اور بلی کی قیمت سے حدیث بیان
کی ہم سے ربیع مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسیٰ بن یونس نے
انہوں نے روایت کی اعمش سے انہوں نے ابو سفیان سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے رسول خدا

صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے اوسکی مثل اور شک نہیں کیا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الغفار بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے انہوں نے روایت کی ابو زبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی ہمکو معروف بن سوید نے کہ علی بن رباح نے حدیث بیان کی اونسے کہ اونہوں نے سنا ابو ہریرہؓ کو کہتے ہوئے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حلال نہیں ہے قیمت کتے کی حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مقدمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمید بن اسود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند نے انہوں نے روایت کی شریک بن ابی نمر سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے منع فرمایا کتے کی قیمت اور زنا کی خرچی سے حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے رباح نے انہوں نے روایت کی عطا سے انہوں نے ابو ہریرہ رضہ سے کہا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے کتے کی قیمت حرام ہے حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید اصبہانی نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن فضیل نے انہوں نے روایت کی اعمش سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتے کی قیمت سے **حَدَّثَنَا** اَبُو بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ ثَنَا عَوْنُ بْنُ جُحَیْفَۃَ اَخْبَرَنِیْ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ **حَدَّثَنَا** رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَیْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ فَقَالَ زَجَرَ عَنْ ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی تَحْرِیْمِ اَثْمَانِ الْکِلَابِ کُلِّهَا وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ **وَخَالَفَهُمْ** فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِاَثْمَانِ الْکِلَابِ کُلِّهَا الَّتِیْ یُنْتَفَعُ بِهَا **وَکَانَ** مِنَ الْحُجَّۃِ لَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ عَلٰی اَهْلِ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی فِیْمَا احْتَجُّوْا بِهٖ عَلَیْهِمْ مِنَ الْاٰثَارِ الَّتِیْ ذَکَرْنَا اَنَّ الْکِلَابَ قَدْ کَانَ حُکْمُهَا اَنْ تُقْتَلَ کُلُّهَا وَلَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اِمْسَاکُ شَیْءٍ مِنْهَا فَلَمْ یَکُنْ بَیْعُهَا حِیْنَئِذٍ بِجَائِزٍ وَلَا ثَمَنُهَا بِحَلَالٍ **فَمِمَّا** رُوِیَ فِیْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ کُلِّهَا فَاَرْسَلَ فِیْ اَقْطَارِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ تُقْتَلَ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَافِعًا صَوْتَہٗ یَاْمُرُ بِقَتْلِ الْکِلَابِ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ بِنْتِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دَفَعَ الْعَنَزَۃَ اِلٰی اَبِیْ رَافِعٍ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَقْتُلَ

كِلَابَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهَا حَتّٰى قَضٰى بِهِ الْقَتْلُ إِلٰى كَلْبٍ لِعَجُوْزٍ فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهٖ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوولید نے (تحویل) اور حدیث بیان
کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے عون بن ابی جحیفہ نے کہا خبر دی اونے مجھکو اپنے باپ سے انہوں نے روایت کی
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے انہوں نے روایت کی ابن ابی لیلی سے انہوں نے
عطا سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا
خبر دی ہمکو عمرو بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوزبیر نے کہا
دریافت کیا میں نے جابر سے کتے اور بلی کی قیمت کے بارہ میں تو فرمایا کہ منع فرمایا اس سے رسول خدا صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوجعفر نے کہا کہ گیا ایک گروہ ہر قسم کے کتوں کی قیمت حرام ہونے کیطرف اور
استدلال کیا انہوں نے اسبارہ میں ان حدیثوں سے اور مخالفت کی اونکی اس مسئلہ میں دوسروں نے اور کہا کہ
کوئی مضائقہ نہیں تمام اون کتونکی قیمت میں جنسے نفع اٹھایا جاتا ہے اور انکی حجت پہلے قول والونپر اون ہی حدیثوں میں
جنکے ساتھ پہلے قول والوں نے استدلال کیا یہ ہے کہ کتوں کے متعلق حکم اون تمام کے قتل کر دینے کا تھا اور حلال نہ تھا
کسی کے لئے بند کر رکھنا کسی کتے کا اون میں سے پس اوس وقت نہ اونکا فروخت کرنا درست تھا اور نہ اونکی قیمت
حلال تھی چنانچہ منجملہ اونکے جو اسبارہ میں روایات منقول ہیں وہ ہے جو حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث ١
بیان کی ہم سے ابوبکر بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے روایت کی عبید اللہ سے
انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہا حکم فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام کتوں
کے قتل کرنیکا پس بھیجا گیا حکم اطراف شہر میں اونکو قتل کرنے کا حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی
ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے
باپ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ بلند آواز سے حکم فرماتے تھے کتوں کے قتل کرنیکا حدیث
بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو اسامہ بن زید نے انہوں نے ٢
روایت کی نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کتوں کے قتل کرنیکا حدیث
بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہارون بن اسمٰعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی
بن مبارک نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیٰی بن ابی کثیر نے کہا خبر دی مجھکو ابورافع کے نواسے نے انہوں نے روایت
کی ابورافع سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا نیزہ ابورافع کو اور حکم فرمایا اوسکو کہ مدینہ کے تمام کتونکو قتل کر دے
حتی کہ ایک بڑھیا کے کتے کو مارنیکی نوبت آئی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے قتل کرنیکا (بھی) ابورافع کو
حکم دیا **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا
ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَا ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءَ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ أَمَرَنِيْ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَخَرَجْتُ أَقْتُلُهَا لَا أَرٰى كَلْبًا إِلَّا قَتَلْتُهُ حَتّٰى أَتَيْتُ مَوْضِعَ كَذَا

سَمَاءٍ فَإِذَا فِيهِ كَلْبٌ يَدُورُ بِبَيْتٍ فَذَهَبْتُ أَقْتُلُهُ فَنَادَانِي إِنْسَانٌ مِنْ جَوْفِ الْبَيْتِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا تُرِيدُ أَنْ
تَصْنَعَ قُلْتُ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَقْتُلَ هٰذَا الْكَلْبَ قَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ بِهٰذِهِ مَضِيعَةٍ وَإِنَّ هٰذَا الْكَلْبَ يَطْرُدُ عَنِّي السِّبَاعَ
وَيُؤْذِنُنِي بِالْجَائِي فَأْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاذْكُرْ لَهُ ذٰلِكَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ
ذٰلِكَ لَهُ فَأَمَرَنِي بِقَتْلِهِ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا
فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فِي سَاعَةٍ يَأْتِيهِ فِيهَا فَذَهَبَتِ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا بِجِبْرِيلَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ الْبَيْتَ قَالَ إِنَّ فِي الْبَيْتِ كَلْبًا وَإِنَّا لَا نَدْخُلُ
بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكَلْبِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَمَرَ بِالْكِلَابِ أَنْ تُقْتَلَ
وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوَحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ ثَنَا
يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَمْسَكَ الْكَلْبَ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ
مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ **قَالَ** أَبُو جَعْفَرٍ فَكَانَ هٰذَا حُكْمُ الْكِلَابِ أَنْ تُقْتَلَ وَلَا يَحِلُّ إِمْسَاكُهَا وَلَا الْانْتِفَاعُ بِهَا فَمَا كَانَ الْا
نْتِفَاعُ بِهِ حَرَامًا وَإِمْسَاكُهُ حَرَامًا فَثَمَنُهُ حَرَامٌ فَإِنْ كَانَ نَهْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ كَانَ
وَهٰذَا حُكْمُهَا فَإِنَّ ذٰلِكَ قَدْ نُسِخَ فَأُبِيحَ الْانْتِفَاعُ بِالْكِلَابِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہؓ نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر عقدی نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے اور صالح
بن عبد الرحمن نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے یعقوب بن محمد بن طحلاء نے انہوں نے روایت کی ابو رجال سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے
انہوں نے ابو رافع سے کہا حکم دیا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام کتوں کے قتل کرنیکا پس نکلا میں قتل
کرتے نہیں دیکھتا تھا میں کسی کتے کو مگر قتل کر دیتا تھا یہانتک کہ آیا میں فلاں موقعہ پر اور اوسکا نام بیا پس
اچانک ہاں ایک کتا تھا جو کوٹھری کے چوگرد گھوم رہا تھا پس میں اوسکو قتل کرنے لگا تو ایک انسان کوٹھری
کے اندر سے پکارا کہ ای بندہ خدا کیا کرنا چاہتا ہے تو میں نے کہا میں اس کتے کو قتل کرنا چاہتا ہوں اوسنے
کہا میں ایک عورت ہوں جو اس خطرناک گھر میں رہتی ہوں اور بیشک یہ کتا دفع کرتا رہتا ہے مجھ سے
درندوں کو لہذا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاکر اسکا ذکر کر پس میں حاضر ہوا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور آپسے اسکا ذکر کیا تو آپنے مجھکو اوسکے قتل (ہی) کا حکم دیا حدیث بیان
کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہوذہ بن خلیفہ نے انہوں نے روایت کی عوف سے
انہوں نے حسن سے انہوں نے عبد اللہ بن مغفل سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نہ ہوتا یہ کہ کتے
ایک گروہ ہیں من جملہ گروہوں کے تو البتہ حکم دیتا میں اونکے قتل کا لیکن (اب) قتل کرو سخت کالے کو حدیث بیان
کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں

نے روایت کی محمد بن عمرو سے انہوں نے ابوسلمہؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے وعدہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک وقت آنیکا پس وہ وقت نکل گیا اور نہ آسکے جبرئیل علیہ السلام آپکے
پاس کہ نکلے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اچانک حضرت جبرئیل دروازہ پر کھڑے پاسے آپنے فرمایا تمکو اندر آنے سے
کس نے منع کیا اونہوں نے کہا مکان میں کتا ہے اور ہم نہیں داخل ہوتے اوس گھر میں جہاں کتا یا تصویر ہو پھر
حکم دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس کتے کو نکالدینے کا بعد میں حکم دیا کتوں کے قتل کیئے جانیکا۔ اور
حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن صالح وحاظی نے کہ حدیث بیان کی
ہم سے معاویہ بن سلام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن ابی کثیر نے کہ سائب بن یزید نے خبر دی اونکو
کہ سفیان بن ابی زہیر نے خبر دی اونکو کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے جو شخص
باندھکر رکھے کتے کو پس بیشک کم کیا جاتا ہے اوسکے عمل سے ہرروز ایک قیراط ابوجعفر نے کہا تھا حکم کتوں کے
بارہ میں کہ وہ قتل کئے جائیں اور حلال نہ تھا باندھنا اونکا اور نہ نفع اٹھانا اونسے لہذا وہ شی جس سے نفع اٹھانا حرام
اور اوسکا باندھنا حرام ہو پس اوسکی قیمت ضرور حرام ہوگی تو اگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتے کی قیمت
سے منع فرمایا تھا تو اوس زمانہ میں کہ جب اونکے واسطے یہ حکم مذکور تھا پھر جب یہ حکم منسوخ ہوگیا تو کتوں سے نفع
اٹھانا مباح ہوگیا **وَرُوِیَ** فِی ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ
اَبِیْ سُفْیَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا کَلْبًا ضَارِیًا بِالصَّیْدِ اَوْ کَلْبَ مَاشِیَةٍ فَاِنَّهٗ یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ
حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ مَاشِیَةٍ نُقِصَ مِنْ عَمَلِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ
اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا اَخْبَرَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ
حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اُسَامَةَ
عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ قِیْرَاطٌ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَشِیْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ
عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا**
رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ کَلْبَ مَاشِیَةٍ **حَدَّثَنَا** بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ
قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رَافِعًا صَوْتَهٗ یَاْمُرُ بِقَتْلِ الْکِلَابِ وَکَانَتِ الْکِلَابُ تُقْتَلُ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ مَاشِیَةٍ **ترجمہ**
اور اس بارہ میں وہ حدیث مروی ہے جو بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مکی بن
ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حنظلہ بن ابی سفیان نے کہا سنا میں نے سالم بن عبداللہ کو کہتے
ہوئے کہ سنا میں نے ابن عمر کو کہتے ہوئے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے

جو پکڑے رہا نے گئے تھے) کوئی کتا سوا اوس کتے کے جو دوڑنے والا ہو شکار پر۔ یا حفاظت کرنے والا ہو چوپایوں
کی پس بیشک وہ کم کریگا اوس کے ثواب سے ہر روز دو قیراط حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ
سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص رکھے کتا سوا شکاری کتے یا چوپایوں کی حفاظت کرنے
والے کے تو اوسکے عمل سے ہر دن دو قیراط گھٹ جاتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو
ابن وہب نے کہ مالک نے خبر دی اون کو نافع سے انہوں نے روایت کی ابن عمر سے انہوں نے رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم سے اوس کی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عارم نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے روایت کی ایوب سے انہوں نافع سے انہوں نے ابن عمر سے
انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابوبکر بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابواسامہ نے انہوں نے روایت کی عبید اللہ سے انہوں نے نافع
سے پھر ذکر کیا اوس کے اسناد سے اوسی کی مثل سوا اس کے کہ کہا ایک قیراط حدیث بیان کی ہم سے ابوبشیر
رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے انہوں نے روایت کی سفیان سے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے
انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن بکیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے روایت کی عمرو بن دینار سے
انہوں نے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کتے مارنے کا سوا شکاری یا چوپایوں کی حفاظت
کرنے والوں کے حدیث بیان کی ہم سے بحر بن نصر نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یونس
نے کہا کہا ابن شہاب نے حدیث بیان کی مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے
کہا میں نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ بلند آواز سے حکم فرما رہے تھے کتوں کے مارنے کا اور تھے
کہتے کہ مارے جاتے تھے سوا شکاری یا چوپایوں کی حفاظت کے (کرنیوالے کتے) (قولہ) **قال** ابن شهاب وحدثني سعيد
بن المسيب عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اقتنى كلبا ليس بكلب صيد ولا ماشية
ولا ارض فانه ينقص من اجره قيراطان في كل يوم **وحدثنا** حسين بن نصر قال سمعت
يزيد بن هارون قال اخبرنا همام بن يحيى عن قتادة عن ابي الحكم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من اقتنى كلبا غير كلب زرع ولا صيد انقص من عمله كل يوم قيراطان **حدثنا** حسين بن نصر
قال ثنا احمد بن يونس قال ثنا زهير قال ثنا موسى عن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم مثله غير انه قال الا كلبا ضاريا او كلب ماشية **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا امية بن بسطام قال
ثنا يزيد بن زريع عن روح بن القاسم عن يحيى بن ابي جبير عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم ذكر الكلاب فقال من اتخذ كلبا ليس بكلب قنص او كلب ماشية نقص من اجره كل يوم قيراط
حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عبد الحميد بن صالح قال ثنا ابن ابي الزناد عن ابيه عن ابي سلمة
وغيره عن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الكلاب وقال لا تتخذ الكلاب الا صياد

اَوْ خَائِفٌ اَوْ صَاحِبُ غَنَمٍ **وَحَدَّثَنَا** سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ
حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِيَةٍ **ترجمہ** ابن
شہاب نے کہا اور حدیث بیان کی مجھ سے سعید بن مسیب نے انہوں نے روایت کی ابوہریرہ سے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو رکھے کوئی کتا سوا شکاری اور چارپایوں اور زمین کی حفاظت کرنیوالے کتوں کے
تو اوسکے ثواب سے ہر روز دو قیراط گھٹائے جائینگے حدیث بیان کی ہم سے بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہمسے
احمد بن انس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ نے انہوں نے روایت
کی عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اوسکی مثل سوا اسکے کہ انہوں نے کہا سوا اوس کتے کے جو شکاری ہو یا چارپایوں کی حفاظت کرنیوالا ہو حدیث
بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے امیہ بن بسطام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید
بن زریع نے انہوں نے روایت کی روح بن قاسم سے انہوں نے بجیر بن ابی بجیر سے انہوں نے عبداللہ بن
عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کتوں کا تو فرمایا کہ جو رکھے کتے کو سوا شکاری کتے یا چارپایوں کی
حفاظت کرنیوالے کتوں کے تو گھٹایا جائیگا اوسکے عمل سے ہر روز ایک قیراط حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی
داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالحمید بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابوزناد نے انہوں نے
روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے ابوسلمہ وغیرہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کتوں سے اور فرمایا کہ نہ رکھے کتوں کو مگر شکار کرنیوالا یا ڈرنے والا یا بکریوں والا اور حدیث بیان کی ہم
سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشیر بن بکر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے اوزاعی نے کہا
حدیث بیان کی مجھ سے یحیی بن ابی کثیر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان
مجھ سے ابوہریرہؓ نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص روک رکھے کتے کو پس بیشک وہ کم کردیتا ہے
اوسکے عمل سے ہر دن ایک قیراط سوا کھیتی یا چارپاؤں کے کتوں کے **حَدَّثَنَا** بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ جَابِرًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْكَلْبِ ثَمَنًا
قَالَ اَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ ثُمَّ اَذِنَ بِطَوَائِفَ **وَحَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ
مَالِيْ وَلِلْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِيْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَفِيْ كَلْبِ الْغَنَمِ اَخْرَنْشِيَةٌ سَعِيْدٌ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ
ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ سُفْيَانَ بْنَ اَبِي
زُهَيْرِ الشَّنَائِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَا يُغْنِيْ عَنْهُ فِيْ ضَرْعٍ وَلَا
زَرْعٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ قَالَ فَقَالَ السَّائِبُ لِسُفْيَانَ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيْ وَرَبِّ الْقِبْلَةِ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ
يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ [illegible] **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا [illegible] قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ

خصیفة فذکر باسنادہ مثلہ غیر انہ لم یذکر قول السائب لسفیان اسمعت ہذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قال ابو جعفر فلما ثبتت الاباحة بعد النہی فی اباحة اللہ عز وجل فی کتابہ ما اباح بقولہ وما علمتم من الجوارح
مکلبین اعتبرنا حکم ما ینتفع بہ ہل یجوز بیعہ ویحل ثمنہ ام لا فراینا الحمار الاہلی قد نہی عن اکلہ وابیح کسبہ والانتفاع
بہ فکان بیعہ اذ کان ہذا حکمہ حلالا وثمنہ حلالا **وکان** یجیء فی النظر ایضا ان یکون کذلک الکلاب لما
ابیح الانتفاع بہا حل بیعہا واکل ثمنہا ویکون ما روی فی حرمة اثمانہا کان وقت حرمة الانتفاع بہا وما روی فی
اباحة الانتفاع بہا دلیل علی حل اثمانہا وہذا قول ابی حنیفة وابی یوسف ومحمد رحمة اللہ علیہم
اجمعین **وقد** حدثنا عبد اللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم قال ثنا محمد بن یوسف الفریابی قال ثنا
سفیان عن موسی بن عبیدة عن القعقاع بن حکیم عن سلمی ام رافع عن ابی رافع قالت جاء جبریل
علیہ السلام الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاستاذن علیہ فاذن لہ فابطا فاخذ رداءہ فخرج فقال قد
اذنا لک قال اجل یا رسول اللہ ولکنا لا ندخل بیتا فیہ صورة ولا کلب فنظروا فاذا فی بعض بیوتہم جرو
فامر ابا رافع ان لا یدع کلبا بالمدینة الا قتلہ فاذا بامراة فی ناحیة المدینة لہا کلب یحرس غنمہا
قال فرحمتہا فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فامرنی فقتلتہ فاتاہ ناس من الناس فقالوا یا رسول
اللہ ماذا یحل لنا من ہذہ الامة التی امرتنا بقتلہا قال فنزلت یسالونک ماذا احل لہم قل احل لکم الطیبات
وما علمتم من الجوارح مکلبین **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے نجر بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو ابن لہیعہ نے کہ ابو زبیر نے خبر دی اوسکو کہ دریافت کیا گیا جابر رضی اللہ عنہ سے
کہ کیا فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے کتوں کے بارہ میں کچھ کہا حکم دیا آپنے اونکے مارنے کا اور
اجازت دی اطراف کے باشندوں کے لئے (جنکے مکانات محفوظ نہیں ہوتے اور درندوں وغیرہ کا خطرہ رہتا ہے)
اور حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
شعبہ نے انہوں نے روایت کی ابو تیاح سے انہوں نے مطرف سے انہوں نے عبد اللہ بن مغفل سے کہا حکم دیا
رسول اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کرنیکا پھر فرمایا مجھکو کتوں سے کیا مطلب اور رخصت دی شکاری کتے اور
ایک اور کتے کی جسکو سعید بھول گئے حدیث بیان ہم سے محمد بن نعمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے روایت کی یزید بن خصیفہ سے کہا خبر دی مجھکو
سائب بن یزید نے کہ سفیان بن ابو زہیر شنائی نے خبر دی اونکو کہ اونہوں نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے جو باندھے کتے کو جو نکام آئے اوسکو چوپایوں یا کھیتی میں تو گھٹایا جائیگا اوسکے عمل سے ہر روز
ایک قیراط کہا پس کہا سائب نے سفیان سے کہ تم نے خود سنا ہے یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے کہا ہاں قسم
ہے کعبہ کے پروردگار کی حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ مالک نے حدیث بیان
کی اونسے انہوں نے روایت کی یزید بن خصیفہ سے پھر ذکر کیا اوسکے اسناد سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے
ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن جعفر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن خصیفہ نے پھر ذکر کیا اوسکے
اسناد سے اوسکی مثل سوا اسکے کہ انہوں نے نہیں ذکر کیا سائب کا سفیان سے یہ کہنا کہ کیا تم نے خود سنا ہے

یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو جعفر نے کہا پس جبکہ ثابت ہوئی اباحت بعد ممانعت کے اور مباح کیا خدا تعالے
نے اپنی کتاب میں اپنے اس قول سے کہ اور جو سکھاؤ شکاری جانور دوڑنیکو تو قیاس کیا ہم نے اوس کتے کے حکم کو
جس سے نفع اٹھایا جائے کہ آیا اوسکی بیع درست اور اوسکی قیمت حلال ہے یا نہیں پس دیکھا ہم نے آبادی
کے گدھے کو کہ اوسکا کہانا منع ہے اور اوس کی اجرت اور اوس سے نفع اٹھانا مباح ہے پس حلال ہوا فروخت
کرنا اوسکا جبکہ یہ حکم ہے اوسکا (اسی طرح) اوسکی قیمت حلال ہوئی اور قیاس میں یہ آتا ہے کہ کتوں کا حکم
بہی ایسا ہی ہو کہ جبکہ اونسے نفع اٹھانا حلال کیا گیا ہے تو حلال ہوا اونکا فروخت کرنا اور اونکی قیمت کا کہانا اور اونکی
قیمتوں کے حرام ہونے کے متعلق جو روایات بیان کی گئیں وہ ہیں اوسوقت کہ جب اونسے نفع اٹھانا حرام تھا
اور اونسے نفع اٹھانے کے جواز میں جو روایات بیان کی گئیں وہ اونکی قیمتوں کے حلال ہونے پر دلیل ہیں اور یہ ہی
قول امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ علیہم اجمعین کا ہے اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ
بن محمد بن سعید بن ابو مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان
نے انہوں نے روایت کی موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے قعقاع بن حکیم سے انہوں نے سلمی ام رافع سے
انہوں نے ابو رافع سے کہا آئے جبرئیل علیہ السلام نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پس اجازت طلب کی
آپسے پس اجازت دی آپنے پہر (بہی) دیر کی انہوں نے اسلئے لی حضور نے چادر اپنی اور نکلے اور فرمایا کہ ہم اجازت دے
چکے ہیں تمکو انہوں نے کہا ہاں اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لیکن ہم اوس مکان میں داخل نہیں ہوتے جس
میں کوئی تصویر یا کتا ہو پس دیکھا انہوں نے تو اونکی کسی کوٹھری میں کتے کا پلا (بچہ) تھا تو حکم دیا آپنے ابو رافع کو کہ نہ
چھوڑے کوئی کتا مدینہ میں مگر مار دے اوسکو پس اچانک مدینہ کے کنارہ ایک عورت پر گذرے جسکا ایک کتا تھا کہ
حفاظت کیا کرتا تھا اوسکی بکریوں کی کہا پس رحم کہا یا میں نے اوسپر اور حاضر ہوا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
پس حکم دیا آپنے مجھکو چنانچہ مار ڈالا میں نے اوسکو پس آئے آپکی خدمت میں چند لوگ اور عرض کیا اے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کون کونسے حلال ہیں ہمارے واسطے اس جنس (کتوں) سے تم نے پاکیزہ چیزیں اور جو سکھاؤ
شکاری جانور دوڑانیکو **حدثنا** روح بن الفرج قال ثنا یحیی بن سلیمن الجعفی ثنا یحیی بن زکریا ابن ابی
زائدۃ قال حدثنی موسی بن عبیدۃ قال حدثنی ابان بن صالح عن القعقاع بن حکیم عن سلمی ام رافع عن
ابی رافع قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقتل الکلاب اتاہ ناس فقالوا یا رسول اللہ ما یحل لنا
من ہذہ الامۃ التی امرت بقتلہا فنزلت یسئلونک ماذا احل لہم قل احل لکم الطیبات وما علمتم من الجوارح
مکلبین **ففی** ہذا الحدیث ایضا مثل ما قبلہ مما اباحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد امرہ بقتلہا
وان کان لم یذکر فی ہذا الحدیث غیر ما یصاد بہ منہا وفیہ زیادۃ علی ما قبلہ من الاحادیث فی الاباحۃ التی
ذکرنا لان فیہ نزول ہذہ الآیۃ بعد تحریم الکلاب وان ہذہ الآیۃ اعادت الجوارح المکلبین الی ان صیرتہا
حلالا واذا صارت کذلک کانت فی سائر الاشیاء التی ہی حلال فی حل امساکہا واباحۃ اثمانہا وضمان
متلفہا ما اتلفوا منہا کغیرہا **وقد** روی فی ذلک عن بعض النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **حدثنا**
یونس قال ثنا ابن وہب قال سمعت ابن جریج یحدث عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عبد اللہ بن عمرو انہ

قَضٰی فِی کَلْبِ صَیْدٍ قَتَلَهٗ رَجُلٌ بِاَرْبَعِیْنَ دِرْهَمًا وَقَضٰی فِی کَلْبِ مَاشِیَةٍ بِکَبْشٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے روح
بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن سلیمان جعفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ نے
کہا حدیث بیان کی مجھ سے موسی بن عبیدہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابان بن صالح نے انہوں نے روایت
کی قعقاع بن حکیم سے انہوں سلمی ام رافع سے انہوں نے ابو رافع سے کہا جب حکم دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کتوں کو مارنے کا تو آئے آپ کے پاس چند لوگ اور عرض کیا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کونسے حلال ہیں
ہمارے واسطے اس گروہ (کتوں کے) سے جنکے مار ڈالنے کا آپنے حکم دیا پس نازل ہوئی یہ آیت کہ یسالونک ماذا احل لھم
آخر تک پس اس حدیث میں بھی وہی ہے جو اس سے پہلی میں تہا کہ مباح کیا آپنے کتے کو بعد اسکے کہ حکم کر چکے تھے آپ انکو
مار ڈالنے کا اگرچہ اس حدیث میں سوا شکاری کتے کے اور کسی کتے کا ذکر نہیں اور اس میں زیادتی ہے اباحت ثابت کرنے
والی اون حدیثوں پر جنکو ہم ذکر کر چکے کیونکہ اس میں آیت (مذکورہ) کے نازل ہونیکا ذکر ہے بعد حرام کرنے کتوں کے
اور بیشک اس آیت نے مباح کیا یہانتک کہ ٹہیرایا انکو حلال اور جبکہ ہوئے وہ ایسے تو ہونگے باقی امور میں (مثلاً)
انکو باندہ رکھنے کی حلت اور انکی قیمتوں کی اباحت اور انکو تلف کرنیوالوں پر بقدر تلف ضمان کے واجب ہونے میں مانند
دوسری حلال اشیاء کی اور اسکے اندر اون حضرات سے بھی روایات ہیں جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تھے
ہیں حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا سنا میں نے ابن جریج کو حدیث بیان
کرتے ہوئے عمرو بن شعیب سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن عمرو سے کہ انہوں نے
حکم دیا شکاری کتے میں جسکو ایک شخص نے مار ڈالا تہا چالیس درہم کا اور حکم دیا چوپایوں کی حفاظت کرنیوالے میں ایک
مینڈھے کا **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ
وَالسِّنَّوْرِ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ **وَقَدْ** رَوَیْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَ
لَمْ یَسْتَثْنِ اَیَّ کَلْبٍ هُوَ فَاحْتَمَلَ ذٰلِكَ مِنْ اَحَدِ وَجْهَیْنِ **اِمَّا** اَنْ یَکُوْنَ اَرَادَ خِلَافَ کِلَابِ الْمَنَافِعِ **اَوْ** یَکُوْنُ اَرَادَ کُلَّ
الْکِلَابِ ثُمَّ ثَبَتَ عِنْدَهٗ نَسْخُ کَلْبِ الصَّیْدِ مِنْهَا فَاسْتَثْنَاهُ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ
بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَا بَاْسَ بِثَمَنِ الْکَلْبِ السَّلُوْقِیِّ **فَهٰذَا** عَطَاءٌ یَقُوْلُ هٰذَا وَ
قَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ ثَمَنَ الْکَلْبِ مِنَ السُّحْتِ **فَدَلَّ**
ذٰلِكَ عَلَی الْمَعْنَی الَّذِیْ ذَکَرْنَا فِیْ حَدِیْثِ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا قُتِلَ الْکَلْبُ الْمُعَلَّمُ فَاِنَّهٗ یُقَوَّمُ قِیْمَتَهٗ
یَغْرَمُهُ الَّذِیْ قَتَلَهٗ **فَهٰذَا** الزُّهْرِیُّ یَقُوْلُ هٰذَا وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ ثَمَنَ الْکَلْبِ سُحْتٌ فَالْکَلَامُ فِیْ هٰذَا مِثْلُ الْکَلَامِ فِیْ حَدِیْثِ جَابِرٍ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ
قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُلَیْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ الْاَنْصَارِیِّ
قَالَ کَانَ یُقَالُ یُجْعَلُ فِی الْکَلْبِ الضَّارِیْ اِذَا قُتِلَ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِیْكٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ مُغِیْرَةَ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ قَالَ لَا بَاْسَ بِثَمَنِ
کَلْبِ الصَّیْدِ

باب استقراض الحیوان

حدثنا یونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرنی مالک عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی رافع ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم استسلف من رجل بکرا فقدمت علیه ابل الصدقة فامر ابا رافع ان یقضی الرجل بکرہ فرجع الیه ابو رافع فقال لم اجد فیها الا جملا خیارا رباعیا فقال اعطه ایاه ان خیار الناس احسنهم قضاء **حدثنا** حسین بن نصر قال ثنا شبابة بن سوار قال اخبرنا شعبة عن سلمة بن کهیل قال سمعت ابا سلمة بن عبد الرحمن یحدث عن ابی هریرة قال کان لرجل علی النبی صلی الله علیه وسلم دین فتقاضاه فاغلظ علیه فاقبل علیه اصحاب النبی صلی الله علیه وآله وهموا به فقال النبی صلی الله علیه وآله وسلم ذروه فان لصاحب الحق مقالا اشتروا له سنا فاعطوه ایاه فان خیرکم او من خیرکم احسنکم قضاء **حدثنا** حسین قال سمعت یزید بن هرون قال اخبرنا سفیان الثوری عن سلمة فذکر باسناده مثله الا انه لم یقل اشتروا له وقال اطلبوا **قال** ابو جعفر فذهب قوم الی اجازة استقراض الحیوان واحتجوا فی ذلک بهذه الآثار **وخالفهم** فی ذلک آخرون فقالوا لا یجوز استقراض الحیوان وقالوا یحتمل ان یکون هذا کان قبل تحریم الربوا ثم حرم الربوا بعد ذلک وحرم کل قرض جر منفعة وردت الاشیاء المستقرضة الی امثالها فلم یجز القرض الا فیما له مثل وقد کان ایضا قبل نسخ الربوا یجوز بیع الحیوان بالحیوان نسیئة **والدلیل** علی ذلک ان ابن ابی داود حدثنا قال ثنا ابو عمر الحوضی ح وحدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا الخصیب قالا ثنا حماد بن سلمة عن محمد بن اسحق عن یزید بن ابی حبیب عن مسلم بن جبیر عن ابی سفیان عن عمرو بن حریش عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم امره ان یجهز جیشا فنفدت الابل فامره ان یاخذ فی قلاص الصدقة فجعل یاخذ البعیر بالبعیرین الی ابل الصدقة ثم نسخ ذلک **وروی** فیه ما قد حدثنا محمد بن علی بن محرز البغدادی قال ثنا ابو احمد الزبیری قال ثنا سفیان الثوری عن معمر عن یحیی بن ابی کثیر عن عکرمة عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم نهی عن بیع الحیوان بالحیوان نسیئة **حدثنا** فهد قال ثنا شهاب بن عباد قال ثنا داود بن عبد الرحمن عن معمر فذکر باسناده مثله **حدثنا** محمد بن ابراهیم الصیرفی قال ثنا عبد الواحد بن عمرو بن صالح الزهری قال ثنا عبد الرحیم بن سلیمن عن اشعث عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لم یکن یری باسا ببیع الحیوان بالحیوان اثنین بواحد یکرهه نسیئة **حدثنا** محمد بن اسمعیل بن سالم الصائغ وعبد الله بن محمد بن خشیش وابراهیم بن محمد الصیرفی قالوا ثنا مسلم بن ابراهیم قال ثنا محمد بن دینار الطاحی قال ثنا یونس بن عبید عن زیاد بن جبیر عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم نهی عن بیع الحیوان بالحیوان نسیئة

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے روایت کی ابوزبیر سے انہوں نے جابر سے کہ انہوں نے منع فرمایا کتے اور بلی کی قیمت سے سوا شکاری کتے کے اور بیشک ہم روایت کر چکے اوپر انہوں نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسباب میں کہ آپ نے

منع فرمایا کتے کی قیمت سے اور نہ بیان فرمایا۔ کہ کونسا کتا ہے وہ پس نہ خالی ہوگا یہ ایک سے منجملہ دو صورتوں کے
یا یہ کہ ارادہ فرمایا ہوگا آپنے نفع دینے والے کتوں کے غیر کا یا ارادہ فرمایا ہوگا ہر کتے کا پھر ثابت ہوا ہوگا آپکو
منجملہ تمام کتوں کے شکاری کتے کا منسوخ الحکم ہونا اسلئے آپنے اوسکو اس حدیث میں مستثنی فرمایا کہ حدیث بیان
کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل
نے انہوں نے روایت کی جابر سے انہوں نے عطاء سے کہا کوئی مضایقہ نہیں شکاری کتے کی قیمت میں
پس یہ عطاء ہیں جو یہ کہتے ہیں حالانکہ ابوہریرہؓ سے روایت یوں ہے اور وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ
والہ وسلم سے کہ کتے کی قیمت حرام ہے لہذا دلالت کی اس نے اوس معنے پر جو ہم حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں ذکر
کر چکے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان
کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عقیل نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے کہ انہوں نے کہا
جب کوئی سکھائے ہوئے کتے کو مار ڈالے تو پہلے اوسکی قیمت کو لی جاتی پھر مارنے والے سے لے لی
جائے پس یہ زہری ہیں جو ایسا کہتے ہیں اور بیشک روایت کی ہے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمن سے انہوں نے
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ قیمت کتے کی حرام ہے تو گفتگو اسمیں ویسی ہی ہے جیسی حدیث جابر رضی اللہ
عنہ میں حدیث بیان کی ہم سے بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو سلیمان بن بلال نے
انہوں نے روایت کی یحیی بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحیی بن حبان انصاری سے کہا کہا جاتا تھا کہ شکاری
کتے میں چالیس درہم مقرر ہیں حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا
خبر دی ہمکو شریک اور محمد بن فضیل نے انہوں نے روایت کی مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم سے کہا شکاری
کتے کی قیمت میں کوئی مضایقہ نہیں ۔

باب جانور قرض لینے کے بیان میں

حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو مالک نے انہوں نے روایت
کی زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابورافع سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
قرض لیا ایک شخص سے نوعمر اونٹ پس پیش ہوئے آپ پر زکوٰۃ کے اونٹ پس حکم دیا آپنے ابورافع کو کہ دیوے
اوس شخص کو نوعمر اونٹ اوسکا پس لوٹ آئے ابورافع حضور کی خدمت میں اور عرض کیا کہ نہیں پاتا ہوں اون میں مگر
اوس سے بہتر اونٹ سات سالے آپنے فرمایا دیدے اوسکو وہی کیونکہ بہترین لوگوں کا اچھا اون کا ہے قرض ادا
کرنے میں حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شبابہ بن سوار نے کہا خبر دی ہمکو
شعبہ نے انہوں نے روایت کی سلمہ بن کہیل سے کہا سنا میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن کو حدیث بیان کرتے
ہوئے ابوہریرہؓ سے کہا تھا ایک شخص کا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کچھ قرض پس اوسنے آپسے تقاضا کیا اور سختی
کی پس متوجہ ہوئے اوس شخص کیطرف صحابہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اوسپر دست درازی کا قصد کیا تو فرمایا
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ چھوڑ دو اوسکو کیونکہ قرضخواہ کے لئے موقع ہے خرید دو اسکے لئے ایک اونٹ اور
دیدو اسکو وہ کیونکہ بہتر تم میں کا یا بہتر تم میں سے اچھا تم میں کا قرض ادا کرنے میں حدیث بیان کی ہم سے حسین نے

کہا سنا ہم نے یزید ہارون کو کہا انہوں نے خبر دی ہمکو سفیان ثوری نے انہوں نے روایت کی سلمہ سے پھر ذکر کیا اوسکے اسناد کے ساتھ اوسکی مثل مگر یہ کہ انہوں نے نہیں کہا خرید واسکے لئے اور کہا تلاش کرو ابو جعفر نے کہا پس گیا ایک گروہ جانور کو قرض لینے کی اجازت کیطرف اور استدلال کیا انہوں نے اسبارہ میں ان حدیثوں سے اور مخالفت کی اونکی اس میں دوسروں نے اور کہا کہ جانور قرض لینا جائز نہیں اور کہا انہوں نے ہو سکتا ہے کہ ہو یہ جائز قبل حرام کئے جانے سود کے پھر حرام کیا گیا اسکے بعد سود اور پھیر وہ قرض جو مستلزم ہو کسی نفع کو اور لوٹا دی گئیں قرض لی ہوئی تمام اشیاء اپنی مثلوں کی طرف پس جائز رہا قرض مگر اون چیزوں میں جنکے لئے مثل ہے اور بیشک سود کا جواز منسوخ ہونے سے پہلے جانور کو جانور کے بدلہ ادہار فروخت کرنا جائز تھا اور دلیل اسکی یہ ہے کہ ابن ابی داؤد نے حدیث بیان کی ہم سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر حوضی نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے روایت کی محمد بن اسحاق سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے اونہوں نے مسلم بن جبیر سے انہوں نے ابو سفیان سے انہوں نے عمرو بن حریش سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا اونکو یہ کہ تیار کریں سامان لشکر پس ختم ہو گئے اونٹ لہذا حکم دیا آپنے اونکو یہ کہ لیویں صدقہ کے اونٹوں کے وعدہ پر پس لیا ایک اونٹ بعوض دو اونٹوں کے صدقہ کے اونٹ آنے تک پھر یہ منسوخ ہو گیا اور مروی ہے آپسے وہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن علی بن محرز بغدادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے روایت کی معمر سے انہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا فروخت کرنے جانور کے سے بدلہ جانور کے ادہار حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شہاب بن عباد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے داؤد بن عبد الرحمن نے انہوں نے روایت کی معمر سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ابراہیم صیرفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الواحد بن عمرو بن صالح زہری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحیم بن سلمان نے انہوں نے روایت کی اشعث سے انہوں نے ابو زبیر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں دیکھتے تھے کوئی مضایقہ جانور کو جانور کے عوض دو کو ایک کے بدلہ فروخت کرنے میں اور مکروہ جانتے تھے اسکو ادھار حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل بن سالم صائغ نے اور عبد اللہ بن محمد بن خشیش اور ابراہیم بن محمد صیرفی نے سب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن دینار طاحی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یونس بن عبید نے انہوں نے روایت کی زیاد بن جبیر سے انہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا فروخت کرنے جانور کے سے بعوض جانور کے ادھار

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ وَقَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ ابْنُ زُرَیْعٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَیْشٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ

قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثلہ **قال** ابو جعفر فکان ھذا ناسخا لما رویناہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اجازۃ بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃ فدخل فی ذلک ایضا استقراض الحیوان **فقال** اھل المقالۃ الاولی ھذا لا یلزمنا لانا قد راینا الحنطۃ لا یباع بعضہا ببعض نسیئۃ و قرضہا جائز فکذلک الحیوان لا یجوز بیع بعضہ ببعض نسیئۃ و قرضہ جائز **فکان** من حجتنا علی اھل ھذہ المقالۃ فی تثبیت المقالۃ الاولی ان نھی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن بیع الحیوان بالحیوان نسیئۃ یحتمل ان یکون ذلک لعدم الوقوف منہ علی المثل ویحتمل ان یکون من قبل ما قال اھل المقالۃ الاولی فی الحنطۃ فی البیع والقرض فان کان انما نھی عن ذلک من طریق عدم وجود المثل ثبت ما ذھب الیہ اھل المقالۃ الثانیۃ وان کان من قبل انھما نوع واحد لا یجوز بیع بعضہ ببعض نسیئۃ لم یکن فی ذلک حجۃ لاھل المقالۃ الثانیۃ علی اھل المقالۃ الاولی **فاعتبرنا** ذلک فراینا الاشیاء المکیلات لا یجوز بیع بعضہا ببعض نسیئۃ ولا باس بقرضہا ورأینا الموزونات حکمہا فی ذلک کحکم المکیلات سواء خلا التی ھی الاوراق ورأینا ما کان من غیر المکیلات والموزونات مثل الثیاب وما اشبہہا فلا باس ببیع بعضہا ببعض وان کانت متفاضلۃ وبیع بعضہا ببعض نسیئۃ فیہ اختلاف بین الناس **فمنہم** من یقول ما کان منہا من نوع واحد فلا یصلح بیع بعضہ ببعض نسیئۃ وما کان منہا من نوعین مختلفین فلا باس ببیع بعضہ ببعض نسیئۃ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی محمد بن منہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے روایت کی سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قتادہ نے انہوں نے روایت کی حسن سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن محمد خنیش نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن ابی عبد اللہ نے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل ابو جعفر نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ کرتی ہے اوسکو جو ہم روایت کر چکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جائز ہونا بیع جانور کا بدلہ جانور کے اُدھار اور داخل تھا اس میں قرض لینا جانور کا بھی پس کہا پہلے قول والون نے کہ یہ ہم پر لازم نہیں ہو سکتا کیونکہ ہم نے دیکھا گیہون کو کہ وہ گیہوؤن کے بدلہ اُدھار نہیں فروخت کیا جا سکتا اور اونکو قرض لینا جائز ہے اسی طرح جانور ہے کہ بعض کی بعض کے ساتھ بیع ناجائز ہے اُدھار اور اوسکو قرض لینا جائز ہے اور ہماری حجت اس قول والونپر یہ ہے کہ منع فرمانا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فروخت کرنے جانور کے سے بعوض جانور کے اُدھار ہو سکتا ہے کہ اسوجہ سے ہو کہ اونکی مماثلت معلوم نہیں ہو سکتی اور ہو سکتا ہے کہ پہلے قول والون کے گیہوؤن پر قیاس کرنیکے مطابق (وجہ ممانعت کی ہو) پس اگر وجہ ممانعت کی مماثلت کا معلوم نہ ہونا ہے تو دوسرے قول والوں کا مذہب ثابت ہو گیا اور اگر وجہ اوسکی یہ ہی

کہ دونوں جانور ایک نوع ہیں کہ بعض کا بعض کے بدلہ اُدھار جائز نہیں تو اس صورت میں دوسرے قول والوں کی پہلے قول والوں پر حجت نہیں ہو سکتی پھر ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ کیلی اشیا کا بعض کے ساتھ اُدھار فروخت کرنا جائز نہیں اور اونکو قرض لینے میں کوئی مضائقہ نہیں اور ہم نے وزنی چیزوں کو دیکھا کہ اونکا حکم اس بارہ میں کیلی چیزوں کا سا ہے بعینہ سوا سونے اور چاندی کے اور کیلی اور وزنی چیزوں کے ماسوا مثلاً کپڑے اور اوسکے مشابہ کو کہ اونکے بعض کو بعض کے ساتھ فروخت کرنے میں مضائقہ نہیں اگرچہ کم زیادتی ہوں اور اونکے بعض کو بعض کے ساتھ اُدھار فروخت کرنے میں لوگوں کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ جو کپڑے ایک قسم کے ہوں تو اونکے بعض کو بعض کے ساتھ اُدھار فروخت نہیں کر سکتے اور جو دو قسم کے ہوں تو اونکے بعض کو بعض کے ساتھ اُدھار فروخت کرنے میں حرج نہیں **وَمِمَّنْ** قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَبُوْيُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ **وَمِنْهُمْ** مَنْ يَقُوْلُ لَا بَأْسَ بِبَيْعِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ يَدًا بِيَدٍ وَنَسِيْئَةً وَسَوَاءٌ عِنْدَهُ كَانَتْ مِنْ نَوْعٍ وَاحِدٍ اَوْ مِنْ نَوْعَيْنِ **فَهٰذِهِ** اَحْكَامُ الْاَشْيَاءِ الْمَكِيْلَاتِ وَالْمَوْزُوْنَاتِ وَالْمَعْدُوْدَاتِ غَيْرِ الْحَيَوَانِ عَلٰى مَا فَسَّرْنَا فَكَانَ غَيْرُ الْمَكِيْلِ وَالْمَوْزُوْنِ لَا بَأْسَ بِبَيْعِهٖ بِمَا هُوَ مِنْ خِلَافِ نَوْعِهٖ نَسِيْئَةً وَاِنْ كَانَ الْمَبِيْعُ وَالْمُبْتَاعُ بِهٖ ثِيَابًا كُلُّهَا وَكَانَ الْحَيَوَانُ لَا يَجُوْزُ بَيْعُ بَعْضِهٖ نَسِيْئَةً وَاِنِ اخْتَلَفَتْ اَجْنَاسُهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَجُوْزُ بَيْعُ عَبْدٍ بِبَعِيْرٍ وَلَا بِبَقَرَةٍ وَلَا بِشَاةٍ نَسِيْئَةً وَلَوْ كَانَ النَّهْيُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً اِنَّمَا كَانَ لِاتِّفَاقِ النَّوْعَيْنِ لَجَازَ بَيْعُ الْعَبْدِ بِالْبَقَرَةِ نَسِيْئَةً لِاَنَّهَا مِنْ غَيْرِ نَوْعِهٖ كَمَا جَازَ بَيْعُ الثَّوْبِ الْكَتَّانِ بِالثَّوْبِ الْقُطْنِ الْمَوْصُوْفِ نَسِيْئَةً **فَلَمَّا** بَطَلَ ذٰلِكَ فِيْ نَوْعِهٖ وَفِيْ غَيْرِ نَوْعِهٖ **ثَبَتَ** اَنَّ النَّهْيَ فِيْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ لِعَدَمِ وُجُوْدِ مِثْلِهٖ وَلِاَنَّهٗ غَيْرُ مَوْقُوْفٍ عَلَيْهِ **وَاِذَا** كَانَ اِنَّمَا بَطَلَ بَيْعُ بَعْضِهٖ بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً لِاَنَّهٗ غَيْرُ مَوْقُوْفٍ عَلَيْهِ بَطَلَ قَرْضُهٗ اَيْضًا لِاَنَّهٗ غَيْرُ مَوْقُوْفٍ عَلَيْهِ **فَهٰذَا** هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ **وَمِمَّا** يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ فِي اسْتِقْرَاضِ الْاِمَاءِ اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ وَهُنَّ حَيَوَانٌ فَاسْتِقْرَاضُ سَائِرِ الْحَيَوَانِ فِي النَّظَرِ اَيْضًا كَذٰلِكَ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّا رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَكَمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ وَحَكَمَ فِي الدِّيَةِ بِمِائَةٍ مِنَ الْاِبِلِ وَفِيْ اُرُوْشِ الْاَعْضَاءِ بِمَا قَدْ حَكَمَ بِهٖ مِمَّا جَعَلَهٗ فِي الْاِبِلِ وَكَانَ ذٰلِكَ حَيَوَانًا كُلُّهٗ يَجِبُ فِي الذِّمَّةِ فَلِمَ لَا كَانَ كُلُّ الْحَيَوَانِ اَيْضًا كَذٰلِكَ **ترجمہ**

اور ... جو ... میں ... قول ... سے امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ہیں اور بعض نے کہا کہ اونکے بعض کو بعض کے ساتھ ادھار اور ہاتھ در ہاتھ دونوں طرح فروخت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور اوسکے نزدیک تعمیم ہے خواہ دونوں ایک نوع کے ہوں یا دو نوع کے پس یہ تمام کیلی اور وزنی اور عددی چیزوں کے احکام ہیں ماسوا جانور کے جیسا کہ ہم بیان کر چکے پس کیلی اور وزنی چیزوں کے سوا اور اشیاء کو اپنی غیر نوع کے ساتھ فروخت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اگرچہ مبیع اور قیمت سب کپڑے ہوں اور جانور کہ اونکے بعض کی عوض بیع اُدھار جائز نہیں اگرچہ اونکی جنسیں مختلف ہوں کیونکہ غلام کو اونٹ یا گائے یا بکری کے عوض اُدھار فروخت کرنا جائز ہے اگر نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کی جانب سے جانور کو جانور کے بدلہ فروخت کرنیکی ممانعت بوجہ اتحاد نوع کے ہوتی تو غلام کا گائے کے عوض اُدھار بیع فروخت کرنا جائز ہوتا کیونکہ گائے غلام کی نوع کا غیر ہے جسطرح جائز ہوتا ہے ریشمی کپڑے کو سوتی کپڑے کے عوض ادھار فروخت کرنا تو جب یہ اپنی نوع اور اپنی نوع کے غیر دونوں میں باطل ٹھیری تو ثابت ہوا یہ کہ اسکی ممانعت بجز

اسکے نہیں کہ اوسکی مثل نہ ہونیکی وجہ سے اور اسوجہ سے کہ اوسکی مماثلت پر آگاہی نہیں ہے اور جب کہ بعض جانوروںکو بعض کے بدلہ اُدھار فروخت کرنا اسوجہ سے باطل ہوا کہ اوسکے مثل پر آگاہی نہیں تو اوسکو قرض دینا بھی باطل ہو گا کیونکہ اوسکی مثل پر بھی اطلاع نہیں ہے پس یہ مقتضا نظر و فکر کا ہے اسباب میں آور ایک دلیل اسکی یہ بھی ہے کہ اسپر سب کا اجماع ہے کہ لونڈیوں کو قرض لینا درست نہیں اور لونڈیاں جانور ہیں لہذا لحسب نظر تمام جانور ایسے ہی ہونے چاہئیں پہر اگر کوئی کہنے والا کہے کہ ہم نے دیکہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا نا تمام بچہ (ضائع کر دینے) میں ایک پیشانی غلام یا لونڈی کا اور دیت کے اندر حکم دیا سو اونٹوں کا اور اعضا کے تاوانوں میں حکم دیا اور یہ تمام جانور ہی ہیں جو واجب فی الذمہ ہوتے ہیں تو کیوں نہ ہوں تمام جانور ایسے **قیل** لہ حکم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الدیۃ والجنین بما ذکرت من الحیوان ومنع من بیع الحیوان بالحیوان بعضہ ببعض نسیئۃ علی ما قد ذکرناہ وشرحنا فی ھذا الباب فثبت النھی فی وجوب الحیوان فی الذمۃ بالاموال والبیع ووجوب الحیوان فی الذمۃ بغیر اموال **فھذان** اصلان مختلفان نصححھما ونرد الیھما سائر الفروع فنجعل ما کان بدلا من مال حکمہ حکم القرض الذی وصفنا وما کان بدلا عن غیر مال فحکمہ حکم الدیات والغرۃ التی ذکرنا من ذلک التزویج علی امۃ وسطا او علی عبد وسط والخلع علی امۃ وسطا او علی عبد وسط **والدلیل** علی صحۃ ما وصفنا ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد جعل فی جنین الحرۃ غرۃ عبدا او امۃ واجمع المسلمون ان ذلک لا یجب فی جنین الامۃ وان الواجب فیہ دراھم او دنانیر علی ما اختلفوا فقال بعضھم عشر قیمۃ الجنین ان کان انثی ونصف عشر قیمتہ ان کان ذکرا **وممن** قال ذلک ابو حنیفۃ وابو یوسف ومحمد رحمۃ اللہ علیھم اجمعین **وقال** آخرون نصف عشر قیمۃ ام الجنین واجمعوا فی جنین البھائم ان فیہ ما نقص ام الجنین وکانت الدیات الواجبۃ من الابل علی ما اوجبھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یجب فی انفس الاحرار ولا یجب فی انفس العبید فکان ما حکم فیہ بالحیوان المجعول فی الذمم ما لیس ببدل من مال ومنع من ذلک فی الابدال من الاموال فثبت بذلک ان القرض الذی ھو بدل من مال لا یجب فیہ حیوان فی الذمم وھذا قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمۃ اللہ علیھم اجمعین **وقد** روی ذلک عن نفر من المتقدمین حدثنا سلیمان بن شعیب الکیسانی قال ثنا عبد الرحمن بن زیاد قال ثنا شعبۃ عن قیس بن مسلم عن طارق بن شھاب قال اسلم زید بن خلیدۃ الی عتریس بن عرقوب فی قلائص کل قلوص بخمسین فلما حل الاجل جاء یتقاضاہ فاتی ابن مسعود یستنظرہ فنھاہ عن ذلک وامرہ ان یاخذ راس مالہ **حدثنا** ابو بشر الرقی قال ثنا شجاع بن الولید عن سعید بن ابی عروبۃ عن ابی معشر عن ابراھیم عن ابن مسعود قال السلف فی کل شیء الی اجل مسمی لا باس بہ ما خلا الحیوان **حدثنا** بشیر بن الحسن قال ثنا ابو عامر قال ثنا شعبۃ عن عمار الدھنی عن سعید بن جبیر قال کان حذیفۃ یکرہ السلم فی الحیوان **حدثنا** نصر بن مرزوق قال ثنا الخصیب قال ثنا حماد عن حمید . . . عن ابی نضرۃ انہ سأل ابن عمر عن السلف فی الوصفاء فقال لا باس بہ فاتیت فقلت ان امراءنا ینھوننا عن ذلک قال ذاطیعوا امر دکم (؟) امرنا

دیا اور حکم کو جانوروں [illegible] سو اونٹوں قرار دیا

يومئذٍ عَبْدُ الرَّحمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ وَاَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ترجمہ تو اوسکو جواب دیا جائیگا
کہ حکم دیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیت اور نا تمام بچہ میں اون جانوروں کا جو تم نے ذکر کیا اور منع فرمایا بعض
جانوروںکو بعض کے عوض ادھار فروخت کرنے سے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور اس میں خوب شرح سے بیان کیا
تو ثابت ہوا منع ہونا وجوب جانور کا ذمہ میں بعوض اموال کے اور مباح ہونا وجوب جانور کا ذمہ میں بعوض غیر اموال
کے لہذا یہ دو قاعدہ مختلف ہیں جنکو ہم صحیح قائم کرکے باقی فروع کو انکیطرف لوٹا دینگے چنانچہ جو جانور مال کا بدلہ ہوگا
اوسکا حکم قرض کا رہیگا جسکو ہم بیان کر چکے اور جو جانور بجز مال کا بدلہ ہو تو اوسکا حکم دیتوں اور پیشانی کا سا رہیگا
جسکو ہم ذکر کر چکے اور منجملہ اوسکے نکاح کرنا لونڈی درمیانی یا غلام درمیانی کے عوض اور خلع کرنا ہے درمیانی لونڈی
یا درمیانی غلام کے عوض اور ہم نے جو کچھ بیان کیا اوسکے صحیح ہونے پر دلیل یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آزاد
عورت کے نا تمام بچہ میں ایک غلام یا ایک لونڈی دینے کا حکم فرمایا اور تمام مسلمانوں کا اسپر اتفاق ہے کہ لونڈی کے
نا تمام بچہ میں یہ لونڈی واجب نہیں بلکہ اوسمیں دراہم یا دینار حسب اختلاف واجب ہیں چنانچہ بعض نے کہا کہ نا تمام بچہ کی قیمت
کا دسواں حصہ واجب ہے اگر لڑکی ہو اور اوسکی قیمت کا بیسواں حصہ اگر وہ لڑکا ہو اور جنہوں نے قول کیا اسکا اون ہی میں سے
امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمتہ اللہ علیہم ہیں اور دوسروں نے کہا نا تمام بچہ کی ماں کی قیمت کا بیسواں
حصہ (واجب ہے) اور چوپایوں کے نا تمام بچہ کے بارہ میں اتفاق ہے اسپر کہ نا تمام بچہ کی ماں میں جسقدر نقصان
ہو جائے وہ لازم ہے اور اونٹ جو دیت میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واجب کرنیکے موافق واجب ہیں
وہ آزاد لوگوں کے (خونوں کے عوض) ہیں نہ غلاموں کی جانوں کے عوض پس وہ شی جسکے بدلہ میں جانور واجب
فی الذمہ ٹھیرایا گیا ہے وہ ہے جو مال کا بدل نہیں اور جو اموال ہو سکتی ہے اوسکے اندر ان (جانوروںکو دینے) ہی
منع کیا تو اس سے ثابت ہوا کہ جو قرض مال کا بدل ہو سکے اوسمیں جانور واجب فی الذمہ نہیں ہو سکتا اور یہی قول امام
ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمتہ اللہ علیہم کا ہے اور متقدمین کے ایک گروہ سے یہی روایت ہے حدیث
بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب کیسانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے کہا بدنی کی زید بن
خلیدہ نے عتریس بن عرقوب سے چند اونٹوں کے اندر مہر اونٹ بعوض پچاس کے پس جب میعاد آگئی تو آئے
اسلم تقاضا کرتے ہوئے (اونٹوں کا) پس آئے عتریس ابن مسعود کے پاس مہلت طلب کرتے تھے اونسے
پس ابن مسعود نے منع کیا اونکو اس سے اور حکم دیا اونکو یہ کہ لے لیں اپنا اصلی مال حدیث بیان کی ہم سے ابو بشر رقی
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شجاع بن ولید نے انہوں نے روایت کی سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے ابو معشر
سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے ابن مسعودؓ سے کہا ہر چیز میں ایک معین مدت تک بدنی کرنے میں کوئی
مضائقہ نہیں سوا جانور کے حدیث بیان کی ہم سے بشر بن حسن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی عمار دہنی سے انہوں نے روایت کی سعید بن جبیر سے
کہا تھے حذیفہ مکروہ بتلاتے تھے بدنی جانور میں حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے انہوں نے روایت کی حمید سے انہوں نے ابو نضرہ سے کہ انہوں

نے دریافت کیا ابن عمر سے غلام اور لونڈی میں بدفعلی کرنے سے تو انہوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں ہے میں نے کہا ہمارے حاکم ہمکو اس سے منع کرتے ہیں تو انہوں نے کہا اطاعت کرو اپنے حکام کی اوس زمانہ مین حاکم عبد الرحمن تھے اور صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تھے ؛

كتاب الصرف

کتاب بیع صرف کے بیان مین

باب الربوٰ حدثنا فهد بن سليمن بن يحيى قال ثنا محمد بن سعيد الاصبهاني قال اخبرنا سفيان عن عبيد الله ابن ابي يزيد عن ابن عباس عن اسامة بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال انما الربوا في النسيئة **حدثنا** نصر بن مرزوق قال ثنا الخصيب بن ناصح قال ثنا حماد عن عمرو بن دينار عن ابن عباس عن اسامة بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم مثله **حدثنا** ابراهيم بن ابي داود قال ثنا عمرو بن عون قال اخبرنا خالد هو ابن عبد الله الواسطي عن خالد هو الحذاء عن عكرمة عن ابن عباس عن اسامة بن زيد عن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال لا ربوا الا في النسيئة **حدثنا** محمد بن عبد الله بن ميمون قال ثنا الوليد عن الاوزاعي عن عطاء ان ابا سعيد الخدري لقي ابن عباس فقال ارأيت قولك في الصرف يعني الذهب بالذهب وبينهما فضل اشئ سمعته من رسول الله صلى الله عليه واله وسلم او شئ وجدته في كتاب الله عز وجل فقال ابن عباس اما كتاب الله عز وجل فلا اعلمه واما رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فانتم اعلم به مني ولكن حدثني اسامة بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما الربوا في النسيئة **حدثنا** يونس قال اخبرنا عبيد الله بن نافع عن داود بن قيس عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد قال قلت لابن عباس ارأيت الذي تقول الدينارين بالدينار والدرهمين بالدرهم اشهد اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الدينار بالدينار والدرهم بالدرهم لا فضل بينهما فقال ابن عباس انت سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فقلت نعم فقال فاني لم اسمع هذا انما اخبرنيه اسامة بن زيد قال ابوسعيد ونزع وساجع عنها ابن عباس -

باب سود کے بیان میں ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے فہد بن سلیمان بن یحیی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید اصبہانی نے کہ ابوسعید خدری نے ملاقات کی ابن عباس سے اور کہا کہ خبر دیجیے مجھکو اپنے مذہب سے بیع صرف یعنے سونیکو سونیکے بدلہ فروخت کرنے میں حالانکہ اونکے درمیان زیادتی ہو کہ کیا کچھ سنا ہے آپنے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اسبارہ میں یا کچھ پایا ہے آپنے خدا تعالے کی کتاب میں تو ابن عباس نے جواب دیا کہ اللہ تعالے کی کتاب میں تو اسکا کچھ حکم میں نہیں پاتا لیکن رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سو تم اونکے اقوال و افعال مجھ سے زیادہ جانتے ہو مگر اسامہ بن زید نے مجھ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ سود نہیں کہ سود ادہار میں ہے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو عبید اللہ بن نافع نے روایت کی داود بن قیس سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے ابوسعید سے کہا انہوں نے میں

نے کہا ابن عباسؓ سے کہ بتلائیے کیا فرماتے ہیں آپ دو دینار ایک دینار کے عوض اور دو درہم ایک درہم کے عوض فروخت کرتے ہیں میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں نے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ فروخت کیا جائے ایک دینار بدلہ ایک دینار کے اور ایک درہم بدلہ ایک درہم کے (اسطرح) کہ اون میں زیادتی نہ ہو ابن عباسؓ نے کہا کیا تم نے سنا ہے یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو میں نے کہا ہاں پس انہوں نے کہا کہ میں نے نہیں سنا یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیکن خبر دی مجھکو اسامہ بن زید نے کہا ابو سعید نے اور ابن عباسؓ نے اس سے رجوع کر لیا

حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عمرو بن عون قال اخبرنا قيس وهو ابن الربيع عن حبيب بن ابي ثابت عن ابي صالح السمان قال قلت لابي سعيد انت تنهى عن الصرف وابن عباس يأمر به فقال قد لقيت ابن عباس فقلت ما هذا الذي تفتي به في الصرف اشيء وجدته في كتاب الله او شيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال انتم اقدم صحبة لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مني وما اقرأ من القرآن الا ما تقرؤن ولكن اسامة بن زيد حدثني ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال لا ربوا الا في الدين **قال** ابو جعفر فذهب قوم الى ان بيع الفضة بالفضة والذهب بالذهب مثلين بمثل جائز اذا كان يدا بيد واحتجوا في ذلك بما رويناه عن اسامة بن زيد عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم **وخالفهم** في ذلك آخرون فقالوا لا يجوز بيع الفضة بالفضة ولا الذهب بالذهب الا مثلا بمثل سواء بسواء يدا بيد **وكانت** الحجة لهم في تاويل حديث ابن عباس رضي الله عنهما عن اسامة رضي الله عنه الذي ذكرنا في الفصل الاول ان ذلك الربوا انما عنى به ربوا القرآن الذي كان اصله في النسيئة وذلك ان الرجل كان يكون له على صاحبه الدين فيقول له اجلني منه الى كذا وكذا بكذا وكذا درهما ازيدكها في دينك فيكون مشتريا لاجل بمال فنهاهم الله عز وجل عن ذلك بقوله يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وذروا ما بقي من الربوا ان كنتم مؤمنين ثم جاءت السنة بعد ذلك بتحريم الربوا في التفاضل في الذهب بالذهب والفضة بالفضة وسائر الاشياء المكيلات والموزونات على ما ذكره عبادة بن الصامت رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فيما رويناه عنه فيما تقدم من كتابنا هذا في باب بيع الحنطة بالشعير فكان ذلك ربوا حرم بالسنة وتواترت به الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حتى قامت بها الحجة والدليل على ان ذلك الربوا المحرم في هذه الآثار هو غير الربوا الذي رواه ابن عباس عن اسامة رضي الله عنهم عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم رجوع ابن عباس رضي الله عنهما الى ما حدثه به ابو سعيد رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مما قد ذكرناه في هذا الباب فلو كان ما حدثه به ابو سعيد رضي الله عنه من ذلك في المعنى الذي كان اسامة رضي الله عنه حدثه به اذا لما كان حديث ابي سعيد عنده باولى من حديث اسامة رضي الله عنه ولكنه لم يكن علم بتحريم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم هذا الربوا حتى حدثه به ابو سعيد رضي الله عنه فعلم ان ما كان حدثه به اسامة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان في ربوا غير ذلك الربوا

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن عون نے کہا خبر دی ہمکو قیس نے اور وہ ربیع کے صاحبزادہ ہیں انہوں نے روایت کی حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے ابو صالح سمان سے کہا عرض کیا میں نے ابو سعید سے کہا آپ منع کرتے ہیں بیع صرف سے

اور ابن عباسؓ حکم دیتے ہیں اسکا تو انہوں نے کہا بیشک ملاقات کی تھی میں نے ابن عباس سے اور اونسے عرض کیا تھا کہ کہا ہے یہ جو فتوٰی دیتے ہیں آپ بیع صرف کے بارہ میں کیا کوئی بات کلام الٰہی میں آپنے پائی ہے یا کچھ رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہٖ وسلم سے آپنے سنا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ تم رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کی صحابیت میں مجھسے مقدم ہو اور قرآن شریف میں بھی وہی پڑہتا ہوں جو تم پڑہتے ہو لیکن اسامہ بن زید نے حدیث بیان کی ہے مجھسے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے سود مگر ادہار میں ابو جعفر نے کہا کہ ایک گروہ اسطرف گیا ہے کہ چاندی کو چاندی کے عوض اور سونے کو سونے کے عوض دو چند کو یک چند کے بدلہ فروخت کرنا جائز ہے بشرطیکہ ہاتھوں ہاتھ ہو اور استدلال کیا انہوں نے اسمیں اوس سے جسکو ہم اسامہ بن زید سے روایت کر چکے اور انہوں نے روایت کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے اور مخالفت کی اونکی اس میں دوسروں نے اور کہا کہ چاندی کو چاندی کے بدلہ اور سونیکو سونیکے بدلہ فروخت کرنا جائز نہیں مگر برابر سرابر ہاتھ در ہاتھ اور اونکے لئے حجت بہ لحاظ ابن عباس کی اوس حدیث میں تاویل کرینگے جسکو انہوں نے اسامہ سے روایت کیا اور اوسکو ہم فصل اول میں ذکر کر چکے یہ ہے کہ اس سود سے مراد وہ سود ہے جسکا ذکر قرآن شریف میں ہے اور وہ دراصل ادہار کے اندر ہوتا تھا اوسکی صورت یہ تھی کہ آدمی کا اپنے ساتھی پر قرض ہوتا تھا تو اوسکو مقروض کہدیتا تھا کہ میعاد بڑہادے میرے فلان فلان مہینہ یا تاریخ تک بعوض اتنے درہموں کے جو میں تیرے قرض سے علاوہ زائد دونگا تو ہو جاتا تھا مقروض خریدار میعاد کا بعوض مال کے پس منع فرمادیا اونکو خدا تعالے نے اس سے آپنے اس ارشاد سے کہ اے ایمان والو ڈرو خدا تعالے سے اور چھوڑ دو بقیہ سود کو اگر تم ایماندار ہو پھر وارد ہوئی حدیث اسکے بعد اوس سود کے حرام کرنے میں جو سونے کو بعوض سونے اور چاندی کو بعوض چاندی کے فروخت کرنے میں (ایک جانب سے) زیادتی کی وجہ سے ہوتی ہے طرح اور اشیاء کیلی اور وزنی میں جیسا کہ ذکر کیا اوسکو عبادہ بن صامت رضہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے اوس روایت میں جسکو ہم اسی کتاب کے بیان سابق گیہوں کو جو کے عوض فروخت کرنیکے باب میں ذکر کر چکے ہیں یہ سود وہ ہے جسکی حرمت حدیث سے ثابت ہے اور احادیث اسکے متعلق رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے بطریق تواتر وارد ہیں یہانتک کہ وہ حجت قائم کرنیکے لئے کافی ہیں اور دلیل اسکی کہ وہ سود جنکی حرمت ان حدیثوں میں سے اور ہی سود کے سوا ہے جسکو ابن عباسؓ نے اسامہ بن زیدؓ سے بروایت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کیا اور ابن عباسؓ نے اوس سے حدیث ابو سعید رضہ کی طرف رجوع کیا جسکو ہم اسی باب میں بیان کر چکے پس اگر حدیث ابو سعید رضی اللہ عنہ کے وہی معنی ہوتے جو اسامہؓ کی حدیث سے مراد تھے اور اوسکو ابن عباسؓ نے روایت کیا تو ابن عباس کے نزدیک حدیث ابو سعید حدیث اسامہ سے بہتر کیوں ہوتی لیکن اونکو رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے سود کو حرام فرمانیکی اطلاع نہ تھی یہانتک کہ جب ابو سعید نے اونسے حدیث بیان کی تو جانے کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے جس سود کے بارہ میں حدیث بیان کی تھی وہ اس سود کے سوا اور سود ہے

(قوله) فِيمَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي نَحْوِ مَا ذَكَرَهُ اَبُو سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **مَا حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ مَوْلًى لَهُمْ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَبِي عَامِرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

وسلم قال لا تبیعوا الدینار بالدینارین ولا الدرهم بالدرهمین **حدثنا** یونس قال اخبرنا ابن وهب
قال اخبرنی مالک ان حمید بن قیس حدثه عن مجاهد المکی ان صائغا سأل عبد الله بن عمر انی اصوغ
ثم ابیع الشیء من ذلک باکثر من وزنه واستفضل من ذلک قدر عملی فنهاه عبد الله بن عمر عن ذلک
فجعل الصائغ یرد علیه المسألة ویأباه علیه عبد الله بن عمر حتی انتهی الی دابته او الی باب المسجد فقال له
عبد الله الدینار بالدینار والدرهم بالدرهم لا فضل بینهما هذا عهد نبینا الینا وعهدنا الیکم
وحدثنا علی بن عبد الرحمن قال ثنا عفان قال ثنا همام قال ثنا قتادة عن ابی الخلیل عن مسلم
المکی عن ابی الاشعث الصنعانی انه شهد خطبة عبادة انه حدث عن النبی صلی الله علیه وسلم انه
قال الذهب بالذهب وزنا بوزن والفضة بالفضة وزنا بوزن والبر بالبر کیلا بکیل والشعیر بالشعیر
ولا بأس ببیع الشعیر بالتمر والتمر اکثرهما یدا بید والتمر بالتمر والملح بالملح من زاد او استزاد فقد اربی
حدثنا ابوبکرة قال ثنا حسین بن حفص الاصبهانی قال ثنا سفیان عن خالد الحذاء عن ابی
الاشعث عن عبادة بن الصامت قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول الذهب بالذهب
وزنا بوزن والفضة بالفضة وزنا بوزن والبر بالبر مثلا بمثل والشعیر بالشعیر مثلا بمثل والتمر بالتمر مثلا
بمثل والملح بالملح مثلا بمثل فمن زاد او ازداد فقد اربی **حدثنا** علی بن عبد الرحمن قال ثنا یحیی
بن معین قال ثنا الفضل بن حبیب السراج قال ثنا حیان ابو زهیر عن ابن بریدة عن ابیه ان نبی
الله صلی الله علیه وآله وسلم اشتهی تمرا فارسل بعض ازواجه ولا اراها الا ام سلمة بصاعین من تمر
فاتوا بصاع من عجوة فلما راه النبی صلی الله علیه وآله وسلم انکره فقال من این لکم هذا قالوا بعثنا
بصاعین فاعطینا بصاع فقال ردوه فلا حاجة لی فیه **ترجمہ** اور جو کچھ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا اوسکے
موافق جو کچھ حدیثیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہیں منجملہ اونکے ایک وہ ہے جسکو ہم سے ابن ابی داؤد
نے بیان کیا کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید بن کاسب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن ابی حازم
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن انس نے انہوں نے روایت کی اپنے غلام سے انہوں نے مالک بن ابی عامر
سے انہوں نے عثمان بن عفان سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مت فروخت کرو ایک دینار دو دینار وں سے اور ایک
درہم دو درہموں سے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو مالک نے کہ حمید بن
قیس نے خبر دی اونکو مجاہد مکی سے کہ ایک سنار نے دریافت کیا عبد اللہ بن عمر سے کہ میں زیور ڈھالتا ہوں پھر اوسکو
اوسکے وزن سے زیادہ کے عوض فروخت کرتا ہوں اور اپنے کام کی اُجرت کے بقدر زائد لیتا ہوں تو عبد اللہ بن عمر نے
اوسکو اس سے منع کیا پس سنار بار بار دریافت کرتا تھا اور عبد اللہ بن عمر ہر بار اوسکو اس سے منع کرتے تھے یہانتک کہ
پہونچے عبد اللہ اپنی سواری تک یا مسجد کے دروازہ تک اور فرمایا کہ فروخت کرو دینار ایک دینار کے عوض اور درہم کو
ایک درہم کے عوض اسطرح کہ دونوں میں کسی کی طرف سے زیادتی نہو یہی حکم ہمارے نبی کا تھا ہمکو اور یہی حکم ہمارا
تمکو ہے اور حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ہمام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قتادہ نے انہوں نے روایت کی ابو خلیل سے انہوں نے مسلم

ملی سے انہوں نے ابواشعث صنعانی سے کہ وہ موجود تھے عبادہؓ کے خطبہ میں کہ انہوں نے حدیث بیان کی نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا بیچو سونیکو سونیکے بدلہ وزن برابر اور بیچو چاندی کو چاندی کے بدلہ وزن
برابر اور بیچو گیہوں انکو گیہوؤں کے بدلہ پیمانہ برابر اور جو جو کے بدلہ اور نہیں ہے کوئی مضائقہ جو کو چھواروں کے بدلہ
فروخت کرنے میں اگرچہ چھوارے ان دونوں میں زیادہ ہوں ہاتھ در ہاتھ اور بیچو چھواروں کے بدلہ اور نمک کو
نمک کے بدلہ جو زیادہ دے یا زیادہ لے وہ سود خور ہے حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ابی حفص اصبہانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی خالد حذاء سے
انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ابواشعث سے انہوں نے عبادہ بن صامتؓ سے کہا سنا میں نے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ فروخت کیا جائے سونا بدلہ سونے کے وزن برابر اور چاندی بدلہ
چاندی کے وزن برابر اور گیہوں بدلہ گیہوں کے برابر سرا برابر اور جو بدلہ جو کے برابر سرا برابر اور چھوارے بدلہ چھواروں کے
برابر سرا برابر اور نمک بدلہ نمک کے برابر سرا برابر پس جو زیادہ دے یا زیادہ لے وہ سود خور ہے حدیث بیان کی ہم سے علی بن
عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن معین نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضل بن حبیب سراج نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے حیان ابوزہیر نے انہوں نے روایت کی ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے
کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواہش ہوئی کھجوروں کی پس بھیجیں آپ کی کسی بیوی نے دو صاع کھجوریں نہیں
گمان کرتا میں مگر یہ کہ وہ ام سلمہ تھیں پس لائے بعوض اونکے ایک صاع عمدہ کھجوریں لیکن جب دیکھا اونکو نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اوپرا جانا اونکو اور فرمایا یہ تمہارے پاس کہاں سے آئیں انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے
دو صاع کھجوریں بھیجکر ایک صاع (کھری) منگائی ہیں آپنے فرمایا واپس کردو انکو کیونکہ انکی مجھے ضرورت نہیں

حدثنا ابوبکرۃ قال ثنا عمر بن یونس قال ثنا عاصم بن محمد قال حدثنی زید بن محمد قال حدثنی نافع
قال مشی عبد اللہ بن عمر الی رافع بن خدیج فی حدیث بلغہ عنہ فی شان الصرف فاتاہ فدخل علیہ
فسألہ عنہ فقال رافع سمعتہ اذنای وابصرتہ عینای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لا تشفوا
الدینار علی الدینار ولا الدرھم علی الدرھم ولا تبیعوا غائبا منہا بناجز وان استنظرک حتی یدخل عتبۃ بابہ

حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عارم قال ثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع قال انطلقت مع عبد اللہ
بن عمر الی ابی سعید فذکر مثلہ غیر قولہ وان استنظرک الی آخر الحدیث فانہ لم یذکرہ

حدثنا نصر بن نصر قال ثنا اسد بن موسی قال ثنا حماد بن سلمۃ عن عبید اللہ فذکر باسنادہ
مثلہ **حدثنا** علی بن شیبۃ قال ثنا یزید بن ھرون قال اخبرنا اسمعیل بن ابی خالد عن حکیم
ابن جابر عن عبادۃ بن الصامت قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول الذھب بالذھب مثلا
بمثل الکفۃ بالکفۃ والفضۃ بالفضۃ مثلا بمثل الکفۃ بالکفۃ والبر بالبر مثلا بمثل یدا بید والشعیر بالشعیر
مثلا بمثل یدا بید والتمر بالتمر مثلا بمثل یدا بید حتی ذکر الملح **حدثنا** یونس قال اخبرنا
ابن وھب قال اخبرنی یعقوب بن عبد الرحمن ان سھیل بن ابی صالح اخبرہ عن ابیہ عن
ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا تبیعوا الذھب بالذھب ولا الورق

بالورِقِ اِلّا وَزنًا بِوَزنٍ مِثلًا بِمِثلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ **حَدَّثَنَا** اِبراهِيمُ بنُ مَرزُوقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابنِ اَبِی دَاوٗدَ عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ عَن اَبِی سَعِیدِ الخُدرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الدِّرهَمُ بِالدِّرهَمِ لَا زِیَادَةَ وَالدِّینَارُ بِالدِّینَارِ وَلَا تُشِفُّوا بَعضَهَا عَلٰی بَعضٍ وَلَا تَبِیعُوا غَائِبًا مِنهَا بِنَاجِزٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عاصم بن محمد نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے زید بن محمد نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے نافع نے کہا گئے عبد اللہ بن عمر رافع بن خدیج کے پاس ایک حدیث کی وجہ سے جو پہونچی تھی عبد اللہ کو رافع سے بیع صرف کی بابت پس آئے اور داخل ہوئے اون پر اور دریافت کی اون سے تو انہوں نے کہا کہ سنا اوسکو میرے دونوں کانوں نے اور دیکھا اوسکو میری دونوں آنکھوں نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے مت زیادتی کرو ایک دینار پر دوسرے دینار میں اور نہ درہم پر دوسرے درہم میں اور مت فروخت کرو اونمیں سے غائب کو بعوض نقد کے اگرچہ تجھ سے اسقدر مہلت لے کہ داخل ہو اپنے دروازہ کی چوکھٹ میں حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عارم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے روایت کی ایوب سے انہوں نے نافع سے کہا گیا میں عبد اللہ بن عمر کے ہمراہ ابو سعید کے پاس پھر ذکر کیا اوسی کی مثل سوا اس قول کے کہ اگرچہ مہلت طلب کرے تجھ سے آخر حدیث تک کہ یہ انہوں نے نہیں ذکر کیا حدیث بیان کی ہم سے بحر بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے روایت کی عبید اللہ سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسی کی مثل حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو اسماعیل بن ابی خالد نے انہوں نے روایت کی حکیم بن جابر سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ فروخت کرو سونیکو سونیکے عوض برابر سرابر ایک پلہ ترازو ایک پلہ کے عوض اور فروخت کرو چاندی کو چاندی کے عوض برابر ایک پلہ ترازو ایک پلہ کے عوض اور فروخت کرو گیہوں کو گیہوں کے عوض برابر سرابر ہاتھ در ہاتھ اور فروخت کرو جَو جَو کے عوض برابر برابر ہاتھ در ہاتھ اور چھوارے چھواروں کے عوض برابر سرابر ہاتھ در ہاتھ یہاں تک کہ ذکر کیا نمک کو بھی، حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یعقوب بن عبد الرحمن نے کہ سہیل بن ابی صالح نے خبر دی اون کو انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے روایت کی ابو سعید خدری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت بیچو سونے کو بدلے سونے کے اور نہ چاندی کو بدلے چاندی کے مگر وزن برابر حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے انہوں روایت کی ابن ابی داؤد سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچو ایک درہم بدلے ایک درہم کے نہ ہو زیادتی کسی طرف سے، بس ایک دینار بدلے ایک دینار کے اور مت زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور مت فروخت کرو غائب کو اونمیں سے بدلے نقد کے (**قوله**) **حدثنا** یُونُسُ قَالَ اَخبَرَنَا ابنُ وَهبٍ قَالَ اَخبَرَنِی رِجَالٌ مِن اَهلِ العِلمِ

مِنْهُم مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ اَنَّ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُم عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ اشْتَرِ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا **حَدَّثَنَا** اَبُو اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ الرَّازِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ وَهُوَ عَلَيْنَا اَمِيرٌ مَنْ اَعْطٰى بِالدِّرْهَمِ مِائَةَ دِرْهَمٍ فَلْيَاْخُذْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ فَهُوَ رِبًا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ فَسَلْ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنْ ذٰلِكَ فَسَاَلَهُ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَقَالَ اِنَّمَا هُوَ رَاْيٌ مِنِّي **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ نَكِرَهُ فَقَالَ اَنّٰى لَكَ هٰذَا قَالَ اشْتَرَيْتُهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ قَالَ اَضْعَفْتَ اَرْبَيْتَ اَوْ اَرْبَيْتَ اَضْعَفْتَ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِصَاعِ تَمْرٍ رَيَّانٍ وَكَانَ تَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْلًا فَقَالَ اَنّٰى لَكُمْ هٰذَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِعْنَا صَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ بِصَاعٍ مِنْ هٰذَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا وَلٰكِنْ بِيعُوا تَمْرَكُمْ وَاشْتَرُوا مِنْ هٰذَا **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دِينَارٌ بِدِينَارٍ وَدِرْهَمٌ بِدِرْهَمٍ وَصَاعُ تَمْرٍ بِصَاعِ تَمْرٍ وَصَاعُ بُرٍّ بِصَاعِ بُرٍّ وَصَاعُ شَعِيرٍ بِصَاعِ شَعِيرٍ لَا فَضْلَ بَيْنَ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونسؒ نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو چند اہل علم لوگوں نے کہ منجملہ اونکے مالک بن انسؒ ہیں کہ نافع ابن عمر کے غلام نے حدیث بیان کی اونسے انہوں نے روایت کی ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان ہم سے یونسؒ نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ مالک نے خبر دی اونکو عبد المجید بن سہیل کی روایت سے انہوں نے روایت کی سعید بن مسیبؒ سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے عامل بنایا ایک شخص کو خیبر پر پس لایا وہ آپ کے پاس کھری کھجوریں تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمام کھجوریں مقام خیبر کی ایسی ہی ہوتی ہیں اوسنے کہا نہیں قسم خدا کی ای رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم ہم لوگ لیتے ہیں ایک صاع اس کا دو صاع کے بدلہ اور دو صاع تین صاع کے بدلہ پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و سلم نے ایسا نہ کرنا بیچ ڈالا کر (یعنی) گندگو درہم کے بدلہ پھر درہم سے خرید لیا کر کھری عمدہ

کھجوریں حدیث بیان کی ہم سے ابوامیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلا بن منصور رازی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو النصر نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن حنین سے کہ ایک عراقی شخص نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جو ہم پر حاکم ہیں فرمایا جسکو ایکدرہم کے عوض سو درہم ڈسے جائیں تو چاہیے کہ لے لے اونکو پس کہا عبداللہ بن عمر نے سنا میں نے عمر بن خطابؓ کو فرماتے ہوئے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچو سونے کو سونیکی بدلہ وزن برابر اور جو زیادہ دے تو یہی سود ہے اور کہا ابن عمر نے کہ اگر تمکو شک ہو تو پوچھ لو یہ بات ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے پس دریافت کیا عراقی نے ابوسعیدؓ سے تو انہوں نے بتلایا کہ بیشک سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پھر ابن عباسؓ سے ابن عمر کا مقولہ بیان کیا گیا تو انہوں نے اپنے پروردگار سے پناہ مانگی اور کہا کہ بجز اسکے نہیں کہ یہ میری رائے تھی حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی نے انہوں نے روایت کی تیمی سے انہوں نے ابونضرہ سے انہوں نے ابوسعیدؓ سے کہ ایک شخص لایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھجوریں کہ اوپری (غیر معلوم ہوئیں آپکو تو آپنے دریافت کیا یہ تیرے پاس کہاں سے آئیں اوسنے کہا میں نے انکو دو صاع کھجوروں سے خریدا ہے آپنے فرمایا دو چند سود لیا تو نے یا فرمایا سود لیا تو نے دو چند حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن محمد بن خشیش نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قتادہ نے انہوں نے روایت کی سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوسعید خدری سے کہا لایا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک صاع کھجوروں کا جو ریانؔ کی تھیں اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کھجوریں بعل تھیں پس فرمایا کہاں سے آئیں تمہارے پاس یہ انہوں نے عرض کیا ای رسول خدا بیچدیں ہم نے دو صاع کھجوریں انکے ایک صاع کے بدلہ پس آپنے فرمایا ایسا نہ کیا کرو لیکن اپنی کھجوریں فروخت کرکے (قیمت) سے اسکے خرید لیا کرو حدیث بیان کی ہم سے یونسؓ نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو ابن ابی ذئب نے انہوں نے روایت کی حارث بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فروخت کیا جائے ایک دنیار بدلہ ایک دنیار کے اور ایک درہم بدلہ ایک درہم کے اور ایک صاع کھجوروں کا بدلہ ایک صاع کھجوروں کے اور ایک صاع گیہوں کا بدلہ ایک صاع گیہوں کے اور ایک صاع جو کا بدلہ ایک صاع جو کے (اسطرح) کہ نہ زیادتی ہوان میں سے کسی کے اندر (قوله) **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْغَافِرِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا صَاعُ تَمْرٍ بِصَاعَيْنِ وَلَا صَاعُ حِنْطَةٍ بِصَاعَيْنِ وَلَا دِرْهَمٌ بِدِرْهَمَيْنِ **حدثنا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ بِلَالٍؓ كَانَ عِنْدِيْ مِنْ تَمْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ اَطْيَبَ مِنْهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ فَاشْتَرَيْتُهٗ فَاَتَيْتُ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ لَكَ هٰذَا يَا بِلَالُ فَقُلْتُ اِشْتَرَيْتُهٗ صَاعًا بِصَاعَيْنِ فَقَالَ رُدَّهٗ وَرُدَّ عَلَيْنَا تَمْرَنَا **حدثنا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ

ل ریان وہ درخت جو تر و تازہ و سرسبز ہو چونکہ اسکے کناروں کو پانی دیا گیا ہو اور جس درخت کو بارش نے سیراب کیا ہو اوسکو بعل کہتے ہیں کذا فی اللغات ۱۲ مترجم عفی عنہ

منصور

يحيى وخالد بن ابي عمران عن حنش بن عبد الله السبائي عن فضالة بن عبيد قال كنا مع رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم يوم خيبر نبايع اليهود الاوقية الذهب بالدينارين والثلاثة فقال رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تبيعوا الذهب بالذهب الا وزنا بوزن **حدثنا** على بن
معبد قال ثنا المعلى بن منصور قال اخبرنا عبادة وعبد العزيز ابن المختار عن يحيى بن ابي اسحق عن عبد الرحمن
ابي بكرة يعني عن ابيه قال نهانا النبي صلى الله عليه وآله وسلم ان نبيع الفضة بالفضة والذهب
بالذهب الا مثلا بمثل وامرنا ان نبيع الذهب في الفضة والفضة في الذهب كيف شئنا
حدثنا فهد قال ثنا ابن ابي مريم قال اخبرنا نافع بن يزيد قال اخبرنا ربيعة بن سليمن مولى
عبد الرحمن ابن حسان التجيبي انه سمع حنشا الصنعاني يحدث عن رويفع بن ثابت في غزوة اناس
قبل المغرب يقول ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال في غزوة خيبر بلغني انكم تتبايعون
المثقال بالنصف والثلثين وانه لا يصلح الا المثقال بالمثقال والوزن بالوزن **حدثنا** يونس
قال اخبرنا ابن وهب قال سمعت مالكا يقول حدثني موسى بن ابي تميم عن سعيد بن يسار عن
ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال الدينار بالدينار لا فضل بينهما والدرهم
بالدرهم لا فضل بينهما **حدثنا** ابراهيم بن مرزوق قال ثنا ابو عامر قال ثنا زهير بن محمد عن
موسى بن ابي تميم فذكر باسناده مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ بن میمون نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ولید نے انہوں نے روایت کی اوزاعی سے انہوں نے یحیی سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے
عقبہ بن عبد الغافر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو سعید خدری نے کہا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
نہ فروخت کیا جائے ایک صاع کہجور کا بعوض دو صاعوں کے اور نہ ایک صاع گیہوں کا بعوض دو صاعوں
کے اور نہ ایک درہم بعوض دو درہموں کے حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا خبر دی ہمکو عثمان بن عمر نے
کہا خبر دی ہمکو اسرائیل نے انہوں نے روایت کی ابو اسحاق سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے بلال سے کہا میری
پاس نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پس فرمایا آپنے کہ ای بلال یہ تمکو کہاں سے ہاتھ لگیں میں نے عرض
کیا کہ خرید کر لایا ہوں ایک صاع بعوض دو صاعوں کے تو آپنے فرمایا اسکو واپس کر آؤ اور ہماری کہجوریں ہیں
واپس لاکر دو حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو ابن لہیعہ نے انہوں
نے روایت کی عامر بن یحیی اور خالد بن ابی عمران سے انہوں نے روایت کی حنش بن عبد اللہ سبائی سے انہوں
فضالہ بن عبید سے کہا تھے ہم ہمراہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیبر کے روز کہ فروخت کرتے تھے یہود کے
ہاتھ ایک اوقیہ سونا بعوض دو دیناروں کے اور تین کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مت
بیچو سونا بدلہ سونے کے مگر وزن برابر حدیث بیان کی ہم سے علی بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلی بن
منصور نے کہا خبر دی ہمکو عبادہ اور عبد العزیز بن مختار نے انہوں نے روایت کی یحیی بن ابی اسحاق سے انہوں
نے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے یعنی اپنے باپ سے کہا منع فرمایا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے
کہ فروخت کریں ہم چاندی کو بعوض چاندی کے اور سونے کو بدلہ سونے کے مگر برابر برابر اور حکم دیا ہمکو کہ فروخت

ع کہجوریں تھیں بہری میں نے لو ان سے بہتر کہجوریں ایک صاع بعوض دو صاعوں کے پس چنانچہ انکو خرید کر لایا میں حضور کی خدمت میں۔

کریں ہم سونے کو چاندی سے اور چاندی کو سونے سے جسطرح چاہیں حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابن ابی مریم سے کہا خبر دی ہمکو نافع بن یزید نے کہا خبر دی ہمکو ربیعہ بن سلیمان عبد الرحمن
بن حسان تجیبی کے غلام نے کہ انہوں نے سنا حنش صغانی کو حدیث بیان کرتے ہوئے رویفع بن ثابت سے
غزوۂ اناس میں بجانب مغرب کہ وہ کہتے تھے کے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے غزوہ خیبر میں فرمایا
مجھکو خبر پہونچی ہے کہ تم خرید و فروخت کرتے ہو ایک مثقال کے بعوض نصف مثقال کے اور بعوض دو تہائیوں
کے اور بیشک صلاحیت نہیں ہے مگر ایک مثقال بعوض ایک مثقال کے اور ایک وزن بعوض ایک وزن
کے (جو اوسکے برابر ہو) حدیث بیان کی ہم سے یونسؒ نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب کہا سنا میں نے مالک
کو کہتے ہوئے کہ حدیث بیان کی مجھسے موسیٰ بن ابی تمیم نے انہوں نے روایت کی سعید بن یسار سے انہوں
نے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا فروخت کیا جائے دینار بعوض دینار کے
(کہ) نہ زیادتی ہو (کسی طرف سے) اون دونوں میں اور درہم بعوض درہم کے نہ زیادتی ہو اون دونوں میں حدیث
بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر
بن محمد نے انہوں نے موسیٰ بن ابی تمیم سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل (قولہ) **قَالَ** ابوجعفر
فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ
بِالذَّهَبِ مُتَفَاضِلًا وَكَذٰلِكَ سَائِرُ الْاَشْيَاءِ الْمَكِيْلَاتِ الَّتِيْ قَدْ ذُكِرَتْ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا فَالْعَمَلُ
بِهَا اَوْلٰى بِنَا مِنَ الْعَمَلِ بِحَدِيْثِ اُسَامَةَ الَّذِيْ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ تَاوِيْلُهُ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ
ثُمَّ هٰذَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ قَدْ ذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى مَا تَوَاتَرَتْ بِهِ
الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْضًا **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا وَهْبٌ قَالَ
ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ ابْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ خَطَبَ عُمَرُ فَقَالَ لَا يَشْتَرِيْ اَحَدُكُمْ دِيْنَارًا بِدِيْنَارَيْنِ
وَلَا دِرْهَمًا بِدِرْهَمَيْنِ وَلَا قَفِيْزًا بِقَفِيْزَيْنِ اِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الرَّمَاءَ وَاِنِّيْ لَا اُوْتٰى بِاَحَدٍ فَعَلَهُ اِلَّا اَوْجَعْتُهُ
عُقُوْبَةً فِيْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَا يَاْخُذَنَّ اَحَدُكُمْ دِرْهَمًا بِدِرْهَمَيْنِ فَاِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الرَّمَاءَ **حَدَّثَنَا** ابْنُ
مَرْزُوْقٍ قَالَ اَخْبَرَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ فَقَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ
بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمُ الرَّمَاءَ
ترجمہ ابو جعفر نے کہا پس ثابت ہوا ان حدیثوں سے جو ثابت ہوئی ہیں تواتراً رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ
وسلم سے منع ہونا بیع چاندی کا بعوض چاندی کے اور سونے کا بعوض سونے کے زیادتی کے ساتھ اور اسی طرح
باقی اشیا کیلی جنکا ذکر ان مرویہ حدیثوں میں ہو چکا لہذا ان حدیثوں کے ساتھ عمل کرنا ہمکو بہتر ہوا بہ نسبت اسامہؓ کی
اوس حدیث پر عمل کرنیکے جسکے اندر ہو سکتا ہے کہ اوسکے معنے وہ لئے جائیں جو ہم اس باب میں ذکر کر چکے پھر یہ اصحاب
رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں آپکے بعد کے جو گئے ہیں اس مسئلہ میں اوسطرف کہ تواتراً ثابت ہوئی ہیں
رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا خبر دی ہمکو وہب نے کہا حدیث

بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی جبلہ بن سحیم سے کہا سنا میں نے ابن عمر کو کہتے ہوئے کہ خطبہ پڑھا
حضرت عمر نے پس فرمایا کہ خریدے کوئی تم میں کا ایک دینار بعوض دو دیناروں کے اور نہ ایک درہم بعوض دو
درہموں کے اور نہ ایک قفیز بعوض دو قفیزوں کے بیشک مجھے خوف ہے تم سے سود کا اور بیشک میں نہ خبر دیا
جاؤنگا کسی کی کہ اوسنے ایسا کیا مگر سزا دونگا اوسکو اوسکے مال اور اوسکی جان میں حدیث بیان کی ہم سے ابن
مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے انہوں نے روایت کی شعبہ سے انہوں نے اشعث سے انہوں
نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا حضرت عمر نے نہ لیوے کوئی تم میں کا ایک درہم بدلہ دو
درہموں کے کیونکہ مجھے تم سے سود کا خوف ہے حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا خبر دی ہمکو وہب نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے کہا سنا میں نے نافع کو کہا حدیث بیان کی .... مجھ کو
ابن عمر نے کہا خطبہ پڑھا حضرت عمر نے اور فرمایا نہ بیچو سونا بدلہ سونے کے اور نہ چاندی بدلہ چاندی کے مگر برابر
سرابر اور نہ زیادہ کرواونمیں سے بعض کو بعض پر کیونکہ میں ڈرتا ہوں تم سے سود سے (قولہ) **حدثنا**
ابن مرزوق قال ثنا عارم قال ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن نافع عن ابن عمر عن عمر مثله **قال**
ابو جعفر فهذا عمر بن الخطاب رضي الله عنه يخطب بهذا على منبر رسول الله صلى الله عليه وآله
وسلم بحضرة اصحابه رضوان الله عليهم لا ينكره عليه منهم منكر فدل ذلك على موافقتهم له عليه
ثم قد روي في ذلك ايضا عن ابي بكر وعلي وغيرهما من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله
وسلم ما يوافق ذلك ايضا **حدثنا** بحر بن نصر عن شعيب بن الليث عن موسى بن علي
حدثه عن ابيه عن ابي قيس مولى عمرو بن العاص قال كتب ابو بكر الصديق الى امراء الاجناد حين
قدم الشام اما بعد فانكم قد هبطتم ارض الربوا فلا تتبايعون الذهب بالذهب الا وزنا بوزن
ولا الورق بالورق الا وزنا بوزن ولا الطعام بالطعام الا كيلا بكيل قال ابو قيس قرات كتابه
حدثنا فهد قال ثنا الحسن ابن الربيع قال ثنا ابو اسحق الفزاري عن المغيرة بن مقسم
عن ابيه عن ابي صالح السمان قال كنت جالسا عند علي بن ابي طالب فاتاه رجل فقال يكون
عندي الدراهم فلا تنفق عني في حاجتي فاشتري بها دراهم تجوز عني واخفض فيها قال فقال
علي واشتر بدراهمك ذهبا ثم اشتر بذهبك ورقا ثم انفقها فيما شئت **حدثنا** حسين بن
نصر قال ثنا ابو نعيم قال ثنا سفيان عن حماد عن ابي صالح عن شريح عن عمر قال الدرهم بالدرهم فضل ما بينهما
ربوا قال ابو نعيم قال بعض اصحابنا عن سفيان الدرهم بالدرهم قال حسين قال لي احمد بن صالح امام سنة
حماد **حدثنا** ابراهيم بن مرزوق قال ثنا هارون ابن اسمعيل قال ثنا علي بن المبارك قال ثنا يحيى بن سعيد عن سالم
بن عبد الله بن عمر قال كان عمر وعبد الله بن عمر ينهيان عن بيع الدرهمين بالدرهم يدا بيد ويقولان الدرهم بالدرهم
والدينار بالدينار (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عارم نے کہا حدیث بیان
کی ہمسے حماد بن زید نے انہوں نے روایت کی ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے حضرت عمر سے
اوسکی مثل ابو جعفر نے کہا پس یہ عمر بن خطابؓ ہیں کہ یہ خطبہ ہیں سناتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر پر سامنے صحابہ

رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اور پہراون میں سے کوئی انکار کرنیوالا انکار نہیں کرتا لہذا اون سب کی حضرت عمر کے
ساتھ موافقت کی دلیل ہے پہراسبارہ میں بہی ابوبکر و علی وغیرہما اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
اسکے موافق مروی ہے حدیث بیان کی ہم سے بحر بن نصر نے انہوں نے روایت کی شعیب بن لیث سے
انہوں نے موسٰی بن علی سے کہ حدیث بیان کی اونسے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے ابوقیس عمرو بن
عاص کے غلام سے کہا لکہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فوجوں کے افسران کو جبوقت آئے شام میں بہرحال
بعد حمد و صلوٰۃ بیشک تم اترے ہو زمین سود میں پس نہ خرید و فروخت کرو سونے کی سونے کے عوض مگر وزن
برابر برابر اور نہ چاندی کی چاندی کے عوض مگر وزن برابر برابر اور نہ گیہووں کی گیہووں کے عوض مگر پیمانہ برابر ابوقیس نے
کہا میں نے خود اونکی تحریر پڑہی ہے حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن ربیع
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحاق فزاری نے انہوں نے روایت کی مغیرہ بن مقسم سے انہوں نے اپنے
باپ سے انہوں نے ابو صالح سمان سے کہا میں علی بن ابی طالب کے پاس بیٹھا تھا کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے
لگا کہ ہوتے ہیں میرے پاس دراہم پس نہیں خرچ ہوسکتے وہ میرے پاس میری حاجت میں تو خرید لیتا ہوں میں اونکے
عوض ایسے دراہم جو میرے پاس چل جاتے ہیں کہا پس حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اپنے دراہم کے عوض سونا خرید لیا کر
پہر اوس سونے سے چاندی خرید کر اوسکو اپنے خرچ میں لایا کر جس میں چاہے حدیث بیان کی ہم سے حسین
بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت
کی حماد سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے شریح سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے کہا فروخت کیا
جائے ایک درہم بعوض ایک درہم کے اور اون میں (کسی طرف سے) جسقدر زیادتی ہو وہ سود ہے ابونعیم نے کہا کہ
ہمارے بعض اصحاب نے حضرت سفیان سے روایت کی کہ فروخت کیا جائے ایک درہم بعوض ایک درہم کے
حسین نے کہا کہ مجہ سے احمد نے بیان کیا کہ ابو صالح حماد کی مسجد کے پیش امام ہیں حدیث بیان کی ہم سے
ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہارون بن اسمعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن مبارک
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن سعید نے انہوں نے روایت کی سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا تہے عمر اور
عبد اللہ بن عمر منع کرتے تہے فروخت کرنے دو درہموں کے سے بعوض ایکدرہم کے ہاتہ در ہاتہ اور کہتے تہے
کہ فروخت کیا جائے ایکدرہم بعوض ایکدرہم کے اور ایک دینار بعوض ایک دینار کے (قولہ) حدثنا
بحر بن نصر قال قرأ علی شعیب حدثنا موسی بن علی عن یزید بن ابی منصور عن ابی رافع قال مر بی عمر بن
الخطاب و معه ورق فقال اصنع لنا اوضاحا للصبی لنا قلت یا امیر المؤمنین عندی اوضاح معمولة فان
شئت اخذت الورق و اخذت الاوضاح فقال عمر مثلا بمثل فقلت نعم فوضع الورق فی کفة المیزان
والاوضاح فی کفة الاخری فلما استوی المیزان اخذ باحدی یدیه و اعطی بالاخری حدثنا
ابراهیم بن منقذ قال ثنا عبد اللہ بن یزید المقری عن عیاش بن عقبة قال حدثنی علی بن رباح هو اللخمی قال
کنا فی غزاة مع فضالة بن عبید فسألته عن بیع الذهب بالذهب فقال مثلا بمثل لیس بینهما فضل وما
روی عن ابن عباس رضی اللہ عنهما فی رجوعه عن الصرف ما قد حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا الخصیب قال

ثنا حماد عن داود بن ابی ہند عن ابی نضرۃ عن ابی الصہباء ان ابن عباس نزع عن الصرف فہذا ابن عباس رضی اللہ عنہما وہو الذی روی عن اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال انما الربوا فی النسیئۃ وتاول ذلک علی اجازۃ الفضۃ بالفضۃ والذہب بالذہب مثلین بمثل واکثر من ذلک قد رجع عن قولہ ذلک فاما ان یکون رجوعہ لعلمہ ان ما کان اسامۃ رضی اللہ عنہ حدثہ انما ہو ربا القرآن وعلم ان ربا النسیئۃ بغیر ذلک او یکون ثبت عندہ ما خالف حدیث اسامۃ رضی اللہ عنہ مما لم یثبت منہ حدیث اسامۃ من کثرۃ من نقلہ لہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ حتی قامت علیہ بہ الحجۃ ولم یکن ذلک فی حدیث اسامۃ رضی اللہ عنہ لانہ خبر واحد فرجع الی ما جاءت بہ الجماعۃ الذین تقوم بنقلہم الحجۃ وترک ما جاء بہ الواحد الذی قد یجوز علیہ السہو والغلط والغفلۃ وہذا الذی بینا فی الصرف قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے بحر بن نصر نے کہا پڑھا مجھ پر شعیبؒ نے کہ حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن علی نے انہوں نے روایت کی یزید بن ابی منصور سے انہوں نے ابو رافع سے کہا گذرے مجھ پر حضرت عمر بن خطابؓ حالانکہ آپکے پاس چاندی تھی پس فرمانے لگے کہ بنادے ہمارے واسطے کڑے ہماری بچی کے لئے میں نے عرض کیا اے امیر المومنین میرے پاس کڑے تیار شدہ ہیں اگر آپ چاہیں تو میں چاندی لیلوں اور آپ کڑے لے لیں پر حضرت عمرؓ نے کہا برابر سرابر میں نے عرض کیا ہاں پس رکھا آپنے چاندی کو کانٹے کے ایک پلہ میں اور کڑونکو دوسرے میں پھر جب کانٹا برابر ہوگیا تو لے لئے ایک ہاتھ سے اور دیدی دوسرے سے۔

حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن منقذ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید مقری نے انہوں نے روایت کی عیاش بن رزبن سے کہا حدیث بیان کی مجھسے علی بن رباح نے یہ لخمی ہیں کہا تھے ہم ایک جہاد میں فضالہ بن عبید کے ہمراہ پس دریافت کیا میں نے اونسے سونیکو سونیکے بدلہ - - - - فروخت کرنیکے بارہ میں تو انہوں نے کہا برابر سرابر نہ زیادتی ہو اونکے مابین بالکل اور حضرت ابن عباسؓ کے بیع صرف سے رجوع کرجانے کے بارہ میں جو حدیثیں منقول ہیں منجملہ اونکے (ایک) وہ ہے جسکو بیان کیا ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیبؒ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے انہوں نے روایت کی داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے ابو نضرہ سے انہوں نے ابو صہبار سے کہ حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ نے رجوع کیا بیع صرف سے پس یہ حضرت ابن عباسؓ ہیں اور یہی وہ شخص ہیں جنہوں نے روایت کی ہے اسامہ بن زیدؓ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا اسکے سوا نہیں کہ سود اُدہار میں ہے اور تفسیر کی اسکی اسطرح کہ چاندی بعوض چاندی کے اور سونا بعوض سونے کے برابر سرابر فروخت کرنا یا زیادتی کے ساتھ جائز ہے پھر رجوع کرگئے اپنے اس قول سے پس یا یہ کہ ہوگا رجوع کرنا اونکا بوجہ جان لینے اونکے کے کہ جو کچھ اسامہؓ نے اونسے حدیث بیان کی تھی وہ صرف وہ سود تھا جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے اور یہ کہ اس میں اُدھار کے سود کا بیان ہے یا اسوجہ سے کہ اونکے نزدیک کوئی اور حدیث اسامہ کے مخالف ثابت ہوی ہوگی جس سے حدیث اسامہ کی اسوجہ سے نفی ہوتی ہوگی کہ اوسکے نقل کرنے والے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعداد میں زیادہ ہونگے یہانتک کہ وہ قابل

احتجاج ہوگئی ہوگی اور یہ بات حدیث اسامہ میں نہ ہوگی کیونکہ وہ خبر واحد ہے بنا ءً علیہ رجوع کیا ابن عباسؓ نے اوس حدیث کیطرف جسکو بیان کیا ایک جماعت نے جنکا نقل کرنا قابل حجت ہے اور چھوڑ دیا اوسکو کہ لایا اوسکو ایک شخص جسپر سہو اور غلطی اور غفلت سب طرح کا احتمال ہوسکتا ہے اور یہ جو صرف کے بارہ میں ہم نے بیان کیا امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمد رحمہ اللہ علیہم کا قول ہے ❊

بَابُ الْقِلَادَةِ تُبَاعُ بِذَهَبٍ وَفِيْهَا خَرَزٌ وَذَهَبٌ

باب بیان میں ہار کے جو فروخت کیا جائے بعوض سونے کے اور اوس میں جواہرات اور سونا ہو

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَوْنٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَاَرَدْتُ اَنْ اَبِيْعَهَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِفْصِلْ بَعْضَهَا مِنْ بَعْضٍ ثُمَّ بِعْهَا كَيْفَ شِئْتَ **حَدَّثَنَا** رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ شُجَاعٍ سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ بِاثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَفَصَّلْتُهَا فَاِذَا الذَّهَبُ اَكْثَرُ مِنْ اِثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ اَبِيْ عِمْرَانَ يُحَدِّثُ عَنْ حَنَشٍ عَنْ فَضَالَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيْهَا خَرَزٌ مُعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ ابْتَاعَهَا رَجُلٌ بِسَبْعَةٍ اَوْ بِتِسْعَةٍ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا حَتّٰى تُمَيِّزَ مَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ اِنَّمَا اَرَدْتُ الْحِجَارَةَ فَقَالَ لَا حَتّٰى تُمَيِّزَ بَيْنَهُمَا فَرَدَّهٗ **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْقِلَادَةَ اِذَا كَانَتْ كَمَا ذَكَرْنَا لَمْ يَجُزْ اَنْ تُبَاعَ بِالذَّهَبِ لِاَنَّ ذٰلِكَ الثَّمَنَ وَهُوَ ذَهَبٌ يُقْسَمُ عَلٰى قِيْمَةِ الْخَرَزِ وَعَلَى الذَّهَبِ فَيَكُوْنُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَبِيْعًا بِمَا اَصَابَهٗ مِنَ الثَّمَنِ كَالْعَرَضَيْنِ يُبَاعَانِ بِذَهَبٍ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَبِيْعٌ بِمَا اَصَابَ قِيْمَتَهٗ مِنْ ذٰلِكَ الذَّهَبِ (**قولہ**) **ترجمہ** **حدیث** بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن عون واسطی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے انہوں نے روایت کی لیث بن سعد سے انہوں نے خالد بن ابی عمران سے انہوں نے حنش صنعانی سے انہوں نے فضالہ بن عبید سے کہا پایا مجھکو خیبر کے روز ایک ہار جس میں کچھ سونا اور موتی تھے پس میں نے اوسکو فروخت کرنیکا ارادہ کیا اسلئے حاضر ہوا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اور ذکر کیا آپ سے اسکا تو آپ نے فرمایا کہ جدا کرا اسکے بعض اجزا بعض سے پھر فروخت کر اونکو جسطرح چاہے **حدیث** بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو شجاع سعید بن یزید حمیری نے انہوں نے روایت کی خالد بن ابی عمران سے انہوں نے فضالہ بن عبید رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحب سے کہا خریدا میں نے جنگ خیبر کے روز ایک ہار جس میں کچھ سونا اور موتی تھے بعوض بارہ دینار کے پس جدا کیا میں نے ہار کے

اجزا کو تو اچانک سونا اوس میں بارہ دینار سے زیادہ کا نکلا پس ذکر کیا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو آپنے فرمایا نہ فروخت کیا جائے ہار جب تک جدا نہ کر لیا جائے حدیث بیان کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے انہوں روایت کی سعید بن یزید سے کہا سنا میں نے خالد بن ابی عمران کو حدیث بیان کرتے ہوئے حنش سے انہوں نے روایت کی فضالہ سے کہا لایا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بروز خیبر ایک ہار جس میں کچھہ سونا اور سونے میں جڑے ہوئے موتی تھے کہ خریدا تھا اوسکو کسی شخص نے بعوض سات یا نو دینار کے پس آیا وہ شخص آپکے پاس اور ذکر کیا ہار کا آپسے آپنے فرمایا نہیں جب تک سونا اور موتی الگ الگ نہ کر لئے جائیں اوسنے کہا میں نے صرف جواہرات کی نیت کی تھی آپنے فرمایا نہیں جب تک اون دونوں کو الگ الگ نہ کر لے لہذا واپس کر دے اسکو ابو جعفر نے کہا کہ ایک گروہ اسی طرف گیا کہ ہار اگر ایسا ہو جیسا ہم نے ذکر کیا تو اوسکو سونے کے بدلہ فروخت کرنا جائز نہیں اسلئے کہ یہ سونا جو اوسکی قیمت قرار پائیگا جواہرات اور سونے کی قیمت پر تقسیم کیا جائیگا پس اونمیں سے ہر ایک اوسقدر قیمت کے عوض فروخت کیا ہوا ہوگا جو اوسکے مقابلہ میں سونا پڑیگا جسطرح دو اسباب جنکے بدلہ فروخت کئے جائیں تو اونمیں سے ہر ایک اوسقدر قیمت کے مقابلہ میں فروخت شدہ سمجھا جائیگا جسقدر اوسکی قیمت کا سونا ہوگا (قولہ) **قَالُوا** فَلَمَّا كَانَ مَا يُصِيبُ الذَّهَبَ الَّذِي فِي الْقِلَادَةِ إِنَّمَا يُصِيبُهُ بِالْخَرْصِ وَالظَّنِّ وَكَانَ الذَّهَبُ لَا يَجُوزُ أَنْ يُبَاعَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ لَمْ يَجُزِ الْبَيْعُ إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ أَنَّ ثَمَنَ الذَّهَبِ الَّذِي فِي الْقِلَادَةِ مِثْلُ وَزْنِهِ مِنَ الذَّهَبِ الَّذِي اشْتُرِيَتْ بِهِ الْقِلَادَةُ وَلَا يُعْلَمُ بِقِسْمَةِ الثَّمَنِ إِنَّمَا يُعْلَمُ بِأَنْ يَكُونَ عَلَى حِدَةٍ بَعْدَ الْوُقُوفِ عَلَى وَزْنِهِ وَذٰلِكَ غَيْرُ مَوْقُوفٍ عَلَيْهِ إِلَّا بَعْدَ أَنْ يُفْصَلَ مِنَ الْقِلَادَةِ قَالُوا فَلَا يَجُوزُ بَيْعُ هٰذِهِ الْقِلَادَةِ بِالذَّهَبِ إِلَّا بَعْدَ أَنْ يُفْصَلَ ذَهَبُهَا مِنْهَا لِمَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلِمَا احْتَجَجْنَا بِهِ مِنَ النَّظَرِ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا إِنْ كَانَتْ هٰذِهِ الْقِلَادَةُ لَا يُعْلَمُ مِقْدَارُ ذَهَبِهَا أَهُوَ مِثْلُ وَزْنِ جَمِيعِ الثَّمَنِ أَوْ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ أَوْ أَكْثَرُ إِلَّا بِأَنْ تُفْصَلَ الْقِلَادَةُ فَيُوزَنَ ذٰلِكَ الذَّهَبُ الَّذِي فِيهَا فَيُوقَفَ عَلَى زِنَتِهِ لَمْ يَجُزْ بَيْعُهَا بِذَهَبٍ إِلَّا بَعْدَ أَنْ يُفْصَلَ ذَهَبُهَا مِنْهَا فَيُعْلَمَ أَنَّهُ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ الثَّمَنِ وَإِنْ كَانَتِ الْقِلَادَةُ يُحِيطُ الْعِلْمُ بِوَزْنِ مَا فِيهَا مِنَ الذَّهَبِ وَيُعْلَمُ أَنَّهُ أَقَلُّ مِنَ الذَّهَبِ الَّذِي بِيعَتْ بِهِ أَوْ لَا يُحِيطُ الْعِلْمُ بِوَزْنِهِ إِلَّا أَنَّهُ يُعْلَمُ أَنَّهُ فِي الْحَقِيقَةِ أَقَلُّ مِنَ الثَّمَنِ الَّتِي بِيعَتْ بِهِ الْقِلَادَةُ وَهُوَ ذَهَبٌ فَالْبَيْعُ جَائِزٌ وَذٰلِكَ أَنَّهُ يَكُونُ ذَهَبُهَا بِمِثْلِ وَزْنِهِ مِنَ الذَّهَبِ الثَّمَنِ وَيَكُونُ مَا فِيهَا مِنَ الْخَرَزِ بِمَا بَقِيَ مِنَ الثَّمَنِ وَلَا يَحْتَاجُ فِي ذٰلِكَ إِلَى قِسْمَةِ الثَّمَنِ عَلَى الْقِيَمِ كَمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ فِي الْعُرُوضِ الْمَبِيعَةِ بِالثَّمَنِ الْوَاحِدِ **وَالدَّلِيلُ** عَلَى ذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الذَّهَبَ لَا يَجُوزُ أَنْ يُبَاعَ بِذَهَبٍ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَرَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ فِي دِينَارَيْنِ أَحَدُهُمَا فِي الْجَوْدَةِ أَفْضَلُ مِنَ الْآخَرِ بِيعَا صَفْقَةً وَاحِدَةً بِدِينَارَيْنِ مُسَاوِيَيْنِ فِي الْجَوْدَةِ أَوْ بِذَهَبٍ غَيْرِ مَضْرُوبٍ جَيِّدٍ أَنَّ الْبَيْعَ جَائِزٌ فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ مَرْدُودًا إِلَى حُكْمِ الْقِيمَةِ كَمَا تُرَدُّ الْعُرُوضُ مِنْ غَيْرِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ إِذَا بِيعَتْ بِثَمَنٍ وَاحِدٍ إِذًا لَفَسَدَ الْبَيْعُ لِأَنَّ الدِّينَارَ الَّذِي يُصِيبُهُ أَقَلُّ مِنْ وَزْنِهِ إِذَا كَانَتْ قِيمَتُهُ أَقَلَّ مِنْ قِيمَةِ الدِّينَارِ الْآخَرِ **فَلَمَّا** أُجْمِعَ عَلَى صِحَّةِ

ذٰلِكَ الْبَيْعِ وَكَانَتِ السُّنَّةُ قَدْ ثَبَتَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ الذَّهَبَ تِبْرُهٗ وَعَيْنُهٗ سَوَاءٌ ثَبَتَ بِذٰلِكَ
اَنَّ حُكْمَ الذَّهَبِ فِي الْبَيْعِ اِذَا كَانَ بِذَهَبٍ عَلٰى غَيْرِ الْقِسْمَةِ عَلَى الْقِيَمِ وَاَنَّهٗ مَخْصُوْصٌ فِيْ ذٰلِكَ بِحُكْمٍ دُوْنَ حُكْمِ
سَائِرِ الْعُرُوْضِ الْمَبِيْعَةِ صَفْقَةً وَّاحِدَةً وَاَنَّمَا يُصِيْبُهٗ مِنَ الثَّمَنِ هُوَ وَزْنُهٗ لَا مَا يُصِيْبُ قِيْمَتَهٗ فَهٰذَا هُوَ مَا يُشْهَدُ
هٰذَا الْقَوْلُ مِنَ النَّظَرِ **وَقَدْ** اضْطَرَبَ عَلَيْنَا حَدِيْثُ فُضَالَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فَرَوَاهُ قَوْمٌ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ اَوَّلِ
هٰذَا الْبَابِ وَرَوَاهُ اٰخَرُوْنَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ **قوله ترجمہ** انہوں نے کہا پس جو کچھ قیمت ہار کے سونے کی
حصہ میں ہوگی وہ جانی نہیں جا سکے کہ اٹکل اور گمان سے ہوگی اور سونا سونیکے بدلہ صرف برابر ہی فروخت کیا جا سکتا ہے
اسلئے بیع درست نہ ہوگی مگر اوس صورت میں کہ یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ قیمت ہار کے سونے کی اوس سونے کے
وزن کی برابر ہے جس سے ہار خرید گیا ہے اور یہ بات قیمت کو تقسیم کرنے سے معلوم نہیں ہو سکتی صرف اسطرح معلوم ہو
سکتی ہے کہ ہار کے سونیکا وزن کر کے اوسکی قیمت علیحدہ ٹھیرائی جائے اور وزن نہیں معلوم ہو سکتا جب تک اوسکو
ہار سے جدا نہ کر لیا جائے انہوں نے کہا کہ اس معلوم ہار کی بیع بعوض سونے کے درست نہیں ہو سکتی مگر اوس صورت
میں کہ اوسکا سونا اوس سے جدا کر لیا جائے کیونکہ ہم ثابت کر چکے اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے اور بوجہ دلیل
نظری کے جو ہم نے بیان کی اور مخالفت کی اونکی اس میں دوسروں نے اور کہا کہ اگر وہ ہار نہ معلوم ہو سکے اوسکے سونے
کی مقدار کہ وہ تمام قیمت کے وزن برابر ہے یا اوس سے کم یا اوس سے زیادہ مگر باین طور کہ ہار کو جدا کیا جائے پھر اوسکے
سونیکو تولا جائے تب معلوم ہو اوسکا وزن تو اوسکی بیع سونے کے عوض جائز نہ ہوگی مگر بعد اسکے کہ اوسکا سونا علیحدہ
کر دیا جائے تاکہ معلوم ہو سکے کہ اوسکا سونا قیمت سے کم ہے اور اگر ہار ایسا ہو کہ علم اوسکے سونیکی مقدار کو محیط ہو سکے اور
معلوم ہو جائے کہ وہ قیمت کے سونے سے کم ہے یا اوسکے وزن کو تو علم محیط نہ ہو مگر یہ معلوم ہو کہ فی الواقع اوسکا
سونا قیمت کے سونے سے کم ہے تو دونوں صورتوں میں بیع درست ہے اور یہ اسوجہ سے کہ ہار کا سونا قیمت کے سونے
میں سے اوس قدر کے مقابل ہو جائیگا جو اوسکے وزن برابر ہے اور جو کچھ اوس میں سوتی جواہرات ہیں وہ باقی قیمت کے سونیکے
مقابل ہو جائینگے اور ضرورت نہ ہوگی اس صورت میں قیمت کے سونیکو ہر ایک کی قیمت پر تقسیم کرنیکی جسطرح ضرورت پڑتی ہے
تقسیم کی اون اسبابوں میں جو ایک قیمت کے ساتھ فروخت کئے جائیں اور دلیل اسپر یہ ہے کہ ہم نے دیکھا سونیکو
کہ اوسکو سونیکے عوض فروخت کرنا جائز نہیں مگر برابر سرابر اور دیکھا لوگوں کو کہ نہیں اختلاف کرتے اون دیناروں
میں کہ اونمیں سے ایک دوسرے سے زیادہ بہتر ہو (کہرے پن میں) اور فروخت کئے جائیں وہ دونوں ایک عقد سے
ایسے دو دیناروں کے عوض جو کہرے ہونے میں برابر ہوں یا بعوض سونیکے ڈہیلے کے جو سکہ دار نہ ہو اور کہرا
ہو تو بیع جائز ہے پس اگر اس صورت میں قیمت کرنیکا حکم ہوتا جسطرح اسباب میں جو سونے اور چاندی کے سوا ہیں یہی
حکم ہے جبکہ وہ ایک قیمت سے فروخت کئے جائیں تو بیع فاسد ہوتی جاتی تھی اسلئے کہ خراب کہوٹے دینار کے مقابلہ میں اوسکے
وزن سے کم آئیگا جبکہ اوسکی قیمت دوسرے دینار کی قیمت سے کم ہوگی لیکن جبکہ اس بیع کے صحیح ہونے پر اجماع ہے
اور رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے یہ حدیث ثابت ہے کہ سونیکی اینٹ اور اوسکا سکہ دونوں ایک حکم میں ہیں
تو اس سے معلوم ہوا کہ بیع کے اندر سونیکا حکم جبکہ وہ سونیکے عوض فروخت کیا جائے قیمتوں پر تقسیم کرنیکا نہیں
ہے اور یہ حکم اسی کے ساتھ مخصوص ہے باقی اسبابوں کے اندر جو ایک عقد سے فروخت کئے جائیں یہ حکم نہیں ہے

اور بیشک جو کچھ قیمت اوسکے مقابل ہوگی وہ لوسکے وزن کے لحاظ سے ہوگی نہ اوسکی قیمت کے لحاظ سے پس یہ دلیل نظری اس قول کی مؤید ہے اور بیشک فضالہ کی حدیث جسکو ہم ذکر کرچکے ہم پر مضطرب ہے کہ ایک گروہ اوسطرح روایت کرتا ہے جو ہم اس باب کے شروع میں بیان کرچکے اور دوسرے لوگ اسکے خلاف روایت کرتے ہیں۔

(قوله) حدثنا یونس قال ثنا ابن وهب قال حدثني ابو هانئ انه سمع علي بن رباح اللخمي يقول سمعت فضالة بن عبيد الانصاري يقول اُتي رسول الله صلى الله عليه وآله وهو بخيبر بقلادة فيها ذهب وخرز وهي من المغانم تباع فامر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بالذهب الذي في القلادة فنزع وحده ثم قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الذهب بالذهب وزنا بوزن حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابن لهيعة قال ثنا حميد بن هانئ عن فضالة عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مثله غير انه لم يقل بخيبر حدثنا بكر بن ادريس قال ثنا المقرئ قال ثنا حيوة عن ابي هانئ فذكر باسناده مثله ففي هذا الحديث غير ما في الحديث الاول في هذا ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نزع الذهب تجعله على حدة ثم قال الذهب بالذهب وزنا بوزن ليعلم الناس كيف حكم الذهب بالذهب فقد يجوز ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم فصل الذهب لان صلاح المسلمين كان في ذلك ففعل ما فيه صلاحهم لا لان بيع الذهب قبل ان ينزع مع غيره في صفقة واحدة غير جائز وهذا خلاف ما روي من روى ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال لا تباع حتى تفصل وقد رواه آخرون على خلاف ذلك ايضا (قوله) ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو ہانی نے کہ انہوں نے سنا علی بن رباح لخمی کو کہتے ہوئے - - - - - - - - - کہ سنا میں نے فضالہ بن عبید انصاری کو کہتے ہوئے کہ لایا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے پاس حالانکہ آپ مقام خیبر میں تھے ایک ہار جسمیں کچھ سونا اور جواہر تھے اور وہ ہار مال غنیمت سے تھا فروخت کیا جا رہا تھا پس حکم دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے اوس سونے کا جو اوس ہار میں تھا پس وہ اوس میں سے چھٹایا گیا پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فروخت کیا جائے سونا بعوض سونے کے وزن برابر۔ حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمید بن ہانی نے انہوں نے روایت کی فضالہ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل سوا اسکے کہ انہوں نے نہیں کہا کہ آپ خیبر میں تھے حدیث بیان کی ہم سے بکر بن ادریس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مقری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حیوہ نے انہوں نے روایت کی ابو ہانی سے پھر ذکر کیا اوس اسناد سے اوسکی مثل پس اس حدیث میں پہلی حدیث کے خلاف ہے اس حدیث میں یہ ہے کہ حضور نے نکال لیا سونا اور کرلیا اوسکو علیحدہ پھر فرمایا فروخت کرو سونیکو سونیکے عوض وزن برابر تاکہ جان لیں لوگ کہ کیا حکم ہے سونے کا بعوض سونیکے (فروخت کرنے کی صورت میں) تو ہوسکتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے جدا کیا ہو سونے کو اسوجہ سے کہ مسلمانوں کے لئے بہتری اسی میں تھی اسلئے وہ کام کیا جس میں مسلمانوں

کا تھا نہ اسوجہ سے کہ سونیکو جدا کرنے سے پہلے مجبر کے ساتھ ملا ہُوا ایک عقد میں فروخت کرنا ناجائز ہے اور یہ برخلاف
اوسکے ہے جسنے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا نہ فروخت کیا جائے ہار جب تک اوسکے اجزا جدا نہ کر لئے
جائیں اور بیشک روایت کیا اسکو دوسروں نے اسکے بھی خلاف (قولہ) **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا اسد
قَالَ ثنا ابنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثنا خَالِدُ بْنُ ابِي عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِي حَنَشُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الصَّنعانِي اَنَّهُ كَانَ فِي الْبَحْرِ مَعَ
فُضَالَةَ بن عُبَيْدِ الْاَنصَارِي قَالَ حَنَشٌ فَاشْتَرَيْتُ قَلَادَةً فِيهَا تِبْرٌ وَيَاقُوتٌ وَزَبَرْجَدٌ فَاتَيْتُ فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ
فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا تَاخُذِ التِّبْرَ بِالتِّبْرِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَاِنِّي كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ فَاشْتَرَيْتُ قِلَادَةً بِسَبْعَةِ دَنَانِيرَ فِيهَا تِبْرٌ وَجَوْهَرٌ فَسَاَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْهَا
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَاْخُذِ التِّبْرَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ **ففي** هٰذَا الْحَدِيثِ
غَيْرُ مَا تَقَدَّمَهُ مِنَ الْاَحَادِيثِ وَذٰلِكَ اَنَّ مَا حَكٰى فُضَالَةُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ هُوَ التِّبْرُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فَسَادَ الْبَيْعِ فِي الْقَلَادَةِ الْمَبِيعَةِ بِذَهَبٍ اِذْ كَانَ فِيهَا ذَهَبٌ وَ
غَيْرُهُ فَهٰذَا خِلَافُ الْاَحَادِيثِ الْاُوَلِ **وقد** رَوَاهُ اٰخَرُونَ اَيْضًا عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ **حدثنا** يُونُسُ قَالَ
ثنا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ عَامِرَ بْنَ يَحْيَى الْمَعَافِرِيَّ اَخْبَرَهُمَا عَنْ
حَنَشٍ اَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ فِي غَزْوَةٍ فَصَارَتْ لِي وَلِاَصْحَابِي قِلَادَةٌ فِيهَا ذَهَبٌ وَوَرِقٌ وَجَوْهَرٌ فَاَرَدْتُ
اَنْ اَشْتَرِيَهَا فَسَاَلْتُ فُضَالَةَ فَقَالَ اِنْزِعْ ذَهَبَهَا فَاجْعَلْهُ فِي الْكِفَّةِ وَاجْعَلْ ذَهَبًا فِي الْكِفَّةِ الْاُخْرٰى ثُمَّ لَا تَاْخُذَنَّ
اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
فَلَا يَاْخُذَنَّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ۔۔۔۔ (قولہ) **ترجمہ** پس حدیث بیان کی ہم سے ربیع مؤذن نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن ابی عمران نے کہا حدیث
بیان کی مجھسے حنش بن عبد اللہ صنعانی نے کہ وہ دریا کے اندر فضالہ بن عبید انصاری کے ہمراہ تھے حنش نے کہا پس
خرید لیا میں نے ایک ہار جس میں سونا اور یاقوت اور زمرد تھا پس آیا میں فضالہ بن عبید کے پاس اور ذکر کیا اونسے اسکو
تو انہوں نے کہا مت لے چاندی سونیکو چاندی سونے کے عوض مگر برابر سرابر کیونکہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے ہمراہ مقام خیبر میں تھا کہ خرید لیا میں نے ایک ہار بعوض سات دینار کے جس میں کچھ سونا اور موتی تھے
پس میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا مت خرید ڈھیلہ سونیکا سونیکے عوض
مگر برابر سرابر پس اس حدیث میں پہلی حدیثوں کے خلاف ہے اور یہ اسلئے کہ اس حدیث میں فضالہ نے کچھ رسول خدا
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نقل کیا وہ یہ ہے کہ ڈھیلہ بعوض سونے کے برابر سرابر (فروخت) ہونا چاہیے اور نہیں
ذکر کیا فاسد ہونا بیع کا ہار کے اندر جو سونے کے بدلہ فروخت کیا گیا اسلئے کہ اوس میں سونا (بھی) تھا اور اوسکا
غیر بھی لہذا یہ پہلی حدیثوں کے خلاف ہے اور بیشک روایت کیا ہے دوسروں نے اسکے بھی برخلاف حدیث بیان
کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو قرہ بن عبد الرحمن اور عمرو بن حارث نے کہ
عامر بن یحییٰ معافری نے خبر دی اونکو حنش سے کہ انہوں نے کہا تھے ہم فضالہ بن عبید کے ہمراہ ایک جہاد میں
پس ملا مجھے اور دوسرے ساتھیوں کو ایک ہار جسکے اندر سونا اور چاندی اور جواہرات تھے تو میں نے اوسکے خریدنے کا ارادہ

گیا پس دریافت کیا فضالہ سے تو انہوں نے کہا کہ اسکا سونا نکال اور رکھ اسکو کانٹے میں ایکطرف اور دوسری طرف سونا پھر ہرگز نہ لے مگر برابر سرابر کیونکہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ تعالےٰ اور قیامت پر پس ہرگز نہ لے مگر برابر سرابر (قولہ) **فَهٰذَا** خِلَافُ لِمَا تَقَدَّمَهُ مِنَ الْاَحَادِيْثِ لِاَنَّ فِيْهِ اَمْرَ فَضَالَةَ بِتَفْصِيْلِ الذَّهَبِ وَبَيْعِهِ وَحْدَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ ذَكَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هُوَ نَهْيُهُ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ **فَهٰذَا** مِمَّا لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ وَالْاَمْرُ بِالتَّفْصِيْلِ مِنْ قَوْلِ فَضَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **فَقَدْ** يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَمَرَ بِذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهُ لَا يَجُوْزُ عِنْدَهُ الْبَيْعُ فِيْهَا فِي الذَّهَبِ حَتّٰى تُفْصَلَ **وَقَدْ** يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَمَرَ بِذٰلِكَ لِاِحَاطَةِ عِلْمِهِ اَنَّ تِلْكَ قِلَادَةٌ لَا يُوْصَلُ اِلٰى عِلْمِ مَا فِيْهَا مِنَ الذَّهَبِ وَلَا اِلٰى مِقْدَارِهِ اِلَّا بَعْدَ اَنْ يَفْصِلَهُ مِنْهَا **فَقَدِ** اضْطَرَبَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فَلَمْ يُوْقَفْ عَلٰى مَا اُرِيْدَ مِنْهُ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَحْتَجَّ بِمَعْنًى مِنَ الْمَعَانِي الَّتِيْ رُوِيَ عَلَيْهَا اِلَّا احْتَجَّ مُخَالِفُهُ عَلَيْهِ بِالْمَعْنَى الْاٰخَرِ وَقَدْ قَدَّمْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ كَيْفَ وَجْهُ النَّظَرِ فِيْ ذٰلِكَ وَاَنَّهُ عَلٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ الَّذِيْنَ جَعَلُوْا حُكْمَ الذَّهَبِ الْمَبِيْعِ مَعَ غَيْرِهِ بِالذَّهَبِ لَا عَلٰى قَسْمِ الثَّمَنِ عَلَى الْقِيَمِ وَلٰكِنْ عَلٰى اَنَّ الذَّهَبَ مَبِيْعٌ بِوَزْنِهِ مِنَ الذَّهَبِ الثَّمَنِ وَمَا بَقِيَ مَبِيْعٌ بِمَا بَقِيَ مِنَ الثَّمَنِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِيِّ عَنْ اَبِيْ تَمِيْمٍ الْجَيْشَانِيِّ قَالَ اشْتَرٰى مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ قِلَادَةً فِيْهَا تِبْرٌ وَزَبَرْجَدٌ وَلُؤْلُؤٌ وَيَاقُوْتٌ بِسِتِّمِائَةِ دِيْنَارٍ فَقَامَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ حِيْنَ طَلَعَ مُعَاوِيَةُ الْمِنْبَرَ اَوْ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ فَقَالَ اَلَا اِنَّ مُعَاوِيَةَ اشْتَرَى الرِّبَا وَاَكَلَهُ اَلَا اِنَّهُ فِي النَّارِ اِلٰى حَلْقِهِ (قولہ) **ترجمہ** پس یہ گذشتہ حدیثوں کے مخالف ہے کیونکہ اس میں حکم کیا فضالہ نے سونے کے جدا کرنے اور اوسکو علیحدہ فروخت کرنے کا اور نہیں ذکر کیا گیا یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور جس کو ذکر کیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ منع فرمانا آپ کا ہے سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنے سے مگر وزن برابر اور یہ وہ بات ہے جس میں کسی کا اختلاف نہیں اور جدا کرنیکا حکم فضالہ رضی اللہ عنہ کا کلام ہے پس ہو سکتا ہے کہ اسکا حکم انہوں نے اسوجہ سے کیا ہو کہ اونکے نزدیک ہار میں سونے کی بیع جب تک اوسکو علیحدہ نہ کیا جاسئے جائز نہ ہو اور ہو سکتا ہے کہ اسوجہ سے حکم دیا ہو کہ اونکا علم اس امر کو محیط ہو کہ یہ ہار ہے نہیں معلوم ہو سکتا کہ اسکے اندر سونا کسقدر ہے مگر بعد اسکے کہ اوسکو ہار سے علیحدہ کر لیا جائے پس بیشک اس حدیث میں اضطراب ہے کہ اس سے اصل مقصد پر اطلاع نہیں ہو سکتی لہذا کسیکو یہ جائز نہیں کہ استدلال کرے کسی خاص معنے سے منجملہ اون معانی کثیرہ کے جن پر یہ حدیث روایت کی گئی ہے کیونکہ استدلال کریگا اوسکا مخالف دوسرے معنے سے اور بیشک پہلے بیان کر چکے ہیں ہم اسباب میں کہ تقریر نظری اسمیں کیونکر ہے اور وہ یہ کہ اُس سے اون لوگوں کا مذہب ثابت ہوتا ہے جنہوں نے ٹھیرایا اوس سونے کا حکم جو دوسری چیز کیساتھ ملاکر بعوض سونے کے فروخت کیا جائے یہ کہ سونا فروخت کیا جائے اپنے وزن برابر قیمت کے سونے سے اور جو کچھ سونیکے علاوہ ہے وہ فروخت کیا جائے بقیہ قیمت کے عوض اور یہی قول امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو ابن لہیعہ نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن ہبیرہ سبائی سے انہوں نے ابو تمیم جیشانی سے کہا خرید ا

معاویہ بن ابی سفیان نے ایک ہار جسکے اندر سونا اور زمرد اور موتی اور یاقوت تھے بعوض چھ سو دینار کے پس جسوقت معاویہ منبر پر چڑھے یا جسوقت ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو عبادہ بن صامت کھڑے ہوئے اور فرمایا خبردار آگاہ ہوجاؤ کہ معاویہ نے خرید اسود کو اور کہا یا اوسکو آگاہ ہوجاؤ کہ وہ دوزخ میں اوسکے حلق تک ہوگا۔

(قولہ) **فقلت** يجوز ان يكون تلك القلادة كان فيها من الذهب اكثر مما اشتريت به فكان من عبادة ما كان لذلك ويجوز ان يكون بيعت بنسيئة فانه قد روي عن معاوية انه لم يكن يرى بذلك باسا **وقد** روي في ذلك وفي السبب الذي من اجله عبادة رضي الله عنه انكر على معاوية في ذلك ما انكر **مما حدثنا** اسمعيل ابن يحيى المزني قال ثنا محمد بن ادريس قال اخبرنا عبد الوهاب بن عبد المجيد عن ايوب السختياني عن ابي قلابة عن ابي الاشعث قال كنا في غزاة علينا معاوية فاصبنا ذهبا وفضة فامر معاوية رجلا ان يبيعها الناس في اعطياتهم قال فتنازع الناس فيها فقام عبادة فنهاهم فردوها فاتى الرجل معاوية فشكى اليه فقام معاوية خطيبا فقال ما بال رجال يحدثون عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم احاديث يكذبون فيها عليه لم نسمعها فقام عبادة فقال والله لنحدثن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وان كره معاوية قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تبيعوا الذهب بالذهب لا الفضة بالفضة ولا البر بالبر ولا الشعير بالشعير ولا التمر بالتمر ولا الملح بالملح الا سواء بسواء يدا بيد عينا بعين **حدثنا** اسمعيل بن يحيى قال ثنا محمد بن ادريس قال ثنا عبد الوهاب عن خالد عن ابي قلابة عن ابي الاشعث الصنعاني انه قال قدم ناس في امارة معاوية يبيعون آنية الذهب والفضة الى العطاء فقام عبادة بن الصامت فقال ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نهى عن بيع الذهب بالذهب والفضة والبر بالبر والتمر بالتمر والشعير بالشعير والملح بالملح الا مثلا بمثل سواء بسواء فمن زاد او ازداد فقد اربى (قولہ) **ترجمہ** بیشک ہوسکتا ہے کہ اوس ہار میں سونا زیادہ ہوا اوسکی قیمت سے اسی لئے عبادہ سے صادر ہوئے الفاظ جو صادر ہوئے اور ہوسکتا ہے کہ خرید اگیا ہو ادہار کیونکہ حضرت معاویہ سے مروی ہے کہ وہ اس بیع میں کوئی مضایقہ نہیں سمجھتے تھے اور سیارہ ہیں کہ اصل سبب کیا تھا جس سے عبادہ رضی اللہ عنہ نے انکار کیا معاویہ پر جو کچھ کیا یہ حدیث روایت کی گئی ہے کہ جو بیان کی ہم سے اسمعیل بن یحیی مزنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس نے کہا خبر دی ہمکو عبدالوہاب بن عبدالمجید نے انہوں نے روایت کی ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ابو اشعث سے کہا تھے ہم ایک جہاد میں کہ معاویہ ہم پر افسر تھے پس حاصل کیا ہم نے سونا اور چاندی پس حکم دیا معاویہ نے ایک شخص کو کہ فروخت کردیں اونکو لوگ اپنے اپنے عطیوں میں کہا پہر جہگڑا کرنے لگے لوگ اوس میں پس کہڑے ہوئے عبادہ اور منع کیا اونکو پس واپس کرلیا انہوں نے اونکو پہر آیا وہ شخص معاویہ کے پاس اور شکایت کی اوسنے اسلئے کہڑے ہوئے معاویہ خطبہ پڑھتے اور کہا کہ کیا حال ہے اون لوگوں کا کہ حدیثیں بیان کرتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس جہوٹ بولتے ہیں اونمیں حضور پر جو ہم نے اونسے نہیں سنیں پہر کہڑے ہوئے حضرت عبادہ اور کہا قسم خدا کی ضرور حدیث بیان کرینگے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اگرچہ ناگوار ہوں معاویہ کو فرمایا رسول خدا صلے اللہ

وآلہ وسلم نے منع فرمایا فروخت کرو سونا بدلہ سونے کے اور نہ چاندی بدلہ چاندی کے اور نہ گیہوں بدلہ گیہوں کے اور نہ جو بدلہ جو کے اور نہ چھوارے بدلہ چھوارے کے اور نہ نمک بدلہ نمک کے مگر برابر سرابر ہاتھہ در ہاتھہ نقد بہ نقد۔ حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن یحیی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالوہاب نے انہوں نے روایت کی خالد سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ابو اشعث صنعانی سے کہ زمانہ خلافت معاویہؓ میں چند لوگ آئے جو سونے چاندی کے برتن عطیوں تک کے لئے فروخت کرتے تھے تو عبادہ بن صامت کہڑے ہوئے اور کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا سونیکو سونیکے بدلہ اور چاندی کو چاندی کے بدلہ اور گیہوں کو گیہوں کے بدلہ اور چھواروں کو چھواروں کے بدلہ اور جو کو جو کے بدلہ اور نمک کو نمک کے بدلہ فروخت کرنے سے مگر برابر سرابر اور جو شخص زیادہ دے یا زیادہ لے پس اوس نے سود کہایا (قولہ) قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَا كَانَ مِنْ اِنْكَارِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ بَيْعَ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ اِلٰى اَجَلٍ لَا غَيْرَ ذٰلِكَ وَاَمَّا الْقِلَادَةُ الَّتِيْ فِيْهَا الذَّهَبُ الْمَبِيْعَةُ بِالذَّهَبِ وَالْقِلَادَةُ الَّتِيْ فِيْهَا الْفِضَّةُ الْمَبِيْعَةُ بِالْفِضَّةِ فَلَا دَلَالَةَ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنْهُ عَلٰى حُكْمِ ذٰلِكَ اِذَا بِيْعَ بِاَكْثَرَ مِنْ وَزْنِ ذَهَبِهٖ اَوْ فِضَّتِهٖ مِنَ الذَّهَبِ اَوِ الْفِضَّةِ وَقَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَرِ السَّيْفَ الْمُحَلّٰى بِالْفِضَّةِ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا قَدْ اَجَازَ بَيْعَ السَّيْفِ الَّذِيْ حِلْيَتُهٗ فِضَّةٌ بِفِضَّةٍ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ التَّابِعِيْنَ خِلَافُ ذٰلِكَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ وَابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ عِمْرَانَ اَنَّهٗ سَاَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ اشْتِرَاءِ الثَّوْبِ الْمَنْسُوْجِ بِالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ فَقَالَا لَا يَصْلُحُ اشْتِرَاؤُهٗ بِالذَّهَبِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يَّشْتَرِيَ ذَهَبًا بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةً بِفِضَّةٍ وَذَهَبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يُّبَاعَ السَّيْفُ الْمُفَضَّضُ بِالدَّرَاهِمِ بِاَكْثَرَ مِمَّا فِيْهِ تَكُوْنُ الْفِضَّةُ وَالسَّيْفُ بِالْفَضْلِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ بَيْعِ السَّيْفِ الْمُحَلّٰى اِذَا كَانَتِ الْفِضَّةُ الَّتِيْ فِيْهِ اَقَلَّ مِنَ الثَّمَنِ فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَا بَاْسَ بِبَيْعِ السَّيْفِ الْمُحَلّٰى بِالدَّرَاهِمِ لِاَنَّ فِيْهِ حَمَائِلَهٗ وَجَفْنَهٗ وَنَصْلَهٗ (قولہ) **ترجمہ** ابوجعفر نے کہا پس دلالت کی اس نے اسپر کہ عبادہؓ کا جو انکار معاویہؓ پر تہا وہ اسوجہ سے تہا کہ سونا سونیکے بدلہ ادہار فروخت کیا گیا تہا نہ کسی اور وجہ سے اور رہا ہار کہ جسکے اندر سونا ہو جو سونیکے بدلہ فروخت کیا جاسے یا وہ ہار جس میں چاندی ہو اور وہ چاندی کے بدلہ فروخت کیا جائے تو نہیں ہے کوئی دلالت اوس میں کہ روایت کی ہمنے اوس سے اسپر کہ اوسکا یہ حکم ہے جبکہ وہ اوس قدر سونے یا چاندی کے عوض فروخت کیا جائے جو اوسکے اندر کے سونے یا چاندی سے زیادہ ہو اور تحقیق حدیث بیان کی ہم سے علی بن سعید بن شیبہ نے انہوں نے ابونعیم سے کہا اسرائیل نے عبدالاعلی سے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباسؓ سے کہا خرید لو تلوار جو مزین ہو چاندی سے پس یہ ابن عباسؓ

ہیں کہ اجازت دی انہوں نے اوس تلوار کے فروخت کرنیکی جسکا زیور چاندی ہو بعوض چاندی کے اور اس بحث میں تابعین کی ایک جماعت کا بھی اختلاف مروی ہے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو حیوہ اور ابن لہیعہ نے انہوں نے روایت کی خالد بن ابی عمران سے کہ انہوں نے دریافت کیا قاسم بن محمد اور سالم بن عبد اللہ سے اوس کپڑے کے خریدنیکے بارہ میں جو سونے سے بُنا گیا ہو بعوض سونیکے پس دونوں نے جواب دیا کہ اوسکو سونے کے ساتھ نہیں خرید سکتے حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی عثمان بن اسود سے انہوں نے روایت کی مجاہد سے کہ وہ مضایقہ نہیں سمجھتے تھے سونیکو سونیکے بدلہ اور چاندی کو چاندی کے بدلہ خریدنے میں حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے انہوں نے روایت کی مبارک سے انہوں نے حسن سے کہ وہ مضایقہ نہیں سمجھتے تھے اس میں کہ فروخت کی جائے تلوار جو دراہم سے مزین ہو بعوض زیادہ کے اوسسے جو تلوار میں ہوں کیونکہ ہو جائیگی چاندی بعوض چاندی کے اور تلوار بعوض زائد کے حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے محمد بن حسن سے انہوں نے ابو یوسف سے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے ابو معشر سے انہوں نے ابراہیم سے کہ انہوں نے کہا اوس تلوار کے بارہ میں جو مزین ہو (چاندی سے) کہ جب وہ چاندی جو اوس میں ہے قیمت سے کم ہو تو اوسمیں کچھ مضایقہ نہیں حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے اونہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے محمد سے انہوں نے ابو یوسف سے انہوں نے حصین بن عبد الرحمن سے انہوں نے عامر شعبی سے کہا نہیں ہے کوئی مضایقہ اوس تلوار کو فروخت کرنے میں جو دراہم سے زینت دی گئی ہو کیونکہ اوسمیں اوسکا پرتلہ اور نیام اور تلوار لوہا بھی ہے

كتاب الهبة والصدقة

کتاب ہبہ اور صدقہ کے بیان میں ہے

باب الرجوع فی الهبة **حدثنا** ابراهيم بن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدي قال ثنا شعبة وهشام عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال العائد في هبته كالعائد في قيئه **قال** ابو جعفر فذهب قوم الى ان الواهب ليس له ان يرجع فيما وهب واحتجوا في ذلك بهذا الحديث وقالوا انما كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قد جعل الرجوع في الهبة كالرجوع في القيء وكان رجوع الرجل في قيئه حرام عليه كان كذلك رجوعه في هبته **وخالفهم** في ذلك آخرون فقالوا للواهب ان يرجع في هبته اذا كانت قائمة على حالها لم تستهلك ولم يزد في بدنها بعد ان يكون الموهوب له ليس بذي رحم محرم من الواهب وبعد ان يكون لم يثبه منها ثوابا فان كان اثابه منها ثوابا - - - - - - - وقبل ذلك الثواب منه او كان الموهوب له ذا رحم محرم من الواهب فليس للواهب ان يرجع فيها فان لم يكن الواهب ذا رحم محرم للموهوب له ولكنها امرأة وهبت لزوجها او زوج وهب لامرأته فهما

فی ذالک کذی الرحم المحرم لیس لواحد منهما ان یرجع فیما وهب لصاحبه **وکان** من الحجة لهم فی ذالک ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه واله وسلم جعل العائد فی هبته ولم یبین لنا من العائد فی قیئه فقد یجوز ان یکون اراد الرجل العائد فی قیئه فیکون قد جعل العائد فی هبته کالعائد فیما هو حرام علیه فثبت بذالک ما قال اهل المقالة الاولی وقد یجوز ان یکون اراد الکلب العائد فی قیئه والکلب غیر متعبد بتحریم ولا تحلیل فیکون العائد فی هبته عائدا فی قذر کالقذر الذی یعود فیه الکلب فلا یثبت بذالک منع الواهب من الرجوع فی الهبة (قوله) **باب** الرجوع فی الهبة۔

ترجمہ باب ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لے لینے کے بیان میں حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعامر عقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ اور ہشام نے انہوں سے روایت کی قتادہ سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا لوٹنے والا اپنے دی ہوئی چیز میں مانند لوٹنے والے کی ہے اپنی کی ہوئی قے کو ابوجعفر نے کہا پس گیا ایک گروہ اسطرف کہ ہبہ کرنیوالا جائز نہیں اوسکے لئے یہ کہ لوٹالے اپنی دی ہوئی چیز کو اور استدلال کیا انہوں نے اس بارہ میں اس حدیث سے اور انہوں نے کہا جبکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرار دیا دی ہوئی چیز کے واپس لے لینے کو مانند لوٹا لینے قے کی اور لوٹا لینا آدمی کا اپنی قے کو حرام ہے لہذا دی ہوئی چیز کا لوٹا لینا بھی حرام ہوا اور مخالفت کی اونکی اس میں دوسروں نے اور کہا کہ دینے والے کو اپنی چیز کا لوٹا لینا درست ہے جبکہ وہ شئی ویسی ہی موجود ہو نہ ہلاک ہو اور نہ اوسکے بدن میں کچھ زیادتی ہوگئی ہو بشرطیکہ وہ شخص جسکو دی گئی ہو دینے والے کا رشتہ دار نہ ہو اور بشرطیکہ دی ہوئی چیز کا بدلہ موہوب لہ نے دے چکا ہو پس اگر بدلہ دے چکا ہو اور دینے والے نے اوسکے بدلہ کو قبول کر لیا ہو یا موہوب لہ دینے والے کا رشتہ دار ہو تو دینے والیکو اپنی دی ہوئی چیز کا پھیر لینا جائز نہیں اور اگر دینے والا موہوب لہ (جسکو چیز دی گئی ہے) کا رشتہ دار نہ ہو لیکن وہ بیوی ہو کہ اوسنے اپنے خاوند کو کوئی چیز ہبہ کی ہو یا خاوند ہو کہ اوس نے اپنی بیوی کو کوئی چیز دی ہو تو وہ دونوں اس حکم میں مانند رشتہ داروں کے ہیں اور اون میں سے کسیکو جائز نہیں کہ دوسرے سے دی ہوئی چیز واپس لے اور اونکی دلیل اس مسئلہ میں یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرار دیا لوٹا لینے والے ہبہ کو مانند لوٹا لینے والے قے کے اور نہیں بیان کیا ہم سے کہ قے کو لوٹا لینے والا کون ہے تو ہو سکتا ہے کہ قے لوٹانے والے سے آدمی مراد لیا ہو تو گویا آپنے ہبہ کی ہوئی چیز کے لوٹا لینے والے کو اوس شخص کی مثل قرار دیا جو اوس چیز کا لوٹانے والا ہو جو اوس پر حرام ہو تو تو بیشک پہلے قول والوں کا قول اس سے ثابت ہو جائیگا اور ہو سکتا ہے کہ مراد کتا لیا ہو جو اپنی کی ہوئی قے کو لوٹا لیتا ہے اور کتا حرام و حلال کا مکلف نہیں ہے پس اس صورت میں اپنے ہبہ کو لوٹانے والا بری چیز کا لوٹانے والا ہے مانند اوس بری چیز کی کہ اوسکو کتا لوٹالے لہذا ثابت نہ ہوگا اس سے ہبہ کرنے والیکو اپنے ہبہ کے لوٹانے کا منع ہونا (قوله) **فنظرنا** فی ذالک هل نجد فی الآثار ما یدلنا علی مراد رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه واله وسلم فی الحدیث الاول ما هو **فاذا** فهد بن سلیمن قد حدثنا قال یحیی

بن عبد الحمید قال ثنا عبد اللہ بن المبارک عن خالد الحذاء عن عکرمۃ عن ابن عباس عن النبی صلی
علیہ وآلہ وسلم قال لیس لنا مثل السوء الراجع فی ھبتہ کالکلب یعود فی قیئہ **حدثنا** محمد بن ٦٩
خزیمۃ قال ثنا معلی بن اسد قال ثنا وھیب عن عبد اللہ بن طاوس عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قال العائد فی ھبتہ کالکلب یقیئ ثم یعود فی قیئہ **فدل** ھذا الحدیث ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انما اراد بما قد ذکرنا فی الحدیث الاول تنزیہ امتہ عن امثال الکلاب
لا انہ ابطل ان یکون لھم الرجوع فی ھباتھم **وقد** روی ھذا الکلام ایضا الذی رویناہ عن ابن
عباس عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنھم عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **ح** وحدثنا ابو بکرۃ قال ثنا
روح قال ثنا عوف عن خلاس بن عمرو عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال مثل الذی
یعود فی عطایاہ کمثل الکلب اکل حتی اذا شبع قاء ثم عاد فی قیئہ فاکلہ **وقد** روی عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل ھذا الکلام فی معنی غیر ھذا المعنی (قولہ) **ترجمہ** پھر غور کیا ہم نے کہ آیا
ہم کو اسپر دلیل ملتی ہے کہ پہلی حدیث میں آپکی کیا مراد ہے تو معلوم ہوا کہ فہد نے حدیث بیان کی ہم سے کہا حدیث
بیان کی ہم سے یحیی بن عبد الحمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے انہوں نے روایت کی
خالد خذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا
نہ ہونی چاہئے ہمارے لئے بری صفت لوٹانیوالا اپنے ہبہ کو مانند کتے کی ہے جو اپنی قی کو لوٹالے حدیث
بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلا بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے
انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا لوٹانے والا دی ہوئی چیز کو مانند کتے کی ہے جو قے کرے پھر لوٹالے اپنی
قی کو پس اس حدیث نے اسپر دلالت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بجز اسکے نہیں کہ ارادہ فرمایا پہلی حدیث
میں ذکر کئے ہوئے مضمون سے بچانا اپنی امت کو کتون کے اوصاف سے نہ یہ کہ آپنے باطل کیا ہو ہبہ کی ہوئی اشیاء
کے واپس کرنیکو اور یہ کلام جسکو ہم نے ابن عباس سے روایت کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے انہوں
نے روایت کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم کو روح
بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عوف نے انہوں نے حسن سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
(تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان ہم سے عوف
نے انہوں نے روایت کی خلاس بن عمرو سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
فرمایا مثال اوسکی جو لوٹادے اپنے عطیہ کو مثال کتے کی ہے کہ کھایا اوس نے یہانتک کہ جب شکم سیر ہو گیا
تو کتا ہوا پھر قی کی اور پھر کھا گیا اوسکو اور بیشک روایت کیا گیا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل اس
کلام کی اس مطلب کے سوا دوسرے مطلب میں (قولہ) **حدثنا** نصر بن مرزوق وابن ابی داود
قالا ثنا ابو صالح قال حدثنی اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن شھاب قال اخبرنی سالم بن عبد اللہ
ان عبد اللہ بن عمر کان یحدث ان عمر تصدق بفرس فی سبیل اللہ فوجدہ یباع بعد ذلک فاراد ان یشتریہ

فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْمَرَهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
لَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ فَلِذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَرٰى اَنْ يَّبْتَاعَ مَالًا جَعَلَهٗ صَدَقَةً **حدثنا** يُوْنُسُ
قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ
حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَبْتَاعَهٗ مِنْهُ وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ بَائِعُهٗ بِرُخْصٍ
فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَاِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ وَاحِدٍ
وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ (قوله) **ترجمہ حدیث**
بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے اور ابن ابی داؤد نے کہا دونوں نے کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح نے
کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عقیل نے انہوں روایت کی ابن شہاب سے
کہا خبر دی مجکو سالم بن عبد اللہ نے کہ عبد اللہ بن عمر حدیث بیان کرتے تھے کہ عمرؓ نے خیرات کیا ایک گھوڑا
اللہ کے رستے میں پس پایا انہوں نے اوسکو کہ فروخت کیا جارہا تھا تو حضرت عمر نے اوسکے خریدنے کا ارادہ کیا اور حاضر
ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اور اجازت طلب کی اسکی آپسے تو آپنے اونسے فرمایا کہ مت لوٹا
اپنی خیرات کو پس اسی سبب سے حضرت عمرؓ نہیں جائز رکھتے تھے اسکو کہ خریدے آدمی وہ مال جسکو صدقہ میں دے چکا ہو **حدثنا**
بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ مالک نے حدیث بیان کی اونسے انہوں نے روایت کی زید بن
اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا سنا میں نے حضرت عمر بن خطاب کو فرماتے ہوئے کہ سوار کر دیا میں نے ایک
شخص کو گھوڑے پر اللہ کے رستے میں پس بیکار کر دیا اوسکو اوس شخص نے جسکے پاس وہ تھا اسلیے چاہا میں نے
کہ خرید لوں اوسکو اوس سے اور گمان کیا میں نے یہ کہ وہ اسکو ارزان فروخت کر دیگا پس دریافت کیا میں نے اسکے
متعلق رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو آپنے فرمایا کہ مت خرید تو اوسکو اگرچہ دیدے تجھکو وہ شخص ایک درہم
میں اور مت لوٹا اپنے صدقہ کو اسلیے کہ اپنے صدقہ کو لوٹانے والا مانند کتے کے ہے جو اپنی قے کو لوٹا لیتا ہے
(قوله) **حدثنا** اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ
عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ اَبْصَرَ فَرَسًا تُبَاعُ فِي السُّوْقِ وَكَانَ تَصَدَّقَ بِهٖ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ - - - - - - - - - - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَشْتَرِهٖ وَلَا شَيْئًا مِنْ نِتَاجِهٖ **فمنع** رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ اَنْ يَّبْتَاعَ مَا كَانَ تَصَدَّقَ بِهٖ اَوْ شَيْئًا مِنْ نِتَاجِهٖ وَجَعَلَهٗ اِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ
بِمُوْجِبٍ حُرْمَةَ ابْتِيَاعِ الصَّدَقَةِ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ بِهَا وَلٰكِنَّ تَرْكَهٗ ذٰلِكَ اَفْضَلُ لَهٗ **فكذلك** مَا ذَكَرْنَا
قَبْلَ هٰذَا مِمَّا ذَكَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ لَيْسَ عَلٰى تَحْرِيْمِ ذٰلِكَ سَوَاءً
وَلٰكِنَّهٗ لِاَنَّ تَرْكَهٗ اَفْضَلُ **وقد** حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ
زُرَيْعٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِوَاهِبٍ اَنْ يَّرْجِعَ فِيْ هِبَتِهٖ اِلَّا الْوَالِدُ لِوَلَدِهٖ **فقال** قَائِلٌ فَقَدْ دَلَّ هٰذَا
الْحَدِيْثُ عَلٰى تَحْرِيْمِ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ مِنَ الرَّجُلِ لِغَيْرِ وَلَدِهٖ **قيل** لَهٗ مَا دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْتَ

فقد یجوز ان یکون النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصف ذلک الرجوع بانہ لا یحل لتغلیظہ ایاہ کراہیۃ ان یکون لاحد من امتہ مثل السوء (قولہ) ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن یحییٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے - - - - - - سفیان نے انہوں نے روایت کی زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے کہ انہوں نے دیکھا ایک گھوڑا کہ فروخت کیا جا رہا ہے بازار میں اور حضرت عمرؓ نے اوسکو صدقہ میں دیا تھا پس دریافت کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ میں اوسکو خرید لوں تو آپ نے فرمایا کہ مت خریدا وسکو اور نہ اوسکی اولاد کو پس منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو اس سے کہ خریدے اپنے صدقہ کئے ہوئے جانور یا اوسکے بچونکو اور ٹھیرایا اوسکو کہ اگر وہ ایسا کرے تو مانند کتے کی ہے جو اپنی قے کو لوٹا لے پس نہ ہوا یہ (قول رسولؐ) ثابت کرنیوالا صدقہ کرنیوالے پر اپنی صدقہ کی ہوئی چیز کے خریدنے کی حرمت کو مگر ان چھوڑنا اسکا بہتر (ضرور) ہوا اوسکے واسطے پس اسیطرح جو ہم نے اس سے پیشتر ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کا فرمان ہبہ کی ہوئی چیز کے لوٹانے میں کہ وہ اوسکے حرام ہونے پر محمول ہرگز نہیں مگر اسوجہ سے کہ اوسکا چھوڑنا بہتر ہے اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عمرانؓ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن عمر قواریری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے روایت کی حسین معلم سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عمر اور ابن عباس سے دونوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلال نہیں کسی ہبہ کرنیوالے کو یہ کہ واپس لے اپنی ہبہ کی ہوئی چیز مگر والد اسکا کہ ہبہ کہا کسی کہنے والے نے کہ یہ حدیث تو دلالت کرتی ہے اسپر کہ ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینا غیر لڑکے کے لئے حرام ہے تو اوسکو جواب دیا گیا کہ اسپر اس حدیث میں کچھ دلالت نہیں کیونکہ جائز ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے بیان فرمایا ہو اسکو اسطور سے کہ حلال نہیں ہے تشدیداً کیونکہ آپکو یہ ناگوار ہے کہ آپکی امت میں کوئی صفت بری ہو (قولہ) **وقد** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یحل الصدقۃ لذی مرۃ فلم یکن ذلک علی معنی انہا تحرم علی الاغنیاء ولکنہا علی معنی لا تحل لہ من حیث تحل لغیرہ من ذوی الحاجۃ والزمانۃ فکذلک ما ذکرنا من قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایضاً لا یحل لواہب ان یرجع فی ہبتہ انما ہو علی انہ لا یحل لہ ذلک کما یحل لہ الاشیاء التی قد احلہا اللہ عز وجل لعبادہ ولم یجعل لمن فعلہا مثلاً کالمثل الذی جعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم للعائد فی ہبتہ **وقد** دخل فی ذلک للعود فیہا بالرجوع والابتیاع وغیرہ ثم استثنی من ذلک ما وہب الوالد لولدہ فذلک عندنا واللہ اعلم علی اباحتہ للوالد ان یاخذ ما وہب لابنہ فی وقت حاجتہ الی ذلک وفقرہ الیہ لان ما یجب للوالد من ذلک لیس بفعل یفعلہ فیکون ذلک رجوعاً منہ یکون مثلہ فیہ کمثل الکلب الراجع فی قیئہ ولکنہ شیء اوجبہ اللہ عز وجل لہ لفقرہ فلم یضیق ذلک علیہ کما قد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایضاً فی غیر ہذا الحدیث **حدثنا** یونس قال ثنا علی بن معبد قال ثنا عبد اللہ ابن عمرو عن عبد الکریم بن مالک عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رجلاً اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اعطیت امی حدیقۃ وانہا ماتت ولم تترک وارثاً غیری فقال

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ صَدَقَتُكَ وَرَجَعَتْ اِلَیْكَ حَدِیْقَتُكَ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَفَلَا تَرٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَبَاحَ لِلْمُتَصَدِّقِ صَدَقَتَہٗ لَمَّا رَجَعَتْ اِلَیْہِ بِالْمِیْرَاثِ وَمَنَعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مِنْ اِبْتِیَاعِ صَدَقَتِہٖ (قولہ) **ترجمہ** اور بیشک فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حلال نہیں ہے قوی تندرست آدمی کے لئے پس اسکے یہ معنے نہیں کہ مالداروں پر انکو صدقہ دینا حرام ہے بلکہ یہ ہیں کہ اوس شخص کو اوس درجہ کا حلال نہیں جس درجہ کا اوسکے غیر کے لئے حلال ہے (جو قوی وتندرست نہ ہو) اپاہج اور حاجتمند لوگوں میں سے پس علی ہذا القیاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان بھی کہ کسی ہبہ کرنیوالے کے لئے اپنے ہبہ کی چیز واپس لینی حلال نہیں اسکا صرف یہ مطلب ہے کہ یہ اوسکے لئے اوس درجہ کی حلال نہیں جس درجہ کی اوسکے لئے اور اشیاء حلال ہیں جنکو حق تعالےٰ نے اپنے تمام بندوں کے لئے حلال کیا ہے اور نہیں فرمائی مثال اونکے بجالانے والوں کی کتے کی سی جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہبہ کے لوٹانے والے کی ٹھیرائی اور بیشک اسکے اندر ویسے ہی واپس لے لینا اور خرید کر لوٹا لینا وغیرہ سب داخل ہیں پھر مستثنیٰ کر لیا اس سے اوس ہبہ کو جو باپ اپنے لڑکے کو دے اور یہ ہمارے نزدیک حالانکہ خدا تعالےٰ خوب جانتا ہے اسپر محمول ہے کہ والد کے لئے درست ہے کہ واپس لے اوس شی کو جو اپنے لڑکے کو دیدی ہو جبکہ اوسکو اوسکی حاجت ہو کیونکہ جس امر کا باپ مستحق ہے وہ ایسا فعل نہیں ہے کہ وہ خود اسکا مرتکب ہوا ہو تو یہ کہ اوسکا واپس لے لینا متصور ہوتا اور اوسکی مثال اوس کتے کی سی ہو جو اپنی قی کو لوٹا لیتا ہے بلکہ وہ ایک ایسی شی ہے کہ جسکا حق تعالےٰ نے باپ کو مستحق بنایا ہے بوجہ اوسکے محتاج ہونیکے اور اسکے اندر اوسپر تنگی نہیں کی گئی جسطرح رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود اسی حدیث کے سوا اور حدیث میں (صراحۃً) مروی ہے **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عمرو نے انہوں نے روایت کی عبد الکریم بن مالک سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ ایک شخص حاضر ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اور عرض کیا اے رسول خدا میں نے اپنی ماں کو باغ عطا کر دیا تھا اور اب وہ مر گئی اور میرے سوا کسی کو وارث نہ چھوڑا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرا صدقہ ثابت ہوا اور تیرا باغ تیری ہی طرف لوٹ آیا ابو جعفر نے کہا کیا پس نہیں دیکھتے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مباح فرمایا صدقہ کرنیوالے کے لئے اوسکا صدقہ جبکہ وہ بوجہ میراث کے اوسکی طرف لوٹ آیا اور منع فرمایا آپنے حضرت عمر بن خطاب کو اونکے صدقہ کے خریدنے سے (قولہ) **فَتَثْبُتُ** بِھٰذَیْنِ الْحَدِیْثَیْنِ اِبَاحَۃُ الصَّدَقَۃِ الرَّاجِعَۃِ اِلَی الْمُتَصَدِّقِ بِفِعْلِ اللّٰہِ کَرَاھَۃَ الصَّدَقَۃِ الرَّاجِعَۃِ اِلَیْہِ بِفِعْلِ نَفْسِہٖ فَکَذٰلِكَ وُجُوْبُ النَّفَقَۃِ لِلْاَبِ مِنْ مَالِ الْاِبْنِ لِحَاجَتِہٖ وَفَقْرِہٖ وَجَبَتْ لَہٗ بِاِیْجَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِیَّاھَا لَہٗ فَاَبَاحَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اِرْتِجَاعَ ھِبَتِہٖ وَاِنْفَاقَھَا عَلٰی نَفْسِہٖ وَجَعَلَ ذٰلِكَ کَمَا رَجَعَ اِلَیْہِ بِالْمِیْرَاثِ لَا کَمَا رَجَعَ اِلَیْہِ بِالْاِبْتِیَاعِ وَالْاِرْتِجَاعِ **فَاِنْ قَالَ** قَائِلٌ فَقَدْ خَصَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ الْوَالِدَ الْوَاھِبَ دُوْنَ سَائِرِ الْوَاھِبِیْنَ اَفَیَکُوْنُ حُکْمُ الْوَلَدِ فِیْمَا وَھَبَ لِاَبِیْہِ خِلَافَ حُکْمِ الْوَالِدِ فِیْمَا وَھَبَ

يولده **قيل** له بل حكمهما في هذا سواء فذكر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم احدهما على المعنى الذي ذكرنا فجزئ من ذكره اياهما ومن ذكر غيرهما ممن حكمه في هذا مثل حكمهما **وقد** قال الله عز وجل حرمت عليكم امهاتكم وبناتكم واخواتكم وعماتكم وخالاتكم وبنات الاخ وبنات الاخت فحرمهن هؤلاء جميعا بالانساب ثم قال وامهاتكم اللاتي ارضعنكم واخواتكم من الرضاعة ولم يذكر في التحريم بالرضاعة غير هاتين فكان ذكره ذلك دليلا على ان سائر من حرم بالنسب في حكم الرضاع سواء واغناه ذكره هاتين بالتحريم بالرضاع عن ذكر من سواهما في ذلك اذ كان قد جمع بينهن جميعا في التحريم بالانساب فجعل حكمهن حكما واحدا فدل تحريمه بعضهن ايضا بالرضاع ان حكمهن في ذلك حكم واحد (قوله) **ترجمه** پس ان دونو حدیثوں سے ثابت ہوا مباح ہونا صدقہ کا جو لوٹ آئے صدقہ کرنیوالے کیطرف حق تعالے کے فعل سے اور مکروہ ہونا اوس صدقہ کا جو لوٹ آئے اوسکی طرف خود بندہ کے فعل سے علی ہذا القیاس باپ کے لئے اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کا واپس لے لینا اور اوسکو اپنے اوپر خرچ کرنا اور پھیرنا اوس کو مانند میراث کی نہ مانند خرید کے یا حق واپس لے لینے کی اور اگر کوئی کہنے والا کہے کہ بیشک مخصوص فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں والد کو جو ہبہ کرنیوالا ہے نہ تمام ہبہ کرنیوالوں کو پس جس صورت میں کہ لڑکے نے اپنے باپ کو کوئی چیز ہبہ کی ہو تو اوسکا حکم اوس صورت کے برخلاف ہوگا کہ جب باپ نے اپنے بیٹے کو کوئی چیز ہبہ کی ہو تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ دونو صورتوں کا ایک ہی حکم ہے لیکن ذکر فرمادینا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اون دونوں میں سے ایک کو اوس علت کی بنا پر جو ہم نے ذکر کی ہے بے پروا کرتا ہے آپ کے دونوں کو ذکر فرمانے سے اور اون دونوں کے ماسوا اور اون لوگوں کے ذکر فرمانے سے جنکا حکم اسباب میں مانند حکم ان دونو کی ہے اور بیشک فرمایا اللہ عز وجل نے کہ حرام کی گئیں تم پر مائیں تمہاری اور بیٹیاں تمہاری اور بہنیں تمہاری اور پھوپھیاں تمہاری اور خالائیں تمہاری اور بھتیجیاں تمہاری اور بھانجیاں تمہاری پس ان تمام کو نسبا حرام فرمایا پھر فرمایا کہ اور مائیں تمہاری جنہوں نے تمکو دودھ پلایا اور تمہاری رضاعی بہنیں اور نہیں ذکر فرمایا رضاعا حرام ہونے میں سوا ان دونوں کے اللہ تعالے کا اسطرح ذکر فرمانا اسپر دلیل ہوا کہ تمام وہ جو نسبا حرام کئے گئے رضاعت (دودھ پلانے) کی صورت میں ایک حکم رکھتے ہیں (یعنے حرام ہیں) اور بے نیاز کردیا حق تعالے کو ان دونوں کی حرمت رضاعی ذکر کردینے نے انکے ماسوا کو ذکر کرنے سے اسلئے کہ خدا تعالے نے نسبا حرام اون سب کو اکٹھا بیان فرمایا تاکہ معلوم ہو کہ نسب کے لحاظ سے ان سب کا ایک حکم ہے پھر منجملہ اون تمام کے بعض کا رضاعا حرام ہونا ذکر فرمانا اسکی دلیل ہوئی کہ ان تمام کا رضاعت میں ایک ہی (حرمت کا) حکم ہے

(قوله) **فان قال** رسول الله صلى الله عليه وسلم انما قال لا يحل لاحد ان يرجع في هبته فعم بذلك الناس جميعا ثم قال الا الوالد لولده على المعنى الذي ذكرنا دل ذلك على ان من سوى الوالد من الواهبين في رجوع الهبات اليهم برد الله عز وجل اياها كذلك واغناه ذكر بعضهم عن ذكر سائرهم فلم يكن في شيء من هذه الآثار ما يدلنا على ان للواهب ان يرجع في هبته فيقبضها اياها حتى يأخذها من الموهوب له كي يردها الى ملكه المتقدم الذي اخرجها منه بالهبة **فنظرنا** هل نجد فيما روى عن اصحاب

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا **فَاِذَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ مَنْ وَهَبَ هِبَةً فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا حَتّٰى يُثَابَ مِنْهَا بِمَا يَرْضٰى **وَاِذَا** يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِي غَطَفَانَ ابْنِ طَرِيْفٍ الْمُرِّيِّ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِصِلَةِ رَحِمٍ اَوْ عَلٰى وَجْهِ صَدَقَةٍ فَاِنَّهٗ لَا يَرْجِعُ فِيْهَا وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً يَرٰى اَنَّهٗ اِنَّمَا يُرَادُ بِهِ الثَّوَابُ فَهُوَ عَلٰى هِبَتِهٖ يَرْجِعُ فِيْهَا اِنْ لَمْ يَرْضَ مِنْهَا **فَهٰذَا** عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ فَرَّقَ بَيْنَ الْهِبَاتِ وَالصَّدَقَاتِ فَجَعَلَ الصَّدَقَاتِ لَا يُرْجَعُ فِيْهَا وَجَعَلَ الْهِبَاتِ عَلٰى ضَرْبَيْنِ فَضَرْبٌ مِنْهَا صِلَةُ الْاَرْحَامِ فَرَدَّ ذٰلِكَ اِلٰى حُكْمِ الصَّدَقَاتِ وَمَنَعَ الْوَاهِبَ مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْهَا وَضَرْبٌ مِنْهَا خِلَافُ ذٰلِكَ فَجَعَلَ لِلْوَاهِبِ اَنْ يَرْجِعَ فِيْهِ مَا لَمْ يَرْضَ مِنْهُ (**قوله**) **ترجمہ** اور اسی طرح رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ فرمایا کہ کسی کو اپنے ہبہ کا لوٹانا حلال نہیں تو یہ تمام لوگوں کو عام اور شامل ہوگیا پھر فرمایا مگر باپ اپنے لڑکے کیلئے موافق معنے مذکور کی تو اس نے دلالت کی اسپر کہ باپ کے ماسوا اور ہبہ کرنے والے اپنے اپنے ہبہ کو واپس لینے میں جبکہ خدا تعالے نے اوسپر لوٹایا ہو یہی حکم رکھتے ہیں اور اونکے بعض کا ذکر فرمادینا اونکے تمام کے ذکر کرنے سے کافی ہوگیا پس ان احادیث میں سے کسی میں اسپر دلیل نہ ہوئی کہ ہبہ کرنیوالیکو اپنا کیا ہوا ہبہ توڑ کر واپس لے لینا اور اوسکو پھر اپنی اوسی قدیم ملک کی طرف لوٹا لینا جس سے بوجہ ہبہ کے نکال کر دیا تھا جائز ہے اسلئے ہمنے غور کیا کہ آیا اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمکو اس میں کچھ حکم ملتا ہے تو ابراہیم بن مرزوق نے حدیث بیان کی ہمسے کہا حدیث بیان کی ہم سے مکی بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حنظلہ نے انہوں نے روایت کی سالم سے کہا سنا میں نے ابن عمرؓ کو فرماتے ہوئے کہ سنا میں نے عمر بن خطابؓ کو فرماتے ہوئے جو ہبہ کرے کسی چیز کو وہ اوسکا زیادہ سزاوار ہے یہانتک کہ اوسکو ہبہ کا بدلہ حسب دلخواہ مل جاسئے اور یونس نے حدیث بیان کی ہم سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہبؒ نے کہ مالکؒ نے حدیث بیان کی اون سے بروایت داؤد بن حصین انہوں نے روایت کی ابو غطفان بن طریف مری سے انہوں نے مروان بن حکم سے کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا جو ہبہ کرے کسی چیز کا بغرض صلہ رحمی یا بغرض صدقہ وخیرات پس وہ نہ واپس لے اوسکو اور جو ہبہ کرے کسی چیز کا بہ نیت بدلہ تو وہ اپنے ہبہ پر قائم رہیگا کہ واپس لے سکیگا جب اوس ہبہ سے راضی نہ ہوگا پس یہ حضرت عمرؓ ہیں کہ تفریق کی انہوں نے صدقوں اور ہبوں کے درمیان کہ صدقات کا حکم واپس نہ لینے کا قرار دیا اور ہبوں کی دو قسمیں ٹہرائیں ایک قسم صلہ رحمی اسکا حکم تو مانند صدقات کے بتلایا کہ واہب کو اسے واپس نہ لینا چاہئے اور ایک قسم اسکے برخلاف کہ اوس میں واہب کو اختیار رہتا ہے جب ناراض ہو اپنا ہبہ واپس لے لے (**قوله**) **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْاَزْرَقِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ قَالَ مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِذِي رَحِمٍ جَازَتْ وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ عَلِيٍّ

قال الواهب احق مالم یثب منها **فهذا** علی رضی الله عنه قد جعل للواهب الرجوع فی هبته مالم یثب منها فذلک عندنا علی الواهب الذی جعل له عمر الرجوع فی هبته علی ماذکر فی الحدیث الذی رویناه عنه قبل هذا حتی لا یتضاد قولهما رضی الله عنهما فی ذلک **وقد** حدثنا ابوبکرة قال ثنا ابوداؤد قال ثنا شعبة عن جابر عن القاسم فذکر باسناده مثله علی ما رویناه عن سلیمن **وقد** روی عن فضالة بن عبید نحو من هذا **حدثنا** ابوزرعة عبد الرحمن بن عمرو الدمشقی قال ثنا ابوصالح عبد الله بن صالح قال حدثنی معاویة بن صالح عن ربیعة بن یزید عن عبد الله بن عامر الیحصبی قال کنت عند فضالة بن عبید فاتاه رجلان یختصمان الیه فقال احدهما انی وهبت لهذا بازیا علی ان یثیبنی فلم یفعل فقال الاخر وهب لی ولم یذکر شیئا فقال له فضالة اردد الیه هبته فانما یرجع فی الهبة النساء وسقاط الرجال (قوله) **ترجمہ حدیث** بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن ابراہیم ارزق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ نے انہوں نے روایت کی اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عمر سے کہا جو ہبہ کرے کسی چیز کا ذی رحم کے لئے تو وہ جائز ہوا اور جو غیر ذی رحم (غیر رشتہ دار) کے لئے ہبہ کرے تو وہ اوسکا مستحق رہتا ہے جب تک بدلا نہ مل جائے حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی جابر جعفی سے کہا سنا میں نے قاسم بن عبد الرحمن کو حدیث بیان کرتے ہوئے عبد الرحمن بن ابزی سے انہوں نے علی سے کہا ہبہ کرنیوالا ہی زیادہ مستحق ہے جب تک اوسکا بدلہ نہ پائے پس یہ حضرت علی رض ہیں کہ انہوں نے ہبہ کرنیوالے کو لوٹانے کا حق بتلایا جب تک کہ اوسکا بدلہ نہ پالے تو یہ ہمارے نزدیک اوس ہبہ کرنیوالے پر محمول ہے کہ حضرت عمر رض نے اوسکو اپنے ہبہ کے لوٹانے کی اجازت دی موافق اوسکی جو ذکر کیا گیا اوس حدیث میں جسکو ہم اس سے پیشتر ادن سے روایت کر چکے تاکہ دونو صحابیوں کے قول متخالف نہ ہو جائیں اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی جابر سے انہوں نے قاسم سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل جیسا ہم سلیمان سے روایت کر چکے اور بیشک فضالہ بن عبید سے (بھی) اسی قسم کی روایت ہے حدیث بیان کی ہم سے ابوزرعہ عبد الرحمن بن عمرو دمشقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوصالح عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے معاویہ بن صالح نے انہوں نے روایت کی ربیعہ بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ بن عامر یحصبی سے کہا تھا میں فضالہ بن عبید کے پاس کہ آئے اونکے پاس دو شخص جھگڑا کرتے ہوئے پس اون میں سے ایک بولا کہ میں اسکو ایکبار اس شرط پر ہبہ کیا تھا کہ یہ مجھے اوسکا بدلہ دے اسنے بدلہ دیا نہیں دوسرا بولا کہ مجھے اسکا ہبہ کیا تھا اور کوئی بات نہیں کہی تھی تو فضالہ رض نے اوس سے فرمایا کہ اسکا ہبہ اسے واپس دے پس بلا شک ہبہ لوٹاتی ہیں عورتیں یا کمینہ لوگ (قوله) **حدثنا** فهد قال ثنا عبد الله بن صالح قال حدثنی معاویة بن صالح عن ربیعة بن یزید عن عبد الله بن عامر الیحصبی انه قال کنت عند فضالة بن عبید اذ جاءه رجلان یختصمان الیه فی باز فقال احدهما وهبت له بازیا وانا ارجوان یثیبنی منه فقال

الآخر نعم قد وهب لی بازیا ما سألته ولا تعرضت له فقال له فضالة اردد الیه هبته فانما یرجع فی الهبات النساء وشرار الاقوام **وقد** روی عن ابی الدرداء رضی الله عنه فی ذلک ایضا ما قد حدثنا فهد قال ثنا ابو صالح قال حدثنی معاویة بن صالح عن راشد بن سعد عن ابی الدرداء قال المواهب ثلاثة رجل وهب من غیر ان یستوهب فهی کسبیل الصدقة فلیس له ان یرجع فی صدقته ورجل استوهب فوهب فله الثواب فان قبل علی موهبته ثوابا فلیس له الا ذلک وله ان یرجع فی هبته ما لم یثب ورجل وهب واشترط الثواب فهو دین علی صاحبها فی حیاته وبعد وفاته **فهذا** ابو الدرداء رضی الله عنه قد جعل ما کان من الهبات تخرجه مخرج الصدقات فی حکم الصدقات منع الواهب من الرجوع فی ذلک کما یمنع المتصدق من الرجوع فی صدقته وجعل ما کان منها بغیر هذا الوجه مما لم یشترط ثواب مما یرجع فیه ما لم یثب الواهب علیه وجعل ما اشترط فیه العوض فی حکم البیع فجعل العوض لواهبه واجبا علی الموهوب له فی حیاته **فهذا** احکم الهبات عندنا فاما ما ذکرنا من انقطاع رجوع الواهب فی هبته بموت الموهوب له او باستهلاکه الهبة فلما روی عن عمر رضی الله عنه ایضا فی ذلک (**قوله**) **حدثنا** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے معاویہ بن صالح نے انہوں نے روایت کی ربیعہ بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن عامر یحصبی سے کہ انہوں نے کہا میں تھا فضالہ بن عبید کے پاس کہ آئے آپ کے پاس دو شخص جھگڑا کرتے ہوئے باز لیلئے پس ایک نے کہا کہ میں نے اسکو ایک باز دیا تھا اور مجھکو امید تھی کہ یہ شخص مجھے اوسکا بدلا دیگا پس دوسرا بولا کہ ہاں بیشک اسنے مجھے ایک باز دیا تھا نہ میں نے اس سے طلب کیا تھا اور نہ اس سے درخواست کی تھی پس فضالہ نے اوس سے فرمایا کہ اوسکا ہبہ واپس دیدے پس بجز اسکے نہیں کہ لوٹاتی ہیں ہبونکو عورتیں اور بدتریں قومیں اور ابو دارد رضی سے بھی اسبارہمیں مروی ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے معاویہ بن صالح نے انہوں نے روایت کی راشد بن سعد سے انہوں نے ابو دارد سے فرمایا ہبہ کرنیوالے تین قسم پر ہیں ایک وہ شخص جسنے ہبہ کیا بدوں اسکے کہ اوس سے ہبہ طلب کیا گیا ہو تو وہ مانند صدقہ کے ہے اسلئے اوسکو اپنا صدقہ پھیرنا جائز نہیں دوسرا وہ جس سے ہبہ طلب کیا گیا پس اوس نے ہبہ کر دیا تو اوسکے لئے بدلا ہے پس اگر وہ اپنے ہبہ پر بدلا قبول کرلے تو اوسکے لئے صرف یہ بدلا ہی ہے اور جبتک اوسکو بدلا نہ ملے اوسوقت تک واپس لے سکتا ہے تیسرا وہ جس نے کسی چیز کا ہبہ کیا اور اوسپر بدلا شرط کرلیا تو وہ بدلا اوسپر قرض رہیگا زندگی میں بھی اور بعد مرنیکے بھی پس یہ ابو درداء ہیں کہ انہوں نے ہبوں کا حکم صدقوں کا سا قرار دیا اور ہبہ کرنیوالے کو ہبہ کا لوٹانا ناجائز ٹھیرایا جسطرح صدقہ کرنیوالیکو اپنے صدقہ کا واپس لینا منع ہے اور جو قسم ہبہ کی اسکے سوا ہے مگر اوس میں بدلا شرط نہیں کیا گیا اوسکا حکم یہ بتلایا کہ جبتک اوسکا بدلا نہ ملجائے اوسوقت تک اوسکو لوٹا لینا درست ہی اور جس ہبہ میں عوض کی شرط ہوگئی ہو اوسکا حکم بیع کا سا قرار دیا اسی وجہ سے اوسکے ہبہ کرنے والے کے لئے موہوب لہ پر اوسکے زندگی اور موت میں بدلا واجب قرار دیا پس یہی حکم ہبوں کا ہمارے نزدیک ہے لیکن یہ جو ہم نے ذکر کیا کہ اگر موہوب لہ انتقال کرجائے یا وہ ہبہ کو فنا

کرے تو ہبہ کرنے والا اپنے ہبہ کو لوٹا نہیں سکتا تو اوسکی وجہ وہ ہے جو حضرت عمرؓ سے اس بارہ میں مروی ہے ؛

حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ يَعْنِىْ مِثْلَ حَدِيْثِهِ الَّذِىْ ذَكَرْنَا فِى الْفَصْلِ الَّذِىْ قَبْلَ هٰذَا الْفَصْلِ وَزَادَ اَوْ يَسْتَهْلِكُهَا اَوْ يَمُوْتُ اَحَدُهُمَا **فَجَعَلَ** عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اِسْتِهْلَاكَ الْهِبَةِ يَمْنَعُ وَاهِبَهَا مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْهَا وَجَعَلَ مَوْتَ اَحَدِهِمَا يَقْطَعُ مَا لِلْوَاهِبِ فِيْهَا مِنَ الرُّجُوْعِ اَيْضًا فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ **وَقَدْ** رُوِىَ عَنْ شُرَيْحٍ فِى الْهِبَةِ نَظِيْرُ مَا قَدْ رُوِىَ عَنْ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُحَدِّثُ اَنَّ شُرَيْحًا قَالَ مَنْ اُعْطِىَ فِىْ قَرَابَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ صِلَةٍ فَعَطِيَّتُهُ جَائِزَةٌ وَالْجَانِبُ الْمُسْتَقْرِبُ يُثَبُ مِنْ هِبَتِهِ اَوْ يُرَدُّ عَلَيْهِ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهُ **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ وَاَمَّا هِبَةُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الزَّوْجَيْنِ لِصَاحِبِهِ **فَاِنَّ** اَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ امْرَاَةً وَهَبَتْ لِزَوْجِهَا هِبَةً ثُمَّ رَجَعَتْ فِيْهَا فَاخْتَصَمَا اِلٰى شُرَيْحٍ فَقَالَ لِلزَّوْجِ شَاهِدَاكَ اَنَّهَا اَعْطَتْكَ اِيَّاهَا وَوَهَبَتْ لَكَ مِنْ غَيْرِ كُرْهٍ وَلَا هَوَانٍ وَاِلَّا فَيَمِيْنُهَا لَقَدْ وَهَبَتْ لَكَ عَنْ كُرْهٍ وَهَوَانٍ **فَهٰذَا** شُرَيْحٌ قَدْ سَاَلَ الزَّوْجَ الْبَيِّنَةَ اَنَّهَا وَهَبَتْ لَهُ لَا عَنْ كُرْهٍ بَعْدَ ارْتِجَاعِهَا فِى الْهِبَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْبَيِّنَةَ لَوْ ثَبَتَتْ عِنْدَهُ عَلٰى ذٰلِكَ لَرَدَّ الْهِبَةَ اِلَيْهِ وَلَمْ يُجِزْ لَهَا الرُّجُوْعَ فِيْهَا وَقَدْ كَانَ مِنْ رَاْيِهِ اَنَّ لِلْوَاهِبِ الرُّجُوْعَ فِىْ هِبَتِهِ اِلَّا مِنْ ذِى الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ فَجَعَلَ الْمَرْاَةَ فِىْ هٰذَا كَذِى الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ فَهٰكَذَا نَقُوْلُ **وَاَمَّا** الزَّوْجُ لِامْرَاَتِهِ فَاِنَّ اَبَا بَكْرَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ مَنْصُوْرٍ قَالَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِذَا وَهَبَتِ الْمَرْاَةُ لِزَوْجِهَا اَوْ وَهَبَ الرَّجُلُ لِامْرَاَتِهِ فَالْهِبَةُ جَائِزَةٌ وَلَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا اَنْ يَرْجِعَ فِىْ هِبَتِهِ

قوله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ نے انہوں نے روایت کی حجاج سے انہوں نے حکم سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے اوسکی مثل یعنے مانند اونکی اوس حدیث کی جسکو ہم اس سے پہلی فصل میں ذکر کر چکے اور زیادہ کیا اور ہلاک کرے اوسکو یا اون میں سے ایک مرجاوے پس ٹھیرایا حضرت عمرؓ نے ہبہ کے ہلاک کردینے کو اوسکے واپس لینے سے مانع اسی طرح اون دونوں میں سے ایک کے مرجانیکو کہ وہ بھی واپس لینے سے منع کرتا ہے پس ہم بھی اسکے قائل ہوئے اور حضرت شریحؒ سے ہبہ کے بارہ میں بھی حضرت عمرؓ کے مثل مروی ہے حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہؓ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمرؓ نے کہا خبر دی ہمکو جریر بن حازم نے کہا سنا میں نے محمد کو حدیث بیان کرتے ہوئے کہ شریح نے کہا جو شخص دیا جائے رشتہ داری یا بھلائی یا صلہ رحمی کی وجہ سے تو اوسکا عطیہ جائز ہوچکا اور جس جانب سے ثواب مقصود ہو وہ ہبہ سے بدلا دے یا اوسکو لوٹا دے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی ایوب سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے شریح سے اوسکی مثل ابوجعفر نے کہا اور رہا ہبہ کرنا ہر واحد کا خاوند بیوی میں سے دوسرے کو پس بیشک ابوبکرہ رضہ نے حدیث بیان کی ہم سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن سلمہ نے انہوں نے روایت کی ایوب سے انہوں نے محمد سے کہ ایک عورت نے ہبہ کیا اپنے خاوند کو پھر اوسنے اوسکو واپس لے لیا پھر جھگڑا لے گئے شریح کیطرف پس فرمایا

خاوند سے کہ تیرے پاس دو گواہ ہیں اسکے کہ اون دونوں نے دیکھا اوس عورت کو ہبہ کرتے ہوئے تیرے واسطے بغیر زبردستی اور سستی کے ورنہ پس عورت کی قسم ہونی چاہئے کہ قسم بخدا ہبہ کیا تھا میں نے تجھکو زبردستی اور سستی سے پس یہ شریح ہیں کہ طلب کئے انہوں نے خاوند سے گواہ اس امر کے کہ عورت نے ہبہ کیا بغیر زبردستی بعد ہبہ کو لوٹا لینے کے تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ اگر اونکے نزدیک اسپر کوئی حدیث ثابت ہوتی تو البتہ لوٹا دیتے ہبہ کو مرد کیطرف اور جائز نہ رکھتے عورت کے لئے ہبہ واپس لینے کو اور بیشک اونکی یہ رائے تھی کہ ہبہ کرنیوالیکو اپنے ہبہ کا واپس لینا جائز ہے مگر ذی رحم محرم سے پس انہوں نے بیوی کو اس حکم میں ذی رحم محرم کی مانند ٹھیرایا اسی کے ہم بھی قائل ہوئے اور رہا ہبہ کرنا خاوند کا اپنی بیوی کو پس بیشک حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر نے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے انہوں نے روایت کی ابو منصور سے کہا فرمایا ابراہیم نے کہ جب ہبہ کرے عورت اپنے خاوند کے لئے یا ہبہ کرے مرد اپنی عورت کے لئے تو ہبہ درست ہی اور اون دونوں میں سے کسیکو اپنے ہبہ کا واپس لینا درست نہیں (قولہ) **حَدَّثَنَا** سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ الزَّوْجُ وَالْمَرْاَةُ بِمَنْزِلَةِ ذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ اِذَا وَهَبَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ لَمْ يَكُنْ لَهٗ اَنْ يَرْجِعَ **فَجُعِلَ** الزَّوْجَانِ فِيْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ كَذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ فَمُنِعَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْمَا وَهَبَ لِصَاحِبِهٖ فَهٰكَذَا نَقُوْلُ **وَقَدْ** وَصَفْنَا فِيْ هٰذَا مَا ذَهَبْنَا اِلَيْهِ فِي الْهِبَاتِ وَمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اِذْ لَمْ نَعْلَمْ عَنْ اَحَدٍ مِّثْلِ مَنْ رَّوَيْنَاهَا عَنْهُ خِلَافًا لَّهَا فَتَرَكْنَا النَّظَرَ مِنْ اَجْلِهَا وَقَلَّدْنَاهَا وَقَدْ كَانَ النَّظَرُ لَوْ خُلِّيْنَا وَاِيَّاهُ خِلَافَ ذٰلِكَ وَهُوَ اَنْ لَّا يَرْجِعَ الْوَاهِبُ فِي الْهِبَةِ لِغَيْرِ ذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ كَمَا لَا يَرْجِعُ فِي الْهِبَةِ لِذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ لِاَنَّ مِلْكَهٗ قَدْ زَالَ عَنْهَا بِهِبَتِهٖ اِيَّاهَا وَصَارَ لِلْمَوْهُوْبِ لَهٗ دُوْنَهٗ فَلَيْسَ لَهٗ نَقْضُ مَا قَدْ مَلَكَ عَلَيْهِ اِلَّا بِرِضَاءِ مَالِكِهٖ وَلٰكِنَّ اتِّبَاعَ الْاٰثَارِ وَتَقْلِيْدَ اَئِمَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ اَوْلٰى فَلِذٰلِكَ قَلَّدْنَاهَا وَاقْتَدَيْنَاهَا وَجَمِيْعُ مَا بَيَّنَّا فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ (قولہ) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے محمد بن حسن سے انہوں نے ابو حنیفہ سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے کہ انہوں نے فرمایا کہ عورت اور خاوند بمنزلہ ذی رحم محرم کے ہیں کہ جب اون میں سے ایک دوسرے کو ہبہ کرے تو اوسے واپس لینا جائز نہیں تو خاوند بیوی ان حدیثوں میں ذی رحم محرم کی مانند قرار دئے گئے اسلئے منع کیا گیا اونمیں سے ہر ایک کو اوس چیز کے واپس لینے سے جو اوسنے اپنے ساتھی کو ہبہ کی ہو پس ہم بھی اسی کے قائل ہوئے اور بیشک ہم نے بیان کیا ہبوں کے اندر اپنے مذہب کو اور جو حدیثیں کہ ہم نے ذکر کیں چونکہ ہم کو کسی ایسے شخص سے اونکا خلاف معلوم نہ ہوا جو اون حضرات کے ہم پایہ ہو جن سے ہم نے یہ حدیثیں روایت کیں اسلئے ہم نے اونکی وجہ سے دلیل نظری ترک کر دی اور اون حدیثوں ہی کی پیروی کی اور بیشک دلیل نظری اگر نقول و روایات سے بسر کی جاتی تو ان حدیثوں کے خلاف ہوتی اور وہ یہ کہ نہ واپس لے سکے ہبہ کرنیوالا ہبہ کو غیر ذی رحم محرم سے بھی جسطرح واپس نہ لے ذی رحم محرم سے اسلئے کہ ہبہ کرنے والی کی ملک ہبہ سے زائل ہو چکی بوجہ اوسکو ہبہ کر دینے کے اور موہوب لہ کی بالخصوص ملک

ہوگئی واہب کی نہ رہی پس اوسکو جائز نہ ہوگا کہ جس چیز کا دوسرے کو مالک بنا دیا اوسکی ملک کو توڑے مگر اوسکے مالک کی رضامندی سے لیکن پیروی احادیث کی اور ائمہ اہل علم کی تقلید زیادہ بہتر ہے پس اسیوجہ سے ہم نے اونکی تقلید کی اور اونکے پیرو ہوئے اور تمام وہ جو ہم نے اسباب میں بیان کیا امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا قول ہے ✣

بَابُ الرَّجُلِ يَنْحَلُ بَعْضَ بَنِيهِ دُونَ بَعْضٍ

باب اوس شخص کے بیان میں جو اپنے کسی بیٹے کو دے نہ کسی کو

(قوله) **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ نَحَلَنِي أَبِي غُلَامًا فَأَمَرَتْنِي أُمِّي أَنْ أَذْهَبَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِأُشْهِدَهُ عَلَى ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَكُلَّ وَلَدِكَ أَعْطَيْتَهُ فَقَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ حَدَّثَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ إِنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَارْجِعْهُ **قَالَ** أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا نَحَلَ بَعْضَ بَنِيهِ دُونَ بَعْضٍ أَنَّ ذٰلِكَ بَاطِلٌ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا قَدْ كَانَ النُّعْمَانُ فِي وَقْتِ مَا نَحَلَهُ أَبُوهُ صَغِيرًا فَكَانَ أَبُوهُ قَابِضًا لَهُ لِصِغَرِهِ عَنِ الْقَبْضِ لِنَفْسِهِ فَلَمَّا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ارْدُدْهُ بَعْدَ مَا كَانَ فِي حُكْمِ مَا قُبِضَ دَلَّ هٰذَا أَنَّ النَّحْلَ مِنَ الْوَالِدِ لِبَعْضِ وَلَدِهِ دُونَ بَعْضٍ لَا يَمْلِكُهُ الْمَنْحُولُ وَلَا يَنْعَقِدُ لَهُ عَلَيْهِ هِبَةٌ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يُسَوِّيَ بَيْنَ وَلَدِهِ فِي الْعَطِيَّةِ لِيَسْتَوُوا فِي الْبِرِّ وَلَا يُفَضِّلَ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَيُوقِعَ ذٰلِكَ لَهُ الْوَحْشَةَ فِي قُلُوبِ الْمَفْضُولِينَ مِنْهُمْ فَإِنْ نَحَلَ بَعْضَهُمْ شَيْئًا دُونَ بَعْضٍ وَقَبَضَهُ الْمَنْحُولُ لِنَفْسِهِ إِنْ كَانَ كَبِيرًا أَوْ قَبَضَهُ لَهُ أَبُوهُ مِنْ نَفْسِهِ إِنْ كَانَ صَغِيرًا بِإِعْلَامِهِ إِيَّاهُ وَالْإِشْهَادِ بِهِ فَهُوَ جَائِزٌ

(قوله) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہری نے انہوں نے روایت کی محمد بن نعمان اور حمید بن عبد الرحمن سے دونو نے خبر دی اونکو کہ انہوں نے سنا نعمان بن بشیر کو کہتے ہوئے کہ دیا مجھکو میرے باپ نے ایک غلام پس حکم دیا مجھکو میری ماں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس جانیکو تاکہ اونکو اسپر گواہ بناؤں پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کیا اپنے تمام بچوں کو ایک ایک غلام دیا ہے تو نے تو انہوں نے عرض کیا نہیں تو آپنے فرمایا لوٹا لے اوسکو حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ مالک نے حدیث بیان کی اونسے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف اور محمد بن نعمان بن بشیر سے دونوں نے حدیث بیان کی اونسے نعمان بن بشیر سے کہا اونکا باپ لایا اونکو رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں اور عرض کیا کہ میں نے دیا ہے اپنے اس بیٹے کو

اپنا ایک غلام تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا اپنے تمام بچونکو دیا ہے ایک ایک غلام اوسنے عرض
کیا نہیں تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پس واپس لے لے اوسکو ابو جعفر نے کہا پس ایک گروہ اسطرف
گیا کہ آدمی اگر کسی بیٹے کو دے کسی کو نہ دے تو یہ باطل ہے اور استدلال کیا انہوں نے اس میں اس حدیث سے
اور کہا کہ تھے نعمان جسوقت اونکو اونکے باپ نے غلام دیا بچے (نابالغ) اسلئے اونکے باپ اونکیطرف سے اوس غلام کے
قابض تھے پس جبکہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوٹا لے اوسکو بعد اسکے کہ ہو گیا وہ حکم میں مقبوض کے تو دلالت
کی اس نے اس امر پر کہ والد کا اپنے کسی بچہ کو دینا اور کسی کو نہ دینا دی ہوی چیز کو اوسکی مملوک نہیں بناتا اور نہ وہ ہبہ قرار
پاتا ہے اور مخالفت کی اونکی اس میں دوسروں نے اور کہا کہ مناسب ہے آدمی کو کہ برابری کرے اپنے تمام بچوں میں عطیہ
کے اندر تاکہ بہلائی میں وہ سب برابر ہو جائیں اور اونمیں سے بعض کو بعض پر فضیلت ہو جائے تاکہ اون بچوں کے دلوں میں
جنپر دوسرونکو فضیلت دی نفرت نہ پیدا ہو پس اگر بچوں میں سے کسی کو عطا کیا اور کسی کو نہ کیا اور جسکو دیا اوسنے
دی ہوی چیز کا خود قبضہ کر لیا اگر وہ بالغ تھا یا اوسکی جانب سے اوسکے باپ نے قبضہ کر لیا اگر وہ نابالغ تہا بشرطیکہ اسکی اوسکو
خبر کر دی اور لوگونکو اسپر گواہ بنایا ہو تو جائز ہے ۔ (قولہ) **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ اَنَّ حَدِيْثَ النُّعْمَانِ
الَّذِيْ ذَكَرْنَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَلٰى مَا ذَكَرُوْا وَلَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ اَنَّهٗ كَانَ حِيْنَئِذٍ صَغِيْرًا وَلَعَلَّهٗ وَقَدْ كَانَ كَبِيْرًا وَلَمْ
يَكُنْ قَبَضَهٗ **وَقَدْ** رُوِيَ اَيْضًا عَلٰى غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ **فَحَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ
قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ
قَالَ انْطَلَقَ بِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغُلَامِيْ نُحْلٰى لِيُشْهِدَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهٗ مِثْلَ
هٰذَا فَقَالَ لَا قَالَ اَيَسُرُّكَ اَنْ يَكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِي الْبِرِّ كُلُّهُمْ سَوَاءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَاَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ
فَكَانَ وَالَّذِيْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِبَشِيْرٍ فِيْمَا كَانَ نَحَلَهُ
النُّعْمَانَ اَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ **فَهٰذَا** دَلِيْلٌ اَنَّ الْمِلْكَ ثَابِتٌ لِاَنَّهٗ لَوْ لَمْ يَثْبُتْ لَا يَصِحُّ قَوْلُهٗ
فَهٰذَا خِلَافُ مَا فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ لِاَنَّ هٰذَا الْقَوْلَ لَا يَدُلُّ عَلٰى فَسَادِ الْعَقْدِ الَّذِيْ كَانَ
عَقَدَهُ النُّعْمَانُ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ يَتَوَقَّى الشَّهَادَةَ عَلٰى مَا لَهٗ اَنْ يَشْهَدَ عَلَيْهِ وَ
عَلَى الْاُمُوْرِ الَّتِيْ قَدْ كَانَتْ وَكَذٰلِكَ لِمَنْ بَعْدَهٗ لِاَنَّ الشَّهَادَةَ اِنَّمَا هِيَ اَمْرٌ تَبَرَّعَ بِهِ الشَّاهِدُ لِلْمَشْهُوْدِ
لَهٗ فَلَهٗ اَنْ لَا يَتَضَمَّنَ ذٰلِكَ **وَقَدْ** يَحْتَمِلُ غَيْرَ هٰذَا اَيْضًا فَيَكُوْنُ ۔۔۔ قَوْلُهٗ اَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ
اَيْ اِنِّيْ اَنَا الْاِمَامُ وَالْاِمَامُ لَيْسَ مِنْ شَاْنِهٖ اَنْ يَشْهَدَ وَاِنَّمَا مِنْ شَاْنِهٖ اَنْ يَحْكُمَ وَفِيْ قَوْلِهٖ اَشْهِدْ عَلٰى
هٰذَا غَيْرِيْ دَلِيْلٌ عَلٰى صِحَّةِ الْعَقْدِ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ
عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ عَلٰى مِنْبَرِنَا هٰذَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا بَيْنَ
اَوْلَادِكُمْ فِي الْعَطِيَّةِ كَمَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يُسَوُّوْا بَيْنَكُمْ فِي الْبِرِّ (قولہ) **ترجمہ** اور دوسرون کے واسطے دلیل
اسکے اندر یہ ہے کہ حدیث نعمان جسکو ہم ذکر کر چکے بیشک روایت کی گئی ہے اونسے جسطرح انہون نے
ذکر کی اور اوس میں کوئی دلیل اسپر نہیں کہ نعمان اوسوقت نابالغ تھے ہو سکتا ہے کہ بالغ ہون اور قبضہ
اوسکا نہ کیا ہو اور بیشک پہلی حدیث ایک اور صورت سے بہی روایت کی گئی ہے جو اوس صورت کے

خلاف ہے چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ناصح کے بیٹے حصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے انہوں نے روایت کی داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے کہا لے گئے مجھکو میرے باپ نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کی خدمت میں اور دیا تھا انہوں نے مجھکو عطیہ تاکہ گواہ نادیں آپکو اسپر تو آپنے فرمایا کیا تمام بچونکو تونے ایک ایک غلام دیا ہے تو انہوں نے کہا نہیں تو آپنے فرمایا کیا تجھکو یہ پسند آتا ہے کہ سب بچے بھلائی میں برابر ہوں تو انہوں نے کہا ہاں تو آپنے فرمایا کہ پھر اسپر میرے سوا کسی اور کو گواہ کرلے پس اس حدیث میں رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کا دربارہ اوس غلام کے جو بشیر نے نعمان کو دیدیا تھا یہ حکم ہے کہ گواہ بنا اسپر میرے سوا کسی اور کو (نہ مجھکو) اور یہ دلیل ہے اس امر کی کہ ملک ثابت ہو چکی اسلیے کہ اگر ثابت نہ ہوئی ہوتی تو نہ صحیح ہوتا فرمان آپ کا پس یہ پہلی حدیث کے مخالف ہے کیونکہ آپ کا یہ فرمان اوس عقد کے فاسد ہونے پر دلالت نہیں کرتا جسکا عقد نعمان نے کیا تھا اسلئے کہ نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کبھی نہ بچے رہتے تھے گواہ بننے سے اوس امر پر کہ جائز ہوتا آپکو اوسپر گواہ بننا اور اسی طرح آپکے بعد کے لوگوں کے لئے کیونکہ گواہی بجز اسکے نہیں کہ ایک ایسی شی ہے کہ گواہ مشہود لہ (گواہی جسکے نفع کی ہو) کے واسطے اوسکا ضامن بنتا ہے پس اوسکو جائز ہے کہ اوسکا ضامن نہ بنے اور احتمال اسکے سوا کا بھی ہے کہ ہو فرمانا آپ کا گواہ بنا اسپر میرے سوا غیر کو اس معنے کر کہ میں حاکم ہوں جکی شان سے گواہ بننا نہیں ہے اور بجز اسکے نہیں کہ اوسکی شان سے حکم کرنا ہے اور آپکے یہ فرماتے ہیں کہ گواہ بنا اسپر میرے سوا دوسرے کو عقد کے صحیح ہونے پر دلیل ہے اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے آدم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ورقا نے انہوں نے روایت کی مغیرہ سے انہوں نے شعبی سے کہا سنا میں نے نعمان کو ہمارے منبر پر کہتے ہوئے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے برابری کرو اپنی اولاد کے درمیان عطیہ میں جسطرح کہ تمام اولاد کے درمیان بھلائی میں برابری ہونیکو تم پسند کرتے ہو قولہ **قال** ابو جعفر

فَكَانَ الْمَقْصُوْدُ اِلَيْهِ فِي هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ الْاَمْرُ بِالتَّسْوِيَةِ بَيْنَهُمْ فِي الْعَطِيَّةِ لِيَسْتَوُوْا جَمِيْعًا فِي الْبِرِّ وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنْ ذِكْرِ فَسَادِ الْعَقْدِ الْمَعْقُوْدِ عَلَى التَّفْضِيْلِ **حدثنا** فهد قال ثنا ابوبكر بن ابي شيبة قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ اَعْطَانِيْ اَبِيْ عَطِيَّةً فَقَالَتْ اُمِّيْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ قَدْ اَعْطَيْتُ ابْنِيْ مِنْ عَمْرَةَ عَطِيَّةً وَاِنِّيْ اُشْهِدُكَ فَقَالَ كُلَّ وَلَدِكَ اَعْطَيْتَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ **فليس** فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ بِرَدِّ الشَّيْءِ وَاِنَّمَا فِيْهِ الْاَمْرُ بِالتَّسْوِيَةِ **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا ابو عمر الحوضي قَالَ ثَنَا سُرَيْجٌ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ انْطَلَقَ اَبِيْ يَحْمِلُنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِشْهَدْ اَنِّيْ قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَالِيْ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ اَمَا يَسُرُّكَ اَنْ يَكُوْنُوْا لَكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا اِذًا

(قولہ) **ترجمہ** ابو جعفر نے کہا پس مقصود آپ کا اس حدیث میں حکم فرمانا برابری کا ہے اونکے مابین عطیہ میں تاکہ

وہ سب کے سب بھلائی میں برابر ہو جائیں اور اس حدیث میں اوس عقد کے فاسد ہونیکا کوئی ذکر نہیں جو بعض کی فضیلت کے ساتھ منعقد ہوا ہو حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عباد بن عوام نے انہوں نے روایت کی حصین سے انہوں نے شعبی سے کہا سنا میں نے نعمان بن بشیر کو کہتے ہوئے کہ دیا مجھکو میرے باپ نے ایک عطیہ تو میری ماں عمرہ بنت رواحہ نے کہا کہ میں راضی نہ ہونگی جب تک تم رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسپر گواہ نہ بناؤ گے پس آئے وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت میں اور عرض کیا کہ میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ سے پیدا ہے ایک عطیہ دیا ہے اور میں آپکو اوسپر گواہ بنانا چاہتا ہوں تو آپنے فرمایا کیا اپنے تمام بچونکو اسی کی مثل دیا ہے عرض کیا نہیں فرمایا آپنے پس ڈرو خدا تعالٰے سے اور انصاف کرو اپنی اولاد کے درمیان پس اس حدیث میں یہ کچھ نہیں کہ آپنے کسی چیز کے لوٹانے کا حکم دیا ہو اور بجز اسکے نہیں کہ آپنے برابری کرنیکا حکم ہے حدیث بیان کی ہم سے داؤد نے انہوں نے روایت کی شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے کہا لے گئے مجھکو میرے باپ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت میں پس عرض کیا ای رسول خدا گواہ ہو جئے اس امر پر کہ میں نے دیدیا نعمان کو اپنے فلان فلان مال سے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونسے فرمایا کیا اپنی تمام اولاد کو دیا ہے انہوں نے کہا نہیں تو حضور نے فرمایا کیا تجھکو یہ پسند نہیں کہ تیری تمام اولاد بھلائی کے اندر برابر ہو انہوں نے کہا ہاں پسند ہی تو حضور نے فرمایا کہ تو میں گواہ نہیں بنتا (قوله) **فقد** اُختُلِفَ لفظُ حدیثِ داؤدَ ھٰذا فیما رُوِیَ عنہُ مُرجّیٰ ھٰھُنا و فیما رُوِیَ عنہُ وھیبٌ فیما قد تقدّمَ فی ھٰذا البابِ ھٰکذا رواہُ الشعبیُّ عن النعمانِ **وقد** رواہُ ابو الضحیٰ عن النعمانِ ایضاً **حدثنا** محمدُ بن خزیمۃَ قال ثنا مسددٌ قال ثنا یحییٰ عن فطرٍ ح وحدثنا فہدٌ قال ثنا ابو نعیمٍ قال ثنا فطرٌ قال ثنا ابو الضحیٰ قال سمعتُ النعمانَ بن بشیرٍ یقولُ ذھبَ بی ابی الی رسولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیُشھِدَہٗ علیٰ شیءٍ اعطانیہِ فقال ألکَ ولدٌ غیرُہٗ قال نعم فقال بیدِہٖ الا سوّیتَ بینھم **فلم** یُخبِرْ فی ھٰذا الحدیثِ انہٗ امرہٗ بردِّہٖ وانما قال الا سوّیتَ بینھم علیٰ طریقِ المشورۃِ وانّ ذٰلکَ لو فعلہٗ کان افضلَ **وقد** رُوِیَ عن جابرِ بن عبدِ اللہِ رضی اللہ عنھما عن النبیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی قصۃِ النعمانِ ھٰذا خلافُ کلِّ ما رُوِّینا عن النعمانِ **حدثنا** فہدٌ قال ثنا النفیلیُّ قال ثنا زھیرٌ قال ثنا ابو الزبیرِ عن جابرٍ قال قالتِ امرأۃُ بشیرٍ لبشیرٍ انحَلْ ابنی غلامَکَ واشھِدْ لی رسولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیہ قال فاتی النبیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا رسولَ اللہِ انّ بنتَ فلانٍ سألتنی ان انحلَ ابنھا غلامی وقالتْ اشھِدْ رسولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال الہٗ اخوۃٌ قال نعم قال أکلَّھم اعطیتَہٗ قال لا قال فانّ ھٰذا لا یصلحُ وانّی لا اشھدُ الا علیٰ حقٍّ **ففی ھٰذا** الحدیثِ انّ النبیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انما کان امرہٗ لبشیرٍ بالردِّ قبلَ انفاذِ بشیرٍ الصدقۃَ فاشارَ النبیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیہ بما ذکرنا وھٰذا اخلافُ جمیعِ ما رُوِیَ عن النعمانِ لانّ فی تلکَ الاحادیثِ انہٗ نحلہٗ قبلَ ان یجیءَ بہٖ الی النبیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانہٗ قال للنبیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی نحلتُ ابنی ھٰذا الذا فاخبرَ انہٗ قد کان فعلَ **وفی** حدیثِ جابرٍ

هٰذَا اِخْبَارُهٗ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِسُؤَالِ امْرَأَتِهٖ اِیَّاهُ فَكَانَ كَلَامُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِیَّاهُ بِمَا كَلَّمَهٗ بِهٖ عَلٰی طَرِیْقِ الْمَشُوْرَةِ وَعَلٰی مَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّفْعَلَ عَلَیْهِ الشَّیْءُ اِنْ اٰثَرَ اَنْ یَّفْعَلَهٗ **وَقَدْ** رَوٰی شُعَیْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الزُّهْرِیِّ مُوَافِقًا لِهٰذَا الْمَعْنٰی (**قوله**) **ترجمہ** پس داؤدکی اس حدیث کے الفاظ جس کو اون سے مرجی نے اس جگہ اور وہیب نے اس باب میں پہلے روایت کیا مختلف ہیں۔ اسی طرح اس حدیث کو شعبی نے نعمان سے روایت کیا اور نیز اس کو ابوضحی نے نعمان سے روایت کیا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیٰی نے انہوں نے روایت کی فطر سے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فطر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوضحی نے کہا سنا میں نے نعمان بن بشیر کو کہتے ہوئے کہ لیگئے مجھکو میرے باپ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت میں تاکہ گواہ بناوین آپکو اوس چیز پر جو دی تھی انہوں نے مجھکو تو فرمایا آپنے کیا تیرے پاس اسکے سوا کوئی اور بچہ ہے انہوں نے کہا ہاں تو آپنے فرمایا اشارہ کرکے ہاتھ سے کہ کیوں نہ برابری کی تو نے اونکے درمیان پس اس حدیث میں اس امر کی خبر نہیں دیگئی کہ آپنے حکم دیا ہو اونکو اوسکے لوٹانے کا اور اوسکے سوا نہیں کہ فرمایا آپنے کیوں نہ برابری کی تو نے اونکے درمیان بطریق مشورہ کے اور اس غرض سے کہ اگر کرتے وہ ایسا تو بہتر ہوتا اور بیشک روایت کیا گیا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ان ہی نعمان کے قصہ میں برخلاف تمام اون روایتوں کے جو ہم نے اونسے روایت کیں حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نفیلی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوزبیر نے انہوں نے روایت کی جابر سے کہا بشیر کی بیوی نے بشیر سے کہا کہ میری بیٹے کو اپنا غلام دیدو اور میرے لئے اسپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گواہ بنا کو کہا پس آئے وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاں کی بیٹی نے درخواست کی مجھ سے کہ دیدوں اوسکے بیٹے کو اپنا غلام اور کہا کہ گواہ کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو آپنے فرمایا کہ کیا اوسکے اور بھائی ہیں انہوں نے کہا ہاں آپنے فرمایا کیا اون تمام کو دیا ہے تو نے یہ غلام انہوں نے کہا نہیں تو آپنے فرمایا کہ یہ ٹھیک نہیں اور میں نہیں گواہ بنتا ہوں مگر امر حق پر تو اس حدیث کے اندر یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم فرمانا بشیر کو لوٹا لینے کا بجز اسکے نہیں کہ تہا قبل ختم کرنے بشیر کے صدقہ کو اسلئے اشارہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکا جو ہم نے ذکر کیا اور یہ تمام اون حدیثوں کے خلاف ہے جو نعمان سے روایت کی گئیں کیونکہ اون حدیثوں میں یہ ہے کہ بشیر نے دیدیا نعمان کو پہلے اس سے کہ لائے اونکو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور انہوں نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو اسقدر مال دیا ہے پس خبر دی بشیر نے کہ میں ایسا کرچکا ہوں اور جابر کی اس حدیث میں خبر دینا بشیر کا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی بیوی کے درخواست کرنیکا پس تہا کلام کرنا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اونسے جو کچھ بھی کلام کیا بطریق مشورہ اور بتانا اوس بات کا جسکا کرنا مناسب ہے اگر عطیہ دنیا اختیار کیا جاسے اور بیشک روایت کیا شعیب بن ابی حمزہ نے اس حدیث کو زہری سے موافق

اس معنے کے (قوله) حدثنا فهد قال ثنا ابو اليمان قال اخبرنا شعيب عن الزهري
قال حدثني حميد بن عبد الرحمن ومحمد بن النعمان انهما سمعا النعمان بن بشير يقول نحلني
ابي غلاما ثم مشى بي حتى ادخلني على النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال يا رسول الله
اني نحلت ابني غلاما فان اذنت ان اجيزه له اجزته ثم ذكر الحديث **فدل** ما ذكرنا على
انه لم يكن النحل كملت فيه من حين نحله اياه الى ان امره النبي صلى الله عليه وسلم برده
وقد كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا قسم شيئا بين اهله سوى بينهم جميعا
فاعطى المملوك منهم كما يعطي الحر **حدثنا** بذلك يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني ابن
ابي ذئب عن القاسم بن عباس عن عبد الله بن دينار عن عروة عن عائشة قالت اتي رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم بظبية خرز فقسمها بين الحرة والامة قالت عائشة وكذلك كان ابي يقسم
الحر والعبد **وكان** هذا انما كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم يفعله يعم بعطاياه
جميع اهله حرهم وعبدهم ليس على ان ذلك واجب ولكنه احسن من غيره فكذلك كانت
مشورته في الولد ان يسوى بينهم في العطية ليس على انه واجب ولا على ان غيره ان فعل لم يثبت
وهذا قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمة الله عليهم اجمعين **وقد** فضل بعض اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم رضي عنهم بعض اولادهم على بعض في العطايا **فحدثنا**
يونس قال اخبرنا ابن وهب ان مالكا حدثه عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة زوج
النبي صلى الله عليه وآله وسلم انها قالت ان ابا بكر الصديق نحلها جاد عشرين وسقا من ماله
بالغابة فلما حضرته الوفاة قال والله يا بنية ما من احد من الناس احب الي غنى منك ولا اعز
على فقرا من بعدي منك واني كنت نحلتك جاد عشرين وسقا فلو كنت جددتيه و
احتزتيه كان لك وانما هو اليوم مال وارث وانما هما اخواك واختاك فاقتسموه على كتاب الله
تعالى فقالت عائشة والله يا ابت لو كان كذا وكذا لتركته انما هي اسماء فمن الاخرى قال ذو بطن
بنت خارجة اراها جارية **حدثنا** فهد قال ثنا عمر بن حفص بن غياث قال ثنا ابي عن الاعمش
عن شقيق قال ثنا مسروق قال كان ابو بكر الصديق قد اعطى عائشة نحلا فلما مرض قال لها اجعليه
في الميراث وذكروا القبض والهبة والصدقة **حدثنا** يونس قال ثنا سفيان عن عمرو قال اخبرني
صالح بن ابراهيم بن عبد الرحمن بن عوف ان عبد الرحمن فضل بني ام كلثوم بنحل قسمه بين ولده
فهذا ابو بكر رضي الله عنه قد اعطى عائشة رضي الله عنها دون سائر ولده ورأى ذلك جائزا ورأته
هي كذلك ولم ينكره عليهما احد من اصحاب النبي صلى الله عليه وآله وسلم رضي عنهم

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو یمان نے کہا خبر دی ہمکو شعیب
نے انہوں نے روایت کی زہری سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے حمید بن عبد الرحمن اور محمد بن نعمان نے
کہ ان دونوں نے سنا نعمان بن بشیر کو کہتے ہوئے کہ دیا مجھکو میرے باپ نے ایک غلام پھر لے گئے

مجھکو بیان کیا نعمان نے کہ انہوں نے کہا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور عرض کیا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
بیشک میں نے دیا ہے اپنے بیٹے کو ایک غلام اگر آپ مجھکو اوسکے نافذ کرنے کی اجازت دیں تو میں اوسکو
نافذ رکھوں پھر ذکر کی حدیث لہٰذا ہمارے بیان سابق نے اسپر دلالت کی کہ ہنوز عطیہ اتمام کو نہیں پہونچا
تہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے اوسکو لوٹا لینے کا حکم کر دیا اور بیشک تھے رسول خدا صلے اللہ
علیہ آلہ وسلم جب تقسیم کرتے کسی چیز کو اپنے گہر والوں میں تو اون تمام کے درمیان برابری کرتے اور اونمیں سے
غلام کو آزاد کی برابر دیتے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا
خبر دی مجھکو ابن ابی ذئب نے انہوں نے روایت کی قاسم بن عباس سے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے
انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی سے کہ انہوں نے کہا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھکو عطا
کیں بیس وسق کٹی ہوئی کہجوریں اپنے اوس مال سے جو مقام غابہ میں تہا پس جب آیا اونکی وفات کا وقت
تو فرمایا قسم خدا کی اے بیٹی نہیں ہے کوئی آدمی زیادہ پسند مجھکو تجھسے عرب لحاظ مالداری کے اور نہ کوئی زیادہ
سخت تکلیف دہ مجھکو تجھسے بہ لحاظ محتاجی کے میرے بعد اور بیشک میں نے دی ہیں تجھکو بیس وسق
کٹی ہوئی کہجوریں پس اگر تو اوسکو کاٹ چکی ہے اور قبضہ کر چکی ہے تو وہ تیری ہو چکیں اور بجز اسکے نہیں کہ وہ
آج وارثوں کا مال ہے اور وہ تیرے بہائی (عبد الرحمن اور محمد) اور دو بہینیں ہیں پس تقسیم کر بیجیو اوسکو جب
حکم قرآن شریف تو حضرت عائشہ رض نے کہا قسم خدا کی اے باپ اگر ہوتا مال اسقدر اور اسقدر (یعنے بہت زیادہ)
تو بہی چہوڑ دیتی میں اوسکو اسکے سوا نہیں کہ ایک بہین میری اسماء ہے اور دوسری کون تو آپنے فرمایا کہ
دوسری وہ بنت خارجہ (زوجہ ابوبکر رض) کے پیٹ میں ہے میرا گمان ہے کہ لڑکی ہے حدیث بیان
کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی عمر بن حفص بن غیاث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے
انہوں نے روایت کی اعمش سے انہوں نے شقیق سے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسروق نے کہا تہے
ابوبکر صدیق رض کہ انہوں نے حضرت عائشہ رض کو ایک عطیہ دیا تہا پس جب وہ بیمار ہوئے تو اونسے فرمایا کہ اوسکو
مال میراث بنا دو اور ذکر کیا انہوں نے قبضہ اور ہبہ اور صدقہ کا حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی عمرو سے کہا خبر دی مجھکو صالح بن ابراہیم بن عبد الرحمن
بن عوف نے کہ عبد الرحمن فضیلت دیتے تھے ام کلثوم کے بیٹونکو (جبکہ) حصے تقسیم کر کے دیتے تہے اپنے بچوں
کو پس یہ ابوبکر صدیق رض ہیں کہ عطیہ دیا انہوں نے صرف حضرت عائشہ رض کو نہ باقی اولاد اپنی کو اور سمجہا اسکو
جائز اور درست اور حضرت عائشہ رض نے بہی اسکو جائز خیال کیا اور نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے کسی صحابی نے ونپر
انکار نہ کیا (قوله **وَهٰذَا** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ فَضَّلَ بَعْضَ اَوْلَادِهِ اَيْضًا فِيْمَا
اَعْطَاهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مُنْكِرٌ فَكَيْفَ يَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يَجْعَلَ فِعْلَ هٰؤُلَاءِ عَلٰى خِلَافِ
قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عِنْدَنَا فِيْمَا ذَكَرْنَا مِنْ
ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ كَاسْتِحْبَابِهِ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ اَهْلِهٖ فِي الْعَطِيَّةِ وَتَرْكَ التَّفْضِيْلِ لِجَرِّهِمْ عَلٰى
مَمْلُوْكِهِمْ لَيْسَ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ مَا لَا يَجُوْزُ غَيْرُهُ وَلٰكِنْ عَلَى اسْتِحْبَابِهِ لِذٰلِكَ وَغَيْرُهُ فِي الْحُكْمِ جَائِزٌ كَجَوَازِهٖ **وَقَدِ اخْتَلَفَ**

أصحابنا في عطية الولد التي يتبع فيها أمر النبي صلى الله عليه وسلم لبشير كيف هي فقال أبو يوسف رحمة الله عليه يسوي بين الأنثى فيها والذكر وقال محمد بن الحسن رحمة الله عليه بل يجعلها بينهم على قدر المواريث للذكر مثل حظ الأنثيين **قال** أبو جعفر في قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم سووا بينهم في العطية كما تحبون أن يسووا لكم في البر دليل على أنه أراد التسوية بين الإناث والذكور لأنه لا يراد من البنت شيء من البر إلا الذي يراد من الابن مثله فلما كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم أراد من الأب لولده ما يريده من ولده له وكان ما يريد من الذكر كان ما أراد منه لهم من العطية للأنثى مثل ما أراد للذكر **وفي** حديث أبي الضحى فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم ألك ولد غيره فقال نعم فقال ألا سويت بينهم ولم يقل ألك ولد غيره ذكرا وأنثى وذلك لا يكون إلا وحكم الأنثى فيه كحكم الذكر ولولا ذلك لما ذكر التسوية إلا بعد علمه أنهم ذكور كلهم فلما أمسك عن البحث عن ذلك ثبت استواء حكمهم في ذلك عنده فهذا أحسن عندنا مما قال محمد رحمة الله عليه **وقد** روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يدل على ذلك أيضا **حدثنا** أحمد بن داود قال ثنا يعقوب بن حميد بن كاسب قال ثنا عبد الله بن معاذ عن معمر عن الزهري عن أنس قال كان مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم رجل فجاء ابن له فقبله وأجلسه على فخذه ثم جاءت بنت له فأجلسها إلى جنبه قال فهلا عدلت بينهما **أفلا ترى** أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قد أراد منه التعديل بين الابنة والابن وأن لا يفضل أحدهما على الآخر فذلك دليل على ما ذكرنا في العطية أيضا وقوله **ترجمہ** اور یہ عبدالرحمن بن عوف ہیں کہ یہ بھی اپنی بعض اولاد کو فضیلت دیتے ہیں بعض پر اون اشیا میں جو اونکو دیا کرتے ہیں اور اسپر کوئی اونکو انکار نہیں کرتا تو کسطرح جرئت ہوسکتی ہے کسیکو کہ ان حضرات کے فعل کو محمول کرے حکم رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف پر البتہ ہمارے نزدیک رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول اسباب میں جو ہم ذکر کرچکے اسکے سوا نہیں کہ ہے محمول استحباب پر جسطرح آپ مستحب جانتے تھے برابری کو عطیہ میں اپنے گھروالون کے درمیان اور ترک کرنے تفضیل آزاد کو غلام پر نہیں ہے محمول اسپر کہ یہ وہ حکم ہے جسکا غیر ناجائز ہے لیکن وہ مستحب ضرور ہے اور مستحب کا خلاف جائز ہوتا ہے تا نہ مستحب جائز ہوئی اور بیشک اختلاف کیا ہے ہمارے صحابنے بچہ کے عطیہ کے بارہ میں جسکے اندر پیروی کی جاتے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوس حکم کی جو آپنے بشیر کو دیا کہ وہ کسطرح ہی چنانچہ ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عطیہ کے اندر مذکر اور مونث دونون میں برابری کی جائے اور محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ اوس عطیہ کو اونکے درمیان حسب وراثت رکھا جائے کہ مذکر کو دو مونثون کے حصہ کی برابر ابو جعفر نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول میں کہ برابری کرو اونکے درمیان عطیہ میں جسطرح پسند کرتے ہو تم یہ کہ برابری کرین وہ تمہاری ساتھ بڑا احسان میں دلیل ہے اسپر کہ آپنے ارادہ فرمایا برابری کا مونثوں اور مذکرون کے درمیان کیونکہ بیٹی سے اور کوئی بھلائی مقصود نہیں ماسوا اوسکے جو بیٹے سے مقصود ہے تو جبکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باپ سے بیٹے کے واسطے اوس امر کا قصد فرمایا ہے کہ وہ امر بیٹے باپ کے لئے مقصود ہے اور جو برو احسان کہ بیٹی سے مقصود ہے وہ وہی ہے جو بیٹے سے مقصود ہے تو معلوم ہوا کہ جسقدر عطیہ باپ کی طرفسے بیٹی کے لئے ہونا چاہیے وسیقدر آپکا مقصود یہ ہے کہ

بیٹے کیلئے بھی ہونا چاہیئے اور ابو ضحی کی حدیث میں ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تیرے لئے اسکے سوا کوئی اور بچہ ہے؟ تو انہوں نے کہا ہے پس آپنے فرمایا کیوں نہ برابری کی تو نے اونکے درمیان اور نہ فرمایا کیا تیرے لئے کوئی لڑکا اور بچہ لڑکا یا لڑکی ہے اور اس صورت میں نہ ہوگا حکم لڑکی کا مگر مانند حکم لڑکے کے اور اگر نہ ہوتا ایسا تو نہ ذکر فرماتے برابری کرنے کا مگر بعد جان لینے آپکے اس کو کہ وہ سب لڑکے ہی ہیں لیکن جبکہ سکے آپ آپس بحث فرمانے سے تو ثابت ہوا برابر ہونا اونکے حکم کا عطیہ کے اندر آپکے نزدیک تو ہمارے نزدیک یہ ہی بہتر ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے اور بیشک رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی اسکی دلیل منقول ہے حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید بن کاسب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن معاذ نے انہوں نے روایت کی معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے انس سے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک شخص تھا پس آیا اوسکا بیٹا پس بوسہ دیا اوسکو اور بٹھایا اوسکو اپنی ران پر پھر آئی اوسکی لڑکی تو اوسکو بٹھایا اوس نے اپنے پہلو میں تو آپنے فرمایا کیوں نہ برابری کی تو نے اون دونوں کے درمیان گیا پس نہیں دیکھا جاتا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصد کیا برابری کا اوسکی طرف سے بیٹی اور بیٹے کے درمیان اور اسکا کہ نہ فضیلت دیجاتے ایک کو دوسرے پر تو جو کچھ ہم نے عطیہ کے اندر ذکر کیا اوسپر یہ بھی دلیل ہے ؛

بَابُ الْعُمْرٰی

باب عمریٰ کے بیان میں

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَیْرِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ کَثِیْرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اِجَازَةِ الْعُمْرٰی وَجَعَلُوْهَا رَاجِعَةً اِلَی الْمُعْمِرِ بَعْدَ مَوْتِ الْمُعْمَرِ لَهٗ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنَّمَا وَقَعَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هٰذَا عَلَی الشُّرُوْطِ الَّتِیْ قَدْ اَبَاحَ الْکِتَابُ اشْتِرَاطَهَا وَجَاءَتْ بِهِ السُّنَّةُ وَاَجْمَعَ عَلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ فَاَمَّا مَا نَهٰی عَنْهُ الْکِتَابُ اَوْ نَهَتْ عَنْهُ السُّنَّةُ فَهُوَ غَیْرُ دَاخِلٍ فِیْ ذٰلِكَ اَلَا یُرٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ حَدِیْثِ بَرِیْرَةَ کُلُّ شَرْطٍ لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ کَانَ مِائَةَ شَرْطٍ وَمَا فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ مَا کَانَ مَنْصُوْصًا فِیْهِ اَوْ مَا قَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا وَجَبَ قَبُوْلُهٗ لِکِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِذْ یَقُوْلُ فِیْهِ مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَلَیْسَ کُلُّ شَرْطٍ یَشْتَرِطُهُ الْمُسْلِمُوْنَ یَدْخُلُ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ لِاَنَّهٗ لَوْ کَانَ ذٰلِكَ کَذٰلِكَ لَجَازَ الشَّرْطَانِ فِی الْبَیْعِ اللَّذَانِ قَدْ نَهٰی عَنْهُمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَکَانَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مُعَارِضًا لِذٰلِكَ وَلِقَوْلِهٖ کُلُّ شَرْطٍ لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ کَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَلَمَّا لَمْ یُجْعَلْ ذٰلِكَ عَلٰی هٰذَا الْمَعْنٰی وَاِنَّمَا جُعِلَ عَلٰی خَاصٍّ مِنَ الشُّرُوْطِ فَکَذٰلِكَ وَقَفْنَا عَلَیْهَا وَعَرَفْنَاهَا فَاَعْلَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ

أَنَّهُمْ عِنْدَ تِلْكَ الشُّرُوطِ الَّتِي قَدْ اَجَازَ لَهُمْ اشْتِرَاطَهَا حَتَّى لَا يَجِبَ لِمَنْ هِيَ لَهُمْ عَلَيْهِ نَقْضُهَا (قوله) ترجمہ

حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن حمزہ زبیری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے روایت کی کثیر بن زید سے انہوں نے ولید بن رباح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا مسلمان قائم رہیں اپنی شرطوں پر ابوجعفر نے کہا پس گیا ایک گروہ عمری کے جائز ہونیکی طرف اور کہا انہوں نے کہ وہ شی لوٹ جائیگی عمری کرنے والے کیطرف بعد مر جانے اوس شخص کے جسکے لئے عمری کیا گیا اور استدلال کیا انہوں نے اسکے اندر اس حدیث سے اور مخالفت کی اونکی اس میں دوسروں نے اور کہا بجز اسکے نہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کا یہ قول اون شرطوں پر واقع ہے کہ قرآن کریم نے مباح کیا ہوا اونکے شرط ٹھیرانیکو اور آئی ہوں وہ حدیث میں اور جاری کیا ہوا اوس پر مسلمانوں نے لیکن وہ شرطیں کہ منع کرے اونسے کتاب یا منع کرے اونسے حدیث تو وہ اسمیں داخل نہیں کیا نہیں دیکھتے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے بریرہ کی حدیث میں فرمایا ہر وہ شرط جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہ ہوں پس وہ باطل ہے اگرچہ وہ سو شرطیں ہوں اور جو شرطیں کہ خدا تعالےٰ کی کتاب میں ہیں وہ یا وہ ہیں جو اوسمیں صراحةً ہوں یا اونکو رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا ہو اسلئے کہ واجب ہی قبول کرنا رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے فرمان کا بوجہ فرمانے خدا تعالیٰ کے کہ جو کچھ لاویں تمہارے پاس رسول پس پکڑو تم اوسکو اور جس سے منع کریں تمکو پس باز رہو اوس سے اور ہر وہ شرط جسکی مسلمان شرط کریں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول میں داخل نہیں ہو سکتی کہ تمام مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں کیونکہ اگر ایسا ہو تو جائز ہونی چاہئیں دو شرطیں ایک بیع میں جس سے منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے اور معارض ہو جائیگی وہ حدیث اسکے اور آپکے اس فرمان کے کہ ہر وہ شرط جو نہ ہو خدا کی کتاب میں پس وہ باطل ہے اگرچہ ہوں سو شرطیں پس جبکہ نہ رہا یہ قول اس معنے کے مطابق بلکہ رکھا گیا مخصوص شرطوں پر حالانکہ ہم نہ اونپر واقف ہوئے اور ہم نے اونکو پہچانا تو بتلا دیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے اپنے اس قول سے کہ تمام مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہیں کہ وہ قائم رہیں اون شرطوں پر جنکی شرط ٹھیرانے کی آپنے اونکو اجازت دی ہے تاکہ اون لوگوں کے واسطے جنکے لئے وہ شرطیں ہوں اونکا توڑنا جائز نہ ہو (قوله) وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلَى ذٰلِكَ اَيْضًا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ قَالَ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا اَحَلَّ حَرَامًا اَوْ حَرَّمَ حَلَالًا فَدَلَّ هٰذَا اَنَّ الشُّرُوطَ الَّتِي الْمُسْلِمُونَ عِنْدَهَا هِيَ بِخِلَافِ هٰذِهِ الشُّرُوطِ الْمُسْتَثْنَاةِ وَكَانَتِ الشُّرُوطُ فِي الْعُمْرٰى قَدْ وَقَّفَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى بُطْلَانِهَا فِي اٰثَارٍ قَدْ جَاءَتْ عَنْهُ مَجِيئًا مُتَوَاتِرًا فَمِنْهَا مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَمِيرًا كَانَ عَلَى الْمَدِينَةِ يُقَالُ لَهُ طَارِقٌ قَضٰى بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ عَنْ قَوْلِ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ حُجْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ فَقَطَعَ بِذٰلِكَ شَرْطَ الْعُمْرٰى فَقَالَ الْاَوَّلُونَ فَلَمْ يُبَيِّنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ ذٰلِكَ الْوَارِثَ وَارِثُ مَنْ هُوَ مِنْهُ فَقَدْ يَجُوزُ اَنْ يَكُونَ اَرَادَ وَارِثَ الْمُعْمِرِ قِيلَ

لہ هذا محال عندنا لانہ انما كان الذي كرهه على شيء قد جعل للمعمر حياته على ان يعود بعد الموت الى المعمِر فجعل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ذلك لوارث اى جعل لوارث المعمر ما قد كان اشترط فيه المعمِر لا يكون ميراثا **ولنا دليل** على ذلك ان محمد بن بحر بن مطر حدثنا قال ثنا ابو النضر هاشم بن القاسم قال اخبرنا محمد بن مسلم الطائفي عن ابراهيم بن ميسرة عن طاؤس عن زيد بن ثابت ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال من اعمر شيئا حياته فهو له ولوارثه **فدل** قول رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم هذا على الوارث المحكوم بها له في الحديث الذي ذكرناه في الفصل الذي قبل هذا انه وارث المعمَر (قوله) **ترجمہ** اور بیشک روایت کیا گیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی وہ جو اسپر دلالت کرتاہے حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن نافع صائغ (سنہار) نے کہا حدیث بیان کی ہم سے کثیر بن عبد اللہ مزنی نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مسلمان قائم رہیں اپنی شرطوں پر سوا ایک شرط کے جو حلال کرے حرام کو اور حرام کرے حلال کو پس اسنے دلالت کی اسپر کہ وہ شرطیں کہ تمام مسلمان قائم رہیں وہ برخلاف ان شرطوں کے ہیں جنکو مستثنی کیا ہے اور عمری کے اندر جو شرطیں ہوتی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے بہت احادیث میں جو تواتر ا وارد ہیں اونکے باطل ہونے پر ہمکو مطلع فرمادیا ہے چنانچہ منجملہ اونکے ایک یہ کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی عمرو سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے کہ مدینہ پر ایک حاکم طارق نامی تھا اوس نے حکم دیا عمری کا وارث کے لئے بوجہ فرمانے حضرت جابر کے بروایت رسول کریم صلے اللہ علیہ آلہ وسلم خبر دی ہمکو یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی عمرو سے انہون نے طاؤس سے انہوں نے حجر سے انہون نے زید بن ثابت رض سے کہ نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے حکم دیا عمری کا وارث کے لئے تو ٹہیرایا رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے اس حدیث میں عمری وارث کے لئے پس توڑدی اس نے شرط عمری کی اول گروہ نے اسکا یہ جواب دیا کہ بیان نہیں فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے اس حدیث میں کہ وہ وارث اوس شخص کا وارث تھا جسکے لئے عمری دیا گیا تھا ہو سکتا ہے کہ ارادہ فرمایا ہو اپنے عمری دینے والے کے وارث کا تو اونکو یہ جواب دیا جائیگا کہ ہمارے نزدیک یہ ناممکن ہے کیونکہ گفتگو اوس چیز میں ہے جو کسی شخص کو اوسکی زندگی تک کیلئے دی گئی ہو اس شرط پر کہ موت کے بعد دینے والے کیطرف لوٹ آئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے اوسکو وارث کیلئے قرار دیا یعنے اوس شخص کے وارث کے لئے حکم دیا جسکو وہ چیز عمر بھر کے لئے دی گئی تھی اور دینے والے نے اوس میں یہ شرط کر لی تھی کہ میراث نہ بنے اور دلیل اسپر یہ ہی کہ محمد بن بحر بن مسطر نے حدیث بیان کی ہم سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نضر ہاشم بن قاسم نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن مسلم طائفی نے انہوں نے روایت کی ابراہیم بن میسرہ سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے زید بن ثابت سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا جسکو عمر بھر کیلئے کوئی چیز دیجائے تو وہ اوسکی ہے اور اوسکے وارث کی بعد مرنیکے) پس رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے اس قول نے اوس وارث کو بتلادیا جسکے لئے عمری کا حکم دیا گیا اوس حدیث میں جسکو ہم نے اوس فصل میں ذکر کردیا جو اس سے پہلے ہے کہ وہ اوس شخص کا وارث ہے جسکو عمری دیا گیا ہے (قوله) **وقد** حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جريج عن عمرو

بن دینار عن طاؤس ان حجر بن قیس اخبرہ ان زید بن ثابت اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
قال العمریٰ میراث **حدثنا** ابن ابی داود قال اخبرنا محمد بن المنہال قال ثنا یزید بن زریع قال ثنا روح بن القاسم
عن عمرو بن دینار عن طاؤس المدنی عن حجر عن زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
سبیل العمریٰ سبیل المیراث **قال** ابو جعفر فہذا ایضا معناہ مثل ما قبلہ **وقد** حدثنا ابراہیم
بن مرزوق قال ثنا ابو الولید قال ثنا حماد بن سلمۃ عن عبد اللہ بن عقیل عن محمد بن علی عن معاویۃ عن
النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال العمریٰ جائزۃ لاہلہا **فقال** اہل المقالۃ الاولیٰ اہلہا ہم الذین
اعمروہا **فکان** من الحجۃ علیہم فی ذلک ان فہدا حدثنا قال ثنا عبید بن یعیش قال ثنا یونس بن بکیر
قال اخبرنا محمد بن اسحٰق عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن محمد بن الحنفیۃ قال قال لی معاویۃ سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال من اعمر عمریٰ فہی لہ یرثہا من عقبہ من یرثہ **فدل** ہذا الحدیث
علی ان اہلہا الذین جازت لہم ہم المعمرون لا المعمرون **وقد** حدثنا محمد بن عبد اللہ بن میمون البغدادی
قال ثنا الولید بن مسلم عن الاوزاعی یحیی بن ابی سلمۃ عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال
العمریٰ لمن وہبت لہ (قولہ) **ترجمہ** اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ابو عاصم نے انہوں نے روایت کی ابن جریج سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس سے
کہ حجر بن قیس نے کہا خبر دی اونکو کہ زید بن ثابت نے خبر دی اونکو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا عمریٰ
میراث ہوتا ہے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن منہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن قاسم نے انہوں نے روایت کی عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس
مدنی سے انہوں نے حجر سے انہوں نے زید بن ثابتؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے عمریٰ کا حکم
میراث مال کا سا ہے ابو جعفر نے کہا اسکے معنے یہی پہلے کیطرح ہیں اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے
انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے فرمایا عمریٰ جائز ہے اوسکے اہل کے
لئے تو پہلے قول والوں نے کہا اوسکے اہل وہ لوگ ہیں جنہوں نے اوسکو دیا ہے پس اونپر اسبارہ میں یہ حجت ہی کہ فہد نے حدیث
بیان کی ہم سے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید بن یعیش نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یونس بن بکیر نے کہا خبر دی ہمکو
محمد بن اسحاق نے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے محمد بن حنفیہ سے کہا فرمایا مجھ سے معاویہ نے
کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کو فرماتے ہوئے جسکو عمریٰ دیا جائے پس وہ اوسکا ہے کہ وارث ہو گا
اوسکے بعد اوسکا وہ جو وارث بنیگا اوس شخص کا پس اس دلیل نے یہ بات بتلا دی کہ عمریٰ کے اہل جنکے لئے وہ جائز ہے وہ
لوگ ہیں جنکو عمریٰ دیا گیا ہے نہ وہ جو دینے والے ہیں اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ بن میمون بغدادی
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے انہوں نے روایت کی اوزاعی یحییٰ بن ابی سلمہ سے انہوں نے جابر سے کہ
نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا عمریٰ اوسکے لئے ہے جسکو وہ دیا گیا ہو (قولہ) **وحدثنا** محمد بن خزیمۃ قال
ثنا مسدد قال ثنا یحییٰ عن صعرام بن ابی عبد اللہ عن یحییٰ فذکر باسنادہ مثلہ **حدثنا** فہد قال ثنا الحمانی

قال ثنا ابو معاویة عن الحجاج عن ابی الزبیر عن طاؤس عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم مثله **حدثنا** فهد قال ثنا ابو نعیم قال ثنا سفیان عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم امسکوا علیکم اموالکم لا تعمروها فمن اعمر احدا شیئا فهو له **حدثنا** فهد قال اخبرنا علی بن معبد قال اخبرنا اسمعیل بن ابی کثیر عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال لا عمرے فمن اعمر شیئا فهو له **فقال** اهل المقالة الاولی فنحن لا ننکر ان یکون العمرے لمن اعمرها وانما قلنا انها ترجع الی المعمر بعد موت المعمر **فکان** من حجتنا علیهم فی ذلك ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قد نهی فیما ذکرنا من الآثار عن العمرے فاستحال ان یکون نهی عنها وهی تجرے کما عقد ولکنه نهی عنها لانه لا تجری علی خلاف ذلك قال فمن اعمر شیئا فهو له فارسل ذلك ولم یقل فهو له ما دام حیا **فدل** ذلك علی انها له کسائر ماله فی حیاته وبعد مماته **فهذا** معنی ما روی عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم انه جعلها جائزة ای جائزة للمعمر فیها بعد ذلك ابدا **وهما** روی عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم انه جعلها جائزة **ما** حدثنا ابراهیم بن مرزوق قال اخبرنا عفان قال ثنا همام قال ثنا قتادة عن الحسن عن سمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم العمرے جائزة **والدلیل** علی ذلك ایضا ان ابن ابی داود واحمد بن داود قد حدثانا قالا ثنا ابو عمر الحوضی قال ثنا همام قال ثنا قتادة قال قال سلیمن بن هشام ما تقول فی العمرے فقلت له حدثنی النضر بن انس عن بشیر بن نهیك عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال العمرے جائزة قال الزهری انها لا تکون عمری حتی تجعل له ولعقبه فقال لعطاء بن ابی رباح ما تقول فقال حدثنی جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال العمری میراث (قوله) **ترجمہ** اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی نے انہوں نے روایت کی ہشام بن ابی عبد اللہ سے انہوں نے یحیی سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معاویہ نے انہوں نے روایت کی حجاج سے انہوں نے ابو زبیر سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی ابو زبیر سے انہوں نے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روکو اپنے پاس اپنے مال بطور عمری نہ دو اونکو کیونکہ جو کسیکو عمری دیتا ہے تو وہ اوسیکا ہو جاتا ہے حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا خبر دی ہمکو علی بن معبد نے کہا خبر دی ہمکو اسمعیل بن ابی کثیر نے روایت کی محمد بن عمرو سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمری نہیں ہے اور جسکو عمری دیا جائے تو وہ اوسیکا ہے پس پہلے قول والوں نے کہا کہ ہم نہیں انکار کرتے اسکا کہ ہو عمری اوسکے لئے جسکو وہ دیا گیا ہے اور بجز اسکے نہیں کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ اوسکے مرجانیکے بعد عمری اوس شخص کیطرف لوٹ آتا ہے جسنے دیا تھا لیکن ہماری حجت اونپر اس مسئلہ میں یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا سابق الذکر احادیث میں عمری سے اسلئے محال ہے کہ آپ نے اوس سے منع فرمایا

ہو اور وہ حسب انعقاد جاری رہے البتہ منع فرمایا آپنے اوس سے اسوجہ سے کہ وہ جاری ہوتا ہے برخلاف اسکے کیونکہ فرمایا جسکو کوئی چیز بطور عمری دیجائی وہ اوسکی ہورہتی ہے اور مطلق رکھا اسکو اور نہ فرمایا کہ وہ اوسکی رہتی ہے جب تک زندہ رہے پس یہ دلیل ہے اس امر کی کہ عمرے اوسیکا ہے مانند اوسکے باقی مال کے اوسکی زندگی میں رہی اور اوسکے مرنیکے بعد (بھی) تو یہ مرادہے اون حدیثوں سے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئیں کہ آپنے عمری کو ہمیشہ کے واسطے اوس شخص کیلئے قرار دیا جسکو وہ دیاگیا ہو اور منجملہ اونکے سے کہ روایت کیا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے عمری کو جائز قرار دیا وہ حدیث ہے کہ بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا خبر دی ہمکو عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قتادہ نے انہوں نے روایت کی حسن سے انہوں نے سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ عمری جائز ہے اور نیز اسپر یہ دلیل ہے کہ ابن ابی داؤد اور احمد بن داؤد نے حدیث بیان کی ہم سے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعمر حوضی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قتادہ نے کہا کہا سلیمان بن ہشام نے کیا کہتے ہو تم عمری کے بارہ میں تو میں نے اوسسے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے نضر بن انس نے انہوں نے روایت کی بشیر بن نہیک سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمری جائز ہے زہری نے کہا کہ عمری نہ منعقد ہوگا تاوقتیکہ نہ ٹھیراوے. تو اوسکے لئے اور اسکے وارثوں کیلئے پھر کہا عطا بن ابی رباح سے کہ تم کیا کہتے ہو تو انہوں نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے جابر بن عبداللہ نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمری میراثی مال ہوتا ہے (قولہ) **فهذا** عطاءٌ وقتادةُ جميعاً قد جعلاها جائزةً للمعمر موروثةً عنه ولم ينكر ذلك عليهما الزهري وانما قال لا يكون عمرى يكون هذا حكمها حتى تجعل للمعمر ولعقبه فتكون كماله وتكون موروثةً عنه كما يورث سائر امواله عنه وان كان من يرثها عنه فيهم خلاف عقبه على ما حدثه ابو سلمة وسنذكر ذلك في موضعه من هذا الباب ان شاء الله تعالى **وممّا** يدل ايضاً على صحة ما ذكرنا ان يونس قد حدثنا قال ثنا سفيان عن ابن جريج عن عطاء عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تعمروا ولا ترقبوا فمن اعمر شيئاً او ارقبه فهو للوارث اذا مات **حدثنا** روح بن الفرج قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا زهير بن معاوية قال ثنا ابو الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم امسكوا عليكم اموالكم لا تفسدوها فانه من اعمر عمرى فهي له حياً وميتاً ولعقبه **حدثنا** يزيد بن سنان قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا هشام عن ابي الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من اعمر عمرى حياته فهي له في حياته ولورثته بعد موته **حدثنا** فهد قال ثنا ابوبكر بن ابي شيبة قال ثنا يحيى بن ابي زائدة عن ابيه عن حبيب بن ابي ثابت عن حميد عن جابر قال نحل رجل منا امه نخلاً له حياتها فلما ماتت فقال انا احق بنخلي فقضى النبي صلى الله عليه وآله وسلم انها ميراث قال ابن ابي شيبة حميد هذا رجل من كندة **قال** ابو جعفر فقد كشف لنا هذه الآثار مراد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في الآثار التي قبلها وانها على ما وصفنا من التاويل الذي ذكرنا (قولہ) **ترجمہ** پس یہ عطا اور قتادہ ہیں کہ دونوں نے اوسکو معمر لہ کے لئے اور اوسکا میراثی مال قرار دیا اور زہری نے اونمیں سے کسی کا انکار نہیں کیا اور بجز اسکے نہیں کہ کہا نہیں

منعقد ہوتا عمری جسکا یہ حکم ہے تاوقتیکہ معمر لہ اور اوسکے وارثون کیلئے نہ قرار دیا جائے تاکہ ہو جاوے مانند اوسکے مال کی اور ورثت جاری ہو اوسمیں اسطرح جسطرح اونکے اپنے مال میں وراثت جاری ہوگی اگرچہ وہ لوگ جو اوسکے وارث ہوتے ہیں لفظ عقد کی خلاف میں جیساکہ حدیث بیان کی اونسے ابوسلمہ نے اور عنقریب ذکر کرینگے ہم اسکو اپنے موقعہ میں اسی باب کے اندر اگر چاہا خدا تعالے نے اور منجملہ اونکے جو ہماری صحت بیانی پر دلالت کرتی ہیں ایک یہی ہے جسکو ہم ذکر کرچکے کہ یونس نے حدیث بیان ہم سے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی ابن جریج سے انہون نے عطا سے انہوں نے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مت عمرہ دو اور مت رقبیٰ دو کیونکہ جسکو کوئی چیز بطور عمری دیجائے یا بطور رقبیٰ دیجاسے تو وہ وارث کیلئے ہے جب وہ خود مرجائے حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوزبیر نے انہوں نے روایت کی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے روکو اپنے پاس اپنے اموال اونکو خراب کرو کیونکہ جسکو عمری دیا جاسے تو وہ اوسی کیلئے ہے بحالت زندگی اور موت اور اوسکی اولاد کیلئے حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے انہون نے روایت کی ابوزبیر سے انہون نے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے جسکو عمری دیا جائے اوسکی زندگی میں تو وہ اسکے لئے ہے اوسکی زندگی میں اور اوسکے وارثوں کیلئے اوسکے مرجانیکے بعد حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن ابی زائدہ نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہون نے حمید سے انہون نے جابر سے کہ عطا کیا ایک شخص نے ہم میں سے عطیہ اپنی ماں کو اوسکی زندگی تک کیلئے پھر جب وہ مرگئی تو کہا کہ میں زیادہ مستحق ہون اپنے عطیہ کا پس حکم دیا نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے کہ وہ میراث ہے ابن ابی شیبہ نے کہا کہ یہ حمید قبیلہ کندہ کا ایک شخص ہے ابوجعفرؒ نے کہا پس بیشک ظاہر کردیا ہمارے لئے ان حدیثون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کی مراد کو اون حدیثوں میں جو انسے پہلے گذریں اور یہ کہ وہ اوس معنے کے مطابق ہیں جو ہم بیان کرچکے (قولہ) وَقَدْ رُوِیَتْ فِی الْعُمْرٰے اَیْضًا اٰثَارٌ بِغَیْرِ هٰذَا اللَّفْظِ فَمِنْهَا مَا قَدْ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اِبْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰی لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِیْ یُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ اِلَی الَّذِیْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهٗ اَعْطٰی عَطَاءً وَقَعَتْ فِیْهِ الْمَوَارِیْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰی لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهٗ حَقَّهٗ فِیْهَا وَهِیَ لِمَنْ اُعْمِرَهَا وَلِعَقِبِهٖ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اُعْمِرَ عُمْرٰی فَهِیَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ بَتَّةً لَا یَجُوْزُ لِلْمُعْطِیْ فِیْهَا شَرْطٌ وَلَا ثُنْیَا قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَنْ اُعْمِرَ عُمْرٰی لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَهِیَ لِلَّذِیْ اُعْمِرَهَا لَا تَرْجِعُ اِلَی الْمُعْطِیْ بِشَرْطٍ وَلَا ثُنْیَا لِاَنَّهٗ اَعْطٰی عَطَاءً وَقَعَتْ فِیْهِ الْمَوَارِیْثُ فَقَالَ الَّذِیْنَ اَجَازُوا الشَّرْطَ فِی الْعُمْرٰی بِهٰذَا الْقَوْلِ اِذَا وَقَعَتْ بِهٰذَا الْقَوْلِ اِذَا وَقَعَتِ الْعُمْرٰی عَلٰی هٰذَا لَمْ تَرْجِعْ اِلَی الْمُعْطِیْ اَبَدًا وَاِذَا لَمْ یَكُنْ فِیْهَا ذِكْرُ الْعَقِبِ

فهي راجعة الى المعطي بعد زوال المعمر قالوا وهذا اولى مما روى عطاء وابو الزبير عن جابر بن عبد الله لان اباسلمة زاد عليهما قوله ولعقبه وليس هو بدونهما والزيادة اولى **فكان** من حجتنا للاخرين في ذلك انه لو لم يكن روي عن النبي صلى الله عليه واله وسلم في العمرى حديث غير حديث ابي سلمة هذا لكان فيه اكثر الحجة للذين يقولون ان العمرى لا ترجع الى المعمر ابدا ولا يجوز شرطه (قوله) **ترجمہ** اور عمری کے اندر حدیث اس لفظ کے سوا اور الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہیں پس منجملہ اونکے وہ ہے جو ہم سے یونس نے حدیث بیان کی کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو مالک نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو عمری دیا جاسے اوسکے لئے اور اوسکی اولاد کے لئے پس بیشک وہ اوسکے لئے ہے جسکو وہ دیا گیا ہو کیونکہ اوسکو ایسا عطیہ دیا گیا ہے جسمین ورثمین جاری ہوتی ہیں حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ولید طیالسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہ سنا ہیں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کو فرماتے ہوئے جو شخص دے کسی کو عمری خود اوسکو اور اوسکی اولاد کو پس آپکے اس فرمان نے منقطع کر دیا دینے والے کے حق کو عمری کے اندر بلکہ وہ اوسکے لئے ہے جسکو وہ دیا گیا ہے اور اوسکی اولاد کیلئے حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی ذئب نے انہوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہا حکم دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکو عمری دیا جائے تو وہ اوسی کا ہے اور اوسکی اولاد کا دینے والیکو اوسمیں کوئی شرط یا استثنار کرنا جائز نہیں ابو جعفر نے کہا پس ان حدیثوں میں یہ ہے کہ جسکو عمری دیا جائے اور اوسکی اولاد کو تو وہ اوسکے لئے ہے جسنے اوسکو دیا کہ نہیں لوٹ سکتا دینے والے کیطرف نہ کسی شرط اور نہ کسی استثنار کے ساتھ کیونکہ اوس کو دیا گیا ایسا عطیہ جس میں میراثین جاری ہوتی ہیں پس جن لوگوں نے عمری میں شرط کو جائز کہا انہوں نے کہا یہی ہمارا قول ہے کہ جب عمری اس شرط پر منعقد ہو تو وہ کبھی دینے والے کیطرف لوٹ نہیں سکتا اور جبکہ لفظ عقب ذکر نہ کیا جائے تو وہ معمر لہ کے وفات پا جانیکے بعد دینے والے کیطرف لوٹ جاتا ہے انہوں نے کہا اور یہ اوس سے بہتر ہے جسکو عطا اور ابو زبیر نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا کیونکہ ابوسلمہ نے اون دونوں پر یہ قول زیادہ کیا اور اوسکی اولاد کیلئے اور زیادتی بہتر ہوتی ہے پس ہماری دوسروں پر اس بارہ میں حجت ہوئی کہ اگر نہ مروی ہوتی نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے عمری کے اندر کوئی اور حدیث سوا ابوسلمہ کی اس حدیث کے تو البتہ ہوتی ورمیں زیادہ دلیل اون لوگوں کیلئے جو کہتے ہیں کہ عمری نہیں لوٹتا معمر عمری عطا کرنے والے کیطرف کبھی اور اوسکی شرط ٹھیرانی جائز نہیں (قوله) **وذالك** ان العمرى لا تخلو من احد وجهين اما ان تكون داخلة في قول النبي صلى الله عليه واله وسلم المسلمون عند شروطهم فينفذ للمعمر فيها الشرط على ما شرطه لا يبطل من ذالك شيء كما ينفذ الشروط من الموقف فيما يوقف او تكون خارجة من ملك المعمر داخلة في ملك المعمر فيصير بذلك في سائر ماله ويبطل ما شرط عليه فيها **فنظرنا** في ذلك فاذا العمرى اذا وقعت على انها للمعمر ولعقبه فمات وله عقب او زوجة او اوصى بوصايا او كان عليه دين ان تلك الاشياء تنفذ فيها كما تنفذ في ماله

ولا يمنعها الشرط الذي كان من المعمر في جعله اياها ولعقبه وزوجته ليست من عقبه ولا غرماؤه ولا اهل وصاياه وكذلك لو مات المعمر ولا عقب له لم يرجع شيء من ذلك الى المعمر فلما كان ما وصفنا كذلك كانت كذلك ابدا يجوز على ما جعلها عليه المعمر ويبطل شرطه الذي اشترط فيها ولا ينفذ منه قليل ولا كثير ويخرج من قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم المسلمون عند شروطهم فيكون شروطها ليست من الشروط التي عناها النبي صلى الله عليه وآله وسلم بذلك وهذا القول الذي صححناه قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمة الله عليهم **وقد** روي ايضا عن ابن عمر رضي الله عنهما مثل ذلك **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا شعبة عن حبيب بن ابي ثابت قال سمعت ابن عمر وسأله رجل عن رجل وهب لرجل ناقة حياته فنتجت فقال هي له واولادها فسألته بعد ذلك فقال هي له حيا وميتا والله اعلم

ترجمہ اور یہ اسوجہ سے کہ عمری دو باتوں میں سے ایک سے خالی نہیں یا یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول میں داخل ہوگا کہ تمام مسلمان قائم رہیں اپنی شرطوں پر تو عمری دینے والے کی شرط کو جو اوس نے کی نافذ رکہا جائیگا اوس میں سے کچھ بہی باطل ہو جسطرح مال موقوفہ کے اندر شرطیں نافذ رکہی جاتی ہیں جو وقف کرنیوالا کرتا ہے۔ یا عمرے معطی کی ملک سے خارج ہوگا۔ اور جس کو دیا گیا ہے۔ اوسکی ملک میں داخل تو اس صورت میں عمریٰ اوس کے باقی مال میں داخل ہوجائیگا اور جو کچھ شرط اوس میں کی ہے۔ وہ باطل ہوگی۔ اس لئے ہم نے اس کے اندر غور کیا تو معلوم ہوا کہ عمرے جب اس شرط پر واقع ہو کہ معمر لہ اور اس کے پسماندگان کے لئے ہے پس وہ مرگیا۔ اور اس کے واسطے اولاد اور بیوی ہے یا وصیتیں کیں چند وصیتیں یا اوپر قرضہ ہے تو یہ تمام معاملات جاری ہوتے ہیں عمرے میں جسطرح اوس کے ذاتی مال میں جاری ہوتے اور نہیں منع کرتی اوسکو وہ شرط جو عمرے دینے والے نے کی تھی کہ وہ معمر لہ کے واسطے ہے اور اوس کے عقب کیواسطے اوس کی بیوی اوسکا عقب نہیں ہے۔ اور اوس کے قرضخواہ اور نہ وہ لوگ جن کے واسطے وصیت کی ہے اور اسی طرح ہونا چاہیے ہمیشہ کہ عمریٰ درست ہو۔ اور جو کچھ اوس کے اندر شرطیں معطی نے کی ہوں وہ باطل ہوں اور اونمیں سے کوئی شرط پوری نہ کی جائے اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول سے خارج رکہی جائیں کہ تمام مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہیں کیونکہ اوسکی شرطیں منجملہ اون شرطوں کے نہیں ہیں جنکو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قول سے مراد لیا اور یہی قول جسکو ہم نے ثابت کیا امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے اور حضرت ابن عمرؓ سے بہی اسی کی مثل مروی ہے حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی حبیب بن ابی ثابت سے کہا سنا میں نے ابن عمرؓ کو اور دریافت کیا اونسے ایک شخص نے اوس شخص کے بارہ میں جسنے ہبہ کی کسی کو اونٹنی اوسکی زندگی بہر کیلئے پہر وہ جنی تو آپنے فرمایا کہ اونٹنی اوسکی ہے اور اوسکی اولاد بہی پہر میں نے بعد میں دریافت کیا تو آپنے فرمایا کہ وہ اوسی کی ہے جسکو دی گئی ہے زمانہ زندگی اور موت دونوں میں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے

بَابُ الصَّدَقَاتِ الْمَوْقُوفَاتِ

باب اون صدقوں کے بیان میں جو وقف کئے گئے ہوں

حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا ابو عاصم وسعيد بن سفيان الجحدري قالا ثنا ابن عون قال اخبرني نافع عن ابن عمر ان عمر اصاب ارضا بخيبر فاتى النبي صلى الله عليه وآله وسلم يستأمره فقال اني اصبت ارضا لم اصب

مالا قط احسن منها فكيف تامرني قال ان شئت حبست اصلها لا تباع ولا توهب قال ابو عاصم واراه
قال لا تورث قال فتصدق بها في الفقراء والقربى والرقاب في سبيل الله وابن السبيل والضعيف لا جناح على
من وليها ان ياكل منها غير متمول قال فذكرت ذلك لمحمد فقال غير متاثل **حدثنا** احمد بن عبد الرحمن
بن وهب قال حدثني عمي قال حدثني ابراهيم بن سعد عن عبد العزيز بن المطلب عن يحيى بن سعيد عن نافع
مولى ابن عمر عن ابن عمر ان عمر استشار رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في ان يتصدق بماله بثمغ فقال
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم تصدق به تقسم ثمره وتحبس اصله لا تباع ولا توهب **قال** ابو جعفر
فذهب قوم الى ان الرجل اذا اوقف داره على ولده وولد ولده ثم من بعدهم في سبيل الله ان ذلك جائز وانها
قد خرجت بذلك من ملكه الى الله عز وجل ولا سبيل له بعد ذلك الى بيعها واحتجوا في ذلك بهذه الآثار **وممن**
قال بذلك ابو يوسف ومحمد بن الحسن رحمة الله عليهما وهو قول اهل المدينة واهل البصرة (قوله) **ترجمہ** حدیث
بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم اور سعید بن سفیان جحدری نے دونو نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابن عون نے کہا خبر دی مجھکو نافع نے انہوں نے روایت کی ابن عمر سے کہ عمر نے حاصل کی زمین مقام
خیبر میں پس حاضر ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت میں اجازت طلب کرتے تھے آپسے پس عرض کیا کہ ملی ہے مجھکو زمین
کہ نہیں ملا مجھکو کوئی مال کبھی جو اس سے بہتر ہو تو آپ مجھکو کیا حکم دیتے ہیں آپنے فرمایا اگر تم چاہو تو اوسکی اصل کو وقف کردو کہ نہ اوسکی
بیع کی جائے اور نہ ہبہ ابو عاصم نے کہا اور میرے خیال میں آپنے یہ بھی فرمایا کہ اور نہ اوس میں وراثت جاری ہو فرمایا پس صدقہ
کردو اوسکو فقیروں اور عزیز قریبوں اور غلاموں کی آزادی اور راہ خدا اور مسافروں اور ضعیف لوگوں (یا مہمان) پر کہ جو شخص
اوسکا متولی ہو اوسکو اوس میں سے کہانے میں کچھہ نقصان نہیں بشرطیکہ جمع نہ کرے کہا پس میں نے اسکو محمد سے ذکر
کیا تو انہوں نے غیر متمول کے یہی معنے بتلائے (کہ جمع نہ کرے) حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عبد الرحمن بن وہب نے
کہا حدیث بیان کی مجھہ سے میرے چچا نے کہا حدیث بیان کی مجھہ سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے روایت کی عبد العزیز
بن مطلب سے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے نافع ابن عمر کے غلام سے انہوں نے ابن عمر سے کہ حضرت عمر نے
مشورہ لیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارہ میں کہ خیرات کریں اپنے مال کو جو مقام ثمغ (جو مدینہ کے نزدیک
ایک زمین ہے) میں ہے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خیرات کردو اوسکو اسطرح کہ اوسکے پھل تقسیم کردئے
جائیں اور اوسکی اصل وقف رہے کہ نہ اوسکی بیع کی جائے نہ ہبہ ابو جعفر نے کہا پس ایک گروہ اسطرف گیا ہے کہ آدمی جب
اپنے گہر کو اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد اسیطرح جہانتک سلسلہ چلے اون سب پر وقف کرے براہ خدا تو یہ درست ہی اور بیشک
وہ گہر اوسکی ملک سے نکلکر خدا تعالے کی ملک میں آجائیگا اور پہر اوسکو اوسکے فروخت کرنیکی کوئی صورت نہ ہوگی اور اسبارہ
میں انہوں نے ان ہی حدیثوں سے استدلال کیا اور جنہوں نے یہ قول کیا منجملہ اونکے امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن
رحمۃ اللہ علیہما ہیں اور یہی قول اہل مدینہ اور اہل بصرہ کا ہے (قولہ) **وخالفهم** في ذلك آخرون منهم ابو حنيفة
وزفر بن الهذيل رحمة الله عليهما فقالوا هذا كله ميراث لا يخرج من ملك الذي اوقفه بهذا السبب
وكان من الحجة لهم في ذلك ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لما شاوره عمر رضي الله عنه في ذلك
قال له حبس اصلها وسبل الثمرة **فقد** يجوز ان يكون ما امره به من ذلك يخرجه به من ملكه ويجوز ان يكون

ذلك لا يخرجها من ملكه لكنها تكون جارية على ما اجراها عليه من ذلك ما تركها و تكون له فسخ ذلك متى شاء كرجل جعل لله عليه ان يتصدق بثمرة نخله ما عاش فيقال له انفذ ذلك ولا يجبر عليه ولا يوخذ به ان شاء وان ابى ولكن ان انفذ ذلك فحسن وان منعه لم يجبر عليه وكذلك ورثته من بعده ان انفذوا ذلك على ما كان ابوهم اجراه عليه فحسن وان منعوه كان ذلك لهم وليس في بقاء حبس عمر رضي الله عنه الى غايتنا هذه ما يدل على انه لم يكن لاحد من اهله نقضه وانما الذي يدل على انه ليس لهم نقضه لو كانوا اختصموا فيه بعد موته فمنعوا من ذلك ولو جاء ذلك لكان فيه العمر ما يدل على ان الاوقاف لا تباع ولكن انما جاء ما تركهم لو قف عمر رضي الله عنه يجري على ما كان عمر رضي الله عنه اجراه عليه في حياته ولم يبلغنا ان احدا منهم عرض فيه بشيء **وقد** روي عن عمر رضي الله عنه ما يدل على انه قد كان له نقضه **(قوله)** ترجمہ اور مخالفت کی اونکی اسمیں دوسروں نے کہ منجملہ اونکے امام ابو حنیفہ اور امام زفر بن ہذیل رحمۃ اللہ علیہما ہیں اور انہوں نے کہا کہ یہ تمام میراث ہے کیا اوس شخص کی ملک سے خارج نہیں ہوتا جسنے اوسکو اس سبب سے وقف کیا ہو اور اس بارہ میں اونکی دلیل یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ مشورہ دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تو اونسے فرمایا کہ وقف کرو اوسکی اصل کو اور مباح کرو پہلونکو پس ہو سکتا ہے کہ جب اسکا حکم آپنے اونکو دیا اس سے وہ زمین اونکی ملک سے باہر ہو جاوے اور ہو سکتا ہے کہ یہ اونکی ملک سے خارج نہ کرے لیکن وہ اس طریقہ پر جاری ہے جسپر اوسکو جاری کرو یا جب تک کہ چھوڑے رکھیں اوسکو اونکے لئے جائز ہو کہ جب چاہیں اوسکو فسخ کریں مانند اوس شخص کی کہ کرلیا ہو اوسنے اللہ واسطے لازم اپنے اوپر کہ خیرات کر دیا کرونگا اپنے باغ کے پہلونکو جب تک زندہ رہونگا تو اوس سے کہا جا سکتا ہے کہ اپنے اس قول کو جاری رکھ لیکن اوسکو اسپر مجبور نہیں کیا جا سکتا اور نہ اوسکو ماخوذ کیا جا سکتا ہے خواہ ایسا کرے یا انکار کرے لیکن اگر اوسکو جاری رکھیگا تو اوسکے لئے بہتر ہوگا اور اگر اوس سے باز رہیگا تو اسپر مجبور نہ کیا جائیگا اسی طرح اوسکے بعد اوسکے ورثا اگر اسکو جاری رکھینگے موافق اوسکے کہ جاری رکھا تھا اوسکو اونکے بڑے نے تو اچھا ہوگا اور اگر باز رہینگے اوس سے تو یہ اونکے لئے جائز ہوگا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وقف ہمارے اس زمانہ تک باقی رہنے میں اسپر دلیل نہیں ہو سکتی کہ اونکی اولاد میں سے کسیکو اوسکا توڑ دینا درست نہ تھا البتہ اگر وہ لوگ حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد اوس میں جھگڑا کرتے اور پھر وہ اس سے باز رکھے جاتے تو یہ بیشک اسکی دلیل ہوتا کہ اونکے لئے اسکا فسخ کرنا جائز نہ تھا اور اگر اونکا فسخ کرنا ثابت ہوا ہوتا تو اس میں دلیل ہوتی اس امر پر کہ اوقاف فروخت کئے جا سکتے ہیں لیکن بجز اسکے نہیں کہ ثابت ہوا ہمکو چھوڑے رکھنا اونکا حضرت عمرؓ کے وقف کو جاری رہا وہ جسطرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں اوسکو جاری رکھا اور ہمکو یہ خبر نہیں پہونچی کہ اون میں سے کوئی اوسکے اندر کسی طرح مانع ہوا ہو اور بیشک حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک ایسی بات مروی ہے جو اسکی دلیل ہے کہ اونکو اوسکے فسخ کر دینے کا حق تھا **(قوله)** **حدثنا** يونس قال اخبرنا ابن وهب ان مالكا اخبره عن زياد بن سعد عن ابن شهاب ان عمر بن الخطاب قال لولا اني ذكرت صدقتي لرسول الله صلى الله عليه وسلم او نحو هذا لرددتها **فلما** قال عمر رضي الله عنه هذا دل ذلك ان نفس الايقاف للارض لم يكن يمنعه من الرجوع فيها وانه انما منعه من الرجوع فيها ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم امره فيها بشيء وفارقه على الوفاء به فكره ان يرجع عن ذلك كما كره عبد الله بن عمرو ان يرجع بعد موت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن الصوم الذي كان فارقه عليه ان يفعله وقد كان له ان لا يصوم **ثم** هذا شريح وهو

قَاضِی عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ **فَقَدْ رُوِیَ** عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَاَلْتُ شُرَیْحًا عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ دَارَهُ حَبْسًا عَلَی الْاٰخِرِ فَالْاٰخِرِ مِنْ وَلَدِهٖ فَقَالَ اِنَّمَا اَقْضِیْ وَلَسْتُ اُفْتِیْ قَالَ فَنَاشَدْتُهٗ فَقَالَ لَا حُبْسَ عَلٰی فَرَائِضِ اللّٰهِ وَهٰذَا لَا یَسَعُ الْقُضَاةَ جَهْلُهٗ وَلَا یَسَعُ الْاَئِمَّةَ تَقْلِیْدُ مَنْ یَجْهَلُ مِثْلَهٗ ثُمَّ لَا یُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَیْهِ مُنْكِرٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ تَابِعِیْهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ **ثُمَّ قَدْ رُوِیَ** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا **مَا** قَدْ حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عِیْسٰی عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ وَاُنْزِلَ فِیْهَا الْفَرَائِضُ نَهٰی عَنِ الْحُبْسِ **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَیْرٍ وَعَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِیْعَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ لَهِیْعَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ (قولہ) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ مالک نے خبر دی اونکو زیاد بن سعد سے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے کہ عمر بن خطاب نے فرمایا کہ اگر میں نے اپنے صدقہ کا ذکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ کیا ہوتا یا فرمایا مثل اسکے تو میں اوسکو لوٹا لیتا تو جبکہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس نے دلالت کی اس امر پر کہ مخص کسی زمین کو وقف کر دینا اوسکے لوٹا لینے سے منع نہیں کرتا اور حضرت عمرؓ کو اوسکے لوٹا لینے سے باز رکہنے والی بات یہ تہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو اوسکے اندر ایک امر کا حکم دیا اور جدا ہوگئے اوسی حال میں کہ وہ اوسکو پورا کر رہے تہے اسلئے برا جانا اس کو کہ اوس وقف کو لوٹالیں جسطرح عبد اللہ بن عمرؓ نے اسکو برا جانا تہا کہ لوٹ جاویں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد اون روزوں سے کہ جدا ہوئے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے اون روزوں پہر کہ عبد اللہ وہ کہا کرتے تہے حالانکہ اونکو جائز تہا کہ نہ رکہیں پہر یہ شریح ہیں جو حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی جیسے خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قاضی تہے کہ اونسے بہی یہ حدیث مروی ہے جسکو بیان کیا ہم سے سلیمان بن شعیب نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے ابو یوسف سے انہوں نے عطا ابن سائب سے کہا دریافت کیا میں نے شریح سے اوس شخص کے بارہ میں جسنے اپنا گہر اپنی اولاد پر وقف کر دیا ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ میں صرف قاضی ہوں فتوی دینا میرا کام نہیں ہے کہا پس قسم دی میں نے اونکو تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالے کے فرائض نازل فرما دینے کے بعد وقف علی الاولاد نہیں رہا اور یہ ایسی بات ہی کہ قاضیوں کو اس سے ناواقف رہنے کی گنجایش نہیں اور جو شخص ایسی بات سے ناواقف ہو اوسکی اماموں کو پیروی کرنا درست نہیں پہر اسپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ میں سے کسیکا انکار نہیں اور نہ تابعینوں میں سے رحمت کرے خدا تعالیٰ ان سب پر پہر اسبارہ میں حضرت ابن عباس سے بہی مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے میرے بہائی عیسے نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سورہ نساء اور اوسکے اندر فرائض نازل ہو جانیکے بعد منع فرماتے ہوئے وقف (علی الاولاد) سے حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن عبد اللہ بن بکیر

اور عمرو بن خالد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن لہیعہ نے پھر ذکر کیا اوس اسناد سے اوسکی مثل
حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمٰن بن جارود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے
ابن لہیعہ نے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل (قولہ) **حدثنا** رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَا قَالَ ثنا أَحْمَدُ بْنُ
صَالِحٍ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَبِهِ أَقُولُ قَالَ رَوْحٌ قَالَ لِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَقَدْ حَدَّثَنِيهِ الدِّمَشْقِيُّ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يُوسُفَ
عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ **فَأَخْبَرَ** ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْأَحْبَاسَ مَنْهِيٌّ عَنْهَا غَيْرُ جَائِزَةٍ وَأَنَّهَا قَدْ كَانَتْ قَبْلَ نُزُولِ
الْفَرَائِضِ بِخِلَافِ مَا صَارَتْ عَلَيْهِ بَعْدَ نُزُولِ الْفَرَائِضِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ **وَأَمَّا** وَجْهُهُ مِنْ
طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّ أَبَا حَنِيفَةَ وَأَبَا يُوسُفَ وَزُفَرَ وَمُحَمَّدًا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَجَمِيعَ الْمُخَالِفِينَ لَهُمْ وَالْمُوَافِقِينَ قَدِ اتَّفَقُوا
عَلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا وَقَفَ دَارَهُ فِي مَرَضِهِ عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ ثُمَّ تُوُفِّيَ فِي مَرَضِهِ ذٰلِكَ أَنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ مِنْ
ثُلُثِهِ وَأَنَّهَا غَيْرُ مَوْرُوثَةٍ عَنْهُ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ هَلْ يَدُلُّ عَلٰى أَحَدِ الْقَوْلَيْنِ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا جَعَلَ شَيْئًا مِنْ دَنَانِيرَ أَوْ دَرَاهِمَ
صَدَقَةً فَلَمْ يُنْفِذْ ذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَ أَنَّهُ مِيرَاثٌ وَسَوَاءٌ جَعَلَ ذٰلِكَ فِي مَرَضِهِ أَوْ فِي صِحَّتِهِ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَ ذٰلِكَ وَصِيَّةً بَعْدَ
مَوْتِهِ فَيُنْفِذُ ذٰلِكَ بَعْدَ مَوْتِهِ مِنْ ثُلُثِ مَالِهِ كَمَا يُنْفِذُ الْوَصَايَا فَأَمَّا إِذَا جَعَلَهُ فِي مَرَضِهِ وَلَمْ يُنْفِذْهُ لِلْمَسَاكِينِ بِدَفْعِهِ
إِيَّاهُ إِلَيْهِمْ فَهُوَ كَمَا جَعَلَهُ فِي صِحَّتِهِ وَكَانَ جَمِيعُ مَا لَهُ يَفْعَلُهُ فِي صِحَّتِهِ فَيُنْفَذُ مِنْ جَمِيعِ مَالِهِ وَلَا يَكُونُ لَهُ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ
مِلْكٌ مِثْلُ الْعَتَاقِ وَالْهِبَاتِ وَالصَّدَقَاتِ هُوَ الَّذِي يُنْفَذُ إِذَا فَعَلَهُ فِي مَرَضِهِ مِنْ ثُلُثِ مَالِهِ وَكَانَ الْوَاقِفُ إِذَا
وَقَفَ فِي مَرَضِهِ دَارَهُ أَوْ أَرْضَهُ وَجَعَلَ آخِرَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا بِاتِّفَاقِهِمْ مِنْ ثُلُثِ مَالِهِ بَعْدَ وَفَاتِهِ
لَا سَبِيلَ لِوَارِثِهِ عَلَيْهِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِدَاخِلٍ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا حَبْسَ عَلٰى فَرَائِضِ اللّٰهِ **فَكَانَ**
النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ سَبِيلُهُ إِذَا وَقَفَ فِي الصِّحَّةِ فَيَكُونُ نَافِذًا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ وَلَا يَكُونُ لَهُ عَلَيْهِ سَبِيلٌ
بَعْدَ ذٰلِكَ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فَإِلٰى هٰذَا أَذْهَبُ وَبِهِ أَقُولُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ لَا مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ كَالْآثَارِ
فِي ذٰلِكَ قَدْ تَقَدَّمَ وَصْفِي لَهَا وَبَيَانُ مَعَانِيهَا وَكَشْفُ وُجُوهِهَا (قولہ) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے روح اور محمد بن
خزیمہ نے دونوں نے کہا حدثنا ہمسے بیان کی احمد بن صالح نے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسکے مطابق میرا مذہب ہے روح نے کہا مجھسے
احمد نے صالح نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے دمشقی نے یہ حدیث یعنے عبد اللہ بن یوسف نے انہوں نے روایت کی
ابن لہیعہ سے پس خبر دی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ وقف علی الاولاد ناجائز ہے اور بیشک یہ فرائض نازل ہونے
سے پیشتر تھا لیکن فرائض نازل ہونیکے بعد حکم اسکے برخلاف (عدم جواز کا) ہوگیا تو یہ اسباب کی تقریر بلحاظ حدیثوں کے ہے
اور رہی تقریر بلحاظ غور و فکر سو وہ یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ اور امام زفرؒ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اور اون کے تمام
مخالفین و موافقین کا اسپر اتفاق ہے کہ آدمی جب اپنے مکان کو اپنی بیماری میں فقرا و مساکین پر وقف کردے پھر وہ
اوسی مرض میں وفات پاجائے تو یہ وقف اوسکے تہائی مال سے جائز ہوتا ہے اور اسمیں وارثت جاری نہیں ہوتی پس
ہم نے سمجھ سے کام لیا کہ آیا یہ دونوں قولوں میں سے کسی قول کی دلیل ہے تو معلوم ہوا کہ آدمی جب اپنے دراہم یا دینار و نمیں
سے کسیقدر مال کو خیرات و صدقہ کردے اور نہ نافذ کیا گیا ہو وہ صدقہ حتی کہ مرگیا ہو تو وہ میراث ہوتا ہے خواہ یہ صدقہ
اوسنے اپنی بیماری میں کیا تھا یا بحالت تندرستی مگر اوس صورت میں کہ بعد مرنیکے اوسکی وصیت قرار دیا جائے تو وہ بعد
اوسکے تہائی مال سے نافذ ہوگا جسطرح باقی وصیتیں ہوتی ہیں لیکن جب کیا ہو اوسکو اپنی بیماری میں اور نافذ نہ کیا

ہو اسکو مسکینوں کے لئے اسطرح کہ اونکو وہ مال دیدیا جاتا تو اوسکا حکم ایسا ہے جیسا اوس صدقہ کا کہ بحالت تندرستی کرتا اور اگر بحالت تندرستی تمام مال کا صدقہ کرتا تو اوسکے تمام مال سے نافذ کیا جاتا اور اسکے بعد پھر اوسکو کوئی مالکانہ تصرف کا مجاز نہیں رہتا مثلاً آزادی اور ہبہ اور صدقہ وغیرہ اور جو بحالت بیماری کرے - - تو وہ بقدر ایک تہائی مال میں نافذ ہوتا ہے اور وقف کرنیوالا جب اپنے مرض الموت میں اپنا کوئی گھر یا کوئی زمین وقف کرے اور اوسکی انتہا فی سبیل اللہ ہو تو یہ بالاتفاق جائز ہے اوسکے تہائی مال سے اوسکی وفات کے بعد اوسکے وارث کا اوس میں کوئی حق نہیں اور یہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد میں داخل نہیں ہے کہ وقف نہیں ہے اللہ تعالے کے فرائض نازل فرما دینے کے بعد پس بمقتضائے نظر اس بنا پر ہے کہ یہی حکم ہو اس صورت میں کہ جب اوس نے بحالت تندرستی وقف کیا ہو کہ وہ تمام مال سے نافذ ہو اور پھر وقف کرنے والیکو اوس میں کوئی استحقاق نہ ہو یہ حکم بیان سابق پر قیاس کرکے ہونا چاہئے لہذا میں اسی طرف جاتا ہوں اور یہی میں قول کرتا ہوں مگر یہ لحاظ نظر اور فکر نہ بطریق احادیث کیونکہ حدیثیں اسبارہ میں گذر چکا بیان اونکا اور اونکے معانی اور اونکے چہری کمل ہے (قوله) **فان قال** قائل فتخرج الارض بالوقوف من ملك ربها بوقفه اياها لا الى ملك مالك **قيل** له وما تنكر من هذا وقد اتفقت انت وخصمك على الارض يجعلها صاحبها مسجدا للمسلمين ويخلي بينهم وبينها انها قد خرجت بذلك من ملكه لا الى ملك مالك ولكن الى الله عز وجل فالذي يلزم مخالفك فيما احتججت عليه بما وصفنا يلزمك في هذا مثله **فان قال** قائل فما معنى نهي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن الحبس الذي رويته عنه في حديث ابن عباس رضي الله عنهما **قيل** له قد قال الناس في ذلك قولين احدهما القول الذي ذكرناه عند روايتنا اياه والآخر ان ذلك اريد به ما كان اهل الجاهلية يفعلونه من البحيرة والسائبة والوصيلة والحام فكانوا يحبسون ما يجعلونه كذلك فلا يورثونه احدا فلما انزلت سورة الفرائض وبين الله عز وجل فيها المواريث وقسم الاموال عليها قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا حبس **ثم** تكلم الذين اجازوا الصدقات الموقوفات فيها بعد تثبيتهم اياها على ما ذكرنا فقال بعضهم هي جائزة تنفذ من المتصدق بها ولم تقبض **وممن** قال بذلك ابو يوسف رحمة الله عليه وقال بعضهم لا ينفذ بها حتى يخرجها من يده ويقبضها منه غيره **وممن** قال بهذا القول ابن ابي ليلى ومالك بن انس ومحمد بن الحسن رحمة الله عليهم فاحتجنا ان ننظر في ذلك لنستخرج من القولين قولا صحيحا فرأينا اشياء يفعلها العباد على ضروب **فمنها** العتاق ينفذ بالقول لان العبد انما يزول ملك مولاه عنه الى الله عز وجل **ومنها** الهبات والصدقات لا تنفذ بالقول حتى يكون معه القبض من الذي ملكها له فاردنا ان ننظر حكم الاوقاف بايها هي اشبه فنعطفه عليه **فرأينا** الرجل اذا وقف ارضه او داره فانما يملك الذي اوقفها عليه منافعها ولم يملك من رقبتها شيئا انما اخرجها من ملك نفسه الى الله عز وجل فثبت ان ذلك نظير ما اخرجه ملكه الى الله عز وجل فلما كان ذلك لا يحتاج فيه الى قبض مع القول كان كذلك الوقوف لا يحتاج فيها الى قبض مع القول **وحجة** اخرى ان القبض لو اوجبناه فانما كان القابض ما لم يملك بالوقف فقبضه اياه وغير قبضه اياه سواء فثبت بما ذكرنا ما ذهب اليه ابو يوسف رحمة الله عليه (قوله) **ترجمہ** اور اگر کوئی کہنے والا کہے کہ کیا تم زمین کو وقف کی وجہ سے اوسکے مالک کی ملک سے خارج بتلاتے ہو اور یہ کہتے ہو کہ کسی کی ملک میں نہیں جاتی

تواوسکو جواب دیا جائیگا کہ اور کیونکر انکار کرتے ہو تم اسکا حالانکہ تم خود اور تمہارے مخالف اسپر متفق ہیں کہ مالک زمین جب اوس کو مسلمانون کے لئے مسجد بنادے اور تمام مسلمانوں اور اوس زمین کے درمیان تخلیہ کردے تو وہ اوسکی ملک سے خارج ہو جاتی ہے اور کسی کی ملک میں نہیں جاتی البتہ حق تعالےٰ کی ملک میں آجاتی ہے پس وہ بات جس کو تو نے اپنے مخالف پر حجت قائم کرنیکے لئے بطور الزام پیش کیا اور اوسکو تم بیان کرچکے اسکے اندر تجھکو بھی وہ بات لازم آتی ہے پھر اگر کوئی کہنے والا کہے تو کیا مطلب ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اوس وقف سے منع کرنیکا جسکو تم نے اونسے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما میں روایت کیا تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ درحقیقت لوگوں کے اس میں دو قول ہیں ایک وہی جسکو ہم وہیں ذکر کرچکے جہان ہم نے اوسکو روایت کیا اور دوسرا یہ کہ اس وقف سے مراد وہ اوقاف ہیں جو اہل جاہلیت کیا کرتے تھے مانند بحیرہ اور وصیلہ اور حام اور سائبہ کے کہ جنکو اسیطرح چھوڑ دیا کرتے تھے اور اونکو موقوفہ خیال کرتے تھے کہ اونکا کسیکو وارث نہیں بناتے تھے یہانتک فرائض کی سورہ نازل ہوئی اور حق تعالےٰ نے اوس میں میراثوں کو کھولدیا اور اموال کی تقسیم حسب مواریث بیان فرمادی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمادیا کہ وقف نہیں ہے پھر جو لوگ اون صدقات کو جائز رکھتے ہیں جنکا وقف کیا گیا ہو وہ بعد اسکے کہ سب بالاتفاق اون صدقات کو حسب بیان سابق ثابت رکھتے ہیں اور لحاظ سے مختلف ہوئے پس بعض نے کہا کہ وہ جائز ہیں خواہ صدقہ کرنے والے نے اونکا قبضہ کرلیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو اور منجملہ اونکے جو اسکے قائل ہوئے امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ ہیں اور بعض نے کہا کہ نہ نافذ ہونگے وہ صدقات تاوقتیکہ اونکو اوسکے قبضہ سے نکالکر کوئی اور شخص ولکا قبضہ نہ کرلے اور منجملہ اونکے جو اسکے قائل ہوئے ابن ابی لیلی اور مالک بن انس اور محمد بن حسن رحمتہ اللہ علیہم ہیں لہٰذا ضرورت ہوئی ہمکو کہ اس میں غور کریں تاکہ دونوں قولوں میں سے صحیح قول نکال لیں تو ہم نے بندوں کے تصرفات چند اقسام پر دیکھے کہ منجملہ اونکے غلام کو آزاد کرنا ہے کہ یہ صرف کہتے ہی نافذ ہو جاتا ہے کیونکہ غلام پر سے اوسکے آقا کی ملکیت زائل ہو جاتی ہے اور وہ خدا تعالےٰ کی ملک میں آجاتا ہے اور منجملہ اونکے ایک ہبہ اور صدقہ ہے کہ یہ صرف قول سے نافذ نہیں ہوتے جبتک کہ اوسکے ساتھ اوس شخص کی جانب سے قبضہ نہ پایا جائے جسکو اصلی مالک نے اوسکا مالک بنایا ہو پس ہم نے ارادہ کیا کہ اوقاف کے حکم میں غور کریں کہ وہ کونسے تصرف سے زیادہ مشابہ ہے تاکہ اونکو اسکی طرف مائل کردیں تو ہم نے دیکھا کہ آدمی جب اپنی زمین یا اپنا گھر وقف کردے تو بجز اسکے نہیں کہ مالک ہو جائیگا وہ شخص جسپر اوس زمین یا گھر کے منافع کو وقف کیا ہو لیکن اوس موقوفہ مال کی ذات کے کسی حصہ کا بھی مالک نہ ہوگا کیونکہ اوسکو مالک نے اپنی ذاتی ملک سے نکالکر اللہ عزوجل کی ملکیت میں دیا ہے پس ثابت ہوا کہ یہ اوس تصرف کی نظیر ہے کہ جسکے اندر شئی کو اپنی ملک سے نکالکر اللہ عزوجل کی ملک میں داخل کیا گیا ہو پس جسطرح اوس تصرف میں قول کے ساتھ قبضہ کی ضرورت نہیں اسی طرح اوقاف کے اندر (بھی) قول کے ساتھ قبضہ کی ضرورت نہیں اور ایک دلیل اور ہے وہ یہ کہ اگر قبضہ کو ہم لازم قرار دیں تو بجز اسکے نہیں کہ قبضہ کریگا اوس چیز کا کہ جسکا بوجہ وقف مالک نہیں اسلئے اوسکا قبض کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہیں لہٰذا ہمارے بیان مذکور سے امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کا مذہب ثابت ہوا +

کتاب الرھن

کتاب رہن (یعنے گرو رکھنے کے) بیان میں

بَابُ - رُكُوبِ الرَّهْنِ وَاسْتِعْمَالِهِ وَشُرْبِ لَبَنِهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ

أخبرنا زكريا ابن أبي زائدة عن الشعبي عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال الظهر يركب بنفقته إذا كان مرهوناً ولبن الدر يشرب بنفقته إذا كان مرهوناً **قال** أبو جعفر فذهب قوم إلى أن للراهن أن يركب الرهن بحق نفقته عليه ويشرب لبنه أيضاً بحق نفقته عليه واحتجوا في ذلك بهذا الحديث (قول) **ترجمہ** باب گرو رکھی ہوئی (سواری یا جانور) پر سوار ہونے اور اوسکے استعمال کرنے اور اوسکے دودھ پینے کے احکام میں حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو زکریا ابن ابی زائدہ نے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ ابو ہریرہؓ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا پشت پر سوار ہوا جائے اوسکے خرچ کے عوض جب وہ گرو رکھی ہوئی ہو اور دودھ تھن کا پیا جائے اوسکے خرچ کے عوض جب وہ گرو رکھا ہوا ہو ابو جعفر (طحاوی) نے کہا ایک گروہ اسطرف گیا ہے کہ گرو رکھنے والیکو گرو رکھی ہوئی چیز پر سوار ہونا درست ہی بوجہ اسکے کہ وہ اوسپر خرچ کرتا ہی اور اوسکا دودھ پینا بھی درست ہے اوسکے خرچ کرنے کے حق کے بدلہ اور اس بارہ میں اس حدیث (مذکور) کے ساتھہ دلیل پکڑتے ہیں

(ر) **وخالفهم** في ذلك آخرون فقالوا ليس للراهن أن يركب الرهن ولا يشرب لبنه وهو رهن معه وليس له أن ينتفع منه بشيء **وكان** من الحجة لهم على أهل المقالة الأولى أن هذا الحديث الذي احتجوا به حديث مجمل لم يبين فيه من الذي يركب ويشرب اللبن فمن أين جاز لهم أن يجعلوه الراهن دون أن يجعلوه المرتهن هذا لا يكون لأحد إلا بدليل يدل له على ذلك إما من كتاب أو سنة أو إجماع **وقد** صح ذلك فقد روى هذا الحديث هشيم وبين فيه ما لم يبين يزيد بن هرون **حدثنا** أحمد بن داود قال ثنا إسمعيل بن سالم الصائغ قال ثنا هشيم عن زكريا عن الشعبي عن أبي هريرة ذكر أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال إذا كانت الدابة مرهونة فعلى المرتهن علفها ولبن الدر يشرب وعلى الذي يشرب نفقتها ويركب **فدل** هذا الحديث أن المعني بالركوب وشرب اللبن في الحديث الأول هو المرتهن لا الراهن فجعل ذلك له وجعلت النفقة عليه بدلاً مما يتعوض منه مما ذكرنا (ترجمہ) اور اس بارہ میں دوسرے لوگون نے مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ گرو رکھنے والیکو گرو رکھی ہوئی چیز پر سوار ہونا جائز نہیں اور نہ اوسکا دودھ پینا (بلکہ دودھ بھی) اوسکے ساتھ گرو ہوگا اور جائز نہیں اوسکے لئے کہ نفع حاصل کرے اوس سے کچھ اور ان لوگوں کے لئے پہلے قول والوں پر یہ حجت ہے کہ یہ حدیث (مذکور) جسکے ساتھ انہوں نے دلیل پکڑی حدیث مجمل ہے کہ اوسمیں یہ بیان نہیں کیا گیا کہ کون شخص ہے وہ جو سوار ہو اور دودھ پیوے تو کہاں سے جائز ہو سکتا ہے اونکے لئے یہ کہ ٹھیرادیں وہ شخص گرو رکھنے والا نہ یہ کہ ٹھیرادیں وہ شخص اوسکو جسکے پاس گرو رکھا جاتا ہے اور یہ جائز نہیں ہو سکتا کسیکو مگر کسی ایسی دلیل کے ساتھ جو اسپر دلالت کرے یا قرآن مجید یا حدیث یا اجماع امت اور باایں ہمہ پس بیشک روایت کیا ہے حدیث مذکور کو ہشیم رضی اللہ عنہ نے اور اوس مین وہ بات بیان کی ہے جسکو یزید بن ہارون نے بیان نہیں کیا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن سالم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے وہ روایت کرتے ہیں زکریا سے وہ شعبی سے وہ ابو ہریرہؓ سے ذکر کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب چوپایہ گرو رکھا ہوا ہو تو گرو رکھنے والے پر اوسکی خوراک ہے اور دودھ تھن کا پیا جائے اور اوسپر جو پیوے خرچ اوسکا ہے اور نہی سوار ہو پس اس حدیث نے دلالت کی کہ مراد سوار ہونے (والے) اور دودھ پینے (والے) سے پہلی حدیث میں وہ شخص ہے جسکے پاس گرو رکھا گیا ہو نہ وہ جس نے گرو رکھا ہو لہذا یہ اوسیکا حق ہوگا اور خرچ اوسپر لازم

ہوگا بدلہ ہیں اوسکے جو خرچ کا عوض وہ حاصل کریگا جسکا ذکر ہم نے پہلے کیا **وَكَانَ** هٰذَا عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ فِيْ وَقْتِ مَا كَانَ الرِّبٰوا مُبَاحًا وَلَمْ يُنْهَ حِيْنَئِذٍ عَنِ الْقَرْضِ الَّذِيْ يَجُرُّ مَنْفَعَةً وَّلَا عَنْ اَخْذِ الشَّيْءِ بِالشَّيْءِ وَاِنْ كَانَا غَيْرَ مُتَسَاوِيَيْنِ ثُمَّ حُرِّمَ الرِّبٰوا بَعْدَ ذٰلِكَ وَحُرِّمَ كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ نَفْعًا وَاَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنَّ نَفَقَةَ الرَّهْنِ عَلَى الرَّاهِنِ لَا عَلَى الْمُرْتَهِنِ وَاَنَّهُ لَيْسَ لِلْمُرْتَهِنِ اِسْتِعْمَالُ الرَّهْنِ **فَمِمَّا** رُوِيَ فِيْ نَسْخِ الرِّبٰوا مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْاٰيَاتُ الَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِيْ بَيْعِ الْخَمْرِ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ **فَلَمَّا** حُرِّمَ الرِّبٰوا حُرِّمَتْ اَشْكَالُهٗ كُلُّهَا وَرُدَّتِ الْاَشْيَاءُ الْمَاْخُوْذَةُ اِلٰى اَبْدَالِهَا الْمُسَاوِيَةِ لَهَا وَحُرِّمَ بَيْعُ اللَّبَنِ فِي الضُّرُوْعِ فَدَخَلَ فِيْ ذٰلِكَ النَّهْيُ عَنِ النَّفَقَةِ الَّتِيْ يَمْلِكُ بِهَا الْمُنْفِقُ لَبَنًا فِي الضُّرُوْعِ وَتِلْكَ النَّفَقَةُ فَغَيْرُ مَوْقُوْفٍ عَلٰى مِقْدَارِهَا وَاللَّبَنُ كَذٰلِكَ اَيْضًا فَارْتَفَعَ بِنَسْخِ الرِّبٰوا اَنْ تَجِبَ النَّفَقَةُ عَلَى الْمُرْتَهِنِ بِالْمَنَافِعِ الَّتِيْ يَجِبُ لَهٗ عِوَضًا مِّنْهَا وَبِاللَّبَنِ الَّذِيْ يَحْتَلِبُهٗ فَيَشْرَبُهٗ (ترجمہ)

اور تہا یہ حکم ہمارے نزدیک اور اللہ زیادہ جانتا ہے اوسوقت کہ جب سود مباح تہا اور نہیں منع کیا گیا تھا اوسوقت تک اوس قرض سے جو پہنچے نفع کو اور نہ کسی چیز کو کسی چیز کے بدلہ لینے سے اگرچہ دونوں برابر نہ ہوں پہر اسکے بعد سود حرام کردیا گیا اور حرام کردیا گیا ہر وہ قرض جو پہنچے نفع کو اور اہل علم کا اسپر اتفاق ہے کہ خرچ گرو کی شی کا گرو رکہنے والے پر ہے نہ اوسپر جسکے پاس گرو رکہی گئی ہے اور اسپر کہ جو اپنے پاس گرو رکہنے والا ہے اوسکو گرو کی ہوئی چیز کا استعمال جائز نہیں پس بعض اون احادیث میں سے جو سود کے منسوخ ہوتے میں روایت کی گئیں وہ ہے جسکو بیان کیا ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں منصور سے اور اعمش سے وہ دونوں مسروق سے وہ حضرت عائشہ رض سے کہا جب نازل ہوئیں وہ آیتیں جو اخیر سورہ بقرہ میں ہیں تو کہڑے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم پہر اونکو لوگوں پر پڑہا پہر شراب فروخت کرنیکی تجارت کو حرام فرمادیا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی نے وہ روایت کرتے ہیں شعبہ سے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے منصور نے وہ روایت کرتے ہیں مسلم سے وہ مسروق سے وہ عائشہ رض سے اوسکی مثل پس جبکہ سود حرام ہوگیا تو اوسکے تمام اشکال (بہی) حرام ہوگئے اور تمام اشیا جو لی جاتی ہیں لوٹادی گئیں اپنے اون بدلوں کی جانب جو اونکے ساتہہ برابر ہوں اور حرام کردی گئی بیع دودہ کی تہنوں کے اندر پس داخل ہوگئی اسمیں ممانعت اوس خرچ کی کہ مالک ہو جائے خرچ کرنے والا بوجہ اوسکے تہنوں کے اندر کے دودہ کا اور یہ خرچ پس اپنی کسی مقدار پر موقوف نہیں اور دودہ بہی اسیطرح ہے پس سود کے منسوخ ہوجانے سے یہ بات دور ہوگئی کہ اپنے پاس گرو رکہنے پر اون منافع کی وجہ سے خرچ واجب ہو جو خرچ کرنیکے عوض اوسکا حق ہیں اور اوس دودہ کی وجہ سے جو وہ دوہکر پی لے **وَيُقَالُ** لِمَنْ صَرَفَ ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِنِ فَجَعَلَ لَهُ اسْتِعْمَالَ الرَّهْنِ اَيَجُوْزُ لِلرَّاهِنِ اَنْ يَّرْهَنَ رَجُلًا دَابَّةً هُوَ رَاكِبُهَا فَلَا يَجِدُ بُدًّا مِّنْ اَنْ يَّقُوْلَ لَا فَيُقَالُ لَهٗ فَاِذَا كَانَ الرَّهْنُ لَا يَجُوْزُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مُخَلًّى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْمُرْتَهِنِ فَيَقْبِضُهٗ وَيَصِيْرُ فِيْ يَدِهٖ دُوْنَ يَدِ الرَّاهِنِ كَمَا وَصَفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الرَّهْنَ بِقَوْلِهٖ فَرِهَانٌ

مَقْبُوضَةً فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهٗ فَلَمَّا لَمْ يَجُزْ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الرَّهْنَ عَلٰى مَا الرَّاهِنُ رَاكِبُهٗ لَمْ يَجُزْ ثُبُوْتُهٗ فِيْ يَدِهٖ بَعْدَ
ذٰلِكَ رَهْنًا بِحَقِّهٖ اِلَّا لِذٰلِكَ اَيْضًا لِاَنَّ دَوَامَ الْقَبْضِ لَا بُدَّ مِنْهُ فِي الرَّهْنِ اِذْ كَانَ الرَّهْنُ اِنَّمَا هُوَ احْتِبَاسُ الْمُرْتَهِنِ
لِلشَّيْءِ الْمَرْهُوْنِ بِالدَّيْنِ وَفِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا يَمْنَعُ الْمُرْتَهِنَ مِنِ اسْتِخْدَامِ الْاَمَةِ الرَّهْنِ لِاَنَّهَا تَرْجِعُ بِذٰلِكَ اِلٰى
حَالٍ لَا يَجُوْزُ عَلَيْهَا اِسْتِقْبَالُ الرَّهْنِ **وَحُجَّةٌ** اُخْرٰى اَنَّهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْاَمَةَ الرَّهْنَ لَيْسَ لِلرَّاهِنِ اَنْ
يَّطَأَهَا وَلِلْمُرْتَهِنِ مَنْعُهٗ مِنْ ذٰلِكَ فَكَمَا كَانَ الْمُرْتَهِنُ يَمْنَعُ الرَّاهِنَ بِحَقِّ الرَّهْنِ مِنْ وَطْيِهَا كَانَ لَهٗ اَيْضًا اَنْ يَّمْنَعَهٗ
بِحَقِّ الرَّهْنِ مِنِ اسْتِخْدَامِهَا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

(ترجمہ) اور کہا جائے اوس سے جو پھیرتا ہے اس (حدیث یا حکم) کو دوسرے کے پاس گرو رکھنے والے کیطرف اور جائز کرتا ہے اوسکے لئے استعمال گرو رکھی ہوئی شی کا (یہ کہ) آیا درست ہی گرو رکھنے والے کیلئے یہ کہ گرو رکھے کسی آدمی کے پاس کوئی چوپایہ جبکہ وہ سوار ہو پس نہ پائیگا وہ چارہ اس سے کہ کہے نہیں لہذا اوس سے کہا جائیگا کہ جب گرو رکھنا جائز نہیں مگر اوس وقت کہ گرو رکھی ہوئی چیز اور جسکے پاس گرو رکھی گئی اون دونوں کے درمیان تنہائی کردی گئی ہو تو پس وہی شخص اوسپر قابض ہوجائیگا اور وہ چیز اوسکے ہاتھ میں آئیگی نہ گرو رکھنے والے کے ہاتھ میں جیسا کہ خداتعالےٰ نے بیان فرمایا اپنے اس قول سے کہ فَرِهَانٌ مَّقْبُوْضَةٌ پس وہ جواب میں کہیگا ہاں تب اوس سے (پھر) کہا جائیگا کہ جب یہ درست نہیں کہ گرو اوس چیز کا ابتداءً صحیح ہو جسپر گرو رکھنے والا سوار ہے تو اسکے بعد گرو ہنکر اوس شخص کے ہاتھ اوس چیز کا باقی رہنا بوجہ اوسکے حق کے کیونکر درست ہوسکتا ہے اسیوجہ (مذکور) سے کیونکہ گرو میں قبضہ کا ہمیشہ رہنا ضروری ہے اسلئے کہ گویا گرو رکھنا اپنے پاس گرو رکھنے والے کا گرو رکھی ہوئی چیز کو اپنے قرضہ کے بدلہ بند کرلینا ہے اور اسکے اندر بھی وہ بات پائی جاتی ہے جو اپنے پاس گرو رکھنے والے کو گرو کی لونڈی سے خدمت لینے کو منع کرتی ہے اسلئے کہ وہ لونڈی اسوجہ سے ایسے حال کیطرف لوٹ جائیگی کہ اوسکی بناپر گرو ابتداءً نادرست ہی ہو اور ایک اور دلیل ہے وہ یہ کہ علماء کا اتفاق ہی کہ گرو رکھی ہوئی لونڈی سے گرو رکھنے والیکو ہم بستری ناجائز ہے اور جسکے پاس گرو رکھی ہے اوسکو حق ہے کہ گرو رکھنے والیکو اس (ہم بستری) سے روکے پس جسطرح اپنے پاس گرو رکھنے والا حق گرو کی وجہ سے اوسکے ساتھ ہم بستر ہونے سے منع کرسکتا ہے اسیطرح اوسکو یہ بھی جائز ہونا چاہئے کہ گرو رکھنے والے کو حق گرو کی وجہ سے اوس سے خدمت لینے کو منع کرے اور یہی قول امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے

وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا
اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَا يُنْتَفَعُ مِنَ الرَّهْنِ بِشَيْءٍ **فَهٰذَا**
الشَّعْبِيُّ يَقُوْلُ هٰذَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا فَيَجُوْزُ عَلَيْهِ
اَنْ يَّكُوْنَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ثُمَّ يَقُوْلُ هُوَ بِخِلَافِهٖ وَلَمْ
يَثْبُتِ النَّسْخُ عِنْدَهٗ فَلَئِنْ كَانَ ذٰلِكَ فَلَقَدْ صَارَ مُتَّهَمًا فِيْ رَاْيِهٖ وَاِذَا كَانَ مُتَّهَمًا فِيْ رَاْيِهٖ كَانَ مُتَّهَمًا فِيْ رِوَايَتِهٖ وَاِذَا ثَبَتَ
لَهُ الْعَدَالَةُ فِيْ رِوَايَتِهٖ ثَبَتَ لَهُ الْعَدَالَةُ فِيْ تَرْكِ خِلَافِهَا وَاِنْ وَجَبَ سُقُوْطُ اَحَدِ الْاَمْرَيْنِ وَجَبَ سُقُوْطُ
الْاٰخَرِ وَالْحُجَّةُ عَلَيْنَا بِحَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا اَبْطَلُ مِمَّنْ رَوٰى حَدِيْثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ هُوَ عَلٰى تَاْوِيْلِهٖ فَكَانَ يَجِيْءُ عَلٰى اَصْلِهٖ وَبَيْرَ سُنَّةٍ فِيْ قَوْلِهٖ اَنْ يَّقُوْلَ لَمَّا قَالَ الشَّعْبِيُّ مَا ذَكَرْنَا
مِمَّا يُخَالِفُ مَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ ذٰلِكَ دَلِيْلًا

علے نسخہ (ترجمہ) اور ہم سے حدیث بیان کی فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن صالح نے وہ روایت کرتے ہیں اسمٰعیل بن ابی خالد سے وہ شعبی سے کہا نہ نفع لیا جائے گرو کی چیز سے کچھ پس یہ شعبی ہیں جو اسطرح فرماتے ہیں اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے انہوں نے وہ روایت کی جو ہم بیان کر چکے تو اس بنا پر جائز ہے کہ ابو ہریرہ رض شعبی سے یہ حدیث بیان کرتے ہوں پھر وہ اس حدیث کے خلاف اپنا مذہب رکھتے ہوں حالانکہ منسوخیت اونکے نزدیک ثابت نہ ہوئی ہو تو اگر ایسا ہو تو وہ اپنی رائے میں متہم ہوئے اور جب اپنی رائے میں متہم ہوئے تو اپنی روایت میں بھی متہم ہوئے اور جب کہ روایت میں اونکی عدالت ثابت ہی تو اس روایت کے خلاف کو ترک کرتے ہیں (یہی) عدالت ثابت ہونی چاہیئے اور اگر ان دونوں امروں میں سے ایک کا ساقط ہونا واجب ہے تو دوسرے کا ساقط ہونا بھی ضروری ہے اور جو شخص حضرت ابو ہریرہؓ کی اس حدیث سے ہم پر احتجاج کرتا ہے وہ یہ (بھی) کہتا ہے کہ جو شخص کسی حدیث کو نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرے پس وہ اسکی تاویل (معنے و مطلب) زیادہ جانتا ہے پس آئے وہ اپنی اصل (قاعدہ) پر اور لازم ہے اوسکو کہے کہ جبکہ شعبی کا وہ قول ہے جو انہوں نے ذکر کیا بر خلاف اوس کے جو انہوں نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی تو یہ اوسکے منسوخ ہو جانیکی دلیل ہوئی

بَابُ الرَّهْنِ يَهْلِكُ فِي يَدِ الْمُرْتَهِنِ كَيْفَ حُكْمُهُ

باب گرو چیز کے بیان میں جو مرتہن کے ہاتھ میں ہلاک ہو جائے تو اسکا کیا حکم ہے۔

حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّهُ سَمِعَ مَالِكًا وَيُونُسَ وَابْنَ اَبِي ذِئْبٍ يُحَدِّثُوْنَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ قَالَ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ الرَّهْنُ لِصَاحِبِهٖ غُنْمُهٗ وَعَلَيْهِ غُرْمُهٗ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَسُلَيْمٰنَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَالَ قَائِلٌ فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ لِصَاحِبِهٖ غُنْمُهٗ وَعَلَيْهِ غُرْمُهٗ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الرَّهْنَ لَا يَضِيْعُ بِالدَّيْنِ وَاَنَّ لِصَاحِبِهٖ غُنْمَهٗ وَهُوَ سَلَامَتُهٗ وَعَلَيْهِ غُرْمُهٗ وَهُوَ غُرْمُ الدَّيْنِ بَعْدَ ضَيَاعِ الرَّهْنِ **وَهٰذَا** تَاْوِيْلٌ قَدْ اَنْكَرَهٗ اَهْلُ الْعِلْمِ جَمِيْعًا بِاللُّغَةِ وَزَعَمُوْا اَنْ لَا وَجْهَ لَهٗ عِنْدَهُمْ **وَالَّذِيْ** حَمَلَنَا عَلٰى اَنْ نَّاْتِيَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَاِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا اِحْتِجَاجُ الَّذِيْ يَقُوْلُ بِالْمُسْنَدِ بِهٖ عَلَيْنَا وَدَعْوَاهُ اَنَّا خَالَفْنَاهُ وَقَدْ كَانَ يَلْزَمُهٗ عَلٰى اَصْلِهٖ لَوْ اَنْصَفَ خَصْمَهٗ اَنْ لَّا يَحْتَجَّ بِمِثْلِ هٰذَا اِذَا كَانَ مُنْقَطِعًا وَهُوَ لَا يَقُوْمُ الْحُجَّةُ عِنْدَهٗ بِالْمُنْقَطِعِ (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ انہوں نے سنا مالک اور یونس اور ابن ابی ذئب کو کہ وہ حدیث بیان کرتے تھے ابن شہاب سے وہ ابن مسیب سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا نہ بندی جائے گرو رکھی ہوئی شی کہا یونس بن یزید نے کہا ابن شہاب نے اور تھے ابن مسیب فرماتے کہ گرو کی ہوئی چیز اوسکے مالک کے لئے اوسکا نفع ہے اور اوسی پر اوسکا تاوان ہے حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن ادریس نے وہ روایت کرتے ہیں ابن جریج سے وہ عطاء اور سلیمان بن موسیٰ سے فرمایا رسول خدا صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے نہ بند کیا جائے گرو کی چیز کو ابو جعفر کہتے ہیں پس ایک کہنے والے نے کہا کہ جبکہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے نہ بند کیا جائے گرو کی چیز کو اوسکے مالک کے لئے اوسکا نفع ہے اور اوسی پر اوسکا تاوان تو اس سے
یہ ثابت ہوا کہ گرو کی چیز قرض کے بدلہ ضائع نہ ہوگی اور بیشک اوسکے مالک کے لئے اوسکا نفع ہے اور وہ اوسکا صحیح سالم
رہنا ہے اور اوسی پر اوسکا تاوان ہے اور وہ قرضہ کا تاوان ہے بعد ضائع ہوجانے گرو کی شی کے اور یہ ایک معنے ہیں
جسکا تمام اہل لغت انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اونکے نزدیک اس معنے کی کوئی صورت نہیں اور وہ شی جس نے ہمکو
اسپر آمادہ کیا کہ اس حدیث کو لاویں اگرچہ منقطع ہے حجت پکڑنا اوس شخص کا ہے جو اسکا قول کرتا ہے اور ہم پر اسکو پیش کرنا
اور اوسکا یہ دعوی ہی کہ ہم نے اوسکی مخالفت کی ہے حالانکہ اوسکو اپنے اصول کے مطابق لازم تہا اگر اپنے مقابل سے
انصاف کرتا کہ اس حدیث سے استدلال لاتا جبکہ وہ منقطع ہے اور مقابل کے نزدیک حدیث منقطع کے ساتھ حجت
قائم نہیں ہوسکتی (قوله) **فَاِنْ قَالَ** اِنَّمَا قَبِلْتُهُ وَاِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا لِاَنَّهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَمُنْقَطِعُ سَعِيْدٍ
يَقُوْمُ مَقَامَ الْمُتَّصِلِ **قِيْلَ لَهُ** وَمَنْ جَعَلَ لَكَ اَنْ تَخُصَّ سَعِيْدًا بِهٰذَا وَتَمْنَعَ مِنْهُ مِثْلَهُ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ
مِثْلَ اَبِيْ سَلَمَةَ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ وَعُرْوَةَ وَسُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَاَمْثَالِهِمْ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ
وَالشَّعْبِيِّ وَاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَاَمْثَالِهِمَا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَالْحَسَنِ وَابْنِ سِيْرِيْنَ وَاَمْثَالِهِمَا
رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ وَكَذٰلِكَ مَنْ كَانَ فِيْ عَصْرِ مَنْ ذَكَرْنَا مِنْ سَائِرِ فُقَهَاءِ الْاَمْصَارِ رَحْمَةُ
اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَمَنْ كَانَ فَوْقَهُمْ مِنَ الطَّبَقَةِ الْاُوْلٰى مِنَ التَّابِعِيْنَ مِثْلَ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ وَعَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ
وَعُبَيْدَةَ وَشُرَيْحٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ لَئِنْ كَانَ هٰذَا لَكَ مُطْلَقًا فِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فَاِنَّهُ مُطْلَقٌ لِغَيْرِكَ
فِيْمَنْ ذَكَرْنَا وَاِنْ كَانَ غَيْرُكَ مَمْنُوْعًا مِنْ ذٰلِكَ فَاِنَّكَ مَمْنُوْعٌ مِنْ مِثْلِهِ لِاَنَّ هٰذَا تَحَكُّمٌ وَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ
يَحْكُمَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ بِالتَّحَكُّمِ **وَقَدْ** قَالَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ تَاوِيْلِ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
غَيْرَ مَا ذَكَرْتَ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِيْمَا اَعْلَمُ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فَقَدْ دَخَلَ فِيْمَا كَانَ اَجَازَهُ لِيْ
قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ رَجُلٍ - دَفَعَ اِلٰى رَجُلٍ رَهْنًا وَاَخَذَ مِنْهُ
دَرَاهِمَ وَقَالَ اِنْ جِئْتُكَ بِحَقِّكَ اِلٰى كَذَا وَكَذَا وَاِلَّا فَالرَّهْنُ لَكَ بِحَقِّكَ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ
قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ فَجَعَلَهُ جَوَابًا لِمَسْاَلَتِهٖ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ طَاوُسٍ نَحْوٌ مِنْ هٰذَا بَلَغَنِيْ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ
عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَسُفْيَانَ
بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُمَا كَانَا يُفَسِّرَانِهٖ عَلٰى هٰذَا التَّفْسِيْرِ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ
مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ بِذٰلِكَ اَيْضًا (ترجمہ) پس اگر وہ کہے کہ میں نے اسحدیث کو قبول کرلیا ہے اگرچہ یہ منقطع
ہے کیونکہ یہ سعید بن مسیب سے مروی ہے اور سعیدؒ کی منقطع حدیث قائم مقام متصل کے ہے تو اوسکو جواب
دیا جاویگا کہ کس نے کردیا تمکو ایسا کہ مخصوص کرتے ہو تم یہ بات سعیدؒ کے ساتھ اور اہل مدینہ سے تم اس جیسی
حدیث کا انکار کرتے ہو مثلاً ابو سلمہ اور قاسم اور سالم اور عروہ اور سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہم اور انکی مانند اور
اہل مدینہ سے اور شعبی اور ابراہیم نخعی اور انکی مانند رحمۃ اللہ علیہم اہل کوفہ سے اور مثلاً حسن اور ابن سیرین اور انکی مانند
رحمۃ اللہ علیہم اہل بصرہ سے اور اسیطرح جو ہون مذکورین کے اہل زمان شہرون کے فقیہون سے (اسیطرح) وہ جو

اونسے اوپر گے ہیں تابعین کے پہلے طبقہ میں مثلاً علقمہ اور اسود اور عمرو بن شرجیل اور عبیدہ اور شریح رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
اگر تمہارے لئے یہ (منقطع کو متصل کے قائم مقام کرنا) سعید بن مسیّب کی ہر حدیث میں مطلقاً درست ہے تو تمہارے
سوا دوسرں کیلئے یہ حکم اُن حضرات میں مطلقاً درست ہے جو ہم نے ذکر کئے اور اگر تمہارے سوا کو اسکی اجازت نہیں
تو تم کو بھی اس جیسی بات کی اجازت نہ ہوگی کیونکہ یہ ہٹ دھرمی ہے اور کسیکو حق نہیں کہ اللہ کے دین میں ہٹ دھرمی
کا حکم دے اور اہل علم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول مذکور کے ایک اور معنے بیان کئے ہیں سوا اوسکے
جو تم نے کئے حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد العزیز نے جیسا کہ میں جانتا ہوں پس اگر یہ نہ ہو (کہ انہوں نے حدیث
بیان کی ہو) تو یہ حدیث اون احادیث میں داخل ہے جنکی اجازت انہوں نے مجھ کو دی ہے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عبید نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے جریر نے وہ روایت کرتے ہیں مغیرہ سے وہ ابراہیم سے اوس شخص کے بارہ میں جس نے دوسرے شخص کے پاس کوئی
چیز گرو رکھی، وراوس سے کچھ دراہم لے لئے اور یہ کہہ دیا کہ اگر میں تیرا حق فلاں مدت تک لادوں تو فبہا ورنہ گرو کی چیز
تیری ہے تیرے قرضہ کے بدلہ تو ابراہیم نے فرمایا کہ گرو کی ہوئی چیز ضبط نہیں کی جاسکتی ابو عبید نے کہا پس ٹھیرایا اس
قول کو جواب اوسکے سوال کا اور طاؤس سے اسکی مثل روایت کیا گیا ہے پہونچا ہے مجھکو یہ ابن علیہ سے اونکو عمرو سے
اونکو طاؤس سے کہا ابو عبید نے اور خبر دی ہے مجھکو عبد الرحمن بن مہدی نے وہ روایت کرتے ہیں مالک بن انس سے
اور سفیان بن سعید سے کہ وہ دونوں اس حدیث کے یہی معنے بیان کرتے تھے حدیث بیان کی ہم سے یونس بن عبد الاعلیٰ
نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے وہ روایت کرتے ہیں مالک بن انسؓ سے اسیطرح نیز (قولہ) **حدثنا** فہد قال
ثنا ابو الیمان قال اخبرنا سفیان عن الزھری قال قال سعید بن المسیب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لا تغلق الرھن **فبذلک** یمنع صاحب الرھن ان یبتاعہ من الذی رھنہ عندہ حتی یباع من غیرہ
فذھب الزھری ایضا فی ذلک الغلق الی انہ فی البیع لا فی الضیاع فھؤلاء المتقدمون یقولون بما ذکرنا **وقد**
روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ھذا ایضا **ما قد** حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا عبید اللہ بن محمد
التیمی قال اخبرنا عبد اللہ بن المبارک قال ثنا مصعب بن ثابت عن عطاء بن ابی رباح ان رجلا ارتھن فرسا
فمات الفرس فی ید المرتھن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذھب حقک **فدل** ھذا من
قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بطلان الدین بضیاع الرھن **فان قال** ھذا منقطع قیل لہ والذی
تاولتہ ایضا منقطع فان کان المنقطع حجۃ لک علینا فالمنقطع ایضا حجۃ لنا علیک **وقد** روی عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من جھۃ اخری ما یوافق ذلک ایضا **حدثنا** ابو العوام محمد بن عبد اللہ بن
عبد الجبار المرادی قال ثنا خالد بن نزار الایلی قال حدثنی عبد الرحمن بن ابی الزناد عن ابیہ قال کان من
ادرکت من فقھائنا الذین ینتھی الی قولھم منھم سعید بن المسیب وعروۃ بن الزبیر والقاسم بن محمد وابوبکر بن
عبد الرحمن وخارجۃ بن زید وعبید اللہ بن عبد اللہ فی مشیخۃ من نظرائھم اھل فقہ وصلاح وفضل
فذکر جمیع ما جمع من اقاویلھم فی کتابہ علی ھذہ الصفۃ انھم قالوا الرھن بما فیہ اذا ھلک وعمیت قیمتہ
ویرفع ذلک منھم الثقۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابو یمان نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے کہا کہا سعید بن مسیب نے

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بند کی جائی گرو کی چیز پس اسی سے منع کیا جاتا ہے گرو والا اس سے کہ روکے اوسکو اوس شخص سے جس نے اوسکے پاس اوس چیز کو گرو رکھا ہے حتی کہ وہ دوسرے کسی شخص کے ہاتھ (پہلے) فروخت کر دی جائے پس زہری بھی اسطرف گئے کہ یہ بند رکھنا بیع کے بارہ میں ہے نہ ہلاک ہو جانیکے بارہ مین پس یہ متقدمین حضرات ہیں جو یہ کہتے ہیں جنکا ذکر ہم کر چکے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی اسکے بارہ میں مروی ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن محمد تیمی نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مصعب بن ثابت نے وہ روایت کرتے ہیں عطاء بن ابی رباح سے کہ ایک شخص نے ایک گھوڑا گرو رکھا پھر گھوڑا اوسکے پاس مر گیا جسنے اپنے پاس اوسکو گرو رکھا تھا پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیرا قرضہ جاتا رہا لہذا اس قول رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گرو کی چیز کے ضائع ہو جانے کی وجہ سے قرضہ کے باطل ہونے پر دلالت کی پس اگر وہ کہے کہ یہ منقطع ہے تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ اور وہ معنے جو تم نے بیان کئے وہ بھی منقطع ہے لہذا اگر منقطع تیری لئے ہم پر حجت ہی تو منقطع ہمارے لئے بھی تجہ پر حجت ہوگی اور بیشک رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی دوسرے طریق سے وہ معنے منقول ہیں جو ہمارے بیان کردہ معنے کے موافق ہیں حدیث بیان کی ہم سے ابو عوام محمد بن عبد اللہ بن عبد الجبار مرادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن نزار ایلی نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد الرحمن بن ابو الزناد نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا جن فقہاء کو میں نے پایا کہ اونکے قول پر انتہا کی جاتی ہے اور منجملہ اونکے سعید بن مسیب ہیں اور عروہ بن زبیر اور قاسم بن محمد اور ابو بکر بن عبد الرحمن اور خارجہ بن زید اور عبید اللہ بن عبد اللہ بہ نسبت اپنے ساتھیوں کے اہل فقہ اور اہل صلاح والفضل ہیں پھر ذکر کیا تمام اون اقوال کو جو انہون نے اپنی کتاب میں اس صفت کے ساتھ بیان کئے کہ اون سبھون نے کہا گرو کی چیز مقابلہ میں اوس چیز کے ہے جسکے اندر وہ گرو رکھی گئی ہے جبکہ وہ ہلاک ہو جائے اور اوسکی قیمت مجہول ہو اور اس قول کو اونہیں کے قابل اعتماد لوگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اٹھاتے ہیں (قولہ) **فهؤلاء** أَئِمَّةُ الْمَدِينَةِ وَفُقَهَاؤُهَا يَقُولُونَ إِنَّ الرَّهْنَ يَهْلِكُ بِمَا فِيهِ وَيَرْفَعُهُ الثِّقَةُ مِنْهُمْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَيُّهُمْ مَا حَكَاهُ فَهُوَ حُجَّةٌ لِأَنَّهُ فَقِيهٌ إِمَامٌ ثُمَّ قَوْلُهُمْ جَمِيعًا بِذٰلِكَ وَإِجْمَاعُهُمْ عَلَيْهِ فَقَدْ ثَبَتَ بِهِ صِحَّةُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَهُوَ الْمَأْخُوذُ عَنْهُ قَوْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ **وَقَدْ** زَعَمَ هٰذَا الْمُخَالِفُ لَنَا أَنَّ مَنْ رَوَى حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ أَعْلَمُ بِتَأْوِيلِهِ حَتّٰى قَالَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الَّذِي رَوَاهُ سَيْفٌ لَنَا عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ قَالَ عَمْرٌو فِي الْأَمْوَالِ **فَجَعَلَ** هُوَ قَوْلَ عَمْرٍو فِي هٰذَا حُجَّةً وَدَلِيلًا لَهُ أَنَّ ذٰلِكَ الْحُكْمَ فِي الْأَمْوَالِ دُونَ سَائِرِ الْأَشْيَاءِ فَلَئِنْ كَانَ قَوْلُ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ هٰذَا تَأْوِيلُهُ يَجِبُ بِهِ حُجَّةٌ فَإِنَّ قَوْلَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الَّذِي ذَكَرْنَا وَتَأْوِيلَهُ فِيمَا رَوَى أَحْرٰى أَنْ يَكُونَ حُجَّةً وَهٰذَا الْمُخَالِفُ لَنَا قَدْ زَعَمَ أَنَّهُ يَقُولُ بِالْاِتِّبَاعِ فَعَنْ أَخَذَ قَوْلَهُ هٰذَا أَوْ مَنْ إِمَامُهُ فِيهِ **وَقَدْ** رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهُ وَعَنْ تَابِعِي أَصْحَابِهِ خِلَافَهُ أَيْضًا **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ أَئِمَّةِ أَصْحَابِهِ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَرْتَهِنُ الرَّهْنَ فَيَضِيعُ

قَالَ اِنْ كَانَ بِاَقَلَّ رُدُّوْا عَلَيْهِ وَاِنْ كَانَ بِاَفْضَلَ فَهُوَ اَمِيْنٌ فِي الْفَضْلِ **حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى التَّغْلِبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ اِذَا ارْتَهَنَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ رَهْنًا فَقَالَ لَهُ الْمُعْطِيْ لَا اَقْبَلُهُ اِلَّا بِاَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَيْتُكَ فَضَاعَ رَدَّ عَلَيْهِ الْفَضْلَ وَاِنْ رَهَنَهُ وَهُوَ اَكْثَرُ مِمَّا اَعْطٰى بِطِيْبِ نَفْسٍ مِنَ الرَّاهِنِ فَضَاعَ فَهُوَ بِمَا فِيْهِ **حَدَّثَنَا** نَصْرٌ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو اَنَّ عَلِيًّا قَالَ اِذَا كَانَ فِي الرَّهْنِ فَضْلٌ فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَهُوَ بِمَا فِيْهِ وَاِنْ لَمْ تُصِبْهُ جَائِحَةٌ وَاُتُّهِمَ فَاِنَّهُ يَرُدُّ الْفَضْلَ (ترجمہ) پس یہ حضرات مدینہ کے امام اور فقہا ہیں جو فرماتے ہیں کہ گرو کی چیز ہلاک ہوتی ہے مقابلہ میں اوسکے جسکے اندر وہ گرو رکہی گئی ہے اور اونمیں سکے قابل اعتماد لوگ اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچاتے ہیں پس اونمیں کا جو کچھ نقل کرے وہ حجت ہوگا اسلئے کہ وہ فقیہ ہے امام ہے پہر اون سبہون کا اسیطرح کہنا اور اون سب کا اسپر اتفاق۔ (کہ یہ تو اور بہی کافی حجت ہوگا) کیونکہ اسکا صحیح ہونا سعید بن مسیبؒ سے بہی ثابت ہے اور وہ قول وہی ہے جس سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان لیا گیا ہے کہ گرو کی چیز بند نہ کی جائے اور ہمارے اس مخالفنے یہ گمان کیا ہے کہ جو کسی حدیث کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرے تو پس وہ اوسکے معنے زیادہ جانتا ہے حتی کہ اوس نے ابن عباسؓ کی اوس حدیث میں کہا ہے جسکو ہم سے سیف نے روایت کیا وہ روایت کرتے ہیں قیس بن سعد سے اور وہ عمرو بن دینار سے وہ ابن عباسؓ سے کہ بیشک رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرمایا قسم کے اوپر مع گواہ کے عمروؓ نے کہا (یعنے) اموال میں پس اوس نے عمرو کے قول کو اس بارہ میں اپنے لئے حجت اور دلیل قرار دیا کہ یہ حکم اموال میں ہے نہ باقی اشیاء میں پس اگر عمرو بن دینار کا یہ قول اوسکے معنے اور تفسیر میں تو اسکا حجت ہونا ضروری ہے کیونکہ سعید بن مسیبؒ کا وہ قول جو ہم نے ذکر کیا اور اونکی وہ تفسیر جو انہون نے روایت کی حجت ہونیکے ساتھ زیادہ لائق ہے اور ہمارے اس مخالفنے گمان کیا ہے کہ میں پیروی کرتا ہون تو پس کس سے لیا ہے اوسنے اپنا یہ قول اور اسکے اندر اوسکا امام (جسکی اوسنے تقلید پیروی کی) کون ہے اور بیشک ہم روایت کرچکے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے خلاف اور حضورؐ کے صحابہ کے تابعین سے اوسکا خلاف مروی ہوچکا ہے اور حضورؐ کے صحابہ میں سے جلیل القدر حضرات سے بہی اسکا خلاف مروی ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے روایت کرتے ہیں ابو عوام سے وہ مطر سے وہ عطاء سے وہ عبید بن عمیر سے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے اوس شخص کے بارہ میں فرمایا جو کسی چیز کو گرو رکہے پہر وہ ضائع ہوجائے فرمایا اگر گرو کی ہوئی چیز کم قیمت کے بدلہ میں رکہی گئی تہی تو اوس شخص کو (بقدر زیادتی) واپس دو اور اگر زائد کے عوض رکہی گئی تہی تو وہ زائد میں امانتدار ہے **حدیث** بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے وہ روایت کرتے ہیں اسرائیل سے وہ عبد الاعلی تغلبی سے وہ محمد بن حنفیہ سے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جب کوئی مرد کسی کے پاس کوئی چیز گرو رکہے پس اوس سے (قرض وغیرہ) دینے والا کہے کہ نہیں قبول کرتا ہون اسکو مگر بمقابلہ زیادہ کے اوس سے جو میں تجہے دیتا ہون پہر وہ ہلاک ہوجائے تو زیادتی واپس دینی ہوگی اور اگر گرو رکہی کوئی شی حالانکہ وہ زائد ہے اوس سے جو (قرضہ) اوسکو دیا گیا ہے (اور یہ زیادہ دینا) گرو رکہنے والے کی خوشی سے تہا پس وہ ضائع ہوجائے تو وہ بمقابلہ تمام اوس (قرضہ) کے ہوگا جسکے اندر وہ چیز گرو رکہی گئی ہوگی **حدیث** بیان کی ہم

سے نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے وہ خلاس سے خلاس عمرو کا بیٹا ہے کہ علی نے فرمایا کہ جب گرو کی چیز زائد ہو پھر اوسکو کوئی آفت پہونچ جائے تو وہ بمقابلہ اوسکے ہے جس میں گرو رکھی گئی ہے (اگرچہ وہ کم ہی ہے) اور اگر اوسکو کوئی آفت نہیں پہونچی بلکہ تہمت لگایا گیا تو وہ زیادتی کو واپس دے (قوله)

حدثنا احمد بن داؤد قال ثنا ابو عمر الحوضي قال ثنا همام عن قتادة عن الحسن وخلاس بن عمرو ان عليا قال في الرهن يترادان الزيادة والنقصان جميعا فان اصابته جائحة برئ **فهذا** عمر وعلي رضي الله عنهما قد اجمعا ان الرهن الذي قيمته مقدار الدين يضيع بالدين وانما اختلفا فيما زاد من قيمة الرهن على مقدار الدين فقال عمر رضي الله عنه هو امانة وقال علي رضي الله عنه ما قد رويناه عنه في حديث نصر بن مرزوق واحمد بن داؤد **وقد** روي ايضا عن الحسن وشريح في ذلك ما قد حدثنا نصر قال ثنا الخصيب قال ثنا حماد بن سلمة عن قتادة ان الحسن وشريحا قالا الرهن بما فيه **حدثنا** حسين بن نصر قال ثنا ابو نعيم قال ثنا سفيان عن ابي حصين قال سمعت شريحا يقول ذهبت الرهان بما فيها **حدثنا** ابراهيم بن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن يزيد بن ابي زياد عن عيسى بن جابان قال رهنت حليا وكان اكثر مما فيه فضاع فاختصمنا الى شريح فقال الرهن بما فيه **فهذا** الحسن وشريح قد ابا الرهن يبطل ذهابه الدين **وقد** روي ذلك ايضا عن ابراهيم النخعي **حدثنا** سليمن بن شعيب عن ابيه محمد بن الحسن عن ابي حنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال في الرهن يهلك في يدي المرتهن ان كانت قيمته والدين سواء ضاع بالدين وان كانت قيمته اقل من الدين رد عليه الفضل وان كانت قيمته اكثر من الدين فهو امين في الفضل **وروي** في ذلك عن عطاء بن ابي رباح ما قد حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جريج عن عطاء في رجل رهن رجلا جارية فهلكت قال هي بحق المرتهن **فهذا** عطاء يقول بهذا وقد رويناه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال لا يغلق الرهن فهذا ايضا حجة على مخالفنا اذ كان من اصلهم ان من روى حديثا عن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فعنا دليله منه حجة فقد خالف هذا الكله في هذا الباب خالف ما قد رويناه عن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم وعن عمر وعلي رضي الله عنهما ومن ذكرنا من التابعين رحمة الله عليهم من امامه في هذا ولم نعلمه اخذ تقدمه **(ترجمه)** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر حوضی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے وہ حسن اور خلاس بن عمرو سے کہ حضرت علیؓ نے گرو کے بارہ میں فرمایا مجرے کریں ہر ایک دونوں میں سے کمی زیادتی کو اور اگر اوسکو کوئی آفت پہونچ جائے تو (مقروض) بری ہو گیا پس یہ حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہما ہیں کہ دونوں نے اسپر اتفاق کیا ہے کہ گرو کی چیز جسکی قیمت قرض کے برابر ہو ہلاک ہو گی بمقابلہ قرضہ کے اور اسکے سوا نہیں کہ اون دونوں کا اختلاف اوس صورت میں ہے کہ گرو کی چیز قرضہ کی مقدار سے زیادہ ہو تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ وہ امانت ہے (یعنے زیادتی) اور حضرت علیؓ نے وہ فرمایا جسکو ہم نے اونسے حدیث نصر بن مرزوق اور احمد بن داؤد میں روایت کیا اور حسن اور شریح سے بھی اسبارہ میں وہ مروی ہے جسکو ہم سے نصر نے بیان کیا کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے کہ حسن اور شریح نے فرمایا کہ گرو کی چیز بمقابلہ اوس (قرضہ) کے ہے جسمیں وہ گرو ہے حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے

ابونعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں ابوحصین سے کہا سنا میں نے شریح کو کہتے ہوئے کہ جاتی رہی گرو کی شی بمقابلہ اوسکے جسمیں وہ گرو تھی حدثنا بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن ابوزیاد وہ عیسٰی بن جابان سے کہا گرو رکھا میں نے کچھ زیور اور تہا وہ زیادہ اوس سے جسمیں گرو رکھا تھا پس وہ ضائع ہو گیا پھر ہم جھگڑا لیگئے شریح (قاضی) کے پاس تو انہوں نے فرمایا کہ ہلاک ہو گئی گرو کی چیز بمقابلہ اوسکے جسکے بدلہ میں گرو رکھی گئی تہی پس یہ حسن اور شریح ہیں جنکا یہ مذہب ہے کہ گرو کی شی کا ہلاک ہو جانا قرضہ کو باطل کر دیتا ہے اور یہی ابراہیم نخعی سے بہی روایت کیا گیا ہے حدثنا بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ محمد بن حسن سے وہ ابوحنیفہؒ سے وہ حماد سے ابراہیمؒ سے کہ انہوں نے گرو کے بارہ میں فرمایا جو اوس شخص کے پاس ہلاک ہو جائے۔

جسکے پاس گرو رکہا گیا ہو کہ اگر اوسکی قیمت اور قرضہ برابر ہو تو وہ بمقابلہ قرضہ کے ضائع ہوا اور اگر اوسکی قیمت قرضہ سے کم ہو تو زیادتی اوسپر لوٹا دی جائے اور اگر اوسکی قیمت قرضہ سے زیادہ ہو تو زیادتی میں امانتدار کے حکم میں ہے اور اس بارہ میں عطاء بن ابی رباح سے وہ مروی ہے جسکو ہم سے ابن مرزوق نے بیان کیا کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعاصم نے انہوں نے روایت کی ابن جریج سے انہوں نے عطاء سے اوس شخص کے بارہ میں جسنے دوسرے کے پاس کسی لونڈی کو گرو رکہا پھر وہ ہلاک ہو گئی فرمایا لونڈی کا ہلاک ہونا بمقابلہ اوس حق کے ہے جو قرضخواہ کا گرو رکہنے والے پر تہا پس یہ عطاء ہیں جو کہتے ہیں اسطرح اور ہم نے روایت کی انہیں سے بروایت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حضور نے فرمایا کہ ضائع ہو جائے گرو کی چیز پس یہ بہی حجت ہے ہمارے مخالف پر کیونکہ اوسکا قاعدہ (مسلمہ) یہ ہے کہ جو کسی حدیث کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرے تو اوس حدیث کے اندر اوسکی تفسیر حجت ہوتی ہے پس اوس نے اس (قاعدہ) کی اس باب میں پوری مخالفت کی اور مخالفت کی اوسکی جسکو ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا اور حضرت عمرؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے اور ان تابعین سے جنکا ذکر ہم کر چکے پس کون ہے امام اوسکا اس مسئلہ میں یا وہ کسکی پیروی کرتا ہے اسکے اندر (قولہ) ثُمَّ النَّظَرُ فِي هٰذَا أَيْضًا يَدْفَعُ مَا قَالَ وَمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ إِذْ جَعَلَ الرَّهْنَ أَمَانَةً يَضِيعُ بِغَيْرِ شَيْءٍ وَقَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ الْأَمَانَاتِ لِرَبِّهَا أَنْ يَأْخُذَهَا وَحَرَامٌ عَلَى الْمُرْتَهِنِ مَنْعُهُ مِنْهَا وَالرَّهْنُ مُخَالِفٌ لِذٰلِكَ إِذْ كَانَ لِلْمُرْتَهِنِ حَبْسُهُ وَمَنْعُ مَالِكِهِ مِنْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ دَيْنَهُ فَخَرَجَ بِذٰلِكَ حُكْمُهُ مِنْ حُكْمِ الْأَمَانَاتِ وَرَأَيْنَا الْأَشْيَاءَ الْمَغْصُوبَةَ حَرَامٌ عَلَى الْغَاصِبِينَ حَبْسُهَا وَحَلَالٌ لِلْمَغْصُوبِينَ مِنْهُمْ أَخْذُهَا وَالرَّهْنُ لَيْسَ كَذٰلِكَ لِأَنَّ الْمُرْتَهِنَ حَلَالٌ لَهُ حَبْسُ الرَّهْنِ وَمَنْعُ الرَّاهِنِ مِنْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ مِنْهُ دَيْنَهُ وَرَأَيْنَا الْعَوَارِيَ لِلْمُسْتَعِيرِ الْاِنْتِفَاعُ بِهَا وَلِلْمُعِيرِ أَخْذُهَا مِنْهُ مَتٰى أَحَبَّ وَالرَّهْنُ لَيْسَ كَذٰلِكَ لِأَنَّ الْمُرْتَهِنَ حَرَامٌ عَلَيْهِ اسْتِعْمَالُ الرَّهْنِ وَلَيْسَ لِلرَّاهِنِ أَخْذُهُ مِنْهُ حَتّٰى يُوَفِّيَهُ دَيْنَهُ فَبَانَ حُكْمُ الرَّهْنِ عَنْ حُكْمِ الْوَدَائِعِ وَالْمَغْصُوبِ وَالْعَوَارِي وَثَبَتَ أَنَّ حُكْمَهُ خِلَافُ حُكْمِ ذٰلِكَ كُلِّهِ وَقَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ لِلْمُرْتَهِنِ حَبْسَهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ الدَّيْنَ وَحَلَالٌ لِلرَّاهِنِ أَخْذُهُ إِذَا بَرِئَ مِنَ الدَّيْنِ فَلَمَّا كَانَ حَبْسُ الرَّهْنِ مُضَمَّنًا بِحَبْسِ الدَّيْنِ وَسُقُوطُ حَبْسِهِ مُضَمَّنًا بِسُقُوطِ حَبْسِ الدَّيْنِ كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا ثُبُوتُ الدَّيْنِ مُضَمَّنًا بِثُبُوتِ الرَّهْنِ فَمَا كَانَ الرَّهْنُ ثَابِتًا فَالدَّيْنُ ثَابِتٌ وَمَتٰى كَانَ الرَّهْنُ غَيْرَ ثَابِتٍ فَالدَّيْنُ غَيْرُ ثَابِتٍ وَكَذٰلِكَ رَأَيْنَا الْمَبِيعَ فِي قَوْلِنَا وَقَوْلِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا لِلْبَائِعِ حَبْسُهُ بِالثَّمَنِ وَمَتٰى ضَاعَ فِي يَدِهِ ضَاعَ بِالثَّمَنِ فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا اجْتَمَعْنَا عَلَيْهِ نَحْنُ وَهُوَ مِنْ هٰذَا أَنْ يَكُونَ الرَّهْنُ كَذٰلِكَ وَأَنْ يَكُونَ ضَيَاعُهُ يُبْطِلُ الدَّيْنَ كَمَا كَانَ ضَيَاعُ الْمَبِيعِ يُبْطِلُ الثَّمَنَ

فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ غَيْرَ اَنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ وَاَبَا يُوْسُفَ وَمُحَمَّدًا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ذَهَبُوْا فِي الرَّهْنِ اِلٰى مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ **وَاحْتَجُّوْا** فِي ذٰلِكَ بِمَا قَدْ اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ فِي الْغَصَبِ فَقَالُوْا رَاَيْنَا الْاَشْيَاءَ الْمَغْصُوْبَةَ لَا يُوْجِبُ ضِيَاعُهَا مِنْ غَصَبِهَا اِلَّا عَنْ ضَمَانِ قِيْمَتِهَا وَغَصَبُهَا حَرَامٌ قَالُوْا فَالْاَشْيَاءُ الْمَرْهُوْنَةُ الَّتِيْ قَدْ ثَبَتَ اَنَّهَا مَضْمُوْنَةٌ اَحْرٰى اَنْ لَا يَجِبَ بِضَمَانِهَا عَلٰى مَنْ قَدْ ضَمِنَهَا اَكْثَرُ مِنْ مِقْدَارِ قِيْمَتِهَا وَكَانُوْا يَذْهَبُوْنَ فِي تَفْسِيْرِ قَوْلِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَهٗ غُنْمُهٗ وَعَلَيْهِ غُرْمُهٗ اِلٰى اَنَّ ذٰلِكَ فِي الْبَيْعِ يُرِيْدُوْنَ اِذَا بِيْعَ الرَّهْنُ بِثَمَنٍ فِيْهِ نُقْصٌ عَنِ الدَّيْنِ غَرِمَ الْمُرْتَهِنُ ذٰلِكَ النَّقْصَ وَهُوَ غُرْمُهُ الْمَذْكُوْرُ فِي الْحَدِيْثِ وَاِذَا بِيْعَ بِفَضْلٍ عَنِ الدَّيْنِ اَخَذَ الرَّاهِنُ ذٰلِكَ الْفَضْلَ وَهُوَ غُنْمُهُ الْمَذْكُوْرُ فِي الْحَدِيْثِ (ترجمہ) پھر اسمیں غور بھی اوسکے مذہب وقول کو دفع کرتا ہے کیونکہ اوس نے گروی کی چیز کو امانت قرار دیا جو بلا کسی تاوان کے ہلاک ہوگی اور علماء کا اسپر اتفاق ہے کہ امانتوں کے مالک کو اونکے لے لینے کا حق ہوتا ہے اور اپنے پاس گرو رکہنے والے پر مالک کو اوس سے منع کرنا حرام ہے اور گرو اس حکم کے مخالف ہے کیونکہ اپنے پاس گرو رکہنے والیکو اوس چیز کا روک لینا اور اوسکے مالک کو اوس سے باز رکہنا جائز ہے یہانتک کہ اپنا قرضہ پورا لے لے پس اس حکم کی وجہ سے گرو امانتوں کے حکم سے جدا ہوگیا اور ہم نے اشیاء مغصوبہ میں غور کیا (تو معلوم ہوا) کہ غصب کرنے والو پر اونکا روک رکہنا حرام ہے اور جن کے پاس سے وہ غصب کی گئیں ہوں اونکے لئے اون چیزوں کا لے لینا حلال ہے اور گروی کی چیز ایسی نہیں ہے کیونکہ جسکے پاس گرو ہوا وسے گروی چیز کا روک لینا حلال ہے اور گرو رکہنے والیکو اوس چیز سے باز رکہنا یہانتک کہ اپنا قرضہ پورا وصول کرلے درست ہے اور ہم نے مانگی ہوئی چیزوں میں غور کیا (تو معلوم ہوا) کہ منگنی پر مانگ لانے والے کے لئے اون چیزوں کے ساتھ نفع اٹھانا درست ہی اور منگنی پر چیز دینے والے کے لئے اون چیزوں کا اوس سے لے لینا درست ہے جب چاہے اور گرو کا حکم ایسا (ہی) نہیں ہے کیونکہ اپنے پاس گرو رکہنے والے پر گروی چیز کا استعمال حرام ہے اور گرو رکہنے والے کو اوس سے لے لینا درست نہیں تا وقتیکہ اوسکا قرضہ پورا نہ ادا کردے پس جدا ہوگیا گرو کا حکم امانتوں کے حکم اور غصبوں اور عاریتوں کے حکم سے اور ثابت ہوگئی یہ بات کہ گرو کا حکم ان تمام کے احکام سے خلاف ہے اور علما کا اسپر اتفاق ہے کہ اپنے پاس گرو رکہنے والے کے لئے گرو کی چیز کا بند کر لینا درست ہی جبتک کہ اپنا پورا قرضہ وصول نہ کرلے اور گرو کے مالک کے لئے گرو کی چیز کا لے لینا حلال ہے جب قرضہ سے بری ہوجائے پس جبکہ گرو کی چیز کا روک رکہنا قرضہ کے روک رکہنے کے ساتھ مشروط ہوا اور اوسکے روک رکہنے کا عدم مشروط ہوا قرضہ روک رکہنے کے عدم کے ساتھ تو اسیطرح یہ بات بہی ہوگی کہ قرضہ کا ثبوت گرو کے ثبوت کے ساتھ مشروط ہوگا پس جبتک کہ گرو ثابت رہیگا اوسوقت تک قرضہ ثابت ہے اور جب گرو غیر ثابت ہوگا تو قرضہ بہی غیر ثابت ہوگا اور اسی طرح ہم نے غور کیا بیع کے اندر (تو معلوم ہوا) کہ ہمارے مذہب اور ہمارے مخالف کے مذہب میں فروخت کرنیوالے کے لئے مبیع کو قیمت کے عوض روک رکہنا درست ہے اور جب وہ اوسکے ہاتھ میں ہلاک ہوجائے تو ہلاک ہوگئی بمقابلہ قیمت کے پس نظر غور موافق اوسکی کہ متفق ہوئے ہم اور وہ اوسپر یہ ہے کہ ہو گرو اسیطرح اور اوسکا ہلاک ہونا باطل کردے قرضہ کو جسطرح مبیع کا ہلاک ہونا قیمت کو باطل کردیتا ہے پس یہی نظر غور ہے اس بارہ میں سوا اسکے کہ ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد رحمۃ اللہ علیہم گئے

گرو کے اندر اوس قول کیطرف جو ہم نے اس باب میں عمر بن خطاب سے روایت کیا اور ابراہیم نخعیؒ سے اور اسکے اندر اوس دلیل پکڑی جیپر انہوں نے غصب کے اندر اتفاق کیا پس انہوں نے کہا کہ ہم نے اشیاء مغصوبہ کو دیکھا کہ غصب کی وجہ سے اونکا ہلاک ہو جانا ہمیں واجب کرتا اونکی قیمت کے تاوان سے زیادہ کو . . . . اور اونکا غصب کرنا حرام ہے کہا انہوں نے پس گروی رکھی ہوئی چیزیں جنکے ضائع ہونے پر تاوان کا ضروری ہونا ثابت ہو چکا زیادہ لائق ہیں اسکے کہ نہ واجب ہو اوسپر جو اونکا تاوان دے یہ کہ دے زائد بہ نسبت مقدار قیمت اونکی کے اور تھے وہ جانتے تھے سعید بن مسیب کے اس قول کی تفسیر میں کہ مالک کے لئے نفع گرو کا ہے اور اوسی پر تاوان اوسکا اسطرف کہ یہ حکم بیع کے اندر ہے مراد یہ ہے کہ جب گروی کی چیز کو اتنی قیمت کے عوض فروخت کیا جائے جو قرضہ سے کم ہو تو جسکے پاس گرو رکھا ہوا اوسے نقصان کا تاوان دے اور یہی اوسکا تاوان ہے جو حدیث میں مذکور ہے اور جب قرضہ سے زائد کے ساتھ فروخت کیا جائے تو گرو رکھنے والا اوس زیادتی کو لے لے اور یہی اوسکا نفع ہے جو حدیث میں مذکور ہے ۱۲

كتاب المزارعة والمساقاة

کتاب کاشت اور پانی سینچنے کے معاملات میں ۱۲

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ وَفَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَارَعَةِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا حَتَّى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ فَتَرَكْنَاهَا حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ يَعْنِي عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي أَرْضَهُ حَتَّى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللهِ لَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّ الْأَرْضَ كَانَتْ تُكْرَى عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ أَحْدَثَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ عَلِمَهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَقْلِ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِلْحَكَمِ مَا الْحَقْلُ قَالَ أَنْ تُكْرَى الْأَرْضُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ أَرَاهُ أَنَا قَالَ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَأَمْرُ نَبِيِّ اللهِ أَنْفَعُ لَنَا قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ يُزْرِعْهَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّبَيْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أُسَيْدُ ابْنُ أَخِي رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

غَيْرَاتَهٗ قَالَ فَلْيَزْرَعْهَا فَاِنْ عَجَزَ عَنْهَا فَلْيُزْرِعْهَا اَخَاهُ (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے علی بن شبیہ اور محمد بن سلیمان نے دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے کہا سنا میں نے ابن عمر کو فرماتے ہوئے کہ سنا میں نے رافع بن خدیج کو فرماتے ہوئے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزارعت سے حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ بکار بن قتیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن بشار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے کہا سنا میں نے ابن عمر کو کہتے ہوئے کہ تھے ہم مخابرہ کرتے تھے اور نہیں خیال کرتے تھے ہم اسکے ساتھ کوئی مضایقہ یہانتک کہ رافع بن خدیج نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا مخابرہ سے پس ہم نے اوسکو چھوڑ دیا حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوصالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عقیل نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے کہا خبر دی مجھکو سالم بن عبداللہ بن عمر نے کہ اونکے باپ یعنے عبداللہ بن عمر تھے کرایہ پر دیتے تھے اپنی زمین یہانتک کہ پہونچی یہ خبر کہ رافع بن خدیج انصاری منع فرماتے تھے زمین کو کرایہ پر دینے سے پھر ملاقات کی اونسے اور کہا اے ابن خدیج کیا حدیث بیان کرتے ہو تم رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زمین کرایہ پر دینے کے بارہ میں تو انہوں نے کہا میں نے سنا اپنے دونوں چچونکو اور تھے دونوں حاضر ہوئے تھے بدر کی لڑائی میں کہ بیان کرتے تھے گھر والوں سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا زمین کرایہ پر دینے سے عبداللہ نے کہا بیشک میں جانتا ہوں کہ زمین کرایہ پر دی جاتی تھی زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پھر ڈرے عبداللہ اس سے کہ ہوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تبلائی ہو آپنے اس میں کوئی بات اور اونکو معلوم نہ ہوئی ہو پس زمین کرایہ پر دینا چھوڑ دیا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں حکم سے وہ مجاہد سے وہ رافع بن خدیج سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا حقل سے کہا شعبہ نے کہا میں نے حکم سے حقل کیا چیز ہے کہا یہ کہ کرایہ پر دی جائے زمین کہا ابوجعفر نے میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا تہائی اور چوتھائی کے بدلے حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعوانہ نے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان سے وہ مجاہد سے وہ رافع بن خدیج سے کہا منع فرمایا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے کام سے جو ہمارے لئے نافع تھا اور اللہ کے نبی کا حکم ہمارے لئے زیادہ نافع ہے فرمایا جسکے لئے کوئی زمین ہو تو چاہئے کہ کھیتی کرے اوسمیں یا کھیتی کراوے اوسمیں حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسے بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عبدالرحمن زبیدی نے کہا سنا میں نے مجاہد کو کہتے ہوئے کہ حدیث بیان کی مجھسے اسد رافع بن خدیج کے بھتیجے نے کہا فرمایا رافع بن خدیج نے پس ذکر کیا اوسکی مانند مگر یہ کہ اونے کہا پس چاہئے کہ کھیتی کرے اوسمیں پس اگر اس سے عاجز ہو تو کھیتی کراوے اوسمیں اپنے بھائی سے (قولہ) حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ اَخَذْتُ بِيَدِ طَاؤُسٍ حَتّٰى اَدْخَلْتُهٗ عَلَى ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ فَحَدَّثَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَاَبٰى طَاؤُسٌ وَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ لَا يَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ

ف یعنے مالک کسی کو اپنی زمین کاشت کو دے اس غرض سے کہ جو پیداوار ہو اوسمیں سے کچھ حصہ اوسکو دے اور اپنا حصہ مقرر کرے ۱۲ مترجم عفی عنہ

ف زمین کو بعوض اوس حصے کے کرایہ پر دینا ۱۲ مترجم

سعيد بن المسيب عن رافع بن خديج قال نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن المزابنة والمحاقلة
وقال انما يزرع ثلاثة رجل له ارض فهو يزرعها ورجل منح اخاه ارضا فهو يزرع ما منح منها ورجل
اكترى بذهب او فضة حدثنا ابو امية قال ثنا ابو نعيم والمعلى بن منصور قالا ثنا ابو الاحوص
ثم ذكر باسناده مثله حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني جرير بن حازم عن يعلى
بن حكيم عن سليمان بن يسار عن رافع بن خديج قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من كانت
له ارض فليزرعها او يزرعها اخاه ولا يكريها بالثلث ولا بالربع ولا بطعام مسمى حدثنا فهد قال
ثنا ابو نعيم قال ثنا بكير بن عامر عن ابن ابي نعم قال حدثني رافع بن خديج انه زرع ارضا فمر به
النبي صلى الله عليه وآله وسلم وهو يسقيها فسأله لمن الزرع ولمن الارض فقال زرعي ببذري وعملي لي
الشطر ولبني فلان الشطر فقال اربيت فرد الارض على اهلها وخذ نفقتك حدثنا فهد قال ثنا ابو
نعيم قال ثنا بكير عن الشعبي عن رافع مثله حدثنا ابو بكرة قال ثنا عمر بن يونس قال ثنا عكرمة
بن عمار قال حدثني ابو النجاشي مولى رافع بن خديج قال قلت لرافع ان لي ارضا اكريها فنهاني رافع
واراه قال لي ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نهى عن كراء الارض قال اذا كانت لاحدكم ارض
فليزرعها او ليزرعها اخاه فان لم يفعل فليدعها ولا يكريها بشيء فقلت ارايت ان تركتها فلم ازرعها
ولم اكرها بشيء فزرعها قوم فوهبوا لي من نباتها شيئا اخذه قال لا (قوله) ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
یونس بن عبد الاعلی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن عمر نے وہ روایت
کرتے ہیں عبد الکریم جزری سے وہ مجاہد سے کہا پکڑا میں نے ہاتھ طاؤس کا یہانتک کہ داخل کیا میں نے اوسکو رافع بن
خدیج رض پر پس انہوں نے اپنے باپ سے حدیث بیان کی وہ روایت کرتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ
حضور نے منع فرمایا زمین کرایہ پر دینے سے پس طاؤس نے انکار کیا اور کہا میں نے ابن عباس کو سنا کہ وہ اسکے ساتھ کوئی
نقصان نہیں سمجھتے تھے حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احوص نے وہ روایت کرتے ہیں طارق بن عبد الرحمن سے وہ سعید بن مسیب سے وہ رافع
بن خدیج سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے اور فرمایا اسکے سوا نہیں کہ کھیتی کر سکتے ہیں
تین شخص ایک وہ شخص کہ اوسکے پاس زمین ہے پس وہ خود اوسمیں کھیتی کر سکتا ہے اور دوسرا وہ کہ اوس نے اپنے
کسی بھائی کو زمین دی ہیں وہ کھیتی کرے اوس دی ہوئی میں تیسرا وہ کہ کرایہ پر دے زمین بدلہ سونے یا چاندی کے حدیث
بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان ہم سے ابو نعیم اور علی بن منصور نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابو احوص نے پھر اوس اسناد کے ساتھ اوسکی مثل ذکر کیا حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو جریر بن حازم نے وہ روایت کرتے ہیں یعلی بن حکیم سے وہ سلیمان بن یسار سے وہ رافع
بن خدیج سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جسکے پاس زمین ہو پس چاہیے کہ کھیتی کرے اوس میں یا دیدے
اپنے بھائی کو کھیتی کے لئے اور نہ کرایہ پر دے اوسکو بعوض تہائی یا چوتہائی یا معین غلہ کے حدیث بیان کی ہم
سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بکیر بن عامر نے انہوں نے روایت کی

ابن ابی نعم سے کہا حدیث بیان کی مجھسے رافع بن خدیج سے کہ انہوں نے کہیتی کی ایک زمین میں پس گذرے اوپر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حال میں کہ وہ اوسکو پانی دے رہے تھے پس آپنے اونسے دریافت فرمایا کس کی ہے کہیتی اور کسکی ہے زمین تو انہوں نے عرض کیا کہیتی میری ہے بعوض میرے تخم اور کام کے میرے لئے نصف ہے اور بنی فلان کیلئے نصف ہے - - - - - تو آپنے فرمایا تو نے سود کیا پس واپس دیدے زمین اوسکے مالک کو اور اپنا خرچ لے لے حدثنا بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بکیر نے شیبی سے انہوں نے رافع سے اوسکی مانند حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عکرمہ بن عمار نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو نجاشی رافع بن خدیج کے غلام نے کہا میں نے کہا رافع بن خدیج سے کہ میری کچھ زمین ہے کرایہ پر دیدیا کرتا ہوں تو مجھسے رافع بن خدیج نے منع کیا اور میرا خیال ہے انہوں نے مجھسے یہ (بھی) فرمایا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا زمین کرایہ پر دینے سے فرمایا جب تم میں سے کسی کے پاس زمین ہو تو چاہئے کہ اوس میں کہیتی کرے یا اپنے بہائی کو اوسمیں کہیتی کرنے دے پس نہ کر سکے ایسا تو چاہیے کہ اوسکو چھوڑ دے اور کسی چیز کے عوض اوسے کرایہ پر نہ دے پھر میں نے عرض کیا آپکا کیا خیال ہے اگر میں اوسکو چھوڑ رکھوں کہ نہ کہیتی کروں اوس میں اور نہ کرایہ پر دوں کسی چیز کے عوض پھر اوس زمین کو کوئی قوم کہیتی کر لے اور اسکی پیداوار سے کچھ مجھے دیوے تو میں لیلوں آپنے فرمایا نہیں (قولہ) حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا حبان بن هلال ح وحدثنا محمد بن علي بن داود قال ثنا عفان بن مسلم قالا ثنا عبد الواحد بن زياد قال ثنا سليمن الشيباني قال حدثني عبد الله بن السائب قال سألت عبد الله بن معقل عن المزارعة فقال اخبرني ثابت بن الضحاك ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نهى عن المزارعة حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد الاصبهاني قال ثنا علي بن مسهر عن الشيباني قال اخبرنا عبد الله بن السائب فذكر باسناده مثله حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا بشر بن بكر قال حدثني عطاء بن ابي رباح عن جابر بن عبد الله قال كان لرجال منا فضول ارضين على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فكانوا يواجرونها على النصف والثلث والربع فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من كانت له ارض فليزرعها او ليمنحها اخاه فان ابى فليمسك حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جريج قال ثنا عطاء عن جابر مثله حدثنا سليمن بن شعيب قال ثنا الخصيب قال ثنا همام قال قيل لعطاء هل حدثك جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال من كانت له ارض فليزرعها او ليزرعها اخاه ولا يواجرها فقال عطاء نعم حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال ثنا همام قال سأل سليمن بن موسى عطاء وانا شاهد ثم ذكر باسناده مثله حدثنا ابراهيم بن ابي داود قال ثنا خطاب بن عثمان الفوزي قال ثنا ضمرة عن ابن شوذب عن مطر عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثم ذكر مثله حدثنا ابن ابي داود قال ثنا يحيى بن معين قال ثنا عبد الله بن رجاء قال ابن خثيم حدثني عن ابي الزبير عن جابر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول من لم يذر المخابرة فليؤذن بحرب من الله عز وجل حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال اخبرنا يحيى بن سليم الطائفي عن عبد الله بن عثمان ابن خثيم فذكر باسناده مثله وزاد من الله ورسوله

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ فَضْلُ مَاءٍ اَوْ فَضْلُ اَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ يُزْرِعْهَا وَلَا تَبِيْعُوْهَا قَالَ سُلَيْمٌ فَقُلْتُ لَهٗ يَعْنِي الْكِرَاءَ فَقَالَ نَعَمْ (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان بن ہلال نے تحویل اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن علی بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان بن مسلم نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان شیبانی نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عبداللہ بن سائب نے کہا دریافت کیا میں نے عبداللہ بن مغفل سے مزارعت کے بارہ میں تو انہوں نے کہا خبر دی مجھکو ثابت بن ضحاک نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا مزارعت سے حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید اصبہانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن مسہر نے شیبانی سے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ بن سائب نے پھر اوس اسناد کے ساتھ اوسکی مثل ذکر کیا حدیث بیان کی ہم سے ربیع مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن بکر نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہا تھیں ہم میں سے بعض لوگوں کی حاجت سے زیادہ زمینیں زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پس تھے وہ کرایہ پر دیتے تھے اونکو بعوض تہائی یا آدھے یا چوتھائی کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکے پاس زمین ہو تو چاہئے کہ اوسمیں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو کھیتی کیلئے دیدے اور اوسکو کرایہ پر نہ دے پس عطا نے کہا ہاں حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے انہوں نے ... روایت کی ابن جریج سے کہا ابن جریج نے حدیث بیان کی ہم سے عطاء نے انہوں نے روایت کی جابر سے اسی طرح۔ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے انہوں نے کہا عطاء سے پوچھا گیا کہا جابر بن عبداللہ نے تم سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی زمین ہو اوسے چاہئے کہ یا خود کھیتی کرے یا اپنے کسی مسلم بھائی کو کھیتی کیلئے دیدے اور کرایہ پر نہ دے تو عطاء نے جواب دیا ہاں حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبیداللہ بن رجاء نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے انہوں نے کہا کہ سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے میرے سامنے پوچھا پھر اسی سند سے اسی طرح ذکر کیا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خطاب بن عثمان فوزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ضمرہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شوذب سے وہ مطر سے وہ عطاء سے وہ جابر بن عبداللہ سے کہا خطبہ سنایا ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر ذکر کیا اسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابن ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن معین نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن رجاء نے کہا ابن خثیم نے حدیث بیان کی مجھسے ابو الزبیر نے انہوں نے جابر سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے جو آدمی کہ جسکے پاس زمین ہو تو چاہئے کہ ... حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا خبر دی ہم کو یحییٰ بن سلیم طائفی نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے پس ذکر کیا اوس اسناد سے اسکی مثل اور یہ (لفظ) زیادہ کہا کہ اللہ اور اسکے رسول کی لڑائی سے حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے انہوں نے روایت کی سلیم بن حیان سے انہوں نے سعید بن میناء سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زائد پانی یا زیادہ زمین ہو تو چاہئے کہ کھیتی کرے اوس میں یا کھیتی کیلئے دیدے کسی کو اور نہ فروخت کرو اسکو سلیم نے کہا پس میں نے اون سے کہا مراد کرایہ پر دینا ہے انہوں نے فرمایا ہاں (قولہ)

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَكَرِهُوْا اِجَارَةَ الْاَرْضِ بِجُزْءٍ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا وَهٰذِهِ الْاٰثَارُ فَقَدْ جَاءَتْ عَلٰى مَعَانٍ مُخْتَلِفَةٍ فَاَمَّا ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَلَمْ يُبَيِّنْ اَيَّ مُزَارَعَةٍ فَاِنْ كَانَتْ هِيَ الْمُزَارَعَةَ عَلٰى جُزْءٍ مَعْلُوْمٍ مِمَّا تُخْرِجُ الْاَرْضُ فَهٰذَا الَّذِيْ يَخْتَلِفُ فِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْمُحْتَجُّوْنَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَمُخَالِفُوْهُمْ وَاِنْ كَانَتْ تِلْكَ الْمُزَارَعَةُ الَّتِيْ نَهٰى عَنْهَا هِيَ الْمُزَارَعَةُ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا يَخْرُجُ مِمَّا يُزْرَعُ فِيْ مَوْضِعٍ مِنَ الْاَرْضِ

بعينه فهذا مما يجتمع الفريقان جميعا على فساد المزارعة عليه وليس في حديث ثابت هذا ما ينفي ان يكون النبي صلى الله عليه وآله وسلم اراد معنى من هذين المعنيين بعينه دون المعنى الآخر وأما حديث ثابت هذا ما ينفي ان يكون النبي صلى الله عليه وآله وسلم اراد معنى من هذين المعنيين بعينه دون المعنى الآخر وأما حديث جابر بن عبد الله فانه قال فيه كان لرجال منا فضول ارضين فكانوا يواجرونها على النصف والثلث والربع فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من كانت له ارض فليزرعها او ليمنحها اخاه فان ابى فليمسك ففي هذا الحديث انه لم يجز لهم الا ان يزرعوها بانفسهم او يمنحوها من احبوا ولم يبح لهم في هذا الحديث غير ذلك **فقد** يحتمل ان يكون ذلك النهي كان على ان لا تواجر بثلث ولا بربع ولا بدراهم ولا بدنانير ولا بغير ذلك فيكون المقصود اليه بذلك النهي هو اجارة الارض **وقد** ذهب قوم الى كراهة اجارة الارض بالذهب والفضة **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا ابو عمر قال ثنا حماد بن زيد قال اخبرنا عمرو بن دينار قال كان طاوس يكره كراء الارض بالذهب والفضة **فهذا** طاوس يكره كري الارض بالذهب والفضة ولا يرى باسا بدفعها ببعض ما يخرج وسيجيء بذلك فيما بعد ان شاء الله تعالى فان كان النهي الذي في حديث جابر رضي الله عنه وقع على الكراء اصلا بشيء مما يخرج وبغير ذلك فهذا معنى يخالفه الفريقان جميعا

(ترجمہ) ابو جعفر کہتے ہیں پس ایک گروہ ان احادیث کیطرف گیا ہے اور مکروہ بیان کیا انہوں نے ان احادیث کی وجہ سے زمین کرایہ پر دینے کو بعوض کسی حصہ کے اوس شی میں سے کہ پیدا ہو اوس زمین سے اور یہ احادیث وارد ہوئی ہیں صورتوں مختلفہ پر بہر حال ثابت بن ضحاک پس روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے منع فرمایا مزارعت سے اور نہیں بیان کیا کہ کونسی مزارعت سے پس اگر وہی مزارعت (مراد) ہے جو کسی حصہ معینہ پر ہو اوس شی سے جو پیدا کرے زمین پس یہی وہ مسئلہ ہے کہ مختلف ہوئے اسمیں وہ لوگ جو ان احادیث سے استدلال لاتے ہیں اور اونکے مخالفین اور اگر وہ مزارعت (مراد) ہے جو تہائی اور چوتھائی اور کسی چیز پر سوا اسکے ہو مثلاً (ایسا) کہ جو کچھ پیدا ہو فلاں ٹکڑے زمین میں کھیتی کرنے سے (تو وہ مالک زمین کا ہے) تو وہ مسئلہ ہے کہ ایسی مزارعت کے فاسد ہونے پر دونوں فریق متفق ہیں اور ثابت کی اس حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں ہے جو انکار کرے اس سے کہ ہوں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ارادہ فرمایا ہو انہوں نے کسی ایک صورت کا معین کرکے دونوں صورتوں میں سے نہ دوسری کا اور رہی حدیث جابر بن عبد اللہ کی پس بیشک انہوں نے اوسمیں کہا کہ ہم میں سے بعض لوگوں کی زائد زمینیں تھیں تو وہ انکو کرایہ پر اٹھا دیتے تھے آدھے یا تہائی یا چوتھائی کی شرط پر پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسکی زمین ہو چاہیے کہ کھیتی کرے اوسمیں یا دیدے اوسکو اپنے بھائی کو پس اگر (اس دینے سے) انکار کرے تو چاہیے کہ روک رکھے [illegible] حدیث میں یہ ہے کہ کافی نہیں اونکو بجز اسکے کہ کھیتی کریں اوسمیں خود یا دیدیں اوسکو جسے چاہیں اور نہیں مباح کیا گیا اونکو سوا اسکے اس حدیث میں پس احتمال ہے کہ یہ ممانعت اس شرط پر ہو کہ نہ کرایہ پر دی جائیں (زمین) تہائی اور چوتھائی اور دراہم اور دنانیر پر اور ان کے سوا کسی اور چیز پر پس ہوگا مقصود اس ممانعت سے (مطلقاً) زمین کو کرایہ پر دینا اور گیا ہے ایک گروہ طرف مکروہ ہونے کرایہ پر دینے زمین کے بعوض سونے اور چاندی کے **حدیث** بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے کہا خبر دی ہمکو عمرو بن دینار نے کہا تھے طاؤس مکروہ جانتے تھے کرایہ پر دینے زمین کو بعوض سونے اور چاندی کے پس یہ طاؤس ہیں کہ مکروہ کہتے ہیں کرایہ پر دینے زمین کو بعوض سونے اور چاندی کے اور نہیں سمجھتے تھے

کوئی مضایقہ دینے میں زمین کے بعوض بعض پیداوار کے اور عنقریب آجائیگا یہ بعد میں اگر چاہا خدا تعالےٰ نے اور اگر ہے ممانعت
جو حدیث جابر میں ہے کہ واقع ہوئی ہے مطلقاً کرایہ پر دینے میں بعوض کسی چیز کے جو پیداوار یا اسکے سوا کے تو یہ ایک تفسیر
ہے جسمیں دونوں فریق مختلف ہیں (قولہ) **وَقَدْ** يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ النَّهْيُ وَقَعَ لِمَعْنًى غَيْرِ ذٰلِكَ نَنْظُرْنَا هَلْ نَرٰى
اَحَدًا عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا يَدُلُّ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِي مِنْ اَجْلِهِ كَانَ النَّهْيُ **فَاِذَا** يُوْنُسُ
قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نَافِعٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ اَنَّ رِجَالًا يَكْرُوْنَ مَزَارِعَهُمْ بِنِصْفِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَبِثُلُثِهٖ وَ
بِالْمَاذِيَانَاتِ فَقَالَ فِي ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَاِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا
فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيُمْسِكْهَا **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّ
اَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهٗ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كُنَّا فِي زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
نَاْخُذُ الْاَرْضَ بِالثُّلُثِ اَوِ الرُّبُعِ بِالْمَاذِيَانَاتِ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ **حَدَّثَنَا**
سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا
نُخَابِرُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَنُصِيْبُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ الْاَرْضُ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا
اَخَاهُ وَاِلَّا فَلْيَدَعْهَا **فَاَخْبَرَ** اَبُو الزُّبَيْرِ فِي هٰذَا عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْمَعْنَى الَّذِي وَقَعَ النَّهْيُ مِنْ اَجْلِهٖ
وَاَنَّهٗ اِنَّمَا هُوَ لِشَيْءٍ كَانُوْا يُصِيْبُوْنَهٗ فِي الْاِجَارَةِ فَكَانَ النَّهْيُ مِنْ قِبَلِ ذٰلِكَ جَاءَ (قولہ) **ترجمہ** اور احتمال ہے کہ ممانعت
کسی اور صورت و شرط پر واقع ہوئی ہو ماسوا اسکے جو ذکر ہوا پس ہم نے غور کیا کیا روایت کی ہے کسی نے جابر رضی اللہ عنہ سے ایسی
کچھ جو دلالت کرے اوس معنے پر جسکی وجہ سے واقع ہوئی ممانعت پس ناگاہ یونس کی ہم سے بیان کردہ حدیث دیکھی کہا حدیث بیان
کی ہم سے عبداللہ بن نافع مدنی نے ہشام بن سعد سے انہوں نے ابوزبیر مکی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہونچی کہ بعض لوگ کرایہ پر دیتے ہیں اپنی زمینیں بعوض نصف اوسکے جو اوس سے پیدا ہو اور بعوض اوسکی
تہائی کے اور بعوض اوسکے جو نہر و نہر پید ہو پس اسکے اندر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسکی کوئی زمین ہو تو چاہیے کہ کھیتی
کرے اوس میں پس اگر نہ کھیتی کرے اوس میں تو چاہیے کہ دیدے اوسے اپنے بھائی کو پس اگر ایسا نہ کرے تو چاہیے کہ روک رکھے اوسکو
حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی ہمکو ہشام بن سعد نے کہ ابوزبیر مکی نے حدیث بیان کی
اوس سے کہا سنا میں نے جابر بن عبداللہ کو کہتے ہوئے کہ تھے ہم زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لیتے تھے زمین بعوض تہائی
یا چوتھائی اور بعوض اوسکے جو نہر و نہر پیدا ہو پس منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے حدیث بیان کی ہم سے
سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے انہوں نے
ابوزبیر سے انہوں نے جابر سے کہا تھے ہم مخابرہ کرتے تھے زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پس حاصل کرتے تھے ہم یہ
اور یہ پس آپنے فرمایا جسکے پاس زمین ہو تو چاہیئے کہ کھیتی کرے اوس میں یا چاہیئے کہ دیدے اوسکو اپنے بھائی کو ورنہ پس چاہیئے
کہ کھیتی کے لئے نہ دیدے کسی کو پس خبر دی ابوزبیر نے اس میں جابر رضی اللہ عنہ سے اوس معنے کی واقع ہوئی ہے ممانعت اوسکی وجہ سے
اور اسکے سوا نہیں کہ ممانعت اوس چیز کی وجہ سے ہے جو وہ کرایہ میں حاصل کرتے تھے تو گویا نہی (ممانعت) اسی وجہ سے آئی قولہ
وَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ مَعْنٰى حَدِيْثِ ثَابِتِ ابْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِي ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ **وَاَمَّا** حَدِيْثُ

سلہ ماذیانات کا لفظ عجمی ہے اور [illegible] خطابی نے [illegible] یعنی [illegible] یہ لفظ عجمی زبان کا لفظ ہے عرب لوگ اسکو استعمال [illegible] ۱۲ منہ مترجم عفی عنہ

رافع بن خدیج رضی الله عنه فقد جاء بالفاظ مختلفة اضطرب من اجلها فاما حدیث ابن عمر عنه فهو مثل حدیث ثابت بن الضحاك لان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نهى عن المزارعة فهو يحتمل ما وصفنا من معاني حديث ثابت على ما ذكرنا وبينا واما من رواه على مثل ما روى جابر رضي الله عنه فيحتمل ايضا ما وصفنا مما يحتمل حديث جابر رضي الله عنه ثم نظرنا بعد ذلك هل نجد عن رافع معنى يدلنا على وجه النهي عن ذلك لم كان فاذا ابو بكرة قد حدثنا قال ثنا ابو عمر قال اخبرنا حماد بن سلمة ان يحيى بن سعيد الانصاري اخبرهم عن حنظلة بن قيس الزرقي عن رافع بن خديج قال كنا بني حارثة اكثر اهل المدينة حقلا وكنا نكري الارض على ان ما سقى الماذيانات والربيع فلنا وما سقت الجداول فلهم فربما سلم هذا وربما هلك هذا وسلم هذا ولم يكن عندنا يومئذ ذهب ولا فضة فنعلم ذلك فسألنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن ذلك فنهانا حدثنا روح بن الفرج قال ثنا حماد ابن يحيى قال ثنا سفيان قال ثنا يحيى بن سعيد الانصاري قال ثنا حنظلة بن قيس الزرقي انه سمع رافع بن خديج يقول كنا اكثر اهل المدينة حقلا وكنا نقول للذي نخابره لك هذه القطعة ولنا هذه القطعة تزرعها لنا فربما اخرجت هذه القطعة ولم تخرج هذه شيئا وربما اخرجت هذه ولم تخرج هذه شيئا فنهانا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن ذلك فاما بالورق فلم ينهنا عنه حدثنا ابن ابي داود قال ثنا محمد بن المنهال قال ثنا يزيد بن زريع قال ثنا ابن ابي عروبة عن يعلى بن حكيم عن سليمان بن يسار عن رافع بن خديج قال كنا نحاقل على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم والمحاقلة ان يكري الرجل ارضه بالثلث او الربع او طعام مسمى فبينا انا ذات يوم اذ اتاني بعض عمومتي فقال نهانا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن امر كان لنا نافعا وطاعة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انفع قال من كانت له ارض فليمنحها اخاه ولا يكريها بثلث ولا بربع ولا بطعام مسمى فبين رافع في هذا الحديث كيف كانوا يزارعون فرجع معنى حديثه الى معنى حديث جابر رضي الله عنه وثبت ان النهي في الحديثين جميعا انما كان لان كل فريق من ارباب الارضين والمزارعين كان يختص بطائفة من الارض فيكون له ما يخرج منها من زرع ان سلم فله وان عطب فعليه وهذا مما اجمع على فساده

(ترجمہ) اور احتمال ہے کہ ہون معنے حدیث ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کے جو ذکر ہوئی اسیطرح اور رہی حدایث رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی پس بیشک وارد ہوئی ہے الفاظ مختلفہ کے ساتھ جنکی وجہ سے اوس پر اضطراب پیدا ہوگیا اور رہی حدایث ابن عمر کی اونسے پس وہ مانند حدیث ثابت بن ضحاک کے ہے اسلئے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا مزارعت سے پس یہ احتمال ہے حدیث ثابت کے معانی کا جو ہم نے بیان کئے اور ذکر کئے اور رہا وہ جو روایت کرتا ہے اوسکو موافق اوسکی جو روایت کی جابر رضی اللہ عنہ نے پس احتمال رکھتی ہے نیز اون معانی کی جو ہم نے بیان کئے منجملہ اون معانی کے جنکا احتمال حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں ہے پھر ہم نے اسکے بعد غور کیا کہ آیا پاتے ہیں ہم رافع سے کوئی معنے جو دلالت کریں ہمکو اس سے ممانعت کی وجہ پر کہ کیوں ہوئی پس اچانک ابو بکرہ نے حدیث بیان کی ہم سے کہا حدیث بیان کی ہم سے - - - - - - ابو عمر نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن سلمہ نے کہ یحیی بن سعید انصاری نے خبر دی اونکو حنظلہ بن قیس زرقی سے انہوں نے رافع بن خدیج سے کہا تھے ہم بنی حارث اکثر اہل مدینہ از روئے حقل کے اور تھے ہم کرایہ

پر دیتے تھے زمین اس شرط پر کہ جو کچھ سیراب کرے نہریں اور بارش پس وہ ہمارے لئے ہے اور جو سیراب کریں چھوٹی نہریں پس وہ اونکا ہے تو اکثر اوقات سلامت رہتا تھا یہ اور ہلاک ہوتا تھا وہ اور اکثر اوقات ہلاک ہوتا تھا یہ اور سلامت رہتا تھا وہ اور نہ تھا ہمارے پاس اون ایام میں سونا اور چاندی پھر ہم اسکو جا لیے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا تو آپنے ہمکو منع فرمایا حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن یحیی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن سعید انصاری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حنظلہ بن قیس زرقی نے کہ انہوں نے سنا رافع بن خدیج کو کہتے ہوئے کہ تھے ہم بہ نسبت تمام اہل مدینہ کے زائد از روئے حقل کے اور تھے ہم کہا کرتے تھے اوس سے کہ مخابرہ کرتے تھے ہم اوس سے تیرے لئے یہ ٹکڑا ہے (زمین کا) اور ہمارے لئے یہ ٹکڑا کھیتی کر تو اسمیں ہمارے واسطے پس بہت مرتبہ پیدا کرتا تھا یہ ٹکڑا اور نہیں پیدا کرتا تھا دوسرا کچھ اور بسا اوقات پیدا کرتا تھا دوسرا اور نہیں پیدا کرتا تھا یہ کچھ پس منع فرمایا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے لیکن بعوض چاندی کے پس نہیں منع کیا ہمکو اس سے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن منہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابوعروبہ نے یعلی بن حکیم سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے رافع بن خدیج سے کہا تھے محاقلہ کیا کرتے بیچ زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور محاقلہ یہ ہے کہ کرایہ پر دے آدمی اپنی زمین بعوض تہائی اور چوتھائی یا غلہ معین کے پس اچانک ایک روز (ایسا ہوا کہ) آگئے میرے پاس میرے چچا تو کہا کہ منع فرمایا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کام سے جو ہمارے لئے نفع مند تھا اور اللہ کے رسول کی اطاعت زیادہ نافع ہے فرمایا جسکے پاس زمین ہو تو چاہئے کہ دیدے اوسے اپنے بھائی کو اور نہ کرایہ پر دے اوسکو بعوض تہائی اور چوتھائی اور غلہ معینہ کے پس کھولدیا رافع بن خدیج نے اس حدیث میں کہ کسطرح مزارعت کرتے تھے لہذا لوٹ گئے معنے اوسکی حدیث کے جابر کے حدیث کے معنی کیطرف اور ثابت ہوگئی یہ بات کہ ممانعت دونوں حدیثوں میں سوا اسکے نہیں کہ تھی اسوجہ سے کہ ہر فریق زمینداروں اور کاشتکاروں میں سے مخصوص کر لیتا تھا ایک ایک ٹکڑا زمین کا پس ہوتا تھا اوسکے لئے وہ غلہ جو پیدا ہوتا تھا اوس سے اگر وہ سلامت رہا تو اوسکے واسطے نفع ہے اور اگر ہلاک ہوا تو اوسپر نقصان ہے اور یہ اوس قبیلہ سے ہے کہ اسکے فاسد ہونے پر اتفاق ہے۔

(قولہ) **فهذا** قد خرج معنى حديث رافع على ان النهي المذكور فيه كان للمعنى الذي وصفنا لا لاجارة الارض بجزء مما يخرج منها **وقد** انكر آخرون على رافع ما روى من ذلك واخبروا انه لم يحفظ اول الحديث **فحدثنا** علي بن شيبة قال ثنا يحيى بن يحيى قال ثنا بشر بن المفضل عن عبد الرحمن بن اسحق عن ابي عبيدة بن محمد بن عمار عن الوليد بن ابي الوليد عن عروة بن الزبير عن زيد بن ثابت انه قال يغفر الله لرافع بن خديج انا والله كنت اعلم بالحديث منه انما جاء رجلان من الانصار الى رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قد اقتتلا فقال ان كان هذا شانكم فلا تكروا المزارع فسمع قوله لا تكروا المزارع **فهذا** زيد بن ثابت رضي الله عنه يخبر ان قول النبي صلى الله عليه واله وسلم لا تكروا المزارع النهي الذي قد سمعه رافع لم يكن من النبي صلى الله عليه واله وسلم على وجه التحريم انما كان لكراهية وقوع السوء بينهم **وقد** روي عن ابن عباس رضي الله عنهما ايضا عن ذلك شيء **حدثنا** ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا سفيان وحماد بن سلمة وحماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن طاوس قال قلت له يا ابا عبد الرحمن لو تركت

المخابرة فانهم يزعمون ان رسول الله صلى الله عليه وآله سلم نهى عنها فقال اخبرني اعلمهم يعني ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لم ينه عنها ولكنه قال لان يمنح احدكم اخاه ارضه خير له من ان يأخذ عليها خراجا معلوما **حدثنا** ابوبكرة قال ثنا ابراهيم بن بشار قال ثنا سفيان عن عمرو فذكر باسناده مثله **فبين** ابن عباس رضي الله عنهما ان ما كان من النبي صلى الله عليه وآله وسلم في ذلك لم يكن للنهي وانما اراد الرفق بهم **وقد** يحتمل ايضا ان يكون كره لهم اخذ الخراج لما وقع بين الرجلين في حديث زيد فقال لان يمنح احدكم اخاه ارضه خير له من ان يأخذ عليها خراجا معلوما لان ما كان وقع بين الرجلين من الشر انما كان في الخراج الواجب لاحدهما على صاحبه فرای ان المنيحة التي لا توجب بينهم شيئا من ذلك خير لهم من المزارعة التي توقع بينهم مثل ذلك (قوله) ترجمہ پس اس نے بیان کر دیئے معنے حدیث رافع کے کہ اوسمیں جو ممانعت مذکور ہے وہ اوس علت کی وجہ سے ہے جو ہم نے بیان کی نہ بوجہ کرایہ پر دینے زمین کے بعوض کسی حصہ کے اوس سے جو پیدا ہو زمین سے اور دوسرون نے رافع کی اوس حدیث کا انکار کیا اور خبر دی کہ اوسکو یاد نہین رہے شرح حدیث کے الفاظ اور حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن یحیی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن مفضل نے عبد الرحمن بن اسحاق سے انہون نے ابو عبیدہ بن محمد بن عمار سے انہون نے ولید بن ابو ولید سے انہون نے عروہ بن زبیر سے انہون نے زید بن ثابت سے کہ انہوں نے فرمایا مغفرت کرے خدا رافع کی مین قسم بخدا زیادہ جاننے والا حدیث کا ہون اوسنے اسکے سوا نہیں کہ آئے دو انصاری مرد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جو باہم لڑ رہے تھے پس آپنے فرمایا کہ اگر تمہاری یہ حالت ہے تو مت کرایہ پر دو زمینو نکو پس سنا رافع نے فرمانا آپکا کہ مت کرایہ پر دو زمینین اور یہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں۔ کہ خبر دیتے ہیں اس کی کہ بیشک فرمانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مت کرایہ پر دو زمینوں کو ممانعت کے اندر جو سنی رافع سے نہ تھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی جانب سے طرز تحریم پر اسکے سوا نہیں کہ اس وجہ سے تھی۔ کہ چونکہ برا جانا حضور نے لڑائی واقع ہونیکو آپس میں اور بیشک روایت کیا گیا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اس میں کچھ حدیث بیان کی ہم سے ربیع مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان اور حماد بن سلمہ اور حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس سے کہا عرض کیا مین نے ان سے اے ابو عبد الرحمن کاش تم مخابرہ کو چھوڑ دیتے۔ کیونکہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے تو انہوں نے جواب دیا خبر دی مجھکو ان کے بڑے عالم یعنی ابن عباس نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں منع فرمایا اوس سے لیکن یہ فرمایا کہ البتہ دے دینا تم میں سے کسی کا اپنے بھائی کو زمین اپنی بہتر ہے اس کے لئے اس سے کہ لیوے اس پر پیداوار معین۔ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن بشار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے عمرو سے پس ذکر کیا اوس اسناد سے اوسی کی مثل پس بیان کر دیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ کہ جو کچھ ثابت ہوا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ میں نہ تھا وہ حرام کرنے کے لئے اور اس کے سوا نہیں کہ مراد حضور کی اونکے ساتھ عنایت تھی۔ اور احتمال یہ بھی ہے کہ مکروہ قرار دیا ہو۔ انکے لئے لینا پیداوار کا کیونکہ حدیث زید میں ہے۔ کہ دو شخصوں کے درمیان جنگ ہو گئی (تھی) تو فرمایا حضور نے البتہ دیدینا تم میں سے کسی کا اپنے بھائی کو زمین اپنی بہتر ہے اوسکے لئے اس سے کہ لیوے اس پر پیداوار معین اس لئے کہ لڑائی ان دونوں شخصوں کے درمیان واقع ہوئی اوس کے سوا نہیں کہ تھا پیداوار میں جو واجب تھی اونمیں سے ایک کی اپنے ساتھی پر

پس خیال فرمایا آپ نے کہ عطیہ جو اون کے درمیان کسی جھگڑے کو پیدا نہیں کرتا بہتر ہے ان کے لئے مزارعت سے جو اونکے
درمیان اس قسم کی بات کو پیدا کرتی ہے **وَقَدْ** جَاءَ بَعْضُهُمْ بِحَدِيْثِ رَافِعٍ عَلٰى لَفْظِ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا
حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا
عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَاَمَرَنَا بِخَيْرٍ مِنْهُ
فَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ يَمْنَحْهَا قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِطَاوٗسٍ فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَمْنَحُهَا اَخَاهُ خَيْرٌ لَهٗ اَوْ يَمْنَحُهَا خَيْرٌ **فَيَحْتَمِلُ** اَنْ يَكُوْنَ وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى
ذٰلِكَ اَيْضًا فَيَكُوْنُ قَوْلُهٗ نَهَانَا عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا يُرِيْدُ مَا ذَكَرَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَافِعًا سَمِعَهٗ
وَاَمَرَنَا بِكَذَا اَمَّا حَكَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَكُنْ فِيْ جَمِيْعِ مَا سَمِعَ فِي الْحَقِيْقَةِ نَهْيٌ بِكِرَاءِ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ
وَالرُّبُعِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَيْضًا فِي النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ اِنَّمَا كَانَ
لِبَعْضِ الْمَعَانِي الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ
قَالَ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ لَبِيْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ
بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُكْرُوْنَ الْمَزَارِعَ بِمَا يَكُوْنُ عَلَى السَّاقِيْ وَبِمَا يُسْقٰى بِالْمَاءِ مِمَّا
حَوْلَ الْبِيْرِ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ اَكْرُوْهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ **حَدَّثَنَا**
رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَافِعَ
بْنَ خَدِيْجٍ اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى يَدَيَّ اَنَّ عُمُوْمَتَهٗ جَاؤُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
ثُمَّ رَجَعُوْا فَقَالُوْا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْنَا اَنَّهٗ كَانَ
صَاحِبُ مَزْرَعَةٍ يُكْرِيْهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنَّ لَهٗ مَا فِيْ رَبِيْعِ السَّاقِي الَّذِيْ تَفَجَّرَ مِنْهُ
الْمَاءُ وَطَائِفَةً مِنَ التِّبْنِ لَا اَدْرِيْ مَا التِّبْنُ مَا هُوَ (قوله) ترجمہ اور بیشک اونمیں کے بعض لائے ہیں حدیث
رافع کو ابن عباس کی اس حدیث کے الفاظ کے موافق حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے عبد الملک بن میسرہ سے کہا سنا میں نے مجاہد کو روایت کرتے ہوئے رافع بن خدیج
سے کہا منع فرمایا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کام سے جو تہا ہمارے لئے نفع دینے والا اور حکم دیا ہمکو اوس سے
بہتری کا اور فرمایا جسکے پاس زمین ہو تو چاہئے کہ کہیتی کرے اوسمیں یا دیدے اوس زمین کو کہا پس ذکر کیا میں نے یہ طاوس
سے تو وہ بولے فرمایا ابن عباس نے اسکے سوا نہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیدے وہ زمین اپنے بہائی
کو بہتر ہے اوسکے لئے یا (صرف) کہ دیدینا اوسکا بہتر ہے پس احتمال ہے کہ ہو توجیہ اس حدیث کی اوسی کے موافق نیز اور ہو کہنا اوسکا
کہ منع فرمایا ہمکو ایک کام سے جو تہا ہمکو نفع دینے والا ارادہ کرتا ہو اوسکا جو ذکر کیا ثابت نے کہ رافع نے سنا (صرف) ممانعت کو اور
حکم کردیا ہمکو اسکا جیساکہ نقل کیا اوسکو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پس نہیں تہی مجموعہ اوس میں جو کچھ سنا فی الحقیقۃ ممانعت کرایہ پر لینے زمین
کی بعوض تہائی اور چوتہائی کے اور بیشک روایت کیا گیا ہے سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بہی اس سے ممانعت
کے بارہ میں کہ وہ ممانعت اسکے سوا نہیں کہ تہی بعض اون وجوہ کی وجہ سے جنکو ہم پہلے ذکر کر چکے **حدیث** بیان کی ہم سے
احمد بن داؤد نے کہا خبر دی ہمکو یعقوب بن حمید بن کاسب نے کہا خبر دی ہمکو ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث بیان کی مجہے

محمد بن مکرم بن عبدالرحمن بن حارث بن لبیبہ نے سعید بن مسیّب رضی سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے کہا تھے لوگ کرایہ پر دیتے تھے زمینونکو بعوض اوسکے جو پیدا ہو نالیون کے کنارو نپر اور بعوض اوسکے جو سیراب کیا جائے پانی سے اون مقامات میں جو کنوین کے ارد گرد ہیں پس منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے اس سے اور فرمایا کرایہ پر دو اونکو بعوض سونے اور چاندی کے حدیث بیان کی ہم سے ربیع جیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسان بن غالب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے کہ رافع بن خدیج نے خبر دی عبداللہ بن عمر کو اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے بیہر سے بد نپر کہ اوسکے نیچے آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے پاس پہر لوٹ گئے پس کہا انہوں نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے منع فرمایا زمینونکو کرایہ پر دینے سے پس بولے ابن عمر کہ ہم نے جانا کہ وہ زمین والے تھے کہ کرایہ پر دیتے تھے زمین زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم مین اس شرط کہ اوسکے لئے وہ ہوگا جو پیدا ہوگا نالوں کے کنارو نپر جن سے پانی اوبہر اوبہر سہلتا ہے اور ایک حصہ تین کا ہوگا مجھے نہیں معلوم نہیں کیا ہے اور اوس سے کیا مراد ہے (قوله) **فَبَيَّنَ** سَعْدٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِمَ كَانَ وَاَنَّهٗ اِنَّمَا كَانَ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَشْتَرِطُوْنَ مَا عَلَى رَبِيْعِ السَّاقِيْ وَذٰلِكَ فَاسِدٌ فِيْ قَوْلِ النَّاسِ جَمِيْعًا وَحَمَلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا النَّهْيَ

. . . .

عَلٰى اَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَعْنٰى اَيْضًا وَزَادَ حَدِيْثُ سَعْدٍ عَلٰى غَيْرِهٖ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ اِبَاحَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِجَارَةَ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ **فَثَبَتَ** بِاَنْ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فِي الْاٰثَارِ الْمُتَقَدِّمَةِ لِمَ كَانَ وَمَا الَّذِيْ نُهِيَ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَمْ يَثْبُتْ فِيْ شَيْءٍ مِنْهَا النَّهْيُ عَنْ اِجَارَةِ الْاَرْضِ بِبَعْضِ مَا يَخْرُجُ اِذَا كَانَ ثُلُثًا اَوْ رُبُعًا اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ **وَقَدْ** احْتَجَّ قَوْمٌ فِيْ ذٰلِكَ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ سَمِعَهٗ يَذْكُرُ اَنَّهُمْ مُنِعُوْا مِنَ الْمُحَاقَلَةِ وَهِيَ اَنْ يُكْرٰى اَرْضًا عَلٰى بَعْضِ مَا فِيْهَا **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَامِدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا حَتّٰى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا فَتَرَكْنَاهَا مِنْ اَجْلِ قَوْلِهٖ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَابَرَةُ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ مِنْ بَيَاضِ الْاَرْضِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الرُّطَبِ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَبَيْعُ الْعِنَبِ فِي الشَّجَرِ بِالزَّبِيْبِ وَالْمُحَاقَلَةُ بَيْعُ الزَّرْعِ قَائِمًا هُوَ عَلٰى اُصُوْلِهٖ بِالطَّعَامِ **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ سَلِيْمِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَاَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ

زید بن ثابت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ حدثنا ابراہیم بن مرزوق قال ثنا عمر بن یونس بن
القاسم قال ثنا ابی عن اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن انس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ
حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا حسین بن حفص الاصبہانی قال ثنا سفیان قال حدثنی سعد بن ابراہیم قال حدثنی
عمر ابن ابی سلمۃ عن بن عبد الرحمن عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہی عن المحاقلۃ
والمحاقلۃ شراء الزرع والمزابنۃ التمر بالتمر علی رؤس النخل ترجمہ پس بیان کیا سعد رضی اللہ عنہ نے احادیث میں
وہ جو منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے کیونکہ تھی یہ مخالفت اور بیشک یہ مخالفت بجز اسکے نہیں کہ تھی اسوجہ سے کہ
وہ شرط کر لیتے تھے اوس غلہ وغیرہ کی جو پیدا ہو کولوں اور نالیوں کے سرو نپر اور یہ فاسد ہے تمام لوگوں کے قول میں اور محمول
کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نہی کو اوپر کہ ہو سکتا ہے مخالفت اس علت کی وجہ سے بھی ہو اور ان احادیث میں سے حدیث
سعد نے اپنے غیر کی حدیثوں پر یہ زیادتی کی کہ مباح بیان کیا کرایہ پر دینے زمین کو بعوض سونے اور چاندی کے پس بیشک ظاہر
ہو گیا منع فرمانا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزارعت سے پہلی احادیث میں کہ وہ کیونکہ تھا اور کیا سبب ہے کہ منع فرمایا حضور نے
اس سے اور نہیں ثابت ہوئی کسی حدیث میں ان میں سے مخالفت کرایہ پر دینے زمین کے سے بعوض بعض اوس کے جو
پیدا ہو بشرطیکہ وہ تہائی ہو یا چوتھائی یا مثل اسکے اور ایک گروہ نے اسکے اندر پہلے قول والوں کے لئے اوس حدیث سے
استدلال کیا ہے جو بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن لیث نے انہوں نے اپنے باپ سے
انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے ابن ہرمز سے انہوں نے اسید بن رافع بن خدیج
سے کہ انہوں نے منا رافع کو ذکر کرتے ہوئے وہ لوگ منع کئے گئے محاقلہ سے اور محاقلہ یہ ہے کہ کرایہ پر دے زمین اوسکی
بعض پیداوار کے عوض حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حامد نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے سفیان نے کہا سنا میں نے عمرو بن دینار کو کہتے ہوئے کہ سنا میں نے ابن عمر کو فرماتے ہوئے کہ ہم مخابرہ کیا کرتے تھے
اور اسمیں کوئی حرج نہیں جانتے تھے یہانتک کہ کہا رافع بن خدیج نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اوس سے
پس ہم نے اسکی وجہ سے اوسکو ترک کر دیا حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم
نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن مسلم طائفی نے کہا خبر دی ہمکو ابراہیم بن میسرہ نے کہا خبر دی ہمکو عمرو بن دینار نے جابر بن
عبد اللہ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخابرہ اور مزابنہ اور محاقلہ سے اور مخابرہ تہائی اور چوتھائی
اور آدھے پر ہوتا ہے زمین کی پیداوار سے اور مزابنہ فروخت کرنا تر کھجور کا ہے کھجوروں کے درختوں پر بعوض خشک
کھجور کے اور فروخت کرنا انگور کا ہے درختوں میں بعوض کشمش کے اور محاقلہ فروخت کرنا کھڑی کھیتی کا ہے بدلہ غلہ رکھے ہوئے
کے حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے سلیم بن حیان سے انہوں نے
سعید بن میناء سے انہوں جابر بن عبد اللہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ
سے حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عفیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
یحییٰ بن ایوب نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطا اور ابو زبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحاق نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے اپنے چچا سے واسع بن حبان سے انہوں

جابر بن عبداللہ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے **حدیث** بیان کی ہم سے
علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو ابن اسحاق نے نافع سے انہوں نے ابن عمر
سے انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان
کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن یونس بن قاسم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے
اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی
مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن حفص اصبہانی نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے سفیان نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے سعد بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عمر بن ابی سلمہ نے ابوسلمہ بن
عبدالرحمن سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل کہا اور محاقلہ
کھیتی میں شرکت کو کہتے ہیں اور مزابنہ فروخت کرنے کھجور کو بدلہ کھجور کے درختوں پر ہوں (قولہ) **قالوا** فقد نھی النبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم عن المحاقلۃ وھی کراء الارض بالثلث والربع ونھی ایضا عن المخابرۃ وھی ایضا کذلک
قیل لھم اما ما ذکرتم عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من نھیہ عن المحاقلۃ فقد صدقتم ونحن نوافقکم
علی صحۃ مجیء ذلک واما تاویلکم ایاہ علی انہ المزارعۃ بالثلث والربع فھذا تاویل منکم ولیس عندکم
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ذلک دلیل یدل علی ان تاویلہ کما تاولتم **وقد** یحتمل عندنا
ما ذکرتم ویحتمل ان یکون کما قال مخالفہ انہ بیع الحنطۃ ھذا الحقل الذی لا یدری ما کیلۃ فذلک
عندنا وعندکم فاسد وھذا اشبہ بذلک لانہ مقرون بالمزابنۃ والمزابنۃ ھی بیع التمر المکیل بما فی رؤوس
النخل من التمر فھذا الحدیث یحتمل ما تاولہ الفریقان جمیعا علیہ ولا حجۃ فیہ لاحد الفریقین علی الفریق
الآخر **وقد** جاءت آثار غیر ھذہ الآثار فیھا اباحۃ المزارعۃ بالثلث والربع **فمنھا** ما حدثنا
ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا یحیی بن زکریا عن الحجاج بن ارطاۃ عن الحکم عن ابی القاسم وھو
مقسم عن ابن عباس قال اعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر بالشطر ثم ارسل ابن رواحۃ
فقاسمھم **حدثنا** محمد بن عمرو بن یونس قال ثنا عبداللہ بن نمیر عن عبیداللہ بن عمر عن نافع
عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عامل اھل خیبر بالشطر مما خرج من الزرع (**ترجمہ**) کہا ابو
نے ہیں بیشک منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محاقلہ سے اور وہ کرایہ پر دینا زمین کا ہے بعوض تہائی اور چوتھائی کے اور
منع فرمایا مخابرہ سے اور وہ بھی یہی ہے او نسے کہا جائے جو کچھ تم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کے منع
فرمانے کا محاقلہ سے ذکر کیا سو اوس میں تم سچے ہو اور ہم موافق ہیں تمہارے اسکے ورود کے صحیح ہونے پر اور رہا تفسیر کرنا
تمہارا اوسکی اسطرح کہ وہ مزارعت ہے بعوض تہائی اور چوتھائی کے پس یہ تفسیر تمہاری اپنی جانب سے ہے اور نہیں ہے تمہارے
پاس نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے اندر کوئی دلیل جو دلالت کرے اسپر کہ اوسکی تفسیر ویسی ہی ہے جیسے تم نے کی اور ہمارے
نزدیک ہوسکتا ہے کہ وہی ہو جو تم نے بیان کیا اور ہوسکتا ہے کہ وہ ہو جو تمہارے مخالف نے کہا کہ وہ فروخت کرنا گیہوں
کا ہے از روئے پیمانہ کے بعوض گیہوں اس حقل کے جنکا پیمانہ معلوم نہ ہو پس یہ ہمارے اور تمہارے دونوں کے نزدیک
فاسد ہے اور یہ اوسکے ساتھ زیادہ مشابہ ہے کیونکہ یہ معنے مزابنہ سے ملتے ہوئے ہیں اور مزابنہ پیمانہ کی ہوئی کھجوروں کا فروخت

کرتا ہے بعوض اون کہجوروں کے جو درختوں پر ہوں پس یہ حدیث احتمال رکہتی ہے اون سب کا جو دونوں فریقوں نے بیان کئے اور نہیں ہے کوئی دلیل اوس میں کسی فریق کے لئے دوسرے فریق پر اور بیشک وارد ہوئی ہیں احادیث سوا ان احادیث کے جن میں بعوض تہائی اور چوتہائی کے مزارعت کا مباح ہونا مذکور ہے چنانچہ منجملہ اون کے وہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے ربیع موذن کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن زکریا نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے حکم سے انہوں نے ابو القاسم سے اور وہ مقسم ہیں وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے کہا دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کو بعوض نصف کے پہر بہیجا ابن رواحہ کو پس حصہ دیا اونکو حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن نمیر نے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاملہ کیا اہل خیبر سے بعوض نصف اوسکے جو پیدا ہو کاشت سے (قولہ)

حدثنا یزید ابن سنان قال ثنا ابو بکر الحنفی قال ثنا عبد اللہ بن نافع عن ابن عمر قال کانت المزارع تکرٰی علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ان لرب الارض ما علی ربیع الساقی من الزرع وما یفضل من التبن لا ادری کم ہو قال نافع فجاء رافع بن خدیج وانا معہ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعطی خیبر یہود علی انہم یعملونہا ویزرعونہا بشطر ما یخرج من تمر او زرع **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا ابو عون الزیادی وہو ابن محمد بن عون قال ثنا ابراہیم ابن طہمان قال ثنا ابو الزبیر عن جابر قال افاء اللہ خیبر فاقرہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کما کانوا وجعلہا بینہ وبینہم فبعث ابن رواحۃ فخرصہا علیہم **وحدثنا** ابو امیۃ قال اخبرنا محمد بن سابق قال ثنا ابراہیم بن طہمان عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ عنہ مثلہ **ففی** ہذہ الآثار دفع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر بالنصف من تمرہا وزرعہا فقد ثبت بذلک جواز المزارعۃ والمساقاۃ ولم یضاد ذلک ما قد تقدم ذکرنا لہ من حدیث جابر رضی اللہ عنہ ورافع وثابت رضی اللہ عنہما لما ذکرنا من حقائقہا **فاحتج** محتج فی ذلک فقال قد عورضت ہذہ الآثار ایضا بما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من النہی عن بیع الثمار قبل ان تکون مما قد وصفنا ذلک فی باب بیع الثمار قبل ان یبدو صلاحہا قال فاذا نہی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الابتیاع بالثمار قبل ان تکون دخل فی ذلک الاستیجار بہا قبل ان تکون فکما کان البیع بہا قبل کونہا باطلا کان الاستیجار بہا قبل کونہا ایضا کذلک (ترجمہ) **حدیث** بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر حنفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن نافع نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عمر سے کہا تہی زمین کرایہ پر دی جاتی تہیں بزمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شرط پر کہ زمین والے کے لئے وہ پیداوار ہے جو نالیوں اور گولوں کے کنارے پر ہو اور ایک گٹہر بہوسا مجہے نہیں معلوم کہ وہ کسقدر ہوتا تہا نافع نے کہا پس آئے رافع بن خدیج اس حال میں کہ میں اونکے ساتھ تہا پس کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا خیبر یہود کو اس شرط پر کہ وہ اوس میں کہیتی کریں بعوض نصف اوسکے جو پیدا ہو کہجوروں اور غلہ وغیرہ سے **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عون زیادی نے اور وہ ابن محمد بن عون ہیں کہا حدیث بیان کی ہم ابراہیم بن طہمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو زبیر نے انہوں نے جابر سے کہا فی بنایا خدا تعالی نے خیبر کو پس برقرار رکہا حضور نے اونکو

جسطرح وہ تھے اور کردیا آپ نے اوسکو (منقسم) اپنے اور اونکے درمیان پس بہیجا ابن رواحہ کو چنانچہ بانٹ دیا اوس (کی پیداوار) کو (انکل سے) اونپر اور حدیث بیان کی ہم سے ابوامیہ نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن سابق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن طہمان نے ابوزبیر سے انہون نے جابر رضی اللہ عنہ سے اوسکی مثل پس ان احادیث میں دینا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے خیبر کو بعوض اوسکی کہجوروں اور کہیتی کے نصف کے تو ثابت ہوا اس سے جائز ہونا مزارعت اور مساقات کا اور نہیں مخالف ہے یہ اوسکو جسکا ہم سے پہلے ذکر ہوچکا حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے اور حدیث ثابت رضی اللہ عنہما سے بوجہ اوسکے جو اونکی حقیقتن ہم نے ذکر کین پس استدلال کیا اسبارہ میں استدلال کرنے والے نے اور کہا کہ بیشک معارضہ کی گئین یہ حدیثین بہی اوس حدیث سے جو روایت کی گئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ منع ہے فروخت کرنا پہلوں کا قبل اسکے کہ ہون وہ اوسقدر (برسے) کہ بیان کیا ہم نے اوس (کی مقدار) کو پہلوں کے فروخت کرنیکے باب میں قبل اسکے کہ ظاہر ہو خوبی اونکی کہا پس جبکہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خریدنے پہلوں کے سے قبل اسکے کہ ہوں (شرط جواز کے مطابق) تو داخل ہوگیا اسی حکم میں کرایہ پر لینا اونکو قبل اسکے کہ ہوں (وہ شرط جواز کے مطابق) پس جسطرح اونکو فروخت کرنا قبل وجود اونکے کے باطل ہے اسیطرح کرایہ پر لینا اونکو قبل وجود اونکے کے بہی باطل ہے (قولہ) **اَلَا تَرٰی** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ فَكَانَ الْاِسْتِئْجَارُ بِذٰلِكَ غَيْرَ جَائِزٍ اِذْ كَانَ الْاِبْتِيَاعُ بِهٖ غَيْرَ جَائِزٍ فَكَذٰلِكَ لَمَّا كَانَ الْاِبْتِيَاعُ بِمَا لَمْ يَكُنْ غَيْرَ جَائِزٍ كَانَ الْاِسْتِئْجَارُ بِهٖ اَيْضًا غَيْرَ جَائِزٍ **قِيْلَ** لَهٗ اِنَّهٗ لَوْ لَمْ يُرْوَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا فِيْ اِجَارَةِ الْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ لَكَانَ الْاَمْرُ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ وَلٰكِنْ لَمَّا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِبَاحَتُهَا وَعَمِلَ بِهَا الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَهٗ اِحْتَمَلَ اَنْ لَا يَكُوْنَ الْاِسْتِئْجَارُ بِمَا لَمْ يَكُنْ دَاخِلًا فِي الْاِبْتِيَاعِ بِمَا لَمْ يَكُنْ وَيَكُوْنُ مُسْتَثْنًى مِنْ ذٰلِكَ وَاِنْ لَمْ يُبَيَّنْ فِي الْحَدِيْثِ كَمَا اُبِيْحَ السَّلَمُ وَلَمْ يَحْرُمْهُ النَّهْيُ عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَاِنَّمَا وَقَعَ النَّهْيُ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ غَيْرَ السَّلَمِ فَكَذٰلِكَ يُحْتَمَلُ اَنْ يَكُوْنَ النَّهْيُ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ تَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰى سِوَى الْمُزَارَعَةِ بِهَا وَالْمُسَاقَاةِ عَلَيْهَا وَقَدْ عَمِلَ بِالْمُزَارَعَةِ وَالْمُسَاقَاةِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَذْكُرُ عَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ اَقْطَعَ عُثْمَانُ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَسَعْدَ بْنَ مَالِكٍ وَاُسَامَةَ فَكَانَ جَارَيَّ مِنْهُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ يُعْطِيَانِ اَرْضَهُمَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ قَالَ سَاَلْتُ مُوْسٰى بْنَ طَلْحَةَ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ اَقْطَعَ عُثْمَانُ عَبْدَ اللّٰهِ اَرْضًا وَاَقْطَعَ خَبَّابًا اَرْضًا وَاَقْطَعَ صُهَيْبًا اَرْضًا فَكِلَا جَارَيَّ كَانَا يُزَارِعَانِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَكِيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَ يَعْلَى بْنَ مُنْيَةَ اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُعْطِيَهُمُ الْاَرْضَ الْبَيْضَاءَ عَلٰى اَنَّهٗ اِنْ كَانَ الْبَقَرُ وَالْبَذْرُ وَالْحَدِيْدُ مِنْ عُمَرَ فَلَهُ الثُّلُثَانِ وَلَهُمُ الثُّلُثُ وَاِنْ كَانَ الْبَقَرُ وَالْبَذْرُ وَالْحَدِيْدُ مِنْهُمْ فَلِعُمَرَ الشَّطْرُ وَلَهُمُ الشَّطْرُ وَاَمَرَهٗ اَنْ يُعْطِيَهُمُ النَّخْلَ وَالْكَرْمَ عَلٰى اَنَّ لِعُمَرَ ثُلُثَيْنِ وَلَهُمُ الثُّلُثُ

(ترجمہ) کیا تم نہیں دیکھتے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا فروخت کرنے اوس چیز کے سے جو نہ ہو تیرے پاس
پس ہو گا کرایہ پر لینا اوسکا غیر جائز اسواسطے کہ ہے خریدنا اسکا غیر جائز پس اسیطرح جبکہ ہے خریدنا اوس چیز کا جو موجود
نہ ہو غیر جائز تو ہوگا کرایہ پر لینا اونکا بھی غیر جائز کہا جائیگا اوس سے یہ کہ اگر نہ مروی ہوتیں اسکے اندر احادیث جو ہم نے ذکر کیں
زمینوں کے کرایہ پر دینے میں بعوض تہائی اور چوتہائی کے تو البتہ ہوتا ایسا ہی جیسا تو نے بیان کیا اور لیکن جبکہ روایت
کیا جا چکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مباح ہونا اوس مزارعت کا اور عمل کیا اوسکے ساتھ مسلمانوں نے
بعد حضور کے تو احتمال ہے اسکا کہ نہ ہو کرایہ پر لینا اوس چیز کا جو موجود نہ ہو داخل خریدنے میں اوس چیز کے جو موجود نہ ہو بلکہ ہو
یہ مستثنی اوس سے اگرچہ حدیث شریف میں اوسکا بیان نہ کیا گیا ہو جسطرح مباح کیا گیا ہے بدنی کا معاملہ اور نہیں حرام کیا اوسکو منع
کرنے بیع اوس چیز کے سے جو تیرے پاس موجود نہ ہو اور اسکے سوا نہیں کہ واقع ہوئی ہے ممانعت اسکے اندر اوس چیز کے
فروخت کرنے پر جو تیرے پاس موجود نہ ہو ماسوا بدنی کے پس اسیطرح احتمال ہے اسکا کہ ممانعت فروخت کرنے پھلوں کے
سے قبل اسکے کہ موجود ہوں واقع مزارعت اور مساقات کے ماسوا پر اور حال یہ ہے کہ عمل کیا ہے مزارعت و مساقات کا اصحاب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے بعد حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم بن مہاجر نے کہا سنا میں نے اپنے باپ کو کہ ذکر کرتے تھے موسیٰ بن طلحہ سے کہا انہوں
نے قطعہ دیا (زمین کا) حضرت عثمان نے ایک گروہ صحابہ کو دیا یعنی عبداللہ بن مسعود اور زبیر بن عوام اور سعد بن مالک اور
اسامہ کو پس شریک رہتے اونمیں سے سعد بن مالک اور ابن مسعود۔۔۔ اور دینے لگے اپنی زمینیں بعوض تہائی اور چوتہائی کے
حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے ابراہیم بن مہاجر
سے کہا دریافت کیا میں نے موسیٰ بن طلحہ سے مزارعت کے بارہ میں تو انہوں نے فرمایا کہ قطعہ دیا زمین کا حضرت عثمان
نے عبداللہ کو اور ایک قطعہ دیا سعد کو اور ایک قطعہ دیا خباب کو اور ایک قطعہ دیا صہیب کو پس دو اونمیں سے شریک
رہے کہ مزارعہ کرتے تھے بعوض تہائی اور چوتہائی کے حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابوعمر نابینا نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن سلمہ نے کہ یحییٰ بن سعید انصاری نے خبر دی اونکو اسمٰعیل بن ابوحکیم سے انہوں نے عمر
بن عبدالعزیز سے کہ عمر بن خطاب نے بھیجا یعلےٰ بن امیہ کو یمن کی جانب پھر حکم دیا اوسکو اسکا کہ دیوے اونکو چٹیل دینے کہاں و سبزہ
کی زمین اس شرط پر کہ اگر بیل اور تخم اور ہل عمر کا ہو تو اونکے لئے دو تہائی ہیں اور لوگوں کے لئے ایک تہائی اور اگر ہوں بیل اور تخم
اور ہل کا لوہا اون لوگوں کا تو حضرت عمر کے لئے نصف ہے اور اون لوگوں کے لئے نصف اور حکم دیا یعلی کو یہ کہ دیوے اونکو درختہائے
کھجور اور درختہائے انگور اس شرط پر کہ عمر کے لئے دو تہائی ہیں اور اون لوگوں کے لئے ایک تہائی (قولہ) **حدثنا**
أبو بكرة قال ثنا أبو عمر الضرير قال أخبرنا عبد الواحد بن زياد قال ثنا الحجاج بن أرطاة عن أبي جعفر محمد
بن علي أنه قال كان أبو بكر الصديق رضي الله عنه يعطي الأرض على الشطر **حدثنا** أبو بكرة قال ثنا أبو عمر
قال أخبرنا حماد بن سلمة أن الحجاج أخبرهم عن عثمان بن عبد الله بن موهب أنه قال كان حذيفة
بن اليمان رضي الله عنه يعطي الأرض على الثلث والربع **حدثنا** أبو بكرة قال ثنا إبراهيم بن بشار
قال ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن طاوس أن معاذا رضي الله عنه قدم إلى اليمن وهم يخابرون
فأقرهم على ذلك **حدثنا** علي بن شيبة قال ثنا يحيى بن عبد الرحمن قال ثنا حماد بن زيد عن عمرو

ابن دینار عن طاوس ان معاذا رضی اللہ عنہ لما قدم الیمن کان یکری الارض او المزارع علی الثلث
والربع وقال قدم الیمن وھم یفعلونہ فامضی لھم ذلک حدثنا محمد بن عمرو بن یونس قال حدثنی
اسباط بن محمد الکوفی عن کلیب بن وائل قال قلت لابن عمر اتانی رجل لہ ارض وماء ولیس لہ بذر ولا
بقر اخذت ارضہ بالنصف فزرعتھا ببذری وبقری فناصفتہ فقال حسن (ترجمہ) حدیث بیان
کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر نابینا نے کہا خبر دی ہمکو عبد الواحد بن زیاد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے حجاج بن ارطاۃ نے انہوں نے روایت کی ابو جعفر محمد بن علی نے کہ انہوں نے کہا تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ دیتے تھے زمین نصفا نصفی پر حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر نے کہا خبر دی ہمکو
حماد بن سلمہ نے کہ حجاج نے خبر دی اونکو عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہ انہوں نے کہا تھے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ
کرایہ پر دیتے تھے زمین کو تہائی اور چوتھائی پر حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن بشار نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاوس سے کہ معاذ رضی اللہ عنہ تشریف لائے یمن
کی جانب حالانکہ وہ مخابرہ کرتے تھے پس برقرار رکھا اونکو اسپر حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے یحیی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاوس سے
کہ معاذ رضی اللہ عنہ جب تشریف لائے یمن میں تو کرایہ پر دیا کرتے تھے زمین تہائی یا چوتھائی پر یا کہا کہ تشریف لائے
یمن میں دراں حالیکہ وہ لوگ (سکان یمن) ایسا کرتے تھے تو جائز رکھا معاذ نے اونکے لئے یہ فعل حدیث بیان
کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا حدیث بیان کی مجھسے اسباط بن محمد کوفی نے کلیب بن وائل سے کہا عرض کیا میں نے
ابن عمر سے کہ آیا میرے پاس ایک آدمی جسکے لئے زمین تھی اور پانی تھا اور نہیں تھا اوسکے پاس تخم اور نہ بیل (پس) لیلیا میں
نے اوسکی زمین کو بہ عوض نصف کے چنانچہ کھیتی کی میں نے اوس میں اپنے تخم اور اپنے بیلوں سے پھر آدھا (پیداشدہ غلہ) میں
اوسکو دیدیا اور آدھا لیلیا) تو انہوں نے کہا خوب ہے (قولہ) ثم انہ قد اختلف التابعون من بعدھم فی ذلک
حدثنا ابراھیم بن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا شعبۃ عن حماد انہ قال سألت سعید بن المسیب
وسعید بن جبیر وسالم بن عبد اللہ ومجاھدا عن کراء الارض بالثلث والربع فکرھوہ حدثنا ابوبکرۃ
قال اخبرنا ابو داود قال ثنا شعبۃ عن حماد انہ قال سألت مجاھدا وسالما عن کراء الارض بالثلث
والربع فکرھاہ وسألت عن ذلک طاوسا فلم یر بہ باسا قال فذکرت ذلک لمجاھد وکان یشرفہ و
یوقرہ فقال انہ یزرع حدثنا ابوبکرۃ قال ثنا ابو عمر قال اخبرنا ابو عوانۃ عن منصور قال کان
ابراھیم یکرہ کراء الارض بالثلث والربع حدثنا ابوبکرۃ قال اخبرنا حماد بن سلمۃ عن قتادۃ
عن الحسن مثلہ حدثنا ابوبکرۃ قال ثنا ابو عمر قال اخبرنا ابو عوانۃ عن منصور بن المعتمر عن سعید بن
جبیر مثلہ حدثنا ابوبکرۃ قال ثنا ابو عمر قال اخبرنا حماد عن قیس بن سعد اخبرھم عن عطاء
مثلہ حدثنا ربیع بن سلیمن المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا حماد بن سلمۃ عن حمید الطویل ویونس بن
عبید عن الحسن انہ کان یکرہ ان یکری الرجل الارض من اخیہ بالثلث والربع (ترجمہ) پھر بیشک اختلاف کیا
ہے تابعین نے اس مسئلہ میں بعد صحابہ کے پس حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے

بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے حماد سے کہ انہوں نے کہا دریافت کیا میں نے سعید بن مسیب اور سعید بن جبیر اور سالم بن عبد اللہ اور مجاہد سے زمین کو بعوض تہائی اور چوتھائی دیدینے کے بارہ میں تو اون سب نے مکروہ تبلایا اسکو حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے حماد سے کہ انہوں نے کہا دریافت کیا میں نے مجاہد اور سالم سے زمین کو بعوض اور چوتھائی کرایہ پر دیدینے کے متعلق تو دونوں نے اسکو مکروہ تبلایا اور دریافت کیا میں نے یہ مسئلہ طاؤس سے تو انہوں نے اسمیں کوئی حرج نہ جانا کہا پس ذکر کیا میں نے اسکا مجاہد سے حالانکہ مجاہد طاؤس کی توقیر و تعظیم کرتے تھے تو فرمایا کہ دہاتی) وہ خود (چونکہ کہیتی کا کام کرتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر نے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے منصور سے کہا تھا ابراہیم مکروہ سمجھتے تھے کرایہ پر دینا زمین کا بہ عوض تہائی اور چوتھائی کے حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن سلمہ نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر نے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے منصور بن معتمر سے انہوں نے روایت کی سعید بن جبیر سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر نے کہا خبر دی ہمکو حماد نے انہوں نے روایت کی قیس بن سعد سے کہ خبر دی اوس نے اونکو عطاء سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ربیع بن سلیمان مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے حُمید طویل اور یونس بن عبید سے اون دونوں نے حسن سے کہ وہ مکروہ تبلاتے تھے اسکو کہ کرایہ دے آدمی زمین اپنے بہائی کو بعوض تہائی اور چوتھائی کے (قولہ) **فَاَمَّا** وَجْهُ هٰذَا **الْبَابِ** مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّ ذٰلِكَ كَمَا قَدْ قَالَهُ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ ذٰلِكَ لَا يَجُوْزُ فِى الْمُزَارَعَةِ وَالْمُعَامَلَةِ وَالْمُسَاقَاةِ اِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ وَالْعُرُوْضِ وَذٰلِكَ اَنَّ الَّذِيْنَ قَدْ اَجَازُوا الْمُسَاقَاةَ فِىْ ذٰلِكَ زَعَمُوْا اَنَّهُمْ قَدْ شَبَّهُوْهَا بِالْمُضَارَبَةِ وَهِىَ الْمَالُ يَدْفَعُهُ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ عَلٰى اَنْ يَعْمَلَ بِهٖ عَلَى النِّصْفِ اَوِ الثُّلُثِ اَوِ الرُّبُعِ فَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ عَلٰى جَوَازِ ذٰلِكَ وَقَامَ ذٰلِكَ مَقَامَ الْاِسْتِئْجَارِ بِالْمَالِ الْمَعْلُوْمِ قَالُوْا فَكَذٰلِكَ الْمُسَاقَاةُ تَقُوْمُ النَّخْلُ الْمَدْفُوْعَةُ مَقَامَ رَاْسِ الْمَالِ فِى الْمُضَارَبَةِ وَيَكُوْنُ الْحَادِثُ عَنْهَا مِنَ الثَّمَرِ مِثْلَ الْحَادِثِ عَنِ الْمَالِ مِنَ الرِّبْحِ **فَكَانَتْ** حُجَّتُنَا عَلَيْهِمْ فِىْ ذٰلِكَ اَنَّ الْمُضَارَبَةَ اِنَّمَا يَثْبُتُ فِيْهَا الرِّبْحُ بَعْدَ سَلَامَةِ رَاْسِ الْمَالِ وَوُصُوْلِهٖ اِلٰى يَدَىْ رَبِّ الْمَالِ وَلَمْ يَكُنِ الْمُزَارَعَةُ وَلَا الْمُسَاقَاةُ كَذٰلِكَ فِيْهِمَا **اَلَا تَرٰى** اَنَّ الْمُسَاقَاةَ فِىْ قَوْلِ مَنْ يُجِيْزُهَا لَوْ اَثْمَرَتِ النَّخْلُ فَخَرَجَ عَنْهَا الثَّمَرُ ثُمَّ احْتَرَقَتِ النَّخْلُ وَسَلِمَ الثَّمَرُ كَانَ ذٰلِكَ الثَّمَرُ بَيْنَ رَبِّ النَّخْلِ وَالْمُسَاقِىْ عَلٰى مَا اشْتَرَطَا فِيْهَا وَلَمْ يَمْنَعْ مِنْ ذٰلِكَ عَدَمُ النَّخْلِ الْمَدْفُوْعَةِ كَمَا يَمْنَعُ عَدَمُ رَاْسِ الْمَالِ فِى الْمُضَارَبَةِ مِنَ الرِّبْحِ وَكَانَتِ الْمُسَاقَاةُ وَالْمُزَارَعَةُ اِذَا عُقِدَتَا لَا اِلٰى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ كَانَتَا فَاسِدَتَيْنِ وَلَا تَجُوْزَانِ اِلَّا اِلٰى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ وَكَانَتِ الْمُضَارَبَةُ تَجُوْزُ لَا اِلٰى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ وَكَانَ الْمُضَارِبُ لَهٗ اَنْ يَمْتَنِعَ بَعْدَ اَخْذِهِ الْمَالَ مُضَارَبَةً مِنَ الْعَمَلِ بِذٰلِكَ مَتٰى اَحَبَّ وَلَا يُجْبَرُ عَلٰى ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ لِرَبِّ الْمَالِ اَيْضًا اَنْ يَاْخُذَ الْمَالَ مِنْ يَدِهٖ مَتٰى اَحَبَّ شَاءَ ذٰلِكَ الْمُضَارِبُ اَوْ اَبٰى وَلَيْسَتِ الْمُسَاقَاةُ وَلَا الْمُزَارَعَةُ كَذٰلِكَ لِاَنَّا رَاَيْنَا الْمُسَاقِىْ اِذَا اَبَى الْعَمَلَ بَعْدَ وُقُوْعِ عَقْدِ الْمُسَاقَاةِ اُجْبِرَ عَلٰى ذٰلِكَ وَاِنْ اَرَادَ رَبُّ النَّخْلِ اَخْذَهَا مِنْهُ وَنَقْضَ الْمُسَاقَاةِ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهٗ حَتّٰى تَنْقَضِىَ الْمُدَّةُ الَّتِىْ قَدْ تَعَاقَدَا عَلَيْهَا فَكَانَ ...... عَقْدُ الْمُضَارَبَةِ عَقْدًا لَا يُوْجِبُ اِلْزَامَ وَاحِدٍ مِنْ رَبِّ الْمَالِ وَلَا مِنَ الْمُضَارِبِ اِنَّمَا يَعْمَلُ الْمُضَارِبُ بِذٰلِكَ الْمَالِ مَا كَانَ هُوَ وَرَبُّ الْمَالِ مُتَّفِقَيْنِ عَلٰى ذٰلِكَ وَكَانَتِ الْمُسَاقَاةُ يُجْبَرُ

عَلَى الْوَفَاءِ بِمَا يُوجِبُهُ عَقْدُهَا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ رَبِّ النَّخْلِ وَمِنَ الْمُسَاقِي فَأَشْبَهَتِ الْمُضَارَبَةُ الشَّرِكَةَ فِيمَا ذَكَرْنَا وَأَشْبَهَتِ الْمُسَاقَاةُ الْإِجَارَةَ فِيمَا قَدْ وَصَفْنَا (ترجمہ) رہی تقریر اس باب کی بطریق غور و تدبر تو وہ پہلے قول والون کے موافق ہے کہ مزارعہ اور معاملہ اور مساقات بجز دراہم و دنانیر اور اسباب کے عوض کے درست نہیں اور یہ اسلئے کہ جن لوگون نے دراہم و دنانیر (میں) مساقات کی اجازت دی گمان کیا انہوں نے کہ یہ مضاربت کے مشابہ ہے اور مضاربت مال ہوتا ہے جسکو مالک دوسرے شخص کو اس غرض سے دیتا ہے کہ دوسرا اوس سے کوئی کام (سوداگری) کرے بشرط آدھے یا تہائی (نفع کے) پس تمام نے اسکے درست ہونے کا اتفاق کیا ہے اور یہ ایسا ہے جیسا مال معین کو اجرت پر لینا کہا انہون نے پس اسی طرح مساقات ہے کہ درخت دئے ہوئے قائم مقام مضاربت کے راس المال کے ہیں اور جو کچھ کھجوریں اونپر پیدا ہونگی وہ مانند اوس نفع کے ہونگی جو مال مضاربت سے پیدا ہوتا ہے لہٰذا ہوی حجت ہماری اونپر اسکے اندر یہ کہ مضاربت میں نفع کا ثبوت اوسوقت ہوتا ہے کہ جب راس المال صحیح سالم رہکر مالک مال کے قبضہ میں پہونچ جائے اور مزارعہ و مساقات میں ایسا کیا جاتا نہیں دیکھا گیا کیا تم نہین دیکھتے کہ مساقات کی صورت میں حسب قول اوس شخص کے جو اوسکو درست کہتا ہے اگر درختون پر پھل آجائیں پھر وہ کاٹ لئے جائیں بعد میں صرف درخت جل جائیں اور پھل صحیح و سالم رہیں تو یہ پھل مالک باغ اور مساقات قبول کرنے والے کے درمیان تقسیم ہونگے جسطرح دونوں کی اوسمیں شرط ہوچکی تھی اور دئے ہوئے درختون کا معدوم ہوجانا اس سے باز نہ رکھیگا جسطرح مضاربت میں راس المال کا معدوم ہوجانا نفع لینے سے باز رکھتا ہے (نیز) مساقات و مزارعہ کے عقد اگر غیر معین وقت تک کے لئے کئے گئے ہون تو فاسد ہوتے ہیں (جائز رکھنے والے کے نزدیک) اور یہ دونون عقد جائز نہیں ہوتے مگر وقت معین تک کے لئے اور رہے مضاربت کہ درست ہوتی ہے وقت غیر معین تک (بھی) (نیز) مضارب کو مضاربت کے لئے مال لے لینے کے بعد جائز ہوتا ہے کہ مضاربت کے کام سے باز رہے اور کرے جب چاہے اور وہ اسپر مجبور نہین کیا جا سکتا اسیطرح رب المال (مالک) کو حق ہے کہ لے لے مال اپنا مضارب سے جب چاہے خواہ مضارب اسکو (مال کی واپسی) چاہے یا انکار کرے اور مساقات و مزارعہ ایسی نہیں ہیں کیونکہ ہم نے دیکھا کہ مساقات کو قبول کرنے والا بعد عقد مساقات کے اگر عمل سے انکار کرے تو وہ اسپر مجبور کیا جاتا ہے اور مالک باغ اگر چاہے کہ باغ کو اوس سے لے اور عقد مساقات کو توڑ دے تو اوسکو (بھی) یہ جائز نہیں ہوتا یہانتک کہ وہ مدت گذر جائے جسپر دونوں کا عقد قرار پایا ہے تو گویا عقد مضاربت ایک عقد ہے جو مالک مال اور مضارب دونون میں سے کسی کے الزام کو واجب نہیں کرتا اور بجز اسکے نہیں کہ کام کریگا مضارب اوس مال سے جب تک کہ وہ اور مالک مال اسپر متفق رہینگے اور رہے مساقات کہ جبر کیا جاتا ہے اوسمیں اوس امر کے پورا کرنے پر کہ عقد مساقات نے جسکو مالک نخل اور مساقات قبول کرنے والے ہر ایک پر واجب کیا ہو اور مشابہ عقد مضاربت شرکت کے جسکا ہم ذکر چکے اور مشابہ ہے مساقات اجارہ کے جسکا ذکر (نیز) ہم پہلے کر چکے (قولہ) ثُمَّ إِنَّا قَدْ رَجَعْنَا إِلَى حُكْمِ الْإِجَارَةِ كَيْفَ لِنَعْلَمَ بِذَلِكَ كَيْفَ حُكْمُ الْمُسَاقَاةِ الَّتِي قَدْ أَشْبَهَتْهَا مِنْ حَيْثُ مَا وَصَفْنَا فَرَأَيْنَا الْإِجَارَاتِ تَقَعُ عَلَى وُجُوهٍ مُخْتَلِفَةٍ **فَمِنْهَا** إِجَارَاتُ [illegible] بُلُوغِ مُسَاقَاةٍ مَعْلُومَةٍ بِأَجْرٍ مَعْلُومٍ فَهِيَ جَائِزَةٌ وَهَذَا وَجْهٌ مِنَ الْإِجَارَاتِ **وَمِنْهَا** مَا يَقَعُ عَلَى عَمَلٍ مَعْلُومٍ مِثْلِ خِيَاطَةِ هَذَا الْقَمِيصِ وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ بِأَجْرٍ مَعْلُومٍ فَيَكُونُ ذَلِكَ أَيْضًا جَائِزًا **وَمِنْهَا** مَا يَقَعُ عَلَى مُدَّةٍ مَعْلُومَةٍ كَالرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الرَّجُلَ عَلَى أَنْ يَخْدِمَهُ شَهْرًا بِأَجْرٍ مَعْلُومٍ فَذَلِكَ جَائِزٌ أَيْضًا فَاجْتَمِعْ وَلَا [illegible]

كلها الى الوقوف على ما قد وقع عليها منها العقد ثم يجز في جميع ذلك الا على شيء معلوم اما مساقاة معلومة واما
ايام معلومة وقد كانت هذه الاشياء المعلومة في انفسها لا يجوز ان يكون ابدا لها مجهولة بل قد جعل حكم
ابدالها كحكمها فاحتيج ان تكون معلومة كما ان الذي هو بدل من ذلك يحتاج ان يكون معلوما وقد كانت ٦١٩
المضاربة تتم على عمل بالمال غير معلوم ولا الى وقت معلوم وكان العمل فيها مجهولا والبدل من ذلك مجهول ٦٢
فقد ثبت في هذه الاشياء التي وصفنا من الاجارات والمضاربات ان حكم كل واحد منهما لحكم بدله
فما كان بدله معلوما فلا يجوز ان يكون في نفسه الا معلوما وما كان في نفسه غير معلوم فجائز ان يكون
بدله غير معلوم **ثم** رأينا المساقاة والمزارعة والمعاملة لا يجوز واحد منها الا الى وقت معلوم
في شيء معلوم فالنظر على ذلك ان لا يجوز البدل منها الا معلوما وان يكون حكمها كحكم البدل منها كما
كان حكم الاشياء التي ذكرنا من الاجارات والمضاربات حكم ابدالها **فقد** ثبت بالنظر الصحيح ان
لا يجوز المساقاة ولا المزارعة الا بالدراهم والدنانير وما اشبههما من العروض وهذا كله قول ابي حنيفة
رضي الله عنه في هذا الباب اما ابو يوسف ومحمد بن الحسن رحمهما الله قد ذهبا الى جوازهما جميعا
وتركا النظر في ذلك واتبعا ما قد روينا في هذا الباب من الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وآله
وسلم وعن اصحابه بعده وقلدا اهما في ذلك (ترجمہ) پھر بیشک ہم لوٹے اجارہ کے حکم کیطرف کہ وہ کیا ہے
تاکہ ہم جان لیں اس سے کہ مساقات کا کیا حکم ہے جو اوسکے ساتھ مشابہ ہے موافق بیان ہمارے کے تو معلوم ہوا ہمیں
کہ اجارے چند صورتوں پر واقع ہوتے ہیں **پس** منجملہ اونکے وہ اجارے ہیں جن میں یہ ٹھیر گیا ہو کہ اسقدر درختوں کو سینچنے کے بعد یہ
اُجرت ملیگی اور یہ اجارہ درست ہی اور یہ اجاروں کی ایک صورت ہوئی اور **منجملہ** اونکے وہ اجارہ ہے جو کسی معین کام پر
واقع ہو مثلاً یہ دیا اس کرتہ کا اور اسکی مثل اُجرت معینہ کے ساتھ اور ہے یہ بھی جائز اور منجملہ اونکے وہ ہے کہ واقع ہو مدت
معینہ پر مثلاً آدمی مزدور رکھے دوسرے کو اس شرط پر کہ خدمت کرے وہ ایک ماہ اُجرت معینہ کے ساتھ پس یہ بھی درست ہے
تو معلوم ہوا کہ تمام اجاروں میں اوس چیز کے معلوم ہونیکی ضرورت ہے کہ جسپر عقد کا وقوع ہو پس نہ جائز ہوگا اجارہ ان تمام میں مگر
شی معین پر یا مساقات معلومہ پر اور یا عمل معین پر اور یا ایام معینہ تک اور ہیں یہ تمام اشیاء فی نفسہا معلوم کہ جائز نہیں یہ کہ
بدل انکے مجہول ہوں بلکہ ان کے بدلوں (اُجرتوں) کا حکم بھی ایسا ہی رکھا گیا ہے جیسا خود اون اشیاء کا لہذا ضرورت ہوئی اسکی کہ ہوں
(مزدوریاں بھی) معلوم جیسا کہ وہ چیزیں جنکا کہ یہ (اُجرتیں) بدل ہیں معلوم ہونی ضروری ہیں اور مضاربت واقع ہو جاتی ہے
مال کے ساتھ (کچھ) کام کرنے پر اگر وہ خود اور اوسکا وقت غیر معلوم ہو پس عمل اوسکے اندر مجہول ہوا اور (مضاربت) میں بدل
تو مجہول ہوتا ہی ہے لہذا ثابت ہوا کہ ان تمام اشیا میں جو ہم نے بیان کیں (مثلاً) اجارے اور مضاربت یہ بات ہے کہ ان
میں سے ہر ایک کا حکم اپنے بدل (اُجرت) کے موافق ہے پس وہ معاملہ جس میں بدل معلوم ہے ضروری ہے کہ وہ خود بھی
معلوم ہو اور وہ معاملہ جو فی نفسہ غیر معلوم ہو جائز ہے کہ اوسکا بدل (بھی) غیر معلوم ہو پھر ہم نے دیکھا کہ مساقات اور
مزارعہ اور معاملہ ان ہر ایک میں سے کوئی جائز نہیں مگر وقت معلوم تک شی معلوم میں تو غور و فکر اسکے مطابق یوں ہے
کہ بدل انکا جائز نہ ہو مگر معلوم اور یوں ہے کہ ہو حکم انکا مانند حکم ان کے بدل کی جسطرح ہے حکم اون اشیاء کا جو ہم نے ذکر کیں
(اور وہ) اجارے اور مضاربتیں ہیں اونکے بدلوں کے حکم کی مطابق پس صحیح غور و فکر سے ثابت ہوا کہ مساقات اور مزارعہ

جائز نہیں مگر دراہم ودنانیر اور اونکے مشابہ اسباب کے عوض اور یہ تمام امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے اسباب میں اور امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہما اللہ ان دونوں کے جائز ہونیکی طرف گئے ہیں اور چھوڑ دیا انہوں نے اس باب میں غور وفکر کو اور پیروی کی اوسکی جو ہم نے اسباب میں رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم اور آپ کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم کی حدیثیں روایت کیں اور تقلید کی ان دونوں صاحبوں نے اون روایات کی اسکے جائز کہنے میں (قولہ)

بَابُ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ كَيْفَ حُكْمُهُمْ فِي ذٰلِكَ وَمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ

حدثنا فهد بن سليمان قال ثنا يحيى بن عبد الحميد الحماني قال ثنا شريك عن ابي اسحق عن عطاء عن رافع بن خديج انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من زرع زرعا في ارض قوم بغير اذنهم فليس له من الزرع شيء ويرد عليه نفقته في ذلك **قال** ابو جعفر فذهب قوم الى ان من زرع في ارض قوم زرعا بغير امرهم كان ذلك الزرع لارباب الارض وغرموا للمزارع ما انفق فيه واحتجوا في ذلك بهذا الحديث **وخالفهم** في ذلك آخرون فقالوا اصحاب الارض بالخيار ان شاؤا خلوا بين الزارع وبين اخذ زرعه ذلك وضمنوه بنقصان ارضهم ان كان زرعه ذلك قد نقص الارض شيئا وان شاؤا امتنعوا الزارع من ذلك وغرموا له قيمة زرعه ذلك مقلوعا **وقد كان** لهم من الحجة في ذلك ان هذا الحديث قد روي عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على غير ما ذكروه في ذلك **وهو** كما قد حدثنا احمد بن ابي عمران قال قال ثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال ثنا شريك عن ابي اسحق عن عطاء عن رافع بن خديج قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من زرع في ارض قوم بغير اذنهم فله نفقته وليس له من الزرع شيء **وقد** روى هذا الحديث ايضا يحيى بن آدم عن شريك وقيس جميعا عن ابي اسحق وذكره عنهما في كتاب الخراج كما قد حدثنا ابن ابي عمران ايضا لا كما قد حدثنا فهد بن سليمان فمعنى هذا الحديث عندنا غير معنى ما روى الحماني لان ما قد روى الحماني هو قوله فليس له من الزرع شيء ويرد عليه نفقته في ذلك فوجه ذلك ان غيره يعطيه النفقة التي قد انفقها في ذلك فيكون له الزرع لا بما يعطي من ذلك وهذا المحال عندنا لان النفقة التي قد اخرجت في ذلك الزرع ليست بقائمة ولا لها بدل قائم وذلك انها انما ذهبت في اجر عمال وغير ذلك مما قد فعله المزارع لنفسه فمستحال ان يجب له ذلك على رب الارض الا بعوض يتعوضه منه رب الارض في ذلك ولكن اصل الحديث عندنا والله اعلم انما هو على ما قد رواه ابو بكر بن ابي شيبة لا على ما قد رواه الحماني في ذلك ووجه ذلك عندنا على ان الزارع لا شيء له في الزرع يأخذه لنفسه فيملكه كما يملك الزرع الذي يزرعه في ارض نفسه او في ارض غيره ممن قد اباح له الزرع فيها ولكنه يأخذ نفقته وبذره ويتصدق بالبقي هكذا وجه هذا الحديث عندنا في ذلك والله اعلم (ترجمہ) **باب** اوس شخص کے بیان میں جو کھیتی کرے کسی گروہ کی زمین میں اوسکی بلا اجازت تو کیا ہے حکم اسکے اندر اور اس بارہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا مروی ہے **حدیث** بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبد الحمید حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے انہوں نے روایت کی ابو اسحاق سے انہوں نے عطا سے انہوں نے رافع بن

خدیج سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے جو کہیتی کرے کسی گروہ کی زمین میں اوسکی بلا اجازت تو اوسکے لئے کہیتی کی کوئی چیز نہیں البتہ اوسکو وہ خرچ دیا جائے جو اوس نے اس کہیتی پر خرچا ہے ابو جعفر کہتے ہیں پس ایک گروہ اسی طرف گیا ہے کہ جو کہیتی کرے کسی گروہ کی زمین مین اوسکی بلا اجازت تو ہوگی وہ کہیتی مالک زمین کی اور ضامن ہوگا (مالک) کاشتکار کے لئے اوسکے خرچہ کا اور اس مذہب میں حدیث مذکور سے استدلال کرتے ہیں۔ اور مخالف ہوئے انکے اس مسئلہ میں دوسرے لوگ اور انہوں نے کہا زمین والے مختار ہیں اگر چاہیں کاشتکار اور اوسکے کہیتی کو لے لینے کے درمیان تنہا ہی کردین اور اپنی زمین کا نقصان اوس سے لے لیں اگر اوسکی اس کہیتی نے زمین مین کچھ نقصان کر دیا ہوا اور اگر چاہیں باز رکہین کاشتکار کو کہیتی سے اور ضامن ہوجائیں اوسکے لئے اکہڑی ہوئی کہیتی کی قیمت کے اور اون کے لئے اس مسئلہ میں یہ دلیل ہے کہ یہ حدیث رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے اوس طریقہ کے ماسوا پر مروی ہے جو انہوں نے اسمیں ذکر کیا اور وہ اسطرح ہے جسطرح احمد بن ابی عمران نے ہم سے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے ابو اسحاق سے انہوں نے عطا سے انہوں نے رافع بن خدیج سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے جو شخص کہیتی کرے کسی گروہ کی زمین میں اوسکی بلا اجازت تو کاشتکار کے لئے اوسکا خرچ ہے اور اوسکے لئے کہیتی میں سے کچھ نہیں اور اس حدیث کو یحیی بن آدم (بہی) روایت کیا ہے شریک اور قیس سے اور اون دونوں نے ابو اسحاق سے اور ذکر کیا اس حدیث کو یحیی بن آدم نے اون دونوں سے کتاب الخراج مین جسطرح حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عمران نے بہی نہ اسطرح جسطرح حدیث بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے پس مطلب اس حدیث کا ہمارے نزدیک غیر ہے اوس مطلب کا جو حسب روایت حمانی ہے اسلئے کہ جو کچھ حمانی نے روایت کیا وہ فرمان آپ کا ہے کہ پس نہیں ہے کاشتکار کے لئے کہیتی سے کچھ اور لوٹایا اوسپر خرچ اوسکا جو اسکے اندر ہوا ہو تو توجیہ اسکی یہ ہے کہ اوسکا پھیر دیوے اوسکو خرچ جو کچھ اوس نے اسکے اندر خرچ کیا ہوتا کہ ہوجائے اوسکے لئے کہیتی نہ بعوض اوسکے جو دیگا خرچ اور یہ محال ہے ہمارے نزدیک اسلئے کہ وہ خرچ جو اس کہیتی میں خرچ کیا گیا موجود نہیں اور نہ اوسکا کوئی بدل موجود ہے اور یہ اسلئے کہ خرچہ ادا کیا گیا کام کرنے والون کی اُجرت وغیرہ میں جو کچھ کہ کاشتکار نے اوسکے اندر تصرفات کئے ہیں پس محال ہوا یہ کہ واجب ہوا اوسکے لئے یہ خرچہ مالک زمین پر مگر بوجہ کسی عوض کے کہ لیا ہو اوسکو کاشتکار سے مالک زمین نے اسکے اندر لیکن اصل حدیث ہمارے نزدیک اور اللہ تعالے خوب جانتا ہے بجز اسکے نہین کہ وہ موافق روایت ابو بکر بن ابی شیبہ کے ہے نہ موافق روایت حمانی کے اس بارہ میں اور توجیہ اسکی ہمارے نزدیک اس طور پر ہے کہ کاشتکار کے لئے کہیتی میں کہ لیوے اوسکو اپنے واسطے پہر مالک ہوجاوے اوسکا جسطرح مالک ہوا اوس کہیتی کا کہ کہیتی کرتا اپنی زمین مین یا دوسرے ہی کی زمین مین اون لوگون میں سے کہ مباح کر دیا ہوا اوسکے لئے کہیتی کرنیکو اوس زمین مین اور لیکن وہ لے لے اپنا خرچ اور اپنا تخم اور صدقہ کر دے باقی کا اسی طرح توجیہ ہے اس حدیث کی ہمارے نزدیک اس باب میں اور اللہ زیادہ جانتا ہے (قولہ) وَقَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ اَيْضًا وَمِنَ الدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَبِىْ عَنْ اَبِىْ يُوْسُفَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اِنَّ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَهِىَ لَهٗ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ قَالَ عُرْوَةُ لَقَدْ

حَدَّثَنِیْ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ قَدْ حَدَّثَنِیْ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّهٗ رَاٰی نَخْلًا یُقْطَعُ اُصُوْلُهَا بِالْفُؤُوْسِ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِیْرُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ یَحْیَی بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ بَیَاضَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ سَلَّمَ نَحْوَ ذٰلِكَ اَیْضًا **اَفَلَا تَرٰی** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ سَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِقَطْعِ النَّخْلِ الْمَغْرُوْسِ فِیْ غَیْرِ حَقٍّ بَعْدَ مَا قَدْ نَبَتَ فِی الْاَرْضِ وَلَمْ یَجْعَلْهُ لِاَرْبَابِ الْاَرْضِ فَیُوْجِبُ عَلَیْهِمْ غُرْمَ مَا اَنْفَقَ فِیْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰی اَنَّ الزَّرْعَ الْمَزْرُوْعَ فِی الْاَرْضِ اَحْرٰی اَنْ یَكُوْنَ كَذٰلِكَ وَاَنْ یُقْلَعَ ذٰلِكَ فَیُدْفَعَ اِلٰی صَاحِبِ الزَّرْعِ كَالنَّخْلِ الَّتِیْ قَدْ ذَكَرْنَاهَا اِلَّا اَنْ یَشَاءَ صَاحِبُ الْاَرْضِ اَنْ یَمْنَعَ مِنْ ذٰلِكَ وَیَغْرَمَ قِیْمَةَ الزَّرْعِ وَالنَّخْلِ مَزْرُوْعَیْنِ مَقْلُوْعَیْنِ فَیَكُوْنَ ذٰلِكَ لَهٗ **وَقَدْ** دَلَّ عَلٰی مَا ذَكَرْنَاهُ مِنْ ذٰلِكَ اَیْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ وَاصِلِ بْنِ اَبِیْ جَمِیْلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ اشْتَرَكَ اَرْبَعَةُ نَفَرٍ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ عَلَیَّ الْبَذْرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ عَلَیَّ الْعَمَلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ عَلَیَّ الْاَرْضُ وَقَالَ الْاٰخَرُ عَلَیَّ الْفَدَّانُ فَزَرَعُوْا ثُمَّ حَصَدُوْا ثُمَّ اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ الزَّرْعَ لِصَاحِبِ الْبَذْرِ وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْعَمَلِ اَجْرًا مَعْلُوْمًا وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْفَدَّانِ دِرْهَمًا فِیْ كُلِّ یَوْمٍ وَاَلْغَی الْاَرْضَ فِیْ ذٰلِكَ **اَفَلَا تَرٰی** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمَّا اَفْسَدَ هٰذِهِ الْمُزَارَعَةَ لَمْ یَجْعَلِ الزَّرْعَ لِصَاحِبِ الْاَرْضِ بَلْ قَدْ جَعَلَهٗ لِصَاحِبِ الْبَذْرِ **ترجمہ** اور

بیشک ذکر کیا اسکو یحییٰ بن آدم نے حفص بن غیاث سے بھی اور اسکے صحیح ہونے پر ایک دلیل یہی ہے جو حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے انہوں نے ابو یوسف سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے یحییٰ بن عروہ سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے کسی صحابی سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا بیشک وہ شخص جس نے درست کیا کسی زمین بیکار کو تو وہ اوسی کی ہے اور نہیں ہے ظالم رگ کے لئے کوئی حق کہا عروہ نے پس بیشک حدیث بیان کی مجھسے اوس شخص نے کہ بیان کی تہی اوسنے مجھسے یہ حدیث کہ اوسنے دیکھا ایک باغ کو کہ کاٹی جاتی تہیں جڑیں اوسکی کلہاڑی سے اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر نابینا نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے یحییٰ بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں کسی شخص سے قبیلہ بنی بیاضہ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی مثل کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے حکم فرمایا اون کہجوروں کے کاٹنے کا جو لگی ہوئی تہیں غیر حق میں بعد اوسکے کہ اگ آئی تہیں زمین میں اور نہیں کیا اونکو زمین والوں کے لئے تاکہ لازم فرماتے آپ اونپر تاوان اوس کا جو خرچ ہوا ہوتا اوس میں پس دلالت کی اسنے اسپر کہ کہیتی کی ہوئی زمین میں لائق ہے کہ ہو اسیطرح کہ اکہیڑ دی جائے پہر دیدی جائے کاشتکار کو مانند درختہائے کہجور کی جنکا ہم ذکر کرچکے مگر یہ کہ چاہے مالک زمین یہ کہ باز رکہے (کاشتکار کو) اس سے اور ضامن ہوجائے کہیتی اور درختہائے کہجور اکہڑے ہوؤں کا تو اوسکے لئے جائز ہوگا اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا اسکی ایک دلیل وہ حدیث بہی ہے جو بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے اوزاعی سے انہوں نے واصل بن ابی جمیل سے انہوں نے مجاہد سے.. کہا شریک ہوئے چار شخص زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پس اونمیں سے ایک نے کہا تخم پر اور دوسرے نے کہا عمل پر اور تیسرے نے کہا زمین پر اور چوتھے نے کہا بیلوں پر پس کاشت کی انہوں نے پہر کاٹی

انھوں نے پھر حاضر ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پس ٹھیرایا حضورؐ نے کھیتی کو تخم والے کے لئے اور ٹھیرائی عمل والے کے لئے مزدوری معین اور بیل والے کے لئے ہر ایک دن کے بدلہ ایک درہم اور زمین کو اسکے اندر بیکار فرما دیا (یعنے اوسکا کچھ بدلہ نہ دیا) کیا پس نہیں دیکھتے ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ فاسد کردیا اس مزارعۃ کو نہیں ٹھیرایا کھیتی کو زمین والے کے لئے بلکہ ٹھیرایا اوسکو تخم والے کے لئے (قولہ) **وقد** دَلَّ علٰی ذٰلِکَ اَیْضًا مَا قَدْ حَکَمَ بِہٖ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَتَابِعُوْہُمْ مِنْ بَعْدِہِمْ فِیْمَنْ بَنٰی فِیْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اَمْرِہِمْ بِنَاءً **حَدَّثَنَا** اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِیْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ اَنَّ عَامِرَ الْاَحْوَلَ اَخْبَرَہُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ فِیْ رَجُلٍ بَنٰی فِیْ دَارٍ بِنَاءً ثُمَّ جَاءَ اَہْلُہَا فَاسْتَحَقُّوْہَا قَالَ اِنْ کَانَ بَنٰی بِاَمْرِہِمْ فَلَہٗ نَفَقَتُہٗ وَاِنْ کَانَ بَنٰی بِغَیْرِ اِذْنِہِمْ فَلَہٗ نَقْضُہٗ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِیِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مِثْلَہٗ **حَدَّثَنَا** اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِیْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِیِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُرَیْحٍ مِثْلَ ذٰلِکَ سَوَاءً **وَقَدْ** حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِیْرُ قَالَ وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ حُمَیْدِ الطَّوِیْلِ اَنَّہٗ قَدْ اَخْبَرَہُمْ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَدْ کَتَبَ بِمِثْلِ ذٰلِکَ فِیْمَنْ بَنٰی فِیْ دَارِ قَوْمٍ وَفِیْمَنْ غَرَسَ فِیْ اَرْضِ قَوْمٍ بِمِثْلِ ذٰلِکَ اَیْضًا سَوَاءً **اَفَلَا تَرٰی** اَنَّہُمْ جَمِیْعًا قَدْ جَعَلُوا النَّقْضَ لِصَاحِبِ الْبِنَاءِ وَلَمْ یَجْعَلُوْہُ لِصَاحِبِ الْاَرْضِ فَالزَّرْعُ فِی النَّظَرِ اَیْضًا کَذٰلِکَ (ترجمہ) اور دلالت کرتا ہے اسپر وہ بھی جسکا اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا اور اونکے بعد اونکے تابعین نے اوس شخص کے بارے میں جسنے بنالیا ہو دوسرے کی زمین میں مکان وغیرہ **حدیث** بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعمر نابینا نے کہا خبردی ہمکو حماد بن سلمہ نے کہ عامر احول نے خبردی اونکو عمرو بن شعیب سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اوس شخص کے بارے میں جسنے بنالیا تھا کسی گھیر میں کوئی مکان پھر آیا مالک گھیر کا اور مستحق ہوگیا وہ اوسکا تو فرمایا کہ اگر مالک کے حکم سے بنایا ہی تو اوسکے لئے خرچ اوسکا ہے اور اگر بلا اجازت بنایا ہے تو اوسکے لئے اپنے مکان کا توڑ دینا ہے اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعمر حوضی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعوانہ نے جابر جعفی سے انہوں نے قاسم بن عبدالرحمن سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعمر نابینا نے کہا خبردی ہم کو ابوعوانہ نے جابر جعفی سے انہوں نے قاسم بن عبدالرحمن سے انہوں نے شریح سے بالکل اوسکی مثل **اور** بیشک حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعمر نابینا نے کہا اور کہا حماد بن سلمہ نے کہ حمید طویل سے کہ اوسنے خبردی اونکو یہ کہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے یہی حکم لکھا اوس شخص کے بارہ میں جسنے بنایا کسی گروہ کے گھیر میں (کسی عمارت کو) اور اوس شخص کے بارہ میں جسنے کسی گروہ کی زمین میں درخت لگایا ہے نیز اوسکی مثل بعینہ کیا پس نہیں دیکھتے کہ ان سبھوں نے ٹھیرایا عمارت اکھیڑنیکا حکم مالک عمارت کے لئے نہ مالک زمین کے لئے پس کھیتی بھی قیاساً یہی حکم رکھتی ہے (قولہ) **والذی** قَدْ حَمَلْنَا عَلَیْہِ مَعْنٰی حَدِیْثِ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ الَّذِیْ قَدْ رَوَیْنَاہُ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ اَوْلٰی مِمَّا قَدْ حَمَلَہٗ عَلَیْہِ مَنْ قَدْ خَالَفَنَا لِیَتَّفِقَ ذٰلِکَ وَمَا رَوَاہُ الرَّجُلُ الْبَیَاضِیُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلَا یَتَضَادَّانِ فِیْ ذٰلِکَ **وَقَدْ** رَوَیْنَا عَنْ رَافِعِ بْنِ

خديج في باب المزارعة الذي قبل هذا الباب ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قد مر برجل يزرع له فسأله عنه فقال هو زرعي والارض لآل فلان والبذر من قبلي بنصف ما يخرج فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اربيت خذ نفقتك فلم يكن ذلك على معنى خذ نفقتك من رب الارض لان رب الارض لم يأمره بالانفاق لنفسه ولكن معنى ذلك خذ نفقتك مما قد خرج من الزرع من هذا الزرع وتصدق بما بقي فما قد رويناه عن رافع عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فيمن زرع في ارض غيره وقد جعل له نفقته كذلك ايضا وهذا قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد بن الحسن في هذا الباب رحمة الله عليهم اجمعين (ترجمہ) اور وہ معنے کہ محمول کیا ہم نے اوسپر حدیث رافع بن خدیج کو جو ہم اس باب میں روایت کر چکے ہیں بہتر ہیں اوس سے کہ محمول کیا اوسکو اوس معنے پر ہمارے مخالف نے تاکہ متفق ہو جاتے یہ حدیث اور وہ جسکو قبیلہ بنی بیاضہ کے آدمی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا اور دونوں مخالف نہ رہیں اور بیشک روایت کر چکے ہیں رافع بن خدیج سے مزارعہ کے باب میں جو اس باب سے پہلے گذرا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پر گذرے جو کھیتی کر رہا تھا پس آپنے اوس سے دریافت کیا تو وہ بولا کہ یہ میری کھیتی ہے اور زمین اولاد فلاں کی اور تخم میری جانب سے ہے بعوض نصف اوسکے جو پیدا ہو پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کیا تو نے لے اپنا خرچ پس نہ ہوا یہ اس معنے میں کہ لے اپنا خرچ مالک زمین سے اسلئے کہ مالک زمین نے نہیں حکم دیا اوسکو اپنے لئے خرچ کرنیکا لیکن معنے اسکے (یہ ہیں) کہ لے اپنا خرچ اوس چیز سے جو پیدا ہوا اس کھیتی سے اور باقی کا صدقہ کر دے پس وہ جسے روایت کیا ہم نے رافع سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوس شخص کے بارے میں جسنے کھیتی کی غیر کی زمین میں اور ٹھیرایا آپنے اوسکے لئے خرچ اوسکا اسیطرح ہے اور یہی قول ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد بن حسن کا ہے اس باب میں رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ✦

كتاب الشفعة

کتاب شفعہ کے بیان میں۔

باب الشفعة بالجوار حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرني ابن جريج ان ابا الزبير اخبره انه سمع جابر بن عبد الله يقول قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الشفعة في كل شرك بارض او ربع او حائط لا يصلح ان يبيع حتى يعرض على شريكه فيأخذ او يدع **قال** ابو جعفر فذهب قوم الى ان الشفعة لا تكون الا بالشركة في الارض والحائط او الربع ولا تجب بالجوار واحتجوا في ذلك بهذا الحديث **وخالفهم** في ذلك آخرون فقالوا الشفعة فيما وصفتم واجبة للشريك الذي لم يقاسم ثم هي من بعده واجبة للشريك الذي قاسم بالطريق الذي قد بقي له فيه الشرك ثم هي من بعده واجبة للجار الملازق **وكان** من الحجة لهم في ذلك ان هذا الاثر انما فيه ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال الشفعة في كل شرك بارض او ربع او حائط ولم يقل ان الشفعة لا تكون الا في كل شرك فلا يكون ذلك نفيا ان يكون الشفعة واجبة بغير الشرك ولكنه انما اخبر في هذا الحديث انها واجبة في كل شرك ولم ينف ان يكون واجبة في غيره وقد جاء عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا قَدْ زَادَ عَلٰى مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ حَدَّثَنَا اَبُوْبِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِهٖ فَاِنْ كَانَ غَائِبًا اُنْتُظِرَ اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ قَالَ ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِيْجَابُ الشُّفْعَةِ فِي الْمَبِيْعِ الَّذِيْ لَا شِرْكَ فِيْهِ بِالشِّرْكِ فِي الطَّرِيْقِ فَلَا يُجْعَلُ وَاحِدٌ مِنْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ مُضَادًّا لِلْحَدِيْثِ الْاٰخَرِ وَلٰكِنْ يُثْبَتَانِ جَمِيْعًا وَيُعْمَلُ بِهِمَا فَيَكُوْنُ حَدِيْثُ اَبِي الزُّبَيْرِ فِيْهِ اِخْبَارٌ عَنْ حُكْمِ الشُّفْعَةِ لِلشَّرِيْكِ فِي الَّذِيْ بِيْعَ مِنْهُمَا بِغَيْرِ حَدِيْثِ عَطَاءٍ فِيْ ذٰلِكَ اِخْبَارٌ عَنْ حُكْمِ الشُّفْعَةِ فِي الْمَبِيْعِ الَّذِيْ لَا شِرْكَ لِاَحَدٍ فِيْهِ بِالطَّرِيْقِ (ترجمہ) **باب** پڑوس کے شفعہ کے احکام میں حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو ابن جریج نے کہ ابوزبیر نے خبر دی اوسکو کہ اوسنے سنا جابر بن عبداللہ کو کہتے ہوئے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر مشترک چیز میں شفعہ ہے (خواہ وہ) زمین ہو یا مکان یا دیوار جو فروخت کئے جانیکی صلاحیت نہیں رکھتی یہانتک کہ پیش کر دیا جائے (پہلے) اوسکے شریک پر پھر وہ (خواہ) لے لے یا چھوڑ دے ابوجعفر نے کہا پس گئی ایک قوم اسجانب کہ شفعہ نہیں ہوتا مگر بوجہ شریک ہونیکے زمین میں یا دیوار میں یا مکان میں اور پڑوس کی وجہ سے واجب نہیں ہوتا اور استدلال کیا انہوں نے اسکے اندر اس حدیث سے اور مخالفت کی اونکی اس میں دوسروں نے پس کہا کہ شفعہ اوس صورت میں جو تم نے بیان کی واجب ہے اوس شریک کے لئے جو علیحدہ نہیں ہوا پھر شفعہ واجب ہے اوس شریک کے لئے جو اپنا حصہ لے چکا بوجہ اوس راستہ کے کہ باقی رہی وہیں شرکت پھر اوسکے بعد شفعہ واجب ہے پڑوسی متصل کے لئے اور **دلیل** اونکی اسکے اندر یہ ہے کہ اس حدیث میں بجز اسکے نہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شفعہ ہر مشترک چیز کے (حصہ میں) ہے خواہ وہ زمین ہو یا مکان یا دیوار اور نہیں فرمایا حضور نے کہ شفعہ نہیں ہوتا مگر ہر حصہ میں مشترک شی کے پس نہ ہوا یہ فرمان نفی اسکی کہ ہو شفعہ واجب بلا شرکت کے (بھی) الا لیکن بجز اسکے نہیں کہ اس حدیث میں اسقدر بیان ہے کہ شفعہ ہر شرکت کی چیز میں ہے اور نہیں انکار کیا اس سے کہ ہو شفعہ واجب اوسکے غیر میں (بھی) اور ثابت ہوا ہے جابر بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ حدیث جو اس حدیث پر زیادتی بیان کرتی ہے حدیث بیان کی ہم سے ابوبشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شجاع بن ولید نے انہوں نے عبدالملک بن ابوسلیمان سے انہوں نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑوسی زیادہ سزاوار ہے اپنے پڑوسی کے شفعہ کا پس اگر وہ نائب ہو تو انتظار کیا جائے بشرطیکہ راستہ دونوں کا ایک ہو حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو عبدالملک نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عطا نے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر ذکر کیا اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن سالم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا

خبردی ہمکو عبد الملک نے انہوں نے روایت کی عطار سے انہوں نے سنا جابر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے اوسکی مثل پس اس حدیث میں واجب کرنا شفعہ کا ہے اوس مبیع میں کہ نہ شرکت ہو اوسمیں بوجہ راستہ میں شریک ہونیکے
پس نہ ٹھیرائی جائیگی کوئی ان دونوں حدیثوں میں سے ضد دوسری کی بلکہ دونوں حدیثونکو ثابت رکھا جائیگا اور دونوں پر عمل کیا
جائیگا پس خبردی گئی ابو زبیر کی حدیث میں حکم شفعہ سے واسطے اوس شخص کے جو شریک ہو مبیع میں اور حدیث عطا کے
اندر خبردی گئی حکم شفعہ سے اوس مبیع میں کہ شرکت نہیں ہے گئی کی اوسمیں بوجہ راستہ کے (مشترک ہونیکے) (قولہ) **وَقَالَ**
أَصْحَابُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْفِي مَا ادَّعَيْتُمْ **فَذَكَرُوا** فِي ذٰلِكَ
مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيمَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلَا شُفْعَةَ **حَدَّثَنَا**
أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ
قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي قُتَيْلَةَ الْمَدَنِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي
سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ **قَالُوا** فَنَفَى هٰذَا الْحَدِيثُ أَنْ تَكُونَ الشُّفْعَةُ
تَجِبُ إِذَا حُدِّدَتِ الْحُدُودُ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَلَى أَصْلِ الْمُحْتَجِّ بِهِ عَلَيْنَا لَا يَجِبُ بِهِ
حُجَّةٌ لِأَنَّ الْأَثْبَاتَ مِنْ أَصْحَابِ مَالِكٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ إِنَّمَا رَوَوْهُ عَنْ مَالِكٍ مُنْقَطِعًا لَمْ يَرْفَعُوهُ إِلَى
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَالْقَعْنَبِيُّ قَالَا ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيمَا لَمْ يُقْسَمْ
فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلَا شُفْعَةَ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ مِثْلَهُ **فَكَانَ** هٰذَا الْحَدِيثُ مَقْطُوعًا وَالْمَقْطُوعُ عِنْدَهُمْ لَا يَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ
ثُمَّ لَوْ ثَبَتَ هٰذَا الْحَدِيثُ وَاتَّصَلَ إِسْنَادُهُ لَمْ يَكُنْ فِيهِ عِنْدَنَا مَا يُخَالِفُ الْحَدِيثَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَنْ عَطَاءٍ
عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِأَنَّ الَّذِي فِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِنَّمَا هُوَ قَوْلُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيمَا لَمْ يُقْسَمْ فَكَانَ بِذٰلِكَ مُخْبِرًا عَمَّا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ **ثُمَّ** قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلَا شُفْعَةَ وَكَانَ ذٰلِكَ قَوْلًا مِنْ رَأْيِهِ لَمْ
يَحْكِهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا يَكُونُ هٰذَا الْحَدِيثُ حُجَّةً عَلَى مَنْ ذَهَبَ إِلَى وُجُوبِ الشُّفْعَةِ
بِالْجِوَارِ لَوْ كَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّفْعَةُ فِيمَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ
فَلَا شُفْعَةَ فَيَكُونُ ذٰلِكَ نَفْيًا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِمَا قَدْ قُسِمَ أَنْ تَكُونَ فِيهِ الشُّفْعَةُ
وَلٰكِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا أَخْبَرَ فِي ذٰلِكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلِمَهُ مِنْ قَضَائِهِ
ثُمَّ نَفَى الشُّفْعَةَ بِرَأْيِهِ بِمَا لَمْ يَعْلَمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيهِ حُكْمًا وَعَلِمَهُ غَيْرُهُ **ثُمَّ قَدْ**
رَوَى مَعْمَرٌ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَخَالَفَ مَالِكًا فِي مَتْنِهِ وَفِي إِسْنَادِهِ (ترجمہ) اور پہلے قول والوں
نے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ بات منقول ہے جو تمہارے دعوی کا انکار کرتی ہے چنانچہ ذکر کی

انہوں نے وہ حدیث جسکو بیان کیا ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے انہوں نے روایت کی مالک سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید اور ابو سلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہا فیصلہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (یہ کہ) شفعہ ہر اوس چیز میں ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہو پس جب واقع ہو جائیں حدیں تو شفعہ نہیں ملے حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے انہوں نے روایت کی مالک سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید اور ابو سلمہ سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابن ابو داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابو قتیلہ مدنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن انس نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید اور ابو سلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عبد اللہ بن عبد الحکم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الملک بن عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ ماجشون نے کہا حدیث بیان کی ... سے مالک نے لیکن گریا اسناد کے ساتھ اوسکی مثل کہا ... نے نہیں ... کر دیا اس حدیث ... شفعہ کے واجب ہونیکو بعد ... قائم ہونے کے پس ہے حجت اونپر کہ یہ حدیث ہم پر حجت ... کرنیوالے کے قاعدہ ... کے مطابق حجت نہیں ہو سکتی اسلئے کہ ثبوت اس حدیث کا اصحاب مالک سے ہے اور وہ اوسکو مالک سے بطور انقطاع کے روایت کرتے ہیں اور ابوہریرہ تک اوسکو مرفوع نہیں کرتے حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم اور قعنبی نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن انس نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے انہوں نے ابن مسیب سے کہا حکم دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفعہ کا اوس چیز میں جو تقسیم نہ ہوئی ہو پھر جب واقع ہو جائیں حدیں تو شفعہ نہیں رہتا حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو مالک نے ابن شہاب سے انہوں نے ابن مسیب سے اور ابو سلمہ سے اوسکی مثل لہذا یہ حدیث منقطوع اور مقطوع اونکے نزدیک ... حجت نہیں ہو سکتی پھر اگر یہ حدیث ثابت بھی ہو جاتے اور متصل ہو اسناد اوسکا تو بھی نہ ہو گی اسمیں کوئی ایسی بات جو مخالف ہو اوس حدیث کے جسکو ہم عطا سے ذکر کر چکے اور انہوں نے روایت کی جابر رضی اللہ عنہ سے کیونکہ اس حدیث میں جو کچھ ہے وہ ابوہریرہ کا یہ کہنا ہے کہ حکم دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفعہ کا ہر اوس چیز میں جو تقسیم نہ ہوئی ہو لہذا ہوئے ابوہریرہ اس قول سے خبر دینے والے اوس شے کے جسکا حکم دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر اسکے بعد کہدیا کہ جب حدیں واقع ہو جائیں تو شفعہ نہیں رہا اور یہ کہنا اونکا اپنی رائے سے ہے ... نقل کیا اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور ... سکے نہیں کہ یہ حدیث اوس شخص پر جسکا خیال پڑوس کی وجہ سے شفعہ کے واجب ... دیکہا ہے اوس تقدیر پر حجت ہو سکتی ہے کہ ہو یہ بات کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو شفعہ ہر اوس چیز میں ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہو پس جب مقرر ہو جائیں حدیں تو شفعہ نہیں رہا کیونکہ ہو جائیگا یہ انکار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے تقسیم شدہ چیز ... کے اندر شفعہ کے ہونیکا لیکن ابوہریرہ نے بجز اسکے نہیں کہ خبر دی ہے اس کے اندر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے حضور کے اوس حکم کی جسکو وہ جانتے تھے پھر نفی کر دی شفعہ کی اپنی رائے سے اوس شئی میں کہ نہ جانتے وہ اوسکے اندر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے کسی حکم کو اور جان لیا اوسکو اون کے ... سوا نے پھر اس حدیث کو معمر نے زہری سے روایت کیا اور مخالفت کی مالک کی اوسکے متن اور اسناد دونوں میں رقولہ) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ

قال قضى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بالشفعة في كل ما لم يقسم فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة **حدثنا** احمد بن داود قال ثنا يعقوب بن حميد قال ثنا عبد الرزاق عن معمر فذكر باسناده مثله **ففي** هذا الحديث نفي الشفعة بعد وقوع الحدود وصرف الطرق وذلك دليل على ثبوتها قبل صرف الطرق وان حدت الحدود فقد وافق هذا الحديث حديث عبد الملك عن عطاء وزادت ما روى مالك فهو اولى منه **وقد** يحتمل ايضا حديث مالك ان يكون معنى بوقوع الحدود التي تنتفي بوقوعها الشفعة في الدور والطرق فيكون [illegible] لا حق فيه ولا في طريقه فيكون معنى هذا الحديث مثل معنى حديث معمر وهو اولى ما حمل عليه حتى لا يتضاد هو وحديث معمر **وقد** روى ابن جريج عن الزهري ما يوافق ما روى معمر **حدثنا** احمد بن داود قال اخبرنا يعقوب بن حميد قال ثنا ابن ابي داود عن ابن جريج عن ابن شهاب عن ابن المسيب ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال اذا حدت الطرف فلا شفعة (ترجمہ) **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معمر نے انہوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہا حکم دیا رسول اقدس صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے شفعہ کا ہر اوس چیز میں جو نہ تقسیم کی گئی ہوں جب مقرر ہو جائیں حدیں اور پھر جائیں راستے تو شفعہ نہیں **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرزاق نے انہوں نے روایت کی معمر سے پھر ذکر کیا اوس اسناد کے ساتھ اوسکی مثل پس اس حدیث میں نفی ہے شفعہ کی بعد مقرر ہو جانے حدود اور پھر جانے راستوں کے اور یہ دلیل ہے ثبوت شفعہ کی راستے پھرنے سے پیشتر اگرچہ حدیں مقرر ہو چکی ہوں پس بیشک موافق ہو گئی یہ حدیث عبد الملک کی حدیث کے جو انہوں نے عطا سے روایت کی اور زیادتی بیان کی اوپر جو روایت کی مالک نے اسلئے یہ حدیث مالک کی حدیث سے بہتر ہوئی اور حدیث مالک اس کا بھی احتمال رکھتی ہے کہ انہوں نے حدوں کے مقرر ہونے سے جنکے بعد شفعہ منفی ہے (یہ مراد لی ہو) کہ گھروں اور راستوں دونوں کی حدیں مقرر ہو چکیں تو ہو جائیگی مبیع کہ شرکت ہوگی کسی کی اوس میں نہ اوسکے راستہ میں پس (اس تقدیر پر) ہو جاینگے معنے اس حدیث کے مثل معنے حدیث معمر کی اور یہی معنے اوسکے حمل کرنیکے لئے بہتر ہیں تاکہ یہ حدیث اور حدیث معمر دونوں باہم متضاد نہ ہو جائیں اور ابن جریج نے زہری سے وہ روایت کی ہے جو معمر کی روایت کے مطابق ہے **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا خبر دی ہمکو یعقوب حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے انہوں نے روایت کی ابن جریج سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابن مسیب سے کہ نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا جب مقرر کر دئے جائیں راستے تو شفعہ نہیں رہتا (قولہ) **فان قال** قائل فقد ثبت بما ذكرت وجوب الشفعة بالشركة في الدور والارضين بالشركة في الطرق الى ذلك فمن اين وجبت الشفعة بالجوار **قيل** له وجبتها بما حدثنا ابن ابي داود قال ثنا علي بن بحر القطان واحمد بن جناب قالا ثنا عيسى بن يونس قال ثنا سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال جار الدار احق بالدار **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا علي و[illegible] احمد قالا ثنا عيسى بن يونس قال ثنا سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن [illegible] عن سمرة بن جندب

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِشُفْعَةِ الدَّارِ **حدثنا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ **حدثنا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَأَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ **حدثنا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ وَقَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمُرَةَ **حدثنا** ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ قَالَا ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **حدثنا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ هُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَمَّنْ سَمِعَ عَلِيًّا وَعَبْدَ اللّٰهِ يَقُولَانِ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالْجِوَارِ **حدثنا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ مِثْلَهُ **فَفِي** هٰذِهِ الْآثَارِ وُجُوبُ الشُّفْعَةِ بِالْجِوَارِ (ترجمہ) **پس** اگر معترض کہے کہ ثابت ہوا تمہارے ذکر سے واجب ہونا شفعہ کا بوجہ شریک ہونیکے گھروں میں اور زمینوں میں اور بوجہ شریک ہونیکے راستے میں جو جاتے ہوں گھروں اور زمینوں کی طرف کہاں ثابت کیا تم نے شفعہ بوجہ پڑوس کے تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ ثابت کیا ہے ہم نے اوسکو اوس حدیث سے جو بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن بحر قطان نے اور احمد بن جناب نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسے بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پڑوسی زیادہ مستحق ہے گھر کا **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی اور احمد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسے بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے سمرہ بن جندب سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پڑوسی گھر کا زیادہ سزاوار ہے گھر کے شفعہ کا **حدیث** بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قتادہ نے پھر ذکر کیا اوس اسناد کے ساتھ اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق اور احمد بن داؤد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے اونہوں نے روایت کی قتادہ سے پھر ذکر کیا اوس اسناد کے ساتھ اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمید اور قتادہ نے حسن سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل اور نہیں ذکر کیا سمرہ کو **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن جناب نے تحویل اور **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن بحر اور احمد بن جناب نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسے بن یونس نے انہوں نے روایت کی شعبہ سے انہوں نے یونس سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے یہ سفیان ثوری ہیں انہوں نے روایت کی منصور سے انہوں نے حکم سے انہوں نے اوس سے کہ سنا اوس نے حضرت علی اور عبداللہ کو کہتے ہوئے کہ حکم فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑوس کی وجہ سے (شفعہ کا) **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے

کہا خبر دی ہمکو محمد بن کثیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے ابو حیان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمرو بن حریث سے اوسکی مثل پس ان حدیثوں میں واجب ہونا شفعہ کا ہے بوجہ پڑوس کے (قولہ) **فَاِنْ قَالَ** قَائِلٌ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ ھٰذَا الْجَارُ شَرِیْکًا فَاِنَّہٗ قَدْ یُقَالُ لِلشَّرِیْکِ جَارٌ **قِیْلَ** لَہٗ مَا فِی الْحَدِیْثِ مَا یَدُلُّ عَلٰی شَیْءٍ مِمَّا ذَکَرْتَ وَلٰکِنَّہٗ قَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰی اَنَّ ذٰلِکَ الْجَارَ ھُوَ الَّذِیْ لَا شِرْکَۃَ لَہٗ

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ ابْنِ مَیْسَرَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ قَالَ اَتَانِی الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَۃَ فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی اَحَدِ مَنْکِبَیَّ فَقَالَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰی سَعْدٍ فَاَتَیْنَا سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِیْ دَارِہٖ فَجَاءَ اَبُوْ رَافِعٍ فَقَالَ لِلْمِسْوَرِ اَلَا تَاْمُرُ ھٰذَا یَعْنِیْ سَعْدًا اَنْ یَشْتَرِیَ مِنِّیْ بَیْتَیْنِ فِیْ دَارِہٖ فَقَالَ سَعْدٌ وَاللّٰہِ لَا اَزِیْدُکَ عَلٰی اَرْبَعِ مِائَۃِ دِیْنَارٍ مُقَطَّعَۃٍ اَوْ مُنَجَّمَۃٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ لَقَدْ اُعْطِیْتُ بِہٖ خَمْسَ مِائَۃِ دِیْنَارٍ نَقْدًا وَلَوْ لَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِہٖ مَا بِعْتُکَ

فَدَلَّ مَا ذَکَرْنَا اَنَّ ذٰلِکَ الْجَارَ الَّذِیْ عَنَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ھُوَ الْجَارُ الَّذِیْ تَعْرِفُہُ الْعَامَّۃُ وَمَنْ اَعْطَاکَ اَنَّ الشَّرِیْکَ یُقَالُ لَہٗ جَارٌ وَاَیْنَ وَجَدْتَ ھٰذَا فِیْ لُغَاتِ الْعَرَبِ **فَاِنْ قَالَ** لَا اِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ الْمَرْاَۃَ تُسَمّٰی جَارَۃَ زَوْجِہَا **قِیْلَ** لَہٗ صَدَقْتَ قَدْ سُمِّیَتِ الْمَرْاَۃُ جَارَۃَ زَوْجِہَا لَیْسَ لِاَنَّ لَحْمَہَا مُخَالِطٌ لِلَحْمِہٖ وَلَا دَمَہَا مُخَالِطٌ لِدَمِہٖ وَلٰکِنْ لِقُرْبِہَا مِنْہُ فَکَذٰلِکَ الْجَارُ سُمِّیَ جَارًا لِقُرْبِہٖ مِنْ جَارِہٖ لَا لِمُخَالَطَتِہٖ اِیَّاہُ فِیْمَا جَاوَرَہٗ بِہٖ وَاَنْتَ فَقَدْ زَعَمْتَ اَنَّ الْاٰثَارَ عَلٰی ظَاھِرِھَا فَکَیْفَ تَرَکْتَ الظَّاھِرَ فِیْ ھٰذَا وَمَعَہُ الدَّلَائِلُ وَتَعَلَّقْتَ بِغَیْرِہٖ مِمَّا لَا دَلَالَۃَ مَعَہٗ (ترجمہ) پس اگر کوئی معترض کہے کہ جائز ہے کہ ہو یہ پڑوسی شریک کیونکہ کبھی شریک کو پڑوسی کہدیا جاتا ہے تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ نہیں ہے حدیث میں کوئی ایسی بات جو دلالت کرے اوسپر جو تو نے ذکر کیا بلکہ ابو رافع سے وہ روایت منقول ہے جو دلالت کرتی ہے اسپر کہ یہ پڑوسی وہ ہے جسکی شرکت نہو حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابراہیم بن میسرہ سے انہوں نے عمرو بن شرید سے کہا آئے میرے پاس مسور بن مخرمہ پس رکھدیا ہاتھ اپنا میرے ایک مونڈھے پر اور فرمایا لے چل ہمکو سعد کی طرف پس آئے ہم سعد بن ابی وقاص کے پاس اونکے مکان میں پس آئے ابو رافع اور کہا مسور سے کہا اسکو حکم نہیں لیتے سعد کو اس بات کا کہ خرید لے مجھسے دو کوٹھریان جو اونکے گھر میں ہیں تو سعد نے کہا قسم خدا کی نہیں زیادہ دونگا میں تمکو چار سو دینار سے جو تہوڑے تہوڑے کر کے یا قسط وار (دونگا) تو ابو رافع نے کہا سبحان اللہ مجھے اونکے پانسو دینار نقد مل رہے ہیں اور اگر نہ ہوتا خیال اسکا کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ پڑوسی زیادہ مستحق ہے بوجہ نزدیک ہونے اوسکے کے تو نہ فروخت کرتا میں تمہارے ہاتھ پس جو ہم نے ذکر کیا وہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ یہ پڑوسی کہ مراد لیا اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہی پڑوسی ہے کہ عوام میں جو معروف ہے اور کس نے بتلایا تجھکو یہ کہ شریک کو پڑوسی کہا جاتا ہے اور لغات عرب میں کس جگہ پایا پس اگر وہ جوابدے کہ اسلئے کہ میں نے دیکھا عورت کو کہ نام رکھی جاتی ہے پڑوسن اپنے خاوند کی تو جواب دیا جائیگا اوسکو کہ تو نے سچ کہا بیشک نام رکھا جاتا ہے عورت کا پڑوسن اپنے خاوند کی (لیکن) نہ اسوجہ سے کہ گوشت اوسکا مخلوط ہے خاوند کے گوشت کے ساتھ یا خون عورت کا مخلوط ہے خاوند کے خون کے ساتھ بلکہ بوجہ نزدیک رہنے عورت کے خاوند سے پس اسیطرح پڑوسی نام رکھا گیا ہے پڑوسی

ملہ یقال سقبت الدار بقعا وسقوبا ای قربت صقبت بالصاد لغۃ ای قرب کذا فی تاج العروس فی فصل السین من باب الباء والسقب العربیۃ والقرب ۱۲ صحیح عمر عفی عنہ

بوجہ نزدیک ہونے اوسکے کے پڑوسی اپنے سے نہ بوجہ مخلوط ہوجانے اوسکے کے اپنے پڑوسی سے اوس شی میں کہ پڑوسی بنا ہے
اوسکا اوس شی میں، اور تونے دعوی کیا کہ احادیث اپنے ظاہر پر ہیں پھر کیونکر چھوڑ دیا ظاہر کو اسجگہ حالانکہ اوسکے ساتھ دلائل نہیں
ہیں اور شک گیا تو غیر ظاہر کے ساتھ جسکے لئے کوئی دلیل بھی موجود نہیں (قولہ) **کُنتُم** قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْضًا مِنْ اِيْجَابِهِ الشُّفْعَةَ بِالْجِوَارِ وَتَفْسِيْرِهٖ ذٰلِكَ الْجِوَارَ **مَا** قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا
اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْضٌ لَيْسَ فِيْهَا لِاَحَدٍ قِسْمٌ وَلَا شَرِيْكٌ اِلَّا الْجِوَارُ بِيْعَتْ قَالَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ **فَكَانَ** قَوْلُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ جَوَابًا لِسُوَالِ الشَّرِيْدِ اِيَّاهُ عَنْ اَرْضٍ مُنْفَرِدَةٍ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ فِيْهَا وَلَا
طَرِيْقَ **فَدَلَّ** مَا ذَكَرْنَا اَنَّ الْجَارَ الْمُلَازِقَ يَجِبُ لَهُ الشُّفْعَةُ بِحَقِّ جِوَارِهٖ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا رَوَيْنَا مِنَ الْاٰثَارِ فِيْ هٰذَا
الْبَابِ وُجُوْبُ الشُّفْعَةِ بِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ مَعَانٍ ثَلَاثَةٍ بِالشِّرْكِ فِي الْمَبِيْعِ بِيْعَ مِنْهُ مَا بِيْعَ وَبِالشِّرْكِ فِي الطَّرِيْقِ اِلَيْهِ
وَبِالْمُجَاوَرَةِ لَهٗ فَلَيْسَ يَنْبَغِيْ تَرْكُ شَيْءٍ مِنْهَا وَلَا حَمْلُ بَعْضِهَا عَلَى التَّضَادِّ اِذَا كَانَتْ قَدْ خَرَجَتْ عَلَى الْاِتِّفَاقِ مِنَ
الْوُجُوْهِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا عَلٰى مَا شَرَحْنَا وَبَيَّنَّا فِيْ هٰذَا الْبَابِ **فَاِنْ قَالَ** قَائِلٌ فَقَدْ جَعَلْتَ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ ۱۶
شُفَعَاءَ بِالْاَسْبَابِ الَّتِيْ ذَكَرْتَ فَلِمَ اَوْجَبْتَ الشُّفْعَةَ لِبَعْضِهِمْ دُوْنَ بَعْضٍ اِذَا حَضَرُوْا وَطَالَبُوْا بِهَا وَقَدَّمْتَ حَقَّ
بَعْضِهِمْ فِيْهَا عَلٰى حَقِّ بَعْضٍ وَلَمْ تَجْعَلْهَا لَهُمْ جَمِيْعًا اِذْ كَانُوْا كُلُّهُمْ شُفَعَاءَ **قِيْلَ** لَهٗ لِاَنَّ الشَّرِيْكَ فِي الشَّيْءِ الْمَبِيْعِ
خَلِيْطٌ فِيْهِ وَفِي الطَّرِيْقِ اِلَيْهِ فَمَعَهُ مِنَ الْحَقِّ فِي الطَّرِيْقِ مِثْلُ الَّذِيْ مَعَ الشَّرِيْكِ فِي الطَّرِيْقِ وَمَعَهُ اخْتِلَاطُ مِلْكِهٖ
بِالشَّيْءِ الْمَبِيْعِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ مَعَ الشَّرِيْكِ فِي الطَّرِيْقِ فَهُوَ اَوْلٰى مِنْهُ وَمِنَ الْجَارِ الْمُلَازِقِ وَمَعَ الشَّرِيْكِ فِي الطَّرِيْقِ شِرْكَةٌ
فِي الطَّرِيْقِ وَمُلَازَقَةٌ لِلشَّيْءِ الْمَبِيْعِ فَمَعَهُ مِنْ اَسْبَابِ الشُّفْعَةِ مِثْلُ الَّذِيْ مَعَ الْجَارِ الْمُلَازِقِ وَمَعَهُ اَيْضًا مَا لَيْسَ
مَعَ الْجَارِ الْمُلَازِقِ مِنْ اخْتِلَاطِ حَقِّ مِلْكِهٖ فِي الطَّرِيْقِ بِمِلْكِهٖ فِيْهِ فَلِذٰلِكَ كَانَ عِنْدَنَا اَوْلٰى بِالشُّفْعَةِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ
حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ (**ترجمہ**) پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی روایت
کیا گیا ہے واجب فرمانا آپ کا شفعہ کو بوجہ پڑوس کے اور تفسیر فرمانا آپکا اوس پڑوس کی وہ یہ کہ حدیث بیان کی ہم سے
فہد بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے روایت کی
حسین معلم سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے عمرو بن شرید سے انہوں نے اپنے باپ شرید بن سوید سے کہا عرض کیا میں نے
اے رسول خدا ایک زمین ہے کہ نہیں ہے اوسمیں کسی کا حصہ اور نہ کوئی شریک ہے مگر پڑوس (اور وہ) فروخت کی جاتی ہے تو حضور
نے فرمایا پڑوسی زیادہ مستحق ہے بوجہ نزدیک ہونے اوسکے کے پس ہوگیا قول رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ پڑوسی
زیادہ مستحق ہے بوجہ نزدیک ہونے اوسکے کے جواب اوس سوال کا جو شرید نے آپ سے ایسی زمین کے بارہ میں کیا جو تنہا
تھی نہیں تھا حق کسی کا اوس میں اور نہ راستہ تھا پس دلالت کی اوسنے جو ہمنے ذکر کیا اسپر کہ پڑوسی ملا ہوا واجب ہے
اوسکے لئے شفعہ بوجہ حق پڑوس کے لہذا ثابت ہوا اس باب کی احادیث مرویہ سے واجب ہونا شفعہ کا بوجہ ہر ایک کے تین
صورت سے بوجہ شریک ہونیکے مبیع میں اوس سے جو کچھ بھی فروخت کیا گیا ہو اور بوجہ شرکت کے راستہ میں جو مبیع کی طرف
جاتا ہو اور بوجہ مبیع کے پڑوس کے پس مناسب نہیں ہے چھوڑ دینا کسی چیز کا اون میں سے اور نہ حمل کرنا بعض
احادیث کو تضاد پر جبکہ وہ میدان اتفاق واتحاد میں ظاہر ہو چکیں اون توجیہوں کے ساتھ جو ہم ذکر کر چکے اور خوب کھولکر

بیان کر چکے ہم اس باب میں پس اگر کہے کوئی معترض کہ تو نے کر دیا ان تینوں کو مستحق شفعہ بوجہ ان اسباب کے جو تو نے ذکر کئے پس کیوں واجب کیا تو نے شفعہ کو اونکے بعض کیلئے نہ بعض کے جب سب موجود ہوں اور شفعہ کا مطالبہ کریں اور مقدم کیا تو نے اس صورت میں بعض کے حق کو دوسرے کے حق پر اور نہیں ٹھیرایا تو نے اوس شفعہ کو اون تمام کے لئے جبکہ سب مستحق شفعہ ہیں تو اوسکو جواب دیا جائیگا اسلئے کہ شریک مبیع کا شریک ہے مبیع میں اور اوس کی منفعت کے راستہ میں (بھی) پس اوسکے ساتھ راستہ کا حق (بھی) ہے مثل اوس شئی کی جو رستہ کے شریک کے ساتھ ہوتا ہے اور اوسکے ساتھ اوس کی ملک کا مبیع سے اختلاط بھی ہے اور نہیں ہے یہ بات راستہ کے شریک میں لہذا وہ بہتر ہوا (راستہ کے شریک سے) اور پڑوسی سے (بھی) اور راستہ کے شریک کے ساتھ راستہ میں بھی شرکت ہے اور شئی مبیع سے اتصال (بھی) ہے تو اوسکے ساتھ میں اسباب شفعہ کے بھی اوسقدر ہیں جو پڑوسی کے ہونے کے ساتھ ہوتے ہیں اور اوسکے ساتھ وہ بات بھی ہے جو ملے ہوئے پڑوسی کے ساتھ نہیں ہے اور وہ اختلاط اوس کی شئی ملک کا بسبب راستہ کے ہے پس اسی وجہ سے شریک فی الطریق بہتر ہوا ہمارے نزدیک استحقاق شفعہ میں بہ نسبت پڑوسی کے اور یہی قول ابوحنیفہ اور ابو یوسف اور محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا ہے ۔

وقد روی ذلک عن شریح **حدثنا** احمد بن داود قال ثنا محمد بن کثیر قال اخبرنا سفیان عن هشام عن محمد عن شریح و اشعث اظنه عن الشعبی عن شریح قال الخلیط احق من الشفیع و الشفیع احق ممن سواہ **حدثنا** احمد بن داود قال حدثنی اسمعیل بن سالم قال اخبرنا هشیم عن یونس و هشام عن محمد **ح** وحدثنا احمد قال ثنا یعقوب بن حمید قال ثنا عبد اللہ بن رجاء عن هشام عن محمد عن شریح مثله **حدثنا** ربیع الجیزی قال ثنا یوسف بن عدی قال ثنا شریک عن جابر عن عامر عن شریح قال الشفعة شفعتان شفعة للجار و شفعة للشریک **فان قال** قائل فقد روی عن عثمان رضی اللہ عنه خلاف هذا **فذکر** ما حدثنا احمد بن داود قال ثنا اسمعیل بن سالم قال ثنا هشیم عن محمد بن اسحق عن منصور بن ابی ثعلبة عن ابان بن عثمان قال قال عثمان رضی اللہ عنه لا مکایلة اذا وقعت الحدود فلا شفعة **قیل** له قد روی هذا عن عثمان رضی اللہ عنه کما ذکرت و لیس فیه عندنا حجة لک لانه قد یجوز ان یکون اراد بذلک اذا حدثت الحدود من الحقوق کلها و ادخل الطریق فی ذلک فیکون ذلک موافقا لما قد رویناه عن جابر رضی اللہ عنه فی هذا الباب اذا وقعت الحدود و صرفت الطرق فلا شفعة و لو کان علی ما تاولته علیه لکان قد خالفه فی ذلک سعد بن ابی وقاص و المسور بن مخرمة و ابو رافع فیما قد رویناه عنهم فیما مضی من هذا الباب **وقد** روی عن عمر رضی اللہ عنه ایضا فی ذلک ما قد حدثنا ابن ابی داود قال ثنا یزید بن خالد بن موهب قال ثنا ابن ادریس عن یحیی ابن سعید عن عون بن عبید اللہ بن ابی رافع عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر قال قال عمر رضی اللہ عنه اذا وقعت الحدود و عرف الناس حقوقهم فلا شفعة **فقد** وافق هذا ما رویناه عن عثمان رضی اللہ عنه و احتمل ما احتمله حدیث عثمان رضی اللہ عنه

قوله وقد روی ذالک عن شریح تا احتمله حدیث عثمان رضی اللہ عنه **ترجمہ** (اور بیشک) روایت کیا گیا ہے یہی شریح سے حدیث بیان کی ہم احمد بن داود نے کہا ۔ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن کثیر نے کہا خبر دی ہم کو سفیان نے انہوں نے روایت کی ہشام سے انہوں نے محمد سے انہوں نے شریح سے اور اشعث سے میرا خیال یہ ہے کہ

انہوں نے روایت کی شعبی سے انہوں نے شریح سے کہا شریک زیادہ سزاوار ہے شفیع سے اور شفیع زیادہ سزاوار ہے اپنے ماسوا سے حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے اسمٰعیل بن سالم نے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے انہوں نے روایت کی یونس سے اور ہشام سے اون دونوں نے محمد سے تحویل اور حدیث بیان کی ہم سے احمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن رجا نے انہوں نے روایت کی ہشام سے انہوں نے محمد سے انہوں نے شریح سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے انہوں نے روایت کی جابر سے انہوں نے عامر سے انہوں نے شریح سے کہا شفعہ دو ہیں ایک شفعہ پڑوسی کا دوسرا شفعہ شریک کا پس اگر معترض کہے کہ حضرت عثمان سے تو اوسکا خلاف روایت کیا گیا ہے۔ اور ذکر کرے اوس حدیث کو جو بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن سالم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے انہوں نے روایت کی محمد بن اسحاق سے انہوں نے منصور بن ابی ثعلبہ سے انہوں نے ابان بن عثمان سے کہا فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہ جب مقرر ہو جائیں حدیں تو پس شفعہ نہیں رہا تو اوسکو جواب دیا جائے گا۔ کہ بیشک روایت کیا گیا یہ حضرت عثمان سے جیسا تو نے ذکر کیا اور نہیں ہے اوسکے اندر ہمارے نزدیک کوئی حجت تیرے لئے کیونکہ جائز ہے کہ مراد لیا ہو انہوں نے اس سے (یہ کہ) جب مقرر کر دیجائیں حدیں معہ تمام حقوق کے اور داخل کر دیا جائے۔ راستہ (بھی) اون حقوق میں تو ہو جائیگی یہ روایت موافق اوسکے جو ہم جابر رضی اللہ عنہ سے اسباب میں روایت کر چکے کہ جب واقع ہو جائیں حدیں اور پھر جائیں راستے تو شفعہ نہیں رہا اور اگر اس کا مطلب وہ ہو جو تم نے بیان کیا تو مخالف ہو جاینگے اوسکے سعد بن ابی وقاص اور مسور بن مخرمہ اور ابو رافع اون روایتوں میں جو ہم اون سے اسی باب میں پہلے بیان کر چکے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اوسکے اندر وہ مروی ہے جو بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن خالد بن موہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ادریس نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عون بن عبیداللہ بن ابی رافع سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر سے کہا فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے جب واقع ہو جائیں حدیں اور ممتاز کرلیں لوگ اپنے حقوق کو تو شفعہ نہیں رہتا ہیں بیشک موافق ہوا یہ اوسکو جو روایت کیا ہم نے عثمان رضی اللہ عنہ سے اور محتمل ہے اوس تفسیر کا کہ محتمل تھی اوس کی حدیث عثمان رضی اللہ عنہ **وقد** رُوِیَ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خِلَافُ ذٰلِکَ اَیْضًا **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ حَفْصٍ اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَتَبَ اِلٰی شُرَیْحٍ اَنْ یَّقْضِیَ بِالشُّفْعَۃِ لِلْجَارِ الْمُلَازِقِ وَقَدْ رُوِیَ اَیْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَدُلُّ اَنَّ الشُّفْعَۃَ تَجِبُ بِالشِّرْکِ فِی الطَّرِیْقِ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَیْمٌ قَالَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْ حَمْزَۃَ السُّکَّرِیِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلشَّرِیْکُ شَفِیْعٌ وَالشُّفْعَۃُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِدْرِیْسَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَۃِ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ فَلَمَّا کَانَ الشَّرِیْکُ فِی الطَّرِیْقِ یُسَمّٰی شَرِیْکًا کَانَ دَاخِلًا فِیْ ذٰلِکَ

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّهُ لَا تَقُولُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ لِاَنَّهُ يُوْجِبُ الشُّفْعَةَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ حَيَوَانٍ وَغَيْرِهٖ وَاَنْتَ لَا تُوْجِبُ الشُّفْعَةَ فِي الْحَيَوَانِ قِيْلَ لَهٗ لَيْسَ هٰذَا عَلٰى مَا ذَكَرْتَ اِنَّمَا مَعْنَى الشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ اَيْ فِي الدُّوْرِ وَالْعِقَارِ وَالْاَرَضِيْنَ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا شُفْعَةَ فِي الْحَيَوَانِ

(ترجمہ) اور حضرت عمر سے بھی اسکا خلاف مروی ہے حدیث بیان کی ہم سے احمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عیینہ نے انہوں نے روایت کی عمرو بن دینار سے انہوں نے ابوبکر بن حفص سے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا شریح کو کہ حکم دے شفعہ کا پڑوسی ملے ہوئے کے لئے اور نیز روایت کیا گیا ہے حضرت ابن عباس سے انہوں نے روایت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حکم جو دلالت کرتا ہے اس پر کہ شفعہ واجب ہے بوجہ شرکت کے راستہ میں حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے انہوں نے روایت کی ابو حمزہ سکری سے انہوں نے روایت کی عبد العزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شریک شفیع ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہے۔ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ادریس نے انہوں نے روایت کی ابن جریج سے انہوں نے عطا سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا حکم دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا ہر چیز میں پس جبکہ راستہ کا شریک نام رکھا جاتا ہے شریک تو ہوا وہ بھی داخل اس میں اور اگر کوئی معترض یہ کہے کہ تو اس حدیث کے موافق قول نہیں کرتا کیونکہ یہ حدیث واجب کرتی ہے شفعہ کو ہر چیز میں حیوان ہو یا غیر حیوان اور تو واجب نہیں کہتا شفعہ کو حیوان میں تو اسکو جواب دیا جائیگا کہ جیسا تم نے کہا ایسا نہیں ہے بجز اسکے نہیں کہ معنے شفعہ کے ہر چیز میں ہونیکے (یہ ہیں کہ) گھروں میں (بھی ہے) اور زمینوں میں بھی اور دلیل اسکی وہ حدیث ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معن بن عیسٰی نے انہوں نے روایت کی محمد بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے عطا سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا نہیں ہے شفعہ حیوان میں +

كِتَابُ الْاِجَارَاتِ

بَابُ الْاِسْتِيْجَارِ عَلٰى تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ هَلْ يَجُوْزُ ذٰلِكَ اَمْ لَا وَمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ قَالَ اَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْنَا عَلٰى حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَقَالُوْا لَنَا اِنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الْحَبْرِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ اَوْ رُقْيَةٌ اَوْ شَيْءٌ فَاِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوْهًا فِي الْقُيُوْدِ قَالَ فَقُلْنَا نَعَمْ فَجَاءُوْا بِهٖ فَجَعَلْتُ اَقْرَاُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً اَجْمَعُ بُزَاقِيْ ثُمَّ اَتْفُلُ فَكَاَنَّمَا اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَاَعْطَوْنِيْ جُعْلًا فَقُلْتُ لَا حَتّٰى اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ كُلْ فَلَعَمْرِيْ لَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ **وَقَدْ**

حَدَّثَنَا اَبُو الْعَوَّامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانُوْا فِيْ غَزَاةٍ فَمَرُّوْا بِحَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَقَالُوْا

هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ فَإِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ قَدْ لُدِغَ أَوْ قَدْ عَرَضَ لَهُ شَيْءٌ قَالَ فَرَقَاهُ رَجُلٌ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأُعْطِيَ قَطِيعًا مِنَ الْغَنَمِ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهُ فَسَأَلَ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ بِمَا رَقَيْتَهُ فَقَالَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوهَا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ فِيهَا بِسَهْمٍ **فَاحْتَجَّ** قَوْمٌ بِهٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِالْجُعْلِ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ (ترجمہ) اب قرآن شریف تعلیم دینے پر مزدور رکھنا کہ آیا یہ درست ہے یا نہیں اور کیا مروی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ میں حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن ابی سفر سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے خارجہ بن صلت سے انہوں نے اپنے چچا سے کہ انہوں نے کہا آئے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پس پہونچے ایک قبیلہ پر منجملہ قبیلوں عرب کے تو وہ لوگ ہم سے کہنے لگے بیشک تم لائے ہو اس بڑے عالم کے پاس سے بہتری تو کیا تمہارے پاس کوئی دوا یا منتر یا کوئی اور چیز ہے کیونکہ ہمارے ہاں ایک دیوانہ ہے بیڑیوں میں کہا پس ہم بولے ہاں ہے پس لائے وہ لوگ اوسکو تو میں نے اوسپر سورہ فاتحہ تین روز صبح اور شام پڑہی کہ اکٹھا کرتا تھا میں اپنا تھوک پھر تھتکارتا تھا تو گویا کھل گیا وہ رسی سے (یعنے جلد آرام ہوگیا) اور بیہوشی سے ہوش میں آگیا پس دینے لگے وہ مجھ کو مزدوری تو میں نے کہا نہیں یہانتک کہ دریافت کروں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پس میں نے دریافت کیا آپسے تو آپنے فرمایا کہا پس قسم ہے اپنی عمر کی البتہ جو شخص کہا وے باطل منتر کرکے تو اوسپر وبال اور گناہ ہے تو نے تو سچے منتر سے کہایا ہے اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے ابو عوام محمد بن عبد اللہ بن عبد الجبار مرادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن حسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے ابو متوکل ناجی سے انہوں نے ابو سعید خدری سے کہ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے ایک جنگ میں کہ گذرے ایک قبیلہ پر عرب کے قبائل میں سے پس وہ بولے کیا تم میں کوئی منتر کرنے والا ہے کیونکہ سردار قبیلہ کو (کسی زہریلے جانور نے) کاٹ لیا ہے یا اوسے کوئی اور بیماری در پیش ہے کہا پس منتر کیا اوسپر ایک شخص نے سورہ فاتحہ سے پس وہ اچھا ہوگیا پس دیا اوس نے ایک گلہ بکریوں کا تو اوسنے قبول کرنے سے انکار کردیا پھر دریافت کیا اُسکے متعلق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو آپنے اوس سے فرمایا کس چیز سے منتر کیا تھا تو نے اوسنے کہا سورہ فاتحہ سے تو آپنے فرمایا تجھے کسنے بتلایا کہ یہ منتر ہے کہا پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لیلو اوسکو اور مقرر کرو میرے لیے بھی تم اپنے ساتھ اون بکریوں میں ایک حصہ پس ایک گروہ نے ان احادیث سے استدلال لاکر کہا کہ کوئی مضایقہ نہیں تعلیم قرآن پر مزدوری میں **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَكَرِهُوا الْجُعْلَ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ كَمَا قَدْ يُكْرَهُ الْجُعْلُ عَلَى تَعْلِيمِ الصَّلٰوةِ **وَقَدْ** كَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فِي ذَلِكَ أَنَّ الْآثَارَ الْأُوَلَ فِي ذَلِكَ لَمْ يَكُنِ الْجُعْلُ الْمَذْكُورُ فِيهَا عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ وَإِنَّمَا كَانَ عَلَى الرُّقَى الَّتِي لَمْ يُقْصَدْ بِالْاسْتِئْجَارِ عَلَيْهَا إِلَى الْقُرْآنِ وَكَذَلِكَ نَقُولُ نَحْنُ أَيْضًا لَا بَأْسَ بِالْاسْتِئْجَارِ عَلَى الرُّقَى وَالْعِلَاجَاتِ كُلِّهَا وَإِنْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّ الْمُسْتَأْجِرَ عَلَى ذَلِكَ قَدْ يَدْخُلُ فِيمَا يَرْقِي بِهِ بَعْضَ الْقُرْآنِ لِأَنَّهُ لَيْسَ عَلَى النَّاسِ أَنْ يَرْقِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَإِذَا اسْتُؤْجِرُوا فِيهِ عَلَى أَنْ يَعْمَلُوا مَا لَيْسَ عَلَيْهِمْ أَنْ يَعْمَلُوهُ جَازَ ذَلِكَ وَتَعْلِيمُ الْقُرْآنِ عَلَى النَّاسِ وَاجِبٌ أَنْ يُعَلِّمَهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لِأَنَّ فِي ذَلِكَ التَّبْلِيغَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالَى إِلَّا أَنَّ مَنْ عَلَّمَهُ مِنْهُمْ أَجْزَى ذَلِكَ عَنْ بَقِيَّتِهِمْ كَالصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ إِنَّمَا هِيَ فَرْضٌ إِلَّا أَنَّ مَنْ فَعَلَهُ مِنْهُمْ فَقَدْ أَجْزَى فِعْلُهُ ذَلِكَ عَنْ بَقِيَّتِهِمْ فَإِذَا اسْتَأْجَرَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا عَلَى تَعْلِيمِ ذَلِكَ كَانَتْ إِجَارَتُهُ تِلْكَ وَاسْتِئْجَارُهُ إِيَّاهُ بَاطِلًا لِأَنَّهُ إِنَّمَا اسْتَأْجَرَهُ عَلَى أَنْ يُؤَدِّيَ فَرْضًا هُوَ

عَلَيْهِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَفِيمَا يَفْعَلُهُ لِنَفْسِهِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا يَسْقُطُ عَنْهُ الْفَرْضُ بِفِعْلِهِ إِيَّاهُ وَالْإِجَارَاتُ إِنَّمَا تَجُوزُ وَتُمْلَكُ بِهَا الْأَبْدَالُ فِيمَا يَفْعَلُهُ الْمُسْتَأْجَرُونَ لِلْمُسْتَأْجِرِينَ **فَإِنْ قَالَ** قَائِلٌ فَهَلْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ فِي الْمَنْعِ مِنَ الْاِسْتِيجَارِ عَلٰى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ **قِيلَ** لَهُ نَعَمْ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَأْكُلُوا بِالْقُرْآنِ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أُقْرِئُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْقُرْآنَ فَأَهْدٰى إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا . . . .

عَلٰی أَنْ أَقْبَلَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي إِنْ أَرَدْتَ أَنْ يُطَوِّقَكَ اللّٰهُ بِهَا قَوْسًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا (ترجمہ) امام محمد ابو جعفر طحاوی نے مخالفت کی اونکی اس مسئلہ میں دوسروں نے اور مکروہ بتایا مزدوری کو تعلیم قرآن پر جسطرح مکروہ ہے مزدوری نماز کی تعلیم پر اور اونکی دلیل پہلے قول والوں پر اسکے اندر یہ ہے کہ پہلی حدیثیں اس بارہ میں نہیں ہے مزدوری جو مذکور ہوئی اون میں قرآن کی تعلیم پر اور اسکے سوا نہیں کہ تھی وہ منتر پر وہ منتر کہ نہیں قصد کیا گیا اوسپر مزدوری لینے سے قرآن شریف کی طرف اور ہم یہی کہتے ہیں کہ منتروں اور تمام علاجوں پر مزدوری لینے میں کچھ مضایقہ نہیں اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ مزدوری لینے والا اسپر کبھی داخل کر دیتا ہے اپنے منتر میں قرآن شریف راہی کیونکہ لوگوں پر یہ لازم نہیں کہ بعض بعض پر منتر پڑھا کریں پس جبکہ مزدوری لیتے ہیں وہ اوس میں ایسے کام پر جسکا کرنا اونپر واجب نہیں تو جائز ہو گیا یہ اور قرآن کی تعلیم لوگوں پر واجب ہے کہ بعض بعض کو دین کیونکہ اُسکے اندر خدا تعالےٰ کے دین کی تبلیغ ہے مگر یہ کہ جو اون میں سے تعلیم دیدیگا تو کافی ہوتا ہے یہ اوسکے باقیوں سے مانند نماز جنازہ کی کہ بجز اسکے نہیں کہ وہ تمام مسلمانوں پر فرض ہے مگر یہ کہ جو شخص اون میں سے اس کو بجا لاوے تو باقی کی طرف سے کافی ہوتا ہے اور اگر کوئی مزدوری لے کسی آدمی سے تاکہ اوسکے ولی پر نماز پڑھے جو مرچکا ہے تو یہ جائز نہ ہوگا کیونکہ اوس نے مزدوری لی ایسے فعل پر جسکا کرنا لازم تھا پس اسی طرح تعلیم دینا لوگوں کا قرآن کی بعض کا بعض کو سو یہ اون پر فرض ہے مگر یہ کہ جو بجا لاوے اسے اون میں سے تو کافی ہوگا اوس کا یہ فعل باقی کی طرف سے تو جب مزدوری لیں بعض اونکے بعض سے قرآن کی تعلیم پر تو ہوگا مزدوری دینا اور لینا دونوں مانند ناجائز کیونکہ مزدوری لی اس پر کہ ادا کرے اپنا فرض جو اوسپر خدا تعالےٰ کے لئے ثابت تھا اور اوس کام میں کہ کرنا اوسکو اپنے نفع کیلئے کیونکہ ساقط ہو جائیگا اوس سے فریضہ بوجہ بجا لانے اوسکے کے اوس فعل کو اور اجارے اسکے سوا نہیں کہ جائز ہوتے ہیں اور مملوک بنتے ہیں بوجہ اونکے بدل (مزدوریاں) اون فعلوں میں کہ کرتے ہوں وہ فعل مزدور مزدور رکھنے والوں کے لئے (نہ اپنے لئے) پس اگر کوئی معترض یہ کہے کہ کیا روایت کیا گیا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ جو دلالت کرے اوسپر جو تو نے ذکر کیا کہ قرآن تعلیم دینے پر مزدوری لینا منع ہے تو اوس کو جواب دیا جائیگا کہ ہاں مروی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکے اندر یہ کہ آپنے فرمایا نہ کھاؤ بذریعہ قرآن کے اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں پڑھایا کرتا تھا بعض اہل صفہ کو قرآن شریف پس ہدیہ لایا اون میں سے ایک شخص میرے لئے کمان اس شرط پر کہ میں اوس کو بوجہ اللہ قبول کروں تو میں نے اس کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپنے مجھ سے فرمایا کہ اگر تو چاہے کہ طوق پہناوے تجھے خدا تعالےٰ اُسکے عوض آگ کی کمان تو اس ہدیہ کو قبول کرے **وَقَدْ** ذَكَرْنَا ذٰلِكَ كُلَّهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسَانِيدِهَا فِيمَا تَقَدَّمَ مِنَّا مِنْ كِتَابِنَا بِالنُّونِ هٰذَا فِي بَابِ التَّزْوِيجِ عَلٰى سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ مِنْ كِتَابِ النِّكَاحِ **ثُمَّ** قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ سَعِيدِ بْنِ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

بن الشخير عن اخيه مطرف بن الشخير عن عثمان بن ابي العاص انه قال قد قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اتخذ مؤذنا لا يأخذ على اذانه اجرا فكره رسول الله صلى الله عليه وسلم الاذان بالاجر **وقد** روي في ذلك ايضا عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ما قد حدثنا احمد بن ابي عمران قال ثنا عبيد الله بن محمد بن عمر بن حفص التيمي قال اخبرنا حماد بن سلمة عن يحيى البكاء ان رجلا قال لابن عمر اني احبك في الله فقال له ابن عمر لكني ابغضك في الله لانك تبغي في اذانك اجرا وتأخذ على الاذان اجرا **فقد** ثبت بما ذكرنا كراهية الاستيجار على الاذان فالاستيجار على تعليم القرآن كذلك ايضا لان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد امر بالتبليغ عن الله ولو آية من كتاب الله واوجب الله على نبيه التبليغ عنه فقال يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك وان لم تفعل فما بلغت رسالته والله يعصمك من الناس **وقد** قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في مثل ذلك ايضا فيما حدثنا ابو بكرة وابراهيم بن مرزوق جميعا قالا ثنا ابو عاصم عن الاوزاعي عن حسان بن عطية عن ابي كبشة السلولي عن عبد الله بن عمرو بن العاص انه قال قد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بلغوا عني ولو آية من كتاب الله وحدثوا عن بني اسرائيل ولا حرج في ذلك ومن كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار **فاوجب** رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا الحديث على امته التبليغ عنه ثم قد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم بين التبليغ عنه والحديث عن غيره فقال وحدثوا عن بني اسرائيل ولا حرج اي ولا حرج عليكم في ان لا تحدثوا عنهم في ذلك فالاستجعال على ذلك استجعال على الفرض فمن استجعل جعلا على عمل يعمله فيما افترض الله عليه فذلك عليه حرام لانه انما يعمله لنفسه ليؤدي به فرضا عليه ومن استجعل جعلا على عمل يعمله لغيره من رقية او غيرها وان كانت بقرآن او علاج وما اشبه ذلك فذلك جائز والاستجعال عليه حلال فيصح بما ذكرنا معاني ما قد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب من النهي ومن الاباحة ولا يتضاد ذلك كما بيناه وهذا كله قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمة الله عليهم

(ترجمہ) اور ہم اس تمام کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کر چکے ہیں معہ انکی تمام سندوں کے پہلے اسی کتاب میں کتاب النکاح کے باب نکاح کرنے میں کسی سورت قرآن کے عوض سے پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی اس بارہ میں وہ روایت ہے جو بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن حسان نے کہا۔ حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے روایت کی ابو مسعود سعید بن ایاس جریری سے انہوں نے ابو العلاء یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے انہوں نے اپنے بھائی مطرف بن شخیر سے انہوں نے عثمان بن ابی عاص سے کہ انہوں نے کہا فرمایا مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرا کسیکو موذن جو اذان پر مزدوری نہ لے پس برا جانا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اذان کو بعوض اُجرت کے اور اس بارہ میں عبد اللہ بن عمر رضے اللہ عنہ سے بھی وہ مروی ہے جو بیان کی ہم سے احمد بن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن محمد بن عمر بن حفص تیمی نے کہا خبر دی ہم کو حماد بن سلمہ نے یحیے بکاء سے کہ ایک شخص بولا حضرت ابن عمر سے کہ میں محبت رکھتا ہوں آپسے اللہ واسطے کی تو ابن عمر نے اوس سے فرمایا لیکن میں بغض رکھتا ہوں تجھ سے اللہ واسطے کیونکہ تو اپنی اذان پر مزدوری تلاش کرتا ہے۔ اور اپنی اذان پر مزدوری لیتا ہے پس ثابت ہوا ذکر سابق سے کہ وہ ہونا مزدوری لینے کا اذان پر پس مزدوری لینا تعلیم قرآن شریف پر بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے کے احکام پہونچانے کا حکم کیا گیا ہے اگرچہ قرآن شریف کی ایک آیت ہی ہو اور واجب کیا اللہ تعالے نے اپنے نبی پر تبلیغ کو اوسکی چنانچہ ارشاد ہے ای رسول تبلیغ کرو اوسکی جو تیری طرف نازل کیا گیا تیرے پروردگار کی جانب سے

اور اگر نہ کرے تو ایسا تو نہ تبلیغ کی تونے اپنی رسالت کی اور اللہ تعالےٰ محفوظ رکھیگا تجھ کو لوگوں سے اور بینک فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے بارہ میں وہ جو بیان کیا ہم سے ابوبکرہ اور ابراہیم بن مرزوق نے دونوں نے کہا۔ حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے اوزاعی سے انہوں نے روایت کی حسان بن عطیہ سے انہوں نے ابوکبشہ سلولی سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہونچاؤ مجھسے اگرچہ قرآن شریف کی ایک آیت ہی ہو اور حدیث بیان کرو بنی اسرائیل سے اور نہیں ہے کوئی گناہ اس میں یعنی نہیں ہے کوئی گناہ تم پر اس میں کہ نہ حدیث لو تم اونسے اس میں تو مزدوری لینا اس پر مزدوری لینا ہے فرض پر اور جو شخص لیتا ہے مزدوری ایسے کام پر کہ کرتا اوسکو بوجہ فرض کردہ خدا تعالےٰ کے اوسپر تو یہ او سکے لئے حرام ہے کیونکہ وہ بجز اسکے نہیں کہ کرتا اوس کام کو اپنی ذات کیلئے تاکہ ادا کرے اپنے اوپر کے فرض کو اور جو لے مزدوری ایسے کام پر کہ کرے اوسکو اپنے غیر کے لئے منتر وغیرہ اگرچہ وہ قرآن شریف یا علاج یا اسکے مشابہ سے ہو تو وہ جائز ہے اور اوسپر مزدوری لینا حلال ہے پس صحیح ہو گئے ہمارے اس بیان سے معنے ممانعت اور اباحت کے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسباب میں روایت کئے گئے اور اون میں تضاد نہ رہا تاکہ باہم منافی ہو جاتے اور یہ تمام امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا قول ہے۔

بَابُ الْجُعْلِ عَلَى الْحِجَامَةِ هَلْ يَطِيبُ لِلْحَجَّامِ أَمْ لَا

باب پچھنے لگانے کی مزدوری کے بیان میں کہ آیا وہ لگانے والے کیواسطے اچھی ہے یا نہ

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَدْ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَدْ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اِنَّ كَسْبَ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ قَالَ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **وَحَدَّثَنَا** يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ جَمِيعًا قَالَا ثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا رَبَاحُ بْنُ اَبِي مَعْرُوفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ السُّحْتِ كَسْبَ الْحَجَّامِ **حَدَّثَنَا** فَهْدُ ابْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا اَبُو شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **وَحَدَّثَنَا** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُودِ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ قَدْ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ كَسْبَ الْحَجَّامِ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ اَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا عَوْنُ بْنُ اَبِي جُحَيْفَةَ اَنَّهُ قَالَ قَدِ اشْتَرٰى اَبِي حَجَّامًا فَكَسَرَ مَحَاجِمَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَتِ لِمَ كَسَرْتَهَا فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ **قَالَ** اَبُو جَعْفَرٍ فَلَيْسَ فِي هٰذَا دَلِيلٌ عَلٰى تَحْرِيمِ كَسْبِ الْحَجَّامِ وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَتَيْنَا بِهِ لِئَلَّا يَتَوَهَّمَ مُتَوَهِّمٌ اَنَّا قَدْ اَغْفَلْنَاهُ وَاِنَّمَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ كَرَاهِيَةُ اَبِي جُحَيْفَةَ لِذٰلِكَ فَقَطْ **فَاَمَّا** فِي ذٰلِكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْيِهِ عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ فَهُوَ مَا يُبَاعُ بِهِ الدَّمُ لَا غَيْرُ ذٰلِكَ **فَذَهَبَ** قَوْمٌ اِلٰى كَرَاهِيَةِ كَسْبِ الْحَجَّامِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ

الآثار ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہارون بن اسماعیل خزاز نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن مبارک نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن ابی کثیر نے ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ سے کہ سائب بن یزید نے حدیث بیان کی اون سے کہ رافع بن خدیج نے حدیث بیان کی اون سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک پیشہ پچھنے لگانے والے کا بُرا ہے حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن بکر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے اوزاعی نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے یحیی بن ابی کثیر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے سائب بن یزید نے کہا سنا میں نے رافع بن خدیج کو حدیث بیان کرتے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل اور حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے اور ابراہیم بن مرزوق نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے رباح بن ابی معروف نے عطا سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک پیشہ پچھنے لگانے کا حرام ہے۔ حدیث بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو شہاب نے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل اور حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن جارود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن بیان واسطی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن سعید قطان نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد العزیز بن زیاد نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہ انہوں نے فرمایا بیشک حرام بتایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشہ پچھنے لگانے والے کا حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا خبر دی ہم کو سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عون بن ابی جحیفہ نے کہ انہوں نے فرمایا کہ خریدا میرے باپ نے ایک پچھنے لگانے والے کو پس توڑ ڈالے انہوں نے پچھنے لگانے کے آلات میں نے کہا اے باپ کیوں توڑ دیا آپ نے ان کو تو انہوں نے فرمایا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا خون کی قیمت سے ابو جعفر کہتے ہیں اور نہیں ہے اس میں کوئی دلیل پیشہ پچھنے لگانے والے کے حرام ہونے پر لیکن بجز اسکے نہیں کہ لائے ہم اس حدیث کو تاکہ کوئی وہم کرنے والا یہ وہم نہ کرے کہ ہم نے اوس سے غفلت کی البتہ اس حدیث میں صرف ابو جحیفہ کا اوس کو برا سمجھنا ہے رہا اسکے اندر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنا یہ کہ آپ نے منع فرمایا خون کی قیمت سے تو اوس سے مراد وہی قیمت ہے جسکے عوض خون فروخت کیا جائے نہ کچھ اور پس گیا ایک گروہ پیشہ پچھنے لگانے کی کراہت کی جانب اور دلیل پکڑی اس مذہب میں ان احادیث سے **قولھم وخالفھم** فِی ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنَّ کَسْبَ الْحَجَّامِ کَسْبٌ دَنِیٌّ نَسْتَحِبُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یُنَزِّہَ نَفْسَہٗ عَنْہُ وَ یُکْرَہُ لَہٗ ذٰلِکَ فَاَمَّا اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِکَ فِیْ نَفْسِہٖ حَرَامًا فَلَا **وَاحْتَجُّوْا** فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْمُؤَذِّنُ قَالَا ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا وُہَیْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْعَبَّاسِ اَنَّہٗ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَی الْحَجَّامَ اَجْرَہٗ فِیْ ذٰلِکَ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ الْحَکَمِ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاؤُدَ بْنِ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا سَہْلُ بْنُ بَکَّارٍ قَالَا ثَنَا وُہَیْبٌ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ **وَحَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِیِّ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ اِلٰی غُلَامٍ حَجَّامٍ فَجَاءَ فَحَجَمَہٗ فَاَعْطَاہُ اَجْرَہٗ مُدًّا اَوْ نِصْفَ مُدٍّ وَلَوْ کَانَ حَرَامًا لَمْ یُعْطِہٖ ذٰلِکَ **حَدَّثَنَا** الْحُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ الْفِرْیَابِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِیِّ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَی الْحَجَّامَ اَجْرَہٗ وَلَوْکَانَ حَرَامًا لَمْ یُعْطِہٖ ذٰلِکَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ حَجَّامًا کَانَ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْ طَیْبَۃَ الْحَجَّامُ حَجَمَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاہُ اَجْرَہٗ وَحَطَّ عَنْہُ طَائِفَۃً مِّنْ غَلَّتِہٖ اَوْ وَضَعَ عَنْہُ اَھْلُہٗ طَائِفَۃً مِّنْ غَلَّتِہٖ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَوْ کَانَ حَرَامًا لَمَا اَعْطَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ کَثِیْرِ بْنِ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِ احْتَجَمَ فَاَمَرَ الْحَجَّامَ بِصَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ وَاَمَرَ مَوَالِیَہٗ اَنْ یُّخَفِّفُوْا عَنْہُ مِنَ الْخَرَاجِ شَیْئًا وَحَدَّثَنَا فَھْدُ بْنُ سُلَیْمٰنَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سُلَیْمٰنَ بْنِ قَیْسٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا اَبَا طَیْبَۃَ الْحَجَّامَ فَحَجَمَہٗ فَسَاَلَہٗ کَمْ ضَرِیْبَتُکَ فَقَالَ ثَلٰثَۃُ اَصْوُعٍ فَوَضَعَ عَنْہُ صَاعًا مِّنْھَا وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سُلَیْمٰنَ بْنِ قَیْسٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَکَرَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ ذٰلِکَ اَیْضًا سَوَاءً (**ترجمہ**) اوراس کے اندر دوسروں نے مخالفت کی اور کہا کہ پچھنے لگانے کا پیشہ پلید پیشہ ہے تو مکروہ ہے آدمی کے واسطے یہ کہ پلید کرے اپنے آپ کو اور خبیس بنائے اوسکو اس فعل سے رہا یہ کہ وہ فی نفسہ حرام ہو سو ایسا نہیں ہے اور استدلال کیا ہے اندر اوس سے جو حدیث بیان کی ہم سے یونس اور بیہر موذن نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن حسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے انہوں نے عبد اللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے انہوں نے کہا پچھنے لگوائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور دی پچھنے لگانے والے کو مزدوری اوسکی اور حدیث بیان کی ہم سے حسین بن حکم جیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان بن مسلم نے تحویل اور حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد بن موسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سہل بن بکار نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے پھر ذکر کیا اوس اسناد سے اوسی کی مثل اور حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے جابر جعفی سے کہ انہوں نے کہا سنا میں نے شعبی کو حدیث بیان کرتے ہوئے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا پچھنے لگانے والے لڑکے کی جانب کسیکو پس وہ آیا اور اوس نے پچھنے لگائے حضور کے پس دی آپنے مزدوری ایک مد یا آدھا مد اور اگر وہ حرام ہوتا تو نہ دیتے آپ اوسی کو یہ مزدوری حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا خبر دی ہم کو محمد بن یوسف فریابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے روایت کی جابر جعفی سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے کہ انہوں نے کہا پچھنے لگوائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور دی پچھنے لگانے والے کو مزدوری اوسکی اور اگر حرام ہوتا تو نہ دیتے آپ اوس کو یہ مزدوری حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو طالب سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے کہ ایک پچھنے لگانے والے کو ابوطیبہ کہا جاتا تھا اوسنے پچھنے لگائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس دی آپنے اوسکو مزدوری اوسکی اور کم کر دیا اوس کی مزدوری میں سے ایک حصہ یا معاف کر دیا اوسکے مالکوں نے ایک حصہ اوسکی مزدوری کا پس ابن عباس نے کہا کہ اگر حرام ہوتی مزدوری اسکی تو نہ دیتے اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور حدیث بیان کی ہم سے

عبدالرحمٰن بن جارود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن کثیر بن عفیر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے یحییٰ بن ایوب نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابوزبیر سے انہوں نے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے پھر حکم دیا پچھنے لگانیوالے کیلئے ایک صاع گیہوں کا اور حکم دیا اوسکے مالکوں کو کہ کم کرلیں اوسکے خراج سے کچھ اور حدیث بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوغسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے روایت کی ابوبشر سے انہوں نے سلیمان بن قیس سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلایا ابوطیبہ پچھنے لگانے والے کو پس اوس نے پچھنے لگائے آپ کے پھر دریافت کیا آپ نے کیا ہے خریبہ تیرا اوس نے کہا تین صاع (گیہوں کے) پس آپ نے ادن میں سے ایک صاع معاف کردیا اور حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے سلیمان بن قیس سے انہوں نے جابر سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کیا اس حدیث کو بعینہ اسی کی مثل **قوله وحدثنا** ابراهيم بن ابي داود قال ثنا آدم بن ابي اياس قال ثنا ورقاء بن عمر عن عبد الاعلى عن ابي جميلة عن علي قال احتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم واعطى الحجام اجره.

حدثنا محمد بن النعمان قال ثنا الحميدي قال ثنا سفيان عن ابي الزبير عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال في كسب الحجام اعلفه الناضح او قال اعلف ذلك الناضح **حدثنا** ابراهيم بن ابي داود قال ثنا عمرو بن عون ح وقد حدثنا ابو امية محمد بن ابراهيم قال ثنا المعلى بن منصور قالا ثنا خالد بن عبد الله عن يونس بن عبيد عن محمد بن سيرين عن انس بن مالك قال احتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم واعطى الحجام اجره **وحدثنا** ابراهيم بن ابي داود قال ثنا يوسف بن عدي قال ثنا ... عن انس ان ابا طيبة حجم النبي صلى الله عليه وسلم وهو صائم فاعطاه اجره قال ولو كان حراما لم يعطه **حدثنا** ابراهيم بن مرزوق قال ثنا عبد الله بن بكر السهمي قال ثنا حميد الطويل انه قال سئل انس عن كسب الحجام فقال احتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم حجمه ابو طيبة الحجام فامر له رسول الله صلى الله عليه وسلم بصاعين من طعام وكلم مواليه فخففوا عنه من غلته شيئا ففعلوا ذلك **وحدثنا** يونس قال اخبرنا عبد الله بن وهب قال اخبرني سفيان الثوري ان حميدا قد حدثهم عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله **وقد** حدثنا يونس ايضا قال ثنا عبد الله بن وهب قال اخبرني مالك بن انس عن حميد الطويل عن انس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ذكر هذا الحديث ايضا مثل ذلك سواء **وقد** حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا علي بن معبد قال ثنا اسمعيل بن جعفر عن حميد الطويل عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

(ترجمہ) اور حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے آدم بن ابی ایاس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ورقا بن عمر نے انہوں نے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے ابوجمیلہ سے انہوں نے حضرت علی سے کہ پچھنے لگوائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور دی پچھنے لگانے والے کو اوسکی مزدوری حدیث بیان کی ہم سے محمد بن نعمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمیدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی ابوزبیر سے انہوں نے جابر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھنے لگانے والے غلام کی مزدوری کے بارہ میں کہ کھلا دیا کرا اپنے پانی ڈھونے والے اونٹ کو یا فرمایا کھلاؤ اسے یہ اپنے پانی لانے والے اونٹ کو۔ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی داؤد

نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن عمران نے تحویل اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے ابوامیہ محمد بن ابراہیم نے کہا۔
حدیث بیان کی ہم سے معلی بن منصور نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبد اللہ نے وہ روایت کرتے ہیں
یونس بن عبید سے وہ محمد بن سیرین سے وہ انس بن مالک سے کہا پچھنے لگوائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دی
پچھنے لگانیوالے کو اوسکی مزدوری اور حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف
بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قاسم بن مالک نے انہوں نے روایت کی عاصم سے انہوں نے انس سے کہا ابو طیبہ نے
پچھنے لگائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حالانکہ آپ روزہ دار تھے پس دی آپنے مزدوری اوسکی کہا اور اگر حرام ہوتی
تو نہ دیتے آپ اوسکو حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن بکر سہمی نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے حمید طویل نے کہ انہوں نے کہا دریافت کیا گیا حضرت انس سے پچھنے لگانیوالے کے پیشہ کے بارہ
میں تو انہوں نے جواب دیا کہ پچھنے لگوائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ابو طیبہ پچھنے لگانے والے نے پچھنے لگائے
آپکے پس آپنے اوسکے لئے گیہوں کے دو صاعوں کا حکم دیا اور اوسکے مالکوں سے سفارش کی تاکہ وہ اوسکی مزدوری سے
کچھ کم کردیں پس انہوں نے ایسا ہی کیا اور حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن وہب نے کہا خبر دی
مجھکو سفیان ثوری نے کہ حمید نے حدیث بیان کی اونسے انس سے انہوں نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے اوسکی مثل اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے یونس نے بھی کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا
خبر دی مجھ کو مالک بن انس نے انہوں نے روایت کی حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک رضہ سے انہوں نے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کیا اس حدیث کو بھی بعینہٖ اوسی کی مثل **قوله** ففی هذه الآثار اباحة
كسب الحجام واحتمل ان يكون ذلك قد تاخر عن النهي الذي قد ذكرناه او تقدمه **فنظرنا** في ذلك فاذا يونس
قد حدثنا عبد الله بن يوسف ح وحدثنا ربيع المؤذن قال اخبرنا شعيب بن الليث قالا ثنا الليث عن يزيد
بن ابي حبيب عن ابي عفير الانصاري عن محمد بن سهل بن ابي حثمة عن محيصة بن مسعود الانصاري انه
قد كان له غلام حجام يقال له نافع ابو طيبة فانطلق الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله عن خراجه
فقال لا تقربنه فرد ذلك على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اعلف به الناضح اجعلوه في كرشه **حدثنا**
ابو بكرة قال ثنا عمر بن يونس قال ثنا عكرمة بن عمار قال ثنا طارق بن عبد الرحمن ان رافع بن رافع او رافع بن رافع الشك
منهم في ذلك قد كان جاء الى مجلس الانصار فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كسب الحجام وامرنا ان نطعمه نواضحنا **حدثنا**
حدثنا فهد بن سليمان قال ثنا عبد الله بن صالح الكاتب قال حدثني الليث قال حدثني عبد الرحمن بن خالد بن مسافر عن
ابن شهاب عن حرام بن سعد بن محيصة عن محيصة رجل من بني حارثة انه قد كان له حجام واسم الرجل محيصة فسأل رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فنهاه ان ياكل كسبه ثم عاد فنهاه ثم عاد فنهاه ثم عاد فنهاه فلم يزل يراجعه حتى قال له رسول الله صلى
الله عليه وسلم اعلف كسبه ناضحك واطعمه رقيقك **وحدثنا** اسمعيل بن يحيى المزني قال ثنا محمد بن ادريس قال ثنا
سفيان عن الزهري عن حرام بن سعد بن محيصة ان محيصة سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر مثله **حدثنا**
اسمعيل بن يحيى المزني قال ثنا محمد بن ادريس قال ثنا محمد بن اسمعيل بن ابي فديك المدني حدثنا محمد بن عبد الرحمن
بن المغيرة بن ابي ذئب عن ابن شهاب عن حرام بن سعد بن محيصة الحارثي عن ابيه انه سأل رسول الله

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَہْبٍ اَنَّ مَالِکًا اَخْبَرَہٗ عَنْ ابْنِ شِہَابٍ الزُّہْرِیِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَیِّصَۃَ اَحَدِ بَنِیْ حَارِثَۃَ عَنْ اَبِیْہِ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ (ترجمہ) پس ان احادیث میں مباح ہونا حجام کے کسب کا ہے تو ہوسکتا ہے کہ یہ احادیث اوس نہی سے موخر ہوں جسکا ہم ذکر کرچکے اور ہوسکتا ہے کہ مقدم ہوں پس ہم نے اس میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ یونس حدیث بیان کرتے ہیں ہم سے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن یوسف نے تحویل اور حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا خبر دی ہم کو شعیب بن لیث نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے انہوں نے روایت کی یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوعفیر انصاری سے انہوں نے محمد بن سہل بن ابی حثمہ سے انہوں نے محیصہ بن مسعود انصاری سے کہ اون کا ایک غلام پچھنے لگایا کرتا تھا۔ جسکو نافع اور ابوطیبہ کہتے تھے پس گئے وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور دریافت کیا آپ سے اوسکی آمدنی کے بارہ میں تو آپنے فرمایا مت قریب جا تو اوسکے پھر دوبارہ ذکر کیا اس کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو آپنے فرمایا کہلادے اوس کو اپنے اونٹ کو یعنی اخرج کر اسکو اوسکی گھاس میں حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عکرمہ بن عمار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے طارق بن عبدالرحمن نے کہ رافعہ بن رافع یا رافع بن رافعہ شک راویوں کی طرف سے ہے آئے انصار کی مجلس میں اور کہنے لگے منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگانے کے پیشہ سے اور ہم کو حکم دیا کہ اوسکی مزدوری اپنے اونٹ کو کہلاویں اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح کاتب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبدالرحمن بن خالد بن مسافر نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے انہوں نے حرام بن سعد بن محیصہ سے انہوں نے محیصہ سے یہ ایک شخص ہیں قبیلہ بنی حارثہ کے کہ ایک غلام پچھنے لگانے والا تھا پس محیصہ نے دریافت کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکے بارہ میں پس آپنے منع فرمایا اوسکی کمائی کھانے سے پھر لوٹے وہ پھر منع کیا آپ نے اوسکو پھر لوٹے وہ پھر منع کیا آپنے اوسکو پس ہمیشہ لوٹتے رہے وہ یہانتک کہ (آخر میں) فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہلا اوسکی کمائی اپنے اونٹ کو اور کہلا اپنے غلام کو اور حدیث بیان کی ہم سے اسماعیل بن یحیی مزنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ حرام بن سعد بن محیصہ سے کہ محیصہ نے دریافت کیا رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے پس ذکر کیا اوسی کی مثل حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن یحیی مزنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل بن ابی فدیک مدنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبدالرحمن بن مغیرہ بن ابی ذئب نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے انہوں نے حرام بن سعد بن محیصہ حارثی سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ انہوں نے دریافت کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کیا اوسی کی مثل حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے پس ذکر کیا اس اسناد سے اوسی کی مثل حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ مالک نے خبر دی اون کو ابن شہاب زہری سے انہوں نے روایت کی حرام بن محیصہ سے جو بنی حارث میں کے ایک شخص ہیں انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے پس ذکر کیا اوسی کی مثل **قولہ**

قال ماذکرنا ان ما کان من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک من الاباحۃ فی ھذا انما کان بعد ما نھاہم عنہ نھیا عاما مطلقا علی ما فی الآثار الاول وفی اباحۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یطعم الرقیق او الناضح دلیل علی انہ لیس بحرام الا تری ان المال الحرام الذی لا یحل اکلہ لا یحل لہ ان یطعمہ رقیقہ ولا ناضحہ لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الرقیق اطعموھم مما تاکلون فلما ثبت اباحۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمحیصۃ ان یعلف ذلک ناضحہ ویطعم رقیقہ من کسب حجامہ دل ذلک علی نسخ ما تقدم من نھیہ عن ذلک وثبت حل ذلک لہ ولغیرہ وھذا قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمۃ اللہ علیہم وھذا ھو النظر عندنا ایضا لانا قد راینا الرجل یستاجر الرجل یفصد لہ عرقا او یبزغ لہ حمارا فیکون ذلک جائزا والاستیجار علی ذلک جائز فالحجامۃ ایضا کذلک وقد روی فی ذلک ایضا عمن بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حدثنا یونس قال ثنا عبد اللہ بن وھب قال اخبرنی موسی بن علی بن رباح اللخمی عن ابیہ قال کنت عند عبد اللہ بن العباس رضی اللہ عنہما فاتتہ امراۃ فقالت لہ ان لی غلاما حجاما وان اھل العراق یزعمون انی اکل من الدم فقال لھا عبد اللہ بن عباس لقد کذبوا انما تاکلین من خراجہ غلامک حدثنا یونس قال ثنا عبد اللہ بن یوسف حدثنا اللیث قال وحدثنی ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن الرائی ان الحجامین قد کان لھم سوق علی عہد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد حدثنا یونس قال ثنا عبد اللہ بن یوسف حدثنا اللیث انہ قال وقد اخبرنی یحیی بن سعید الانصاری ان المسلمین لم یزالوا مقرین باجر الحجامۃ ولا ینکرونھا (ترجمہ) پس اس بیان مذکور سے ثابت کی اسپر کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکے مباح ہونیکا جو ثبوت ہے یہ بعد ہی اوسکے کہ منع فرمایا آپؐ اوس سے عام طور پر ہر صورت میں جیسا کہ پہلی حدیثوں میں گذرا اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ امر مباح کرنے میں کہ کھلا دی جای (مزدوری اوسکی) غلام یا اونٹ کو دلیل ہے اسپر کہ وہ حرام نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ مال حرام جسکا کھانا حلال نہیں وہ سکا اپنے غلام یا اپنے اونٹ کو کھلانا بھی درست نہیں اسلئے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلام کے بارہ میں ارشاد فرمایا کہ کھلاؤ اونکو اوس مال سے جو تم کھاتے ہو پس جبکہ ثابت ہوگیا مباح فرمانا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محیصہ کے لئے یہ کہ کھلاوے اوسے اپنے اونٹ کو یا کھلاوے اپنے غلام کو پچھنے لگانیکی مزدوری سے تو دلیل ہوا یہ آپ کے منع فرمانیکے منسوخ ہونے پر جو پہلے گذرا اور ثابت ہوا حلال ہونا اسکا خود اوسکے اور اوسکے غیر کے لئے اور یہ ہی قول امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے اور ہمارے نزدیک غور کا مقتضے بھی یہ ہی ہے کیونکہ ہم نے دیکھا کہ ایک شخص دوسرے کو مزدور رکھتا ہے اس کام کے لئے کہ فصد کھولے اوسکی رگ کی پس ہوگیا یہ جائز اور اسپر اجرت لینا بھی جائز ہے لہذا پچھنے لگانے کا بھی یہی حکم ہوگا اور اس باب میں صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم کی بھی روایات ہیں (مثلا) وہ جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا خبر دی مجھکو موسی بن علی بن رباح لخمی نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے کہا تھا میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس کہ آئی اوسکے پاس ایک عورت اور کہنے لگی کہ میرا ایک غلام پچھنے لگاتا ہے۔ اور اہل عراق کہتے ہیں کہ میں خون کی قیمت کھاتی ہوں تو عبد اللہ بن عباس نے اوس سے فرمایا بیشک جھوٹے ہیں وہ لوگ اسکے سوا نہیں کہ تو اپنے غلام کی آمدنی کھاتی ہے (اور یہ جائز ہے) حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھسے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن رائی نے کہ پچھنے لگانے والوں کا حضرت عمر بن خطاب کے زمانہ میں ایک بازار تھا اور حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان

کہا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے کہ انہوں نے کہا خبر دی مجھکو یحییٰ بن سعید انصاری نے کہ مسلمان ہمیشہ سے اقرار کر لیتے اپنے پچھنے لگانے کی مزدوری کا اور نہیں انکار کیا انہوں نے دینے سے۔

بَابُ اللُّقَطَةِ وَالضَّوَالِّ

باب پڑی ہوئی اور گم شدہ چیز کے احکام میں

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ الْجَذْمِیِّ عَنِ الْجَارُوْدِ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَزِيْدَ اَخِیْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ الْجَذْمِیِّ عَنِ الْجَارُوْدِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ ضَالَّةَ الْمُسْلِمِ وَالْمُؤْمِنِ حَرَقُ النَّارِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ ابْنِ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا يَحْيٰی بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ قَدْ كُنَّا قَدِمْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ نَفَرٍ مِّنْ بَنِیْ عَامِرٍ فَقَالَ اَلَا اَحْمِلُكُمْ فَقُلْتُ اِنَّا نَجِدُ فِی الطَّرِيْقِ هَوَامِیَ الْاِبِلِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ ضَالَّةَ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ **فَذَهَبَ** قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الضَّوَالَّ حَرَامٌ اَخْذُهَا عَلٰی كُلِّ حَالٍ لِلتَّعْرِيْفِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ **وَخَالَفَهُمْ** فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنَّهٗ لَمْ يُرِدِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَا ذَكَرْنَا فِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ تَحْرِيْمَ اَخْذِ الضَّالَّةِ لِلتَّعْرِيْفِ وَاِنَّمَا اَرَادَ اَخْذَهَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ **وَقَدْ** بَيَّنَ مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ الْجَذْمِیِّ عَنِ الْجَارُوْدِ اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عَلٰی اِبِلٍ عِجَافٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَمُرُّ بِالْجُرْفِ فَنَجِدُ اِبِلًا فَنَرْكَبُهَا فَقَالَ اِنَّ ضَالَّةَ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ **فَكَانَ** سُؤَالُهُمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَخْذِهَا لِاَنْ يَرْكَبُوْهَا لَا لِاَنْ يُعَرِّفُوْهَا فَاَجَابَهُمْ بِاَنْ قَالَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ اَیْ اِنَّ ضَالَّةَ الْمُسْلِمِ حُكْمُهَا اَنْ تُحْفَظَ عَلٰی صَاحِبِهَا حَتّٰی تُؤَدّٰی اِلٰی صَاحِبِهَا لَا لِاَنْ يُنْتَفَعَ بِهَا لِرُكُوْبٍ وَلَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَبَانَ بِذٰلِكَ مَعْنٰی هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَنَّ ذٰلِكَ عَلٰی مَا قَدْ ذَكَرْنَا

(ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے روایت کی ایوب سے انہوں نے ابو العلاء یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے انہوں نے ابو مسلم جذمی سے انہوں نے جارود سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بیشک گم ہوئی چیز مسلمان کی جلن ہے آگ کی۔ **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن علی بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قتادہ نے انہوں نے روایت کی یزید مطرف کے بھائی سے انہوں نے ابو مسلم جذمی سے انہوں نے جارود سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے فرمایا بیشک گم ہوئی چیز مسلمان کی (یا کہا) مومن کی جلن ہے آگ کی **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن علی بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان بن مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث بیان کی مجھسے حمید طویل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن نے انہوں نے مطرف بن شخیر سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ انہوں نے کہا کہ

ہم آئے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بنی عامر کے گروہ میں پس آپنے ہم سے فرمایا کیا تمکو سوار نہ کردوں (سواری
دشمنی وغیرہ پر) تو ہم نے عرض کیا بیشک ہم پاتے ہیں راستہ میں اونٹ پس نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک
گم شدہ مسلمان کا سوزش ہے آگ کی پس گیا ایک گروہ اسطرف کہ گم شدہ کا لینا حرام ہے ہر حال میں (خواہ) تشہیر کیلئے
لے یا اسکے غیر کے۔ لئے اور اسکے اندر ان احادیث سے استدلال کرتے ہیں اور مخالفت کی اونکی اسکے اندر دوسروں نے اور
کہا کہ نہیں ارادہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے جو ان احادیث میں مذکور ہے بہ نیت تشہیر گم شدہ چیز کا لینا (بھی)
حرام ہے بلکہ اسکے سوا دوسری نیت سے لینا مراد لیا اور اونکے اس مذہب کو اوس حدیث نے ثابت کردیا جو بیان کی ہم سے
ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت
کی خالد حذاء سے انہوں نے یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے انہوں نے ابو مسلم جذمی سے انہوں نے جارود سے کہا ہم آیا کرتے
تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حالانکہ ہم دبلے اونٹوں پر ہوتے تھے پس ہم نے عرض کیا اے رسول
خدا بیشک ہم گذرتے ہیں جو ہو پر اور پاتے ہیں اوسجگہ اونٹ تو کیا سوار ہو جایا کریں ہم ان اونٹوں پر تو آپنے فرمایا بیشک گم ہوئی
چیز مسلمان کی جلن ہے آگ کی **پس** تھا سوال اونکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونکے لے لینے کا تاکہ سوار ہوں
اوسپر نہ اسلئے کہ تشہیر کریں اونکی پس جواب دیا اونکو بان طور کہ فرمایا گم ہوئی چیز مسلمان کی سبب جلنے کا آگ میں یعنی
مسلمان کی گم ہوئی چیز کا حکم یہ ہے کہ حفاظت کی جائے اوسکی اوسکے مالک کے لئے یہانتک کہ ٹھکانا پکڑے وہ اپنے
مالک کی طرف نہ اسلئے کہ نفع حاصل کرے اوس سے سوار ہونیکا یا اسکے سوا اور کوئی پس ظاہر ہوگئے اس سے معنے اوس
حدیث کے اور یہ کہ اوسکے معنے ہمارے ذکر کے موافق ہیں۔ **قولہ روفد** کان مما احتجھم بذلک **ایضا**
مَنْ قَدْ حَرَّمَ اَخْذَ الضَّالَّةِ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلٰى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ
عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ الْمُنْذِرِ اَنَّهٗ قَالَ قَدْ كُنْتُ بِالْبَوَازِيْجِ مَوْضِعٌ فَرَاحَتِ الْبَقَرُ فَرَاٰى فِيْهَا جَرِيْرٌ بَقَرَةً اَنْكَرَهَا
فَقَالَ لِلرَّاعِيْ مَا هٰذِهِ الْبَقَرَةُ قَالَ بَقَرَةٌ لَحِقَتْ بِالْبَقَرِ لَا اَدْرِيْ لِمَنْ هِيَ فَاَمَرَ بِهَا جَرِيْرٌ فَطُرِدَتْ حَتّٰى تَوَارَتْ
ثُمَّ قَالَ قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَاْوِيْ الضَّالَّةَ اِلَّا ضَالٌّ **قَالُوْا** فَهٰذَا الْحَدِيْثُ
اَيْضًا يُحَرِّمُ اَخْذَ الضَّالَّةِ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْاٰخَرِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ هُوَ ذٰلِكَ الْاِيْوَاءُ
الَّذِيْ لَا تَعْرِيْفَ مَعَهٗ **فَاِنَّهٗ** قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ **اَيْضًا** مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ
اَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ قَدْ اَخْبَرَهُمْ عَنْ اَبِيْ سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ
خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اٰوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا **حَدَّثَنَا**
اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ
بِاِسْنَادِهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ اَيْضًا سَوَاءً **فَبَيَّنَ** رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنِ الَّذِيْ يَكُوْنُ بِاِيْوَاءِ الضَّالَّةِ ضَالًّا وَاَنَّهُ الَّذِيْ لَا يُعَرِّفُهَا فَعَادَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اِلٰى مَعْنٰى
حَدِيْثِ الْجَارُوْدِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا **وَقَدْ** حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْمَهْدِيِّ قَالَ ثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوٗدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ اَبِيْهِ سُرَاقَةَ بْنِ
مَالِكٍ اَنَّهٗ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَرِدُ عَلٰى حَوْضِيْ اِبِلٌ اَلَا اَجْرٌ اِذَا سَقَيْتُهَا قَالَ

وَفِي الْكَبِدِ الْحَرَّاءِ أَجْرٌ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَخَاهُ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ أَيْضًا سَوَاءً وَهُوَ فِي حَالِ سَقْيِهِ إِيَّاهَا مُؤْوِلَهَا فَلَمْ يَنْهَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ الْإِيوَاءِ إِذَا كَانَ إِنَّمَا يُرِيدُ بِهِ مَنْفَعَةَ صَاحِبِهَا وَإِبْقَاءَهَا عَلَىٰ رَبِّهَا وَالثَّوَابَ فِيهَا **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ أَنَّ الْإِيوَاءَ الْمَكْرُوهَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ إِنَّمَا هُوَ الْإِيوَاءُ الَّذِي يُرَادُ بِهِ خِلَافُ حَبْسِهَا عَلَىٰ صَاحِبِهَا وَطَلَبُ الثَّوَابِ فِيهَا **(ترجمہ)** اور جو لوگ گم ہوئی چیز لینے کو حرام کہتے ہیں اونکی دلیل وہ حدیث بھی ہے جو بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعلی بن عبید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حیان تیمی نے انہوں نے ضحاک بن منذر سے انہوں نے کہا میں تھا مقام بوازیج میں پس آئیں شام کو گائیں تو دیکھا اونکے اندر جریر نے ایک غیر گائے کو پس دریافت کیا چرواہے سے یہ کونسی گائے ہے اوسنے کہا یہ گائے ہے جو باقی گاؤں کے ساتھ ہو لی ہے مجھے نہیں معلوم کہ کسکی ہے پس جریر نے حکم دیا تو وہ ہانک دی گئی یہانتک کہ وہ چھپ گئی پھر فرمایا کہ میں نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں ٹھکانے دیتا گم ہوئی چیز کو مگر گمراہ انہوں نے کہا پس یہ حدیث بھی حرام کرتی ہے گم ہوئی چیز کے لینے کو پس اون لوگوں پر دوسروں کے لئے اسمیں یہ دلیل ہے کہ ہو سکتا ہی اس سے مراد وہ ٹھکانا دینا ہو جسکے ساتھ تشہیر نہ ہو کیونکہ اسکو بھی اوس حدیث نے ثابت کر دیا ہے جو بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن ایوب نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عمرو بن حارث نے کہ بکر بن سوادہ نے خبر دی اونکو ابو سالم جیشانی سے انہوں نے روایت کی زید بن خالد جہنی سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو ٹھکانا دے گم شدہ کو پس وہ گمراہ ہے جب تک کہ نہ تشہیر کرے اوسکی حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عبد الرحمن بن وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے چچا عبد اللہ بن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عمرو بن حارث نے پھر ذکر کیا اس حدیث کو اوسکے اسناد کے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعینہ اوسکی مثل پس بیان کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے اس حدیث میں اوس شخص کو جو گم شدہ کو ٹھکانا دینے سے گمراہ ہوتا ہے کہ وہ شخص ہے جو اوسکی تشہیر نہ کرے لہذا اس حدیث کے معنے بھی وہی ہو گئے جو حدیث جارود اور عبد اللہ بن شخیر کے تھے اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن مہدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرزاق نے انہوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے انہوں نے روایت کی وائل بن داؤد سے انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن سراقہ سے انہوں نے اپنے باپ سراقہ بن مالک سے کہ وہ آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پھر عرض کیا اونسے ای رسول خدا آتے ہیں میرے حوض پر اونٹ پیاسے اونٹوں کے ساتھ جنہیں میں پانی پلاتا ہوں تو فرمایا کہ پیاسے جگر میں ثواب ہے اور حدیث بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن ربیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن ادریس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسحاق نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب زہری سے انہوں نے عبد الرحمن بن مالک بن جعشم سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ اونکے بھائی سراقہ بن مالک نے کہا میں نے عرض کیا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر ذکر کیا اس حدیث کو بعینہ اوسکی مثل اور یہ ظاہر ہے کہ وہ بوقت اون اونٹونکو پانی پلانیکے اونکو ٹھکانا دینے والے

ہیں پس نہ منع فرمایا اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس ٹہکانا دینے سے جبکہ مقصود اس سے اونکے مالک کو نفع پہونچانا اور اوسکو انکا واپس دیدینا اور اسکے اندر ثواب خیال کرنا ہو قولہ (وَقَدِ) احْتَجَّ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصُّوْفِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَسُفْيَانُ ابْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ جَمِيْعًا اَنَّ رَبِيْعَةَ بْنَ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّائِيَّ حَدَّثَهُمْ جَمِيْعًا عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ سَلَّمَ وَاَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَسَاَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَاْنُكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ قَالَ اَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَرَبِيْعَةُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ جَمِيْعًا عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُ قَالَ قَدْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ اَعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَمْ تَعْتَرِفْ فَاسْتَنْفِعْ بِهَا وَلْتَكُنْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ جَاءَ لَهَا طَالِبٌ يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَادِّهَا اِلَيْهِ **ثُمَّ** ذَكَرَنَا فِي الْحَدِيْثِ فِي الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ بِمِثْلِ مَا فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ سَوَاءً **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ اَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ يَقُوْلُ ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا سَوَاءً **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّائِيِّ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ **اَيْضًا** سَوَاءً غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فِيْ ذٰلِكَ وَلْيَكُنْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ (ترجمہ) اور پہلے قول والوں نے اپنے قول کے لئے وہ حدیث بھی دلیل میں پیش کی جو حدیث کی ہم سے یونس بن عبد الاعلی صوفی نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن وہب بن مسلم قرشی نے کہا خبر دی مجھکو عمرو بن حارث نے اور مالک بن انس اور سفیان بن سعید ثوری نے کہ ربیعہ بن ابو عبد الرحمن رای نے حدیث بیان کی اون سب سے انہوں نے روایت کی یزید منبعث کے مولا اور زید بن خالد جہنی سے کہ انہوں نے کہا آیا ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس اور میں حضور کے ساتھ تہا پس اوس نے آپسے پڑی ہوئی چیز کے بارہ میں دریافت کیا تو آپنے اوسے جواب دیا مشہور کر اوسکی تہیلی اور اوسکی ڈاٹ کو پہر ایک سال تک اوسکو مشہور کر پس اگر اوسکا مالک آجائے تو فبہا ورنہ تجھکو اختیار ہے پہر اوسنے کہا اور گم شدہ بکری اے رسول خدا تو آپنے فرمایا کہ وہ تیرے لئے ہے یا تیرے بہائی کے لئے یا بہیڑئے کے لئے اوسنے کہا پس گم شدہ اونٹ ای رسول خدا تو آپنے فرمایا اوسکے ساتھ اوسکا مشکیزہ ہے اور اوسکی جوتیاں اُتریگا پانی پر اور کہا ویگا درخت یہانتک کہ مل جاوے اپنے مالک کو حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن محمد فہمی نے کہا خبر دی ہمکو سلیمان بن بلال نے کہا حدیث بیان کی مجھسے یحیٰی بن سعید

اور ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن نے انہوں نے روایت کی یزید منبعث کے مولا سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے
کہ انہوں نے کہا دریافت کیا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پڑے ہوئے سونے اور چاندی اور ٹھیے
بارہ میں تو آپنے فرمایا پہچنو اوسکی ڈاٹ اور اوسکی تھیلی کو اور مشہور کرا وسکو ایک سال تک پس اگر تو اوسکے مالک کو نہ
جانے تو نفع حاصل کر اوس سے اور چاہئے کہ رہے وہ امانت تیرے پاس پھر اگر اوسکا طلبگار آجاوے کبھی کسیدن
تو ادا کردے وہ شی اوسکو پھر ذکر کیا ہم نے حدیث کے اندر اونٹ اور بکری کو مثل حدیث یونس کے بعینہ
حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ بن معنب نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے روایت کی ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن سے انہوں نے یزید منبعث کے مولا سے کہ
انہوں نے سنا زید بن خالد جہنی کو کہتے ہوئے پھر ذکر کیا اس حدیث کو رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے اوسکی مثل
بعینہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے روایت کی ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن سے انہوں نے یزید منبعث کے مولا سے
انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعینہ اوس حدیث کی مثل مگر یہ کہ انہیں
نہ کہا کہ اور چاہئے کہ رہے وہ امانت تیرے پاس (قولہ) **حدثنا** فهد بن سليمن وعلي بن عبد الرحمن
قالا ثنا ابن ابي مريم قال ثنا يحيى بن ايوب قال حدثني محمد بن عجلان قال حدثني القعقاع بن حكيم
عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه سئل عن ضالة الغنم فقال هي لك او
لاخيك او للذئب وسئل عن ضالة الابل فقال مالك ولها معها سقاؤها وحذاؤها دعها حتى يجدها
ربها **قالوا** ففي هذا الحديث انه قد نهاه عن اخذ ضالة الابل وامره بتركها فدل ذلك ايضا دليل
على تحريم اخذ الضوال **قيل** لهم ما في ذلك دليل على ما ذكرتموه ولكن في ذلك امر النبي صلى الله
عليه وآله وسلم اياه بترك ضالة الابل لان من شانها طلب الماء حتى يقدر على ذلك وهو لا يخاف عليها الضياع
الذي لانها قد ترد الماء وتاكل الشجر حتى يلقاها ربها فتركها افضل من اخذها وليس من اخذها
ليحفظها على صاحبها بما ثوم بذلك **وقد** سئل النبي صلى الله عليه وآله وسلم في هذا الحديث عن
ضالة الغنم فقال هي لك او لاخيك او للذئب اي لك ان تاخذها لنفسك فتكون في يدك لاخيك
او تخليها فياخذها الذئب فياكلها او يجدها ربها فياخذها **ففي** ذلك اباحة لاخذها **وقد**
روي عن عبد الله بن عمرو بن العاص عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم في ذلك **ايضا** ما قد حدثنا يونس
قال ثنا عبد الله بن وهب قال اخبرني عمرو بن الحارث وهشام بن سعد كلاهما عن عمرو بن شعيب عن ابيه
عن عبد الله بن عمرو بن العاص ان رجلا من مزينة اتى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فسأله فقال له
يا نبي الله كيف ترى في ضالة الغنم فقال طعام ماكول لك او لاخيك او للذئب احبس على اخيك
ضالته فقال له يا نبي الله وكيف ترى في ضالة الابل فقال مالك ولها معها سقاؤها وحذاؤها
ولا يخاف عليها الذئب تاكل الكلأ وترد الماء دعها حتى ياتي طالبها **ففي** هذا الحديث ايضا اباحة
اخذ الضوال التي قد يخاف عليها الضيعة وحبسها له **فدل** ذلك على ان معنى قول رسول الله صلى الله

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّ ضَالَّةَ الْمُسْلِمِ أَوِ الْمُؤْمِنِ حَرَقُ النَّارِ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَأْوِي أَوْ يُؤْوِي الضَّالَّةَ إِلَّا ضَالٌّ إِنَّمَا أَرَادَ بِذٰلِكَ الْإِيوَاءَ الَّذِي لَا تَعْرِيفَ مَعَ ذٰلِكَ وَالْأَخْذَ الَّذِي لَا تَعْرِيفَ مَعَ ذٰلِكَ أَيْضًا اللَّذَيْنِ هُمَا ضِدُّ الْحَبْسِ عَلٰى صَاحِبِ الضَّوَالِّ حَتّٰى يَتَّفِقَ مَعْنٰى حَدِيثَيْنَا هٰذَيْنِ أَوْ مَعْنٰى ذَيْنِكَ الْحَدِيثَيْنِ وَلَا يَتَضَادُّ هٰذَا الْحَدِيثُ وَذَيْنِكَ الْحَدِيثَيْنِ أَيْضًا (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے اور علی بن عبد الرحمن نے اون دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن ایوب نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی مجھسے محمد بن عجلان نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی مجھسے قعقاع بن حکیم نے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپسے دریافت کیا گیا گم ہوئے اونٹ کے بارہ میں تو حضور نے فرمایا کیا ہوا تجھکو اوسکے ساتھ اوسکا مشکیزہ ہے اور اوسکی جوتیاں چھوڑ اوسکو یہانتک کہ پاوے اوسکو مالک اوسکا انہوں نے کہا پس اس حدیث میں یہ ہے کہ آپنے منع فرمایا اوسکو گم شدہ اونٹ کے پکڑ لینے سے اور اوسکو حکم دیا کہ چھوڑ دے اسکو پس یہی دلیل ہے گم ہوئی جانوروں کے پکڑنے کی حرمت پر تو اونکو یہ جواب دیا گیا جو کچھ تم نے ذکر کیا اوسپر اسمیں کوئی دلیل نہیں لیکن اس میں منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کا ہے اوسکو گم شدہ اونٹ کے پکڑنے سے کیونکہ اوسکی شان پانی کا تلاش کر لینا ہے یہانتک کہ قادر ہو جاتا ہے وہ اوسپر اور اوسکے ضائع ہونیکا خوف اسیوجہ سے نہیں کیا جاتا کیونکہ وہ پانی پر وارد ہوتا ہے اور درخت کہاتا ہے یہانتک کہ پاوے اوسکو مالک اوسکا لہذا چھوڑ دینا اوسکا بہتر ہے اوسکے پکڑنے سے اور نہیں ہے وہ شخص کہ پکڑے اوسکو تاکہ حفاظت کرے اوسکی اوسکے مالک کے لئے گناہگار اسوجہ سے اور بیشک دریافت کئے گئے نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم اس حدیث میں بکری گم ہوئی سے تو آپنے فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے بہائی کی یا بہیڑیے کی یعنے تیرے لئے جائز ہے کہ پکڑے تو اوسکو اپنے لئے تاکہ رہے وہ تیرے قبضہ میں تیرے بہائی کے واسطے یا چھوڑ دیگا تو اوسکو پس پکڑ لیگا اوسکو بہیڑیا اور کہا لے گا اوسکو یا پاویگا اوسکو مالک اوسکا پس پکڑ لے جائیگا پس اس میں اوسکے پکڑنے کی اباحت (مذکور) ہے اور بیشک روایت کیا گیا عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے انہوں نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نیز اسبارہ میں وہ حدیث جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا خبر دی مجھکو عمرو بن حارث اور ہشام بن سعد نے دونوں نے روایت کی عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ ایک شخص قبیلہ مزینہ کا آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور دریافت کرنے لگا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کیا خیال ہے آپکا گئی ہوی بکری کے اندر تو آپنے فرمایا کہ وہ یا تیرے کہانے کی چیز ہے یا تیری بہائی کے یا بہیڑیے کے بند رکہ اپنے بہائی کے لئے گمی ہوئی بکری اوسکی پہر اوسنے کہا ای رسول خدا کیا فرماتے ہیں آپ گمے ہوئے اونٹ کے بارہ میں تو آپنے فرمایا تجہے اوس سے کیا تعلق اوسکے ساتھ اوسکا مشکیزہ ہے اور اوسکی جوتیاں ہیں اور اوسکے اوپر بہیڑیے کا خوف نہیں کہاتا ہے گہاس اور اُترتا ہے پانی پر چہوڑ اوسکو یہانتک کہ آجاوے طالب اوسکا پس اس حدیث میں بہی اون گم شدہ جانوروں کے پکڑ لینے کی اباحت ہے جنکے ہلاک ہونیکا اندیشہ ہے اور اوسکے روک رکہنے کی پس اس نے دلالت کی اسپر کہ معنے قول رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ گم شدہ مسلمان یا مومن کا جلن ہے آگ کی اور معنے اس قول رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے کہ نہ ٹہکانا دے

گم شدہ کو مگر گمراہ ہیں کہ اسکے سوا نہین کہ مراد لیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے وہ ٹہکانا دینا جسکے ساتھ تشہیر ہو
اور وہ پکڑ نا کہ اوسکے ساتھ ہی تشہیر نہ ہو کہ جو دونوں ضد ہیں روک رکہنے کی گم شدہ جانور ونکو اونکے مالک کے لئے تاکہ ایک
ہو جائین معنے ہماری اس حدیث کے اور اون دونوں حدیثوں کے اور آپس میں ایک دوسرے کی ضد نہ رہیں **وفيما**
قَدْ بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِبِلِ بِقَوْلِهِ مَالَكَ وَمَالَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا وَلَا يُخَافُ الذِّئْبُ عَلَيْهَا
دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يُطْلِقْ لَهُ أَخْذَهَا لِعَدَمِ الْخَوْفِ عَلَيْهَا **وفي** إِبَاحَتِهِ لِأَخْذِ الشَّاةِ لِخَوْفِهِ عَلَيْهَا مِنَ الذِّئْبِ دَلِيلٌ
عَلَى أَنَّ النَّاقَةَ كَذَلِكَ أَيْضًا إِذَا خِيفَ عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ الذِّئْبِ أَنْ أَخْذَهَا لِصَاحِبِهَا وَحِفْظَهَا عَلَى رَبِّهَا أَوْلَى
مِنْ تَرْكِهَا وَذَهَابِهَا **وقد** جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ سَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ حُكْمَ الضَّالَّةِ كَحُكْمِ اللُّقَطَةِ
فِي ذَلِكَ وَهُوَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ
عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ سُئِلَ عَنِ الضَّالَّةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا فَإِنْ
وَجَدْتَ صَاحِبَهَا وَإِلَّا فَهِيَ مَالُ اللهِ **ففي** هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ تَعْرِيفَهَا وَاجِبٌ وَمُعَرِّفُهَا فِي حَالِ تَعْرِيفِهِ إِيَّاهَا
مُمْسِكٌ لَهَا وَمُؤْوٍ لَهَا لِصَاحِبِهَا وَلَمْ يُؤْمَرْ بِتَرْكِ ذَلِكَ فَدَلَّ هَذَا أَنَّ الْإِمْسَاكَ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ عَنْ ذَلِكَ فِي
غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ إِنَّمَا هُوَ الْإِمْسَاكُ الَّذِي لَمْ يَفْعَلْهُ الْمُمْسِكُ لِنَفْسِهِ لَا لِرَبِّ الضَّالَّةِ فِي ذَلِكَ فَهَذَا مَا فِي
الضَّوَالِّ مِنَ الْأَحْكَامِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ **وقد** رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ فِي اللُّقَطَةِ أَنَّهُ قَدْ أَمَرَ بِالْإِشْهَادِ عَلَيْهَا وَتَرْكِ كِتْمَانِهَا مِمَّا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فِي ذَلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قَالَ مَنِ الْتَقَطَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ عَلَيْهَا ذَوِي عَدْلٍ وَلَا يَكْتُمْهَا وَلَا يُغَيِّرْهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا وَإِلَّا فَمَالُ اللهِ
يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ **فلما** كَانَ أَخْذُ اللُّقَطَةِ عَلَى هَذَا الْوَجْهِ مُبَاحًا كَانَ كَذَلِكَ **أيضا** أَخْذُ الضَّالَّةِ فِي
ذَلِكَ وَإِنَّمَا يُكْرَهُ أَخْذُهُمَا جَمِيعًا إِذَا كَانَ يُرَادُ مِنْهُمَا ضِدُّ ذَلِكَ **ولقد** اسْتَحَبَّ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَخْذَ اللُّقَطَةِ
وَأَنْ لَا يَتْرُكَ لِلسِّبَاعِ فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ
بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ حَاجًّا فَأَصَبْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهَا فَقَالَ لِي زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ دَعْهَا
فَقُلْتُ لَا أَدَعُهَا لِلسِّبَاعِ لَآخُذَنَّهَا فَلَأَسْتَنْفِعَنَّ بِهَا فَلَقِيتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِي لَقَدْ أَحْسَنْتَ
فِي ذَلِكَ إِنِّي قَدْ كُنْتُ وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُهَا
فَذَكَرْتُهَا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي عَرِّفْهَا حَوْلًا فَإِنْ وَجَدْتَ مَنْ يَعْرِفُهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا
فَاسْتَنْفِعْ بِهَا **ترجمہ** اور اونٹ کے بارہ میں جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کیا تعلق تجھکو اوس سے
اوسکے ساتھ اوسکا مشکیزہ اور اوسکی جوتیاں ہیں اور بہڑیے کا اوسپر اندیشہ نہیں سو اوس میں اسپر دلالت ہے کہ نہیں
جائز کیا آدمی کے لئے پکڑنا اوسکا بوجہ اوسپر اندیشہ نہ ہونیکے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بکری کو پکڑ لینے
کی اجازت دینے میں بوجہ اوسپر اندیشہ کئے جانیکے دلیل ہے اسکی کہ اونٹنی پر اگر اندیشہ ہو بہیڑیے کے سوا کسی
اور چیز کا تو اوسکا حکم بہی بکری ہی کا سا ہے (اور اوس صورت میں) اوسکا پکڑ لینا مالک کے لئے اور اوسکی وجہ سے بکی

حفاظت کرنا اوسکو چھوڑ دینے اور اوسکے چلے جانے سے زیادہ بہتر ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ بات ثابت ہے جو دلالت کرتی ہے اسپر کہ حکم گم شدہ جانور کا اسبارہ میں پڑی ہوئی چیز کا ساہے اور وہ وہ ہے جو حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے روایت کی ایوب سے انہوں نے ابو العلا سے انہوں نے عیاض بن حماد سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا گم شدہ جانور کے بارہ میں تو آپنے فرمایا مشہور کرو اوسکو پس اگر پاوے تو اوسکے مالک کو تو فبہا ورنہ پس وہ خدا تعالے کا مال ہے پس اس حدیث میں یہ ہے کہ مشہور کرنا اوسکا واجب ہے (اور یہ ظاہر ہے) کہ اوسکی شہرت کرنے والا وقت اوسکی شہرت کرنے کے اوسکا روک رکھنے والا ہے اور اوسکے مالک کے لئے اوس جانور کو اپنے پاس ٹھہکانا دینے والا ہے اور اوسکو اوسکے ترک کرنیکا حکم نہیں دیا گیا تو اسنے اسپر دلالت کی کہ اس حدیث کے سوا دوسری حدیث میں جس روک رکھنے کی ممانعت کی گئی ہے بجز اسکے نہیں کہ وہ روک رکھنا وہ ہے کہ روکا ہوا اوسکو روکنے والے سے اپنے لئے نہ گم شدہ کے مالک کے لئے پس یہ احکام وہ ہیں جو گم شدہ جانوروں کے اندر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہیں اور بیشک روایت کیا گیا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پڑی چیز کے اندر یہ کہ آپنے حکم دیا اوسپر گواہ کرنیکا اور منع کیا اوسکے چھپانے سے چنانچہ منجملہ اونکے وہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلی بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے انہوں نے روایت کی خالد حذاء سے انہوں نے روایت کی یزید بن شخیر سے انہوں نے مطرف بن شخیر سے انہوں نے عیاض بن حماد مشاجعی سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا جو اٹھاوے کوئی پڑی ہوئی چیز تو چاہئے کہ گواہ مقرر کرے اوسپر دو عادل شخصوں کو اور نہ چھپاوے اوسکو اور نہ تغیر کرے اوس میں پس اگر آجائے مالک دوسکا تو وہ اوسکے ساتھ زیادہ سزاوار ہے ورنہ پس اللہ کا مال ہے دیتا ہے وہ جسے چاہتا ہے **تو جب** پڑی ہوئی چیز کا اسطرح لینا مباح ہوا تو گم شدہ جانور کا حکم بھی اسبارہ میں ایسا ہی ہوگا اور بجز اسکے نہیں کہ دونوں (یعنے پڑی ہوئی چیز اور گم شدہ جانور) کا لینا اوس وقت مکروہ ہے کہ جب مقصود لینے والے کا اسکی ضد ہو (جو حدیث میں بیان کیا گیا) اور بیشک منسوب بیان کیا ہے ابی بن کعب نے پڑی ہوی چیزوں کے لینے کو اور اسکو کہ نہ چھوڑ دے جائیں درندوں کے لئے پس حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن سعید ثوری نے روایت کی سلمہ بن کہیل سے انہوں سوید بن غفلہ سے کہ انہوں نے کہا کہ نکلا میں حج کرنے پس پایا میں نے ایک چابک[1] پس میں نے اوسکو اٹھا لیا تو زید بن صوحان نے کہا کہ چھوڑ اسکو پس میں نے کہا نہیں چھوڑونگا میں اوسکو درندوں[2] کے لئے البتہ ضرور لونگا میں اوسکو پس ضرور نفع حاصل کرونگا میں اوس سے پھر ملاقات کی میں نے ابی بن کعب سے اور ذکر کیا میں نے اوس سے یہ واقعہ تو انہوں نے مجھسے کہا بیشک تو نے یہ اچھا کیا میں نے ایک تھیلی پائی جسمیں سو دینار تھے زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پس میں نے اوسکو اٹھا لیا پھر اسکا ذکر میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تو آپنے مجھے فرمایا شہرت کر اسکی کامل ایک برس پس اگر اوسکے پہچاننے والے کو تو پالے تو وہ اوسے دیدے ورنہ تو خود اوس سے نفع اٹھا (قولہ) **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا ابو داود الطیالسی قال ثنا شعبۃ عن سلمۃ بن کہیل انہ قال

[1] یا کوڑا ۱۲ مترجم غفرلہ
[2] کیونکہ وہ چمڑے کا ہوتا ہے تو ممکن ہے کہ چمڑے کی وجہ سے درندے اوسکو خراب کریں ۱۲ مترجم غفرلہ

قَالَ قَدْ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ يَقُولُ قَدْ كُنْتُ خَرَجْتُ حَاجًّا فَاَصَبْتُ سَوْطًا فَاَخَذْتُهَا فَقَالَ لِي زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ
دَعْهَا عَنْكَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَدَعُهَا لِلسِّبَاعِ وَلَآخُذَنَّهَا فَلَاَسْتَنْفِعَنَّ بِهَا فَلَقِيتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ لِي
لَقَدْ اَحْسَنْتَ فِي اَخْذِهَا فَاِنِّي قَدْ كُنْتُ وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ
فَاَخَذْتُهَا ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُهَا لَهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا كَامِلًا قَالَ فَعَرَّفْتُهَا
حَوْلًا فَلَمْ اَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا قَالَ فَاَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِذْهَبْ فَعَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا
حَوْلًا فَلَمْ اَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا
فَلَمْ اَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ احْفَظْ عَدَدَهَا وَوِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا وَوِ
كَاءَهَا فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ اِنَّ سَلَمَةَ ابْنَ كُهَيْلٍ شَكَّ فِي ذٰلِكَ لَا يَدْرِي اَثَلٰثَةَ
اَعْوَامٍ قَالَ فِي الْحَدِيثِ اَوْ عَامًا وَاحِدًا قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ فَاَعْجَبَنِي هٰذَا الْحَدِيثُ فَقُلْتُ لِاَبِي صَادِقٍ ذٰلِكَ
فَقَالَ اَبُو صَادِقٍ وَقَدْ سَمِعْتُ اَنَا ذٰلِكَ الْحَدِيثَ **اَيْضًا** مِنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَمَا قَدْ سَمِعَهُ سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ مِنْ اُبَيِّ
بْنِ كَعْبٍ سَوَاءً **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ الْمِنْقَرِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جُحَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ ابْنِ غَفَلَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ الْتَقَطْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِائَةَ دِينَارٍ فَاَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لِي عَرِّفْهَا
سَنَةً فَعَرَّفْتُهَا سَنَةً ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ عَرَّفْتُهَا سَنَةً فَلَمْ اَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا
فَقَالَ لِي عَرِّفْهَا سَنَةً فَعَرَّفْتُهَا سَنَةً فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا يَعْرِفُهَا فَقَالَ لِي اِعْلَمْ عَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا۔

(ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی سلمہ بن کہیل سے کہ انہوں نے کہا سنا میں نے سوید بن غفلہ کو کہتے ہوئے کہ
میں نکلا حج کرنے پس میں نے ایک چابک پایا تو زید بن صوحان نے مجھسے کہا اسکو چھوڑ دیں نے کہا قسم خدا کی
نہ چھوڑونگا میں اسکو درندوں کے لئے اور ضرور لے چلونگا اور اس سے فائدہ اٹھاؤنگا پس میں نے ابی بن کعب سے
ملاقات کی اور اونسے اسکا ذکر کیا تو انہوں نے مجھسے کہا کہ تم نے اسکے اٹھا لینے میں بہت خوبی کا کام کیا کیونکہ میں نے ایک
مرتبہ ایک تھیلی پائی تھی جسکے اندر ایک سو دینار تھے زمانہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پس میں نے وہ اٹھالی
پھر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اوسکا آپسے ذکر کیا تو آپنے فرمایا اوسکی ایک سال کامل شہرت
کرتے رہو کہا پس میں نے ایک سال تک اوسکی شہرت کی پس نہ پایا میں نے اوسکے پہچاننے والیکو کہا میں اوس تھیلی
کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا تو آپنے فرمایا جا اور شہرت کر ایک برس اور چنانچہ میں نے ایک اور
برس شہرت کی تب بھی اوسکے پہچاننے والیکو میں نے نہ پایا تو پھر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوا تو آپنے مجھسے فرمایا کہ ایک سال اور اسکی شہرت کر میں نے اوسکی ایک سال اور شہرت کی پھر میں نے اوسکے
پہچاننے والے کو نہ پایا تب مجھسے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یاد رکھہ اونکی شمار اور محفوظ رکھہ اونکی تھیلی
اور اونکی ہمیانی اور اوسکی گھنڈی یا ڈاٹ پس اگر اونکا مالک آجاوے (تو اوسے دیدے) ورنہ تو خود اوس سے فائدہ
اٹھا شعبہ نے کہا پھر سلمہ بن کہیل کو اسمیں شک ہوا کہ تین سال کا ذکر ہے حدیث میں یا ایک سال کا سلمہ بن کہیل کہتے

ہیں کہ اس حدیث سے مجھے تعجب ہوا اور ابو صادق سے میں نے اسکا ذکر کیا تو وہ بولے میں نے بھی اس حدیث کو ابی بن کعب سے اسی طرح سنا ہے جسطرح سوید بن غفلہ نے ابی بن کعب سے بعینہ **حدیث** بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی داؤد نے کہا **حدیث** بیان کی ہم سے ابو معمر منقری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالوارث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن مجادہ نے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے سوید بن غفلہ سے انہوں نے ابی بن کعب سے کہ انہوں نے کہا میں نے ایک دفعہ زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک سو دینار پڑے ہوئے پائے تو میں وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا اور اونکا ذکر کیا تو آپنے فرمایا ایک سال اوسکی شہرت کر پس میں نے ایک سال اوسکی شہرت کی پھر حاضر ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ میں ایک سال اونکی شہرت کر چکا پس نہ پایا میں نے اونکے پہچاننے والے کو پس آپنے فرمایا کہ ایک سال اور شہرت کر اونکی چنانچہ میں نے اوسکی ایک سال اور شہرت کی پھر بھی اونکے پہچاننے والے کو نہ پایا تو میں حاضر ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور میں نے آپسے کہا کہ میں ایک سال اور شہرت کر چکا پھر بھی میں نے اونکے پہچاننے والیکو نہ پایا تب آپنے مجھسے فرمایا کہ ایک برس اور شہرت کر اونکی چنانچہ میں نے اونکی ایک برس اور شہرت کی پس نہ پایا میں نے کسیکو جو اونکو پہچانے تو آپنے مجھسے فرمایا یاد رکھ اونکی گنتی اور اونکی ڈاٹ یا گھنڈی پھر فائدہ اٹھا اونسے (قولہ) **وَقَدْ** رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ ذٰلِکَ اَیْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَیْمٰنَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدِ الْاَصْبَهَانِیُّ قَالَ اَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ کَثِیْرٍ اَنَّهٗ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ شُعَیْبٍ عَنْ عَمْرٍو وَّعَاصِمٍ ابْنَیْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رَبِیْعَةَ اَنَّ اَبَاهُمَا سُفْیَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ قَدْ کَانَ وَجَدَ عَیْبَةً فَاَتٰی بِهَا عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهٗ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ عُرِفَتْ فَذٰلِکَ وَاِلَّا فَهِیَ لَکَ قَالَ فَعَرَّفَهَا سَنَةً فَلَمْ تُعْرَفْ فَاَتٰی بِهَا عُمَرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ اَوِ الْقَابِلَ فِی الْمَوْسِمِ فَاَخْبَرَهٗ بِذٰلِکَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ هِیَ لَکَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ اَمَرَنَا بِذٰلِکَ فَاَبٰی سُفْیَانُ اَنْ یَّاْخُذَهَا فَاَخَذَهَا مِنْهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجَعَلَهَا فِیْ بَیْتِ مَالِ الْمُسْلِمِیْنَ **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَیْنِ اللَّهَبِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ فُدَیْکٍ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ بَاغِیْهَا فَاَدِّهَا اِلٰی صَاحِبِهَا وَاِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِکَاءَهَا فَاِنْ جَاءَ بَاغِیْهَا فَاَدِّهَا اِلٰی بَاغِیْهَا اَفَلَا تَرٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَعِفْ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ فِیْ اَخْذِهٖ تِلْکَ الدَّنَانِیْرَ حِیْنَ اَخَذَهَا وَقَدْ صَوَّبَ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ فِیْ اَخْذِهِ السَّوْطَ لِیَحْفَظَهَا عَلٰی صَاحِبِهَا وَلَا یَدَعُهَا لِلسِّبَاعِ **وَقَدْ** قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِیْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ هِیَ مَالُکَ قَدْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ فَلَمَّا اَنْ اَبٰی سُفْیَانُ ذٰلِکَ جَعَلَهَا عُمَرُ فِیْ بَیْتِ الْمَالِ (**ترجمہ**) اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی اسبارہ میں وہ روایت ہے جو ہم سے فہد بن سلیمان نے روایت کی کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید اصبہانی نے کہا خبر دی ہمکو ابو اسامہ نے انہوں نے روایت کی ولید بن کثیر سے کہ انہوں نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عمرو بن شعیب نے انہوں نے عمرو اور عاصم سے جو بیٹے ہیں سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ کے کہ اون دونوں کے باپ سفیان بن عبداللہ نے پایا ایک

بازو(جوکہٹ گئی) پس لائے وہ اوسکو عمر بن خطاب کے پاس پس آپنے اونکو حکم دیا کہ شہرت کرو ایک سال پھر جب
اوسکا پہچاننے والا کوئی مل جاوے تو اوسکو دیدو ورنہ پس وہ تمہارا ہی کہا پس شہرت کی اوسکی ایک سال اور
نہ پایا گیا اوسکا پہچاننے والا تو لائے وہ اوسکو عمر کے پاس آئندہ سال حج کے زمانہ میں اور حضرت کو اسکی خبر دی تو
حضرت عمر نے کہا کہ یہ تمہارا ہی اور کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو اسیطرح حکم دیا ہے پس سفیان نے اُس
کے لینے سے انکار کیا تو حضرت عمر نے اوسکو لیکر مسلمانوں کے بیت المال میں داخل کر دیا حدیث بیان کی ہم سے
ابراہیم بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن حسین لہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسمعیل بن ابی
فدیک نے انہوں نے روایت کی ضحاک بن عثمان سے انہوں نے ابو النضر سے انہوں نے بشر بن سعید سے انہوں نے
زید بن خالد جہنی سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پڑی ہوئی چیز کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو آپنے فرمایا کہ شہرت
کرو اوسکی ایک سال پس اگر آجائے اوسکا تلاش کرنیوالا تو اوسکے مالک کو دیدے ورنہ یاد رکھ اوسکی تھیلی اور ڈاٹ کو
پھر اگر آجائے اوسکا تلاشی تو اوسے دیدے کیا تم نہیں دیکھتے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں ناگواری فرمائی
ابی بن کعب سے اوسکے دینار لینے میں جب انہوں نے وہ لے لئے اور بیشک تصویب کی ابی بن کعب نے اوسکی جس نے اٹھا
لیا تھا کوڑا تاکہ حفاظت کرے اوسکی اوسکے مالک کے آنے تک اور نہ چھوڑا اوسکو درندوں کے لئے اور حضرت
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حدیث..... سفیان بن عبد اللہ میں فرمایا کہ وہ تیرا مال ہے بیشک حکم دیا ہمکو رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکا لیکن جب سفیان نے اوسکے لینے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر نے اوسکو بیت المال میں
داخل کر دیا قولہ **وقد** اجاز رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ اللقطة والضالة لان يحفظهما على صاحبهما
وقد رأى اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك **ايضا** ما حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال
ثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب القعنبي قال ثنا مالك عن يحيى بن سعيد عن سليمن بن يسار ان ثابت بن
الضحاك كان وجد بعيرا فقال له عمر عرفه فعرفه ثلث مرات ثم جاء الى عمر فقال قد شغلني
عن ضيعتي فقال له عمر انزع خطامه ثم ارسله حيث وجدته **حدثنا** يونس اخبرنا عبد الله بن
وهب ان مالكا حدثهم عن يحيى بن سعيد ثم ذكر هذا الحديث باسناده عن عمر بن الخطاب مثل ذلك
ايضا سواء وزاد في الحديث ان ثابت بن الضحاك وقد كان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم
حدثه انه كان وجد بعيرا على عهد عمر بن الخطاب **وقد** حدثنا يونس قال انا انس بن عياض قال ثنا
يحيى بن سعيد قال سمعت سليمن بن يسار يحدث عن ثابت بن الضحاك انه كان وجد بعيرا ثم ذكر هذا الحديث
عن عمر بن الخطاب مثل ذلك ايضا سواء **فهذا** عمر بن الخطاب قد حكم في الضالة بحكم اللقطة
وكذلك روي عن عبد الله بن عمر في ذلك **ايضا** وهو كما قد حدثنا على بن شيبة قال ثنا يزيد
بن هرون قال انا العوام بن حوشب قال حدثني العلاء بن سهيل انه سمع عبد الله بن عمر يسأل عن الضالة
من الفرج والشئ يجده الانسان فقال اتق خيرها بشرها وشرها بخيرها ولا تضمها فان الضالة لا يضمها الا ضال
حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا ابو داؤد وبشر بن عمر قالا ثنا شعبة عن حبيب بن ابي ثابت
قال سمعت رجلا يسأل عبد الله بن عمر عن الضالة فقال له ادفعها الى السلطان **حدثنا** سليمن بن شعيب

قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ نَافِعٍ وَابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنِّیْ قَدْ اَصَبْتُ نَاقَةً فَقَالَ عَرِّفْهَا فَقَالَ عَرَّفْتُهَا فَلَمْ تُعْرَفْ فَقَالَ اِدْفَعْهَا اِلَی الْوَالِیْ **حدثنا** سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ الرَّصَافِیُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَقَدْ سُئِلَ عَنِ الضَّالَّةِ فَقَالَ اِدْفَعْهَا اِلَی السُّلْطَانِ اَوْ اِلَی الْاَمِیْرِ **(ترجمہ)** اور بیشک اجازت دی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑی ہوئی چیز اور گم شدہ جانور کو لینے میں اس غرض سے کہ اوسکے مالک کے آنے تک اوسکو حفاظت کرے اور بیشک روایت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اسکے اندر وہ جو حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے انہوں نے روایت کی یحیی بن سعید سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے کہ ثابت بن ضحاک نے پایا ایک اونٹ پس حضرت عمر نے اونسے فرمایا کہ اسکی شہرت کرو تو انہوں نے اوسکی شہرت تین بار کی پھر آئے حضرت عمر کے پاس اور کہنے لگے کہ اس نے میرے کام سے مشغول کر دی تو حضرت عمر نے اونسے کہا کہ اوسکی نکیل نکال لو اور جہان پاؤ اوسکو چھوڑ دو **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن وہب نے کہ مالک نے حدیث بیان کی اونسے انہوں نے روایت کی یحیی بن سعید سے پھر ذکر کیا اس حدیث کو اوسکے اسناد کے ساتھ عمر بن خطاب سے بعینہ اوسکی مثل اور زیادہ کہا حدیث کے اندر یہ کہ ثابت بن ضحاک اور یہ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے ہیں حدیث بیان کی اونسے یہ کہ انہوں نے ایک اونٹ پایا زمانہ عمر بن خطاب میں اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو انس بن عیاض نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن سعید نے کہا سنا میں نے سلیمان بن یسار کو حدیث بیان کرتے ہوئے ثابت بن ضحاک سے کہ انہوں نے پایا ایک اونٹ پھر ذکر کیا اس حدیث کو عمر بن خطاب سے بعینہ اوسکی مثل پس یہ عمر بن خطاب ہیں کہ انہوں نے گم شدہ جانور کے اندر بھی پڑی ہوئی چیز کا حکم دیا اور اسی طرح روایت کیا گیا عبد اللہ بن عمر سے بھی اس بارہ میں اور وہ اسطرح کہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو عوام بن حوشب نے کہا حدیث بیان کی مجھسے علاء بن سہیل نے کہ انہوں سنا عبد اللہ بن عمر کو دریافت کرتے ہوئے گم شدہ جانور کے بارے میں اور اس کے بارے میں کہ پاوے اسکو انسان تو انہوں نے جواب دیا کہ بیچ تو اسکی بہتری سے بوجہ برائی اسکی کے اور اسکی برائی سے ساتھ بہتری اسکی کے اور مت روک اسکو کیونکہ گم شدہ جانور نہیں روکتا اسکو مگر گمراہ **حدیث** بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد اور بشر بن عمر نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ انہوں نے روایت کی حبیب بن ابی ثابت سے کہا سنا میں نے ایک آدمی کو کہ دریافت کرتا تھا عبد اللہ بن عمر سے گم شدہ جانور کے بارے میں پس انہوں نے اُسے جواب دیا کہ دیدے وہ جانور بادشاہ کو حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب بن ناصح نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے انہوں نے روایت کی نافع اور ابن سیرین سے کہ ایک آدمی نے دریافت کیا عبد اللہ بن عمر سے اور کہا کہ میں نے پائی ایک اونٹنی تو انہوں نے جواب دیا کہ تشہیر کر اسکی پس کہا اسنے کہ شہرت کی ہیں نے اُسکی لیکن نہ پتہ چلا تو پس فرمایا انہوں نے دیدے وہ (اونٹنی) حاکم کو **حدیث** بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی

ہم سے عبدالرحمن بن زیاد رصافی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی حبیب بن ابی ثابت سے کہ انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرو کو کہ اونسے دریافت کیا گیا گم شدہ جانور کے بارہ میں تو انہوں نے فرمایا کہ دیدے وہ جانور بادشاہ یا حاکم کو (قولہ) **وقد** روی عن عائشة فی ذلك ايضا ما حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال انا وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن يزيد الرشك عن معاذة العدوية ان امراة سألت عائشة فقالت انی اصبت ضالة فی الحرم وانی عرفتها فلم اجد احدا يعرفها فقالت لها عائشة استنفعی بها **وقد** روی عن عبد الله بن مسعود فی هذا مثل ذلك **ايضا** وهو كما قد حدثنا فهد بن سليمن قال ثنا محمد بن سعيد الاصبهانی انا شريك عن عامر بن شقيق عن ابی وائل انه قال اشتری عبد الله خادما بسبع مائة درهم فطلب صاحبها فلم يجده فعرّفها حولا فلم يجد صاحبها فجمع المساكين وجعل يعطيهم ويقول اللهم عن صاحبها فان ابی ذلك فمنی ذلك وعلی الثمن ثم قال هكذا يفعل بالضوال **وقد** روينا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فی ذلك وعمن رويناه من اصحابه ممن قد ذكرناهم فی هذا الباب التسوية بين حكم اللقطة والضالة جميعا **فدل** ان ما قد جاء من هذه الآثار مما فی ذلك ذكر احدهما فهو فيهما وفی الاخری وان حكمهما حكم واحد فی جميع ذلك **فان قال** قائل فان الضال ما قد ضل بنفسه واللقطة ما سوی ذلك من الامتعة وما اشبهها **قيل** له وما دليلك علی ما قد ذكرت بل رأينا اللغة فی ذلك اباحت ان يسمی ما لا نفس له ضالة **الا تری** ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال فی حديث الافك ان امكم قد اضلت قلادتها **وقد** روی عن عائشة **ايضا** فی الضالة ان حكمها حكم اللقطة فی جميع ذلك وهو كما قد حدثنا روح بن الفرج قال ثنا يوسف بن عدی قال ثنا ابو الاحوص عن ابی اسحق عن العالية امراة ابی اسحق انها قالت كنت عند عائشة فاتتها امراة فقالت لها يا ام المومنين انی وجدت ضالة فكيف تامرينی ان اصنع بها فقالت عرفيها واعلفی واحلبی قالت ثم عادت فسألتها فقالت عائشة تريدين امرك ببيعها او ذبحها ليس ذلك لك **فقد** ثبت بما ذكرنا التسوية بين حكم الضوال واللقطة **وهذا** كله قول ابی حنيفة وابی يوسف ومحمد بن الحسن فی هذا الباب **(ترجمہ)** اور بیشک روایت کیا گیا حضرت عائشہ سے بھی اسبارہ میں وہ جو بیان کیا ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا خبر دی ہمکو وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی یزید رشک سے انہوں نے معاذہ عدویہ سے کہ ایک عورت نے دریافت کیا عائشہؓ سے اور کہا کہ میں نے ...... حرم میں ایک گم شدہ جانور پایا ہے اور میں نے اوسکے مالک کا پتہ لگایا لیکن نہ پایا میں نے کوئی جو پتہ دے اوسکا تو حضرت عائشہ نے اوس سے فرمایا کہ تو اوس سے فائدہ اٹھا اور عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی اسبارہ میں بعینہ اوسی جیسی روایت ہے اور وہ یہ کہ حدیث بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید اصبہانی نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے انہوں نے روایت کی عامر بن شقیق سے انہوں نے ابو وائل سے کہ انہوں نے کہا کہ عبداللہ نے ایک خادم بعوض سات سو درہم کے خرید پس ورہم کے مالک کو تلاش کیا پس اوسکو نہ پایا پھر اسکی ایک سال انہوں نے تشہیر کی پھر بھی نہ پایا اونکے مالک کو پس جمع کیا انہوں نے مسکینوں کو اور اونکو دینے لگے اور کہنے لگے ایخدا یہ انکے مالک کی طرف سے

ہے پس اگر وہ اس سے انکار کرے تو یہ (خیرات) میری طرف سے ہے اور مجھپر قیمت (لازم) ہے پھر فرمایا کہ اسطرح کیا جائے گم شدہ جانوروں کے ساتھ اور بیشک روایت کیا ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ سے جنکا ذکر ہم پہلے کر چلے (یہ کہ) پڑی ہوئی چیز اور گم شدہ جانور دونوں حکم میں برابر ہیں تو معلوم ہوا کہ منجملہ ان احادیث کے جس حدیث میں اون دونوں میں سے ایک کا ذکر ہے پس وہ حکم اوس میں بھی ہے اور دوسرے میں بھی اور بیشک اون دونوں کا ایک (ہی) حکم ہے تمام صورتوں میں اور اگر کوئی معترض کہے کہ بیشک گم شدہ وہ ہے جو خود بخود گم ہو جائے اور گری پڑی چیز اسکے ماسوا اسباب وغیرہ کو کہتے ہیں پس اوسکو جواب دیا جائیگا کہ اور کیا دلیل ہے اوسپر جو تو نے ذکر کیا بلکہ ہم نے (تو) لغت میں دیکھا کہ اوس میں جائز ہے اوس شی کو (بھی) ضال (گم شدہ) کہنا جسکے نفس (جان) نہ ہو کیا نہیں دیکھا جاتا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قذف عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں فرمایا کہ تمہاری ماں نے گم کر دیا تھا اپنے ہار کو اور بیشک روایت کیا گیا عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی گم شدہ کے بارے میں یہ کہ اوسکا حکم پڑی ہوئی چیز کا سا ہے تمام صورتوں میں اور وہ اسطرح ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاحوص نے انہوں نے روایت کی ابو اسحاق سے انہوں نے عالیہ سے جو ابو اسحاق کی بیوی ہیں کہ انہوں نے کہا کہ تھی میں حضرت عائشہؓ کے پاس کہ اچانک آئی اونکے پاس ایک عورت اور کہنے لگی کہ ای ماں مومنوں کی بیشک میں نے پایا ایک گم شدہ جانور کو تو مجھے کیا حکم دیتی ہو اوسکے بارے میں انہوں نے کہا شہرت کر اوسکی اور گھاس پات کھلا اور دودھ دوہلی پھر اوس نے دریافت کیا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا تیرا ارادہ یہ ہے کہ میں تجھے اوسکے فروخت کر دینے کا حکم کروں یہ تیرے واسطے درست نہیں پس ہمارے بیان مذکورے سے ثابت ہوئی برابری گم شدہ جانوروں اور پڑی ہوئی چیز کے درمیان اور یہی تمام ابو حنیفہ اور ابو یوسفؒ اور محمد بن حسنؒ کا اس باب میں قول ہے (قولہ) **وَقَدْ رُوِيَ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي لُقْطَةِ مَكَّةَ وَضَالَّتِهَا مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فِي وَصْفِ مَكَّةَ وَلَا يُلْتَقَطُ ضَالَّتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ سَوَاءً **حَدَّثَنَا** اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا سَوَاءً فَكَانَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ يَقُولُ فِيمَا بَلَغَنِي عَنْهُ فِي ذٰلِكَ اَنَّ مَعْنٰى ذٰلِكَ اَنَّهُ لَا يَنْبَغِي اَنْ يُلْتَقَطَ ضَالَّةٌ فِي الْحَرَمِ اِلَّا اَنْ يَسْمَعَ رَجُلًا يَطْلُبُهَا وَيُنْشِدُهَا فَيَرْفَعُهَا اِلَيْهِ يَرُدُّهَا ثُمَّ يَرُدُّهَا مِنْ حَيْثُ اَخَذَهَا **وَقَدْ** رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ **اَيْضًا** وَهُوَ كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيمُ بْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ اَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنَا اَبُو يُوسُفَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي وَصْفِ مَكَّةَ وَلَا يُرْفَعُ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدِهَا **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ اَبُو مُحَمَّدٍ الْاَنْمَاطِيُّ

طي وابو سلمة موسى بن اسمعيل البصري قالا جميعا قال ثنا حماد بن سلمة عن محمد بن عمرو بن علقمة عن
ابي سلمة عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال في وصف مكة ولا يرفع لقطتها الا منشد فهذا
الحديث يمنع من اخذها الا لانشادها **فقد** ابلح هذا الحديث اخذ لقطة الحرم لتعرف فاحتمل ان
يكون ذلك يراد به ان ينشد ثم ترد في مكانها واحتمل ان يكون المراد ان ينشد كما ينشد اللقطة الموجودة
في سائر الاماكن والبلدان فوجدنا عن عائشة ما قد روينا عنها في هذا الباب انها سئلت عن ضالة الحرم
وان المرأة التي سألتها عن ذلك كانت عرفتها فلم تجد من يعرفها فقالت لها استنفعي بها فدل ذلك على ان
حكم اللقطة في الحرم كحكمها في غير الحرم **وقد** روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في لقطة الحاج ايضا
ما حدثنا روح بن الفرج قال ثنا ابو مصعب الزهري قال ثنا عبد العزيز بن ابي حازم عن اسامة بن زيد
عن بكير بن عبد الله عن يحيى بن عبد الرحمن بن حاطب عن عبد الرحمن بن عثمان انه قال نهى رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم عن لقطة الحاج فمعنى هذا عندنا والله اعلم على اللقطة التي لا ينشد بها ولا يعرف
بها لان لقطة الحرم انما ابيحت للانشاد وقد يكون للحاج وغير الحاج كانت لقطة الحاج في غير الحرم
او لان يكون كذلك ايضا والله عز وجل اعلم **(ترجمہ)** اور بیشک روایت کیا گیا نبی صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے مکہ کی پڑی ہوئی چیز اور گم شدہ جانوروں میں وہ جو بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے انہوں نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن محمد راوردی نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن علقمہ نے روایت کی ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے مکہ معظمہ کی تعریف میں فرمایا کہ اور نہ اٹھائی جائے گم شدہ چیز اوسکی مگر وہ جو اوسکا
تلاش کرنیوالا ہے کہ اوسکو اٹھانا درست ہے اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ بن میمون نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن ابی کثیر نے
انہوں نے روایت کی ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے بعینہ
اوس حدیث کی مثل **حدیث** بیان کی ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
حرب بن شداد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن ابی کثیر نے پھر ذکر کیا اسی حدیث کو اُس اسناد کے ساتھ
رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے نیز اسی کی مثل بعینہ پس نضر بن شمیل جیسا کہ مجکو انسے اس بارے میں پہونچا کہتے ہیں کہ مقصود
یہ ہے کہ جائز نہیں لقطہ بنانا حرم کی گم شدہ چیز کو مگر یہ کہ سن لے کسی آدمی کو کہ اسکو تلاش کرتا اور ڈھونڈتا ہو تو اٹھا کرے جائے
اُس گم شدہ کو تاکہ دیکھ لے تلاش کرنیوالا اُسکو پھر لے جاوے اُسکو جہان سے لایا تھا اور بیشک روایت کی گئی یہ حدیث
رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے دوسرے الفاظ کے ساتھ بھی اور وہ اسطرح کہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم
بن ابی داؤد نے کہا خبر دی ہمکو عمرو بن عون نے کہا خبر دی ہمکو ابو یوسف نے انہوں نے روایت کی یزید بن ابی زیاد سے
انہوں نے روایت کی مجاہد سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے مکہ معظمہ کی تعریف میں کہ اور نہ اٹھائی جائے گری ہوئی چیز وہاں کی مگر اُسکے ڈھونڈنے والے کے لئے **حدیث**
بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن منہال ابو محمد انماطی اور ابو سلمہ موسی بن اسماعیل بصری

نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہمسے حماد بن سلمہ نے انہوں نے روایت کی محمد بن عمرو بن علقمہ سے انہوں نے روایت کی ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اپنے مکہ کی تعریف بیں فرمایا اور نہ اٹھا وے وہاں کی پڑی ہوئی چیز کو مگر ڈہونڈ ہیوالا پس یہ حدیث منع کرتی ہے اوسکے لینے کو مگر واسطے پتہ چلانے اُسکے کے پس مباح ثابت کیا حرم کی پڑی ہوئی چیز اٹھا لینے کو تشہیر کی غرض سے پس ممکن ہے کہ غرض یہ ہو کہ پتہ چلایا جائے پھر واپس کہہ ہی جاسے اپنی جگہ اور ممکن ہے کہ مقصود یہ ہو کہ پتہ چلایا جائے جسطرح کہ پتہ چلایا جاتا ہے ہر اس چیز کا جو پڑی ہوئی پائی جائے تمام جگوں اور شہروں میں (ماسوا) مکہ معظمہ کے پس پایا ہم نے حضرت عائشہؓ کی اس روایت کو جو بیان کر چکے ہم اُنسے اس باب میں کہ اُنسے دریافت کیا گیا حرم کی گم شدہ چیز کی بابت حالانکہ جس عورت نے اس بابت میں اُنسے سوال کیا تشہیر کر چکی تھی اس گم شدہ کی اور نہ پایا تھا اُسکے پتہ بتانیوالے کو پس فرمایا انہوں نے اس سے کہ فائدہ اُٹھا اس گم شدہ سے پس دلالت کی اس نے اس بات پر کہ حرم کی پڑی ہوئی چیز کا حکم غیر حرم کا سا ہے اور بیشک روایت کیا گیا رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے حاجیوں کی چیز کے بارہ میں بھی وہ جو بیان کیا ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو مصعب زہری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن ابی حازم نے انہوں نے روایت کی اُسامہ بن زید سے انہوں نے بکیر بن عبد اللہ سے انہوں نے یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب سے انہوں نے عبد الرحمن بن عثمان سے کہ انہوں نے کہا منع فرمایا رسول اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاجیوں کی گری ہوئی چیز سے پس مقصود اس سے ہمارے نزدیک اور اللہ زیادہ جانتا ہے وہ گری ہوئی چیز ہے کہ اُسکے مالک کو نہ ڈہونڈا جائے اور نہ اُسکا پتہ چلایا جائے اس لئے کہ مقام حرم کی گری ہوئی چیز بجز اسکے نہیں کہ مباح کی گئی پتہ چلانیکی غرض سے خواہ حاجی کی ہو یا غیر حاجی کی پس گری ہوئی چیز حاجی کی غیر حرم میں زیادہ مناسب ہے کہ اُسکا حکم بھی ایسا ہی ہو اور اللہ عز وجل زیادہ جانتا ہے +

كِتَابُ الْقَضَاءِ وَالشَّهَادَاتِ

کتاب حکومت اور گواہیوں کے بیان میں

بَابُ الْقَضَاءِ بَيْنَ أَهْلِ الذِّمَّةِ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً حِينَ تَحَاكَمُوا إِلَيْهِ **قَالَ** أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ أَهْلَ الذِّمَّةِ إِذَا أَصَابُوا شَيْئًا مِنْ حُدُودِ اللَّهِ تَعَالَى لَمْ يَحْكُمْ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَتَحَاكَمُوا إِلَيْهِمْ وَيَرْضَوْا بِحُكْمِهِمْ فَإِذَا تَحَاكَمُوا إِلَيْهِمْ كَانَ الْإِمَامُ مُخَيَّرًا إِنْ شَاءَ أَعْرَضَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَنْظُرْ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَإِنْ شَاءَ حَكَمَ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ أَيْضًا بِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا عَلَى الْإِمَامِ أَنْ يَحْكُمَ بَيْنَهُمْ بِأَحْكَامِ الْمُسْلِمِينَ فَكَمَا وَجَبَ عَلَى الْإِمَامِ أَنْ يُقِيمَهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فِيمَا أَصَابُوا مِنَ الْحُدُودِ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُقِيمَهُ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ غَيْرَ مَا اسْتَحَلُّوا بِهِ فِي دِينِهِمْ كَشُرْبِهِمُ الْخَمْرَ وَمَا أَشْبَهَهُ وَأَنَّ ذَلِكَ يَخْتَلِفُ حَالُهُمْ فِيهِ وَحَالُ الْمُسْلِمِينَ يُعَاقَبُونَ عَلَى ذَلِكَ وَأَهْلُ الذِّمَّةِ لَا يُعَاقَبُونَ عَلَيْهِ مَا خَلَا التَّزْوِيجِ فِي الزِّنَاءِ فَإِنَّهُ أَجْمَعَ عَلَيْهِمْ حَدُّهُمْ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ لِأَنَّ الْأَسْبَابَ الَّتِي يَجِبُ بِهَا الْإِحْصَانُ

فِي قَولِهِمْ أَحَدُهُمَا الْإِسْلَامُ **فَأَمَّا** سِوَى ذٰلِكَ مِنَ الْعُقُوبَاتِ الْوَاجِبَاتِ فِي انْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ فَإِنَّ أَهْلَ الذِّمَّةِ فِيهِ كَأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَيَجِبُ عَلَى الْإِمَامِ أَنْ يُقِيمَهُ عَلَيْهِمْ وَإِنْ لَمْ يَتَحَاكَمُوا إِلَيْهِ كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُقِيمَهُ عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَإِنْ لَمْ يَتَحَاكَمُوا إِلَيْهِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ الَّذِي ذَكَرْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا أَخْبَرَ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَجَمَهُمْ حِينَ تَحَاكَمُوا إِلَيْهِ وَلَمْ يَقُلْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا رَجَمْتُهُمْ لِأَنَّهُمْ تَحَاكَمُوا إِلَيَّ وَلَوْ كَانَ قَالَ ذٰلِكَ لَعُلِمَ أَنَّ الْحُكْمَ مِنْهُ إِنَّمَا يَكُونُ إِلَيْهِ بَعْدَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَيْهِ أَنَّهُمْ إِذَا لَمْ يَتَحَاكَمُوا إِلَيْهِ لَمْ يَنْظُرْ فِي أُمُورِهِمْ وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَجِئْ إِنَّمَا جَاءَ عَنْهُ أَنَّهُ رَجَمَهُمْ حِينَ تَحَاكَمُوا إِلَيْهِ فَإِنَّمَا أَخْبَرَ عَنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَحُكْمِهِ إِذْ تَحَاكَمُوا إِلَيْهِ وَلَمْ يُخْبِرْ عَنْ حُكْمِهِمْ عِنْدَهُ قَبْلَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَيْهِ هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِمْ فِيهِ إِقَامَةُ الْحَدِّ أَمْ لَا فَبَطَلَ أَنْ يَكُونَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ دَلَالَةٌ فِي ذٰلِكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ رَأْيِهِ

(**ترجمہ**) **باب** ذمیوں کے درمیان فیصلہ کرنیکے بیان میں **حدیث** بیان کی ہم سے یونس بن عبد الاعلیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے انہوں نے روایت کی عبید اللہ بن عمرو سے انہوں نے عبد الکریم بن مالک سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے سنگسار کیا ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو جبکہ مقدمہ لائے وہ حضور کے پاس **ابو جعفر** کہتے ہیں کہ ایک گروہ اسطرف گیا ہے کہ اہل جزیہ جب خدا تعالیٰ کی سزا اون کا کوئی کام کریں تو مسلمان اونپر اوسوقت تک حکم نہ لگائیں جب تک کہ وہ مسلمانوں سے فیصلہ نہ کرائیں اور اون کے فیصلہ سے راضی نہ ہوں پھر جب وہ مقدمہ لائیں تو حاکم اسلام کو اختیار ہے اگر چاہے اونسے روگردانی کرے اور اون کے درمیان غور نہ کرے اور اگر چاہے تو حکم کرے اور اس بارہ میں وہ گروہ خدا تعالےٰ کے اس قول سے بہی دلیل پکڑتا ہے کہ پس اگر آئیں وہ آپکے پاس تو پس فیصلہ کرو اونکے مابین یا روگردانی کرو اونسے اور اسکے اندر دوسروں نے مخالفت کی اور کہا کہ حاکم پر اونکے درمیان حسب احکام اسلام فیصلہ کرنا لازم ہے پس ہر وہ حکم کہ حاکم پر مسلمانوں کے درمیان اوسکا حکم کرنا اوس صورت میں ضرور ہے کہ جب وہ کسی حد کے مستحق ہو جائیں تو ضروری ہے اوسپر یہ کہ قائم کرے اوسی حکم کو اہل جزیہ پر (بہی) ماسوا اوسکے کہ حلال سمجھتے ہوں وہ اوسکو اپنے دین میں مثلاً شراب انگوری اور اسکی مثل کیونکہ اسکے اندر اونکا حال مسلمانوں کے حال سے مختلف ہوگا چنانچہ مسلمانوں کو اوسپر سزا دی جائیگی اور اہل جزیہ کو اوسپر سزا نہ دیجائیگی ماسوا زنا میں سنگسار کئے جانیکے کہ اونکے نزدیک یہ سنگساری اہل جزیہ پر قائم نہ کی جائیگی اسلئے کہ جن سببوں سے اونکے نزدیک محصن ہونا ثابت ہوتا ہے منجملہ اونکے ایک سبب مسلمان ہونا بہی ہے اور ہیں اسکے سوا اور سزائیں جو واجب ہوتی ہیں حرام فعلوں کے ارتکاب میں پس بیشک اہل جزیہ اونکے اندر مانند اہل اسلام کی ہیں اور حاکم پر اونکا اہل جزیہ پر صادر کرنا لازم ہے اگرچہ وہ اوسکے پاس فیصلہ کو نہ آئیں جسطرح اوسپر لازم ہے کہ مسلمانوں پر وہ احکام صادر کرے اگرچہ اوسکے پاس مقدمہ نہ لے جائیں اور اونکا استدلال حدیث ابن عمر مذکور میں اسطرح ہے کہ ابن عمر نے بیان کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے یہود کو سنگسار کیا جو وقت کہ مقدمہ لائے وہ حضور کے پاس اور یہ نہیں کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا بجز اسکے نہیں کہ میں نے اونکو سنگسار کیا اسوجہ سے کہ وہ مقدمہ لائے میرے پاس اور اگر آپ یہ فرما دیتے تو معلوم ہو جاتا کہ حاکم کیطرف سے حکم اوسوقت ہونا چاہیے کہ جب وہ مقدمہ لائیں اوسکے پاس اگر وہ مقدمہ نہ لے جائیں تو حکام اسلام اونکے درمیان فیصلہ نہ کریں اور نہ اون کے امور میں غور کیا جائے لیکن یہ فرمانا ثابت

نہیں بجز اسکے نہیں کہ ثبوت صرف سکا ہے کہ آپ نے سنگسار کیا اونکو جس وقت فیصلہ کو آئے حضور کے پاس .
بجز اسکے نہیں کہ خبر دی گئی ہے فعل نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے فیصلہ سے جس وقت کہ مقدمہ لائے وہ لوگ آپ
کے پاس اور نہیں خبر دی گئی آپ کے حکم دینے سے اونکو قبل اسکے کہ مقدمہ لے گئے ہوں آپکے پاس کہ آیا اس صورت میں
اونپر حد قائم کرنا واجب ہے یا نہیں پس باطل ہوا یہ کہ ہو اس حدیث میں امر مذکور پر دلالت رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم
سے یا حضرت ابن عمر کی اپنی رائے ہو رقول لہٰ **ثم** نظرنا فیما سوی ذٰلک من الآثار ھل نجد فیہ ما یدل علی
شیء من ذٰلک **فاذا** احمد بن ابی عمران قد حدثنا قال ثنا ابو خیثمۃ زھیر بن حرب قال ثنا حفص بن
غیاث عن مجالد بن سعید عن عامر الشعبی عن جابر بن عبد اللہ ان الیھود جاؤا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم برجل وامرأۃ منھما زنیا فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ائتوا باربعۃ منکم یشھدون فثبت
بھذا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد کان ینظر بینھم قبل ان یحکمہ الرجل والمرأۃ المدعی علیھما الزناء
لانھما جمیعا جاحدان لو کانا مقرین لما احتاج مع اقرارھما الی اربعۃ یشھدون **وروی** عن البراء بن عازب
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما یدل علی ذٰلک ایضا **حدثنا** فھد قال ثنا عمر بن حفص بن غیاث
قال ثنا ابی عن الاعمش عن عبد اللہ بن مرۃ عن البراء قال مر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برجل قد حمم
وجھہ وقد ضرب یطاف بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما شان ھذا قالوا زنی قال فما تجدون
فی کتابکم قالوا یحمم وجھہ ویعزر ویطاف بہ فقال انشدکم اللہ ما تجدون حدہ فی کتابکم فاشاروا الی
رجل منھم فسألہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال الرجل نجد فی التوراۃ الرجم ولکنہ کثر فی اشرافنا
فکرھنا ان نقیم الحد علی سفلتنا وندع اشرافنا فاصطلحنا علی شیء فوضعنا ھذا فرجمہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وقال انا اول من احیی ما اماتوا من امر اللہ **ففی** ھذا ما یدل ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد کان
لہ ان یحکم بینھم وان لم یحکموہ لان فی ھذا الحدیث انھم مروا بہ وھو محمم فذکر باقی الحدیث ثم رجمہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلتنادعاھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکارا لما فعلوہ من قبل ان یأتوہ
فردامرھم الی حکم اللہ الذی قد عطلوہ وغیروہ ثبت بذلک انہ قد کان لہ ان یحکم فیما بینھم حکموہ او لم
فھذا ما فی ھذہ الآثار من الدلائل علی ما قد تکلمنا علیہ **واما** قول اللہ عز وجل فان جاؤک فاحکم بینھم
او اعرض عنھم فان الذی ذھبوا فیہ الی تثبیت الحکم یقولون ھی منسوخۃ (ترجمہ) پھر ہم نے انکے سوا اور
احادیث میں غور کیا کہ آیا ہم کو ونکے اثر میں اسکی کوئی دلیل ملتی ہے تو پایا کہ احمد بن ابی عمران نے حدیث بیان کی ہم سے کہا
حدیث بیان کی ہم سے ابو خیثمہ زہیر بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حفص بن غیاث نے انہوں نے روایت کی
مجالد بن سعید سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہ یہود لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے پاس ایک مرد اور ایک عورت کو جنہوں نے زنا کیا تھا پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونسے فرمایا کہ چار
آدمی اپنے لاؤ جو گواہی دیں لہٰذا اس سے ثابت ہوا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غور فرماتے تھے اونکے مابین پیشتر
اس سے کہ حاکم بنا دیں ۔ آپکو مرد اور عورت جنپر زنا کا دعویٰ کیا گیا ہو کیونکہ وہ دونوں (زنا سے) منکر تھے اور اگر ہوتے
اقرار کرنے والے تو اونکے اقرار کے باوجود چار گواہوں کی حاجت نہ ہوتی اور براء بن عازبؓ سے روایت ہے

انہوں نے روایت کی رسول خدا صلے اللہ وسلم سے کہ وہ بھی اسپر دلالت کرتی ہے **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے انہوں نے براء سے کہ گذرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پر جسکے چہرہ کو کالا کر کے اوسکو پھرایا جا رہا تھا پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے اس شخص کا انہوں نے کہا زنا ہے اس نے فرمایا پس کیا (حکم) پاتے ہو تم اپنی کتاب میں انہوں نے کہا کالا کیا جائے منہ اوسکا اور سزا دیجائے اور پھرایا جائے (بازاروں اور سڑکوں پر) پس فرمایا حضور نے کہ میں تمکو خدا کی قسم دیکر دریافت کرتا ہوں کہ کیا پاتے ہو تم سزا زنا کی اپنی کتاب میں تو انہوں نے اپنے اندر ایک شخص کیطرف اشارہ کر دیا پس حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے دریافت کیا تو وہ شخص بولا کہ ہم توریت کے اندر (زنا کی سزا) سنگسار کرنا پاتے ہیں لیکن چونکہ ہمارے شرفا میں زنا کی کثرت ہو گئی ہے اسلئے ہم نے اسکو برا جانا کہ اپنے ذلیلوں پر حد قائم کریں اور شریفوں کو چھوڑ دیں لہذا اس پر ہم سب نے صلح کر لی ہے۔ اور ایسکو (سب کی سزا کے لئے) مقرر کر دیا ہے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو سنگسار کیا اور فرمایا کہ میں بہترین اونکا ہوں جنہوں نے زندہ کیا اوس حکم خداوندی کو جسکو لوگوں نے مردہ کر دیا تھا پس اس میں دلیل ہے اسپر کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اونکے درمیان فیصلہ کرنا جائز ہے اگرچہ وہ آپکو حاکم نہ بنائیں کیونکہ اس حدیث میں یہ ہے کہ وہ لوگ گذرے معہ اوس شخص کے اس حال میں کہ وہ سیاہ رو کیا ہوا تھا پھر ذکر کیا باقی **حدیث** کو پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو سنگسار کیا پھر جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو ... بلایا ....

.... واسطے انکار کرنے اونکے فعل کے پہلے اس سے کہ آویں وہ آپکے پاس اور پھر لوٹایا اونکے معاملہ کو خدا تعالے کے اوس حکم کیطرف جسکو انہوں نے معطل اور اول بدل کر دیا تھا تو اس سے ثابت ہوا کہ حضور کے لئے اونکے مابین فیصلہ کرنا درست تھا خواہ وہ آپکو حاکم بنائیں یا نہ بنائیں پس یہ احادیث ہیں جو دلالت کرتے ہیں اوسپر کہ جسپر ہم گفتگو کر چکے ہیں اور رہا قول حق تعالے کا کہ پس اگر آویں (کفار) آپ کے پاس (مقدمہ لیکر) تو حکم کیجئے اونکے مابین یا روگردانی کیجئے سو وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ (ہر صورت میں) فیصلہ کرنیکا ثبوت ہے (روگردانی نہ ہونی چاہئے) اس آیت کو منسوخ کہتے ہیں

(قولہ) **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْحُذَيْفَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ فَاِنْ جَاؤُكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ قَالَ نَسَخَتْهَا هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَهُمْ **وَقَالَ** الْاٰخَرُوْنَ تَاْوِيْلُهَا وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ اِنْ حَكَمْتَ **فَلَمَّا** اخْتُلِفَ فِيْ تَاْوِيْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَكَانَتِ الْاٰثَارُ قَدْ دَلَّتْ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ثَبَتَ الْحُكْمُ عَلَيْهِمْ عَلٰى اِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ تَرْكُهٗ لِاَنَّ فِيْ حُكْمِهٖ النَّجَاةَ فِيْ قَوْلِهِمْ جَمِيْعًا لِاَنَّ مَنْ يَقُوْلُ عَلَيْهِ اَنْ يَحْكُمَ يَقُوْلُ قَدْ تَرَكَ مَا كَانَ عَلَيْهِ اَنْ يَفْعَلَهٗ وَمَنْ يَقُوْلُ لَهٗ اَنْ لَا يَحْكُمَ يَقُوْلُ قَدْ تَرَكَ مَا كَانَ لَهٗ تَرْكُهٗ فَاِذَا حَكَمَ يَشْهَدُ لَهُ الْفَرِيْقَانِ جَمِيْعًا بِالنَّجَاةِ وَاِذَا لَمْ يَحْكُمْ لَمْ يَشْهَدْ لَهٗ بِذٰلِكَ فَاَوْلَى الْاَشْيَاءِ بِنَا اَنْ نَفْعَلَ مَا فِيْهِ النَّجَاةُ بِالْاِتِّفَاقِ دُوْنَ مَا فِيْهِ ضِدُّ النَّجَاةِ بِالْاِخْتِلَافِ **وَهٰذَا** الَّذِيْ ذَكَرْنَا مِنْ وُجُوْبِ الْحُكْمِ عَلَيْهِمْ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ **فَاِنْ قَالَ** قَائِلٌ فَاَنْتُمْ لَا تَرْجُمُوْنَ الْيَهُوْدَ اِذَا زَنَوْا فَقَدْ تَرَكْتُمْ بَعْضَ مَا فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ بِهٖ اِحْتَجَجْتُمْ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ الْحُكْمَ كَانَ فِي الزُّنَاةِ فِيْ عَهْدِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ الرَّجْمُ عَلَى الْمُحْصَنِ وَغَيْرِ الْمُحْصَنِ **وَكَذٰلِكَ** كَانَ جَوَابُ الْيَهُوْدِيِّ الَّذِيْ سَاَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ حَدِّ الزَّانِيْ

في كتابهم فلم ينكر ذلك عليه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فكان على النبي صلى الله عليه وآله وسلم اتباع ذلك والعمل به لان على كل نبي اتباع شريعة النبي الذي كان قبله حتى يحدث الله شريعة تنسخ شريعته قال الله تعالى أولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده فرجم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اليهوديين على ذلك الحكم ولا فرق حينئذ في ذلك بين المحصن وغير المحصن **ثم** احدث الله عز وجل لنبيه صلى الله عليه وآله وسلم شريعة فنسخت هذه الشريعة فقال واللاتي يأتين الفاحشة من نسائكم فاستشهدوا عليهن اربعة منكم فان شهدوا فامسكوهن في البيوت حتى يتوفاهن الموت او يجعل الله لهن سبيلا **وكان** هذا ناسخا لما كان قبله ولم يفرق في ذلك بين المحصن وغير المحصن **ثم** نسخ الله تعالى ذلك فجعل الحد هو الاذى بالاية التي بعدها ولم يفرق في ذلك ايضا بين المحصن ثم جعل لهن سبيلا البكر بالبكر جلد مائة وتغريب عام والثيب بالثيب جلد مائة والرجم فالفرق حينئذ بين حد المحصن وحد غير المحصن الجلد ثم اختلف الناس من بعد في الاحصان **فقال** قوم لا يكون الرجل محصنا بامرأته ولا المرأة محصنة بزوجها حتى يكونا حرين مسلمين بالغين قد جامعها وهما بالغان **وممن** قال بذلك ابو حنيفة و ابو يوسف ومحمد (**ترجمہ**) **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حذیفہ نے انہوں نے روایت کی سفیان سے انہوں نے سدی سے انہوں نے عکرمہ سے کہ اس آیت کو کہ فان جاؤک فاحکم بینہم او اعرض عنہم اس آیت نے منسوخ کر دیا اور یہ کہ حکم کریں آپ کفار کے درمیان موافق اوسکی کہ نازل کیا خدا تعالے نے اور مت پیروی کیجئے اونکی خواہشات کی اور دوسروں نے کہا کہ (مطلب دوسری آیت کا اسطرح) کہ اور یہ کہ حکم کریں آپ اونکے درمیان موافق اوسکی کہ نازل فرمایا خدا تعالے نے اگر حکم کریں (ورنہ نہ کرنیکا بھی اختیار ہے) پس جب اس آیت کی تفسیر میں اختلاف ہوا اور حال یہ ہے کہ احادیث مضمون مذکور پر دلالت کر چکیں تو ثابت ہوا حکم کرنا ہون کے مابین حاکم اسلام کے لئے اور جائز نہ ہوا اوسکے لئے ترک کرنا اوس حکم کا کیونکہ اوسکے حکم دینے میں خلاصی ہے تمام کے اقوال کے مطابق کیونکہ جو کہتا ہے کہ اوسپر حکم کرنا لازم ہے وہ کہیگا کہ چھوڑ دیا حاکم اسلام نے اوس کو کہ ہے اوسکا کرنا اوسپر لازم تھا اور جو کہتا ہے کہ حاکم اسلام کو جائز ہے کہ حکم نہ کرے وہ کہیگا کہ اوسنے چھوڑ دیا اوس فعل کو جسکا چھوڑنا اوسکے لئے جائز تھا لہذا جب حاکم اسلام حکم کر دیگا تو دونوں فریق اوسکے خلاصی پا جانے کی شہادت دینگے اور جب حکم نہ دیگا تو دونوں اوسکی شہادت نہ دینگے کہ وہ نجات پا گیا اور بہتر کام ہمارے لئے وہ ہے جس میں بالاتفاق نجات ہو نہ وہ جسکے اندر بالاختلاف نجات کی ضد ہو اور یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا کہ حکم کرنا اونپر حاکم اسلام کا فریضہ ہے یہی قول امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے پس اگر کوئی کہے کہ تم سنگسار نہیں کرتے یہود کو جب وہ زنا کرتے ہیں۔ لہذا تم نے چھوڑ دیا بعض حصہ اوس حدیث کا جسکے ساتھ تم استدلال کرتے ہو تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ زنا کاروں کے بارہ میں زمانہ موسٰی علیہ السلام کے اندر حکم سنگساری کا تھا محصن اور غیر محصن دونوں پر اور اسیطرح تہا جواب اوس یہودی کا جس سے رسول اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حد زانی کے متعلق دریافت فرمایا تہا کہ اونکی کتاب میں کیا ہے پھر انکار نہ کیا اسکا رسول اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لہذا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوسکی پیروی اور اوسکے ساتھ عمل ثابت ہوا کیونکہ ہر نبی پر اوس نبی کی شریعت کا اتباع لازم ہے جو اوس سے پہلے ہو تا وقتیکہ پیدا فرما دے خدا

تعالےٰ کوئی اور شریعت جو اوس (پہلی) نبی کی شریعت کو منسوخ کرے فرمایا خدا تعالےٰ نے وہی لوگ ہیں وہ کہ ہدایت کی اللہ تعالےٰ نے (اونکو) پس اون ہی کے طریقہ کے ساتھ پیروی کرو (پس سنگسار کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودیوں کو اس حکم کے موافق اور اوسوقت اس حکم میں محصن اور غیر محصن کے درمیان کچھ فرق نہ تھا پھر ظاہر فرمائی حق تعالےٰ نے اپنے نبی کے لئے ایک شریعت (مستقلہ) اور منسوخ کردیا اوس شریعت (موسیٰ علیہ السلام) کو پس فرمایا اور وہ عورتیں جو آویں (مرتکب ہوں) زنا کو تمہاری عورتوں میں سے تو گواہ مقرر کرو اونپر چار شخصونکو جو تم میں سے ہوں پس اگر وہ گواہی دیدیں تو روک رکھو اونکو گھروں میں یہانتک کہ وفات دے اونکو موت یا اونکے لئے کوئی راستہ خدا تعالےٰ ٹہیرائے اور ہے یہ منسوخ کرنیوالا اپنے سابق حکم کے لئے اور اسکے اندر محصن اور غیر محصن میں کوئی تفریق نہیں پھر منسوخ کردیا اللہ تعالےٰ نے اوسکو پس قرار دیا حد کو (باعث تکلیف دینے کا) اوس آیت سے جو اوسکے بعد ہے اور اسکے اندر بھی محصن کے درمیان کوئی تفریق نہیں پھر ٹہیرایا اون عورتوں کے لئے راستہ (یہ کہ) کنوارا ساتھ کنواری کے سو کوڑے اور شہربدر کرنا ہے اور (سنرا) شادی شدہ کی سو کوڑے اور سنگسار کرنا ہے پس اب تفریق کردی محصن کی حد اور غیر محصن کی حد میں کہ (غیر محصن کی حد) کوڑے لگانے مارنا ہے پھر اسکے بعد احصان کے اندر لوگ مختلف ہوئے پس ایک گروہ بولا کہ نہیں ہو آدمی اپنی عورت سے اور نہیں ہوتی عورت محصنہ اپنی خاوند کے ساتھ یہانتک کہ ہوں دونوں آزاد مسلمان بالغ کہ ہمبستری کی ہوی دینے عورت کے ساتھ اس حالت میں کہ دونوں بالغ ہوں اور منجملہ اونکے جو اسکے قائل ہیں امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم ہیں (قولہ) **وقال** اٰخرون تحصن اهل الكتاب بعضهم بعضا و يحصن المسلم النصرانية ولا تحصن النصرانية المسلم وقد كان ابو يوسف قال بهذا القول في الاملاء فيما حدثني سليمن بن شعيب عن ابيه **فاحتمل** قول رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الثيب بالثيب الرجم ان يكون هذا على كل ثيب احتمل ان يكون على خاص من الثيب فنظرنا في ذلك فوجدناهم مجتمعين ان العبيد غير داخلين في ذلك وان العبد لا يكون محصنا ثيبا كان او بكرا ولا يحصن زوجته حرة كانت او امة **وكذلك** الامة لا تكون محصنة بزوجها حرا كان او عبدا فثبت بما ذكرنا ان قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم الثيب بالثيب الرجم انما وقع على خاص من الثيب لا على كل ثيب فلم يدخل فيما اجمعوا انه وقع على خاص الا ما قد اجمعوا انه فيه داخل **وقد** اجمعوا ان الحرين المسلمين البالغين الزوجين الذين قد كان منهما الجماع محصنين واختلفوا فيمن سواهم فقد احاط علمنا ان ذلك قد دخل في قول رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الثيب بالثيب الرجم **فادخلنا** فيه ولم يحط علمنا بما سوى ذلك فاخرجناه منه وقد كان يجيء في القياس لما كانت الامة لا تحصن الحر ولا يحصنها الحر وكانت هي في عدم احصانها اياه كهو في عدم احصانه اياها ان يكون كذلك النصرانية فكما هي لا تحصن زوجها المسلم كان هو ايضا كذلك لا يحصنها **وقد** رأينا الامة ايضا لما بطل ان تحصن المسلم بطل ان يحصن الكافر قياسا و نظرا على ما ذكرنا والله تعالى اعلم

(ترجمہ) اور دوسروں نے کہا کہ محصن بناتے ہیں اہل کتاب اونکے بعض بعض کو اور محصن بنا دیتا ہے مسلمان مرد کو اور بیشک ہوے امام ابو یوسفؒ قائل اسی قول کے (کتاب) املا میں اوس حدیث کے اندر جو بیان کی مجھے سلیمان بن شعیب نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے پس احتمال رکھتا ہے فرمان رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ شادی شدہ کی (سزا) شادی شدہ کے ساتھ (زنا کرنے میں) سنگساری ہے اس بات کا کہ ہو یہ ہر شادی شدہ کے لئے اور احتمال رکھتا ہے کہ ہو کسی خاص شاد شدہ کے لئے پس ہم نے اس میں اس کے اندر غور کیا تو ہم نے اونکو اسپر متفق پایا کہ غلام داخل نہیں ہیں اسکے اندر اور بیشک غلام نہیں ہوتا محصن خواہ شادی شدہ ہو یا کنوارا اور محصن نہیں ہوتی بیوی اوسکی خواہ آزاد ہو یا لونڈی اور اسیطرح محصنہ نہیں ہوتی اپنے خاوند کی وجہ سے خواہ وہ آزاد ہو یا غلام پس ثابت ہوا ہمارے اس بیان سے یہ کہ فرمان نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ شادی شدہ شادی شدہ کے ساتھ (زناہ کرنے میں سزا دیا جائے) سنگساری کی اسکے سوا نہیں کہ واقع ہوا ہے مخصوص شادی شدہ پر نہ ہر شادی شدہ کے لئے پس نہیں داخل ہو سکتا ورمورت اجماع اور اتفاق کے اس امر پر کہ یہ فرمان مخصوص (شادی شدہ پر) واقع ہے مگر وہی (شادی شدہ) جسکے داخل ہونے پر اونکا اجماع ہو چکا ہے اسپر کہ دو آزاد جو مسلمان بالغ خاوند بیوی ہوں کہ اونسے ہم بستری ہو چکی ہو تو وہ محصن ہیں اور اونکے ماسوا میں علماء کا اختلاف ہوا ہے پس بیشک ہمارا علم اسکو محیط ہوا ہے کہ یہ داخل ہے قول رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کہ سزا دیجائے شادی شدہ کو شادی شدہ کے ساتھ (زنا کرنے میں) سنگساری کی اسلئے ہم نے اوسکو اوسمیں داخل کر دیا اور اسکے ماسوا کے ساتھ ہمارا علم محیط نہ ہوا اسلئے ہم نے اوسکو اوس سے خارج رکھا اور قیاس میں یہ بات آتی ہے کہ جب لونڈی آزاد مرد (نکاح کرنے سے) محصن نہیں بناتی اور نہ آزاد مرد لونڈی کو محصنہ بناتا ہے اور ہے وہ لونڈی آزاد مرد کو محصن نہ بنانے میں مانند آزاد مرد کی اوسکے لونڈی کو محصن نہ بنانے میں تو نصرانی عورت بھی ایسی ہی ہوگی کہ جسطرح نصرانیہ اپنے مسلمان خاوند کو محصن نہ بنائیگی اسیطرح مرد بھی نصرانیہ کو محصنہ نہ بنائیگا اور بیشک دیکھا ہم نے لونڈی کو بھی کہ جب ثابت ہو چکا اوسکا مسلمان مرد کو محصن بنانا تو باطل ہو گیا کافر کو (بھی) محصن بنانا از روئے قیاس اور غور کے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور اللہ تعالٰے زیادہ جاننے والا ہے ▪

بَابُ الْقَضَاءِ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ

باب فیصلہ کرنے میں قسم کے ساتھ مع (ایک) گواہ کے

حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَيْفُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْمَكِّيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ **قَالَ** عَبْدُ الْعَزِيزِ فَذَكَرْتُهُ لِسُهَيْلٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ عَنِّي **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ يَعْنِي الْحِمَّانِيَّ قَالَ ثَنَا

سليمن بن بلال والدراوردي فذكر باسناده مثله قال عبد العزيز فلقيت سهيلا فسألته عن هذا
الحديث فلم يعرفه **حدثنا** بحر بن نصر قال ثنا عبد الله بن وهب قال حدثني عثمان بن الحكم عن
زهير بن محمد عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن زيد بن ثابت عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
مثله **حدثنا** وهبان بن عثمان قال ثنا ابو همام قال ثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي عن جعفر
بن محمد عن ابيه عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مثله **حدثنا** فهد قال ثنا
ابو نعيم قال ثنا سفيان عن جعفر عن ابيه عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ولم يذكر جابرا
حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب ان مالكا حدثه عن جعفر بن محمد عن ابيه عن رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم مثله **حدثنا** بحر قال ثنا عبد الله ابن وهب قال حدثني عمر بن محمد عن ابيه عن رسول
صلى الله عليه وآله وسلم مثله **(ترجمہ) حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن
عبد الحمید حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زید بن حباب نے کہا خبر دی مجھکو سیف بن سلیمان مکی نے انہوں نے روایت
کی قیس بن سعد سے انہوں نے روایت کی عمرو بن دینار سے انہوں نے روایت کی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم کے ساتھ مع ایک گواہ کے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو سلیمان بن بلال نے انہوں نے روایت کی ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے انہوں نے
سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن اور ابن ابی داؤد نے دونوں نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن
سے پس ذکر کیا اوسکے اسناد کے ساتھ اوسکی مانند کہا عبد العزیز نے اور بھول گئے اوسکو سہیل اور کہا کہ حدیث بیان
کی مجھسے ربیعہ نے انہوں نے روایت کی مجھ (یعنے عبد العزیز) سے حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے یحیی بن عبد الحمید نے مراد حمانی ہیں کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن بلال اور دراوردی نے پس اپنے
اسناد کے ساتھ اوسکی مثل ذکر کیا کہا عبد العزیز نے پس میں نے ملاقات کی سہیل سے اس حدیث کے بارہ میں
تو انہوں نے اوسکو نہ جانا حدیث بیان کی ہم سے بحر بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے
کہا حدیث بیان کی مجھسے عثمان بن حکم نے انہوں نے روایت کی زہیر بن محمد سے انہوں نے سہیل بن ابی صالح سے
انہوں نے اپنے باپ زید بن ثابت سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان
کی ہم سے وہبان بن عثمان نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوہمام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوہاب
عبد المجید ثقفی نے انہوں نے روایت کی جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے
انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ابونعیم
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی جعفر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں
نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب
نے کہ مالک نے حدیث بیان کی اونسے بروایت جعفر بن محمد انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل روایت کی **قال** ابو جعفر فذہب قوم الی القضاء بالیمین مع الشاہد الواحد فی
خاص من الاشیاء فی الاموال خاصۃ واحتجوا فی ذلک بہذہ الآثار **وخالفہم** فی ذلک آخرون فقالوا
لا یجب ان یقضی فی شیء من الاشیاء الا برجلین او رجل وامرأتین ولا یقضی بشاہد ویمین فی شیء من الاشیاء
قالوا اما ما رویتموہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما ذکر فیہ انہ قضی بالیمین مع الشاہد فقد
دخلہ الضعف الذی لا یقوم بہ معہ حجۃ فاما حدیث ربیعۃ عن سہیل فقد سأل الدراوردی سہیلا عنہ
فلم یعرفہ ولو کان ذلک من السنن المشہورۃ والامور المعروفۃ اذا لما ذہب علیہ وانتم قد تضعفون من الاحادیث
ما ہو اقوی من ہذا الحدیث بما قل من ہذا **واما** حدیث عثمان بن الحکم عن زہیر بن محمد عن سہیل عن ابیہ
عن زید بن ثابت فمنکر ایضا لان اباصالح لا نعرف لہ روایۃ عن زید ولو کان عند سہیل من ذلک شیء
ما انکر علی الدراوردی ما ذکرتم عن ربیعۃ ویقول لہ لم یحدثنی بہ ابی عن ابی ہریرۃ ولکن حدثنی بہ عن
زید بن ثابت مع ان عثمان بن الحکم لیس بالذی یثبت مثل ہذا بروایتہ واما حدیث ابن عباس فمنکر لان
قیس بن سعد لا نعلمہ یحدث عن عمرو بن دینار بشیء فکیف تحتجون بہ فی مثل ہذا **واما** حدیث جعفر بن
محمد عن ابیہ عن جابر فان عبد الوہاب رواہ کما ذکرتم **واما** الحفاظ مالک وسفیان الثوری وامثالہما
فرووہ عن جعفر عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولم یذکروا فیہ جابرا وانتم لا تحتجون بمثل ہذا
فیما یخالف فیہ الثوری ومالک ثم لو لم ینازع فی طریق ہذا الحدیث وسلمت علی ہذہ الالفاظ التی قد رویت
علیہا لکانت محتملۃ للتاویل الذی لا یقوم لکم بمثلہا معہ الحجۃ **وذلکم** انکم انما رویتم ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قضی بالیمین مع الشاہد الواحد ولم یبین فی الحدیث کیف کان ذلک السبب ولا المستحلف من ہو فقد
یجوز ان یکون ذلک علی ما ذکرتم ویجوز ان یکون اریدبہ یمین المدعی علیہ **واذا** ادعی المدعی ولم یقم علی
دعواہ الا شاہدا واحدا فاستحلف لہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المدعی علیہ فروی ذلک لیعلم الناس ان
المدعی یجب لہ الیمین علی المدعی علیہ لا بحجۃ اخری غیر الدعوی لا یجب لہ الیمین الا بہا کما قال قوم ان المدعی لا یجب لہ
الیمین فیما ادعی الا ان یقیم البینۃ انہ قد کانت بینہ وبین المدعی علیہ خلطۃ ولبس فان اقام علی ذلک بینۃ استحلف
لہ والا لم یستحلف فاراد الذی روی ہذا الحدیث ان ینفی ہذا القول ویثبت الیمین بالدعوی وان لم یکن مع الدعوی
غیرہا فہذا وجہ **وقد** یجوز ان یکون ارید یمین المدعی مع شاہدہ الواحد لان شاہدہ الواحد کان ممن
یحکم بشہادتہ وحدہ وہو خزیمۃ بن ثابت فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد کان عدل شہادتہ بشہادۃ
رجلین **ترجمہ** (ابوجعفرؒ نے کہا پس گیا ایک گروہ (اسطرف) کہ فیصلہ قسم کے ساتھ مع ایک گواہ کے (جائز ہے) مخصوص
اشیاء (یعنی) بالخصوص اموال میں اور اسکے اندر ان ہی احادیث سے استدلال کیا اور مخالفت کی اونکی ان دوسرون
نے اور کہا کہ جائز نہیں یہ کہ فیصلہ کیا جاوے کسی معاملہ مین معاملات سے مگر ساتھ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کے اور
نہ فیصلہ کیا جائے ایک گواہ اور ایک قسم کے ساتھ کسی حق میں منجملہ حقوق کے **انہوں** نے کہا کہ جو کچھ تم نے روایت
کیا رسول اقدس صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے وہ جس مین ذکر کیا گیا کہ حضور نے فیصلہ فرمایا ساتھ قسم اور ایک گواہ کے پس
اوس میں ایک کمزوری ہے جسکی وجہ سے وہ (روایت) حجت کی قابل نہ رہی **رہی** حدیث ربیعہ کی سہیل سے پس

بیشک سوال کیا دراوردی نے سہیل سے اس حدیث کے بارہ میں تو انہوں نے اوسکو نہ پہچانا تا اور اگر وہ حدیث احادیث مشہورہ اور امور معروفہ سے ہوتی تو البتہ رہجاتی اون (کی پہچان) سے اور تم ضعیف بنا دیتے ہو بہت سی اون احادیث کو جو اس سے قوی تر ہوتی ہیں اس سے کم (نقصان) کی وجہ سے (بھی) **اور رہی** حدیث عثمان بن حکم کی جو روایت کی انہوں نے زہیر بن محمد سے انہوں نے سہیل سے انہوں نے اپنے باپ زید بن ثابت سے تو وہ بھی منکر ہے کیونکہ ابو صالح کے لئے کوئی روایت زید سے پہچانی نہ گئی اور اگر سہیل کے اس حدیث سے کچھ ہوتا تو نہ انکار کرتے سہیل دراوردی سے اوسکا جو تم نے ربیعہ سے ذکر کیا (بلکہ) یوں کہتے کہ نہیں حدیث بیان کی مجھسے وہ میرے باپ نے بروایت ابو ہریرہ لیکن حدیث بیان کی مجھسے انہوں نے وہ بروایت زید بن ثابت باوجودیکہ عثمان بن حکم نہیں ہیں وسندر کے کہ مثل اس حکم کی اونکی روایت سے ثابت ہو جاوے **اور رہی** حدیث ابن عباس کی پس وہ منکر ہے اسلئے کہ قیس بن سعد کو ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے کوئی حدیث بھی عمرو بن دینار سے بیان کی ہو تو کیونکر استدلال کر سکتے ہیں اس سے اس جیسے مقام میں **اور رہی** حدیث جعفر بن محمد کی اپنے باپ سے جو انہوں نے جابر سے روایت کی پس بیشک عبدالوہاب نے اسیطرح روایت کی ہے جسطرح تم نے ذکر کیا لیکن حفاظ حدیث (مثلاً) مالک اور سفیان ثوری اور ان کے مثل پس وہ روایت کرتے ہیں اس حدیث کو جعفر سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور نہیں ذکر کرتے اوس میں جابر کا اور تم استدلال نہیں مانتے (حدیث) عبدالوہاب سے اوس جگہ کہ مخالف ہوں اونکے ثوری اور مالک پھر اگر نہ جھگڑا کیا جائے اس حدیث کی سند میں اور مان لی جائے ان ہی الفاظ کے مطابق جنکے ساتھ اوسکو روایت کیا گیا تو البتہ ہے وہ (حدیث) محتمل اوس معنے کی کہ اوس تقدیر پر تمہاری لئے وہ حجت نہیں ہو سکتی اور یہ اسلئے کہ بجز اسکے نہیں کہ روایت کیا تم نے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ کیا ساتھ قسم کے مع ایک گواہ کے اور نہیں بیان کیا گیا حدیث کے اندر کہ سبب کیسا تھا اور نہ یہ کہ جسکو قسم ولائی گئی وہ کون تھا پس ممکن ہے کہ ایسا ہو جیسا تم نے بیان کیا اور جائز ہے کہ مراد مدعی علیہ کی قسم ہو اور جب مدعی نے دعوی کیا ہو اور اوسپر گواہ قائم نہ کئے ہوں سوا ایک گواہ کے تو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدعا علیہ کو قسم دیدی ہو مدعی کے واسطے پس روایت کیا اس حدیث کو تاکہ جان لیں لوگ کہ مدعی کے لئے مدعا علیہ پر قسم واجب ہوتی ہے نہ کسی اور دلیل سے ماسوا دعوی کے (یعنی) نہیں واجب ہوتی مدعی کی لئے قسم مگر اوسکے دعوی کی وجہ سے جسطرح ایک گروہ نے کہا کہ مدعی کے لئے اوسکے دعوی میں (مدعا علیہ پر) قسم واجب نہیں ہوتی مگر اوسوقت کہ قائم کردے مدعی گواہ اسپر کہ اس مدعی اور مدعا علیہ کے مابین کوئی علاقہ (ضرور) تھا پس اگر وہ اسپر گواہ قائم کر چکے تو اوس (مدعا علیہ) کو قسم دیجائے ورنہ نہیں پس مقصد اس حدیث کے راوی کا یہ ہے کہ نفی کرے اس قول کی اور ثابت کرے قسم کو محض دعوی کے ساتھ اگرچہ اوسکے ساتھ کوئی اور (حجت) نہ ہو پس یہ (حدیث مذکور کی) ایک توجیہ ہوئی **اور** جائز ہے کہ مراد مدعی ہی کی قسم ہو مع اوسکے ایک گواہ کے اسلئے کہ اوسکا ایک گواہ تھا منجملہ اونکے جنکی ایک کی گواہی کے موافق فیصلہ ہو سکے اور وہ خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برابر ٹھیرایا اونکی (ایک کی) گواہی کو دو مردوں کی گواہی کے (قولہ) **حدثنا** فہد قال ثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب بن ابی حمزۃ عن الزہری قال اخبرنی عمارۃ بن خزیمۃ الانصاری ان عمہ حدثہ وھو من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابتاع فرسا

مِنْ اَعْرَابِیٍّ فَاسْتَتْبَعَهُ لِیَقْبِضَهُ ثَمَنَ فَرَسِهِ فَاَسْرَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَشْیَ وَاَبْطَاَ الْاَعْرَابِیُّ فَطَفِقَ رِجَالٌ
یَتَعَرَّضُوْنَ الْاَعْرَابِیَّ فَیُسَاوِمُوْنَهُ بِالْفَرَسِ لَا یَشْعُرُوْنَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ابْتَاعَهُ حَتّٰی زَادَ بَعْضُهُمُ الْاَعْرَابِیَّ
فِی السَّوْمِ عَلٰی ثَمَنِ الْفَرَسِ .... فَنَادَی الْاَعْرَابِیُّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ کُنْتَ مُبْتَاعًا هٰذَا الْفَرَسَ فَابْتَعْهُ وَاِلَّا بِعْتُهُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِیْنَ سَمِعَ
نِدَاءَ الْاَعْرَابِیِّ فَقَالَ اَوَلَیْسَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ لَا وَاللّٰهِ مَا بِعْتُكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
بَلٰی قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَطَفِقَ النَّاسُ یَلُوْذُوْنَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالْاَعْرَابِیِّ وَهُمَا یَتَرَاجَعَانِ فَطَفِقَ
الْاَعْرَابِیُّ یَقُوْلُ هَلُمَّ شَهِیْدًا یَشْهَدُ اَنِّیْ قَدْ بَایَعْتُكَ فَمَنْ جَاءَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ لِلْاَعْرَابِیِّ وَیْلَكَ اِنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا حَتّٰی جَاءَ خُزَیْمَةُ فَاسْتَمَعَ لِمُرَاجَعَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَمُرَاجَعَةِ
الْاَعْرَابِیِّ وَهُوَ یَقُوْلُ هَلُمَّ شَهِیْدًا یَشْهَدُ لَكَ اَنِّیْ قَدْ بَایَعْتُكَ فَقَالَ خُزَیْمَةُ اَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَایَعْتَهُ فَاَقْبَلَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰی خُزَیْمَةَ فَقَالَ بِمَ تَشْهَدُ فَقَالَ بِتَصْدِیْقِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَهَادَةَ خُزَیْمَةَ بِشَهَادَةِ رَجُلَیْنِ **فَلَمَّا** کَانَ ذٰلِكَ الشَّاهِدُ الَّذِیْ قَدْ ذَکَرْنَا قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ
هُوَ خُزَیْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ فَیَکُوْنُ الْمَشْهُوْدُ لَهُ بِشَهَادَتِهٖ وَحْدَهُ مُسْتَحِقًّا لِمَا شَهِدَ لَهُ کَمَا یَسْتَحِقُّ غَیْرُهُ بِالشَّاهِدَیْنِ بِمَا شَهِدَا
لَهُ بِهٖ فَادَّعَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ الْخُرُوْجَ مِنْ ذٰلِكَ الْحَقِّ اِلَی الْمُدَّعِیْ فَاسْتَحْلَفَهُ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰی ذٰلِكَ
وَاُرِیْدَ بِنَقْلِ هٰذَا الْحَدِیْثِ لِیُعْلَمَ اَنَّ الْمُدَّعِیَ اِذَا اَقَامَ الْبَیِّنَةَ عَلٰی دَعْوَاهُ وَادَّعَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ الْخُرُوْجَ مِنْ ذٰلِكَ الْحَقِّ
اِلَیْهِ اَنَّ عَلَیْهِ الْیَمِیْنَ مَعَ بَیِّنَتِهٖ فَهٰذِهٖ وُجُوْهٌ یَحْتَمِلُهَا مَا جَاءَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ قَضَائِهٖ الْیَمِیْنَ مَعَ
الشَّاهِدِ فَلَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَاْتِیَ اِلٰی خَبَرٍ قَدِ احْتَمَلَ هٰذِهِ التَّاوِیْلَاتِ فَیَعْطِفَ عَلٰی اَحَدِهَا بِلَا دَلِیْلٍ یَدُلُّ لَهُ
عَلٰی ذٰلِكَ مِنْ کِتَابٍ اَوْ سُنَّةٍ اَوْ اِجْمَاعٍ ثُمَّ یَزْعُمَ اَنَّ مَنْ خَالَفَ ذٰلِكَ مُخَالِفٌ لِمَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَکَیْفَ یَکُوْنُ مُخَالِفًا لِمَا قَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَاَوَّلَ ذٰلِكَ عَلٰی مَعْنًی
یَحْتَمِلُ مَا قَالَ بَلْ مَا خَالَفَ اِلَّا تَاْوِیْلَ مُخَالِفِهٖ بِحَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یُخَالِفْ شَیْئًا مِنْ حَدِیْثِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ **وَقَدْ** رُوِیَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ
ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اِذَا بَلَغَکُمْ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدِیْثٌ فَظُنُّوْا بِهِ الَّذِیْ هُوَ اَهْنَاُ وَالَّذِیْ هُوَ اَهْدٰی وَالَّذِیْ هُوَ اَتْقٰی وَالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ
حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَاَبُو الْوَلِیْدِ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ غَیْرَ اَنَّهُ لَمْ یَقُلْ وَالَّذِیْ
هُوَ خَیْرٌ فَهٰکَذَا یَنْبَغِیْ لِلنَّاسِ اَنْ یَفْعَلُوْا وَاَنْ یُحْسِنُوْا تَحْقِیْقَ ظُنُوْنِهِمْ وَلَا یَقُوْلُوْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ اِلَّا بِمَا قَدْ عَلِمُوْهُ فَاِنَّهُمْ مَنْهِیُّوْنَ عَنْ ذٰلِكَ مُعَاقَبُوْنَ عَلَیْهِ وَکَیْفَ یَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ یَحْمِلَ حَدِیْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰی مَا حَمَلَهُ عَلَیْهِ هٰذَا الْمُخَالِفُ وَقَدْ وَجَدْنَا کِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ یَدْفَعُهُ ثُمَّ السُّنَّةُ الْمُجْمَعُ عَلَیْهَا
تَدْفَعُهُ اَیْضًا **ترجمہ** **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو یمان نے کہا خبر دی ہم کو شعیب
بن ابی حمزہ نے انہوں نے روایت کی زہری سے کہا خبر دی مجھکو عمارہ بن خزیمہ انصاری نے کہ عمر نے **حدیث** بیان
کی اونسے اور وہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خریدا ایک گھوڑا کسی

دہقانی ست تیں پیچھے لگا وہ حضور کے تا کہ لیوے آپسے قیمت اپنے گہوڑے کی پس جلدی کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
چلنے میں اور دیر کی دہقانی نے پس شروع ہوئے لوگ درپے ہوتے دہقانی کے تا کہ نرخ کریں اوس سے اوسکے گہوڑے کا۔
(اور یہ) نہ جانتے کہ رسول اقدس صلے اللہ علیہ آلہ وسلم اوسکو خرید چکے ہیں یہانتک کہ کسی نے اوس دہقانی سے گہوڑے
کی قیمت اوس سے بہی زیادہ لگا دی جتنے پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے خریدا تھا پس پکارا دہقانی
نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کو اور کہا کہ اگر خریدتے ہو تو خریدلو ورنہ میں اسکو فروخت کئے دیتا ہوں پس نبی صلے اللہ علیہ آلہ
وسلم نے اوسکی پکار سنکر ارشاد فرمایا کیا میں تجہسے اسے خرید نہیں چکا تو وہ بولا نہیں قسم خدا کی میں نے تمہارے ہاتھ نہیں فروخت
کیا پس نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں میں تجہسے خرید چکا ہوں پس شروع ہوئے لوگ جہکنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور دہقانی پر اور وہ دونوں رد و بدل کرتے تہے کہ دہقانی کہنے لگا لاؤ کوئی گواہ جو تمہارے لئے گواہی دے کہ میں تمہارے
ہاتھ فروخت کر چکا ہوں اون لوگوں میں سے جو مسلمان آگئے تہے ایک نے دہقانی سے کہا کہ افسوس تجہپر کہ نبی صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نہیں فرمائینگے مگر سچی بات یہانتک کہ آئے خزیمہ پس سنا انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم اور دہقانی کی رد و بدل
کو بحالیکہ وہ کہہ رہا تہا کہ لاؤ کوئی گواہ جو تمہارے لئے آپکی گواہی دے کہ میں تمہارے ہاتھ فروخت کر چکا ہوں پس خزیمہ بولے
کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک تو فروخت کر چکا ہے اسکو پہر متوجہ ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خزیمہ پر اور فرمایا کس
نے گواہی دی تو نے تو اونسے جواب دیا بوجہ سچا جاننے ہمارے کے آپکو اسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر
ٹہیرای رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے گواہی خزیمہ کی بمقابلہ گواہی دو مردوں کے تو جبکہ جائز ہے کہ یہ گواہ جنکا ذکر ہم نے
کیا خزیمہ بن ثابت ہوں تو ہو جائیگا وہ شخص جسکے لئے انکی تنہا کی گواہی دی گئی ہو مستحق اس کا جسکے لئے انہوں نے گواہی دی ہو
جسطرح اوسکے واسطے دو گواہوں کی گواہی سے اوس چیز کا مستحق ہو جاتا ہے جسکے واسطے ان دونوں نے گواہی دی ہو پس دعوی
کیا مدعا علیہ نے اوس حق مدعی سے بری ہو جانیکا پس قسم دی اوس مدعی کو مدعا علیہ کے لئے نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے اسپر اور ارادہ
کیا گیا اس حدیث کے نقل کرنے سے تا کہ جانی جاتے یہ بات کہ مدعی جب اپنے دعوے پر گواہ قائم کر چکے اور دعوے
کرے مدعا علیہ اوس حق مدعی سے بری ہو جانیکا (کہ میں مدعی کو وہ حق دے چکا) تو اوس مدعی پر مع اوسکے گواہوں
کے قسم لازم ہے پس یہ سب توجیہات ہیں کہ احتمال رکہتی ہے انکی وہ حدیث جو منقول ہوئی نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے
آپنے فیصلہ کیا قسم سے مع ایک گواہ کے پس کسیکو یہ جائز نہیں کہ (اپنی دلیل میں) لادے ایسی حدیث جو محتمل ہو ان معانی
کی پہر لوٹا دے اسکو اون میں سے ایکطرف بلا کسی دلیل کے جو دلالت کرے اوس معنے پر قرآن یا حدیث یا اجماع سے
اور گمان کرے یہ کہ جو اس معنے کی مخالفت کرتا ہے وہ مخالف ہے اوس کا جو مروی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے حالانکہ کیونکر ہو سکتا ہے وہ مخالف اوسکا جو مروی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے جبکہ مراد لئے ہوں
اوس نے وہ معنے کہ حدیث اونکا احتمال رکہتی ہو بلکہ اگر مخالفت کی ہے تو صرف اپنے مخالف کی تاویل کی مخالفت کی
ہے جو اوس نے حدیث رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کی ہے اور نہیں مخالفت کی کسی چیز کی حدیث رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور بیشک روایت کی گئی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے وہ حدیث جو بیان کی ہم سے ابو بکرہ
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعر نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں
نے ابو البختری سے انہوں نے ابو عبد الرحمن سلمی سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ علیہ سے کہا جب پہونچے تمکو

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی حدیث تو سمجھو اوسکے وہ معنے جو زیادہ سہل ہوں اور جو زیادہ راہنمائی کرنے والے ہوں اور وہ جو زیادہ باقی رہنے والے ہوں اور وہ جو بہتر ہوں حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے اور ابوالولید نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی عمرو سے پس ذکر کیا اوسکے اسناد کے ساتھ اوسکی مثل مگر یہ کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اور وہ معنے جو بہتر ہوں پس اسیطرح مناسب ہے لوگونکو کہ ایسا کریں اپنے گمانونکو اور نہ کہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مگر وہ کہ جانتے ہوں اوسکو ایسی کیونکہ وہ لوگ اس سے ممانعت کئے گئے ہیں اور اسپر اونکو عذاب دیا جائیگا اور کیسے جائز ہو سکتا ہے کسی کے لئے یہ کہ محمول کرے حدیث رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوسپر کہ محمول کیا اوس معنے پر اس مخالف نے اور حال یہ ہے کہ پایا ہم نے خدا تعالے کی کتاب کو کہ وہ دفع کرتی ہے اوس معنے کو پھر وہ حدیث جسپر سب کا اتفاق ہے دفع کرتی ہے اوسکو **فَاَمَّا** كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتَانِ وَقَالَ وَاَشْهِدُوْا ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَقَدْ كَانُوْا قَبْلَ نُزُوْلِ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ لَا يَنْبَغِيْ لَهُمْ اَنْ يَّقْضُوْا بِشَهَادَةِ اَلْفِ رَجُلٍ وَّلَا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَلَا اَقَلَّ لِاَنَّهٗ لَا يُوْصَلُ بِشَهَادَتِهِمْ اِلٰى حَقِيْقَةِ صِدْقِهِمْ **فَلَمَّا** اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا ذَكَرْنَا قَطَعَ بِذٰلِكَ الْعُذْرَ وَحَكَمَ بِمَا اَمَرَ بِهٖ عَلٰى مَا تَعَبَّدَ بِهٖ خَلْقَهٗ وَلَمْ يُكَلِّفْ بِمَا هُوَ اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ مِّمَّا تَعَبَّدُوْا بِهٖ **وَاَمَّا** السُّنَّةُ الْمُتَّفَقُ عَلَيْهَا فَهِيَ اَنْ لَّا يُحْكَمَ بِشَهَادَةِ جَارٍّ اِلٰى نَفْسِهٖ مَغْنَمًا وَّلَا دَافِعٍ عَنْهَا مَغْرَمًا فَالْحُكْمُ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ عَلٰى مَا حَمَلَ عَلَيْهِ هٰذَا الْمُخَالِفُ لَنَا حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْهِ حُكْمٌ لِّمُدَّعٍ بِيَمِيْنِهٖ فَذٰلِكَ حُكْمُ الْجَارِّ اِلٰى نَفْسِهٖ بِيَمِيْنِهٖ فَهٰذِهٖ سُنَّةٌ مُّتَّفَقٌ عَلَيْهَا تَدْفَعُ الْحُكْمَ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ مَعَ مَا قَدْ دَفَعَهٗ اَيْضًا مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاَوْلَى الْاَشْيَاءِ بِنَا اَنْ نَّصْرِفَ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى مَا يُوَافِقُ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالسُّنَّةَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهَا لَا اِلٰى مَا يُخَالِفُهَا اَوْ يُخَالِفُ اَحَدَهُمَا وَلَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَصًّا مَا يَدْفَعُ الْقَضَاءَ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ عَلٰى مَا ادَّعٰى هٰذَا الْمُخَالِفُ لَنَا **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ جَمِيْعًا قَالَا ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ اَرْضٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اِنَّ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْتَزٰى عَلٰى اَرْضِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ امْرُؤُ الْقَيْسِ بْنِ عَابِسٍ الْكِنْدِيُّ وَخَصْمُهٗ رَبِيْعَةُ بْنُ عِبْدَانَ فَقَالَ لَهٗ بَيِّنَتَكَ فَقَالَ لَيْسَ لِيْ بَيِّنَةٌ قَالَ يَمِيْنُهٗ قَالَ اِذًا يَذْهَبُ بِهَا قَالَ لَيْسَ لَكَ اِلَّا ذٰلِكَ فَلَمَّا قَامَ يَحْلِفُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ اَرْضًا ظَالِمًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ (ترجمہ) بہرحال اللہ عزوجل کی کتاب تو بیشک (اوس میں) خدا تعالے نے ارشاد فرمایا کہ پس گواہ بناؤ دو گواہ اپنے مردوں میں سے پس اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کو اور فرمایا کہ گواہ بناؤ دو عادل مردونکو اپنوں میں سے اور بیشک تھے وہ کہ جائز نہ تھا اونکے لئے یہ کہ فیصلہ کریں ایک ہزار یا اس سے زیادہ اس سے کم کی گواہی کی وجہ سے کیونکہ اونکی گواہی کی وجہ سے اونکی حقیقتہً سچائی کی خبر نہیں لگتی۔ پس جبکہ نازل فرمادیا خدا تعالے نے اوسکو جو ہم ذکر کر چکے تو اس سے عذر منقطع ہو گیا اور حکم دیا اوس تعداد کا کہ اوسکی اتنی تعداد سے اوسکی عبادت کر سکے اور نہیں حکم دیا

اوس سے کم کا کیونکہ وہ اوس تعداد میں داخل نہیں جو تعداد اوسکی عبادت (نماز باجماعت) ادا کرسکنے رہی وہ حدیث جو متفق علیہ ہے پس وہ یہ ہے کہ نہ حکم دیا جائے موافق گواہی اوس شخص کی جو کھینچنے والا ہو اپنی طرف نفع کو اور نہ اوسکی جو دفع کرنیوالا ہو اپنی اوپر سے تاوان کو پس حکم کرنا ساتھ قسم کے مع ایک گواہ کے موافق اوسکی کہ محمول کیا اوسپر ہمارا اس مخالف نے حدیث رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس میں مدعی کی قسم کا حکم ہے پس وہ حکم ہے واسطے اوس شخص کے جو اپنی طرف نفع کو کھینچنے والا ہے اوسکی قسم کی وجہ سے پس یہ ایک حدیث ہے جو متفق علیہا ہے کہ دفع کرتی ہے گواہ کے باوجود قسم کے ساتھ حکم دینے کو باآنکہ اسکو حق تعالےٰ کی کتاب نے بھی دفع کردیا جیساکہ ہم ذکر کرچکے اسلئے تمام باتون سے ہمکو یہ بہتر ہے کہ لوٹادیں حدیث رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوس معنے کیطرف جو موافق ہون اللہ تعالےٰ کی کتاب اور اوس حدیث کے جو متفق علیہ ہو نہ اوس معنے کیطرف جو دونون کے یا اون میں سے (صرف) ایک کے مخالف ہو اور بیشک روایت کیا گیا ہے رسول خدا تعالےٰ سے صراحۃً وہ مضمون جو دفع کرتا ہے قسم کے ساتھ فیصلہ کرنیکو باوجود ایک گواہ کے موافق ہمارے مخالف کے دعوی کے حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے اور محمد بن خزیمہ نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالولید طیالسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعوانہ نے انہون نے عبدالحمید سے انہون نے عبدالملک بن عمیر سے انہون نے علقمہ بن وائل سے انہون نے وائل بن حجر سے کہا تھا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کہ اچانک آپ کے پاس دو شخص آئے جو کسی زمین جھگڑا کرتے تھے پس اون میں سے ایک بولا کہ یہ شخص اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قابض ہوگیا میری زمین پر زمانہ جاہلیت میں اور وہ امرء القیس بن عائشہ کندی ہے اور اوسکے مدمقابل ربیعہ بن عنوان تھے پس فرمایا آپنے اوس سے تیرے گواہ (کہان ہیں) انہوں نے جواب دیا کہ میرے گواہ نہیں ہیں تو آپنے فرمایا کہ اوسکی قسم (ہونی چاہئیے) تو وہ بولے کہ اب تو وہ لے ہی جائیگا اوس زمین کو آپنے فرمایا نہیں ہے تیرے لئے کوئی حق مگر یہی کہ تو گواہ پیش کرے ورنہ وہ قسم کہالے پس جب کھڑا ہوا دوسرا شخص قسم کہانے تو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو ظلم سے کوئی زمین اڑالے تو ملاقات کریگا وہ خدا تعالےٰ سے اس حال میں کہ وہ اوسپر غصہ ہوگا (قولہ)

حدثنا روح بن الفرج قال ثنا یوسف بن عدی قال ثنا ابوالاحوص عن سماک ابن حرب عن علقمۃ بن وائل عن ابیہ قال جاء رجل من حضرموت ورجل من کندۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال الحضرمی یا رسول اللہ ان ھذا قد غلبنی علی ارض کانت لی فقال الکندی ھی ارضی فی یدی ازرعھا لیس لہ فیھا حق فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم للحضرمی الک بینۃ فقال لا فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاحلفہ فقال انہ لیس لہ یمین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیس لک منہ الا ذلک فانطلق یحلفہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما انہ ان حلف علی مالک ظالما لیاکلہ لقی اللہ وھو عنہ معرض **حدثنا** فھد قال ثنا جندل بن والق قال ثنا ابوالاحوص فذکر باسنادہ مثلہ غیر انہ قال فقال الحضرمی یا رسول اللہ ان ھذا غلبنی علی ارض کانت لی **قال** ابوجعفر فلما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بینتک او یمینہ لیس لک منہ الا ذلک دل علی انہ لا یستحق شیئا بغیر البینۃ فھذا ینفی القضاء بالیمین مع الشاھد **والذی** ھو اولی بنا ان نحمل وجہ ما اختلف فیہ تاویلہ من الحدیث الاول علی ما یوافق ھذا لا علی ما یخالفہ وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو یعطی الناس بدعواھم لادعی ناس دماء رجال

وَاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْيَمِينَ لَا يَكُوْنُ اَبَدًا اِلَّا عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِالْاِسْنَادِ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ **وَاَمَّا** النَّظَرُ فِي هٰذَا فَاِنَّهٗ يُغْنِيْنَا عَنْ ذِكْرِ اَكْثَرِ فَسَادِ قَوْلِ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلَى الْقَضَاءِ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ فَجَعَلُوْا ذٰلِكَ فِي الْاَمْوَالِ خَاصَّةً دُوْنَ سَائِرِ الْاَشْيَاءِ **فَلَمَّا** ثَبَتَ اَنَّهٗ لَا يَقْضِيْ بِيَمِيْنٍ وَشَاهِدٍ فِيْ غَيْرِ الْاَمْوَالِ كَانَ حُكْمُ الْاَمْوَالِ فِي النَّظَرِ اَيْضًا كَذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا وَهْبَانُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ مُعٰوِيَةَ اَوَّلُ مَنْ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ وَكَانَ الْاَمْرُ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ (ترجمہ) **حدیث** بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احوص نے انہوں نے روایت کی سماک بن حرب سے انہوں نے علقمہ بن وائل سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا آیا ایک شخص قبیلہ حضرموت کا اور دوسرا شخص قبیلہ کندہ کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پس حضرمی بولا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیشک مجہپر غالب ہوا (یعنے) میری زمین تو کندے نے جواب دیا کہ وہ زمین میری ہے میرے قبضہ مین ہے میں اوس میں کہیتی کرتا ہوں اسکا اوس زمین میں کوی حق نہیں پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرمی سے فرمایا کہ کیا تیرے پاس گواہ ہیں اوسنے کہا نہیں پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تو اوسکو قسم دیدے تو حضرمی بولا کہ اوسکی قسم کا کیا اعتبار پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے لئے اوسکے سوا (قسم لینے کے) اور کوی حق نہیں پس وہ چلا تاکہ قسم کہاوے اوسپر تو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خبردار بیشک اگر قسم کہای اس نے تیرے مال پر دران حالیکہ ظالم ہو تاکہ کہا جائے تیرا مال تو ملاقات کریگا خدا تعالے سے ایسے حال میں کہ وہ اوس سے روگردان ہوگا **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی جندل بن واثق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احوص نے پس ذکر کیا اوسکے اسناد کے ساتھ اوسکی مثل مگر یہ کہ انہوں نے کہا پس بولا حضرمی اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیشک یہ شخص (کندی) غالب آگیا مجہپر (یعنے) میری زمین پر ابو جعفر نے کہا پس جبکہ فرمایا رسول اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تیرے لئے اسکی قسم نہیں ہے تمہارے لئے اس دعوی میں ماسوا اسکے تو دلالت کی اوسنے اسپر کہ نہیں ہے مستحق وہ مدعی کسی شی کا ماسوا گواہوں کے پس یہ (قول) نفی کرتا ہے فیصلہ کرنیکی ساتھ قسم اور ایک گواہ کے اور وہ جو ہمارے لئے مناسب ہے یہ ہے کہ محمول کریں ہم اوس پہلی حدیث کی توجیہ کو جسکے معنے میں اختلاف کیا گیا ہے اوس صورت پر جو اس حدیث کے موافق ہو نہ اوسپر جو اسکے مخالف ہو اور بیشک فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اگر لوگوں کو دیدیا جاتا اونکا مدعا (محض) اونکے دعوے سے تو البتہ دعوی کرتے بہت سے لوگ بہت لوگوں کے خونوں اور اونکے مالوں کا لیکن قسم مدعا علیہ پر لازم ہے پس دلالت کی اس نے اس بات پر کہ قسم کبہی نہیں ہوتی مگر مدعا علیہ پر اور بیشک ذکر کر چکے ہم اسکو مع اسناد کے اس کتاب کے پہلے بیان میں اور رہی دلیل نظری اسکے اندر پس بیشک وہ بے پروا کرتی ہے ہمکو ذکر کرنے اکثر فساد قول اون لوگوں سے جو گئے اسطرف کہ فیصلہ کرنا قسم اور ایک گواہ کے ساتھ ہے پہر ٹہیرایا انہوں نے اس کو اموال کے اندر بالخصوص نہ باقی اشیاء میں پس جب ثابت ہوا کہ نہ فیصلہ کیا جائے قسم اور ایک گواہ کے ساتھ غیر اموال میں تو ہونا چاہئے حکم اموال کا بہی بہ لحاظ دلیل نظری اسیطرح اور یہی ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے وہبان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ہمام نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن مبارک نے انہوں نے روایت کی ابن ابی ذئب سے انہوں نے زہری سے کہ معاویہ اول وہ شخص ہیں جنہوں نے فیصلہ کیا ساتھ قسم اور ایک گواہ کے حالانکہ حکم ایسا نہ تہا اور

اور اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے +

بَابُ رَدِّ الْيَمِيْنِ

باب قسم رد کرنے کے بیان مین

(قولہ) قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اِخْتَلَفَ النَّاسُ فِي الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ يُرَدُّ الْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعِي فَقَالَ قَوْمٌ لَا يُسْتَحْلَفُ الْمُدَّعِي وَقَالَ آخَرُوْنَ بَلْ يُسْتَحْلَفُ فَاِنْ حَلَفَ اِسْتَحَقَّ مَا ادَّعٰى بِحَلْفِهِ وَاِنْ لَمْ يَحْلِفْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ شَيْءٌ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ فِي الْقَسَامَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَنْصَارِ يُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَقَالُوْا كَيْفَ يُقْبَلُ اَيْمَانُ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ قَالُوْا فَقَدْ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْمَانَ الَّتِي جَعَلْنَاهَا فِي الْبَدْءِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمْ فَجَعَلَهَا عَلَى الْمُدَّعِيْنَ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَالَ اَيُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا لَمْ يَكُنْ مِنَ الْيَهُوْدِ رَدُّ الْاَيْمَانِ عَلَى الْاَنْصَارِ فَيَرُدَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ حُجَّةً لِمَنْ يَرٰى رَدَّ الْيَمِيْنِ فِي الْحُقُوْقِ اِنَّمَا قَالَ اَيُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ كَيْفَ تُقْبَلُ اَيْمَانُ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ حُكْمُ الْقَسَامَةِ وَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى النَّكِيْرِ مِنْهُ عَلَيْهِمْ اِذْ قَالُوْا كَيْفَ تُقْبَلُ اَيْمَانُ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَقَالَ لَهُمْ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ كَمَا قَالَ اَيَدَّعُوْنَ وَيَسْتَحِقُّوْنَ فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَيْنِ الْوَجْهَيْنِ لَمْ يَكُنْ لِاَحَدٍ اَنْ يَحْمِلَهٗ عَلٰى اَحَدِهِمَا دُوْنَ الْاٰخَرِ اِلَّا بِبُرْهَانٍ يَدُلُّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ فَنَظَرْنَا فِيْمَا سِوٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنَ الْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فَاِذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

(ترجمہ) ابو جعفر نے کہا اختلاف کیا لوگوں نے اوس مدعا علیہ کے بارہ میں جو لوٹا دے قسم کو مدعی پر پس ایک گروہ نے کہا کہ مدعی کو قسم نہ دلائی جائے اور دوسرون نے کہا بلکہ قسم دلائی جائے پس اگر وہ قسم کہالے تو مستحق ہو جائیگا دعوی کا اپنی قسم کی وجہ سے اور اگر نہ قسم کہائے تو اوسکے لئے کچھہ نہ ہوگا اور استدلال کیا انہون نے اسکے اندر اوس حدیث سے جو روایت کی ہم نے اور جگہ سہل بن ابی حثمہ سے قسم کہلانیکے بیان میں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انصار سے کیا بری کریں تم کو یہود ساتھہ پچاس قسمون کے تو وہ (انصار) بولے کہ کیسے قبول کی جائیں قسمیں گروہ کفار کی پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تم قسم کہاتے ہو (تاکہ) مستحق ہو جاؤ خون کے پس انہون نے کہا کہ بیشک لوٹا یا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون قسمون کو جو ہم نے ابتدا میں مدعا علیہم پر رکہی تہیں اور ٹہیرائین آپ نے مدعیون پر اور پہلے قولوں کے لئے اسمین استدلال یون ہوا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ فرمایا کیا بری ہوکر دیں تمکو یہود ساتھہ پچاس قسمون کے تو نہ ہوا یہود کی جانب سے لوٹانا قسموں کا انصار پر بلکہ لوٹایا اونکو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لہذا ہوئی یہ دلیل اوس شخص کی جو خیال کرتا ہے لوٹانے قسم کا حقوق میں بجز اسکے نہیں کہ فرمایا آپنے کیا چہوٹ جائیں تم سے یہود ساتھہ پچاس قسمون کے تو انصار نے کہا کہ کیسے قبول کریں ہم قسمین گروہ کفار کی پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا قسم کہاتے ہو تم اور مستحق بنتے ہو خون کے پس ممکن ہے کہ حکم قسامت میں اسیطرح ہو اور ممکن ہے کہ یہ قول حضور کا بطور انکار کے ہو وہ پھر

جسوقت کہ کہا انہوں نے کیسے قبول کریں ہم قسمیں گروہ کفار کی تو آپنے اونسے فرمایا (اور کیا) تم قسمیں کہا کر اپنے ساتھی کے
خون کے مستحق بن سکتے ہو (یعنے نہیں بن سکتے) جسطرح فرمایا کیا دعوی کرتے ہی مستحق بن سکتے ہیں (یعنے نہیں بلکہ ثبوت
پیش کرنیکی ضرورت ہے) تو جبکہ ان دونوں توجیہوں کا احتمال ہے تو کسی کو حق نہیں کہ محمول کرے اس کلام کو دونوں میں سے
ایک پر نہ دوسری پر مگر ساتھ کسی دلیل کے جو اوسپر دلالت کرتی ہو پہر ہم نے اس حدیث کے سوا اور احادیث میں غور کیا
تو پاجانا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ اگر دیدیا جاتا لوگونکو
(اونکا مدعا اونکے دعوی کی وجہسے تو البتہ دعوے کردیا کرتے بہت سے لوگ بہت لوگوں کے خونوں اور اونکے مال
کا لیکن قسم (صرف) مدعا علیہ پر ہے (قولہ) **فثبت** بذلك ان المدعى لا يستحق بدعواه دما ولا مالا وانما يستحق بها
يمين المدعى عليه خاصة هذا الحديث ظاهر المعنى ولا لنا ان نحمل ما خفى علينا معناه من الحديث الاول
على ذلك **واما** وجه ذلك من طريق النظر فانا رأينا المدعى الذى عليه ان يقيم الحجة على دعواه لا يكون
حجته تلك حجة جارة الى نفسه مغنما ولا دافعة عنها مغرما فلما وجبت اليمين على المدعى عليه فردوها
على المدعى بان استحلفنا المدعى جعلنا يمينه حجة له وحكمنا له بحجة كانت منه هو بها جار الى نفسه مغنما
وهذا خلاف ما تعبد به العباد فبطل ذلك **فان قال** قائل انما نحكم له بيمينه وان كان بها جارا الى
نفسه لان المدعى عليه قد رضى بذلك قيل له وهل يوجب رضى المدعى عليه زوال الحكم عن جهته ارأيت
لو ان رجلا قال ما ادعى على فلان من شىء فهو مصدق فادعى عليه درهما فما فوقه هل نقبل ذلك منه ارأيت
لو قال قد رضيت بما شهد به زيد على لرجل فاسق او لرجل جار الى نفسه بتلك الشهادة مغنما فشهد زيد عليه
بشىء هل يحكم بذلك عليه فلما كان الفقهاء قد اتفقوا انه لا يحكم عليه بشىء من ذلك وان رضاه فى ذلك وغير رضاه سواء
وان الحكم لا يجب فى ذلك وان رضى الا بما كان يجب لو لم يرض كان كذلك ايضا يمين المدعى لا يجب له بها حق على
المدعى عليه وان رضى المدعى عليه بذلك والحكم بيمينه بعد رضاه بها كحكمها قبل ذلك وان رضاه فى ذلك وغير
رضاه سواء وان الحكم لا يجب فى ذلك وان رضى الا بما كان يجب لو لم يرض كان كذلك ايضا يمين المدعى لا يجب
له بها حق على المدعى عليه وان رضى المدعى عليه بذلك والحكم بيمينه بعد رضاه بها كحكمها قبل ذلك
فثبت بما ذكرنا بطلان رد اليمين على المدعى عليه وهذا كله قول ابى حنيفة وابى يوسف ومحمد رحمة الله
تعالى عليهم (**ترجمہ**) پس اس سے ثابت ہوا کہ مدعی اپنے دعوے سے خون اور مال کا مستحق نہیں بنتا اور اسکے سوا نہیں
کہ اوس دعوے سے مدعا علیہ سے صرف قسم لینے کا مستحق ہو جاتا ہے یہ حدیث ہے جسکے معنے ظاہر ہیں اور نہیں جائز
ہمارے لئے یہ بات کہ محمول کریں ہم پہلی حدیث کو جسکے معنے ہم پر پوشیدہ ہیں۔ اور رہی توجیہ اسکی بطور نظر اور فکر کے
تو پس بیشک ہم نے دیکھا اوس مدعی کو جسپر یہ لازم ہے کہ قائم کرے دلیل اپنی دعوے پر تو نہیں ہوتی اوسکی یہ دلیل وہ دلیل
جو حاصل کرانے والی ہو اوس مدعی کو کوئی منفعت یا دفع کرنیوالی ہو اوس سے کوئی تاوان پس جبکہ واجب ہوئی قسم مدعا علیہ
پر پہر لوٹایا انہوں نے اوس قسم کو مدعی پر پس اگر قسم کہلاتے ہیں ہم مدعی کو تو کرنا پڑیگا ہمیں اوسکی قسم کو حجت اوسکے لئے
اور حکم کیا ہم نے اوسکے لئے ایسی دلیل کا کہ ہے وہ شخص بوجہ اوسکے حاصل کرنیوالا اپنے واسطے منفعت کا اور یہ بندگان خدا
کی عبودیت کے خلاف ہے لہذا یہ باطل ٹہیرا پس اگر کوئی کہنے والا یوں کہے کہ بجز اسکے نہیں کہ ہم حکم کرتے ہیں اوسکے لئے اوسکی

قسم کا اگرچہ اپنے لئے نفع حاصل کرنیوالا ہو اسلئے کہ مدعا علیہ اس سے راضی ہوگیا تو اسکو جواب دیا جائیگا کہ کیا مدعا علیہ کا راضی ہو جانا اوسکی جانب سے حکم کے زائل ہونیکو ثابت کرسکتا ہے (ہرگز نہیں) کیا تم دیکھتے ہو کہ اگر کوئی شخص کہدے کہ جس چیز کا دعوی کرے مجہہ پر فلان آدمی تو میرے نزدیک وہ سچا ہے پہر دعوی کرے فلان اوسپر ایک درہم یا اوس سے زیادہ کا تو کیا اوسکا دعوی مقبول ہوگا (اور) کیا تم دیکھتے ہو کہ اگر کہا (کسی نے) کہ میں راضی ہوں اوس سے کہ گواہی دے اوسکی مجہہ پر زید (جو) فاسق آدمی ہے یا ایسا آدمی کہ حاصل کرے اپنے لئے اوس گواہی سے کوئی منفعت پہر گواہی دے زید (شخص مذکور) اوسپر کسی شی کی تو کیا اوسپر اس شی کا حکم کردیا جائیگا اور جبکہ علماء اسپر متفق ہیں کہ اوسپر کسی چیز کا حکم نہ دیا جائیگا اور بیشک اوسکا اسبارہ میں راضی ہونا اور ناراض ہونا (یعنی مدعا علیہ کا) دونوں برابر ہیں اور بلاشک حکم اسکے اندر واجب نہ ہوگا اگرچہ وہ راضی ہو مگر اوس حق کے اندر جو حقیقت میں مدعا علیہ پر واجب ہو اگرچہ وہ راضی نہ ہو تو ہوگا نیز یہی حکم مدعی کی قسم کا کہ اوسکے لئے اس قسم کی وجہ سے کوئی حق مدعا علیہ پر ثابت نہیں ہوسکتا اگرچہ مدعا علیہ کی اوسکے ساتھ رضامندی ہو اور حکم اوسکی قسم کے ساتھ مدعا علیہ کے راضی ہو جانیکے بعد مدعی کے دعوی سے ایسا ہی ہے جسطرح حکم کرنا اوس دعوی کے ساتھ قبل رضامندی اوسکی کے پس جو کچہ ہم نے ذکر کیا اوس سے ثابت ہوا باطل ہونا لوٹا دینے قسم کا مدعا علیہ پر اور یہی تمام امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد رحمۃ اللہ علیہم کا قول ہے۔

باب الرجل يكون عنده الشهادة للرجل هل يجب عليه ان يخبره بها وهل يقبلها الحاكم على ذلك ام لا

باب اوس شخص کے بیان میں جسکے پاس کسی کیواسطے گواہی ہو تو کیا اوسپر واجب ہے کہ اوس گواہی کی اوسے خبر کردے اور آیا حاکم اوسکو قبول کرے یا نہیں

حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو احمد محمد بن عبد الله بن الزبير قال ثنا اسرائيل قال ثنا عبد الملك بن عمير قال ثنا جابر بن سمرة قال خطبنا عمر بن الخطاب رضي الله عنه بالجابية فقال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مقامي فيكم اليوم فقال احسنوا الى اصحابي ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يفشوا الكذب حتى يشهد الرجل على الشهادة لا يسالها وحتى يحلف الرجل على اليمين ولا يستحلف **حدثنا** عبد الله بن محمد بن خشيش قال ثنا عارم بن الفضل قال ثنا جرير بن حازم قال ثنا عبد الله بن عمر فذكر باسناده مثله غير انه قال احسنوا الى اصحابي الذين يلونهم ثم يفشوا الكذب **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا ابو داود الطيالسي قال ثنا حماد بن زيد قال ثنا معوية بن قرة المزني قال سمعت عمر يقول فذكر نحو حديث ابي بكرة عن ابي احمد **فذهب** قوم الى ان من شهد بالشهادة قبل ان يسالها من هو له واحتجوا في ذلك بهذه الآثار **وخالفهم** في ذلك آخرون فقالوا بل هو محمود ماجور على ما كان منه من ذلك **وكان** من الحجة لهم في دفع ما احتج به عليهم اهل المقالة الاولى ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال ثم يفشوا الكذب حتى يشهد الرجل على الشهادة لا يسالها وحتى يحلف على اليمين لا يستحلف **فمعنى** ذلك ان يشهد كاذبا او يحلف كاذبا لانه قال حتى يفشوا الكذب فيكون كذا وكذا افلا يجوز ان يكون ذلك الذي يكون اذا فشا الكذب الا الكذب بانما الا فلا معنى لذكره يفشوا الكذب **واحتج** اهل المقالة الاولى لقولهم ايضا بما حدثنا ابو داود قال ثنا نعيم قال ثنا ابن المبارك قال اخبرنا محمد بن سوقة عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن عمر رضي الله عنه انه خطبهم بالجابية فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول اكرموا اصحابي ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يفشوا الكذب حتى يشهد الرجل قبل ان يستشهد (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ

نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احمد محمد بن عبداللہ بن زبیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عبدالملک بن عمیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جابر بن سمرہ نے کہا خطبہ سنایا ہمکو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مقام جابیہ میں
پس کہا کھڑے ہوئے ہم میں رسول اقدس صلے اللہ علیہ آلہ وسلم مانند کھڑے ہونے میرے کی تم میں آج پہر فرمایا بہلائی کرو میرے
اصحاب کی جانب پہر اونکی جو اونسے متصل ہیں پہر اونکی جو اونکے متصل ہیں پہر رائج ہو جائیگا جہوٹ یہانتک کہ گواہی دیگا آدمی
کسی معاملہ کی اس حال مین کہ اوس سے (گواہی) طلب نہ کی جائیگی اور یہانتک کہ قسم کہادیگا آدمی کسی بات پر اس حال میں کہ اوسکو قسم
کہلائی نہ جائیگی **حدیث** بیان کی ہم سے عبداللہ بن محمد بن خشیش نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عارم بن فضل نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے جریر بن حازم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن عمر نے پس ذکر کیا اوس اسناد کے ساتھ اوسکی مثل سوا اسکے
کہ انہوں نے کہا کہ بہلائی کرو میرے اصحاب کیطرف پہر اونکی جو اونکے متصل ہیں پہر رائج ہو جائیگا جہوٹ **حدیث** بیان کی
ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے معاویہ بن قرہ مزنی نے کہا سنا میں نے کہمس کو کہتے ہوئے کہ سنا میں نے حضرت عمر کو فرماتے ہوئے پس ذکر کیا مثل
حدیث ابو بکرہ کو جو انہوں نے ابو احمد سے روایت کی پس گیا ایک گروہ اسطرف کہ جو شخص گواہی دے کسی معاملہ میں قبل
اسکے کہ اوس سے طلب کی جائے تو وہ بُرا ہے اور استدلال پکڑا انہوں نے ان احادیث سے اور مخالفت کی اونکی اس میں
دوسروں نے اور کہا بلکہ وہ محمود (قابل ستائش ہے) اور اونکے اس فعل پر اجر دیا جائیگا اور پہلے قول والون نے جو
استدلال اپنا پیش کیا ہے اوسکی تردید میں دوسرے قول والون کی دلیل یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہر رواج
پا جائیگا جہوٹ یہانتک کہ گواہی دیگا آدمی کسی معاملہ پر اس حال میں کہ اوس سے طلب نہ کی جائیگی اور یہانتک کہ
قسم کہا لیگا آدمی کسی بات پر حالانکہ قسم نہ کہلایا گیا ہوگا پس معنے اسکے یہ ہیں کہ گواہی دیگا جہوٹ یا قسم کہاویگا جہوٹ اسلیے
حضور نے ارشاد فرمایا کہ رواج پا جائیگا جہوٹ پس ہوگا ایسا اور ایسا لہذا نہیں ہوگا وہ فعل جو زمانہ اشاعت جہوٹ میں
ہوگا مگر جہوٹ ورنہ پس نہیں ہیں کوئی معنے ذکر کرنے اس بات کے کہ رواج پا جائیگا جہوٹ اور استدلال کیا پہلے قول
والوں نے اپنے قول کے لئے بہی اوس حدیث سے جو بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نعیم نے
کہا حدیث بیان ہم سے ابن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن سوقہ نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن دینار سے انہوں
نے ابن عمر سے انہوں نے عمرؓ سے کہ انہوں نے خطبہ سنایا اونکو مقام جابیہ میں اور کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ
علیہ آلہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ میرے صحابہ کی عزت کرو پہر اونکی جو اونکے متصل ہیں (تابعین کی) پہر اونکی جو اونکے متصل ہیں
(تبع تابعین کی) پہر رواج پا جائیگا جہوٹ یہانتک کہ گواہی دیگا آدمی پہلے اس سے کہ گواہ بنایا جاتے (قولہ **حدثنا**
عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِیُّ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَوَانَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ زُرَارَۃَ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ اُمَّتِیَ الْقَرْنُ الَّذِیْ بُعِثْتُ فِیْھِمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ قَالَ
وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اَذَکَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا ثُمَّ یَخْلُفُ قَوْمٌ یَشْھَدُوْنَ وَلَا یُسْتَشْھَدُوْنَ وَیَنْذِرُوْنَ وَلَا یُوْفُوْنَ وَیَخُوْنُوْنَ وَلَا یُؤْتَمَنُوْنَ
وَیَفْشُوْ فِیْھِمُ الْیَمِیْنُ **حدثنا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَزَّارُ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ جَمْرَۃَ عَنْ زَھْدَمِ
بْنِ مُضَرِّبٍ الْجَرْمِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَیْنٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ قَرْنِیْ
ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَہٗ قَالُوْا فَقَدْ ذَمَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ الَّذِیْ یَشْھَدُ وَلَا یُسْتَشْھَدُ قِیْلَ

لہم ھذا علی الذی لا یستشھد فی بدء الامر فیکون فی شہادتہ عند الحاکم شاھدا بما لم یشھد علیہ ولا یعلمہ فعاد معنی ھذا الحدیث الی معنی الحدیث الاول **وذکروا** فی ذلک ایضا ما حدثنا حسین بن نصر قال ثنا ابن ابی مریم قال ثنا اللیث بن سعد عن یحیی بن ابی سلیم عن مصعب بن عبد اللہ بن ابی امیة قال حدثتنی ام سلمة انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول یاتی علی الناس زمان یکذب فیہ الصادق ویصدق فیہ الکاذب ویخون فیہ الامین ویؤتمن فیہ الخؤون ویشھد فیہ المرء وان لم یستشھد ویحلف المرء وان لم یستحلف **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا عفان قال ثنا حماد **ح** وحدثنا ابن ابی داود قال ثنا ھشام بن عبد الملک قال ثنا ابو عوانة قالا جمیعا عن ابی بشر عن عبد اللہ بن شقیق عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر امتی قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم لا ادری اذکر الثالثة ام لا ثم یخلف بعدھم خلوف یحبون السمانة ویشھدون ولا یستشھدون **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا ابو مسھر قال ثنا صدقة بن خالد قال حدثنی عمر بن شرحبیل عن بلال بن سعد عن ابیہ قال قلنا یا رسول اللہ ای امتک خیر قال انا واقرانی قال قلنا ثم ماذا قال ثم القرن الثانی قال قلنا ثم ماذا قال القرن الثالث قال قلنا ثم ماذا قال ثم یاتی قوم یشھدون ولا یستشھدون ویحلفون ولا یستحلفون ویؤتمنون ولا یؤدون **قال** ابو جعفر فالکلام فی تاویل ھذا ھو الکلام الذی ذکرنا فی تاویل الآثار التی فی الفصل الذی قبل ھذا (ترجمہ) **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن ثابت بزار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی ابو حمزہ سے انہوں نے زہدم بن مضرب جرمی سے کہ انہوں نے سنا عمران بن حصین کو کہتے ہوئے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہتر تم میں کا میرا زمانہ ہے پھر ذکر کیا اوسکی مثل انہوں نے کہا پس مراد نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث میں اوس شخص کی جو گواہی دے اور گواہی اوس سے طلب کی جائے تو اونکو جواب دیا جائیگا کہ یہ اوس شخص پر محمول ہے جس سے ابتداء معاملہ میں گواہی طلب کی جائے پس ہو جائیگا وہ حاکم کے پاس اپنی گواہی دینے میں گواہ اوس بات پر کہ نہیں گواہ بنایا گیا اوسپر اور نہ جانتا ہے اوسکو لہذا اس حدیث کے معنے پہلی حدیث کے معنے کیطرف لوٹ گئے **اور ذکر کیا** انہوں نے اسکے اندر بھی اوس حدیث کو جو بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے روایت کی یحیی بن ابی سلیم سے انہوں نے مصعب بن عبد اللہ بن ابی امیہ سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ام سلمہ نے کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ آویگا لوگوں پر ایک زمانہ کہ جھوٹ بولیگا اوس میں سچا اور سچ بولیگا اوس میں جھوٹا اور خیانت ... اور گواہی دیگا اوس میں آدمی اگرچہ نہ طلب کی جائیگی اوس سے گواہی اور قسم کھاویگا آدمی اگرچہ قسم نہ کھلا جائے **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے تحویل اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن عبد الملک نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے دونوں نے روایت کی ابو بشر سے انہوں نے عبد اللہ بن شقیق سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہترین امت میری کے میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جو اونکے متصل ہیں پھر وہ جو اونکے متصل ہیں پھر مجھے نہیں معلوم کہ تیسرے زمانہ کا ذکر کیا یا نہیں پھر اونکے پیچھے ایسے لوگ آئینگے کہ اونکو موٹا پا پسند ہوگا اور گواہی دینگے حالانکہ اونسے گواہی طلب کی جائیگی **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو مسہر نے کہا حدیث

بیان کی ہم سے صدقہ بن خالد نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عمرو بن شرحبیل نے انہوں نے روایت کی بلال بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا عرض کیا ہم نے ای رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم آپکی کونسی امت بہتر ہے تو آپنے فرمایا کہ میں اور میرے ہم زمانہ کہا ہم نے عرض کیا پھر کون فرمایا پھر دوسرا زمانہ کہا ہم نے عرض کیا پھر کون فرمایا تیسرا زمانہ کہا ہم نے عرض کیا پھر کون فرمایا پھر آئیگا ایک گروہ جو گواہی دیگا بلا گواہی طلب کئے اور قسم کھائیگا بلا قسم کہلائے اور امانت (اوسکے پاس) رکھی جائیگی (لیکن) نہ ادا کریگا اوسکو ابو جعفر نے کہا پس گفتگو اس حدیث کے معنے میں وہی ہے جو ہم اس سے پہلی فصل کی احادیث کے معانی میں ذکر کر چکے **واحتجوا** في ذلك ايضا بما حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عاصم قال ثنا شعبة عن منصور عن سليمن عن ابراهيم عن عبيدة عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خيركم قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يخلف قوم يسبق شهادتهم ايمانهم وايمانهم شهادتهم **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا احمد بن سليت قال ثنا ابو معوية عن تميش عن ابراهيم عن عبيدة عن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مثله **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا عفان قال ثنا حماد بن سلمة عن الجريري عن ابي نضرة عن عبد الله ابن مولة قال كنت اسير مع بريدة الاسلمي وهو يقول اللهم الحقني بقرني الذي انا منه ثلثا وانا معه فقلت وانا فدعا لي ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول خير هذه الامة القرن الذي بعثت فيهم ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يكون قوم يسبق شهاداتهم ايمانهم وايمانهم شهاداتهم **حدثنا** فهد قال ثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال ثنا حسين بن على الجعفي عن زائدة عن عاصم عن خيثمة عن النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يخلف قوم يسبق شهاداتهم ايمانهم وايمانهم شهاداتهم **حدثنا** فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا ابو بكر بن عياش عن عاصم فذكر باسناده مثله وزاد ثم الذين يلونهم مرة اخرى ثم ياتي قوم **فكان** من حجتنا على الذين احتجوا بهذه الآثار لاهل المقالة الاولى ان هذه الشهادة لم يرد بها الشهادة على الحقوق وانما اريد بها الشهادة في الايمان وقد روي ما يدل على ذلك عن ابراهيم النخعي **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال انا شيبان عن منصور عن ابراهيم عن عبيدة عن عبد الله قال قلنا يا رسول الله اي الناس خير قال قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يجيئ قوم يسبق شهادة احدهم يمينه ويمينه شهادته قال ابراهيم كان اصحابنا ينهوننا ونحن غلمان ان نحلف بالشهادة والعهد **فدل** هذا من قول ابراهيم ان الشهادة التي ذم النبي صلى الله عليه وسلم صاحبها هي قول الرجل اشهد بالله ما كان كذا على معنى الحلف فكره ذلك كما يكره الحلف لانه مكروه للرجل الاكثار منه وان كان صادقا فنهى عن الشهادة التي هي حلف كما نهى عن اليمين الا ان يستحلف بها فيكون حينئذ معذورا ولعله ان يكون اراد بالشهادة التي ذكرنا الحلف على ما لم يكن لقوله ثم يفشو الكذب فيكون تلك الشهادة شهادة كذب **وقد** روي عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم في تفضيل الشاهد المبتدي بالشهادة ما حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب ان مالكا حدثه عن عبد الله بن ابي بكر عن ابيه عن عبد الله بن عمرو بن عثمان عن ابي عمرة الانصاري عن زيد بن خالد الجهني ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال الا اخبركم بخير الشهداء الذي ياتي بشهادته قبل ان يسأل عنها او

یُخْبِرَ بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ اَنْ یُسْأَلَهَا قَالَ مَالِكٌ الَّذِیْ یُخْبِرُ بِشَهَادَتِهِ وَلَا یَعْلَمُ بِهَا الَّذِیْ هِیَ لَهُ اَوْ یَأْتِیْ بِهَا الْاِمَامَ فَیَشْهَدُ بِمَا عِنْدَهُ وَجَعَلَهُ خَیْرَ الشُّهَدَاءِ فَاَوْلٰی بِنَا اَنْ یُحْمَلَ الْاٰثَارُ الْاُوَلُ عَلٰی مَا وَصَفْنَا مِنْ تَاوِیْلِ كُلِّ اَثَرٍ مِنْهَا حَتّٰی لَا تَتَضَادَّ وَلَا تَخْتَلِفَ وَلَا یَدْفَعَ بَعْضُهَا بَعْضًا فَیَكُوْنُ الْاٰثَارُ الْاُوْلٰی بِنَا اَنْ یُحْمَلَ الْاٰثَارُ الْاُوَلُ عَلَی الْمَعَانِی الَّتِیْ ذَكَرْنَا وَیَكُوْنُ هٰذِهِ الْاٰثَارُ الْاُخَرُ عَلٰی تَفْضِیْلِ الْمُبْتَدِیْ بِالشَّهَادَةِ مَنْ هِیَ لَهُ اَوِ الْمُخْبِرِ بِهَا الْاِمَامَ **وَقَدْ** فَعَلَ ذٰلِكَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَتَوُا الْاِمَامَ فَشَهِدُوْا ابْتِدَاءً مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرَةَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ حِیْنَ شَهِدُوْا عَلَی الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَرَأَوْا ذٰلِكَ لِاَنْفُسِهِمْ لَازِمًا وَلَمْ یُعَنِّفْهُمْ عُمَرُ عَلَی ابْتِدَائِهِمْ اِیَّاهُ بِذٰلِكَ بَلْ سَمِعَ شَهَادَاتِهِمْ وَلَوْ كَانُوْا فِیْ ذٰلِكَ مَذْمُوْمِیْنَ لَذَمَّهُمْ وَقَالَ مَنْ سَأَلَكُمْ عَنْ هٰذَا اَلَا قَعَدْتُمْ حَتّٰی تُسْأَلُوْا فَلَمَّا سَمِعَ مِنْهُمْ وَلَمْ یُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَیْهِمْ عُمَرُ وَلَا اَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰی اَنَّ فَرْضَهُمْ كَذٰلِكَ وَاَنَّ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْتِدَاءً لَا عَنْ مَسْأَلَةٍ مَحْمُوْدٌ (ترجمہ) اور اس (مسئلہ) میں اوس حدیث سے بہی انہوں نے استدلال کیا ہے جو بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی منصور اور سلیمان سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہتر تم میں کا میرا زمانہ ہے پہر وہ جو اونکے متصل ہیں پہر وہ جو اونکے متصل ہیں پہر ایسے لوگ آئینگے کہ سبقت کریگی اونکی گواہی اونکی قسموں سے اور اونکی قسمیں اونکی گواہو سے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن سکیت نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معاویہ نے انہوں نے روایت اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے روایت کی جویری سے انہوں نے ابو نضرہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مولہ سے کہا میں بریدہ اسلمی کے ساتھ جاتا تھا اور وہ یہ کہہ رہے تھے کہ ابجد الاحق کر مجہکو اوس زمانہ سے کہ میں اوس سے ہوں تین بار اور میں حضور کے ساتھ تھا پس میں نے کہا اور میں (یا رسول خدا) تو دعا دی آپنے میرے لئے پہر فرمایا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے بہتر اس امت کا وہ زمانہ ہے کہ میں اون میں مبعوث ہوا ہوں پہر وہ جو اونکے متصل ہیں پہر وہ جو اوسکے متصل ہیں پہر وہ جو اونکے متصل ہیں پہر ایک گروہ آویگا کہ اونکی گواہیاں اونکی قسموں سے پیشتر ہونگی اور اونکی قسمیں اونکی گواہیوں سے **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن علی جعفی نے انہوں نے زائدہ سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے خیثمہ سے انہوں نعمان بن بشیر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے فرمایا بہتر لوگوں کے ہمارے زمانہ کے لوگ ہیں پہر وہ جو اونکے متصل ہیں پہر وہ جو اونکے متصل ہیں پہر ایک گروہ آویگا کہ اونکی گواہیاں اونکی قسموں سے سبقت کرینگی اور اونکی قسمیں اونکی گواہیوں سے **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر بن عیاش نے انہوں نے عاصم سے پہر ذکر کیا اوسکے اسناد سے اوسکی مثل اور زیادہ کیا پہر وہ جو اونکے متصل ہیں تیسری بار پہر آویگا ایک گروہ پہر جو لوگ ان احادیث سے پہلے قول والوں کے لئے استدلال کرتے ہیں اونپر ہماری حجت یہ ہے کہ اس شہادت سے حقوق پر شہادت مراد نہیں لی اور اسکے سوا نہیں کہ مراد اوس سے شہادت ہے قسموں کے اندر اور بیشک مروی ہے وہ روایت جو اسپر دلالت کرتی ہے ابراہیم نخعی سے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا

حدیث بیان کی ہمسے عبداللہ بن رجاء نے کہا خبردی ہمکو شیبان نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ سے کہا عرض کیا ہم نے ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کونسے لوگ بہتر ہیں آپنے فرمایا میری زمانہ کے پھر وہ جو اونکے متصل ہیں پھر وہ جو اونکے متصل ہیں پھر آسگا ایک گروہ کہ سبقت کریگی شہادت ایک اونکی کی اوسکی شہادت سے کہا ابراہیم نے تھے اصحاب ہمارے منع کرتے تھے ہمکو اس حال میں کہ ہم لڑکے تھے اس سے کہ قسم کہاویں شہادت اور عہد کی پس یہ قول ابراہیم دلالت کرتا ہے اسپر کہ وہ شہادت کہ مذمت فرماتی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے صاحب کی وہ آدمی کا یہ کہنا ہے کہ اشہد باللہ (شہادت یعنے قسم کہاتا ہوں خدا کی) نہیں ہوا ایسا پس مکروہ ہے یہ جسطرح قسم مکروہ ہوتی ہے (حلف کے لفظ سے) کیونکہ آدمی کے لئے اوسکا زیادہ استعمال مکروہ ہے اگرچہ سچا ہی ہو پس منع فرمایا اوس شہادت سے جو یعنے قسم ہوتی ہے جسطرح منع فرمایا حلف سے مگر یہ کہ اوسکو قسم کہلائی جائے پس اسوقت میں وہ معذور ہے اور ہو سکتا ہے کہ آپنے ارادہ فرمایا ہو شہادت مذکورہ سے قسم کہانا اوس بات پر جو نہ ہو بوجہ فرمانے آپکے کہ پھر رواج پاجائیگا جہوٹ لہذا ہوگی وہ گواہی جہوٹی گواہی اور بیشک روایت کیا گیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوس گواہ کی فضیلت میں جو ابتدا کرے ساتھ گواہی کے وہ جو بیان کیا ہمسے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن وہب نے کہ مالک نے حدیث بیان کی اونسے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عثمان سے انہوں نے ابو عمرہ انصاری سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دون تمکو ساتھ بہترین گواہوں کے وہ شخص ہے کہ لاوے اپنی شہادت قبل اسکے کہ طلب کی جائے اوس سے یا خبر دی اپنے گواہ ہونیکی قبل اسکے کہ دریافت کیا جائے اوس سے مالک نے کہا وہ شخص جو خبر دے اپنے گواہ ہونیکی اور نہ جانتا ہو اسکا گواہ ہونا وہ شخص کہ گواہی اوسکے لئے مفید ہے بالا وے اوسکو امام کے پاس پس گواہی دے وہ گواہی حاکم کے پاس اور قرار دیا آپنے اوسکو بہترین گواہوں کا لہذا ہمارے لئے مناسب ہے کہ محمول کی جائیں پہلی حدیثیں اون معانی پر جو ہم بیان کر چکے تاکہ نہ ضد ہو جائیں اور نہ مختلف ہو جائیں اور نہ دفع کریں بعض اونکی بعض کو پس ہو جائینگی پہلی حدیثیں (محمول) اون معانی پر جو ہم ذکر کر چکے اور ہونگی یہ حدیثیں دوسری (محمول) اوس شخص کی فضیلت پر جو ابتداءً گواہی دینے والا ہے یا خبر دینے والا ہے اوسکو کہ گواہی اوسکے لئے مفید ہے یا خبر دینے والا ہے حاکم کو اور بیشک کیا ہے ایسا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ نے کہ آئے وہ حاکم کے پاس اور گواہی دی ابتداءً منجملہ اونکے ابو بکرہ ہیں اور وہ جو اونکی صحبت میں تھے وقت گواہی دینے کے مغیرہ بن شعبہ پر پس کہا انہوں نے اس گواہی کو اپنے اوپر لازم اور نہیں ناگواری ظاہر کی حضرت عمر نے اونکے شہادت دینے میں ابتدا کرنے پر بلکہ سنا آپنے اونکی گواہیونکو اور اگر وہ گواہ اس گواہی میں مذموم ہوتے تو البتہ مذمت کرتے حضرت عمر اونکی اور فرماتے کہ کس نے طلب کی تمسے یہ گواہی کیوں نہ بیٹھے رہے تم یہانتک کہ طلب کی جاتی تمسے پس جبکہ سنا آپنے اونسے اور انکار نہ کیا اونپر اسکا حضرت عمر نے اور نہ کسی اور نے اون صحابہ میں سے جو وہاں موجود تھے تو اسنے دلالت کی اسپر کہ یہ اونکا فرض تھا اور بیشک وہ شخص جو ایسا کرے ابتداءً بلا سوال (اور بغیر طلب کے) تو وہ قابل ستایش ہے (قولہ) **فیما** رُوِیَ فِی ذٰلِکَ مَاحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَسَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَا حَدَّثَنَا السَّرِیُّ بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْکَرِیْمِ بْنُ رَشِیْدٍ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّہْدِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَشَہِدَ عَلَی الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ فَتَغَیَّرَ لَوْنُ عُمَرَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَشَہِدَ فَتَغَیَّرَ لَوْنُ عُمَرَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَشَہِدَ فَتَغَیَّرَ لَوْنُ عُمَرَ حَتّٰی عَرَفْنَا ذٰلِکَ فِیْہِ وَاَنْکَرَ لِذٰلِکَ وَجَاءَ اٰخَرُ یُحَرِّکُ بِیَدَیْہِ فَقَالَ مَا عِنْدَکَ یَا سَلْخَ الْعِقَابِ صَاحَ اَبُوْ عُثْمَانَ صَیْحَۃً تُشْبِہُ بِہَا صَیْحَۃَ عُمَرَ حَتّٰی کَرِبْتُ

اَنْ يَغْشٰى عَلَيَّ قَالَ رَأَيْتُ اَمْرًا قَبِيحًا قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يُشْمِتِ الشَّيْطَانَ بِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَاَمَرَ بِاُولٰئِكَ النَّفَرِ فَجُلِدُوْا
حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ شَهِدَ عَلَى الْمُغِيْرَةِ اَرْبَعَةٌ فَنَكَلَ زِيَادُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ فَجَلَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الثَّلٰثَةَ وَاسْتَتَابَهُمْ فَتَابَ اِثْنَانِ وَاَبٰى اَبُوْ بَكْرَةَ اَنْ يَتُوْبَ فَكَانَ يَقْبَلُ شَهَادَتَهُمَا حِيْنَ تَابَا وَكَانَ اَبُوْ بَكْرَةَ لَا يَقْبَلُ شَهَادَتَهُ لِاَنَّهُ اَبٰى اَنْ يَتُوْبَ وَكَانَ مِثْلَ النُّصُوْمِ مِنَ الْعِبَادَةِ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ اَقْبَلَ رَهْطٌ مَعَهُمْ اِمْرَاَةٌ حَتّٰى نَزَلُوْا فَتَفَرَّقُوْا فِيْ حَوَائِجِهِمْ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ مَعَ امْرَاَةٍ فَرَجَعُوْا وَهُوَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا فَشَهِدَ ثَلٰثَةٌ مِنْهُمْ اَنَّهُمْ رَاَوْهُ يَهِبُّ كَمَا يَهِبُّ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ وَقَالَ الرَّابِعُ اَعْمٰى سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ لَمْ اَرَهُ يَهِبُّ فِيْهَا رَاَيْتُ سُخْتِيَهُ يَعْنِيْ خُصْيَتَيْهِ يَضْرِبَانِ اِسْتَهَا وَرِجْلَيْهَا مِثْلَ اُذُنَيْ حِمَارٍ وَعَلٰى مَكَّةَ يَوْمَئِذٍ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيُّ وَكَتَبَ اِلٰى عُمَرَ فَكَتَبَ عُمَرُ اِنْ شَهِدَ رَابِعٌ بِمِثْلِ مَا شَهِدَ الثَّلٰثَةُ فَقَدِّمْهُمَا فَاجْلِدْهُمَا وَاِنْ كَانَا مُحْصَنَيْنِ فَارْجُمْهُمَا وَاِنْ لَمْ يَشْهَدْ اِلَّا بِمَا كَتَبْتَ بِهِ اِلَيَّ فَاجْلِدِ الثَّلٰثَةَ وَخَلِّ سَبِيْلَ الرَّجُلِ قَالَ فَجَلَدَ الثَّلٰثَةَ وَخَلّٰى سَبِيْلَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ **فَهٰؤُلَاءِ** اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَعْضُهُمْ اِبْتِدَاءً وَقَبِلَهَا بَعْضُهُمْ وَحَضَرَ ذٰلِكَ اَكْثَرُهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اِتِّفَاقِهِمْ جَمِيْعًا عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى وَثَبَتَ اَنَّ مَعَانِيَ الْاٰثَارِ الْاُوَلِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ مَعَانِيْهَا الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا فِيْ مَوَاضِعِهَا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ (ترجمہ) پس منجملہ اونکے جو اسبارہ میں روایت کی گئیں وہ ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان بن مسلم نے اور سعید بن ابی مریم نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سری بن یحیی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالکریم بن رشید نے انہوں نے روایت کی ابوعثمان نہدی سے کہ آیا ایک شخص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پس گواہی دی اوس نے مغیرہ بن شعبہ پر پس متغیر ہوگیا رنگ حضرت عمر کا پھر آیا دوسرا اور گواہی دی پس بدل گیا رنگ حضرت عمر کا پھر آیا اور اور گواہی دی اوسنے تو بدل گیا پھر رنگ حضرت عمر کا یہانتک کہ پہچان لیا ہم نے اسکو اونکے چہرہ میں اور حضرت عمر کو یہ ناگوار ہوا اور آیا ایک اور جو اپنے ہاتھوں سے حرکت[له] کرتا تھا پس فرمایا عمر نے کیا ہے تیرے پاس (گواہی سے) اے دور کرنے والے عذاب (حد زنا) کے اور چیخے ابوعثمان چیخنا مثل چیخنے حضرت عمر کی (وقت اس مقدمہ کے) (اور کہا ابوعثمان نے کہ حضرت عمر نے اوسوقت ایسی چیخ ماری کہ قریب ہوگیا میں بیہوش ہونیکے (پس) کہا (چوتھے آدمی نے) کہ میں نے دیکھا فعل قبیح فرمایا (عمر نے) سب تعریف اوس خدا کیلئے ہے جسنے نہیں ہنسایا شیطان کو امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پھر حکم کیا گیا اوس گروہ کے کوڑے مارے جانیکا (پس کوڑے لگائے گئے) **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن مسلم طائفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن میسرہ نے انہوں نے روایت کی سعید بن مسیب سے کہا گواہی دی مغیرہ بن شعبہ پر چار شخصوں نے پس نکار کیا زیاد بن ابی سفیان نے پھر دا عمر بن خطاب نے تین کو حد ماری اور توبہ کرائی اونسے تو توبہ کی اونمیں سے دو نے اور انکار کیا ابو بکرہ نے توبہ کرنے سے اسلئے اون دونوں کی گواہی قبول کرتے تھے حضرت عمرؓ چونکہ انہوں نے توبہ کرلی اور ابو بکرہؓ کی گواہی قبول نہیں کرتے تھے کیونکہ انہوں نے انکار کیا توبہ سے اور ہے یہ مانند باز رہنے کی عبادت سے **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن عبداللہ بن جمیع نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابوطفیل نے کہا چلا ایک گروہ جن کے ساتھ ایک عورت (تہی) تہی یہانتک کہ مقیم ہوئے کسی جگہ پھر متفرق ہوئے اپنی حاجتوں میں

[له] یعنی اشارہ کرتا تھا ہاتھ سے انکار کیطرف واللہ اعلم ۱۲ مترجم عفی عنہ

اور پیچھے رہگیا ایک مرد اوس عورت کے ساتھ پہر لوٹے وہ اسحال مین کہ وہ مرد اوس عورت کے پاؤون کے درمیان تہا پس گواہی دی اون میں سے تین شخصون نے یہ کہ انہوں نے دیکہا اوس مرد کو کہ گہسارہا تہا جسطرح گہنتی ہے سلائی سرمہدانی میں اور چوتھے نے کہا کہ صحیح خیال کرتا ہوں میں اپنے سماع اور اپنی بینائی کو نہ دیکہا میں نے مرد کو داخل کرتے ہوئے عورت (کی پیشابگاہ میں) دیکہا میں نے مرد کے دونون خصیون کو کہ لگتے تہے عورت کے سرین اور اوسکی ٹانگو نپر مانند دولوں کانون گدھے کی اور مکہ پر اون دنون نافع بن عبد الحارث خزاعی (حاکم مقرر) تہے اور لکھا انہون نے حضرت عمر کو (یہ واقعہ) پس حضرت عمرؓ نے جواب میں لکہا کہ اگر چوتہا آدمی ویسی گواہی دے جیسی باقی تینون نے دی تو لاؤ تم ان دونون (مرد اور عورت کو) کوڑے لگاؤن میں اونکے اور اگر ہون وہ شادی شدہ تو سنگسار کرون میں اونکو اور اگر گواہی نہ دے چوتہا مگر وہ جو تم مجھے لکھ چکے تو کوڑے لگاؤ تینوں کے اور چہوڑ دو اسنہ مرد کا کہا پس کوڑے لگائے تینون کے اور چہوڑ دیا اسنہ مرد اور عورت دونون کا پس یہ لوگ صحابی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ ان میں سے بعض نے ابتداءً (بلا طلب) گواہی دی اور اون میں کے بعض نے وہ گواہی قبول کی حالانکہ موجود تھے اس واقعہ میں اکثر صحابی پس نہ انکار کیا انہون نے ہنداد لالت کی اس نے اون سبہون کے اتفاق پر اس معنے کے اندر اور ثابت ہوا کہ پہلی حدیثون کے معنے اون معانی پر محمول ہیں جو اونکے مواقع میں ہم بیان کر چکے اور یہی قول ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے :-

بَابُ الْحَاكِمِ يَحْكُمُ بِالشَّيْءِ فَيَكُونُ فِي الْحَقِيقَةِ بِخِلَافِهِ فِي الظَّاهِرِ

باب اس بیان میں کہ حاکم حکم کرے کسی بات کا اور ہو وہ حقیقت میں خلاف ظاہر کے

حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابو الیمان قال انا شعیب بن ابی حمزة عن الزهری قال اخبرنی عروة بن الزبیر ان زینب ابنة ابی سلمة وامها ام سلمة اخبرته ان امها ام سلمة قالت سمع النبی صلی الله علیه وآله وسلم جلبة خصام عند بابه فخرج الیهم فقال انما انا بشر وانه یاتینی الخصم ولعل بعضکم ان یکون ابلغ من بعض فاقضی له بذلک واحسب انه صادق فمن قضیت له بحق مسلم فانما هی قطعة من النار فلیاخذها او لیدعها **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا عبد العزیز الاویسی قال ثنا ابراهیم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب فذکر باسناده مثله **حدثنا** یونس قال انا ابن وهب ان مالکا حدثه عن هشام بن عروة عن ابیه عن زینب عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم انکم تختصمون الی وانما انا بشر ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجته فاقضی له علی نحو ما اسمع منه فمن قضیت له من حق اخیه شیئا فانما اقطع له قطعة من النار فلا یاخذه **حدثنا** علی بن معبد قال ثنا عبد الوهاب بن عطاء قال اخبرنا محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم مثله **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا وکیع عن اسامة بن زید سمعه من عبد الله بن رافع مولی ام سلمة عن ام سلمة قالت جاء رجلان من الانصار یختصمان الی النبی صلی الله علیه وآله وسلم فی مواریث بینهما قد درست لیست بینهما بینة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما ...... بشر وانه یاتی الخصم ولعل بعضکم ان یکون ابلغ من بعض فاقضی له بذلک واحسب انه صادق فمن قضیت له بحق مسلم فانما هی قطعة من النار فلیاخذها او لیدعها فبکی الرجلان وقال

كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَقِّي لِأَخِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَا اِذَا فَعَلْتُمَا هٰذَا فَاذْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لِيُحَلِّلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهٗ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا أُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعِ الصَّائِغُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ كُلَّ قَضَاءٍ قَضٰى بِهٖ حَاكِمٌ مِنْ تَمْلِيْكِ مَالٍ اَوْ اِزَالَةِ مِلْكٍ عَنْ مَالٍ اَوْ مِنْ اِثْبَاتِ نِكَاحٍ اَوْ مِنْ حِلِّهٖ بِطَلَاقٍ اَوْ بِمَا اَشْبَهَهٗ اَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهٗ عَلٰى حُكْمِ الْبَاطِنِ وَاَنَّ ذٰلِكَ فِي الْبَاطِنِ كَهُوَ فِي الظَّاهِرِ وَجَبَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا حَكَمَ بِهِ الْحَاكِمُ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْبَاطِنِ عَلٰى خِلَافِ مَا شَهِدَ بِهِ الشَّاهِدُ وَعَلٰى خِلَافِ مَا حَكَمَ بِهٖ بِشَهَادَتِهِمَا عَلَى الْحُكْمِ الظَّاهِرِ لَمْ يَكُنْ قَضَاءُ الْقَاضِيْ مُوْجِبًا شَيْئًا مِنْ تَمْلِيْكٍ وَلَا تَحْرِيْمٍ وَلَا تَحْلِيْلٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ (ترجمہ) **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو یمان نے کہا خبر دی ہمکو شعیب نے جو بیٹے ابو حمزہ کے ہیں انہوں نے روایت کی زہری سے کہا خبر دی مجھکو عروہ بن زبیر نے کہ زینب بیٹی ابو سلمہ کی نے اور اسکی ماں ام سلمہ نے خبر دی اوسکو کہ اوسکی ماں ام سلمہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ و سلم نے سنا جھگڑے کی آواز کو اپنے دروازہ کے پاس پس آپ ادہر نکلے اور فرمایا کہ اسکے سوا نہین کہ میں ایک آدمی ہوں اور بیشک آتے ہیں (میرے پاس) جھگڑا کرنے والے اور شاید تم میں کے بعض بعض سے زیادہ بلیغ ہون اور میں اونکے موافق فیصلہ کردوں یہ گمان کرکے کہ وہ سچے ہیں پس جسکے لئے کسی مسلمان کے حق کا میں فیصلہ کردوں تو اسکے سوا نہیں کہ وہ ایک ٹکڑا ہے آگ کا تو چاہے لیلے اوسکو یا چھوڑ دے **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز اُویسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے روایت کی صالح سے انہوں نے ابن شہاب سے پس ذکر کیا اوس اسناد کے ساتھ اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ مالک نے حدیث بیان کی اوس سے بروایت ہشام بن عروہ انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے زینب سے انہوں نے ام سلمہ رضہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے بیشک تم جھگڑے لاتے ہو میرے پاس اور اسکے سوا نہیں کہ میں ایک آدمی ہوں اور شاید تم میں کا کوئی خوب بیان کرنے والا ہو اپنی دلیل کا اسلئے میں اوسکے موافق فیصلہ کردوں جسطرح اوس سے سنوں تو پس جسکے لئے میں اوسکے بہائی کے حق کا فیصلہ کردوں تو اسکے سوا نہیں کہ کاٹو نگا اوسکے لئے ایک ٹکڑا آگ کا تو چاہے کہ نہ لے وہ اوسکو **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوہاب بن عطا نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن عمرو نے انہوں نے روایت کی ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے انہوں نے روایت کی اسامہ بن زید سے کہ سنا اوسکو عبد اللہ بن رافع سے جو غلام ہیں ام سلمہ کے وہ روایت کرتے ہیں ام سلمہ سے کہا آئے دو مرد قبیلہ انصار کے جھگڑا کرتے ہوئے نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے پاس اون میراثوں کے اندر جو مٹ چکی تہین حالانکہ نہ تھے اونکے درمیان گواہ پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے سوا نہیں کہ میں ایک آدمی ہون اور بیشک آتے ہیں (میرے پاس) جھگڑا کرنے والے اور شاید تم میں کے بعض دوسروں سے بلیغ زیادہ ہون اسلئے میں اونکے مطابق فیصلہ دیدوں اونکو سچا گمان کرکے تو پس جسکے لئے کسی مسلم کے حق کا حکم کردوں تو سوا اسکے نہیں کہ وہ ایک ٹکڑا ہے آگ کا خواہ اوسکو لے یا چھوڑ دے پس

دو شخص روڑپرے اور اون میں سے ہر ایک بولا کہ میرا حق میرے بہائی کے واسطے ہے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ایسا کرتے ہو تو جاؤ تقسیم کر لو اور خوب غور کرو حق کے اندر پہر قرعہ ڈالو پہر حلال کردے تم میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے لئے شاید کچھ اوسکا حق ساتھی کے پاس رہگیا ہو۔ **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن عمر نے کہا خبر دی ہمکو اسامہ بن زید نے پہر ذکر کیا اوس اسناد کے ساتھ اوسیکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن نافع سنار نے کہا حدیث بیان کی مجھسے اسامہ نے پہر ذکر کیا اوس اسناد کے ساتھ اوسیکی مثل **ابو جعفر** کا قول ہے کہ پس گیا ایک گروہ اسطرف کہ ہر حکم کہ فیصلہ دیا ہو اوسکا کسی حاکم نے مالک بنانے کسی مال کے سے یا دور کرنے ملک کو کسی مال سے یا ثابت کرنے نکاح سے یا دور کرنے نکاح کے سے بوجہ طلاق یا اوسکے مشابہ کے کہ یہ تمام (احکام) محمول ہوتے ہیں احکام باطن پر کہ یہ احکام باطن میں (بہی) موافق ظاہر کے ہیں اور واجب ہو جاتے ہیں یہ احکام موافق حکم حاکم کی اور اگر باطن میں گواہوں کی گواہی دی ہوئی کے اور اوسکے خلاف ہوتے جسکا حکم گواہوں کی ظاہری گواہی پر دیا گیا ہے تو نہ ہوتا حکم قاضی کا واجب کرنیوالا کسی شے کو تملیک اور تحریم اور تحلیل سے اور اسکے اندر اس حدیث (مذکور) کے ساتھ استدلال کرتے ہیں (قولہ) **وممن** قال بذلك ابو يوسف و خالفهم في ذلك آخرون فقالوا ما كان من ذلك من تمليكات مال فهو على حكم الباطن كما قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من قضيت له بشيء من حق اخيه فلا يأخذه فانما اقطع له قطعة من النار **وما كان** من ذلك من قضاء بطلاق او نكاح بشهود ظاهرهم العدالة وباطنهم الجرحة فحكم الحاكم بشهادتهم على ظاهرهم الذي تعبد الله ان يحكم بشهادة مثلهم معه فذلك يحرم في الباطن كحرمته في الظاهر **والدليل** على هذا ما قد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في المتلاعنين **حدثنا** يونس قال انا سفيان عن عمرو بن دينار عن سعيد بن جبير عن عبد الله بن عمر قال فرق رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بين اخوي بني العجلان وقال لهما حسابكما على الله الله يعلم ان احدكما كاذب لا سبيل لك عليها قال يا رسول الله صداقي الذي اصدقتها قال لا مال لك عليها ان كنت اصدقت عليها فهو بما استحللت من فرجها وان كنت كاذبا عليها فهو ابعد لك منه **حدثنا** يونس قال ثنا سفيان عن الزهري سمع سهل بن سعد يقول شهدت النبي صلى الله عليه وآله وسلم فرق بين المتلاعنين فقال يا رسول الله كذبت عليها ان امسكتها **حدثنا** يونس قال ثنا ابن وهب قال ثنا هلال عن ابن شهاب ان سهل بن سعد الساعدي اخبره ان عويمرا العجلاني جاء الى عاصم بن عدي الانصاري فقال له ارأيت يا عاصم لو ان رجلا وجد مع امرأته رجلا ايقتله فتقتلونه ام كيف يفعل سل لي عن ذلك يا عاصم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فلما رجع عاصم الى اهله جاءه عويمر فقال يا عاصم ماذا قال لك رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال عاصم يا عويمر لم تأتني بخير قد كره رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم المسئلة التي سألته عنها فقال عويمر لا انتهي حتى اسأله عنها فاقبل عويمر حتى اتى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وسط الناس فقال يا رسول الله ارأيت رجلا وجد مع امرأته رجلا ايقتله فتقتلونه ام كيف يفعل فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قد انزل الله فيك وفي صاحبتك اذهب فأت بها قال سهل فتلاعنا وانا مع الناس عند رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فلما فرغا

قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلٰثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ (ترجمہ) اور منجملہ اونکے جو اسکے قائل ہیں امام ابویوسف ہیں اور اسمعیل وبشر ن نے مخالفت کی اور کہا کہ حاکم کے حکم سے اگر کسیکو کسی مال کا مالک بنایا گیا ہو تو وہ باطنی حکم پر محمول ہے جیسا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکے لئے میں فیصلہ کردوں کسی شی کا اوسکے بہائی کے حق سے تو نہ لے وہ اوسکو کیونکہ بجز اسکے نہیں کہ میں قطع کرتا ہوں اوسکے واسطے ٹکڑا آگ کا اور اگر حاکم کے حکم سے طلاق یا نکاح ایسے گواہوں کے ذریعہ ثابت ہوا ہو جو ظاہر میں عادل اور باطن (حقیقت) میں مجروح ہیں تو وہ حاکم کا حکم جو اونکی گواہی کی وجہ سے صادر ہوا اونکے ظاہر کی بنا پر ہے وہ ظاہر کہ عبادت قرار دیا خدا تعالےٰ نے یہ کہ حکم کیا جائے ان جلیوں کی گواہی کی وجہ سے پہر یہ حکم باطن میں (بہی ایسا ہی) عزت کیا جائیگا جسطرح اوسکی ظاہر میں وقعت ہے اور دلیل اسپر وہ ہے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لعان کرنیوالوں کے بارہ میں مروی ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے انہوں نے روایت کی عمرو بن دینار سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تفریق کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درمیان دونوں بہائیوں بنی عجلان کے اور دونوں سے کہا کہ حساب تم دونوں کا اللہ تعالےٰ پر ہے اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے کہ تم میں کا ایک جہوٹا ہے نہیں ہے کوئی صورت تیرے لئے (ای مرد) اوس عورت پر (جو تیری بیوی ہے یعنے وہ تیرے نکاح سے علیحدہ ہوئی) عرض کیا اوس نے ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا وہ مہر جو میں عورت کو دیچکا ہوں فرمایا آپنے نہیں ہے کوئی مال تیرا اوسپر اگر تو اوس عورت سے سچ کہا ہے تو وہ بدلہ ہے اوس منفعت کا جو تو نے اوسکی پیشابگاہ سے اپنے واسطے حلال کیا اور اگر تو اس (کہنے میں) جہوٹا ہے تو یہ تیرے لئے اوس سے بہی زیادہ بعید ہے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے سنا سہل بن سعد کو کہتے ہوئے کہ میں نے دیکہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ تفریق کی آپ نے درمیان لعان کرنے والوں کے پس کہا اوس نے اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جہوٹا ہونگا میں اوس (عورت) پر اگر میں اوسکو روک لوں (نکاح میں) حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہلال نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے کہ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی اونکو کہ عویمر قبیلہ عجلان کے آئے عاصم بن عدی انصاری کے پاس اور اونسے کہنے لگے کہ آپ سمجہتے ہیں ای عاصم کہ اگر کوئی شخص پاوے اپنی عورت کے پاس کسی مرد کو تو کیا اوس مرد کو قتل کر دے اور کیا تم اوسکو[1] قتل کرتے ہو یا کیسے کیا جائے دریافت کرو میرے لئے ای عاصم یہ بات رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس جب عاصم اپنے گہر کی طرف واپس ہوئے تو آئے اونکے پاس عویمر اور کہا کیا جواب دیا تمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ای عاصم تو عاصم بولے ای عویمر نہیں لایا تو میرے پاس اچہی بات پس بُرا جانا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مسئلہ کو جو تمہیں اونسے دریافت کرنا ہے تو عویمر نے کہا کہ نہیں باز آونگا میں یہانتک کہ دریافت کر لوں میں وہ مسئلہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس متوجہ ہوئے عویمر یہانتک کہ آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں درمیان لوگوں کے اور عرض کیا ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خبر دیجیے کہ اگر کوئی شخص پاوے اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو کیا قتل کر دے اوس مرد کو (اور پہر کیا) تم قتل کروگے اوسکو (جسنے قتل کیا) یا کیا ہو تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک نازل فرمایا خدا تعالےٰ نے تیرے اور تیری بیوی کے بارہ میں پس تو اور اوسکو لیکر آ سہل کہتے ہیں پس دونوں (خاوند بیوی) نے لعان

[1] یعنی قاتل کو قصاص میں ماریں گے ۱۲ مترجم عفی عنہ ۱۲

کی حالانکہ میں لوگوں کے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے پاس تھا جب دونوں فارغ ہوئے تو عویمر نے کہا کہ جھوٹ بولا میں تب اے رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم اگر میں اوسکو روک لوں (نکاح میں) پس طلاق دی عورت کو تین طلاقیں پیشتر اس سے کہ حکم دیں رسول اقدس صلے اللہ علیہ آلہ وسلم (اس طلاق دینے کا) ابن شہاب نے کہا کہ پس یہ تفریق ہوگئی لعان کرنیوالوں کی عمر بھر کے واسطے (کہ اب کبھی جمع نہیں ہوسکتے نکاح میں) (قولہ) **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ ثَنَا الْمَاجِشُوْنَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ جَاءَنِیْ عُوَیْمِرٌ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ فَقَدْ عَلِمْنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمَ الْكَاذِبَ مِنْهُمَا بِعَیْنِهٖ لَمْ یُفَرِّقْ بَیْنَهُمَا وَلَمْ یُلَاعِنْ لَوْ عَلِمَ اَنَّ الْمَرْاَةَ صَادِقَةٌ لَحَدَّ الزَّوْجَ لَهَا بِقَذْفِهٖ اِیَّاهَا وَلَوْ عَلِمَ اَنَّ الزَّوْجَ صَادِقٌ لَحَدَّ الْمَرْاَةَ بِالزِّنَاءِ الَّذِیْ كَانَ مِنْهَا فَلَمَّا خَفِیَ الصَّادِقُ مِنْهُمَا عَلَى الْحَاكِمِ وَجَبَ حُكْمٌ اٰخَرُ فَحَرَّمَ الْفَرْجَ عَلَى الزَّوْجِ فِی الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ وَلَمْ یَرُدَّ ذٰلِكَ اِلٰى حُكْمِ الْبَاطِنِ فَلَمَّا شَهِدَ اِلَى الْمُتَلَاعِنَیْنِ ثَبَتَ اَنَّ كَذٰلِكَ الْفُرَقُ كُلُّهَا وَالْقَضَاءُ بِمَا لَیْسَ فِیْهِ تَمْلِیْكُ اَمْوَالٍ اَنَّهٗ عَلٰى حُكْمِ الظَّاهِرِ لَا عَلٰى حُكْمِ الْبَاطِنِ اِنَّ حُكْمَ الْقَاضِیْ یُحْدِثُ فِیْ ذٰلِكَ التَّحْرِیْمَ وَالتَّحْلِیْلَ فِی الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ جَمِیْعًا وَاَنَّهٗ خِلَافُ الْاَمْوَالِ الَّتِیْ تُقْضٰى بِهَا عَلٰى حُكْمِ الظَّاهِرِ وَهِیَ فِی الْبَاطِنِ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ فَیَكُوْنُ الْاٰثَارُ الْاُوْلٰى هِیَ فِی الْقَضَاءِ بِالْاَمْوَالِ وَالْاٰثَارُ الْاُخْرٰى فِی الْقَضَاءِ بِغَیْرِ الْاَمْوَالِ مِنْ اِثْبَاتِ الْعُقُوْدِ وَحَلِّهَا حَتّٰى تَتَّفِقَ مَعَانِیْ وُجُوْهِ الْاٰثَارِ وَالْاَحْكَامِ وَلَا تَتَضَادَّ **وَقَدْ** حَكَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی الْمُتَبَایِعَیْنِ اِذَا اخْتَلَفَا فِی الثَّمَنِ وَالسِّلْعَةُ قَائِمَةٌ اَنَّهُمَا یَتَحَالَفَانِ وَیَتَرَادَّانِ فَتَعُوْدُ الْجَارِیَةُ اِلَى الْبَائِعِ وَیَحِلُّ لَهٗ فَرْجُهَا وَیَحْرُمُ عَلَى الْمُشْتَرِیْ وَلَوْ عَلِمَ الْكَاذِبَ مِنْهُمَا بِعَیْنِهٖ اِذًا لَقَضٰى بِمَا یَقُوْلُ الصَّادِقُ وَلَمْ یَقْضِ بِفَسْخِ بَیْعٍ وَلَا بِوُجُوْبِ حُرْمَةِ فَرْجِ الْجَارِیَةِ الْمَبِیْعَةِ عَلَى الْمُشْتَرِیْ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا كَانَ كَذٰلِكَ كُلُّ قَضَاءٍ بِتَحْرِیْمٍ اَوْ تَحْلِیْلٍ اَوْ عَقْدِ نِكَاحٍ اَوْ حَلِّهٖ عَلٰى مَا حَكَمَ الْقَاضِیْ فِیْهِ فِی الظَّاهِرِ لَا عَلٰى حُكْمِهٖ فِی الْبَاطِنِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ماجشون نے انہوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے عاصم سے کہا آئے میرے پاس عویمر پس ذکر کیا اوسکی مثل پس بیشک جان لیا ہم نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم اگر اون میں سے کسی معین کو جھوٹا جانتے تو اون دونوں کے درمیان تفریق نہ فرماتے (بلکہ) لعان نہ کرتے اگر عورت کو سچا جانتے کیونکہ خاوند کو عورت کی وجہ سے حد ماری جاتی اسلئے کہ خاوند نے اوسکو تہمت لگائی (زنا کی) اور اگر جانتے آپ کہ خاوند سچا ہے تو حد مارتے عورت کو بوجہ اوس زنا کے جو عورت سے صدور میں آیا مگر چونکہ پوشیدہ رہا حاکم پر کہ کون سچا ہے دونوں میں سے تو واجب ہوا حکم دوسرا (اور وہ لعان ہے) پس حرام فرمادیا آپ نے پیشاب گاہ عورت کو خاوند پر باطن اور ظاہر دونوں میں اور نہیں لوٹایا اس حکم کو محض باطن کی جانب اور جبکہ ثابت ہوا یہ امر لعان کرنیوالوں میں تو ظاہر ہوگئی یہ بات کہ اسیطرح تمام فرقتین اور فیصلے ساتھ اون امور کے جن میں مالوں کا مالک بنانا نہیں ہے محمول ہیں ظاہری حکم پر نہ باطنی حکم پر اور بیشک قاضی کا حکم پیدا کردیگا اون میں حرمت (بعض جگہ) اور حلت (دوسری بعض جگہ) ظاہر اور باطن دونوں میں اور بیشک یہ حکم برخلاف ہے اون اموال کے جنکا فیصلہ (صرف) ظاہر کے اعتبار سے ہوتا ہے اور وہ باطن میں اوسکے خلاف ہوتے ہیں لہذا ہوئیں پہلی حدیثیں اموال کے فیصلوں میں اور پچھلی حدیثیں غیر اموال کے فیصلوں میں (مثلاً) عقود کا اثبات یا اونکا قطع تاکہ متحد ہوجائیں معانی حادیث

کے اور باہم ضد نہ رہیں اور بیشک حکم دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے خرید و فروخت کرنیوالوں میں جبکہ وہ دونوں باہم مختلف ہوں اور حال یہ ہے کہ بیع قائم ہو تو وہ دونوں قسم کہاویں اور (اپنی اپنی چیز) لوٹالیں لہذا لوٹ جائیگی لونڈی فروخت کرنیوالے کی طرف اور حلال ہوگی اوسکے لئے پیشابگاہ اوسکی اور حرام ہوگی خریدار پر اور اگر اون دونوں میں سے جھوٹے کا پتہ بالتعیین لگ جاتا تو اوسوقت سچے کے کہنے کی مطابق فیصلہ ہوتا اور نہ فیصلہ کیا جاتا بیع کے ٹوٹنے کا اور نہ اس کا کہ فروخت شدہ لونڈی کی پیشابگاہ خریدار پر حرام ہے پس جبکہ ہوا یہ موافق ہمارے بیان کی تو ہوگا اسیطرح ہر فیصلہ حرمت اور حلت یا عقد نکاح یا فسخ نکاح کا موافق حکم قاضی کی اوسمین ظاہر کے اعتبار سے نہ موافق حکم باطنی کی (جو واقع میں ہے) اور یہی قول امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کا ہے:—

باب الحر یجب علیہ دین ولا یکون لہ مال کیف حکمہ

باب بیان میں آزاد شخص کے کہ اوسپر قرض واجب ہوا اور اوسکے پاس مال نہ ہو تو اوسکا کیا حکم ہے

حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا یحیی بن صالح الوحاظی قال ثنا مسلم بن خالد الزنجی عن زید بن اسلم عن عبد الرحمن ابن البیلمانی قال کنت بمصر فقال لی رجل الا ادلک علی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذهب بی الی رجل فقلت ممن انت یرحمک اللہ فقال انا سرق فقلت رحمک اللہ ما ینبغی لک ان تتسمی بہذا الاسم وانت رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سمانی سرق فلن ادع ذلک ابدا قلت ولم سماک سرق قال لقیت رجلا من اہل البادیۃ ببعیرین لہ یبیعہما فابتعتہما منہ وقلت لہ انطلق معی حتی اعطیک فدخلت بیتی ثم خرجت من خلف لی وقضیت بثمن البعیرین حاجتی وتغیبت حتی ظننت ان الاعرابی قد خرج فخرجت والاعرابی مقیم فاخذنی فقدمنی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاخبرتہ الخبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حملک علی ما صنعت قلت قضیت بثمنہا حاجتی یا رسول اللہ قال فاقضہ قال قلت لیس عندی قال انت سرق اذہب بہ یا اعرابی فبعہ حتی تستوفی حقک قال فجعل الناس یسومونہ فی ویلتفت الیہم فیقول ماذا تریدون فیقولون نرید ان نبتاعہ منک قال فواللہ ان منکم احد احوج الیہ منی اذہب فقد اعتقتک **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث قال ثنا عبد الرحمن ابن عبد اللہ بن دینار قال حدثنی زید بن اسلم قال لقیت رجلا بالاسکندریۃ یقال لہ سرق فقلت ما ہذا الاسم فقال سمانیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدمت المدینۃ فاخبرتہم انہ یقدم لی مال فبایعونی فاستہلکت اموالہم فاتوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انت سرق فباعنی باربعۃ ابعرۃ فقال لہ غرماؤہ ما یصنع بہ قال اعتقہ قالوا اما نحن بازہد فی الاجر منک فاعتقونی **قال** ابو جعفر ففی ہذا الحدیث بیع الحر فی الدین وقد کان ذلک فی اول الاسلام یباع من علیہ دین فیما علیہ من الدین اذا لم یکن لہ مال یقضیہ عن نفسہ حتی نسخ اللہ عز وجل ذلک فقال وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ وقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذلک فی الذی ابتاع الثمار فاصیب بہا فکثر دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تصدقوا فتصدق علیہ فلم یبلغ ذلک وفاء دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خذوا ما وجدتم ولیس لکم الا ذلک فقد

ذَکَرْنَا ذٰلِکَ بِاِسْنَادِہٖ فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنْ کِتَابِنَا ھٰذَا فِیْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِہٖ لَیْسَ لَکُمْ اِلَّا ذٰلِکَ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنْ لَا حَقَّ لَہُمْ فِیْ بَیْعِہٖ وَلَوْلَا ذٰلِکَ لَبَاعَہٗ لَہُمْ کَمَا بَاعَ سُرَّقَ فِیْ دَیْنِہٖ لِغُرَمَائِہٖ وَھٰذَا قَوْلُ اَھْلِ الْعِلْمِ جَمِیْعًا رَحِمَہُمُ اللّٰہُ (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن صالح وحاظی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن خالد زنگی نے انہوں نے روایت کی زید بن اسلم سے انہوں نے عبد الرحمن بن بیلمانی سے کہا تہا میں مصر میں تو مجہہ سے ایک شخص نے کہا کہ کیا میں تجہے نبی صلے اللہ علیہ سلم کے صحابہ میں سے ایک شخص کو نہ بتاؤں تو وہ مجہے ایک صاحب کے پاس لے گیا میں نے کہا آپ کس قبیلہ سے ہیں رحم فرماوے خدا تعالےٰ آپ پر تو انہوں نے کہا میرا نام سُرَّق ہے میں نے کہا آپ پر خدا تعالےٰ رحم فرماٰئے آپکو ایسا نام رکہنا جائز نہیں حالانکہ آپ ایک شخص ہیں منجملہ صحابہ رسول کریم صلے اللہ علیہ سلم کے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نام رکہا تہا میرا سُرَّق پس ہرگز نہ چہوڑونگا میں اسکو کبہی میں نے کہا اور کیوں نام رکہا تہا آپکا سُرَّق کہا ملاقات کی میں نے ایک گاؤں کے آدمی سے کہ اوسکے پاس اوسکے دو اونٹ تہے جنکو وہ فروخت کرتا تہا پس میں نے وہ دونوں اونٹ اوس سے خرید لئے اور میں نے اوس سے کہا کہ چل میرے ہمراہ تاکہ دوں میں تجہکو قیمت انکی پس داخل ہوا میں اپنے گہر میں پہر نکلا میں اونٹوں وغیرہ کے بندہنے کی جگہ سے اور پوری کی میں نے دونوں اونٹونکی قیمت سے اپنی حاجت اور غائب ہوگیا میں یہانتک کہ گمان کیا میں نے کہ گاؤں والا چلا گیا پس نکلا میں اور گنوار موجود تہا پس اوسنے مجہے پکڑ لیا اور لے گیا مجہکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چنانچہ میں نے آپکو سب قصہ سنایا آپنے ارشاد فرمایا کسنے آمادہ کیا تجہکو اوس فعل پر جو تو نے کیا میں نے عرض کیا پوری کی میں نے اونکی قیمت سے اپنی حاجت اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپنے فرمایا) ادا کردے اسکو (قیمت) کہا میں نے عرض کیا میرے پاس تو نہیں ہے آپنے فرمایا تو سُرَّق (بڑا چور) ہے اے گنوار اسکو لیجا اور فروخت کر اسکو یہانتک کہ پورا وصول کرلے تو اپنا حق کہا پس شروع ہوئے لوگ اوس سے میرا بہاؤ کرنے اور وہ اون کیطرف دیکہتا تہا اور کہتا تہا کیا چاہتے ہو تم پس وہ جواب دیتے تہے ہمارا ارادہ اسکے خریدنیکا ہے تم سے کہا پس قسم خدا کی تم میں سے ایک شخص ہے کہ اوسکی بہ نسبت میرے حاجت زیادہ ہے جاؤ اسلئے کہ میں نے تمکو آزاد کردیا حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرزاق کے بیٹے عبد الصمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے کہا حدیث بیان کی مجہسے زید بن اسلم نے کہا ملا میں ایک شخص سے بمقام اسکندریہ میں جسکو سرق کہا جاتا تہا پس میں نے کہا یہ کیا نام ہے تو اوسنے جواب دیا کہ نام رکہا ہے میرا یہ رسول اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیا میں مدینہ میں پس خبر دی میں نے اہل مدینہ کو کہ میرا مال آنیوالا ہے تو خرید و فروخت کا معاملہ کرو میرے ساتہ پس میں نے اونکے اموال ہلاک کردئے تو وہ لوگ لائے مجہکو رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے پاس تو آپنے فرمایا کہ تو سُرَّق ہے پس فروخت کردیا مجہکو بمقابلہ چار اونٹوں کے پس اوسکے قرضخواہوں نے آپسے عرض کیا کہ اسکا کیا کیا جائے اپنے فرمایا اسکو آزاد کردے انہوں نے کہا نہیں ہیں ہم زیادہ پرہیزگار آخرت میں تجہسے پس انہوں نے مجہے آزاد کردیا ابو جعفر کہتے ہیں کہ پس اس حدیث میں فروخت کرنا آزاد کا ہے قرضہ کے اندر اور تہا یہ ابتدا اسلام میں کہ خریدا جاتا تہا مقروض بعوض مقدار قرضہ کے جبکہ اوسکے پاس اپنی قرضہ کے ادا کرنیکو مال نہ ہوتا تہا یہانتک کہ منسوخ فرمادیا خدا تعالےٰ نے اسکو اور فرمادیا کہ اور اگر مقروض تنگدست

ہو تو مہلت دینا ضروری ہے) مالدار ہونے تک اور حکم دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی آیت کے موافق اوس شخص کے اندر جسنے خریدا پھلوں کو پھر نقصان ہوا اون میں اور زائد ہوگیا قرض اوسکا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ صدقہ کرو (اس پر) پس اوسپر صدقہ کیا گیا پھر نہ پہنچا صدقہ بمقدار ادا قرض کو پس فرمایا آپنے کہ لیلو جو کچھ پاؤ اور نہیں ہے تمہارے لئے مگر یہی اور بیشک ذکر کرچکے ہیں ہم اس حدیث کو مع اوسکے اسناد کے اپنی اسی کتاب کے پہلے بیان میں تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرضخواہوں سے یہ فرمانے میں کہ نہیں ہے تمہارے لئے مگر یہی دلیل ہے اسپر کہ حق نہیں ہے اونکو اوسکے فروخت کرنیکا اور اگر یہ (نسخ) نہ ہوتا تو البتہ فروخت کردیتے آپ اوسکو جیساکہ فروخت کردیا سرق کو اوسکے قرضہ میں قرضخواہوں کے لئے اور یہی قول تمام اہل علم کا ہے :-

بَابُ الْوَالِدِ هَلْ يَمْلِكُ مَالَ وَلَدِهٖ اَمْ لَا

باب اس بیان میں کہ باپ اپنے بچہ کے مال کا مالک ہوتا ہے یا نہیں

حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْجِيزِيُّ وَابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يُوسُفُ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ اِسْحٰقَ بْنِ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِي مَالًا وَعِيَالًا وَاِنَّ لِاَبِي مَالًا وَعِيَالًا وَاِنَّهُ يُرِيدُ اَنْ يَاْخُذَ مَالِي اِلٰى مَالِهٖ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيكَ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ لِي مَالًا وَلِي وَالِدٌ اَبُو يُرِيدُ اَنْ يَجْتَاحَ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيكَ اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوا مِنْ كَسْبِ اَوْلَادِكُمْ **قَالَ** اَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ مَا كَسَبَهُ الْاِبْنُ مِنْ مَالٍ فَهُوَ لِاَبِيهِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ اٰخَرُونَ فَقَالُوا مَا كَسَبَ الْاِبْنُ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لَهُ خَاصَّةً دُونَ اَبِيهِ **وَقَالُوا** قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هٰذَا لَيْسَ عَلَى التَّمْلِيكِ مِنْهُ لِلْاَبِ كَسْبَ الْاِبْنِ وَاِنَّمَا هُوَ عَلٰى اَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلْاِبْنِ اَنْ يُخَالِفَ الْاَبَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَاَنْ يَجْعَلَ اَمْرَهُ فِيهِ نَافِذًا كَاَمْرِهٖ فِيمَا يَمْلِكُ اَلَا تَرَاهُ يَقُولُ اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيكَ فَلَمْ يَكُنِ الْاِبْنُ مَمْلُوكًا لِاَبِيهِ بِاِضَافَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ فَكَذٰلِكَ لَا يَكُونُ مَالِكًا لِمَالِهٖ بِاِضَافَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا اَبُو مُعٰوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا نَفَعَنِي مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ اَبِي بَكْرٍ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِنَّمَا اَنَا وَمَالِي لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَلَمْ يُرِدْ اَبُو بَكْرٍ بِذٰلِكَ اَنَّ مَالَهُ مِلْكٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دُونَهُ وَلٰكِنَّهُ اَرَادَ اَنَّ اَمْرَهُ يَنْفُذُ فِيهِ وَفِي نَفْسِهٖ فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيكَ فَهُوَ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اَيْضًا وَاللهُ اَعْلَمُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَرَّمَ اَمْوَالَ الْمُسْلِمِينَ كَمَا حَرَّمَ دِمَاءَهُمْ وَلَمْ يَسْتَثْنِ فِي ذٰلِكَ وَالِدًا وَلَا غَيْرَهُ (ترجمہ) **حدیث** بیان کی ہم سے ربیع جیزی اور ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسی بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن اسحاق

نے انہوں نے روایت کی ابن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہ ایک آدمی آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہنے لگا کہ میرے پاس مال ہے اور اولاد (بھی) اور میرے باپ کے پاس (بھی) مال اور اولاد ہے اور بیشک وہ ارادہ رکھتا ہے کہ میرا مال اپنے مال کے ساتھ ملاوے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اور تیرا مال باپ کا ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عمر حوضی نے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالوارث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین معلم نے انہوں نے روایت کی عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہا عرض کیا ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میرے پاس مال ہے اور میرا باپ چاہتا ہے کہ ہلاک کرے میرا مال تو حضور نے فرمایا کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے بیشک تمہاری اولاد تمہاری بہتر کمائی ہے لہذا کھاؤ اپنی اولاد کی کمائی سے **ابوجعفر** نے کہا پس گیا ایک گروہ اسطرف کہ جو کچھ بیٹا مال حاصل کرے وہ اوسکے باپ کا ہے اور اسکے اندر ان احادیث سے استدلال کیا ہے **اور** دوسروں نے اس مسئلہ میں اونکی مخالفت کی اور کہا کہ جو کچھ بیٹا کماوے وہ اوسی کا ہے بالخصوص نہ اسکے باپ کا اور انہوں نے کہا کہ فرمانا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ (کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے) نہیں ہے بطور بنا دینے آپ کے باپ کو بیٹے کی کمائی کا مالک اور اسکے سوا نہیں کہ یہ قول اس بنا پر ہے کہ بیٹے کو جائز نہیں کہ باپ کی اسکے (مال کے) اندر مخالفت کرے نہ اس بنا پر کہ کرے باپ اپنا حکم اوسکی کمائی میں نافذ و جاری جسطرح اپنی مملوک شی میں کرتا ہے کیا نہیں دیکھتے تم رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے پس (ظاہر ہے) کہ بیٹا اپنے باپ کا مملوک نہیں ہو سکتا بوجہ نسبت کر دینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (بیٹے کی) باپ کی جانب پس اسیطرح نہیں ہو سکتا وہ مالک اوسکے مال کا (بھی) بوجہ نسبت کر دینے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوسکی طرف اور بیشک **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابومعاویہ نے انہوں نے روایت کی اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں نفع دیا مجھکو کبھی کسی مال نے جسقدر کہ نفع دیا مجھکو مال ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تو عرض کیا ابوبکرؓ نے کہ میں اور میرا مال آپ ہی کا ہے ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس نہیں ارادہ کیا اس سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کہ میرا مال ملک ہے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہ میری لیکن مقصود یہ تہا کہ حضور کا حکم مجھہ میں اور میرے مال میں نافذ و جاری ہے تو اسیطرح فرمانا آپ کا کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے محمول ہے اسی معنے پر اور اللہ زیادہ جانتا ہے اور بیشک روایت کیا گیا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارہ میں کہ حرام ٹہیرایا آپ نے مسلمانوں کے مالونکو جیسا کہ حرام ٹہیرایا آپنے اونکے خونوں کو اور نہیں مستثنا کیا اسکے اندر والد (باپ) کو اور نہ کسی اور کو (قولہ) **فمما** رُوِیَ عَنْہُ فِیْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ **ح** وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ وَ یَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِیُّ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ مُرَّۃَ بْنِ شُرَحْبِیْلَ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَحْسِبُہٗ قَالَ فِیْ غُرْفَتِیْ ھٰذِہٖ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا قَالُوْا نَعَمْ یَوْمُ النَّحْرِ قَالَ صَدَقْتُمْ یَوْمُ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ قَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ اَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا قَالُوْا نَعَمْ ذُوالْحِجَّۃِ قَالَ صَدَقْتُمْ شَھْرُ اللّٰہِ الْاَصَمُّ ھَلْ تَدْرُوْنَ اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا قَالُوْا نَعَمْ الْمَشْعَرُ الْحَرَامُ

قَالَ صَدَقْتُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ الْبَكْرَاوِيُّ هُوَ ابْنُ خَلِيْفَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ اَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ وَدِمَاءَكُمْ حَرَامٌ بَيْنَكُمْ فِيْ مِثْلِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ مِثْلِ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَوْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُرَاهُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ حُرْمَةً هٰذَا الْيَوْمُ وَاِنَّ اَعْظَمَ الشُّهُوْرِ حُرْمَةً هٰذَا الشَّهْرُ وَاِنَّ اَعْظَمَ الْبِلَادِ حُرْمَةً هٰذَا الْبَلَدُ وَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ هٰذَا الْيَوْمِ وَهٰذَا الشَّهْرِ وَهٰذَا الْبَلَدِ هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ **حَدَّثَنَا** رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ اَلَا اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ اِلٰى اَنْ تَلْقَوْا رَبَّكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا دُحَيْمٌ الْيَتِيْمُ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ الْجُرَشِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ كُلْثُوْمِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا غَادِيَةَ الْجُهَنِيَّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ (ترجمہ) پس اس بارہ میں جو احادیث مرویہ ہیں منجملہ اونکے ایک وہ ہے جو بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب اور یعقوب بن اسحاق بن حضرمی نے سب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی عمرو بن مرہ سے انہوں نے مرہ بن شرحبیل سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ایک شخص نے صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے اور میں گمان کرتا ہوں انکو کہ کہا انہوں نے میری اس جنگ میں کہا کھڑے ہوئے آپ ہم میں (اور) فرمایا کہ کیا جانتے ہو کونسا دن ہے آج انہوں نے عرض کیا ہاں عید الضحی ہے فرمایا سچ کہا تم نے حج اکبر کا دن ہے کہا کیا جانتے ہو کونسا مہینہ ہے یہ عرض کیا ہاں ذی الحج ہے فرمایا سچ کہا تم نے مہینہ اللہ کا ہے جو پھر آپ نے کیا جانتے ہو کونسا شہر ہے یہ عرض کیا ہاں المشعر الحرام (یعنی مکہ معظمہ) ہے فرمایا سچ کہا تم نے پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک تمہارے خون اور تمہارے اموال اور گمان کرتا ہوں کہ فرمایا اور تمہاری آبروئیں اور عزتیں تم پر حرام ہیں مانند حرام ہونے تمہارے اس دن کے تمہارے اس مہینہ میں تمہارے اس شہر میں حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالاشہب بکراوی نے یہ خلیفہ کے بیٹے ہیں کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عون نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن سیرین سے وہ عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبہ میں عید الضحی کے دن حج وداع میں کہ تمہارے اموال اور تمہاری آبروئیں اور تمہارے خون حرام ہیں تمہارے آپس میں مانند تمہارے اس دن کی تمہارے اس جیسے شہر کے اندر خبردار چاہیے کہ پہونچا دے (یہ حکم) حاضر غائب کو حدیث بیان کی ہم سے فہد نے

کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن حفص نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اعمش نے
کہا سنا میں نے ابو صالح کو حدیث بیان کرتے ہوئے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یا ابو ہریرہؓ سے اور میرا
خیال ہے کہ وہ ابو سعید خدری تھے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج وداع میں کہ تمام دنوں میں
بڑا دن یہ عزت والا دن ہے اور بیشک اور تمام مہینوں میں بڑا مہینہ یہ عزت والا مہینہ ہے اور بیشک تمام شہروں
میں بڑا شہر یہ عزت والا بزرگ شہر ہے تمہارے خون حرام ہیں تم پر مانند حرام ہونے اس دن کے اور اس ماہ کے اور
اس شہر کے کیا میں تبلیغ کرچکا لوگوں نے کہا ہاں فرمایا اے خدا تو گواہ رہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسمعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن محمد
نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ سنایا
اوسکو حج وداع میں پس فرمایا خبردار بیشک خون تمہارے اور اموال تمہارے حرام ہیں تم پر یہانتک کہ ملاقات کرو تم
اپنے پروردگار سے مانند حرام ہونے تمہارے اس دن کے تمہارے اس ماہ میں تمہارے اس شہر میں حدیث بیان
کی ہم سے زید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے دحیم بن یتیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ہشام بن غار جرشی نے کہا خبر دی مجھکو نافع نے ابن عمرؓ سے کہا خطبہ سنایا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے پھر ذکر کیا اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے محمد بن علی بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان بن مسلم نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ربیعہ بن کلثوم بن جبیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے کہا سنا میں نے ابو غادیہ
جہنی سے کہا خطبہ پڑھا ہم پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر ذکر کیا اوسکی مانند (قولہ) **حدثنا**
عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَارِفِ ابْنِ شَبِيبِ بْنِ عُرْوَةَ أَبُو عُرْوَةَ عَنْ شَبِيبِ بْنِ عُرْوَةَ
عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ
قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةَ الْأَمْوَالِ كَحُرْمَةِ الْأَبْدَانِ فَكَمَا لَا يَحِلُّ
أَبْدَانُ الْأَبْنَاءِ لِلْآبَاءِ إِلَّا بِالْحُقُوقِ الْوَاجِبَةِ فَكَذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لَهُمْ أَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِالْحُقُوقِ الْوَاجِبَةِ **فَإِنْ قَالَ**
قَائِلٌ نُرِيدُ أَنْ يُوجَدَ مَا ذَكَرْتَ فِي الْأَبِ مَنْصُوصًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ **قُلْتُ** حَدَّثَنَا يُونُسُ
قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحَى عِيدٍ
جَعَلَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَنِيحَةَ ابْنِي أَفَأُضَحِّي بِهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ تَأْخُذُ
مِنْ شَعْرِكَ وَأَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ (ترجمہ) **حدیث**
بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یونس بن محمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن عارف
بن شبیب بن عروہ ابو عروہ نے انہوں نے روایت کی شبیب بن عروہ سے انہوں نے سلیم بن عمرو بن احوص سے
کہا خطبہ پڑھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج وداع میں پھر ذکر کیا اوسکی مثل ابو جعفر نے کہا
پس ٹھیرایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اموال کی حرمت کو مانند حرمت ابدان کے پس جسطرح بیٹوں
کے بدن حلال نہیں باپوں کے واسطے مگر بعوض حقوق واجبہ کے پس اگر کوئی کہنے والا کہے کہ ہم یہ چاہتے ہیں

کہ جو کچھہ تم نے بیان کیا وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صراحۃً مروی ہو تو میں کہونگا کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو سعید بن ابی ایوب نے وہ روایت کرتے ہیں عیاش بن عباس قتبانی سے وہ عیسے بن ہلال صدفی سے وہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کہ مجھے آج کے دن حکم دیا گیا ہے کہ قربانی کروں (کیونکہ یہ دن) عید بنایا ہے خدا تعالے نے اسکو اس امت کے لئے پس وہ شخص کہنے لگا کیا خیال کرتے ہیں آپ اگر نہ پاؤں میں مگر اونٹنی اپنے بیٹے کی تو کیا قربانی کر دوں میں اوسکی آپنے فرمایا نہیں لیکن تو لے اپنے بال اور ناخن اور کتر اپنی موچھیں اور مونڈ زیر ناف کے بال پس یہی پوری قربانی ہے تیری اللہ تعالے کے نزدیک (قولہ) **قال** ابو جعفر فانما قال ہذا الرجل یا رسول اللہ اضحی بمنیحۃ ابنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا وقد امرہ ان یضحی من مالہ وحضہ علیہ دل ذلک علی ان حکم مال ابنہ خلاف مالہ **مع** ان اولی الاشیاء بنا حمل ہذہ الآثار علی ہذا المعنی لان کتاب اللہ عز وجل یدل علی ذلک قال اللہ عز وجل یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین ثم قال ولابویہ لکل واحد منہما السدس مما ترک فورث اللہ عز وجل غیر الولد مع الولد من مال الابن فاستحال ان یکون المال للاب فی حیوۃ الابن ثم یصیر بعضہ لغیر الاب ثم قال اللہ عز وجل من بعد وصیۃ یوصی بہا او دین فجعل اللہ عز وجل المواریث للوالد وغیرہ بعد قضاء دین ان کان علی المیت وبعد انفاذ وصایاہ من ثلث مالہ وقد اجمعوا ان الاب لا یقضی من مالہ دین ابنہ ولا ینفذ وصایا ابنہ من مالہ **ففی** ذلک ما قد دل علی ما ذکرنا وقد اجمع المسلمون ان الابن اذا ملک مملوکۃ حل لہ ان یطأہا وہی ممن اباح اللہ عز وجل لہ وطیہا بقولہ تعالی والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فلو کان مالہ لابیہ اذا لحرم علیہ وطی ما کسب من الجواری کحرمۃ وطی جواری ابیہ علیہ **فدل** ذلک ایضا علی انتفاء ملک الاب لمال الابن وان ملک الابن فیہ ثابت دون ابیہ **وہذا** قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ (ترجمہ)

ابو جعفر نے کہا پس جبکہ کہا اوس شخص نے کہ اے رسول خدا قربانی کروں میں اپنے بیٹے کی اونٹنی کی تو آپنے فرمایا نہیں اور بیشک حکم کیا تھا آپنے اوسکو یہ کہ قربانی کرے اپنے مال سے اور برانگیختہ کیا تھا اوسکو اوسپر تو یہ دلیل ہوئی اس امر پر کہ اوسکے بیٹے کے مال کا حکم خود اوسکے مال کے برخلاف ہے باوجودیکہ تمام باتوں سے بہتر ان احادیث کو اسی معنے پر محمول کرنا ہے اسلئے کہ خدا تعالے کی کتاب اسی معنے پر دلالت کرتی ہے فرمایا خدا تعالے نے وصیت کرتا ہے تمکو خدا تعالے تمہاری اولاد میں مردوں کے لئے برابر دو عورتوں کے حصہ کی پھر فرمایا کہ واسطے ماں باپوں میت کے اون میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ ہے اوس مال سے جو چھوڑا میت نے تو وارث بنایا خدا تعالے نے باپ کے سوا کو باپ کے ساتھ بیٹے کے مال کا پس محال ہے یہ کہ ہو مال باپ کا بیٹے کی زندگی میں پھر ہو جائے اوس میں کا کچھہ حصہ غیر باپ کے لئے (یعنی بعد موت) پھر فرمایا خدا تعالے نے بعد وصیت کے کہ جو کی گئی ہو یا قرض کے پس ٹھیرایا خدا تعالے نے میراثوں کو باپ اور غیر باپ (دونوں) کے واسطے بعد ادا کرنے قرضہ کے اگر میت پر ہو اور بعد نافذ کرنے اوسکی وصیتوں کے اوسکے تہائی مال سے اور بیشک اجماع کیا ہے علماء نے اسپر کہ باپ کے مال

سے اوسکے بیٹے کا قرضہ نہ ادا کیا جائے اور نہ اوسکے باپ کی وصیتیں خود اوسکے مال سے پوری کی جائیں پس اسکے اندر وہ بات ہے جو ہمارے ذکر کئے ہوئے معنے پر دلالت کرتی ہے اور بیشک اتفاق کیا ہے مسلمانوں نے اسپر کہ بیٹا جب مالک ہو جائے اپنی لونڈی کا تو حلال ہوتا ہے اوسکو کہ ہم بستر ہو اوس سے اور وہ اون میں سے ہے کہ حلال کیا ہے خدا تعالٰے نے اوس سے ہم بستر ہونا اپنے اس فرمان سے کہ اور وہ لوگ جو اپنے پیشابگاہوں کی حفاظت رکھتے ہیں مگر اپنی بیویوں یا اون لونڈیوں پر کہ مالک ہوئے ہوں داہنے ہاتھ اونکے پس اگر بیٹے کا مال اوسکے باپ کا ہوتا تو البتہ حرام ہوتا بیٹے پر ہم بستر ہونا اون لونڈیوں سے جو حاصل کی ہوں اوسنے اپنی کمائی سے مانند حرام ہونے باپ کی لونڈیوں سے ہم بستری کے بیٹے کے لئے پس یہ بہی دلیل ہے باپ کے نہ مالک ہونیکی بیٹے کے مال کا اور اسکی کہ بیٹے کی ملک اوس پر ثابت ہے نہ اوسکے باپ کی اور یہ ہی قول امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے۔

بَابُ الْوَلَدِ يَدَّعِيهِ الرَّجُلَانِ كَيْفَ الْحُكْمُ فِيهِ

باب اس بیان میں کہ (اگر) بچہ کے دو شخص دعویدار ہوں تو اس میں کیا حکم ہے

حدثنا يُونُسُ ثنا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ مُجَزِّزٌ الْمُدْلِجِيُّ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى أُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُؤُسَهُمَا فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ فَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْرُورًا **حدثنا** يُونُسُ قَالَ ثنا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْأَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ **قَالَ** أَبُو جَعْفَرٍ فَاحْتَجَّ قَوْمٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَزَعَمُوا أَنَّ فِيهِ مَا قَدْ دَلَّهُمْ أَنَّ الْقَافَةَ يُحْكَمُ بِقَوْلِهِمْ وَيَثْبُتُ بِهِ الْأَنْسَابُ قَالُوا وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَأَنْكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُجَزِّزٍ وَلَقَالَ لَهُ وَمَا يُدْرِيكَ فَلَمَّا سَكَتَ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ دَلَّ أَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ مِمَّا يُؤَدِّي إِلَى حَقِيقَةٍ يَجِبُ بِهَا الْحُكْمُ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَجُوزُ أَنْ يُحْكَمَ بِقَوْلِ الْقَافَةِ فِي نَسَبٍ لَا غَيْرِهِ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى أَنَّ سُرُورَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ الَّذِي ذَكَرُوا فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ لَيْسَ فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى مَا تَوَهَّمُوا مِنْ وَاجِبِ الْحُكْمِ بِقَوْلِ الْقَافَةِ لِأَنَّ أُسَامَةَ قَدْ كَانَ نَسَبُهُ ثَبَتَ مِنْ زَيْدٍ قَبْلَ ذٰلِكَ وَلَمْ يَحْتَجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ إِلٰى قَوْلِ أَحَدٍ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا كَانَ دُعِيَ أُسَامَةُ فِيمَا تَقَدَّمَ إِلٰى زَيْدٍ إِنَّمَا تَعَجَّبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِصَابَةِ مُجَزِّزٍ كَمَا تَعَجَّبُ مِنْ ظَنِّ الرَّجُلِ الَّذِي يُصِيبُ بِظَنِّهِ حَقِيقَةَ الشَّيْءِ الَّذِي ظَنَّهُ وَلَا يَجِبُ الْحُكْمُ بِذٰلِكَ فَتَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْإِنْكَارَ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ لَمْ يَتَعَاطَ بِقَوْلِهِ ذٰلِكَ إِثْبَاتَ مَا لَمْ يَكُنْ ثَابِتًا فِيمَا تَقَدَّمَ فَهٰذَا مَا يَحْتَمِلُهُ هٰذَا الْحَدِيثُ (ترجمہ) **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ عروہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا داخل ہوئے مجزز مدلجی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس دیکہا اسامہ اور زید کو حالانکہ دونپر چادر پڑی تہی کہ دونوں نے

اپنے سرونکو ڈھانک لیا تھا پس کہا انہوں نے کہ یہ قدم ان کے بعض سے رشتہ رکھتے ہیں پس داخل ہوئے مجھ پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہشاش بشاش **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن لیث نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابن شہاب سے وہ عروہ سے وہ عائشہؓ سے کہ انہوں نے کہا تشریف لائے میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش خوش کہ چمک رہی تہیں شکنیں آپ کے چہرہ کی پس فرمایا کیا نہیں دیکھتی کہ مجزز نے دیکھا ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو اور کہا کہ ان میں سے بعض قدم بعض سے ہیں کہا **ابو جعفر** نے کہ پس استدلال کیا ایک گروہ نے اس حدیث سے کہ اور کہا کہ اس میں دلیل ہے ہمارے واسطے اسپر کہ قیافہ شناس لوگوں کے اقوال سے فیصلہ کیا جائے اور اون ہی کے قول سے نسب ثابت کیا جائے **انہوں** نے کہا اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو البتہ انکار کر دیتے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجزز پر اور یہ فرماتے کہ تجھے کیا خبر پس جبکہ آپ چپ ہو رہے اور اوسپر ناگواری ظاہر نہ فرمائی تو معلوم ہوا کہ یہ قول (قیافہ دان کا) اوس قبیلہ سے ہے کہ پہونچتا ہے ایک حقیقت کیطرف جسکے ساتھ فیصلہ دینا واجب ہے اور **دوسروں** نے اونکی اس مسئلہ میں مخالفت کی اور کہا کہ جائز نہیں یہ بات کہ حکم دیا جائے موافق قول قیافہ دان کی کی نسبت کے اندر اور نہ اوسکے سوا کسی اور معاملہ میں اور دوسروں کے لئے پہلے قول والونپر یہ حجت ہے کہ خوش ہونا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا مجزز مدلجی کے قول سے جسکا ذکر حدیث عائشہؓ میں ہے اسپر دلیل نہیں ہو سکتا جسکا انہوں نے وہم کیا کہ قیافہ شناس کے قول کے مطابق حکم کرنا واجب ہے اسلئے کہ اسامہ کا نسب زید سے ثابت ہو چکا تھا قبل ازین اور حاجت نہ تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکے اندر کسی کے قول کی اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو فرماتے آپ اسطرح کہ اسامہ بیٹا زید کا حدیث سابق میں اسکے سوا نہیں کہ تعجب کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجزز کے حق کو پہونچنے سے جسطرح اوس گمان سے تعجب ہوا کرتا ہے جو موافق ہو جائے حقیقت اور واقعیت شی کے اور اسکے ساتھ حکم واجب نہیں ہے رہا چھوڑنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اظہار ناراضی و ناگواری کو اوسپر سو اوسکی وجہ یہ ہے کہ نہیں سمجھا آپنے اوسکے اس قول سے یہ کہ ثابت کر رہا ہے یہ شخص (قیافہ دان) اپنے اس قول سے اوس بات کو جو پہلے سے ثابت نہیں تہی پس یہ ایک توجیہ ہے کہ احتمال رکہتی ہے اوسکا حدیث (قولہ) **وَقَدْ رُوِيَ** فِي اَمْرِ الْقَافَةِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا يَدُلُّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا **حَدَّثَنَا** ابْنُ دَاوُدَ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النِّكَاحَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَنْحَاءٍ فَمِنْهُ اَنْ يَجْتَمِعَ الرِّجَالُ الْعَدَدُ عَلَى الْمَرْاَةِ لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا وَكُنَّ يَنْصِبْنَ عَلٰى اَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ فَيَطَاَهَا كُلُّ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهَا فَاِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعَ لَهُمُ الْقَافَةُ فَاَيُّهُمْ اَلْحَقُوْهُ بِهٖ كَانَ اَبَاهُ وَدُعِيَ ابْنَهٗ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ ذٰلِكَ النِّكَاحَ الَّذِي كَانَ يَكُوْنُ فِيْهِ ذٰلِكَ الْحُكْمُ وَاَقَرَّ النَّاسَ عَلَى النِّكَاحِ الَّذِي لَا يُحْتَاجُ فِيْهِ اِلٰى قَوْلِ الْقَافَةِ وَجَعَلَ الْوَلَدَ لِاَبِيْهِ الَّذِي يَدَّعِيْهِ فَيَثْبُتُ نَسَبُهٗ بِذٰلِكَ وَنَسَخَ الْحُكْمَ الْمُتَقَدِّمَ الَّذِي كَانَ يُحْكَمُ فِيْهِ بِقَوْلِ الْقَافَةِ وَقَدْ كَانَ اَوْلَادُ الْبَغَايَا الَّذِيْنَ وُلِدُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَنِ ادَّعٰى اَحَدٌ مِنْهُمْ فِي الْاِسْلَامِ لَحِقَ بِهٖ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ **وَحَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا اَنَسٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ مَالِكٌ فِي حَدِيْثِهٖ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ

وَقَالَ اَنَسٌ اَخْبَرَنِي سُلَيْمَنُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّ عُمَرَ كَانَ يُلِيطُ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ بِمَنِ ادَّعَى بِهِمْ فِي الْاِسْلَامِ۔ **فَدَلَّ** ذٰلِكَ اَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يُلْحِقُوْنَ بِهِمْ بِقَوْلِ الْقَافَةِ فَيَكُوْنُ قَوْلُهُمْ كَالْبَيِّنَةِ الَّتِي تَشْهَدُ عَلٰى ذٰلِكَ فَلَوْ كَانَ قَوْلُهُمْ مُسْتَعْمَلًا فِي الْاِسْلَامِ كَمَا كَانَ مُسْتَعْمَلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذًا لَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ اَنَّ ذٰلِكَ مِمَّا هُدِمَ اِذْ كَانَ قَدْ يَجِبُ بِهِ عِلْمُ اَنَّ الصَّبِيَّ مِمَّنْ لَوْ وَطِئَ اُمَّهُ مِنَ الرِّجَالِ فَفِي نَسْخِ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّ قَوْلَهُمْ لَمْ يَجِبْ بِهِ حُكْمٌ بِثُبُوْتِ النَّسَبِ **وَاحْتَجَّ** اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى بِقَوْلِهِمْ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَنَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ اَتَيَا عُمَرَ كِلَاهُمَا يَدَّعِي وَلَدَ امْرَاَةٍ فَدَعَا لَهُمَا رَجُلًا مِنْ بَنِي كَعْبٍ قَائِفًا فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَقَالَ لِعُمَرَ لَقَدِ اشْتَرَكَا فِيْهِ فَضَرَبَهُ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ ثُمَّ دَعَا الْمَرْاَةَ فَقَالَ اَخْبِرِيْنِي خَبَرَكِ قَالَتْ كَانَ هٰذَا لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ يَاْتِيْهَا وَهِيَ فِي اِبِلٍ لِاَهْلِهَا فَلَا يُفَارِقُهَا حَتّٰى تَظُنَّ اَنْ قَدِ اسْتَمَرَّ بِهَا حَمْلٌ ثُمَّ يَنْصَرِفُ عَنْهَا فَاُهْرِيْقَتْ عَلَيْهِ دَمًا ثُمَّ خَلَفَهَا ذَا تَعْنِي الْآخَرَ فَلَا يُفَارِقُهَا حَتّٰى اسْتَمَرَّ بِهَا حَمْلٌ لَا يُدْرٰى مِمَّنْ هُوَ فَكَبَّرَ الْكَعْبِيُّ فَقَالَ عُمَرُ لِلْغُلَامِ وَالِ اَيَّهُمَا شِئْتَ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَنَ مِثْلَهُ (ترجمہ) اور بیشک روایت کیا گیا قیافہ کے بارہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ جو دلالت کرتا ہے اسکے سوا پر **حدیث** بیان کی ہم سے ابن داؤد نے کہا خبر دی مجھکو عروہ بن زبیر نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی اوسکو کہ نکاح تہا زمانہ جاہلیت میں چار قسموں پر منجملہ اونکے ایک یہ کہ متعدد لوگ عورت کے پاس آتے تھے اور نہیں منع کرتی تہی کسی کو اونمیں سے جو اوسکے پاس آتے تھے اور وہ زناکار تہیں اور تہیں وہ قائم کرتی تہیں اپنے دروازوں پر جہنڈے پس ہم بستری کرتا تہا اونسے جو آجاتا تہا پہر جب وہ حاملہ ہوتی تہیں اور بچہ جنتی تہیں تو وہاں قیافہ والے جمع ہوتے تھے پس جسکے ساتھ وہ اوس بچہ کو لاحق کر دیتے تھے وہی اوسکا باپ ہوتا تہا اور اوسیکا بیٹا پکارا جاتا تہا (اور وہ) لڑکا اس سے منع نہیں کرتا تہا پہر جب پیدا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالے نے حقانیت کے ساتھ تو یہ نکاح باطل ٹہیرا جس میں قیافہ سے حکم کیا جاتا تہا اور قائم کئے گئے لوگ اوس نکاح پر جس کے اندر قیافہ والے کے قول کی ضرورت نہیں اور کر دیا گیا بچہ اوسکے باپ کے واسطے جو اوسکا دعویدار ہو پس نسب بہی اوسکا اوسی سے سمجھا جانے لگا اور پہلا حکم جسکے اندر قیافہ دان کے قول سے کام لیا جاتا تہا منسوخ کر دیا گیا اور زناکاروں کی وہ اولاد جو زمانہ جاہلیت میں پیدا ہوئے اسلام کے اندر جنے اونمیں سے کسی کا دعوی کیا وہ اوسی کے ساتھ لاحق کر دیا گیا **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ مالک نے حدیث بیان کی اوس سے بروایت یحیی بن سعید اور حدیث بیان کی اونسے یونس نے کہا خبر دی ہمکو انس نے انہوں نے روایت کی یحیی بن سعید سے کہا مالک نے اپنی حدیث میں سلیمان بن یسار سے اور کہا انس نے خبر دی مجھکو سلیمان بن یسار نے کہ عمر رضی اللہ عنہ تھے لاحق کرتے تھے اہل جاہلیت کو اون لوگوں کے ساتھ جو اسلام میں اونکا مدعی ہوتا تہا پس یہ دلیل ہے اس امر پر کہ وہ لوگ لاحق نہیں کرتے تھے قیافہ جاننے والے کے کہنے سے تاکہ ہوتا اونکا کہنا مانند گواہوں کی جو گواہی دیتے اسپر اور اگر ہوتا اونکا قول مستعمل اسلام میں جسطرح تہا مستعمل زمانہ جاہلیت میں تو البتہ نہ فرماتیں حضرت عائشہ کہ بجز اسکے نہیں کہ یہ اوس قبیلہ سے ہے کہ جو باطل ہوا (پہلے) وہ واجب تہا تاکہ جانا جاتے کہ یہ بچہ کس کا ہے جبکہ ہم بستری کی ہوتی تہی ایک گروہ نے مردوں کے پس اسکے منسوخ ہو جانے میں دلیل ہے اسپر کہ

قیافہ والوں کے قول سے ثبوت نسب کا حکم لگانا واجب نہیں رہا اور پہلے قول والوں نے اپنے قول پر یہ دلیل
بھی بیان کی کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی مجھکو یحیی بن سعید نے انہوں نے روایت کی سلیمان بن یسار
سے کہ دو شخص آئے حضرت عمرؓ کے پاس کہ اونمیں سے ہر ایک ایک عورت کے بچہ کا دعوی کرتا تھا پس حضرت
عمر نے ایک مرد کو بلایا جو قبیلہ بنی کعب کا تھا اور قیافہ جانتا تھا پس دیکھا اوسنے دونوں کیطرف اور کہا حضرت عمرؓ
سے بیشک یہ دونوں شخص اس (بچہ) میں شریک ہیں پس حضرت عمرؓ نے اوسکے ایک درہ لگایا پھر بلایا عورت کو
اور فرمایا خبر دے مجھکو اپنے واقعہ کی اوسنے کہا ہے یہ دو شخصوں میں سے ایک کا جو آیا میرے پاس اسحال میں کہ میں
گھر کے اونٹوں میں تھی پس نہ جدا ہو وہ مجھ سے حتی کہ گمان نہ کر لیا میں نے کہ بیشک قرار پاگیا بسبب اسکے حمل پھر لوٹ
گیا مجھ سے پھر بہایا میں نے اوسکے بعد خون پھر بعد میں آیا یہ شخص مراد لیتی تھی دوسرے کو اون دونوں میں سے پس نہ جدا
ہوا یہ مجھ سے یہانتک کہ قرار پاگیا بسبب اوسکے حمل (راتب) نہیں معلوم کہ کسکا ہے یہ بچہ پس کعبی نے اللہ اکبر کہا پھر
حضرت عمرؓ نے لڑکے سے کہا کہ موالات کر اونمیں سے جس سے چاہے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابن وہب نے انہوں نے روایت کی مالک سے کہ حدیث بیان کی اونسے بروایت یحیی بن سعید انہوں نے
روایت کی سلیمان سے اوسکی مثل (قوله) **حدثنا** بحر بن نصر قال ثنا ابن وهب قال اخبرني ابن ابي الزناد
عن هشام بن عروة عن ابيه عن يحيى بن حاطب عن ابيه قال اتى رجلان الى عمر بن الخطاب رضي الله عنه
يختصمان في غلام من ولادة الجاهلية يقول هذا هو ابني ويقول هذا هو ابني فدعا لهما عمر رضي الله عنه قائفا
من بني المصطلق فسأله عن الغلام فنظر اليه المصطلقي ثم قال لعمر والذي اكرمك انهما قد اشتركا فيه
جميعا فقام اليه عمر فضربه بالدرة حتى اضجعه ثم قال والله لقد ذهب بك النظر الى غير مذهب ثم دعا ام الغلام
فسألها فقالت ان هذا لاحد الرجلين قد كان غلب على الناس حتى ولدت له اولادا ثم وقع بي على نحو ما كان
يفعل فحملت فيما ارى فاصابتني هراقة من دم حتى وقع في نفسي ان لا شيء في بطني ثم ان هذا الآخر وقع
بي فوالله ما ادري من ايهما هو فقال عمر للغلام اتبع ايهما شئت فاتبع احدهما قال عبد الرحمن بن حاطب
فكاني انظر اليه متبعا لاحدهما فذهب به وقال عمر قاتل الله اخا بني المصطلق **قالوا** ففي هذا الحديث
ان عمر حكم بالقافة فقد وافق ما تأولنا في حديث مجزز المدلجي فكان من الحجة عليهم للآخرين ان في هذا الحديث
ما يدل على بطلان ما قالوا وذلك ان فيه ان القائف قال هو منهما جميعا فلم يجعله عمر كذلك وقال له وال
ايهما شئت على ما يجب في صبي ادعاه رجلان فان اقر احدهما كان اباه فلما رد عمر ذلك الى حكم الصبي
المدعى اذا ادعاه رجلان ولم يكن بحضرة الامام قائف لا الى قول القائف دل ذلك على ان القافة لا يجب
بقولهم ثبوت نسب من احد **وقد** روي عن عمر ايضا من وجوه صحاح انه جعله بين الرجلين جميعا **حدثنا**
ابن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن توبة العنبري عن الشعبي عن ابن عمر ان رجلين اشتركا
في طهر امرأة فولدت فدعا عمر القافة فقالوا اخذ الشبه منهما جميعا فجعله بينهما **حدثنا** ابن مرزوق
قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن عمر نحوه قال فقال لي سعيد لمن ترى ميراثه
قال هو لآخرهما موتا **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا سعيد بن عامر قال حدثني عوف بن ابي جميلة عن ابي

المهلب أن عمر بن الخطاب قضى في رجل ادعاه رجلان كلاهما يزعم أنه ابنه وذلك في الجاهلية فدعا عمر أم الغلام المدعى فقال أذكرك بالذي هداك للإسلام لأيهما هو قالت لا والذي هداني للإسلام ما أدري لأيهما هو أتاني هذا أول الليل وأتاني هذا آخر الليل فما أدري لأيهما هو قال فدعا عمر من القافة أربعة ودعا ببطحاء فنثرها فأمر الرجلين المدعيين فوطئ كل واحد منهما بقدم وأمر المدعى فوطئ بقدم ثم أراه القافة قال انظروا فإذا أثبتم فلا تتكلموا حتى أسألكم قال فنظر القافة فقالوا قد أثبتنا ثم فرق بينهم ثم سألهم رجلا رجلا قال فتقادعوا يعني فتتابعوا كلهم يشهد أن هذا من هذين قال فقال عمر يا عجبا لما يقول هؤلاء قد كنت أعلم أن الكلبة تلقح بالكلاب ذوات العدد ولم أكن أشعر أن النساء يفعلن ذلك قبل هذا إني لا أرى ما يرون اذهب فهما أبواك (ترجمہ) **حدیث** بیان کی ہم سے بحر بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو ابن ابو الزناد نے انہوں نے روایت کی ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحیی بن حاطب سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا آئے دو آدمی حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس کہ جھگڑا کرتے تھے ایک لڑکے کے بارہ میں جسکی پیدائش زمانہ جاہلیت سے تھی یہ کہتا تھا کہ یہ میرا لڑکا ہے اور دوسرا کہتا تھا کہ یہ لڑکا میرا ہے پس حضرت عمرؓ نے دونوں کے لئے قیافہ دان کو بلایا جو قبیلہ نبی مصطلق سے تھا پس دریافت کیا آپنے اوس سے لڑکے کے بارہ میں کہ یہ کسکا ہے تو اوس مصطلقی نے لڑکے کی جانب دیکھا پھر کہا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپکو عزت بخشی اسکے سوا نہیں کہ یہ دونوں شخص اس لڑکے میں مشترک ہیں پس حضرت عمرؓ اوسکی جانب اٹھے اور اوسکے ایک درہ لگایا یہانتک کہ وہ لیٹ گیا پھر فرمایا قسم بخدا لے گئی تجھکو نظر دوسرے طریق پر پھر بلایا لڑکے کی ماں کو اور دریافت کیا اوس سے تو وہ کہنے لگی کہ یہ لڑکا ان دونوں مردوں میں سے ایک کا ہے بیشک غالب آتے تھے مجھ پر لوگ یہانتک کہ جنی میں اوسنے بہت بچے پھر ہم بستر ہوا ان دو میں سے ایک میرے ساتھ پس اپنے گمان میں میں حاملہ ہو گئی بعد میں آیا مجھے خون یہانتک کہ واقع ہوا میرے دل میں کہ نہیں ہے کوئی چیز میرے پیٹ میں پھر بیشک یہ دوسرا ہم بستر ہوا مجھسے پس قسم بخدا میں نہیں جانتی کہ یہ لڑکا ان دونوں میں سے کس کا ہے پس تیچھے کر دیا آپنے اون دونوں میں سے ایک کے کہا عبد الرحمن بن حاطب نے پس گویا میں دیکھتا ہوں اوسکو کہ پیچھے جانیوالا ہے اونمیں سے ایک کے پس لے گیا وہ شخص اس لڑکے کو اور فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ قتل کرے خدا تعالے بھائی نبی مصطلق کو انہوں نے کہا پس اس حدیث میں یہ ہے کہ عمرؓ نے حکم دیا موافق قیافہ کی لہذا موافق ہوا اوسکے جو ہم نے تاویل کی حدیث مجزز مدلجی میں اور یہ دوسرا ن کے لئے پہلو نپر حجت ہوئی کہ یہ حدیث نہیں دلالت کرتی اونکے قول کے باطل ہونیپر اور یہ اسلئے کہ اسمیں یہ بات ہے کہ قیافہ ماں نے کہا کہ یہ لڑکا اون دونوں سے ہے پس حضرت عمرؓ نے ایسا نہ ٹھیرایا بلکہ فرمایا اوس سے کہ ساتھ ہو جا اون دونوں میں سے جسکے چاہے موافق اوسکی کہ واجب ہے اوس بچہ کے اندر جسکا دو آدمیوں نے دعوی کیا ہو پس اگر اون دونوں میں سے ایک نے اقرار کیا تو وہی اوسکا باپ ہے اور جبکہ لوٹایا حضرت عمرؓ نے اس مقدمہ کو اوس بچہ کے حکم کی جانب جسکا دعوی کیا گیا ہو اور دعوی کیا ہو دو مردوں نے اور نہ ہو حاکم کے سامنے کوئی قیافہ دان نہ لوٹایا قیافہ دان کے قول کیطرف تو دلالت کی اسنے اس بات پر کہ قیافہ جاننے والوں کے

قول کے مطابق نسب کا کسی سے ثابت ہونا واجب نہیں اور بیشک روایت کیا گیا ہے حضرت عمرؓ سے ہی بچند وجوہ جو صحیح ہیں کہ انہوں نے ٹھیرایا اوس لڑکے کو مشترک درمیان دونوں شخصوں کے حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی توبہ عنبری سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عمر سے کہ دو مرد شریک ہوئے ایک عورت کی پشت میں پس وہ جنی پس بلایا حضرت عمرؓ نے قیافہ والوں کو تو انہوں نے کہا بیشک اس بچہ نے مشابہت کو دونوں کی لہذا آپنے دونوں کا مشترک قرار دیا حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے اوسکی مثل کہا پس کہا مجھسے سعید نے اوسکی وراثت کسکی سمجھتے ہو فرمایا اوسکے لئے جو اون دونوں میں سے بعد کو مرے حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عوف بن ابی جمیلہ نے انہوں نے ابو مہلب سے کہ عمر بن خطابؓ نے حکم دیا ایک شخص کے بارہ میں جیپر دو شخصوں نے (بیٹے ہونیکا) دعوا کیا تہا کہ ہر ایک اوسکو اپنا بیٹا سمجھتا تھا اور یہ (فعل زنا) زمانہ جاہلیت کا تھا پس حضرت عمر نے لڑکے کی ماں کو بلایا اور کہا یاد دلاتا ہوں میں تجھے ٭ ذات جس نے ہدایت کی تجھکو اسلام کی دونوں میں سے کسکا ہے یہ کہا عورت نے قسم ہے اوس ذات کی جسنے مجھے اسلام کی ہدایت کی میں نہیں جانتی کہ کسکا ہے یہ دونوں میں سے یہ شخص آیا میرے پاس شروع رات میں اور دوسرا شخص آیا میرے پاس آخر رات میں لہذا مجھے نہیں معلوم کہ کسکا ہے کہا پس بلایا حضرت عمر نے قیافہ والوں میں سے چار شخصونکو اور منگائیں کنکریاں پس پہیلا دیا اونکو پہر حکم دیا دو شخصونکو جو مدعی تھے پس پامال کیا اونکو ہر ایک نے قدم سے اور حکم دیا لڑکے کو پس پامال کیا اوس نے (بہی) قدم سے پہر دیکھا اونکو قیافہ والوں نے آپنے فرمایا دیکھو پہر جب تم آؤ (دیکھکر) تو نہ کلام کرو یہانتک کہ میں خود تم سے دریافت کرونگا کہا پس غور کر لیا قیافہ والوں نے اور کہدیا کہ ہم نے سمجھ لیا اور محفوظ کر لیا پہر آپ نے اونمیں تفریق کی پہر اون میں سے ایک ایک سے علیحدہ دریافت کیا آپ نے فرمایا پس موافق ہوئے وہ سب ہر ایک نے شہادت دی کہ یہ لڑکا ان دونوں کا ہے کہا پس فرمایا حضرت عمر نے تعجب ہے اوس سے جو یہ لوگ کہتے ہیں بیشک میں جانتا تہا کہ کتیا حاملہ ہو جاتی ہے بہت سے کتوں سے لیکن یہ نہیں جانتا تھا کہ عورتیں (بہی) ایسا کرتی ہیں قبل ازیں بیشک میں نہیں رد کرونگا اوسکو جو یہ لوگ سمجھتے ہیں (اے لڑکے) جا پس یہ دونوں تیرے باپ ہیں (قولہ) **حدثنا** علی ابن شیبۃ قال ثنا یزید بن هرون قال انا همام بن یحیی عن قتادة عن سعید بن المسیب ان رجلین اشترکا فی طهر امراة فولدت لهما ولدا فارتفعا الی عمر بن الخطاب رضی الله عنه فدعا لهما ثلثة من القافة فدعا بتراب فوطئ فیه الرجلان والغلام ثم قال لاحدهم انظر فنظر فاستقبل واستعرض واستدبر ثم قال اسر او اعلن فقال عمر بل اسر فقال لقد اخذ الشبه منهما جمیعا فما ادری لایهما هو فاجلسه ثم قال للآخر ایضا انظر فنظر واستقبل و استعرض واستدبر ثم قال اسر ام اعلن قال بل اسر قال لقد اخذ الشبه منهما جمیعا فلا ادری لایهما هو واجلسه ثم امر الثالث فنظر فاستقبل واستعرض واستدبر ثم قال اسر ام اعلن قال لقد اخذ الشبه منهما جمیعا فما ادری لایهما هو فقال عمر انا نعرف الآثار بقولها ثلثا وکان عمر قائفا فجعله لهما

يرثانه ويرثهما فقال لي سعيد أتدري من عصبته قلت لا قال الباقي منهما **قال** ابو جعفر فلم يخلو حكمه في هذه الآثار التي ذكرنا من احد وجهين اما ان يكون بالدعوى لان الرجلين ادعيا الصبي وهو في ايديهما فالحقه بهما بدعواهما او يكون فعل ذلك **فكان** الذين يحكمون بقول القافة لا يحكمون بقولهم اذا قالوا هو ابن هذين فلما كان قولهم كذلك ثبت على قولهما ان يكون قضاء عمر بالولد للرجلين كان بغير قول القافة **وفي** حديث سعيد بن المسيب ما يدل على ذلك انه قال فقال القافة لا ندري لايهما هو فجعله عمر بينهما والقافة لم يقولوا هو ابنهما فدل ذلك ان عمر اثبت نسبه من الرجلين بدعواهما او لما لهما عليه من اليد لا بقول القافة **فان قال** قائل فاذا كان ذلك كما ذكرته فما كان احتياج عمر الى القافة حتى دعاهم

(**ترجمہ**) **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو ہمام بن یحیی نے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ دو آدمی شریک ہوئے ایک عورت کی پشت مین پس جنی وہ دونوں کے لئے ایک بچہ پھر مقدمہ لے گئے دونوں حضرت عمر بن خطابؓ کے ہان پس بلایا آپنے اون کے واسطے تین شخصوں قیافہ جاننے والونکو پھر منگائی مٹی پس چلے اوس میں دونوں آدمی اور لڑکا پھر آپنے تینوں میں سے ایک سے کہا کہ دیکھ پس اوس نے آگے کو دیکھا پیچھے کو دیکھا اور عرض میں دیکھا پھر فرمایا خفیہ کہوں یا ظاہر کرکے کہوں آپنے فرمایا خفیہ کہہ تو وہ بولا کہ بیشک لیا اس نے مشابہت کو دونوں سے پس میں نہیں جانتا کہ اون میں سے کسکا ہے چنانچہ آپنے اوسکو بٹھادیا پھر فرمایا دوسریکو (کہ دیکھ) پس اوس نے دیکھا اور آگے آیا اور پیچھے کو ہٹا اور عرض کو دیکھا پھر اوسنے پوچھا کہ خفیہ بتلاؤں یا علانیہ آپنے فرمایا بلکہ پوشیدہ بتلا تو اوسنے کہا البتہ اسنے لیا ہے مشابہت کو دونوںسے پس میں نہیں سمجھتا کہ یہ دونوں میں سے کسکا ہے (اپنے اوسکو بھی) بٹھلادیا پھر تیسرے کو حکم دیا پس (اوسنے بھی) دیکھا آگے کو پھر عرض میں پھر پیچھے کو اور بعد میں دریافت کیا آہستہ بتلاؤں یا آواز سے آپنے فرمایا آہستہ پھر اوسنے (بھی یہ ہی کہا) کہ اسنے دونوں کی مشابہت لی ہے نہ معلوم دونوں مین سے کسکا ہے پس فرمایا حضرت عمرؓ نے بیشک ہم جانتے ہیں نشانات قدم کو فرمایا اسکو تین بار اور تھے حضرت عمر قیافہ دان پھر ٹھیرایا اوس لڑکے کو اون دونوں کے لئے کہ وارث ہوں وہ دونوں اوسکے اور یہ اون دونوں کا پس کہا مجھسے سعید نے کیا جانتے ہو کون ہے وارث اوسکا میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا جو اون دونوں میں سے زندہ رہے **ابو جعفر** کہتے ہیں پس خالی نہیں ہے حکم آپکا ان احادیث میں جو ہم نے ذکر کین ایک سے منجملہ دو جہوں کے یا یہ کہ ہوگا بوجہ دعوی کے کیونکہ دونوں شخصوں نے دعوی کیا بچہ کا حالانکہ وہ دونوں کے قبضہ میں تھا پس لاحق کردیا آپ نے اوسکو دونوں کے ساتھ بوجہ دعوے کرنے اون دونوں کے یا یہ کہ کیا ہوگا حضرت عمر نے یہ حکم خود بخود تو گویا وہ لوگ جو حکم کرتے ہیں قیافہ دانوں کے قول کے مطابق نہیں حکم کرتے اونکے قول کے ساتھ جسوقت کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ بیٹا ان دونوں کا ہے پس جبکہ ہوا قول اونکا اسطرح تو اونکے قول کے مطابق ثابت ہوا کہ حکم دینا حضرت عمرؓ کا لڑکا دونوں مردوں کا ہی قیافہ والوں کے قول کے سوا کسی اور وجہ سے تھا **اور حدیث** سعید بن مسیبؓ میں ہے وہ امر جو دلالت کرتا ہے اسپر اور یہ اسلیئے کہ کہا قیافہ جاننے والوں نے ہم نہیں جانتے کہ دونوں میں سے کس کا ہے وہ

پس ٹہیرایا اوسکو حضرت عمرؓ نے مشترک درمیان اون دونون کے اور حال یہ ہے کہ قیافہ والون نے نہیں کہا تھا کہ یہ بیٹا دونون کا ہے لہذا دلالت کیا اسنے اس امر پر کہ حضرت عمرؓ نے ثابت کیا نسب اوس لڑکے کا دونون شخصونسے بوجہ دعوے اون دونون کے اور بوجہ اسکے کہ دونون کا اوپر قبضہ تہا نہ بوجہ کہنے قیافہ والون کے **پس** اگر کوئی کہنے والا کہے کہ جب یہ بات ہے جو تم نے ذکر کی تو کیا وجہ تہی اوسکی کہ بلایا حضرت عمرؓ نے قیافہ جاننے والونکو (قولہ) **قیل** لہ یحتمل ذلک عندنا واللہ اعلم ان یکون عمر رضی اللہ عنہ وقع بقلبہ ان حملاً لا یکون من رجلین فیستحیل الحاق الولد بمن یعلم انہ لم یلدہ فدعا القافۃ لیعلم منہم ھل یکون ولد یحمل بہ من نطفتی رجلین ام لا وقد بین ذلک ما ذکرنا فی حدیث ابی المھلب فلما اخبرہ القافۃ بان ذلک قد یکون وانہ غیر مستحیل رجع الی الدعوی التی کانت من الرجلین فحکم بہا فجعل الولد ابنہما جمیعا یرثہما ویرثانہ فذلک حکم بالدعوے لا بقول القافۃ **وقد** روی عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فی ذلک ایضا ما حدثنا روح ابن الفرج قال ثنا یوسف بن عدی قال ثنا ابو الاحوص عن سماک عن مولی لبنی مخزوم قال وقع رجلان علی جاریۃ فی طہر واحد فعلقت الجاریۃ فلم یدر من ایہما ھو فاتیا عمر یختصمان فی الولد فقال عمر ما ادری کیف اقضی فی ھذا فاتیا علیا فقال ھو بینکما یرثکما وترثانہ وھو للباقی منکما فہذا حکم بالولد لمدعییہ جمیعا فجعلہ ابنہما ولم یحتج فی ذلک الی قول القافۃ وبہذا ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ (ترجمہ) تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ احتمال رکہتا ہے یہ ہمارے نزدیک اور اللہ تعالے خوب جانتا ہے اسکا کہ ہون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ اونکے دل میں یہ واقع ہوا ہو کہ ایک حمل دو شخصونکا نہیں ہوتا پس محال ہے یہ کہ لاحق کیا جائے بچہ اوس شخص کے ساتھ کہ معلوم ہوا وس سے پیدا نہ ہونا لہذا بلایا آپنے قیافہ جاننے والونکو تاکہ جان لین آپ اون لوگونسے کہ کیا کوئی بچہ پیدا ہو سکتا ہے دو دو ون کے نطفونسے یا نہین اور بیشک ثابت کردیا اسکو اوس نے جو ذکر کیا ہم نے حدیث ابو مہلب میں پہر جب خبر دی آپکو قیافہ جاننے والون نے تو ظاہر ہوگیا یہ کہ کبھی ہوجاتا ہے اور بیشک یہ محال نہیں ہے پس سبب اوسکا وہ دعوی ہے جو صادر ہوا دونون مردونسے پس حکم دیا حضور نے اوس دعوے کی وجہ سے اور قرار دیا آپ نے لڑکے کو بیٹا اون دونون کا سب کا کہ وارث ہو لڑکا اون دونون کا اور وارث ہون وہ دونون اوس لڑکے کے لہذا یہ حکم ہے بوجہ دعوی کے نہ بوجہ کہنے قیافہ دانون کے اور بیشک روایت کیا گیا ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اسکے اندر نیز وہ جو حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احوص نے انہون نے روایت کی سماک سے انہوں نے بنو مخزوم کے غلام سے کہا ہم بستر ہوئے دو آدمی ایک لڑکی سے پشت میں پس حاملہ ہوگئی لڑکی اور نہ معلوم ہوا کہ اون دونون مین سے کس کا ہے پہر آئے وہ دونون حضرت عمرؓ کے پاس کہ جہگڑا کرتے تہے لڑکے کے بارہ میں پس حضرت عمرؓ بولے کہ میں نہیں جانتا کیسے فیصلہ کرون اس معاملہ میں پہر آئے وہ دونون حضرت علی کے پاس تو انہوں نے فرمایا کہ لڑکا تم دونون میں مشترک ہے وارث ہوگا یہ تم دونون کا اور وارث ہوگے تم دونوں اوسکے اور میراث اوسکی تم دونوں میں سے زندہ رہنے والے کے لئے ہے پس یہ حکم کرنا ہے لڑکے کا واسطے دعوی کرنیوالون اوسکے کے سب کے پس

قرار دیا اوس لڑکے کو بیٹا اون دونون کا اور محتاج نہ تھے آپ اسکے اندر قیافہ شناسون کے قول کیطرف اور اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی قول ابوحنیفہ اور ابویوسف اور محمد رحمہم اللہ کا ہے:۔

باب الرجل يبتاع سلعة في قبضها فيموت وثمنها عليه دين

باب اوس شخص کے بیان مین کہ خریدا اسباب جو اوسکے قبضہ مین پہر آ جاوے اور اسحال مین کہ اوسکی قیمت میت پر قرض ہو

حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب ان مالكا حدثه عن يحيى بن سعيد عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عمر بن عبد العزيز عن ابي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال ايما رجل افلس فادرك رجل ماله بعينه فهو احق به من غيره **حدثنا** ابراهيم بن مرزوق قال ثنا وهب وبشر بن عمر **ح** وحدثنا سليمن ابن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قالوا ثنا شعبة عن قتادة عن النضر بن انس عن بشير بن نهيك عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه واله وسلم مثله **قال** ابو جعفر فذهب قوم الى ان الرجل اذا اشترى عبدا بثمن وقبض العبد ولم يدفع ثمنه فافلس المشترى وعليه دين والعبد قائم في يده بعينه ان بائعه احق به من غيره من غرماء المشترى واحتجوا في ذلك بهذا الحديث **وخالفهم** في ذلك اخرون فقالوا بل بائع العبد وسائر الغرماء فيه سواء لان ملكه قد زال عن العبد وخرج من ضمانه فانما هو في مطالبة غريمه من غرماء المطلوب يطالبه بدين في ذمته لا وثيقة في يديه فهو وهم في جميع مالهم سواء وكان من حجتهم على اهل المقالة الاولى في فساد ما ذهبوا اليه واحتجوا لقولهم من حديث ابي هريرة الذي ذكرنا ان الذي في ذلك الحديث فاصاب رجل ماله بعينه وانما ماله بعينه يقع على المغصوب والعواري والودائع وما اشبه ذلك فذلك ماله بعينه فهو احق به من سائر الغرماء **وفي** ذلك جاء هذا الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وانما يكون هذا الحديث حجة لاهل المقالة الاولى لو كان فاصاب رجل عين ماله قد كان له فباعه من الذي وجده في يده ولم يقبض منه ثمنه فهو احق به من سائر الغرماء وهذا الذي يكون حجة لهم لو كان لفظ الحديث كذلك **ترجمہ**) حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہ مالک نے حدیث بیان کی اوس سے بروایت یحیی بن سعید انہون نے روایت کی ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہون نے عمر بن عبد العزیز سے انہوں نے ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے انہون نے ابوہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جونسا مرد مفلس ہو جاوے پہر پاوے آدمی اپنا مال بعینہ تو وہ سزاوار ہے اوس مال کا بہ نسبت دوسرے کے **حدیث** بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب اور بشر بن عمر نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے اون سب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی قتادہ سے انہون نے روایت کی نضر بن انس سے انہون نے بشیر بن نہیک سے انہون نے ابوہریرہؓ سے انہون نے نبی صلے

اللہ علیہ وسلم سے اوسیکی مثل **ابو جعفر** کہتے ہیں پس گیا ایک گروہ اسطرف کہ مرو جب خریدے کسی غلام کو کسی
قیمت سے اور قبضہ کرلے غلام کا اور نہ دیوے اوسکی قیمت پہر خریدار مفلس ہوجائے اور اوسپر قرض ہو کسی اور کا
اور غلام موجود ہو بعینہ اوسکے قبضہ میں تو اوسکا فروخت کرنیوالا اوسکا زیادہ سزاوار ہے خریدار کے دوسرے
قرضخواہوں سے اور استدلال کیا انہوں نے اسکے اندر اسحدیث سے اور مخالفت کی اونکی اس مسئلہ میں دوسروں
نے اور کہا بلکہ فروخت کرنیوالا غلام کا اور باقی قرضخواہ اوسمین برابر ہیں کیونکہ فروخت کرنیوالے کی ملک غلام سے
زائل ہوچکی اور غلام اوسکی ذمہ واری سے نکل چکا پس بجز اسکے نہیں کہ فروخت کرنیوالا مطالبہ میں ایک قرضخواہ ہے منجملہ
قرضخواہوں مقروض کے کہ مطالبہ کرسکتا ہے اوس سے قرضہ کا جو اوسکے ذمہ میں ثابت ہے پس وہ فروخت کرنیوالا
اور باقی قرض خواہ اوسکے تمام مال میں برابر برابر ہیں اور رہے یہ حجت اونکی پہلے قول والونپر اونکے مذہب کے فاسد ہونیپر
اور اپنے قول کیلئے انہوں نے ابوہریرہؓ کی وہ حدیث بیان کی جو ہم ذکر کرچکے کہ جو شخص مفلس ہوجاوے پہر
پاوے آدمی اپنا مال بعینہ اور اسکے سوا نہین کہ اوسکا بعینہ مال بولا جاتا ہے غصب کے ہوئے مال اور عاریتوں
اور ودیعتوں اور اوسکے مشابہ پر پس یہ اوسکا مال ہے بعینہ لہذا وہ زیادہ سزاوار ہے اوس مال کے ساتھ باقی قرضخواہونسے
اور اسکی اندر ثابت ہوئی یہ حدیث رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اسکے سوا نہیں کہ ہوتی یہ حدیث حجت
پہلے قول والون کیلئے اگر ہوتا حدیث مین اسطرح کہ پس پاوے آدمی بعینہ اوس مال کو جو تہا پہلے اوسکا لیکن فروخت
کردیا تہا اوسکو اوس شخص کے ہاتھ کہ جسکے قبضہ میں (اب) اوسکو پایا اور نہیں قبضہ کیا اوس سے اوس مال کی قیمت
کا تو وہ سزاوار ہے اوس مال کا باقی قرضخواہونسے اور یہ حدیث ہوتی حجت اونکے واسطے اگر ہوتے الفاظ حدیث کے
اسطرح (قولہ) **فَاَمَّا** اِذَا كَانَ عَلٰى مَا رَوَيْنَا فِي الْحَدِيْثِ فَلَا حُجَّةَ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ وَهُوَ عَلَى الْوَدَائِعِ
وَالْغُصُوْبِ وَالْعَوَارِيْ وَالرُّهُوْنِ وَاَمْوَالِ الطَّالِبِيْنَ فِيْ وَقْتِ الْمُطَالَبَةِ بِهَا وَذٰلِكَ كَمَا جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ سَمُرَةَ فَاِنَّهٗ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعٰوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
عُقَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سُرِقَ لَهٗ مَتَاعٌ اَوْ ضَاعَ
لَهٗ مَتَاعٌ وَجَدَهٗ فِيْ يَدَيْ رَجُلٍ بِعَيْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَيَرْجِعُ الْمُشْتَرِيْ عَلَى الْبَائِعِ بِالثَّمَنِ **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَالَ
اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لَوْ كَانَ الْحَدِيْثُ عَلٰى مَا ذَكَرْتُمْ مِنَ التَّاْوِيْلِ الَّذِيْ وَصَفْتُمْ اِذًا لَمَا كَانَ بِنَا اِلٰى ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ مِنْ حَاجَةٍ لِاَنَّ هٰذَا يَعْلَمُهُ الْعَامَّةُ فَضْلًا عَنِ الْخَاصَّةِ فَالْكَلَامُ بِذٰلِكَ فَضْلٌ
وَلَيْسَ مِنْ صِفَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلَامُ بِالْفَضْلِ وَلَا الْكَلَامُ بِمَا لَا فَائِدَةَ فِيْهِ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ
لِلْاٰخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ بِفَضْلٍ بَلْ هُوَ كَلَامٌ صَحِيْحٌ وَفِيْهِ فَائِدَةٌ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ اَعْلَمَهُمْ اَنَّ
الرَّجُلَ اِذَا اَفْلَسَ فَوَجَبَ اَنْ يُقْسَمَ جَمِيْعُ مَا فِيْ يَدِهٖ بَيْنَ غُرَمَائِهٖ فَثَبَتَ مِلْكُ رَجُلٍ لِبَعْضِ مَا فِيْ يَدِهٖ اَنَّهٗ
اَوْلٰى بِذٰلِكَ وَاَنَّ الَّذِيْ كَانَ فِيْ يَدِهٖ قَدْ مَلَكَهٗ وَغَرِمَ فِيْهِ فَلَا يَجِبُ لَهٗ فِيْهِ حُكْمٌ اِذَا كَانَ مُعْسِرًا فَاَعْلَمَهُمْ
بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عِلْمَهُمْ بِحَدِيْثِ سَمُرَةَ وَنَفٰى اَنْ يَكُوْنَ الْمُعْسِرُ وَالَّذِيْ يُشْكِلُ حُكْمُهٗ عِنْدَ الْعَامَّةِ يَسْتَحِقُّ
بِذٰلِكَ الْغُرْمَ وَرِثْيًا فَهٰذَا وَجْهٌ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ صَحِيْحٌ **وَقَالَ** اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَيُرْوٰى هٰذَا
الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ بِاَلْفَاظٍ غَيْرِ اَلْفَاظِ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ فَذَكَرُوْا **مَا حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ

قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالسِّلْعَةِ يَبْتَاعُهَا الرَّجُلُ فَيُفْلِسُ وَهِيَ عِنْدَهُ بِعَيْنِهَا لَمْ يَقْبِضْ صَاحِبُهَا مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْ تُوُفِّيَ وَعِنْدَهُ سِلْعَةُ رَجُلٍ بِعَيْنِهَا لَمْ يَقْبِضْ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ (ترجمہ) لیکن جبکہ ہین الفاظ حدیث کے موافق اوسکی جوہم روایت کر چکے پس نہیں ہے کوئی حجت اونکے واسطے اس مین اور وہ محمول ہے امانتون اور غصبون اور عاریتون اور رہنونپر اسلیے کہ یہ سب اموال مالکون کے ہیں وقت مطالبات کے اور یہ جسطرح کہ ثابت ہوا رسول اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث سمرہ مین پس بیشک حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معاویہ نے انہون نے روایت کی حجاج سے انہون نے سعید بن عبید سے انہون نے زید بن عقبہ سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسکا کوئی اسباب چوری ہوجاے یا کوئی اسباب ضائع ہوجاے (پھر) پاوے اوسکو بعینہ کسی شخص کے قبضہ مین پس وہ زیادہ سزاوار ہے اوس اسباب کا اور لے خریدار فروخت کرنیوالے سے اوسکی قیمت (جو اس نے دی تہی) ابو جعفر نے کہا پس کہا پہلے قول والون نے کہ اگر ہوتی حدیث محمول اوس معنے پر جو تم نے بیان کئے تو نہ ہوتی ہمکو ذکر کرنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسکو کوئی حاجت اسلیے کہ یہ بات (تو) عوام بہی جانتے ہیں چہ جائیکہ خواص پس یہ کلام فضول ہوجاتا اور نہیں ہے شان حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضول گوئی اور نہ گفتگو ایسی جسمین کوئی فائدہ نہ ہو لہذا ہوئی حجت دوسرون کے سئے اسمین یہ کہ یہ کلام نہیں ہے فضول بلکہ یہ کلام صحیح ہے اور اس مین ایک فائدہ ہے اور وہ یہ کہ حضور نے (اس کلام سے) بتلادیا لوگون کو یہ کہ آدمی جب مفلس ہوجاتے تو اوسپر واجب ہے کہ اپنے قبضہ کی تمام اشیا رسب قرضخواہون کے درمیان تقسیم کردے لہذا ثابت ہوا مالک ہونا آدمی کا ساتھ بعض اوس چیز کے جو اوسکے قبضہ مین ہے کہ وہ شخص زیادہ بہتر ہے اوس شے کے ساتھ اور بیشک وہ شخص جسکے قبضہ مین وہ شی تہی مالک ہوگیا تہا اوسکا اور ہوکا پایا اوسمین لہذا نہ واجب ہوگا کوئی حکم اوسکے اندر اوس شخص کے واسطے اسلئے کہ ہوا وہ ہوکا پایا ہوا پس جان لیتا اونکا اس حدیث کو جاننا اونکا ہے حدیث سمرہ کو اور نفی کرنی ہے اس امر کی کہ ہووہ ہوکا پایا ہوا جسکا حکم عوام کے نزدیک مشکل ہے مستحق بوجود ہوکے کسی چیز کا پس اسی حدیث کی یہ توجیہ صحیح ہے اور پہلے قول والون نے کہا اور مروی ہے یہ حدیث ماسوا اسکے اور طریقہ سے پہلی حدیث کے الفاظ کے سوا دوسرے الفاظ سے چنانچہ ذکر کیا انہون نے وہ جو حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس بن یزید نے ابن شہاب سے کہا خبر دی مجھکو ابو بکر بن عبد الرحمن نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا اسباب کا کہ خریدے اوسکو آدمی پھر مفلس ہو جاوے حالانکہ اسباب بعینہ اوسکے پاس موجود ہو اور نہ دیا گیا ہو اوسکے مالک کو اوسکی قیمت سے کچھ پس اسباب کا مالک قرضخواہون کی برابر ہے (قولہ) **حدثنا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ ابْتَاعَ مَتَاعًا

فافلس الذی ابتاعه ولم یقبض الذی باعه من ثمنه شیئا فوجده بعینه فهو احق به فان مات المشتری فصاحب المتاع اسوة الغرماء قالوا فقد بان بهذا الحدیث ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم انما اراد فی هذا الحدیث الاول البائع لا غیرهم فکان من الحجة للآخرین علیهم ان هذا الحدیث منقطع لا یقوم بمثله حجة **فان قالوا** انما قبلناه وان کان منقطعا لانه بین ما اشکل فی الحدیث المتصل **قیل** لهم قد کان ینبغی لکم لما اضطرب حدیث ابی بکر بن عبد الرحمن هذا فرواه عنه الزهری کما ذکرنا آخرا ورواه عنه عمر بن عبد العزیز علی ما وصفنا اولا ان رجعوا الی حدیث غیره وهو بشیر بن نهیک فیجعلونه هو اصل حدیث ابی هریرة ویسقطون ما خالفه واذا فعلتم ذلک عادت الحجة الاولی علیکم وان لم یفعلوا ذلک کان لخصمکم ایضا ان یقول هذا الحدیث الذی رواه الزهری عن ابی بکر ففرق فیه بین حکم التفلیس والموت هو غیر الحدیث الاول فیکون الحدیث الاول عنده مستعملا من حیث تاویله ویکون هذا الحدیث الثانی حدیثا منقطعا شاذا لا یقوم بمثله حجة فیجب ترک استعماله **فهذا** الذی ذکرناه هو وجه الکلام فی الآثار المرویة فی هذا الباب **واما** وجه ذلک من طریق النظر فانا رأینا الرجل اذا باع من رجل شیئا کان له ان یحبسه حتی ینقده الثمن وان مات المشتری وعلیه دین فالبائع اسوة الغرماء فکان البائع متی کان محبسا لما باع حتی مات المشتری کان اولی به من سائر غرماء المشتری ومتی دفعه الی المشتری وقبضه منه ثم مات فهو وسائر الغرماء فیه سواء فکان الذی یوجب له الانفراد بثمنه دون الغرماء هو بقاؤه فی یده **(ترجمہ) حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہ مالک نے حدیث بیان کی اونسے ابن شہاب سے انہون نے ابوبکر بن عبد الرحمن سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو آدمی خریدے کسی اسباب کو پہر خریدار مفلس ہو جاسے اور نہ قبضہ کیا ہو اوسکے فروخت کرنے والے نے اوسکی قیمت سے کچہہ (یعنی) پہر پاوے اوس شی کو بعینہ تو وہ زیادہ سزاوار ہے اوس شی کا پس اگر خریدار مر جائے تو مالک اسباب برابر ہے باقی قرضخواہون کے انہون نے کہا پس ظاہر ہوگیا اس حدیث سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بجز اسکے نہیں کہ قصد فرمایا ہے پہلی حدیث مین فروخت کرنیوالون کا نہ اونکے ماسوا کا **پس** دوسرون کے لئے پہلو نپر یہ حجت ہوی کہ یہ حدیث منقطع ہے کہ اس جیسی حدیث کو حجت نہیں ٹہیرا سکتے **پس** اگر اسکا وہ یہ جواب دین کہ ہم نے اسکو قبول کر لیا اگرچہ منقطع ہے کیونکہ اس نے کہولدیا اوس مضمون کو جو مشکل تہا حدیث متصل مین تو اونکو جواب مین یہ کہا جائیگا کہ تہا مناسب تمہارے واسطے جبکہ مضطرب ہو گئی تہی حدیث ابوبکرہ بن عبد الرحمن کی یہ پس روایت کی اونسے زہری نے جیسا کہ ہم نے آخر مین ذکر کیا اور روایت کیا اسکو اونسے عمر بن عبد العزیز نے جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا یہ کہ لوٹتے تم اونکے ماسوا کی حدیث کیطرف اور وہ بشیر بن نہیک ہیں پہر ٹہیراتے تم اوسکو اصل حدیث ابوہریرہ کی اور ساقط کر دیتے اوسکو جو اوسکے مخالف تہی اور جب تم ایسا کرتے تو پہلی حجت تم پر عود کرتی اور جبکہ تم نے ایسا نہیں کیا تو جائز ہوا تمہارے مخالف کے واسطے بہی یہ کہ

کہے کہ یہ حدیث جسکو زہری نے ابو بکر سے روایت کیا اسکے اندر مفلس ہو جانے اور مر جانے کا علیحدہ علیحدہ حکم ہے اور یہ (حدیث) پہلی حدیث کے ماسوا ہے پس ہوئی حدیث اول اوسکے نزدیک مستعمل بہ لحاظ اوسکی (خود کی بیان کردہ) تفسیر کے اور ہوئی یہ حدیث دوسری منقطع شاذ جو حجت نہیں بن سکتی لہٰذا اوسکے استعمال کا ترک واجب ہے **پس** یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا اون احادیث کے اندر جو اس باب مین روایت کی گئیں طریق گفتگو ہے اور رہا طریق نظری تو وہ یہ ہے کہ ہم نے دیکھا کہ جب ایک شخص دوسرے کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کردے تو (فروخت کرنیوالیکو) جائز ہوتا ہے کہ اوس چیز کو روک لے یہانتک کہ نقد دیدے خریدار اوسکی قیمت اور اگر مر جائے خریدار اور اوسپر قرضہ ہو تو فروخت کرنیوالا قرضخواہون کے برابر ہوتا ہے تو گویا فروخت کرنیوالا جب تک کہ ہے روکنے والا (مبیع کو) یہانتک کہ مر جائے خریدار تو ہوتا ہے (فروخت کنندہ) زیادہ بہتر (مبیعہ کے ساتھ) بہ نسبت باقی قرضخواہون خریدار کی اور جب دیدے (مبیعہ کو) خریدار کو اور وہ اوسکا قبضہ کرنے پھر مر جائے تو (فروخت کنندہ اور) باقی قرضخواہ اوس شئی میں برابر ہوتے ہیں تو ثابت ہوا کہ وہ شئی جو واجب کرتی ہے تنہا مستحق (مبیعہ) ہونیکو بغیر (شرکت) باقی قرضخواہون کے وہ باقی رہنا (مبیع) کا ہے قبضہ میں (مالک کے) (قولہ) **فلما** کَانَ مَا وَصَفْنَا كَذٰلِكَ كَانَ كَذٰلِكَ اِفْلَاسُ الْمُشْتَرِىْ اِذَا كَانَ الْعَبْدُ فِىْ يَدِ الْبَائِعِ فَهُوَ اَوْلٰى بِهٖ مِنْ سَائِرِ غُرَمَاءِ الْمُشْتَرِىْ وَاِنْ كَانَ قَدْ اَخْرَجَهٗ مِنْ يَدِهٖ اِلٰى يَدِ الْمُشْتَرِىْ فَهُوَ وَسَائِرُ الْغُرَمَاءِ فِيْهِ سَوَاءٌ فَهٰذِهٖ حُجَّةٌ صَحِيْحَةٌ وَحُجَّةٌ اُخْرٰى اَنَّا رَاَيْنَاهُ اِذَا لَمْ يَقْبِضْهُ الْمُشْتَرِىْ وَقَدْ بَقِىَ لِلْبَائِعِ كُلُّ الثَّمَنِ اَوْ نَقَدَهٗ بَعْضَ الثَّمَنِ وَبَقِيَتْ لَهٗ عَلَيْهِ طَائِفَةٌ مِنْهُ اَنَّهٗ اَوْلٰى بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَسْتَوْفِىَ مَا بَقِىَ لَهٗ مِنَ الثَّمَنِ فَكَانَ بِبَقَائِهٖ فِىْ يَدِهٖ اَوْلٰى بِهٖ اِذَا كَانَ لَهٗ كُلُّ الثَّمَنِ اَوْ بَعْضُ الثَّمَنِ وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ شَىْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَجَعَلَ حُكْمَهٗ حُكْمًا وَاحِدًا **فلما كان** ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَاَجْمَعُوْا اَنَّ الْمُشْتَرِىْ اِذَا قَبَضَ الْعَبْدَ وَنَقَدَ الْبَائِعَ مِنْ ثَمَنِهٖ طَائِفَةً ثُمَّ اَفْلَسَ الْمُشْتَرِىْ اَنَّ الْبَائِعَ لَا يَكُوْنُ بِتِلْكَ الطَّائِفَةِ الْبَاقِيَةِ لَهٗ اَحَقَّ بِالْعَبْدِ مِنْ سَائِرِ الْغُرَمَاءِ بَلْ هُوَ وَهُمْ فِيْهِ سَوَاءٌ وَكَذٰلِكَ اِذَا بَقِىَ لَهٗ ثَمَنُهٗ كُلُّهٗ حَتّٰى اَفْلَسَ فَلَا يَكُوْنُ بِذٰلِكَ اَحَقَّ بِالْعَبْدِ مِنْ سَائِرِ الْغُرَمَاءِ وَيَكُوْنُ هُوَ وَهُمْ فِيْهِ سَوَاءً فَيَسْتَوِىْ حُكْمُهٗ اِذَا بَقِىَ لَهٗ كُلُّ الثَّمَنِ عَلَى الْمُشْتَرِىْ اَوْ بَعْضُ الثَّمَنِ حَتّٰى اَفْلَسَ الْمُشْتَرِىْ كَمَا اسْتَوٰى بَقَاؤُهُمَا جَمِيْعًا لَهٗ عَلَيْهِ حَتّٰى كَانَ الْمَوْتُ الَّذِىْ اَجْمَعُوْا فِيْهِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فَثَبَتَ بِالنَّظَرِ مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ **وَ** حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ مَوْلٰى اٰلِ حُمْرَانَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ هُوَ اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

(ترجمہ) پس جبکہ ہوا وہ جو ہم نے بیان کیا اسطرح تبھونا چاہئے اسیطرح مفلس ہو جانا خریدار کا بشرطیکہ غلام مالک (فروخت کنندہ) کے قبضہ میں ہو کہ (اسصورت میں) مالک غلام کا زیادہ مستحق ہو بہ نسبت دوسرے قرضخواہون کے اور اگر (بائع) اپنے قبضہ سے نکالکر خریدار کے قبضہ میں داخل کر چکا ہو تو وہ اور باقی قرضخواہ (غلام) میں برابر ہوں پس یہ حجت صحیح ہے اور ایک اور ہے کہ ہم نے دیکھا کہ اگر خریدار نے مبیعہ کا قبضہ نہ کیا ہو اور فروخت کنندہ کی پوری رقم باقی رہی ہو یا کچھ ادا کر دی ہو اور کوئی حصہ اوسکا رہا ہو تو (بائع) غلام

کا زیادہ سزاوار ہوتا ہے یہانتک کہ باقی رقم پوری پوری وصول کر لے لہٰذا اسصورت میں بھی) بوجہ باقی رہنے مبیع کے قبضہ میں بائع کے ہوا بائع زیادہ سزاوار اوسکا بشرطیکہ پوری رقم یا کوئی حصہ رقم کا (بذمہ خریدار) باقی رہا ہو اور اسکے اندر کسی طرح کا فرق نہیں کیا گیا لہٰذا اوسکا اور اسکا ایک حکم قرار دیا جائیگا پھر جبکہ یہ حکم اسطرح ہوا اور علما کا اسپر اتفاق ہے کہ خریدار جب قابض ہو جائے غلام پر اور بائع کو اوسکی کچھ قیمت ادا کر دے پھر خریدار مفلس ہو جائے تو بائع بوجہ بقیہ قیمت کے زیادہ سزاوار غلام کا بہ نسبت باقی قرضخواہوں کے نہ ہوگا بلکہ وہ اور باقی قرضخواہ سب برابر ہونگے اور اسی طرح جبکہ اوسکی پوری قیمت باقی رہی ہو اور وہ مفلس ہو گیا تو نہیں ہوگا بائع مستحق غلام کا بہ نسبت دوسرے قرضخواہوں کے اور ہوگا وہ اور دوسرے قرضخواہ سب برابر غلام میں لہٰذا ثابت ہوا کہ حکم دونوں صورتوں میں خواہ پوری قیمت خریدار پر رہی ہو یا تھوڑی ایک ہی ہے درصورت خریدار کے مفلس ہو جانیکے جسطرح ہے حکم جبکہ باقی رہے (کل رقم یا بعض رقم) (بائع کے) واسطے خریدار پر درصورت اوس موت کے جسکے اندر اوس امر پر علما کا اتفاق ہے جو ہم ذکر کر چکے لہٰذا ثابت ہوا دلیل نظری سے (بھی) وہ جو ہم ذکر کر چکے اور یہی قول امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے اور حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمٰن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم سے اور حدیث بیان کی ہم سے سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمٰن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی اشعث آل حمران کے غلام سے انہوں نے حسن سے فرمایا (فروخت کنندہ اور مالک مبیع) باقی قرضخواہوں کے برابر ہے اور اللہ تعالےٰ زیادہ جانتا ہے:۔

بَابُ شَهَادَةِ الْبَدَوِيِّ هَلْ تُقْبَلُ عَلَى الْقَرَوِيِّ

باب اس بیان میں کہ دہقانی کی گواہی قصبہ والے پر مقبول ہے یا نہیں

حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ الْبَدَوِيِّ عَلَى الْقَرَوِيِّ **فَذَهَبَ** قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ شَهَادَةَ اَهْلِ الْبَادِيَةِ غَيْرُ مَقْبُوْلَةٍ عَلٰى اَهْلِ الْحَضَرِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ مِمَّنْ يُجِيْبُ اِذَا دُعِيَ وَفِيْهِ اَسْبَابُ الْعَدَالَةِ مَا فِيْ اَهْلِ الْعَدَالَةِ مِنْ اَهْلِ الْحَضَرِ فَشَهَادَتُهٗ مَقْبُوْلَةٌ وَهُوَ كَاَهْلِ الْحَضَرِ وَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ لَا يُجِيْبُ اِذَا دُعِيَ فَلَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهٗ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ سَائِرِ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَتْ اُمُّ سُنْبُلَةَ الْاَسْلَمِيَّةُ وَمَعَهَا وَطْبٌ مِنْ لَبَنٍ تُهْدِيْهِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَوَضَعَتْهُ عِنْدِيْ وَمَعَهَا قَدَحٌ لَهَا فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا وَسَهْلًا بِاُمِّ سُنْبُلَةَ قَالَتْ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ اَهْدَيْتُ لَكَ وَطْبًا مِنْ لَبَنٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكِ

صُبِّي لِي فِي هٰذَا الْقَدَحِ فَصَبَبْتُ لَهُ فِي الْقَدَحِ فَلَمَّا اَخَذَهُ قُلْتُ قَدْ قُلْتَ لَا اَقْبَلُ هَدِيَّةً مِنْ اَعْرَابِيٍّ قَالَ اَعْرَابُ اَسْلَمَ يَا عَائِشَةُ اِنَّهُمْ لَيْسُوا بِاَعْرَابٍ لٰكِنَّهُمْ اَهْلُ بَادِيَتِنَا وَنَحْنُ اَهْلُ حَاضِرَتِهِمْ اِذَا دَعَوْنَاهُمْ اَجَابُوا وَاِذَا دَعَوْنَا اَجَبْنَاهُمْ ثُمَّ شَرِبَ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِيَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ وَزَادَ فِي اٰخِرِهٖ فَلَيْسُوا بِاَعْرَابٍ فَاَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ يُجِيْبُ اِذَا دُعِيَ فَهُوَ كَاَهْلِ الْحَضَرِ وَاَنَّ الْاَعْرَابَ الْمُتَقَوِّمِيْنَ الَّذِيْنَ لَا تُقْبَلُ هَدَايَاهُمْ بِخِلَافِ هٰؤُلَاءِ وَهُمُ الَّذِيْنَ لَا يُجِيْبُوْنَ اِذَا دُعُوْا **فَمَنْ** كَانَ كَذٰلِكَ لَمْ تُقْبَلْ شَهَادَتُهُمْ وَهُمُ الَّذِيْنَ عَنَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي حَدِيْثِ اَبِي هُرَيْرَةَ الَّذِي ذَكَرْنَا فِيْمَا نُرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ (**ترجمہ**) **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو نافع اور زید اور یحییٰ بن ایوب نے اون سب نے روایت کی ابن الہاد سے انہوں نے محمد بن عمرو بن عطا سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا نہ قبول کی جائے گواہی گاؤن والے کی شہری پر پس گیا ایک گروہ اسطرف کہ گواہی گاؤن والون کی شہریون پر مقبول نہیں اور اسی حدیث سے استدلال لائے اور اس مسئلہ میں دوسرون نے اونکی مخالفت کی اور کہا کہ جو گاؤن والا ایسا ہو کہ حاضر ہو جب وہ بلایا جائے اور اوسکے اندر عدالت کے وہ تمام اسباب موجود ہون جو شہریون کی عدالت سکے لئے ہیں تو اوسکی گواہی مقبول ہے اور وہ مانند شہری کے ہے اور جو ایسا ہو کہ نہ حاضر ہو جب بلایا جائے تو اوسکی گواہی مقبول نہ ہو گی اور بیشک روایت کیا گیا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس تمام باب میں وہ جو بیان کیا ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحاق نے انہوں نے روایت کی صالح بن کیسان سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے عائشہؓ سے کہا آئی سنبلہ کی مان قبیلہ اسلم کی حالانکہ اوسکے ساتھ ایک مشکیزہ دودھ کا تہا کہ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہدیۃً لائی تہی پس اوسنے وہ میرے پاس رکہدیا اور اوسکے ساتھ ایک پیالہ ہی جاوسی کا تہا پس تشریف لاتے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرمایا نازل فرمایا تجہے (خدا تعالیٰ نے) ای ام سنبلہ مقام نرم اور فراخ میں اوسنے عرض کیا فدا ہو جیو میرا باپ اور میری مان ہدیہ لائی ہون آپکے واسطے ایک مشکیزہ دودھ کا فرمایا آپنے برکت دے خدا تعالےٰ تجہپر بہردے اس پیالہ میں لوٹ پس میں نے آپکے پیالہ ہی لوندیا پس جب آپنے اوسکو لے لیا تو میں نے عرض کیا آپنے تو فرمایا تہا کہ نہ قبول کرونگا کوئی ہدیہ کسی دہقانی کا تو آپنے جواب میں فرمایا کہ قبیلہ اسلم کے دہقانی اے عائشہؓ دہقانی نہیں ہیں بلکہ وہ ہمارے جنگل کے لوگ ہیں اور ہم اونکے شہری ہیں جب ہم اونکو بلائیں تو وہ حاضر ہون اور جب وہ ہمکو بلائیں تو ہم حاضر ہون پہر آپنے پی لیا **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یونس بن بکیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحاق

نے پھر ذکر کیا اوس اسناد کے ساتھ اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ربیع بن سلیمان جیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن کثیر بن عفیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن جلال نے انھون نے روایت کی عبدالرحمن بن حرملہ سے انہون نے عبداللہ بن دینار سے انہون نے عروہ سے انہون نے عائشہؓ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل اور زیادہ کیا اوسکے آخر مین کہ پس نہیں ہین وہ دہقانی پس خبر دی مجھکو رسول اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو جنگل کا آدمی حاضر ہوجاے وقت بلانیکے وہ مانند شہری کے ہے اور بیشک وہ دہقانی جنکے ہدیے قبول نہ کئے جاوین برخلاف ان لوگون کے ہیں اور وہ وہ ہین جو نہ حاضر ہون جبوقت بلائے جاوین تو جو ایسا ہوگا اوسکی گواہی (بھی) مقبول ہوگی اور وہی وہ لوگ ہیں کہ قصد فرمایا اونکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث ابو ہریرہ مین جو ہم ذکر کرچکے اپنے علم کے مطابق اور اللہ تعالے زیادہ جانتا ہے :۔

كتاب الصيد والذبائح والاضاحي

کتاب شکار اور ذبیحون اور قربانیون کے بیان ہیں

(قوله) **باب** العيوب التي لا يجوز الهدايا والضحايا اذا كانت بها **حدثنا** ابو موسى يونس بن عبد الاعلى قال ثنا عبد الله ابن وهب قال اخبرني عمرو ابن الحارث وابن لهيعة والليث بن سعد ان سليمن بن عبد الرحمن حدثهم عن عبيد بن فيروز مولى بني شيبان عن البراء بن عازب رضي الله عنه انه سأله عما كرهه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من الاضاحي او ما نهى عنه فقال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ويدي اقصر من يده فقال اربع لا تجزي في الضحايا العوراء البين عورها والعرجاء البين عرجها والمريضة البين مرضها والعجفاء التي لا تنقي قال البراء رضي الله عنه فلقد رأيتني واني لارى الشاة وقد تركت فاسير اليها فاذا اطرفت اخذتها فضحيت بها فقلت له فاني اكره ان يكون في السن نقص او في الاذن نقص او في القرن نقص فقال ما كرهت فدعه ولا تحرمه على احد **حدثنا** يونس قال اخبرنا ابن وهب ان مالكا حدثه عن عمرو بن الحارث عن عبيد بن فيروز عن البراء بن عازب رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سئل ماذا يتقى من الضحايا فاشار بيده وقال اربعا وكان البراء رضي الله عنه يشير بيده ويقول يدي اقصر من يد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم العرجاء البين ضلعها والعوراء البين عورها والمريضة البين مرضها والعجفاء التي لا تنقي **حدثنا** ابراهيم بن مرزوق قال ثنا ابو الوليد وحبان بن هلال **ح** وحدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هرون قال اخبرنا شعبة عن سليمن بن عبد الرحمن قال سمعت عبيد بن فيروز قال سألت البراء فذكر مثله **حدثنا** يونس قال ثنا ايوب بن سويد عن الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن البراء بن عازب رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مثله غير انه قال والعجفاء التي لا تنقي ولم يقل والكسيرة **قال** ابو جعفر فذهب

قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا لَا تُجْزِىْ شَاةٌ وَّلَا بَدَنَةٌ وَّلَا بَقَرَةٌ إِذَا كَانَ بِهَا وَاحِدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْعُيُوْبِ الْأَرْبَعِ فِيْ هَدْيٍ وَّلَا أُضْحِيَةٍ قَالُوْا وَمَا كَانَ سِوٰى هٰذِهِ الْأَرْبَعِ مِثْلُ قَطْعِ الْأَلْيَةِ وَالْأُذُنِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَمْنَعُ الشَّاةَ وَلَا الْبَقَرَةَ وَلَا الْبَدَنَةَ أَنْ تُهْدٰى وَلَا أَنْ يُّضَحّٰى بِهَا **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِنِ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ وَشَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قُرَظَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَرَيْتُ كَبْشًا لِأُضَحِّيَ بِهٖ فَعَدَا الذِّئْبُ عَلَيْهِ فَقَطَعَ أَلْيَتَهٗ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ **(ترجمہ) باب** اون عیبون کے بیان مین کہ اونکے ہوتے ہوئے نہیں جائز ہوتین ہدئین اور نہ قربانیان **حدیث** بیان کی ہم سے ابو موسی یونس بن عبدالاعلی سے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا خبر دی مجھکو عمرو بن حارث اور ابن لہیعہ اور لیث بن سعد ان سلیمان بن عبدالرحمن نے کہ حدیث بیان کی اونسے بروایت عبید بن فیروز جو غلام ہیں بنی شیبان کے انہون نے روایت کی براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ انہون نے دریافت کیا آپسے اون قربانیون کو کہ مکروہ فرمایا اونکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا منع فرمایا اونکو تو انہون نے کہا کھڑے ہوئے ہم مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے کوتاہ ہے پس آپنے اشارہ (ہاتھ کا کر کے) فرمایا کہ چار جانور ہین جو قربانی مین کافی نہیں ہوتے (ایک) کانا کہ ظاہر ہو کانا ہونا اوسکا (دوسرا) لنگڑا کہ ظاہر ہو لنگڑاپن اوسکا (تیسرا) بیمار کہ کہلی ہوئی ہو بیماری اوسکی (چوتہا) دبلا کہ اوس مین (چربی) نہ رہی ہو براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا پس بیشک تم نے مجھکو دیکھا ہے کہ مین بکری کو دیکھتا ہوں اور چھوڑ جاتا ہوں پھر آتا ہوں اوسکی طرف پس جب مین اوسکو خوب دیکھ چکتا ہوں تو لے لیتا ہوں اوسکو پھر اوسکو قربانی کرتا ہوں مین نے کہا اونسے کہ مین برا جانتا ہوں اسکو کہ ہوں دانت مین کوئی نقصان یا کان مین کوئی نقصان یا سینگ مین کوئی نقصان پس فرمایا انہون نے جسے تو برا سمجھے اوسے چھوڑ دے اور کسی پر اوسکو حرام مت کر **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ مالک نے حدیث بیان کی اون سے بروایت عمرو بن حارث انہون نے روایت کی عبید بن فیروز سے انہون نے براء بن عازب سے انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ دریافت کیا گیا آپسے کہ کون کونسی قربانیون سے بچا جائے پس اشارہ کیا آپنے اپنے ہاتھ سے اور کہا چار اور تھے براء رضی اللہ عنہ اشارہ کرتے تھے اپنے ہاتھ سے اور کہتے تھے کہ میرا ہاتھ حضور کے ہاتھ سے کوتاہ ہے (ایک) لنگڑا کہ ظاہر ہو لنگڑاپن اوسکا (دوسرا) کانا جسکا کانا پن ظاہر ہو (تیسرا) بیمار کہ اوسکی بیماری کہلی ہوئی ہو (چوتہا) دبلا جسمین مغز (چربی) نہ رہی ہو۔ **حدیث** بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ولید اور حبان بن بلال نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے انہون نے روایت کی سلیمان بن عبدالرحمن سے کہا سنا میں نے عبید بن فیروز کو کہتے ہوئے کہ سنا میں نے براء سے پس ذکر کیا اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایوب بن سوید نے انہون نے روایت کی اوزاعی سے انہون نے یحیی بن ابی کثیر سے انہون نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے انہون نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل سوا اسکے کہ انہون نے کہا اور وہ دبلا جانور کہ جس مین مغز (چربی) نہ رہی ہو اور نہ کہا اور شاخ سینگ ٹوٹا **ابو جعفر** نے کہا پس گیا ایک گروہ اس حدیث کی طرف اور کہا کہ

کافی نہیں کوئی بکری اور نہ کوئی اونٹ اور نہ کوئی گائے جبکہ اونکے ساتھ کوئی عیب ہو ان عیوب میں سے جو چار
شمار کئے گئے ہدی کے اندر (جو حاجی لے جاتے ہیں) اور نہ قربانی کے اندر انہوں نے کہا اور جو اسکے سوا کوئی عیب ہو
مثلاً سرین کٹا ہو یا کان یا اسکے سوا کوئی اور عضو تو یہ نہیں منع کرتا بکری کو اور نہ گائے کو اور نہ اونٹ کو ہدی بنانے یا
قربانی کرنے سے اور اسکے اندر اوس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے جو بیان کی ہم سے ابراہیم بن محمد صیرفی نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابو عوانہ اور شریک نے دونوں نے روایت کی جابر سے انہوں نے محمد بن قرظہ سے انہوں نے ابو سعید
خدریؓ سے کہا خریدا میں نے ایک مینڈھا تاکہ قربانی کروں میں اوسکی پس دوڑا بھیڑیا او پیر اور توڑ دیا اوسکا سرین پھر دریافت
کیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو آپنے فرمایا کہ قربانی کر اوسکی (قوله) **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا
لَا يَجُوْزُ اَنْ يُّضَحّٰى بِالشَّاةِ وَلَا بِالْبَقَرَةِ وَلَا بِالْبُدْنَةِ وَبِهَا عَيْبٌ مِّنْ هٰذِهِ الْعُيُوْبِ الْاَرْبَعِ وَلَا يَجُوْزُ مَعَ
ذٰلِكَ اَيْضًا اَنْ يُّضَحّٰى بِمَقْطُوْعَةِ الْاُذُنِ وَلَا اَنْ يُّهْدٰى **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا
شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُضَحِّ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا خَرْقَاءَ وَلَا شَرْقَاءَ
وَلَا عَوْرَاءَ **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ وَكَانَ رَجُلَ صِدْقٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُرَيَّ بْنَ كُلَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ عَضْبَاءِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مَا عَضْبَاءُ الْاُذُنِ
قَالَ اِذَا كَانَ النِّصْفُ فَاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ مَقْطُوْعًا **حَدَّثَنَا** سُلَيْمٰنُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا
اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يُّضَحّٰى بِمُقَابَلَةٍ اَوْ مُدَابَرَةٍ اَوْ شَرْقَاءَ اَوْ خَرْقَاءَ
اَوْ جَدْعَاءَ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ
عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا حَسَنُ ابْنُ صَالِحٍ وَحَدَّثَنَا
فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ قَالَا جَمِيْعًا عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ
قَالَ اَتٰى رَجُلٌ عَلِيًّا فَسَاَلَهٗ عَنِ الْمَكْسُوْرَةِ الْقَرْنِ فَقَالَ لَا يَضُرُّكَ قَالَ عَرْجَاءُ قَالَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسَكَ اَمَرَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ (**ترجمہ**) **اور مخالفت کی** اونکی اَور
دوسروں نے اور کہا کہ جائز نہیں یہ کہ قربانی کی جائے بکری یا گائے یا اونٹ کی جسکے اندر کوئی عیب ہو ان چاروں
عیبوں میں سے اور باینہمہ یہ بھی درست نہیں کہ قربانی کی جائے کان کٹے ہوئے کی اور نہ یہ کہ ہدی کی جائے
ایسے جانور کی اور اس بارہ میں اوس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے جو روایت کی گئی رسول خدا صلے اللہ علیہ

وآلہ وسلم سے اس حدیث کے ماسوا ہیں **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن بحر بن مطر بغدادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شجاع بن ولید نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے زیاد بن خیثمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابواسحاق نے انہون نے روایت کی شریح بن نعمان سے انہون نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا نہ قربانی کی جائے اوس جانور کی جسکا آگے سے کان کٹا ہوا اور نہ اوسکی جسکا پیچھے سے کٹا ہوا اور نہ پھٹے ہوئے کان والے کی اور نہ چرے ہوئے کان والے کی اور نہ کانے کی **حدیث** بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابواسحاق نے انہون نے روایت کی شریح بن نعمان سے کہا ابواسحاق نے اور تھا مرد صادق وہ روایت کرتے ہیں حضرت علی رضؓ سے اور وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی قتادہ سے کہا سنا مین نے جری بن کلیب کو کہا سنا مین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عضباء قرن اور عضباء اذن سے قتادہ نے کہا کہ مین نے سعید بن مسیب سے دریافت کیا کہ کسے کہتے ہیں عضباء قرن اور عضباء اذن تو انہون نے جواب دیا کہ اوسکو جسکا کان یا ناک آدھا یا آدھے سے زیادہ کٹا ہوا ہو **حدیث** بیان کی ہم سے سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے وہ روایت کرتے ہین ابواسحاق سے وہ شریح بن نعمان ہمدانی سے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے کہ قربانی کی جائے اوس جانور کی جسکا آگے سے کان کٹا ہو یا پیچھے سے کٹا ہو یا پھٹا ہوا ہو (داغ دینے کی وجہ سے) یا چرا ہوا ہو یا ناک کٹا ہوا ہو **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی مجھکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو سفیان ثوری نے انہون نے روایت کی سلمہ بن کہیل سے انہون نے حجیہ بن عدی سے انہون نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا حکم دیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکا کہ جھانک کر دیکھیں یعنی آنکھ اور کان کو **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن صالح نے اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے دونون نے کہا سلمہ بن کہیل سے انہون نے روایت کی حجیہ بن عدی سے کہا آیا ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پس دریافت کیا اونسے اوس جانور کے بارہ میں جسکا سینگ ٹوٹا ہوا ہو پس فرمایا انہون نے تیرے لئے مضر نہیں (یعنے درست ہے) عرض کیا لنگڑا فرمایا جب کہ وہ پہونچ سکے مذبح مین حکم دیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ جھانک لیا کرین ہم آنکھ اور کان (قولہ) **قَالَ** اَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هٰذِهِ الْاٰثَارِ النَّهْيُ عَنِ الْاُضْحِيَّةِ بِمُقَابَلَةٍ اَوْ مُدَابَرَةٍ وَذٰلِكَ فِي الْاُذُنِ مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مَشْقُوقًا مِنْ قِبَلِ مُقَدَّمِ الْاُذُنِ فَهُوَ مُقَابَلَةٌ وَمَا كَانَ مِنْ اَسْفَلِهَا فَهُوَ مُدَابَرَةٌ وَبَيَّنَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَضْبَاءَ الْاُذُنِ الْمَنْهِيَّ عَنْ ذَبْحِهَا فِي الْاُضْحِيَّةِ فَقَالَ هِيَ الْمَقْطُوْعَةُ نِصْفُ اُذُنِهَا **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ فِي الْاُذُنِ وَلَمْ يَجُزْ لَنَا تَرْكُهُ لِاَنَّ حَدِيْثَ الْبَرَاءِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا لَا يَخْلُوْ مِنْ اَحَدِ وَجْهَيْنِ اِمَّا اَنْ يَكُوْنَ مُتَقَدِّمًا عَلٰى حَدِيْثِ

على هذا فيكون حديث على هذا زائدا عليه او يكون متأخرا عنه فيكون ناسخا له فلما لم يعلم نسخ حديث
على بعد ما قد علمنا ثبوته جعلناه ثابتا مع حديث البراء رضي الله عنه واوجبنا العمل بهما جميعا
فان قال قائل فانتم لا تكرهون عضباء القرن وفي حديث جري بن كليب عن علي رضي الله عنه
عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم النهي عنها **قيل** له انما تركنا ذلك لان عليا رضي الله عنه لم
ير بذلك بأسا فيما قد روينا عنه في حديث حجية بن عدي فعلمنا بذلك ان عليا رضي الله عنه لم
يقل بعد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خلاف ما قد سمعه من رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم الا بعد ثبوت نسخ ذلك عنده **واما** حديث ابي سعيد الخدري رويناه عنه من
حديث ابراهيم بن محمد الصيرفي فحديث فاسد في اسناده ومتنه قد بين ذلك شعبة **حدثنا**
عبد الغني ابن رفاعة ابو عقيل قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة عن جابر عن محمد بن
قرظة عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال ولم اسمعه منه انه اشترى كبشا ليضحي به فاكل
الذئب ذنبه او بعض ذنبه فسأل النبي صلى الله عليه وآله وسلم عن ذلك فقال ضح به **(ترجمہ)**

ابوجعفر نے کہا پس ان حدیثوں میں ممانعت ہے قربانی کرنے اوس جانور کی جسکا آگے یا پیچھے سے کان کٹا ہوا ہو اور وہ جانور جسکے کان کا اگلا حصہ کٹا ہو وہ مقابلہ ہے اور جسکا پیچھے (یا پیچھے سے) کٹا ہو وہ مدابرہ ہے۔ اور بیان کیا سعید بن مسیبؓ نے کہ عضباء الاذن جسکو قربانی میں ذبح کرنیسے منع کیا گیا ہے وہ جانور ہوتا ہے جسکا آدھا کان کٹا ہوا ہو پس ثابت ہوا ان احادیث سے منع ہونا قربانی اوس جانور کا جسکا کان کٹا ہوا ہو اور جائز نہیں ہمکو ترک کرنا اسکا اسلئے کہ حدیث براءؓ جسکا ہم ذکر کرچکے دو صورتوں میں سے ایک سے خالی نہیں یا یہ کہ ہوگی مقدم حضرت علی کی اس حدیث پر پس ہوگی (اسصورت میں) حضرت علی کی حدیث زائد اوسپر یا اوس سے موخر ہوگی تو اوسکے لئے ناسخ قرار پائیگی پھر جبکہ حضرت علی کی حدیث کا منسوخ ہونا ہمکو معلوم نہ ہوا بعد اسکے کہ ہم اوسکے ثابت ہونیکو جان چکے تو رکھینگے ہم اوسکو ثابت باوجود حدیث براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے اور واجب کرینگے ہم عمل کو اون دونوں پر پس اگر کوئی کہنے والا کہے کہ تم مکروہ نہیں کہتے عضباء قرن کو حالانکہ حدیث جری بن کلیب میں حضرت علیؓ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ممانعت اوس جانور سے (جسکا زیادہ حصہ سینگ کا ٹوٹ گیا ہو اور اوسکو عضباء قرن کہتے ہیں) تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ اسکے سوا نہیں ہم نے ترک کیا اسکو اسلئے کہ حضرت علیؓ نے نہیں خیال فرمایا اس میں کوئی مضایقہ اوس حدیث میں جو روایت کی ہم نے اونسے حدیث حجیہ بن عدی میں تو جانا ہم نے اس سے کہ علیؓ نے نہیں فرمایا بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف اوسکے جو سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مگر بعد منسوخیت اوسکی کے اپنے نزدیک اور رہی حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی کہ روایت کی ہم نے اونسے بہ حدیث ابراہیم بن محمد صیرفی سو وہ حدیث ہے کہ اپنے اسناد اور عبارت کے لحاظ سے فاسد ہے بیشک بیان کیا اسکو شعبہ نے **حدیث** بیان کی ہم سے عبد الغنی بن رفاعہ ابوعقیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی جابر سے انہوں نے محمد بن قرظہ سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے کہا اور نہیں سنا میں نے اسکو اونسے کہ انہوں نے خریدا ایک مینڈھا

تاکہ قربانی کریں اوسکی پس کہالیا بہیڑیے نے اوسکی دم کو یا دم کا کچہہ حصہ پس دریافت کیا انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو اوہنوں نے فرمایا کہ قربانی کرو اوسکی (قولہ) **ففقد** فَسَدَ اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا وَفَسَدَ مَتْنُهُ لِاَنَّهُ قَالَ قُطِعَ ذَنَبُهُ اَوْ بَعْضُ ذَنَبِهِ فَاِنْ كَانَ الْبَعْضُ هُوَ الْمَقْطُوْعُ فَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ اَقَلَّ مِنْ رُبُعِهِ وَذٰلِكَ لَا يَمْنَعُ اَنْ يُضَحّٰى بِهِ فِيْ قَوْلِ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَوْ كَانَ الْحَدِيْثُ كَمَا رَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّهُ قَطَعَ اَلْيَتَهُ لَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى بَعْضِهَا لِاَنَّهُ قَدْ يُقَالُ قُطِعَ اَلْيَتُهُ اِذَا قُطِعَ بَعْضُهَا كَمَا يُقَالُ قُطِعَ بَعْضُهَا **فتصحيح** هٰذِهِ الْاٰثَارِ يَمْنَعُ اَنْ يُضَحّٰى بِالْاَرْبَعِ الَّتِيْ فِيْ حَدِيْثِ الْبَرَاءِ اَوْ بِالْمُقَابَلَةِ وَالْمُدَابَرَةِ وَهِيَ الْمَشْقُوْقَةُ الْاُذُنِ اَذْنُهَا مِنْ قُبُلِهَا اَوْ مِنْ دُبُرِهَا وَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ لَا يُجْزِيْ فِي الْاَضَاحِيْ فَالْمَقْطُوْعَةُ الْاُذُنِ اَحْرٰى اَنْ لَا تُجْزِئَ وَكَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ عِنْدَنَا كُلُّ عُضْوٍ قُطِعَ مِنْ شَاةٍ مِثْلَ ضَرْعِهَا اَوْ اَلْيَتِهَا فَذٰلِكَ يَمْنَعُ اَنْ يُضَحّٰى بِهَا اِذَا قُطِعَ بِكَمَالِهِ وَاَمَّا اِذَا قُطِعَ بَعْضُهُ فَاِنَّ اَصْحَابَنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ **فاما** اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَرُوِيَ عَنْهُ اَلْمَقْطُوْعُ مِنْ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ رُبُعَ ذٰلِكَ الْعُضْوِ فَصَاعِدًا لَمْ يُضَحِّ بِمَا قُطِعَ ذٰلِكَ مِنْهُ وَاِنْ كَانَ اَقَلَّ مِنَ الرُّبُعِ ضُحِّيَ بِهِ **وقال** اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ اِذَا كَانَ الْمَقْطُوْعُ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ النِّصْفُ فَصَاعِدًا فَلَا يُضَحّٰى بِهَا اِذَا قُطِعَ ذٰلِكَ مِنْهُ وَاِنْ كَانَ اَقَلَّ مِنَ النِّصْفِ فَلَا بَاْسَ اَنْ يُضَحّٰى بِهَا اِلَّا اَنَّ اَبَا يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ذَكَرَ اَنَّهُ ذَكَرَ هٰذَا الْقَوْلَ لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ فَقَالَ لَهُ قَوْلِيْ مِثْلُ قَوْلِكَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ رُجُوْعُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ قَوْلِهِ الَّذِيْ قَدْ كَانَ قَالَهُ اِلٰى مَا حَدَّثَهُ بِهِ اَبُوْ يُوْسُفَ **وقد** وَافَقَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ مَا رَوَيْنَا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ تَفْسِيْرُ الْعَضْبَاءِ الَّتِيْ قَدْ نُهِيَ عَنِ الْاُضْحِيَّةِ بِهَا وَاَنَّهَا الْمَقْطُوْعَةُ نِصْفُ اُذُنِهَا وَكُلُّ مَا كَانَ مِنْ هٰذَا لَا يَكُوْنُ اُضْحِيَّةً لِمَا قَدْ نَقَصَ مِنْهَا فَاِنَّهُ لَا يَكُوْنُ هَدْيًا (ترجمہ) پس بیشک فاسد ہی اسناد اس حدیث کا بوجہ اوسکے جو ہم نے ذکر کیا اور فاسد ہے اوسکا متن (عبارت) اسلیئے کہ اوہنوں نے کہا کاٹ ڈالا اوسکی تمام دم کو یا اوس میں کچہہ حصہ پس اگر کچہہ حصہ کٹا ہو تو ممکن ہے کہ وہ چوتہائی سے کم ہو اور یہ اوسکی قربانی کیلئے مانع نہیں کسی شخص کے قول میں (بہی) اور اگر ہوتی حدیث جسطرح روایت کیا اوسکو ابراہیم بن محمد نے کہ بہیڑیئے نے کاٹ ڈالا اوسکا سرین تو البتہ یہہ بہی محتمل ہے کہ مراد اوسکا کچہہ حصہ ہو کیونکہ بولا جاسکتا ہے کاٹ ڈالا اوسکا سرین جبکہ کاٹا ہو اوسکا کچہہ حصہ جسطرح بولا جاتا ہے کاٹ دیا فلان نے اپنی انگلی کو جبکہ کاٹا ہو اوسکا کچہہ حصہ **پس** تصحیح ان احادیث کی منع کرتی ہے قربانی کرنیکو باوجود ان چار عیبوں کے جو حدیث براء میں ہیں اور اوس جانور کی جو مقابلہ اور مدابرہ ہو اور یہ وہ جانور ہیں جنکے کان کا اکثر حصہ آگے یا پیچہے سے چرا ہوا ہو اور جبکہ یہ قربانیوں میں کافی نہیں تو کان کٹا ہوا زیادہ لائق ہے اسکے کہ کافی نہ ہو اور اسی طرح دلیل نظری میں ہمارے نزدیک ہے عضو کہ کٹ گیا ہو بکری سے مانند اوسکے تہن یا اوسکے سرین کے پس وہ منع کرتا ہے اوسکی قربانی سے جبکہ پورا کٹ چکا ہو اور اگر اوسمین کا کچہہ حصہ کٹ گیا ہو تو ہمارے اصحاب (احناف) رحمۃ اللہ علیہم اسکے اندر مختلف ہیں بہرحال امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ پس اونسے مروی ہے کہ اگر عضو کا چوتہائی حصہ کٹ چکا ہے یا اس سے زائد تو نہ قربانی کی جائے اوس جانور کی جسکا اسقدر عضو کٹ گیا ہو اور اگر چوتہائی سے کم کٹا ہو تو بکی

قربانی نہ کی جاتے اور اگر آدھے سے کم کٹا ہو تو اوسکی قربانی کرنے میں کوئی مضایقہ نہیں مگر یہ کہ امام ابو یوسف رحمہ نے بیان کیا کہ میں نے یہ قول (اپنا) امام ابو حنیفہ رحمہ سے ذکر کیا تو انہوں نے اون سے فرمایا کہ میرا قول تمہارے قول کی مانند ہے لہذا ثابت ہوا اس سے رجوع کرنا امام ابو حنیفہ رحمہ کا اپنے اوس قول سے جو انہوں نے پہلے فرمایا تھا طرف اوس قول کی کہ بیان کیا اوسکو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اور بیشک موافق ہوا اونکا یہ قول اوسکو جو ہم نے روایت کی سعید بن مسیبؓ سے اس باب میں عضبا کی تفسیر کے اندر جسکی قربانی سے منع کیا گیا ہے اور وہ وہ جانور ہے جسکا نصف کان کٹا ہوا ہو اور ہر وہ جانور جو ان میں سے قربانی نہیں ہو سکتا بوجہ کسی نقصان کے جو اوس میں ہو گیا ہو پس بیشک وہ ہدی بھی نہیں ہو سکتا۔

باب من نحر یوم النحر قبل ان ینحر الامام

باب اوس شخص کے بیان میں جس نے ذبح کیا عید الضحیٰ کے روز قبل اسکے کہ ذبح کرے حاکم

حدثنا محمد بن علی بن داود البغدادی قال ثنا سعید بن داود قال ثنا حجاج بن محمد عن ابن جریج عن ابی الزبیر اخبرہ عن جابر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی یوم النحر بالمدینۃ فتقدم رجال فنحروا وظنوا ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد نحر فامر من کان نحر قبلہ ان یعید بذبح آخر ولا ینحر حتی ینحر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ابو جعفر فذھب قوم الی ھذا فقالوا لا یجوز لاحد ان ینحر حتی ینحر الامام وان نحر قبل ذلک بعد الصلوٰۃ او قبلھا لم یجزہ ذلک واحتجوا فی ذلک بھذا الحدیث وتاولوا قول اللہ عز وجل یا ایھا الذین آمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ وخالفھم فی ذلک آخرون فقالوا من نحر بعد صلوٰۃ الامام اجزاہ ذلک ومن نحر قبل الصلوٰۃ فلم یجزہ ذلک وقالوا قد روی عن ابن الزبیر ان ھذہ الآیۃ قد نزلت فی غیر ھذا المعنی فذکروا ما حدثنا محمد بن عبد اللہ الاصبھانی قال ثنا اسحق بن ابراھیم بن ابی اسرائیل قال اخبرنا ھشام بن یوسف عن ابن جریج ان ابن ابی ملیکۃ اخبرہ ان عبد اللہ بن الزبیر اخبرہ ان رکبا من بنی تمیم قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ابو بکر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ امر القعقاع بن معبد بن زرارۃ وقال عمر رضی اللہ عنہ امر الاقرع بن حابس فقال ابو بکر رضی اللہ عنہ ما اردت بذلک الا خلافی فقال عمر رضی اللہ عنہ ما اردت خلافک فتماریا حتی ارتفعت اصواتھما فانزل اللہ عز وجل یا ایھا الذین آمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ وکان من الحجۃ لھم فی قولھم ان حدیث جابر رضی اللہ عنہ قد روی علی غیر ھذا اللفظ حدثنا عبد اللہ بن محمد بن خشیش قال ثنا الحجاج بن المنھال قال ثنا حماد بن سلمۃ عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان رجلا ذبح قبل ان یصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عتودا جذعا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجزی عن احد بعدک ونھی ان ینحروا قبل ان یصلی قال ابو جعفر ففی ھذا الحدیث ان النھی من النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما قصد بہ الی النھی عن الذبح قبل الصلوٰۃ لا قبل ذبحہ وھو لا یجوز ان ینھاھم عن الذبح قبل ان یصلی الا وھو یرید بذلک

صلوٰۃ الامام

اعلامهم اباحة الذبح لهم بعد ما يصلى وان لم يكن لذلك الصلوٰة معنى **وقد** روى فى ذلك ايضا عن جابر بن عبد الله رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم ما يوافق هذا **حدثنا** ابراهيم بن مرزوق قال ثنا ابو داؤد الطيالسى ووهب بن جرير قالا ثنا شعبة عن زبيد اليامى قال سمعت الشعبى يحدث عن البراء بن عازب رضى الله عنه قال خرج الينا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوم الاضحى الى البقيع فبدأ فصلى ركعتين ثم اقبل علينا بوجهه فقال ان اول نسكنا فى يومنا هذا ان نبدأ بالصلوٰة ثم نرجع فننحر فمن فعل ذلك فقد وافق سنتنا ومن ذبح قبل ذلك فانما هو لحم عجله لاهله ليس من النسك فى شئ فقام خالى فقال يا رسول الله انى ذبحت وعندى جذعة خير من مسنة فقال اذبحها ولا تجزى او لا توفى عن احد بعدك **حدثنا** محمد بن على بن داؤد قال ثنا عفان بن مسلم قال ثنا شعبة قال اخبرنى زبيد ومنصور وداؤد وابن عون ومجالد عن الشعبى وهذا حديث زبيد قال سمعت الشعبى ههنا يحدث عن البراء عند سارية فى المسجد ولو كنت قريبا منها لاخبرتكم موضعها ثم ذكر مثله **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا ابو المطرف بن ابى الوزير قال ثنا محمد بن طلحة عن زبيد عن الشعبى عن البراء رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وآله وسلم مثله الا انه قال اذبحها ولا تذكى جذعة بعدك **قال** ابو جعفر ففى هذا الحديث قول النبى صلى الله عليه وآله وسلم ان اول نسكنا فى يومنا هذا ان نصلى ثم نرجع فننحر فمن فعل ذلك فقد وافق سنتنا فاخبر ان النسك فى يوم النحر هو صلوٰة ثم الذبح بعدها فدل ذلك على ان ما يحل به الذبح هو الصلوٰة لا ذبح الامام الذى يكون بعدها وعلى ان حكم النحر بعد الصلوٰة خلاف حكم النحر قبلها **وقد** روى مثل هذا ايضا عن النبى صلى الله عليه وآله وسلم غير البراء **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا مؤمل بن اسمٰعيل قال اخبرنا سفيان عن الاسود بن قيس عن جندب رضى الله عنه قال شهدت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوم النحر فمر بقوم قد ذبحوا قبل ان يصلى فقال من كان ذبح قبل الصلوٰة فليعد فاذا صلينا فمن شاء ذبح ومن شاء فلا يذبح **(ترجمہ)** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن علی بن داؤد بغدادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن محمد نے ابن جریج سے انہون نے ابو الزبیر سے کہ خبردی اونکو جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی عید الضحی کے روز مدینہ مین پس آگے چلے گئے لوگ پس انہون نے یہ گمان کرکے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ذبح کرچکے اپنی قربانیان ذبح کرلیں پس آپنے حکم دیا اون کو جنہون نے آپسے پہلے ذبح کرلیا تہا کہ ذبح کریں دوبارہ اور نہ ذبح کیا کرین یہانتک کہ ذبح نہ کرلین رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم **ابو جعفر** کہتے ہیں کہ لپس گیا ایک گروہ اسی طرف اور کہا کہ جائز نہیں کسی کے لئے یہ کہ ذبح کرے یہانتک کہ ذبح کرچکے حاکم اور اگر (کوئی) ذبح کرلے حاکم کے ذبح کرنے سے پہلے بعد نماز یا قبل نماز تو یہ اوسکے لئے کافی نہوگا اور استدلال کیا انہون نے آمین اوس حدیث سے اور تفسیر کی انہون نے اللہ تعالے کے اس قول کی کہ اے ایمان والو مت آگے بڑہو سامنے اللہ تعالے اور اوسکے رسول کے **اور** مخالفت کی اونکی اس میں دوسرون نے اور کہا کہ جو شخص ذبح

کرے بعد نماز ادا کر چکنے حاکم کے تو اوسکے لئے یہ کافی ہے اور جو ذبح کرے پہلے نماز ادا کرنے حاکم کے تو وہ اوسکی
لئے کافی نہ ہوگا اور کہا انہوں نے بیشک روایت کیا گیا ہے ابن زبیر سے کہ یہ آیت (جو پہلے گذری) اوسکے یہ معنے
نہیں ہیں بلکہ دوسرے معنے ہیں لائی گئی ہے پس ذکر کیا انہوں نے وہ جو حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ
اصبہانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن اسرائیل نے کہا خبر دی ہمکو ہشام بن یوسف نے
انہوں نے روایت کی ابن جریج سے کہ ابن ابی ملیکہ نے خبر دی اونکو کہ عبداللہ بن زبیر نے خبر دی اونکو کہ چند
سوار بنی تمیم کے آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پس عرض کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
کہ اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حاکم بنا دیجئے قعقاع بن معبد بن زرارہ کو اور عرض کیا حضرت عمر رضہ نے
حاکم بنا دیجئے اقرع بن حابس کو تب بولے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہیں قصد کیا تم نے اس سے مگر میرا خلاف
تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا نہیں قصد کیا میں نے آپکی مخالفت کا پس جھگڑا کیا دونوں نے یہانتک کہ بلند
ہوئیں آوازیں دونوں کی تو اوسوقت نازل فرمایا خدا تعالے نے کہ اے ایمان والو نہ آگے بڑھو سامنے اللہ اور اوسکے رسول کے
اور اوسکے لئے اپنے قول کی دلیل یہ ہے کہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ ان الفاظ کے سوا دوسرے الفاظ سے
(بھی) روایت کی گئی ہے **حدیث** بیان کی ہم سے عبداللہ بن محمد بن خنیس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن
منہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے روایت کی ابوزبیر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ
رضی اللہ سے کہ ایک شخص نے ذبح کیا قبل اسکے کہ نماز پڑہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چھ ماہ کی بکری
تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کافی نہیں ہے کسی کی جانب سے تیرے بعد اور منع فرمایا اس سے
کہ ذبح کریں قبل نماز پڑہنے کے **ابوجعفر** نے کہا پس اس حدیث میں یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس
ممانعت سے یہ قصد کیا کہ نماز پڑہنے سے پہلے ذبح کرنا منع ہے نہ آپ کے ذبح کرنے سے پہلے ذبح کرنا اور آپکا
نماز پڑہنے سے پیشتر ذبح کرنے سے ممانعت فرمانا جائز نہیں ہوسکتا مگر اوسوقت کہ ارادہ فرماویں آپ اس
سے خبر دینا اونکو اس بات کی کہ اونکے لئے بعد نماز پڑہی جانیکے ذبح کرنا مباح ہے ورنہ آپکے نماز کو ذکر
کرنیکے کوئی معنے نہ ہونگے اور اس میں غیر جابر رضی اللہ عنہ کے سوا سے یہ روایت نبی صلے اللہ علیہ وسلم وہ
مروی ہے جو اس کے موافق ہے حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابوداؤد طیالسی نے اور وہب بن جریر نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت
کی زبید یامی سے کہا سنا میں نے شعبی کو روایت کرتے ہوئے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا نکلے ہماری
جانب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الاضحی کے دن بقیع کیطرف پس آپنے پہلے دو رکعتیں پڑہیں پھر ہماری
جانب اپنے چہرہ سے متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ پہلا فرض ہمارا ہمارے اس دن میں یہ ہے کہ ابتدا کریں ہم نماز
کے ساتھ پھر واپس ہوں اور قربانی کریں پس جس نے اسطرح کیا پس بیشک موافقت کی اوس نے ہمارے
طریقہ کی اور جس نے ذبح کیا اس سے پہلے پس اسکے سوا نہیں کہ وہ گوشت ہے کہ جلدی کی اوسنے اس میں اپنے
گھر والوں کے لئے قربانی میں سے اوسے کوئی حصہ نہیں پس کھڑے ہوئے میرے ماموں اور عرض کیا اے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیشک میں ذبح کر چکا اور میرے پاس چھ ماہ کی بکری ہے جو سال بھر کی عمر والی

سے بہتر ہے تو آپنے فرمایا کہ ذبح کرو اسکو اور نہیں کافی ہوگا کسی کیطرف سے تیرے بعد **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن علی بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان بن مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی مجھکو زبید اور منصور اور داؤد اور ابن عون اور مجالد نے شعبی سے اور یہ حدیث زبید کی ہے کہا سنا میں نے شعبی کو اسجگہ حدیث بیان کرتے ہوئے برا سے ایک جماعت کے نزدیک مسجد میں اور اگر میں اوس جماعت کے نزدیک ہوتا تو اوسکے مقام کو بتلادیتا پھر اوسکی مثل ذکر کیا **حدیث** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو مطرف بن ابو وزیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن طلحہ نے انہوں نے روایت کی زبید سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے برا رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل مگر یہ کہ انہوں نے کہا کہ فرمایا حضور نے ذبح کرو اسکو اور نہ ذبح کی جائے شش ماہہ بکری بعد میں ابو جعفر نے کہا پس اس حدیث میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان نے کہ پہلا فریضہ ہمارا آج کے دن یہ ہے کہ نماز پڑھیں ہم اور قربانی کریں پس جس نے ایسا کیا اوسنے ہمارے طریقہ کی موافقت کی **خبر دی** اس بات کی کہ عید الضحی کے روز فریضہ نماز ادا کرنا ہے اوسکے بعد ذبح کرنا پس اس نے دلالت کی اسپر کہ وہ چیز جسکے بعد ذبح کرنا حلال ہے وہ نماز ہے نہ ذبح کرنا حاکم کا جو نماز کے بعد ہے اور دلالت کی اسپر کہ نماز کے بعد ذبح کرنیکا حکم اوس سے پہلے ذبح کرنیکے حکم کے خلاف ہے اور بیشک اسکی مثل رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غیر برا نے روایت کی ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مؤمل بن اسمعیل نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے انہوں نے روایت کی اسود بن قیس سے انہوں نے جندب رضی اللہ عنہ سے کہا موجود تہا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت میں عید الضحی کے روز پس گذرے آپ ایک گروہ پر جو ذبح کر چکے تھے نماز پڑہنے جانے سے پہلے پس آپنے فرمایا کہ جسنے ذبح کر لیا نماز سے پہلے تو چاہیئے کہ لوٹا دے پھر جب ہم نماز پڑھ چکیں تو چاہے ذبح کرے اور جو چاہے نہ ذبح کرے (قولہ) **حدثنا** ابراهیم بن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن الاسود بن قيس عن جندب بن عبد الله قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من كان ذبح قبل ان يصلي فليعد اخرى مكانها ومن لم يكن ذبح فليذبح **حدثنا** يونس قال ثنا سفيان عن الاسود بن قيس سمع جندبا رضي الله عنه يقول شهدت الاضحى مع النبي صلى الله عليه وآله وسلم فعلم ان ناسا ذبحوا قبل الصلوة فقال من كان ذبح فليعد ومن لا فليذبح على اسم الله **حدثنا** روح بن الفرج قال اخبرنا يوسف بن عدي قال اخبرنا ابو الاحوص عن الاسود بن قيس عن جندب بن سفيان قال شهدت النبي صلى الله عليه وآله وسلم وقد صلى بالناس العيد فاذا هو بغنم قد ذبحت فقال من كان ذبح قبل الصلوة فليذبح شاة لحم ومن لم يكن ذبح فليذبح على اسم الله **حدثنا** ابو امية قال ثنا عبيد الله ابن عمر قال ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن محمد قال حماد ولا اعلمه الا عن انس وهشام عن محمد عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى ثم خطب فامر من كان ذبح قبل الصلوة ان يعيد ذبحا **قال** ابو جعفر فدل ما ذكرنا ان اول وقت الذبح يوم النحر هو من بعد الصلوة لا من بعد ذبح الامام فهذا

حُكْمِ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ **فَاَمَّا** مَا يَدُلُّ عَلَيْهِ النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ فَاِنَّا رَاَيْنَا الْاَصْلَ الْمُجْمَعَ عَلَيْهِ اَنَّ الْاِمَامَ لَوْ لَمْ يَنْحَرْ اَصْلًا لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ بِمُسْقِطٍ عَنِ النَّاسِ النَّحْرَ وَلَا بِمَانِعٍ لَهُمْ مِنَ النَّحْرِ فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ **(ترجمہ)** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی اسود بن قیس سے انہوں نے جندب بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے ذبح کیا ہو پہلے اسکے کہ نماز پڑہی جائے تو چاہیے کہ دوبارہ ذبح کرے بجائے اوسکی اور جس نے ذبح نہ کیا ہو وہ چاہیے کہ ذبح کرے **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی اسود بن قیس سے کہ سنا انہوں نے جندب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے کہ میں موجود تہا عید الضحیٰ میں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پس معلوم ہوا آپکو کہ بعض لوگ ذبح کر چکے پہلے نماز سے اسلئے آپنے فرمایا کہ جو ذبح کر چکا چاہیئے کہ لوٹاوے وہ اور جو نہ ذبح کر چکا ہو وہ چاہیئے کہ ذبح کرے اللہ تعالےٰ کے نام پر **حدیث** بیان کی ہم سے صالح بن فرج نے کہا خبر دی ہمکو یوسف بن عدی نے کہا خبر دی ہمکو ابو الاحوص نے اسود بن قیس سے انہوں نے روایت کی جندب بن سفیان سے کہا موجود تہا میں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت میں اور نماز پڑہا چکے تھے آپ لوگونکو عید کی پس اچانک آپ گذرے ایک بکری پر جو ذبح ہو چکی تہی پس آپنے فرمایا جو ذبح کر چکا ہو پہلے نماز سے تو وہ بکری ہے گوشت کی اور جس نے ذبح نہ کیا ہو تو چاہیے کہ ذبح کرے اللہ تعالےٰ کے نام پر **حدیث** بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبیداللہ بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے روایت کی ایوب سے انہوں نے محمد سے کہا حماد نے اور نہیں جانتا میں اس حدیث کو مگر انس اور ہشام سے کہ اون دونوں نے روایت کی محمد سے انہوں نے روایت کی انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ادا کی پھر خطبہ سنایا پس حکم فرمایا جو ذبح کر چکا ہو نماز سے پہلے وہ دوبارہ ذبح کرے کہا **ابو جعفر** نے پس دلالت کی اوسنے جو ہم نے ذکر کیا اسپر کہ اول وقت ذبح کا عید الضحیٰ کے دن بعد نماز ہے نہ بعد ذبح کرنے حاکم کے پس یہ حکم ہے اسباب کا طریق احادیث سے زیادہ کہ اوسپر دلیل نظری دلالت کرتی ہے سو وہ یہ ہے کہ ہم نے دیکھا کہ اصل جسپر اجماع واتفاق ہے یہ ہے کہ حاکم اگر بالکل ذبح نہ کرے تو یہ لوگوں سے ذبیحہ (قربانی) کو ساقط نہیں کرتا اور نہ اوس سال لوگونکو قربانی کرنے سے روکتا ہے۔

(قولہ) **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدٍ اَبِيْ سُرَيْحَةَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الشَّهْلُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ سُرَيْحَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَا لَا يُضَحِّيَانِ **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَرَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَا ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ سُرَيْحَةَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمَا يُضَحِّيَانِ **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَتَرٰى مَا ضَحّٰى فِيْ تِلْكَ السِّنِيْنَ اَحَدٌ اِذْ كَانَ اِمَامُهُمْ لَمْ يُضَحِّ اَفَلَا تَرٰى اَنَّ اِمَامًا لَوْ تَشَاغَلَ يَوْمَ النَّحْرِ بِقِتَالِ عَدُوٍّ وَلَوْ بِغَيْرِهِ فَشَغَلَهُ ذٰلِكَ عَنِ النَّحْرِ اَنَّ مَا لِغَيْرِهِ مِمَّنْ اَرَادَ اَنْ يُضَحِّيَ فَلَهُ اَنْ يُضَحِّيَ **فَاِنْ قَالَ** اِنَّهُ لَيْسَ لِاَحَدٍ يُضَحِّيْ فِيْ عَامِهِ ذٰلِكَ خَرَجَ بِهٰذَا مِنْ قَوْلِ الْاُمَّةِ وَاِنْ قَالَ لِلنَّاسِ اَنْ يُضَحُّوْا اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ لِذَهَابِ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ

عَلٰی اَنَّ مَا یَحِلُّ بِهِ النَّحْرُ مَا کَانَ فِیْ وَقْتِ صَلٰوةِ الْعِیْدِ فَاِنَّمَا هُوَ الصَّلٰوةُ لَا نَحْرُ الْاِمَامِ فَاِذَا صَلَّی الْاِمَامُ حَلَّ النَّحْرُ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْحَرَ اَوَلَا تَرٰی اَنَّ الْاِمَامَ لَوْ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ لَمْ یُجْزِهٖ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ سَائِرُ النَّاسِ فَكَانَ الْاِمَامُ وَغَیْرُهٗ فِی الذَّبْحِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ سَوَاءً فِیْ اَنْ لَّا یُجْزِیَهُمْ فَالنَّظَرُ عَلٰی ذٰلِكَ اَنْ یَّكُوْنَ الْاِمَامُ وَسَائِرُ النَّاسِ اَیْضًا سَوَاءً فِی الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَكَمَا كَانَ ذَبْحُ الْاِمَامِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ یُجْزِئُهٗ فَكَذٰلِكَ ذَبْحُ سَائِرِ النَّاسِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ یُجْزِئُهُمْ هٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِیْ هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ **(ترجمہ)** اور بیشک روایت کیا گیا ہے حذیفہ بن اسید ابی شریحہ سے وہ جو حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اشہل بن حاتم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی سعید بن مسروق سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابو شریحہ سے کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما قربانی نہیں کیا کرتے تھے **حدیث** بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن اور روح بن فرج نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احوص نے انہوں نے روایت کی سعید بن مسروق سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابو شریحہ سے کہا بیشک دیکھا میں نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو اور وہ قربانی نہیں کیا کرتے تھے **ابو جعفر** نے کہا کیا تم دیکھتے ہو کہ نہیں قربانی کی ہوگی اون سالوں میں کسی نے اسواسطے کہ اونکے حاکم نے قربانی نہیں کی راوں کہا تم نہیں دیکھتے کہ حاکم اگر مشغول ہو جائے عید الضحیٰ کے دن دشمن کے ساتھ جنگ میں یا اور کسی امر (ضروری) میں پس مشغول بنا دے اوسکو وہ امر ضروری قربانی سے کیا نا جائز ہوگا اوسکے ماسوا کے لئے جو قربانی کا ارادہ کرے (قربانی کرنا) جائز نہ ہوگا جائز ہوگا پس اگر وہ کہے کہ کسیکو اوس سال (جسمیں حاکم نے قربانی نہ کی ہو) قربانی کرنا درست نہیں تو خارج ہو جائیگا وہ اقوال امت سے اور اگر وہ کہے کہ لوگوں کے واسطے درست ہی کہ وہ آفتاب ڈہل جانیکے بعد قربانی کریں بوجہ چلے جانے وقت نماز کے تو دلالت کریگا یہ قول اس امر پر کہ وہ چیز جسکی وجہ سے قربانی حلال ہوتی ہے نہیں ہے وہ صلوۃ عید کے وقت کے اندر اور اسکے سوا نہیں کہ وہ چیز نماز ہی ہے ۔ قربانی کرنا حاکم کا پس جب حاکم نماز پڑھ چکے تو حلال ہو جائیگا قربانی کرنا اوس شخص کے لئے جو ارادہ کرتا ہو قربانی کا کیا تم نہیں دیکھتے کہ حاکم اگر نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کرے تو اوسکو یہ (قربانی) کافی نہ ہوگی اور اسی طرح باقی لوگوں کے لئے پس ہوا حاکم اور اوسکے غیر نماز سے پہلے ذبح کرنے میں برابر اس امر کے اندر کہ وہ ذبح اون سبکو کافی نہ ہوگا پس غور اسکے اوپر یہ بات کو مقتضی ہے کہ ہو حاکم اور تمام لوگ بعد نماز ذبح کرنے میں ہی برابر کہ جسطرح ذبح کرنا حاکم کا بعد نماز کے اوسکو کافی ہوتا ہے اسیطرح ذبح کرنا باقی لوگوں کا (بھی) بعد نماز اونکو کافی ہو یہ غور اور فکر کا اس باب میں مقتضا ہے اور یہ ہی قول ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا ہے

بَابُ الْبَدَنَةِ عَنْ کَمْ تُجْزِئُ فِی الضَّحَایَا وَالْهَدَایَا

باب اونٹ اور گائے کے بیان میں کہ کتنے آدمیوں کیطرف سے کافی ہوتی ہیں قربانیوں و ہدیوں میں

حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ يُرِيدُ زِيَارَةَ الْبَيْتِ وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ وَكَانَ الْهَدْيُ سَبْعِينَ بَدَنَةً وَكَانَ النَّاسُ سَبْعَ مِائَةِ رَجُلٍ وَكَانَتْ كُلُّ بَدَنَةٍ عَنْ عَشَرَةٍ **قَالَ** ابوجعفر فذهب قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْبَدَنَةَ تُجْزِئُ فِي الْهَدَايَا وَالضَّحَايَا عَنْ عَشَرَةٍ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا تُجْزِئُ الْبَدَنَةُ إِلَّا عَنْ سَبْعَةٍ وَقَالُوا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ الْبُدْنِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ مَا يُخَالِفُ هٰذَا **وَذَكَرُوا** فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُمْ نَحَرُوا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ فَقِيلَ لِجَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَالْبَقَرَةُ قَالَ هِيَ مِثْلُهَا وَحَضَرَ جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ وَنَحَرْنَا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ بَدَنَةً **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَحَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ سَبْعِينَ بَدَنَةً فَأَمَرَنَا أَنْ نَشْتَرِكَ مِنَّا سَبْعَةٌ فِي الْبَدَنَةِ **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ بَدَنَةً الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَانَ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْجَزُورُ عَنْ سَبْعَةٍ

(ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن بہلول نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسحاق نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے دونوں نے کہا کہ نکلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال اسحال میں کہ ارادہ فرمایا تھا آپنے خانہ کعبہ کا اور لے گئے آپ اپنے ساتھ ہدی اور کل ہدی میں ستر اونٹ اور گائیں تہیں اور لوگوں کی تعداد ایک سو سات تہی اور تھا ہر بدنہ (اونٹ اور گائے کو کہتے ہیں) دس آدمیوں کیطرفسے **ابو جعفر** کہتے ہیں پس گیا ایک گروہ اسطرف کہ بدنہ قربانیوں اور ہدیوں میں کافی ہوتا ہے (ایکعدد) دس کی جانب سے اور اسکے اندر اس حدیث سے استدلال پکڑتے ہیں اور مخالفت کی اونکی اسمیں دوسروں نے اور کہا کہ کافی نہیں ہوتا بدنہ مگر سات آدمیوں کی طرفسے اور کہا انہوں نے کہ مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بدنوں کی قربانی میں حدیبیہ کے دن وہ جو اسکے مخالف ہے اور ذکر کی انہوں نے اسکے اندر وہ حدیث کہ بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن انس رحمہ نے انہوں نے روایت کی ابوزبیر سے کہ جابر بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اولنسے کہ انہوں نے ذبح کیا حدیبیہ کے روز اونٹ کو سات آدمیوں کی طرفسے

پس ذکر کیا اوس اسناد کے ساتھ اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا خبر دی ہکو عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے یحییٰ بن ایوب نے انہوں نے روایت کی ابن جریج سے انہوں نے عمرو بن دینار اور ابو زبیر سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہا ذبح کیا ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اونٹ کو سات کی طرف سے پہر دریافت کئے گئے جابر رضی اللہ عنہ گائے سے تو انہوں نے کہا وہ مانند اونٹ کی ہے اور جابر رضی اللہ عنہ حدیبیہ کے سال موجود تھے کہا اور ذبح کئے ہم نے اوس دن سترا ■ نٹ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن ابی لیلی نے انہوں نے روایت کی ابو زبیر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا ذبح کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ کے روز ستر اونٹو نکو پس حکم دیا ہکو کہ شریک ہوں ہم سے سات آدمی فی اونٹ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے روایت کی ابو بشر سے انہوں نے سلیمان بن قیس سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا ذبح کیا ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ستر اونٹو نکو ایک اونٹ سات آدمیوں کیطرف سے حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہدبہ بن خالد نے کہا سنا میں نے ابان بن یزید کو حدیث بیان کرتے ہوئے قتادہ سے انہوں نے روایت کی انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا اونٹ سات کیطرف سے ہو سکتے ہیں (قولہ) **فهذا** جابر بن عبد الله رضي الله عنه يخبر عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بما ذكرنا وهو كان معه حينئذ **وقد** روي عن علي وعبد الله رضي الله عنهما من قولهما ما يوافق هذا في البدنة انها عن سبعة **حدثنا** فهد قال ثنا ابو نعيم قال ثنا اسرائيل عن عيسى بن ابي عزة عن عامر عن علي وعبد الله رضي الله عنهما قالا البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة **وقد** روي مثل ذلك ايضا عن انس رضي الله عنه يحكيه عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ورضي عنهم **حدثنا** ابن داود قال حدثنا سليمان بن حرب قال ثنا ابو هلال قال ثنا قتادة عن انس رضي الله عنه قال كان اصحاب النبي صلى الله عليه وآله وسلم يشتركون سبعة في البدنة من الابل والسبعة في البدنة من البقرة **فهذا** مذهب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ورضي عنهم في البدنة يوافق ما روي عن جابر رضي الله عنه لا ما روي عن المسور ومروان فهو اولى منه **ولما** اختلفوا عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فيما ذكرنا رجعنا الى ما روي عنه في هذا الباب مما سوى ما نحر يوم الحديبية **فاذا** حسين بن نصر قد حدثنا قال ثنا يوسف بن عدي قال ثنا حفص ابن غياث عن ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس رضي الله عنهما قال سأل رجل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال اشتر سبعا من الغنم ان علي ناقة وقد عزبت عني فقال اشتر سبعا من الغنم **فلا ترى** ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في هذا الحديث انما عدلها بسبع من الغنم مما يجزي كل واحدة منهن عن رجل لم يعدلها بغير

مِنَ الْغَنَمِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى تَصْحِيْحِ مَا رُوِيَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ لَا مَا رُوِيَ لِلْمِسْوَرِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ
مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ (ترجمہ) پس یہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہیں جو خبر دیتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے اوسکی جو ہم ذکر کر چکے حالانکہ یہ اوس دن آپ کے ساتھ تھے اور بیشک روایت کیا گیا ہے علی اور
عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے اون دونوں کے قول سے اونٹ اور گائے کے اندر جو موافق ہے ہمارے
قول کے کہ یہ ہر ایک سات آدمیوں کیطرف سے ہوتا ہے حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے انہوں نے عیسٰے بن ابی عزہ سے انہوں نے عامر سے
انہوں نے علی رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے دونوں نے کہا کہ اونٹ سات آدمیوں کی طرف
سے ہوتا اور گائے (بھی) سات کی طرف سے اور بیشک روایت کیا گیا ہے نیز اسکی مثل حضرت انس رضی اللہ
عنہ سے کہ نقل کرتے ہیں وہ اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ سے کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن
ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ہلال نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے قتادہ نے انہوں نے روایت کی انس رضی اللہ عنہ سے کہا تھے اصحاب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ شریک ہوتے اونمیں سے سات آدمی اونٹ میں اور سات آدمی گائے میں پس یہ مذہب ہے
اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اونٹ گائے کے اندر جو موافق ہے اوسکے جو روایت کیا گیا جابر
رضی اللہ عنہ سے نہ اوسکے جو روایت کیا گیا مسور اور مروان سے لہذا (روایت) جابر بہتر ہوئی انکی روایت
سے اور چونکہ مختلف ہوئے حدیث بیان کرنیوالے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوس مسئلہ میں جو ہم
نے ذکر کیا (یوم حدیبیہ گائے اونٹ ذبح کرتے ہیں کہ ایک کتنوں کیطرف سے ذبح کیا گیا) تو رجوع کیا ہم نے
اون روایت کی طرف جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس باب میں ماسوا اون کے جو ذبح کئے گئے دن
حدیبیہ کے روایت کی گئی ہیں پس اچانک حسین بن نصر نے حدیث بیان کی ہم سے کہا حدیث بیان کی ہم سے
یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حفص بن غیاث نے انہوں نے روایت کی ابن جریج سے انہوں
نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا دریافت کیا ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے تو آپنے فرمایا کہ خرید تو سات بکریاں اسلئے کہ مجھ پر ایک اونٹ لازم تہا اور بیشک وہ نایاب ہو گیا مجھ سے
پہر فرمایا خرید لا سات بکریاں پس کیا نہیں سمجھتے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں بجز اسکے
نہیں کہ برابر کیا آپنے اونٹ کو سات بکریوں کے جو ایک ایک ہی شخص کیطرف سے کافی ہوتی ہے اور نہیں
برابر کیا اوسکو دس بکریوں کے لہذا دلالت کی اس نے اوس حدیث کے صحیح ہونے پر جو اس بارہ میں حضرت
جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نہ اوسکے صحیح ہونے پر جسکو مسور نے روایت کیا پس یہ تقریر اسبات کی ہے بہ
طرز احادیث (قولہ) وَاَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْبَقَرَةَ لَا
تُجْزِئُ فِي الْاُضْحِيَةِ عَنْ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ وَهِيَ مِنَ الْبُدْنِ بِاتِّفَاقِهِمْ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ تَكُوْنَ النَّاقَةُ مِثْلَهَا
وَلَا تُجْزِئُ عَنْ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اَنَّ النَّاقَةَ وَاِنْ كَانَتْ بُدْنَةً كَمَا اَنَّ الْبَقَرَةَ بُدْنَةٌ فَاِنَّ
النَّاقَةَ اَعْلٰى مِنَ الْبَقَرَةِ فِي السَّمَانَةِ وَالرِّفْعَةِ قِيْلَ لَهٗ اِنَّهَا وَاِنْ كَانَتْ كَمَا ذَكَرْتَ فَاِنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ وَاجِبٍ

لك به علینا حجة **الا تری** انا قد رأینا البقرة الوسطی تجزئ عن سبعة وکذلك ما هو دونها وما هو ارفع منها وکذلك الناقة تجزئ عن سبعة او عن عشرة رفیعة کانت او دون ذلك فلم یکن السمن والرفعة مما یبین به بعض البقرة عن بعض ولا بعض الابل عن بعض فیما تجزئ فی الهدی والاضاحی بل کان حکم ذلك کله حکما واحدا یجزئ عن عدد واحد فلما کان ما ذکرنا کذلك وکانت الابل والبقر بدنا کلها ثبت ان حکمها حکم واحد وان بعضها لا یجزئ اکثر مما یجزئ عنه البعض الباقی وان زاد بعضها علی بعض فی السمن والرفعة فلما کانت البقرة لا تجزئ عن اکثر من سبعة کانت الناقة ایضا کذلك فی النظر لا تجزئ عن اکثر من سبعة قیاسا ونظرا علی ما ذکرناه وهذا قول ابی حنیفة وابی یوسف ومحمد رحمة الله علیهم اجمعین **ترجمہ** اور یہی اسکی تقریر بہ لحاظ غور وفکر سو وہ یہ ہے کہ ہم نے دیکھا علما کو کہ انہوں نے اسپر اجماع کیا ہے کہ گائے قربانی کی اندر سات شخصوں سے زائد کی طرف سے نہیں ہوسکتی اور گائے بدنہ کے لفظ میں بالاتفاق داخل ہے تو فکر وغور یہ کہتا ہے کہ اونٹ بھی اوسی جیسا ہونا چاہیے کہ سات آدمیوں سے زائد کی جانب سے کافی نہ ہو پس اگر کوئی کہنے والا کہے کہ اونٹ اگرچہ بدنہ میں داخل ہے جسطرح گائے بدنہ ہے لیکن اونٹ گائے سے موٹا ہے اور بلندی میں بڑھا ہوا ہے تو اوسکو یہ جواب دیا جائیگا کہ اونٹ اگرچہ ایسا ہی ہے جیسا تم نے بیان کیا لیکن یہ (امر) تمہارے واسطے ہم پر حجت نہیں قایم ہوسکتا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم جانتے ہیں درمیانی گائے (بھی) سات آدمیوں کیطرف سے کافی ہوتی ہے اور اوس سے کم اور بڑی (بھی) اور اسیطرح اونٹ سات آدمیوں یا دس کیطرف سے کافی ہے خواہ بڑا ہوا یا چھوٹا پس نہیں ہے موٹاپا اور بلندی اون اشیا میں سے کہ جدا کردی جائیں بوجہ اوسکے بعض گائیں بعض سے یا بعض اونٹ بعض سے اونمیں کہ کفایت کرتے ہیں وہ ہدی اور قربانی میں بلکہ ہے حکم ان تمام کا ایک ہی کہ کفایت کرتے ہیں ایک عدد سے (جو بھی ہو) اور جبکہ یہ بات ہے اور ظاہر ہے کہ اونٹ اور گائے ہر ایک بدنہ ہے تو ثابت ہوا کہ اون سب کا حکم (بھی) ایک ہی ہوگا اور یہ کہ اونمیں کے بعض نہیں کفایت کرینگے اکثر اوس عدد سے کہ کفایت کرنے ہوں اوس سے بعض باقی اگرچہ اونمیں کے بعض دوسرے بعض سے موٹے اور بلندی میں بڑھے ہوئے ہوں اور جبکہ ہے گائے کہ کفایت نہیں کرتی سات سے زیادہ کی طرف سے تو ہوگا اونٹ بھی ایسا ہی بہ لحاظ غور وفکر کہ کافی نہ ہوگا سات سے زیادہ کی جانب سے از روئے قیاس اور از روئے غور اوس میں جو ہم نے ذکر کیا اور یہی قول امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے:۔

باب الشاة عن کم تجزئ ان یضحی بها

باب بکری کے بیان میں کہ وہ قربانی میں کتنے آدمیوں کیطرف سے کفایت کرتی ہے

حدثنا احمد بن عبد الرحمن بن وهب قال ثنا عمی ح وحدثنا ربیع الجیزی قال ثنا ابو زرعة وهب قالا ثنا حیوة عن ابی صخر المدنی عن یزید بن عبد الله بن قسیط عن عروة بن الزبیر عن عائشة رضی

الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم امر بكبش اقرن يطأ في سواد وينظر في سواد ويبرك في سواد فاتي به ليضحي به ثم قال يا عائشة هلمي المدية ثم قال اشحذيها بحجر ففعلت ثم اخذها واخذ الكبش فاضجعه ثم ذبحه وقال بسم الله اللهم تقبل من محمد وال محمد ومن امة محمد ثم ضحى به **حدثنا** يونس قال ثنا ابن وهب قال ثنا سفيان الثوري عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة او عن عائشة رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان اذا ضحى اشترى كبشين عظيمين املحين اقرنين موجوئين يذبح احدهما عن امته من شهد له بالتوحيد وشهد له بالبلاغ والاخر عن محمد وال محمد **حدثنا** يونس قال ثنا علي بن معبد عن عبيد الله بن عمرو عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن علي بن حسين عن ابي رافع ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان اذا ضحى اشترى كبشين عظيمين املحين حتى اذا خطب الناس وصلى اتي باحدهما وهو قائم في مصلاه فذبحه بيده ثم قال اللهم هذا عن امتي جميعا من شهد لك بالتوحيد وشهد لي بالبلاغ ثم يؤتى بالاخر فيذبحه ثم يقول اللهم هذا عن محمد وال محمد ثم يطعمهما جميعا ويأكل هو واهله منهما قال فمكثنا سنين ليس رجل من بني هاشم يضحي قد كفى الله المؤنة والغرم برسول الله صلى الله عليه واله وسلم

(ترجمہ) **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن عبد الرحمن بن وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے چچا نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ربیع جیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوزرعہ نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حیوہ نے انہوں نے روایت کی صخر مدنی سے انہوں نے یزید بن عبد اللہ بن قسیط سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے عائشہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم دیا سینگ والے مینڈھے کا جو چلتا ہو سیاہی میں اور دیکھتا ہو سیاہی میں اور بیٹھتا ہو سیاہی میں چنانچہ لایا گیا وہ تاکہ قربانی کی جائے اوسکی پھر فرمایا آپنے اے عائشہ لاؤ چھری پھر فرمایا اسکو پتھر سے تیز کرلو پس انہوں نے کیا پھر آپنے چھری لی اور مینڈھے کو پکڑا پھر اوسکو پہلو پر لٹایا پھر ذبح کردیا اور فرمایا ذبح کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے اے خدا قبول فرما اسکو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے اور محمد اور اولاد محمد کیطرف سے پھر تقسیم کیا اوسکو **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابوہریرہ یا عائشہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے جب قربانی کرنے تو خریدتے دو مینڈھے بڑے بڑے اور موٹے سینگ والے اختہ کہ ذبح کرتے اون میں سے ایک اپنی جمیع امت کی طرف سے جنہوں نے توحید خداوندی اور آپکی رسالت کی گواہی دی ہو اور دوسرے کو محمد اور اولاد محمد کیطرف سے **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے انہوں نے روایت کی عبید اللہ بن عمرو سے انہوں نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے علی بن حسین سے انہوں نے ابو رافع سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے جب قربانی کرتے تو خریدتے دو مینڈھے بڑے کبرے یہانتک کہ جب آپ خطبہ سنا چکتے لوگوں کو اور نماز سے فارغ ہو جاتے تو لایا جاتا ایک اونمیں کا اسحال ہیں کہ آپ عیدگاہ (ہی) میں ہوتے پس ذبح

کرتے آپ اوسکو اپنے ہاتھ سے پھر فرماتے ایخدایہ میری تمام امت کی طرف سے ہے جنسے تیری توحید اور میری رسالت
کی گواہی دی پھر لایا جاتا دوسرا پس آپ ذبح کرتے اوسکو پھر فرماتے ایخدایہ محمد اور اولاد محمد کیطرف سے
ہے پھر دونونکو اکٹھا کر دیتے اور کہاتے آپ اور آپ کے گھر والے اون دونون مین سے کہا پس ٹھہرے
ہم چند سال کہ نہیں تہا کوئی آدمی قبیلہ بنی ہاشم کا جو قربانی کرتا ہو بیشک کافی ہوا خدا تعالے بار برداری و عزیمت
کو رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وجہ سے (قولہ) **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ ح
وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ
عَظِيْمَيْنِ اَقْرَنَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ فَاَضْجَعَ اَحَدَهُمَا وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهٖ مَنْ شَهِدَ لَكَ
بِالتَّوْحِيْدِ وَشَهِدَ لِيْ بِالْبَلَاغِ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ
اِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَقَالَ حِيْنَ وَجَّهَهُمَا وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهٖ ثُمَّ سَمّٰى وَكَبَّرَ وَذَبَحَ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ
وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنِ الْمُطَّلِبِ
ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰى لِلنَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ وَصَلَاتِهٖ دَعَا بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ هُوَ بِنَفْسِهٖ وَ
قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ
التَّرْجُمَانِيُّ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ
اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِكَبْشٍ اَقْرَنَ
ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ **(ترجمہ)** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن
مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن محمد بن
عقیل نے کہا خبردی مجھکو عبدالرحمن بن جابر بن عبداللہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن محمد بن عقیل نے کہا خبردی مجھکو عبدالرحمن بن جابر بن عبداللہ نے
کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس لائے گئے
دو مینڈھے کبرے بڑے بڑے سینگون والے اختہ کئے ہوئے پس لٹایا آپنے اونمین سے ایک
کو اور کہا بسم اللہ اللہ اکبر ایخدایہ محمد اور اوسکی امت کیطرف سے ہے جس نے (اونمیں سے) شہادت دی
ہو تیری توحید اور میری رسالت کی **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا خبردی ہمکو احمد بن
خالد وہبی نے کہا خبردی ہمکو ابن اسحاق نے انہون نے روایت کی یزید بن ابی حبیب سے انہون نے
ابو عیاش سے انہون نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا قربانی کی رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
دو مینڈھوں کی عید کے دن پس فرمایا جسوقت متوجہ کیا اونکو (قبلہ کی جانب) وجہت وجھی للذی فطر

السمٰوٰت والارض آخر تک (الٰہی یہ تیری طرف سے ہے اور تیرے لئے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اوسکی امت کیطرف سے
(ذبح کرتا ہوں) پہر بسم اللہ اللہ اکبر کہا اور ذبح کر دیا **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے
کہا خبر دی مجہکو یعقوب بن عبد الرحمن اور یحیی بن عبد اللہ بن سالم نے عمرو سے جو غلام ہیں مطلب کے انہون
نے روایت کی مطلب بن عبد اللہ سے اور ایک شخص سے قبیلہ بنی سلمہ کے کہ اون دونون نے حدیث بیان
کی اونسے کہ جابر بن عبد اللہ نے خبر دی اونکو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی
لوگونکو عید الضحی کے دن پہر جب فارغ ہوئے اپنے خطبہ اور اپنی نماز سے تو منگایا ایک مینڈھا پس ذبح
کیا اوسکو آپنے خود اور کہا بسم اللہ واللہ اکبر الٰہی (یہ) میری طرف سے اور اون مسلمانون کیطرف سے ہے
جو میری امت میں ہیں اور نہیں قربانی کی انہون نے **حدیث** بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابو ابراہیم ترجمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے دراوردی نے انہون نے روایت کی ربیح
بن عبد الرحمن بن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہم سے انہون نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کی سینگون والے مینڈھے کی پہر فرمایا الٰہی یہ میری جانب سے ہے اور میری
امت کے اون لوگون کی طرف سے جو قربانی سے محروم ہون **(قولہ) قال** اَبُوْ جَعْفَرٍ نَذْهَبُ قَوْمٌ اِلٰی
اَنَّ الشَّاةَ لَا بَأْسَ اَنْ يُضَحّٰى بِهَا عَنِ الْجَمَاعَةِ وَاِنْ كَثُرُوْا وَافْتَرَقَ اَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ عَلٰى فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ
فِرْقَةٌ لَا تُجْزِئُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الَّذِيْنَ يُضَحّٰى بِهَا عَنْهُمْ مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ وَاحِدٍ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ اِنَّ ذٰلِكَ
تُجْزِئُ كَانَ الْمُضَحّٰى بِهَا عَنْهُمْ مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ وَاحِدٍ اَوْ مِنْ اَهْلِ اَبْيَاتٍ شَتّٰى لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِالْكَبْشِ الَّذِيْ ضَحّٰى بِهٖ عَنْ جَمِيْعِ اُمَّتِهٖ وَهُمْ اَهْلُ اَبْيَاتٍ شَتّٰى فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ ثَابِتًا
لِمَنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَهُوَ يُجْزِئُ عَمَّنْ اَجْزَاهُ بِذَبْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
فَثَبَتَ بِهٰذَا قَوْلُ الَّذِيْنَ قَالُوْا يُضَحّٰى بِهَا عَنْ اَهْلِ الْبَيْتِ وَعَنْ غَيْرِهِمْ **ثُمَّ** كَانَ الْكَلَامُ بَيْنَ اَهْلِ
هٰذَا الْقَوْلِ وَبَيْنَ الْفِرْقَةِ الَّتِيْ تُخَالِفُ هٰؤُلَاءِ جَمِيْعًا وَتَقُوْلُ اِنَّ الشَّاةَ لَا تُجْزِئُ عَنْ اَكْثَرَ مِنْ وَاحِدٍ وَ
تَذْهَبُ اِلٰى اَنَّ مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِمَّا احْتَجَّتْ بِهِ الْفِرْقَتَانِ الْاُوْلَيَانِ
لِقَوْلِهِمَا مَنْسُوْخٌ اَوْ مَخْصُوْصٌ **فَمِمَّا** دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّ الْكَبْشَ لَمَّا كَانَ يُجْزِئُ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مُطْلَقٍ
فِيْ ذٰلِكَ وَلَا عَدَدَ كَانَتِ الْبَقَرَةُ وَالْبُدْنَةُ اَحْرٰى اَنْ تَكُوْنَا كَذٰلِكَ وَاَنْ تَكُوْنَا تُجْزِيَانِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ
لَا وَقْتَ فِيْ ذٰلِكَ وَلَا عَدَدَ **ثُمَّ** قَدْ رُوِّيْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى خِلَافِ
ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْبَابِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا مِنْ نَحْرِ اَصْحَابِهٖ مَعَهُ الْجَزُوْرَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ
سَبْعَةٍ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ عَلَى التَّوْقِيْفِ مِنْهُ لَهُمْ عَلٰى اَنَّ الْبَقَرَةَ وَالْبُدْنَةَ لَا تُجْزِئُ وَاحِدَةٌ
مِنْهُمَا عَنْ اَكْثَرَ مِمَّا اُجِيْزَتْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُمُ الرِّوَايَاتُ بِذٰلِكَ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ
قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ تَمَّامٍ مَالِكِ بْنِ
حُوَيْرِثٍ فِيْمَا يَحْسَبُ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ اَنَّ رَجُلًا اشْتَرٰى بَقَرَةً اُضْحِيَةً فَنُتِجَتْ فَسَاَلَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ هَلْ لَا اُبْدِلُ مَكَانَهَا اُخْرٰى فَقَالَ لَا وَلٰكِنِ اذْبَحْهَا وَوَلَدَهَا يَوْمَ النَّحْرِ عَنْ سَبْعَةٍ **(ترجمہ)**

ابو جعفر نے کہا پس گیا ایک گروہ اسطرف کہ بکری میں کوئی مضائقہ نہیں اگر وہ جماعت کی جانب سے ذبح کیجائے اگرچہ بہت لوگ ہوں اور اس قول والے پھر دو فریق ہوئے ہیں ایک فرقہ نے کہا کہ کافی نہیں ہوتی ایک بکری مگر یہ کہ ہوں وہ لوگ جنکی جانب سے اوسکی قربانی کی جائے ایک گھر والے اور ایک فرقہ نے کہا کہ وہ کفایت کرتی ہے خواہ وہ لوگ جنکی طرف سے اوسکی قربانی کی گئی ہو ایک گھر والے ہوں یا بہت سے گھروں والے اسلیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کی مینڈھے کی تمام امت کیطرف سے اور وہ متعدد گھروں والے ہیں. پس اگر یہ آپ کے بعد کے لوگوں کے لئے ثابت ہو تو وہ کفایت کریگا اون تمام کیطرف سے کہ کفایت کی اوس نے اونکی بوجہ ذبح کرنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس ثابت ہوا اس سے قول اون لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ قربانی کی جاسکتی ہے اوسکی ایک گھر والوں اور دوسروں کی طرف سے پھر ہوئی گفتگو اس قول کے مالک اور اوس فریق کے درمیان جو مخالف ہے ان دونوں قولوں کا اور کہتا ہے کہ بکری ایک سے زائد کی طرف سے کفایت نہیں کرتی اور جاتا ہے اسطرف کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو ثابت ہوا جسکے ساتھ پہلے دونوں فرقوں نے اپنے اقوال پر استدلال کیا وہ منسوخ یا مخصوص ہے پس منجملہ اسکے جو اسپر دلالت کرتا ہے یہ بات ہے کہ مینڈھا جبکہ کفایت کرتا ہے ایک سے زائد سے نہ اس میں اونکی یقین ہے اور نہ کوئی عدد تو ہوتی گائے اور اونٹ زیادہ لائق اسکے کہ ہوں وہ ایسے (مانند بکری کی) کہ کفایت کرتے ہوں ایک سے زیادہ کیطرف سے نہ اونکی تعیین ہو اور نہ کوئی شمار یہ بیشک روایت کرچکے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ جو دلالت کرتی ہے اسکے خلاف پر اون روایات میں سے جو ہم نے اس بات سے پہلے باب میں بیان کیں کہ آپ کے صحابہؓ نے آپ کے ساتھ اونٹ سات آدمیوں کیطرف سے ذبح کئے اور گائیں (بھی) سات کی طرف سے اور تھا یہ فعل صحابہ کے نزدیک اس غرض سے کہ واقف کردیں آپ اونکو اس پر کہ گائے اور اونٹ میں سے کوئی اوس قدر لوگوں سے زیادہ کیطرف کفایت نہیں کرتا جتنوں کی طرف سے میں نے آج ذبح کیا اور یہ روایات اوسے بطور تواتر ثابت ہیں **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلمہ بن کہیل نے انہوں نے روایت کی حجیہ بن عدی اور عبداللہ بن سخبرہ اور مالک بن جویریث سے سلمہ بن کہیل کے گمان کے مطابق کہ ایک شخص نے خریدا ایک گائے کو قربانی کے لئے پس بچہ دیدیا اوس نے تو دریافت کیا انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کیا میں اس گائے کی بجائے اور دوسری گائے ذبح کروں) تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں اور لیکن ذبح کراو سکو اور اوسکے بچہ کو قربانی کے دن سات آدمیوں کی طرف سے (قولہ) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِثْلِهٖ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ يَقُوْلُوْنَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ **ح** وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ **حَدَّثَنَا**

ربيع المؤذن قال ثنا خالد بن عبد الرحمن حدثنا ابن ابي ذئب عن يزيد بن عبد الله بن قسيط عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن أناس من أصحاب النبي صلى الله عليه وآله وسلم مثله **فلما** جعلت البقرة عن سبعة وكان ذلك مما قد وقف عليه ولم يجعل لنا أن نعدو ذلك الى ما هو اكثر منه كانت الشاة أحرى أن لا تجزئ عن اكثر مما تجزئ عنه البقرة من ذلك **فلما** ثبت ان الشاة لا تجزئ عن اكثر من سبعة انتفى بذلك قول من قال انها تجزئ عن جميع من ذبحت عنه ممن لا وقت لهم ولا عدد ولا يجاوز الى غيره وثبت ضده وهو قول من قال ان الشاة لا تجزئ الا عن واحد **فقال** قائل انا انما جعلنا الشاة تجزئ عن اكثر مما تجزئ عنه البقرة والجزور لان الشاة افضل منهما **فقيل** له ولم قلت ذلك وما دليلك عليه **وقد** روي عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم ما قد حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا ابو بكر الحنفي قال ثنا عبد الله بن نافع عن ابيه عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان يضحي بالجزور وبالكبش اذا لم يجد جزورا **فاخبر** عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما في هذا الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان يضحي بالجزور اذا وجده وذلك دليل على انه كان يدع ما سواه مما يضحى به من البقر والغنم وهو قادر عليه ويضحي بالشاة اذا لم يقدر على الجزور فذلك دليل على ان الجزور كان عنده افضل من الشاة **وقد** رأينا الهدايا في الحج جعل للبدن سنة بينها من الفضل ما لم يجعل للشاة فجعلت البدنة مما يشترك فيها الجماعة فيهدونها عن قرانهم ومتعتهم ولم تجعل الشاة كذلك

(**ترجمہ**) حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے انہوں نے روایت کی حجاج سے انہوں نے زہیر بن جیب سے انہوں نے مغیرہ بن جندب سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مؤمل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی منصور سے انہوں نے ربعی سے کہا تھے اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے تھے کہ گائے (کفایت کرتی ہے) سات کی طرف سے **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی ابو حصین سے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی ابو حصین سے انہوں نے خالد بن سلمہ سے انہوں نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا گائے کفایت کرتی ہے سات سے **حدیث** بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے روایت کی یزید بن عبد اللہ بن قسیط سے انہوں نے محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے انہوں نے چند حضرات سے منجملہ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوسکی مثل پس جبکہ ٹھیری گائے سات آدمیوں کی طرف سے اور ہے یہ عدد اوس قبیلہ سے کہ ٹھیرا دیا ہو گیا اسی پر اور ہمکو یہ جائز نہیں کہ تجاوز کریں اس عدد سے زیادہ کیطرف تو ہو تی بکری زیادہ لائق اسکے کہ نہ کفایت کرے اوس مقدار کی زائد سے کہ جتنی مقدار سے گائے کفایت کرتی ہے پس جبکہ ثابت ہوئی یہ بات کہ بکری سات سے زیادہ

سے کافی نہین تونفی ہوگئی اس سے اوسکے قول کی جو کہتا ہے کہ بکری تمام اون لوگون کیطرف سے کافی
ہوتی ہے جنکی طرف سے وہ ذبح کی جائے بلاتعیین اشخاص اور بلاتعیین عدد کہ اونکے غیر کے طرف تجاوز
نہ ہوسکے ۔ اور اوسکی ضد ثابت ہوئی اور وہ اوس شخص کا قول ہے جسنے کہا کہ بکری ایک سے
زیادہ کی طرف سے کافی نہیں ہوتی ۔ پھر کہا ایک کہنے والے نے کہ ہم نے بکری کو جو ایک سے زیادہ کی طرف سے کافی کہا ہے
جس سے گائے کافی ہوتی ہے (اور وہ سات ہے) سو اوسکی وجہ یہ ہے کہ بکری اون دونون (گائے اور اونٹ)
سے بہتر ہے تو اوسکو جواب دیا گیا کہ تم نے یہ کیون کہا اسکی تمہارے پاس کیا دلیل ہے (کہ بکری افضل ہے)
حالانکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو یون منقول ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر حنفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن نافع نے انہون نے روایت کی اپنے
باپ سے انہون نے ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ذبح کیا کرتے تھے اونٹ اور مینڈھا او وقت
کہ نہ پاتے آپ اونٹ **پس خبر دی** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس حدیث میں یہ کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم جب تک اونٹ پاتے تھے تب تک اُن ہی کو ذبح کرتے تھے اور یہ دلیل ہے اسپر کہ آپ چھوڑ
تے تھے اونٹ کے ماسوا گائے اور بکری کو باوجودیکہ آپ اوسپر قادر ہوتے تھے اور قربانی کرتے تھے بکری
کی جب قدرت نہ پاتے تھے اونٹون پر پس یہ دلیل ہے اسپر کہ اونٹ آپکے نزدیک بکری سے بہتر تھے اور جبکہ
دیکھا ہم نے حج کے اندر ہدی کو کہ اونٹ کو اوس میں وہ فضیلت دی گئی ہے جو بکری کو نہیں دی گئی چنانچہ اونٹون
میں ایک جماعت کے شریک ہونیکی اجازت دی گئی ہے کہ ہدی کرکے لیجا سکتے ہین لوگ اوسکو اپنے قران اور تمتع
سے اور بکری ایسی نہیں قرار دی گئی **فیما** رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ اِبَاحَتِہٖ
اِلْاِشْتِرَاکَ فِی الْھَدْیِ اِذَا کَانَ جَزُوْرًا **مَا** حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَھْدٰی مِائَۃَ بَدَنَۃٍ وَاَشْرَکَ
عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ ثُلُثِہَا **حَدَّثَنَا** اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَیْفَۃَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ
عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَاقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَبْعِیْنَ بَدَنَۃً وَاَشْرَکَ
بَیْنَہُمْ فِیْہَا **فَلَمَّا** کَانَتِ الشِّرْکَۃُ جَائِزَۃً فِی الْجَزُوْرِ مُبَاحَۃً فِی الْھَدْیِ وَغَیْرَ مُبَاحَۃٍ فِی الشَّاۃِ ثَبَتَ
بِذٰلِکَ اَنَّ الشَّاۃَ اِنَّمَا عُدِلَتْ بِجُزْءٍ مِنَ الْجَزُوْرِ **فَقَدْ** ذَکَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
وَسَلَّمَ فِی الْبَابِ الَّذِیْ قَبْلَ ھٰذَا اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَہٗ اِنَّ عَلَیَّ بَدَنَۃً وَقَدْ عَزَّتْ عَلَیَّ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَجْعَلَ مَکَانَہَا
سَبْعًا مِنَ الْغَنَمِ **فَدَلَّ** ذٰلِکَ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا اَیْضًا **وَقَدْ** رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَیْضًا
مَا یُوَافِقُ ھٰذَا الْمَعْنٰی **حَدَّثَنَا** اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ
جَمْرَۃَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَمَّا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْھَدْیِ فَقَالَ جَزُوْرًا وَبَقَرَۃً اَوْ شِرْکٌ
فِیْ دَمٍ **حَدَّثَنَا** سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْ جَمْرَۃَ قَالَ
سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَقُوْلُ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ **فَاَخْبَرَ** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُمَا اَنَّ الْجُزْءَ مِنَ الْجَزُوْرِ یَعْدِلُ الشَّاۃَ فِیْمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْھَدْیِ **وَقَدْ** رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ

صلى الله عليه وسلم ايضا ما يدل على فضل الجزور على البقرة وعلى فضل البقرة على الشاة **حدثنا** يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب عن ابي عبد الله الاغر عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا كان يوم الجمعة كان على كل باب من ابواب المسجد ملائكة يكتبون الاول فالاول فاذا جلس الامام طووا الصحف وجلسوا يستمعون الذكر فمثل المهجر كمثل الذي يهدي بدنة ثم كالذي يهدي بقرة ثم كالذي يهدي الكبش ثم كالذي يهدي الدجاجة ثم كالذي يهدي البيضة **حدثنا** محمد بن خزيمة وفهد قالا ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني ابن الهاد عن ابن شهاب عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول مثل المهجر الى الصلوة كمثل الذي يهدي بدنة ثم الذي جاء على اثره كمثل الذي يهدي البقرة ثم الذي على اثره كمثل الذي يهدي الكبش ثم الذي على اثره كمثل الذي يهدي الدجاجة ثم الذي على اثره كمثل الذي يهدي البيضة **حدثنا** اسمعيل بن يحيى المزني قال ثنا محمد بن ادريس الشافعي قال ثنا سفيان عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة رضي الله عنه فذكر نحوه -

حدثنا ابن ابي داود قال ثنا محمد بن المنهال قال ثنا يزيد بن زريع قال ثنا روح بن القاسم عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مثله **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا حماد بن سلمة عن محمد بن اسحق عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه قال سمعت ابا سعيد الخدري رضي الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فذكر مثله **فلما** جعل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم المهجر في افضل الاوقات كالمهدي بدنة والمهجر في افضل الاوقات كالمهدي بدنة والمهجر في الوقت الذي بعده كالمهدي بقرة والمهجر في الثالث كالمهدي كبشا **ثبت** بذلك ان افضل ما يهدى الجزور ثم البقرة ثم الكبش **فلما** كانت البدنة اعظم ما يهدى ثبت انها اعظم ما يضحى به **ولما** كانت باتفاقهم لا تجزئ في الاضحية عما فوق السبعة كانت الشاة احرى ان لا تجزئ عن ذلك **ولما** انتفى ان تجزئ الشاة عما فوق السبعة ثبت انها لا تجزئ الا عن خاص من الناس **وقد** اجمعوا على انها مجزئة عن الواحد واختلفوا فيما هو اكثر منه فلا يدخل فيما قد ثبت له حكم الخصوصية الا ما قد اجمعوا على دخوله فيه فثبت بما ذكرنا انه لا يجوز ان يضحى بالشاة الواحدة عن اثنين ولا عن اكثر من ذلك وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمة الله عليهم اجمعين ٥

(ترجمہ) پس منجملہ اون کے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہیں اور اون میں ساح ٹہیرانا ہے شرکت کو ہدی کے اندر جبکہ وہ اونٹ ہوں وہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی جعفر بن محمد سے انہوں

اپنے باپ سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدی لے گئے سو اونٹ اور شریک کیا حضرت علی کو اونکی تہائی میں حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی ابو زبیر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا ہانک لے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ستر اونٹ اور شریک کیا اونکو باہم اونکے اندر پس جبکہ اونٹوں میں شرکت جائز اور ہدیوں میں مباح ہوئی اور بکری میں غیر مباح تو اس سے ثابت ہوا کہ بکری سوا اسکے نہیں کہ برابر اونٹوں کے ایک جزکے اور بیشک ذکر کر چکے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس سے پہلے باب میں یہ کہ ایک شخص سے آپ نے فرمایا کہ مجھ پر اونٹ لازم ہے اور وہ مجھکو نہیں ملا پس حکم دیا آپنے اوسکو یہ کہ لاوے وہ بجائے اوسکی سات بکریاں پس دلالت کی اس نے بھی اوپر جو ہم ذکر کر چکے اور بیشک روایت کیا گیا ہے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ سے بھی وہ جو موافق ہے اس معنے کو حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی ابو حمزہ سے کہا دریافت کیا گیا ابن عباس سے ما استیسر من الھدی کے بارہ میں کہ کیا مراد ہے اس سے تو انہوں نے جواب دیا کہ اونٹ اور گائے یا حصہ کسی جانور میں انسے حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے روایت کی ابو حمزہ سے کہا سنا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے پس ذکر کیا اسکی مثل پس خبر دی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے اسکی کہ اونٹ کا ایک حصہ برابر ہے بکری کے ما استیسر من الھدی میں اور بیشک روایت کیا گیا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نیز وہ جو دلالت کرتا ہے بہتر ہونے پر اونٹوں کے گایوں سے اور بہتر ہونے پر گایوں کے بکریوں سے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو عبد اللہ اغر سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ہوتا ہے دن جمعہ کا تو ہوجاتے ہیں مسجد کے تمام دروازوں پر فرشتے لکھتے رہتے ہیں (لوگونکو) باترتیب پہلے کو پھر دوسرے کو پھر تیسرے کو پس جب بیٹھ جاتا ہے امام خطبہ پڑہنے کے لئے تو لپیٹ لیتے ہیں وہ کتابونکو اور بیٹھ جاتے ہیں سنتے رہتے ہیں ذکر خداوندی پس مثال اوس شخص کی جو پہلے جانے والا ہے نماز جمعہ کے لئے (دوسروں سے) مثال اوسکی ہی جو ہدی لے جانے (حج میں) اونٹ کی پھر اوس کی مثال ہے جو ہدی لے جاتے گائے کی پھر اونکی مثال ہے جو ہدی لے جاتے مینڈھے کی پھر اوسکی مثال ہے جو ہدی لے جائے مرغی کی پھر اوسکی مثال ہے جو ہدی لے جائے انڈے کی حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے اور فہد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن ہاد نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو ہریرۃ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے مثال اوسکی جو سبقت کرنیوالا ہے نماز کیطرف اوسکی سی ہے جو ہدی لے جاتا ہے اونٹ کی پھر اوسکی سی جو ہدی لے جائے گائے کی پھر اوسکے بعد جو آئے اوسکی مثال اوس شخص کی سی ہے جو ہدی لیجائے مینڈھے کی پھر وہ جو اوسکے بعد میں آئے اوسکی مانند ہے جو ہدی لیجائے مرغی کی پھر جو اوسکے بعد آئے اوسکی مثال

اوسکی سی ہے جو ہدی لیجاتے انڈے کی حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن یحییٰ مزنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہون نے روایت کی زہری سے انہون نے سعید بن مسیبؒ سے انہون نے ابوہریرہؓ سے پس ذکر کیا اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن منہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن قاسم نے انہون نے روایت کی علاؤ بن عبدالرحمن سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے ابوہریرہؓ سے انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن منہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہون نے روایت کی محمد بن اسحاق سے انہون نے علا بن عبدالرحمن سے انہون نے اپنے باپ سے کہا سنا مین نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہر ذکر کیا اوسکی مثل پس جبکہ قرار دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس شخص کو جو بہتر اوقات نماز مین سب سے پہلے آوے مانند اوسکی جو ہدی نہ بناوے اونٹ کی اور اوسکے بعد آنیوالیکو مانند اوسکی جو ہدی بناوے گائی کو اور تیسرے وقت آنیوالے کو مانند ہدی لے جانے والے بہیڑ کی تو ثابت ہوا اس سے یہ کہ سب سے بہتر اون جانورون کا جنکو ہدی بنایا جاتا ہے اونٹ ہے پہر گائے پہر مینڈہا پس جب بدنہ (اونٹ اور گائے) سب سے بہتر اون جانورون کا ہوا جنکو ہدی بنایا جاتا ہے تو ثابت ہوا یہ کہ وہ بہتر اون جانورون کا (بہی) ہے جنکو قربانی میں ذبح کیا جاتے اور جبکہ یہ بالاتفاق ثابت ہوا کہ (گائے) قربانی سات آدمیوں سے زیادہ سے کافی نہیں تو بکری زیادہ مناسب ہے کہ نہ کافی ہو سات سے زیادہ سے اور جبکہ یہ بات ثابت ہوئی کہ بکری سات پر زیادہ سے کافی ہو تو ثابت ہوا یہ کہ وہ مخصوص تعداد لوگون سے کافی ہوتی ہے اور اسپر تو تمام کا اتفاق ہے کہ بکری ایک شخص کیطرف سے کافی ہو جاتی ہے اور اگر اوس سے زیادہ آدمی ہون تو اونکی طرف سے بکری کے کافی ہونے میں اونکا اختلاف ہے پس نہیں داخل ہو سکتی اوس چیز میں کہ ثابت ہو چکی ہو اوسکے واسطے حکمی خصوصیت مگر وہ مقدار کہ اتفاق کیا ہو انہون نے اوسکے داخل ہونیپر لہذا اس بیان سے ثابت ہوا کہ ایک بکری کو قربانی کرنا جائز نہیں دو یا زیادہ کیطرف سے اور یہ ہی قول امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا ہے :۔

بَابُ مَنْ اَوْجَبَ ضَحِيَّةً فِيْ اَيَّامِ الْعَشْرِ اَوْ عَزَمَ عَلٰى اَنْ يُّضَحِّيَ هَلْ لَهٗ اَنْ يَّقُصَّ شَعْرَهٗ اَوْ اَظْفَارَهٗ

باب اوس شخص کے بیان میں جسنے لازم کیا اپنے اوپر قربانی کو عشرہ ذی الحجہ میں یا قصد کی قربانی کا کیا اوسکیلئے جائز ہے کہ لیوے اپنے بال یا کترے ناخن

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتِ الْبَزَّارُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ حَتّٰى يُضَحِّيَ **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ قَالَ اللَّيْثُ قَدْ

جاء هذا والاكثر الناس على غيره **قال** ابو جعفر فذهب قوم الى هذا الحديث فقلدوه وجعلوه اصلا **و**
خالفهم فى ذلك آخرون فقالوا لا بأس بقص الاظفار والشعر فى ايام العشر لمن عزم على ان يضحى و
لمن لم يعزم على ذلك **واحتجوا** فى ذلك بما قد ذكرناه فى كتاب الحج عن عائشة رضى الله عنها
انها قالت كنت افتل قلائد هدى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فيبعث بها ثم يقيم فينا حلالا لا
يجتنب شيئا مما يجتنبه المحرم حتى يرجع الناس **ففى** ذلك دليل على اباحة ما قد خطره الحديث
الاول ومجئ حديث عائشة رضى الله عنها احسن من مجئ حديث ام سلمة رضى الله عنها لانه جاء
مجيئا متواترا وحديث ام سلمة فلم يجئ كذلك بل قد طعن فى اسناد حديث مالك فقيل انه موقوف
على ام سلمة رضى الله عنها (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے بشر بن ثابت بزار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے عمرو
بن مسلم سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ
سلم سے کہ آپنے فرمایا جو دیکھے تم میں سے ذی الحج کا چاند اور ارادہ کرے قربانی کرنیکا تو نہ لے اپنے بال اور نہ
ناخن یہانتک کہ قربانی کر چکے **حدیث** بیان کی ہم سے ربیع جیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے انہوں نے روایت کی خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں
نے عمرو بن مسلم سے کہ انہوں نے کہا خبر دی مجھکو سعید بن مسیب نے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم پھر ذکر کیا اوسکی مثل کہا لیث نے بیشک ثابت ہوا یہ اور اکثر لوگ اسکے خلاف پر ہیں **ابو جعفر** نے کہا پس گیا
ایک گروہ اس حدیث کیطرف پس انہوں نے اسکی تقلید کی اور اسیکو اصل قرار دیا اور مخالفت کی اس میں اونکی
دوسروں نے اور کہا کہ نہیں ہے کوئی مضایقہ ناخن اور بالوں کے کترنے میں عشرہ کے اندر اوس شخص کے لئے جنے
قصد مصمم کرلیا ہو اور اوسکے لئے جنے قصد نہ کیا ہو اور استدلال کیا انہوں نے اسکے اندر اوس حدیث سے کہ ذکر کر
چکے ہم اوسکو حضرت عائشہ رض سے کتاب الحج میں کہ انہوں نے کہا تھی میں بٹتی تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ہدی کے گلوں کی رسیاں پس آپ روانہ کردیتے تھے اونکو پھر ٹھیرے رہتے تھے آپ ہمارے اندر حلال
کہ نہیں پرہیز کرتے تھے کسی چیز سے اون چیزوں میں سے کہ پرہیز کرتا ہے اوس سے محرم یہانتک کہ لوٹ آتے
لوگ پس اس میں دلیل ہے مباح ہونے اوس چیز پر کہ نا جائز کیا اوسکو پہلی حدیث نے اور آنا حدیث عائشہ
رضی اللہ تعالے کا زیادہ بہتر ہے درود حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کیونکہ وہ وارد ہوئی ہے بطور تواتر اور حدیث
ام سلمہ رضی اللہ عنہا پس اسطرح وارد نہیں ہوئی بلکہ حدیث مالک کے اسناد میں طعن کیا گیا ہے پس کہا گیا ہے
کہ وہ موقوف ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر (قولہ) **حدثنا** ابراهيم بن مرزوق قال ثنا عثمان بن
عمر بن فارس قال اخبرنا مالك عن عمرو بن مسلم عن سعيد بن المسيب عن ام سلمة رضى الله
عنها ولم ترفعه قالت من رأى هلال ذى الحجة واراد ان يضحى فلا يأخذن من شعره ولا من اظفاره
حتى يضحى **حدثنا** يونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرنى مالك عن عمرو بن مسلم عن
سعيد بن المسيب عن ام سلمة رضى الله عنها مثله ولم ترفعه **فهذا** هو اصل الحديث عن ام سلمة

رضى الله عنها فهذا حكم هذا الباب من طريق الآثار **واما** النظر فى ذلك فانا قد رأينا الاحرام يحظر اشياء مما قد كانت كلها قبله حلالا منها الجماع والقبلة وقص الاظفار وحلق الشعر وقتل الصيد فكل هذه الاشياء تحرم بالاحرام واحكام ذلك مختلفة فاما الجماع فمن اصابه فى احرامه فسد احرامه وما سوى ذلك لا يفسد اصابته الاحرام فكان الجماع اغلظ الاشياء التى يحرمها الاحرام ثم رأينا من دخلت عليه ايام العشر وهو يريد ان يضحى ان ذلك لا يمنعه من الجماع فلما كان ذلك لا يمنعه من الجماع وهو اغلظ ما يحرم بالاحرام كان احرى ان لا يمنع مما دون ذلك فهذا هو النظر فى هذا الباب ايضا وهو قول ابى حنيفة وابى يوسف ومحمد رحمة الله عليهم اجمعين **وقد** روى ذلك ايضا عن جماعة من المتقدمين **حدثنا** يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرنى ابن ابى ذئب **ح** وحدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا ابن ابى ذئب عن يزيد بن عبد الله بن قسيط ان عطاء بن يسار وابا بكر بن عبد الرحمن بن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا ابن ابى ذئب عن يزيد بن عبد الله بن قسيط ان عطاء بن يسار وابا بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام وابا بكر بن سليمن كانوا لا يرون بأسا ان يأخذ الرجل من شعره ويقلم اظفاره فى عشر ذى الحجة **وقد** احتج فى ذلك ايضا بعض اصحابنا بما حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرنى ابن ابى ذئب عن عثمان بن عبيد الله بن رافع عن عبد الرحمن بن هرمز عن محمد بن ربيعة قال رأيت عمر بن الخطاب رضى الله عنه طويل الشارب وذلك بذى الحليفة وانا على ناقتى وانا اريد الحج فامرنى ان اقص من شاربى ففعلت **ولا حجة** عندنا فى هذا لانه لا يريد ان يضحى اذا كان يريد الحج فلا حجة فى هذا على اهل المقالة الاولى لانهم انما يمنعون من ذلك من اراد ان يضحى وحجة اخرى تدفع هذا الحديث ان تكون فيه حجة عليهم وذلك انه لم يذكر ان ذلك كان فى عشر ذى الحجة او قبل ذلك

(ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن عمر بن فارس نے کہا خبر دی ہمکو مالک نے انہوں نے روایت کی عمرو بن مسلم سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور نہیں مرفوع کیا انہوں نے اوس حدیث کو کہا جو شخص دیکھے ذی الحج کے چاند کو اور قصد کرے قربانی کرنے کا تو چاہئے کہ نہ لیوے اپنے بال اور نہ اپنے ناخن یہانتک کہ قربانی سے فارغ ہو جائے **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو مالک نے انہوں نے عمرو بن مسلم سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اوسکی مثل اور نہ رفوع کیا اوس کو **پس** یہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی اصل حدیث ہے اور یہ تقریر اس باب کی ہے بطور احادیث اور رہا غور و فکر اسکے اندر سو اوسکا مقتضا یہ ہے کہ ہم نے دیکھا احرام کو کہ حرام کر دیتا ہے اون تمام چیزوں کو کہ ہوتی ہیں اوس سے پہلے حلال مثلاً ہمبستری اور بوسہ لینا اور کترنا ناخنوں کا اور مونڈنا بالوں کا اور قتل کرنا شکار کا پس یہ تمام اشیاء حرام ہو جاتی ہیں بوجہ احرام کے اور ان میں سے ہر ایک کے احکام مختلف ہیں پس ہمبستری تو جو شخص مرتکب ہو اوسکا اپنے احرام میں تو فاسد ہو جاتا ہے اوسکا احرام اور اسکے ماسوا کا بجا لانا احرام کو فاسد

نہیں کرتا لہذا اہونی ہم بستری زیادہ قبیح اون اشیاء کی کہ حرام کردیتا ہے اونکوا حرام پہر دیکہا ہم نے اوس شخص کو کہ داخل ہوں اوسپر دن عشرہ کے اور وہ ارادہ کرتا ہو قربانی کرنیکا تو یہ (قصد) اوسکو ہم بستری سے منع نہیں کرتا پس جبکہ یہ منع نہیں کرتا ہم بستری کو حالانکہ وہ اون تمام اشیاء میں زیادہ بُری چیز ہے جو احرام کی وجہ سے حرام ہوجاتی ہیں تو بدرجہ اولی یہ بات ہوگی کہ نہ منع کریگا (یہ قصد) اون امور کو جو کم ہیں ہم بستری سے پس اسباب کے اندر نظر غور بہی اسیکو تقاضا کرتی ہے اور یہ ہی قول امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے اور متقدمین کی ایک جماعت سے بہی یہ ہی مروی ہے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبردی مجھکو ابن ابی ذئب نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں روایت کی یزید بن عبداللہ بن قسیط سے کہ عطاء بن یسار اور ابو بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام اور ابو بکر بن سلیمان تھے نہیں خیال کرتے تھے کوئی مضایقہ اس میں کہ لیوے آدمی اپنے بال اور کترے اپنے ناخن عشرہ ذی الحجہ میں اور اس بارہ میں ہمارے بعض اصحاب نے اوس حدیث سے بہی استدلال کیا ہے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبردی ہمکو ابن وہب نے کہا خبردی مجھکو ابن ابی ذئب نے انہوں نے روایت کی عثمان بن عبیداللہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے عبدالرحمن بن ہرمز سے انہوں نے محمد بن ربیعہ سے کہا دیکہا مجھکو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بڑی مونچھوں والا اور بہ مقام ذوالحلیفہ میں اس حال کہ میں اپنی اونٹنی پر تہا اور میں قصد کرتا تہا حج کا پس حکم دیا آپنے مجھکو یہ کہ کتروں میں اپنے بال پس میں نے ویسا ہی کیا اور ہمارے نزدیک اس میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ انہوں نے ارادہ نہیں کیا تہا قربانی کرنیکا جسوقت کہ ارادہ کیا تہا حج کا لہذا کوئی دلیل نہیں اسمیں پہلے قول والوں پر کیونکہ وہ لوگ بجز اسکے نہیں کہ منع کرتے ہیں (بال اور ناخن کترنے سے) اسکو جو قصد کرے قربانی کا اور ایک دلیل اور ہے جو دفع کرتی ہے حدیث کو اونپر حجت ہونے سے اور وہ یہ کہ (اوس میں) یہ ذکر نہیں ہوا کہ یہ (واقعہ) عشرہ ذی الحجہ میں ہوا یا اوس سے پہلے

بَابُ الذَّبْحِ بِالسِّنِّ وَالظُّفُرِ

باب دانت ناخن سے ذبح کرنیکے بیان میں

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَا جَمِيعًا عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُرِّيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ثَعْلَبٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اُرْسِلُ كَلْبِي فَيَأْخُذُ الصَّيْدَ فَلَا يَكُونُ مَعِي مَا يُذَكِّيهِ اِلَّا الْمَرْوَةُ وَالْعَصَا فَقَالَ اَمِرَّ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى اَنْ اَبَاحُوا مَا ذُبِحَ بِالسِّنِّ وَالظُّفُرِ الْمَنْزُوعَيْنِ وَغَيْرِ الْمَنْزُوعَيْنِ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَكَرِهُوا مَا ذُبِحَ بِهِمَا اِذَا كَانَا غَيْرَ مَنْزُوعَيْنِ وَاَبَاحُوا مَا ذُبِحَ بِهِمَا اِذَا كَانَا مَنْزُوعَيْنِ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ

بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى قَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَتِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفْرَ وَسَاُخْبِرُكَ اَمَّا الظُّفْرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَاَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّا نَرْجُوْا اَوْ نَخْشٰى اَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْا اِلَّا السِّنَّ وَالظُّفْرَ (**قولہ**) (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر اور روح بن عبادہ نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے دونوں نے کہا کہ روایت کرتے ہیں ہم سماک بن حرب سے اور انہوں نے مری بن قطری سے یہ ایک شخص ہے قبیلہ بنی ثعلب کا وہ روایت کرتے ہیں عدی بن حاتم سے کہا عرض کیا میں نے ای رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم چھوڑوں میں اپنا کتا پس پکڑے وہ شکار کو اور نہ ہو میرے پاس وہ شئی جو ذبح کر سکے اوسکو سوا پتھر اور لاٹھی کے تو آپنے فرمایا بہا دے خون جس چیز سے چاہے اور لے نام خدا تعالے کا **ابو جعفر نے** کہا پس گیا ایک گروہ اسطرف کے مباح کیا انہوں نے اوس جانور کو جو ذبح کیا گیا ہو دانت یا ناخن سے جو (بدن انسان سے) علیحدہ ہوں یا علیحدہ نہ ہوں اور استدلال کیا انہوں نے اسمیں اوس حدیث سے (جو ابہی مذکور ہوئی) اور مخالفت کی اس میں دوسروں نے اور مکروہ بیان کیا اوس جانور کو جو ذبح کیا گیا ہو اون دونوں سے جبکہ وہ (بدن انسان سے) علیحدہ نہ ہوں اور اگر علیحدہ ہوں تو اونسے ذبح کئے ہوئے جانور کو انہوں نے مباح بتلایا اور استدلال کیا انہوں نے اس میں اوس حدیث سے جو بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح اور سعید بن عامر نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی سعید بن مسروق سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے کہ انہوں نے عرض کیا اسے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بیشک ہم ملاقات کرنیوالے ہیں دشمن سے کل اور نہیں ہے ہمارے پاس چھری آپنے فرمایا جو چیز بہادے خون اور لے تو اوپر نام خدا تعالے کا تو کہا اوسکو نہیں ہے دانت اور ناخن (آلۂ ذبح) اور میں (اسکی وجہ) تمکو بتلاتا ہوں کہ ناخن تو چھری حبشہ کی ہے اور رہا دانت سو وہ ہڈی ہے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھہ سے سفیان ثوری نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے عرض کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بیشک ہم امیدمیں رہتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ (کسو وقت) پالیں دشمن (شکار) کو اور نہیں رہتی (ہمیشہ) ہمارے پاس چھری تو کیا ہم بانس سے ذبح کر دیا کریں تو آپنے فرمایا کہ

یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

جو شئے بہاوے خون اور ذکر کیا جائے نام خدا تعالیٰ اوسپر پس کھاؤ اوسکو سوا دانت اور ناخن کے +

ففی هذا الحدیث اخراج النبی صلی الله علیه وآله وسلم السن والظفر مما اباح الذکاة به فاحتمل ان یکون ذلك علی المنزوعین واحتمل ان یکون علی المنزوعین وغیر المنزوعین فان کان ذلك علی المنزوعین فهما اذا کانا غیر منزوعین احری ان یکونا کذلك وان کان ذلك علی غیر المنزوعین فلیس فی ذلك دلیل علی حکم المنزوعین فی ذلك کیف هو فلما احاط العلم بوقوع النهی فی هذا علی غیر المنزوعین ولم یحط العلم بوقوعه علی المنزوعین وقد جاء حدیث عدی الذی ذکرناه مطلقا اخرجنا منه ما احاط العلم باخراج حدیث رافع ایاه منه وترکنا ما لم یحط العلم باخراج حدیث رافع ایاه منه علی ما اطلقه حدیث عدی بن حاتم رضی الله عنه **وقد** روی عن ابن عباس رضی الله عنهما فی هذا ما قد حدثنا سلیمن بن شعیب قال ثنا الخصیب بن ناصح قال ثنا ابو الاشهب عن ابی رجاء العطاردی قال خرجنا حجاجا فصاد رجل من القوم ارنبا فذبحها بظفره فشووها فاکلوها ولم اکل معهم فلما قدمنا المدینة سألت ابن عباس رضی الله عنهما فقال لعلك اکلت معهم فقلت لا قال اصبت انما قتلها خنقا **حدثنا** ابراهیم بن مرزوق قال ثنا یعقوب بن اسحق قال ثنا سلم بن زریر عن ابی رجاء مثله **افلا تری** ان ابن عباس رضی الله عنهما قد بین فی حدیثه هذا المعنی الذی به حرم اکل ما ذبح بالظفر انه الخنق لان ما ذبح به فانما ذبح بکف لا بغیرها فهو مخنوق فدل ذلك ان ما نهی عنه من الذبح بالظفر هو الظفر المرکب فی الکف لا الظفر المنزوع وکذلك ما نهی عنه مع ذلك من الذبح بالسن فانما هو علی السن المرکبة فی الفم لان ذلك یکون عضا فاما السن المنزوعة فلا وهذا قول ابی حنیفة وابی یوسف ومحمد رحمة الله علیهم اجمعین **قولہ** (ترجمہ) پس اس حدیث میں خارج کردینا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سے دانت اور ناخن کو اون چیزوں میں سے کہ مباح کیا آپنے ذبح کرنیکو اونسے تو (اب) احتمال ہے کہ ہو یہ محمول اونپر جو علیحدہ ہوں (بدن سے) اور احتمال ہے کہ ہو محمول اونپر جو علیحدہ نہ ہوں یا ہوں (دونوں پر) اگر ہو وہ محمول علیحدہ کئے ہو ونپر تو جس صورت میں کہ وہ علیحدہ کئے ہوئے نہ ہوں تو زیادہ لائق ہے یہ کہ ہوں وہ اسطرح اور اگر ہو (وہ قول رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) محمول اون دانتوں اور ناخنو نپر جو علیحدہ کئے ہوئے نہ ہوں تو نہیں ہے اس میں کوئی دلیل اسپر کہ اگر وہ علیحدہ کئے ہوئے ہوں تو اونکا کیا حکم ہے اور جبکہ محیط ہوگیا علم اسکو کہ علیحدہ کئے ہوئے نہ ہوں تو نہیں ہے اس میں کوئی دلیل اسپر کہ اگر وہ علیحدہ کئے ہوتے ہوں تو اونکا کیا حکم ہے اور جبکہ محیط ہو گیا علم اسکو کہ علیحدہ نہ کئے ہوؤں سے ذبح کرنیکی ممانعت ہے اور نہیں احاطہ کیا علم نے علیحدہ کئے ہوؤں سے ذبح کرنیکی ممانعت کو اور بیشک وارد ہو چکی ہے حدیث عدی جسکو ہم ذکر کرچکے مطلق تو نکالدیا ہم نے اون اشیاء (آلات ذبح) میں سے اون چیزونکو کہ احاطہ کرچکا اونکا علم بوجہ خارج کردینے حدیث رافع کے اون دانتوں اور ناخنوں غیر علیحدہ کئے ہوؤنکو

اون (آلات ذبح) سے اور چھوڑ دیا ہم نے اونکو کہ نہیں محیط ہوا علم حدیث رافع کے اوسکو خارج کر دینے پر (آلات ذبح) میں سے موافق ابن حبشؓ کی کہ مطلق رکھا اوسکو حدیث عدیؓ بن حاتم نے اور بیشک روایت کیا گیا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسکے اندر وہ جو حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اشعث نے انہوں نے روایت کی ابو رجا عطاردی سے کہا نکلے ہم حج کرنے پس شکار کیا ایک شخص نے گروہ میں سے خرگوش کا پس ذبح کیا اوسکو اپنے ناخن سے پھر بھونا اوسکو پس کھایا انہوں نے اوسکو اور نہ کھایا میں نے اونکے ہمراہ پس جب آئے ہم مدینہ تو دریافت کیا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے تو انہوں نے فرمایا کہ شاید تو نے اونکے ساتھ کھایا ہوگا تو میں نے کہا نہیں انہوں نے فرمایا حق کو پہونچا تو اسکے سوا نہیں کہ مار ڈالا (شکاری نے) شکار کو گلا گھونٹ کر حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلم بن زریر نے انہوں نے روایت کی ابو رجا سے اوسکی مثل کیا تم نہیں دیکھتے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کر دیا اپنی حدیث میں اُس معنے کو جسکی وجہ سے حرام ٹہیرایا انہوں نے کہانے اوس جانور کو جو ذبح کیا گیا ہو ناخن سے کہ وہ گلا گھونٹنا ہے کیونکہ جو جانور ناخن سے ذبح کیا جاتا ہے پس بجز اسکے نہیں کہ وہ ہتیلی سے ذبح کیا جاتا ہے نہ کسی اور چیز سے لہذا وہ گلا گھونٹا ہوا پس دلالت کی اس نے اس امر پر کہ جس ناخن سے ذبح کرنیکو منع کیا گیا وہ وہ ناخن ہے جو ہاتھ میں لگا ہوا ہو نہ وہ ناخن جو اوس سے علیحدہ ہو اور اسی طرح اسکے ساتھ جس دانت سے ذبح کرنیکو منع کیا گیا وہ وہ دانت ہے جو منہ سے علیحدہ نہ ہوا ہو کیونکہ اوسکو کاٹنا کہتے ہیں اور جو دانت کہ علیحدہ کیا گیا ہو وہ ایسا نہیں ہے اور یہی قول امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے

بَابُ اَكْلِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ

باب بیان میں کہانے گوشتہائے قربانی کے بعد تین دن کے

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ يَوْمَ الْاَضْحٰى اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى اَنْ تَاْكُلُوْا نُسُكَكُمْ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَلَا تَاْكُلُوْهَا بَعْدَهَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى اَزْهَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْعِيْدَ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَحْصُوْرٌ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ لَا تَاْكُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ اَضَاحِيْكُمْ بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِذٰلِكَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُوْا مِنْهَا ثَلٰثًا يَعْنِيْ لُحُوْمَ الْاَضَاحِيْ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ

ثنا شعیب بن اللیث قال اخبرنا اللیث عن نافع عن ابن عمر رضی الله عنهما عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه کان یقول لا یاکل احدکم من لحم اضحیته فوق ثلثة ایام **فذهب** قوم الی هذا فحرموا لحوم الاضاحی بعد ثلثة ایام واحتجوا فی ذلک بهذه الآثار **وخالفهم** فی ذلک آخرون فلم یروا باکلها وادخارها باسا **واحتجوا** فی ذلک بما حدثنا یونس قال ثنا معن بن عیسی عن معاویة بن صالح عن ابی الزاهریة عن جبیر بن نفیر عن ثوبان قال ذبح رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اضحیته ثم قال یا ثوبان اصلح لحم هذه الاضحیة فما زلت اطعمه منها حتی قدم المدینة **حدثنا** ابراهیم بن مرزوق قال ثنا ابو عاصم قال ثنا شعبة عن جابر بن یزید عن الشعبی عن مسروق عن عائشة رضی الله عنها قالت ان کنا لنا کله بعد عشر بعنی لحوم الاضاحی **حدثنا** ابراهیم بن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدی قال ثنا زهیر بن محمد عن شریک بن ابی نمر عن عبد الرحمن بن ابی سعید الخدری عن ابیه وعمه قتادة ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال کلوا لحوم الاضاحی وادخروا۔

(ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرزاق نے انہوں نے روایت کی معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو عبید عبد الرحمن کے غلام سے کہ انہوں نے سنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے عید الضحیٰ کے دن ای لوگو بیشک نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ کہاؤ تم اپنی قربانیوں کے گوشت تین دن کے بعد لہذا نہ کہاؤ انکو بعد تین دن کے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجہسے عقیل نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے کہا حدیث بیان کی مجہسے ابو عبیدہ ازہر کے غلام نے کہا نماز پڑہی میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتہہ عید کی اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مقید تھے پس نماز پڑہی پہر خطبہ سنایا اور کہا کہ مت کہاؤ اپنی قربانیوں کے گوشت بعد تین دن کے کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا اسیطرح حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن صالح وحاظی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحاق بن یحیی کلبی نے انہوں نے سنے اپنے باپ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ کہاؤ اون میں سے تین روز یعنے قربانی کی گوشتوں میں سے حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن لیث نے کہا خبر دی ہمکو لیث نے انہوں نے روایت کی نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ نہ کہاوے کوئی تم میں کا اپنی قربانی کا گوشت زیادہ تین دن سے پس گیا ایک گروہ اسی طرف اور حرام قرار دیا گوشت قربانیوں کا بعد تین دن کے اور استدلال کیا انہوں نے اس میں ان احادیث سے (جو ذکر کی گئیں) اور مخالفت کی اونکی اسمیں دوسروں نے پس نہ دیکہا انہوں نے اونکے کہانے اور جمع کرنے میں

کوئی مضایقہ اور استدلال کیا انہوں نے اوس حدیث سے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معن بن عیسے نے انہوں نے روایت کی معاویہ بن صالح سے انہوں نے ابوزاہریہ سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے ثوبان سے کہا ذبح کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی قربانی کو پھر فرمایا اے ثوبان درست کر گوشت اس قربانی کا پس ہمیشہ کھاتا رہا میں گوشت اوسکا حتی کہ تشریف لائے آپ مدینہ معظمہ میں **حدیث** بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی جابر بن یزید سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا بیشک ہم تھے کہ کھاتے تھے گوشت قربانی کا بعد بیس روز کے **حدیث** بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن محمد نے انہوں نے روایت کی شریک سے جو بیٹے نمر کے ہیں انہوں نے روایت کی عبدالرحمن بن ابوسعید خدری سے انہوں نے اپنے باپ سے اور اپنے چچا قتادہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ گوشت قربانیوں کے اور ذخیرہ بناؤ (قولہ) **فاحتمل** اَنْ یَکُوْنَ اَحَدُ ھٰذَیْنِ الْمَعْنَیَیْنِ لِلَّذَیْنِ ذَکَرْنَا ھُمَا حُجَّۃً لِاَحَدِ ھٰذَیْنِ الْقَوْلَیْنِ نَاسِخًا لِلْمَعْنَی الْاٰخَرِ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِکَ **فَاِذَا** اِبْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ زَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنِی النَّابِغَۃُ بْنُ مُخَارِقِ بْنِ سُلَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنِّیْ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ اَنْ تَدَّخِرُوْھَا فَوْقَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فَادَّخِرُوْھَا مَا بَدَا لَکُمْ **حَدَّثَنَا** رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ **ح** وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ عَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ النَّابِغَۃِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ ھَانِیٍٔ عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُھَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ عَنْ زُبَیْدٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ **حَدَّثَنَا** فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ **ح** وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَا ثَنَا مُعَرِّفُ بْنُ وَاصِلٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ ثُمَّ ذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ **حَدَّثَنَا** اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ اللَّیْثِیُّ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ یَحْیٰی بْنِ حَبَّانَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ الْوَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حَدَّثَہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ (ترجمہ) پس ہو سکتا ہے کہ ہوں ایک معنے اون دونوں معنے سے جوان دونوں قولوں میں سے کسی کے لئے حجت ہوں منسوخ کرنیوالے دوسرے

ابن مرزوق زبیر

معنے کے لئے تو ہم نے اس میں غور کیا تو اچانک (یہ حدیث ملی) کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوارث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے علی
بن زید نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے نابغہ بن مخارق بن سلیم نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے
کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے بیشک میں نے منع کیا
تھا تمکو قربانیوں کے گوشت کا ذخیرہ بنانے سے تین سے زیادہ تک کے لئے پس (اب) ذخیرہ بناؤ جب
تک کے لئے چاہو حدیث بیان کی ہم سے ربیع مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے (تحویل)
اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے دونوں نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے روایت کی علی بن زید سے انہوں نے ربیعہ بن نابغہ سے انہوں نے
اپنے باپ سے انہوں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سے اوسکی مثل
حدیث بیان کی ہم سے یونس بن عبد الاعلیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی
مجھکو ابن جریج نے انہوں نے روایت کی ایوب بن ہانی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے مسروق بن اجدع
سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم
سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن خالد نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے انہوں نے روایت کی زبید سے انہوں نے محارب بن دثار سے
انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اوسکی
مثل حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے (تحویل) اور حدیث
بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے دونوں نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے معروف بن واصل نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے محارب بن دثار نے پھر ذکر کیا اوس اسناد کے
ساتھ اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے روایت کی علقمہ بن مرثد سے انہوں نے ابن
بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سے اوسکی مثل
حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے اسامہ
بن زید لیثی نے کہ محمد بن یحیٰ بن حبان نے خبر دی اونکو کہ واسع بن حبان نے خبر دی اونکو کہ ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اونسے بروایت رسول خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم اوسکی مثل (قولہ)
حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ایوب بن سلیمان بن بلال قال ثنا ابو بکر بن ابی اویس عن سلیمن
بن بلال عن عبد الرحمن بن عبد اللہ عن عطاء بن ابی رباح سمعہ یحدث عن جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہ انہم کانوا یاکلون الضحایا فی عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم ثلثا لا
یزیدون علیہا ثم ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم اذن لہم بعد ان یاکلوا ویتزودوا
حدثنا ابن قال ثنا علی بن معبد قال حدثنا عبد اللہ بن عمرو عن زید بن ابی انیسۃ عن عطاء

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نَحْوَہٗ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِیْعَۃَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ زُبَیْدٍ اَنَّ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ اَتٰی اَهْلَہٗ فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ قَصْعَۃَ ثَرِیْدٍ وَلَحْمٍ مِنْ لَحْمِ الْاَضَاحِیْ فَاَبٰی اَنْ یَاْکُلَہٗ فَاَتٰی قَتَادَۃَ بْنَ النُّعْمَانِ اَخُوْہُ فَحَدَّثَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَجِّ قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ اَنْ لَا تَاْکُلُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ وَاِنِّیْ اُحِلُّہٗ لَکُمْ فَکُلُوْا مِنْہُ مَا شِئْتُمْ **حَدَّثَنَا** ابْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ نُبَیْشَۃَ الْخَیْرِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا نَهَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ حَتّٰی تَسَعَکُمْ فَقَدْ جَاءَ اللّٰہُ بِالسَّعَۃِ فَکُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَاِنَّ هٰذِہِ الْاَیَّامَ اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ وَذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَمَالِکٌ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الضَّحَایَا بَعْدَ ثَلٰثٍ ثُمَّ اَذِنَ فِیْہِ فَقَالَ کُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا فَقَالَ عَمْرٌو وَقَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ قَالَ جَابِرٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَتَزَوَّدْنَا مِنْهَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ

(ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایوب بن سلیمان بن بلال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن ابی اویس نے انہوں نے روایت کی سلیمان بن بلال سے انہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے کہ سنا اونکو حدیث بیان کرتے ہوئے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ وہ لوگ کہا یا کرتے تھے قربانیوں کے (گوشت) بزمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تین روز تک کہ نہیں زیادتی کرتے تھے اونپر پھر بیشک رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد میں اونکو اجازت دی کہ کہاویں اور ذخیرہ بناویں (یا توشہ) **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی ابن معبد نے کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عمرو نے انہوں نے روایت کی زید بن ابی انیسہ سے انہوں نے عطا سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن خالد نے کہا خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے انہوں نے روایت کی ابو زبیر سے انہوں نے زبید سے کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے خبر دی اونکو کہ وہ آئے اپنے گھر میں پایا انکے پاس ایک پیالہ ثرید (طعام) کا کہ اوسمین گوشت (بھی) تھا قربانی کا پس انہوں نے کہانے سے انکار کردیا پھر آئے قتادہ بن نعمان کے پاس اونکے بہائی پس حدیث بیان کی اونسے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ کے سال فرمایا بیشک مین نے منع کیا تھا اس سے کہ کہاؤ تم قربانیوں کے گوشت زیادہ تین دنسے اور بیشک میں (اب) حلال کرتا ہوں اوسکو تمہارے واسطے پس کہاؤ تم اوس سے جب تک چاہو **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبد اللہ نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ابو ملیح سے انہوں نبیشۃ الخیر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے منع کیا تھا تمکو قربانیوں کے گوشت سے زیادہ تین دنسے یہانتک کہ کثیر ہوگیا وہ تم پر کیونکہ اللہ تعالے نے

لایا ہے فراخی تم پر پس کھاؤ اور ذخیرہ بناؤ کیونکہ یہ دن کھانے اور پینے اور ذکر خدا تعالیٰ کے ہیں ہا حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو عمرو بن حارث اور مالک نے دونوں نے روایت کی ابو الزبیر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کھانے قربانیوں کے گوشت سے بعد تین دن کے پھر اجازت دیدی آپ نے اسکی اور فرمایا کہ کھاؤ اور توشہ بناؤ اور ذخیرہ بناؤ پس کہا عمرو نے کہ کہا ابو الزبیر نے کہ کہا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ توشہ بنایا ہم نے اوسکو مدینہ تک (قولہ) **حدثنا** ابراهيم بن منقذ قال ثنا ادريس بن يحيى عن بكر بن منصور قال اخبرني خالد بن يزيد عن ابي الزبير عن جابر رضي الله عنه قال ضحينا مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بمنى وتزودنا منها الى المدينة **حدثنا** يونس قال اخبرني انيس بن عياض عن سعد بن اسحق عن زينب بنت كعب عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم نهى ان يدخر لحوم الاضاحي فوق ثلث وامرنا ان نأكل منها ولا نتصدق فأكلها بعد ثلث فاقمنا على ذلك ما شاء الله ثم بدا لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان يأمرنا باكلها والصدقة منها وان يدخر من احب ذلك **حدثنا** ربيع المؤذن قال ثنا شعيب بن الليث قال ثنا الليث بن سعد عن يعقوب عن يزيد بن ابي يزيد الانصاري عن امرأته انها سألت عائشة رضي الله عنها عن لحوم الاضاحي فقالت قدم علي بن ابي طالب من سفر فقدمنا اليه منه فقال لا آكل حتى اسأل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فسأله فقال كلوا من ذي الحجة الى ذي الحجة **حدثنا** بحر عن شعيب عن ابيه عن الحارث بن يعقوب عن يزيد بن ابي يزيد مولى الانصار ثم ذكر باسناده مثله **قال** ابو جعفر ففي هذه الآثار ما يدل على نسخ ما رويناه في اول هذا الباب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من النهي عن لحوم الاضاحي فوق ثلثة ايام **فان** قيل فقد رويتم عن علي في هذا الفصل عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه اباح لحوم الاضاحي بعد ما قد كان نهى عنها ثم رويتم عنه في الفصل الذي قبل هذا الفصل انه خطب الناس وعثمان محصور فقال لا تأكلوا من لحوم اضاحيكم بعد ثلثة ايام فان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان يأمر بذلك فقد دل ذلك على ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قد كان نهى عن ذلك بعد ما كان اباحه حتى تتفق معاني ما رويتموه عن علي رضي الله عنه من هذا ولا يتضاد **قيل** له ما في هذا دليل على ما ذكرت لانه قد يجوز ان يكون رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كان نهى عن لحوم الاضاحي فوق ثلثة ايام لشدة كان الناس فيها ثم ارتفعت تلك الشدة فاباح لهم ذلك ثم دعا ذلك في وقت ما خطب علي الناس فامرهم بما كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم امرهم به في مثل ذلك (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن منقذ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ادریس بن یحییٰ نے انہوں نے روایت کی بکر بن منصور سے کہا خبر دی مجھکو خالد بن یزید نے انہوں نے روایت کی ابو الزبیر

سے انہون نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا قربانی کی ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسا تھ مقام منیٰ مین اور توشہ بنایا ہم نے اوسکا مدینہ تک حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبردی مجھکو انیس بن عیاض نے انہون نے روایت کی سعد بن اسحاق سے انہون نے زینب بنت کعب سے انہون نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ ذخیرہ بنائی جائین گوشت قربانیون کے زیادہ تین روز سے اور حکم دیا ہمکو اسکا کہ کہاوین ہم اوس سے اور صدقہ کرین اوس سے اور نہ کہاوین اوسکو بعد تین روز کے پس قائم رہے ہم اس حکم پر جب تک چاہا خدا تعالےٰ نے پھر ظاہر ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہ حکم دین ہمکو اوسکے کہانے اور صدقہ کرنے اور ذخیرہ بنا کر رکھنے کا (جو اسکو پسند کرے) حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن لیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے وہ روایت کرتے ہین یعقوب سے وہ یزید بن ابی یزید انصاری سے وہ اپنی بیوی سے کہ انہون نے دریافت کیا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے قربانیون کے گوشت کی بابت تو انہون نے جوابدیا کہ آئے علی بن ابی طالب رضی سفر سے تو ہم نے قربانی کا گوشت اونکے سامنے پیش کیا تو انہون نے فرمایا نہیں کہاؤنگا حتی کہ دریافت کرلون رسول اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس انہون نے دریافت کیا آپسے تو آپنے فرمایا کہ کہاؤ ماہ ذی الحج سے ماہ ذی الحج تک دینے سال بھر حدیث بیان کی ہم سے بحر نے انہون نے روایت کی شعیب سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے حارث بن یعقوب سے انہون نے یزید بن ابی یزید سے جو غلام ہین انصار کے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل ابو جعفر نے کہا پس ان حدیثوں میں دلیل ہے اوس امر کے منسوخ ہوجانے پر جو ہم نے شروع باب مین روایت کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منع فرمانا آپ کا قربانیون کے گوشت سے زیادہ تین دن سے پس اگر اعتراض کیا جائے کہ تم حضرت علی رض سے اسی فصل میں بروایت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کرچکے ہو کہ حضور نے مباح فرمایا قربانیوں کے گوشت کو بعد اوسکے کہ ممانعت فرما چکے تھے آپ اوس سے پھر تم روایت کرچکے ہو اون ہی حضرت علی رض سے اس سے پہلی فصل مین کہ انہون نے خطبہ سنایا لوگونکو اس حال میں کہ حضرت عثمان رض نظر بند تھے پس فرمایا کہ مت کہاؤ اپنی قربانیون کے گوشت بعد تین دنکے کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم فرمایا کرتے تھے اسکا پس بیشک دلالت کی اس نے اسبات پر کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا تہا اس سے بعد اسکے کہ مباح فرماچکے تھے آپ اوسکو تاکہ متحد ہوجائیں معانی اون روایتون کے جنکو تم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہو اسبارہ میں اور باہم متضاد نہ ہوجائیں تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ جو کچھ تونے ذکر کیا اسپر کوئی دلیل نہیں ہوسکتی کیونکہ جائز ہے کہ ہوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ منع فرمایا ہو آپنے قربانیون کے گوشت سے زیادہ تین دنسے بوجہ سختی (مفلسی) کے جس میں لوگ پڑے ہوئے تھے پھر دور ہوگئی ہو وہ سختی اسلئے مباح فرمادیا ہو آپ نے اونکے لئے پھر لوٹ آئی ہو (وہی سختی افلاس کی) جب خطبہ آپ نے سنایا ہو لوگونکو اسلئے امر فرمایا اونکو (حضرت علی رض نے) وہ حکم جو فرمایا تہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی سختی کے وقت میں رفع اس

والدلیل علی ما ذکرنا من هذا ان ابن مرزوق حدثنا قال ثنا ابو حذیفۃ قال ثنا سفیان قال ثنا عبد الرحمن بن عابس عن ابیہ قال دخلت علی عائشۃ رضی اللہ عنہا فقلت یا ام المؤمنین احرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یؤکل لحوم الاضاحی فوق ثلثۃ ایام فقالت انما فعل ذلک فی عام جاع الناس فیہ فاراد ان یطعم الغنی الفقیر قالت ولقد کنا نرفع الکراع خمس عشرۃ لیلۃ **قال** ابو جعفر فدل هذا الحدیث ان ذلک النہی انما کان من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم للعارض المذکور فی هذا الحدیث فلما ارتفع ذلک العارض اباح لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما قد کان حظرہ علیہم علی ما ذکرناہ فی الآثار الاول التی فی الفصل الذی قبل هذا فکذلک ما فعلہ علی رضی اللہ عنہ فی زمن عثمان رضی اللہ عنہ وامرہ بہ الناس بعد علمہ باباحۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما قد نہاہم ہو عنہ انما کان ذلک منہ عندنا واللہ اعلم لضیق کانوا فیہ مثل ما کانوا فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الوقت الذی نہاہم عن لحوم الاضاحی فوق ثلثۃ ایام فامرہم علی رضی اللہ عنہ فی ایامہم بمثل ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسلم امر بہ الناس فی مثلہا **وقد** روی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انما کان نہی عن ذلک من اجل داقۃ دفت علیہم **حدثنا** ابراہیم بن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر قال اخبرنا مالک بن انس عن عبد اللہ بن ابی بکر عن عمرۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت دف الناس من اہل البادیۃ فحضرت الاضحی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادخروا الثلث وتصدقوا بما بقی قالت فلما کان بعد ذلک قلت یا رسول اللہ قد کان الناس ینتفعون بضحایاہم یجملون منہا الودک ویتخذون منہا الاسقیۃ قال وما ذلک قلت نہیت عن امساک لحوم الاضاحی بعد ثلث فقال انما کنت نہیتکم للداقۃ التی دفت فکلوا وتصدقوا وتزودوا (ترجمہ) اور دلیل اوسپر جوہم نے ذکر کیا یہ ہے کہ ابن مرزوق نے حدیث بیان کی ہم سے ابو حذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن عابس نے انہون نے روایت کی اپنے باپ سے کہا داخل ہوا میں حضرت عائشہؓ کے پاس پس عرض کیا میں نے ای ام المومنین کیا حرام فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ کہائے جائیں گوشت قربانیوں کے زیادہ تین دنسے تو انہون نے فرمایا کہ سوا اسکے نہین کہ کیا تھا آپ نے ایسا اوس سال کہ بہوکے مرتے تھے لوگ اوس سال بہذا خیال فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ کہلاوے مالدار فقیر کو کہا انہون نے کہ اور بیشک تھے ہم اٹھا رکہتے تھے پائے (جانور کے) پندرہ پندرہ راتین **ابو جعفر** نے کہا پس دلالت کی اس حدیث نے اسپر کہ یہ ممانعت سوا اسکے نہین کہ تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف سے بوجہ اوس مانع کے جو مذکور ہوا اسی حدیث میں پہر جب یہ مانع مرتفع ہوگیا تو مباح فرمادیا اونکے لئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو کہ ناجائز کیا تھا اوسکو اونپر جیساکہ ذکر کیا ہم نے اسکو پہلی حدیثوں مین جو اس سے پہلی فصل مین گذرین پس اسیطرح وہ حکم جو دیا تہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زمانہ

ے بتشدید الفاء وفتح الدال المہملۃ من الدف ای السیر الخفیف عنایۃ قوما مساکین اتوا المدینۃ من البادیۃ لانہم لاجل فقرہم کانہم یسیرون سیرا خفیفا دفت ای اتت ۱۲ محمد حیات غفرلہ سنبلی

عثمان رضی اللہ عنہ مین لوگونکو بعد جان لینے آپکے مباح فرمانے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اوس
امر کو کہ منع فرمایا تہا آپ نے اوس سے اونکو (یعنی) سوا اسکے نہین کہ تہا وہ ہمارے نزدیک اور اللہ تعالے
خوب جانتا ہے بوجہ تنگی کے جس مین وہ واقع تھے جسطرح تھے لوگ زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
میں اوسوقت کہ منع فرمایا آپنے اونکو قربانیون کے گوشت سے زائد از تین روز تک پس حکم دیا اونکو حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے اونکے زمانہ مین مانند اوس حکم کی کہ دیا تہا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لوگون کو
اپنے زمانہ مین (جبکہ سختی تہی) اور بیشک روایت کیا گیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے سوا اسکے نہین کہ منع فرمایا تہا اس سے (یعنے تین دنسے زیادہ قربانی کا گوشت رکہنے سے)
بوجہ اوس قبیلہ کے جو وارد ہوا تہا اونپر (کرسنہ) حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عثمان بن عمر نے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس نے اونہون نے روایت کی عبداللہ بن ابی بکر سے اونہون نے
روایت کی عمرہ سے اونہون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا آ گئے چند لوگ جنگل سے پہر آ گیا زمانہ عید الضحی کا
تو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جمع کرو گوشت تین دن تک اور صدقہ کر دو اوسکا جو بچ رہے
(تین روز کے بعد) کہا پس جب وہ دن گذر گئے تو عرض کیا مین نے اے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم بیشک تھے لوگ نفع اوٹہاتے تھے اپنی قربانیونسے پگلا لیتے تھے اونکی چربی اور بناتے تھے اونسے
مشکیزے آپنے فرمایا اور رہوا کیا مین نے عرض کیا آپنے منع فرمایا روک رکہنے قربانیوں کے گوشت سے
بعد تین دن کے پس آپنے فرمایا کہ مین نے بجز اسکے نہین کہ منع کیا تہا تمکو بوجہ اوس قافلہ کے جو آ گیا تہا۔
(مساکین کا) اب کہاؤ اور خیرات کرو اور توشہ دو (قولہ) **حدثنا** یُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ
مَالِكًا حَدَّثَهُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **فَاَخْبَرَتْ** عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ حَرَّمَهَا وَلٰكِنَّهٗ اَرَادَ التَّوْسِعَةَ عَلَى الدَّافَّةِ الَّتِيْ تَدَفَّتْ عَلَيْهِمْ فَقَدْ عَادَ
مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَيْضًا اِلٰى مَعْنٰى حَدِيْثِ عَابِسٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا **وَقَدْ** رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ
عَنْ عَابِسٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ اللَّفْظِ **حدثنا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا
اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ لُحُوْمَ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَقَالَتْ لَا وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ ضَحّٰى مِنْهُمْ اِلَّا
قَلِيْلٌ فَفَعَلَ ذٰلِكَ لِيُطْعِمَ مَنْ ضَحّٰى مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُضَحِّ وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَخْبَاُ الْكُرَاعَ ثُمَّ نَاْكُلُهَا بَعْدَ ثَلٰثٍ فَقَدْ
يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ تِلْكَ الدَّافَّةُ قَدْ كَانَتْ كَثِيْرَةً فَكَانَ النَّاسُ الَّذِيْنَ يُضَحُّوْنَ مَعَهَا قَلِيْلًا فَاَمَرَهُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَا اَمَرَهُمْ بِهٖ مِنَ الصَّدَقَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ فَقَدْ عَادَ مَعْنٰى هٰذَا
اَيْضًا اِلٰى مَعْنٰى مَا قَبْلَهٗ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَيْضًا اَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْعَزِيْمَةِ وَلٰكِنَّهٗ كَانَ مِنْهُ عَلَى التَّرْغِيْبِ لَهُمْ فِي الصَّدَقَةِ
حدثنا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ هِشَامِ
بْنِ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ فِيْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ كُنَّا نُمَلِّحُ مِنْهُ نُقَدِّمُ

یعنی مختلف لوگ تھے جو مدینہ میں قربانی کے دنوں آ پڑے تھے

بہ الناس الی المدینۃ فقال لا تاکلوا الا ثلثۃ ایام لیست بالعزیمۃ ولکن اراد ان یطعموا منہ
فلم یحل نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن لحوم الاضاحی فوق ثلثۃ ایام من
احد وجہین اما ان یکون ذلک علی التحریم او یکون ذلک علی الحض منہ لہم علی الصدقۃ
والخیر فان کان ذلک علی الحض منہ لہم فی الصدقۃ لا علی التحریم فذلک دلیل علی ان لا باس
بادخار لحوم الاضاحی واکلہا بعد الثلث وان کان ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
علی التحریم فقد کان منہ بعد ذلک ما قد نسخ ذلک واوجب التحلیل فثبت بما ذکرنا اباحۃ
ادخار لحوم الاضاحی واکلہا فی الثلثۃ وبعدہا وھو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد
رحمۃ اللہ علیہم اجمعین (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب
نے کہ مالک نے حدیث بیان کی اونسے پس ذکر کیا اوس اسناد کے ساتھ اوسکی مثل پس خبر دی حضرت
عائشہ نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین حرام فرمایا اوسکو لیکن آپنے ارادہ کیا فراخی
کا اوس گروہ پر جو وارد ہوگیا تہا اور پہر پس بیشک لوٹ آئے معنے اس حدیث کے بہی حدیث عابس کے
معنے کیطرف جو انہون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی اور بیشک روایت کی گئی یہ حدیث عابس
سے انہون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان الفاظ کے سوا دوسرے الفاظ سے حدیث بیان کی ہم سے
فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوحسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے انہوں نے روایت
کی ابواسحاق سے انہوں نے عابس بن ربیعہ سے کہا آیا میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پس میں نے عرض
کیا اے مومنون کی مان کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منع فرمایا کرتے تھے قربانیون کے گوشت
سے زیادہ تین دن سے تو انہون نے فرمایا نہین لیکن یہ بات تہی کہ قربانی نہیں کرتے تھے اونمین سے مگر تہوڑے
تو آپنے حکم فرمایا یہ تاکہ کہلادین وہ لوگ جو قربانی کرنے والے ہیں اونمین سے اونکو جو قربانی نہین کرتے اور
بیشک تونے دیکہا ہے ہمکو کہ اٹہار کہتے تھے ہم پائے (بکریون کے) پہر کہاتے تھے ہم بعد تین دن کے
تو جائز ہے کہ ہووہ گروہ کثیر التعداد لہذا ہوئے وہ لوگ جو قربانی کرتے تھے اونکے ہمراہ تہوڑے پہر حکم
دیا اونکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچہ حکم دیا صدقہ کا بوجہ اسکے پس اسکے معنے بہی اس سے
پہلی حدیث کے معنے کیطرف لوٹ گئے اور بیشک روایت کیا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بہی
یہ کہ یہ فرمان رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہ تہا محمول عزیمت پر بلکہ تہا واسطے ترغیب دینے کے
اونکو صدقہ (خیرات) میں **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوصالح نے کہا
حدیث بیان کی مجہہ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ نے انہون نے روایت کی
ابوالاسود سے انہون نے ہشام بن عروہ سے انہون نے یحیی بن سعید سے انہون نے عمرہ سے انہوں
نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہون نے فرمایا قربانیون کے گوشت کے بارہ میں کہ ہم نمک لگا کر رکہہ
چہوڑتے تھے اوسکو پہر (جب) آگئے لوگ مدینہ مین تو آپنے فرمایا کہ مت کہاؤ زیادہ تین دن سے نہین
یہ حکم وجوبی بلکہ مقصود یہ ہے کہ کہلادین لوگ اوس گوشت کو (فقیرون کو) لہذا نہ خالی نہ ہوگا منع فرمانا

رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا قربانیون کے گوشت سے تین دن بعد ایک سے منجملہ دو صورتون کے یا یہ کہ ہوگا محمول حرمت پر یا ہوگا محمول اسپر کہ آمادہ کیا تہا حضور نے اونکو صدقہ اور خیرات پر پس اگر آمادہ کرنے پر محمول ہو نہ حرام کرنے پر تو یہ دلیل ہے اسبات کی کہ نہیں ہے کوئی مضایقہ قربانیون کے گوشت جمع کرنے اور اونکو تین دن کے بعد کہانے مین اور اگر محمول ہو تحریم پر تو بیشک ثابت ہوا آپسے اسکے بعد وہ جو منسوخ کرتا ہے اسکو اور واجب کرتا ہے تحلیل کو لہذا ثابت ہوا اوس سے جو ہم نے ذکر کیا مباح ہونا ذخیرہ کرنے کا قربانی کے گوشت کو اور اوسکا کہانا تین دن کے اندر اور اونکے بعد اور یہی قول ابوحنیفہ اور امام ابویوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا ہے:-

بَابُ أَكْلِ الضَّبُعِ

باب بجو کے کہانیکے بیان مین

قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى إِبَاحَةِ أَكْلِ لَحْمِ الضَّبُعِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِحَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ هِيَ مِنَ الصَّيْدِ وَبِحَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ وَيُؤْكَلُ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِي كِتَابِ مَنَاسِكِ الْحَجِّ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يُؤْكَلُ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ حَدِيثَ جَابِرٍ هٰذَا قَدِ اخْتُلِفَ فِي لَفْظِهِ فَرَوَاهُ كُلُّ أَحَدٍ مِنْ جَرِيرٍ وَإِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ كَمَا ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ فَذَكَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنَ الضَّبُعِ فَقَالَ أَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَسَمِعْتَهُ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ فَأَخْبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا صَيْدٌ وَلَيْسَ كُلُّ الصَّيْدِ يُؤْكَلُ فَاحْتَمَلَ أَنْ تَكُونَ تِلْكَ الزِّيَادَةُ عَلَى ذٰلِكَ الْمَذْكُورَةِ فِي حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ مِنْ قَوْلِ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِأَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهَا صَيْدًا وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ وَوَجَدْنَا السُّنَّةَ قَدْ جَاءَتْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَالضَّبُعُ ذَاتُ نَابٍ لَمْ يَخْرُجْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا قَدْ عَلِمْنَا أَنَّهُ دَخَلَ فِيهِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْلَمْ يَقِينًا أَنَّهُ أَخْرَجَهُ مِنْهُ **وَمِمَّا** رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَحْرِيمِهِ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ وَنَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

ے ضبع کے معنی فارسی میں اسکو کفتار اور ہندی میں ترکہ اور بعض جگہ بجو کہتے ہیں ۱۲ منہ مولوی غفر له

حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ یَحْیٰی بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ وَقَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (ترجمہ) ابوجعفر نے کہا پس گیا ایک گروہ بجو کا گوشت کہانیکی اباحت کیطرف اور استدلال کیا انہوں نے اس میں حدیث ابن عمار رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بجو شکار ہے اور حدیث ابراہیم صائغ سے جو انہوں نے عطاء سے روایت کی انہوں نے جابر رضی اللہ عنہم سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل اور یہ کہ وہ کہایا جائے اور بیشک ذکر کر چکے ہم اسکو اسکے اسناد کے ساتھ کتاب مناسک حج کے بیان میں اور مخالفت کی اونکی اس میں دوسروں نے اور کہا کہ کہایا نہ جائے اور اونکے لئے اس قول پر یہ دلیل ہے کہ جابر کی اس حدیث میں اختلاف ہوا ہے بہ لحاظ اوسکے الفاظ کے پس جریر اور ابراہیم صائغ میں سے ہر ایک اسطرح روایت کرتا ہے جو ہم اونسے روایت ذکر کر چکے اور ابن جریج نے اسکے خلاف روایت کیا ہے پس ذکر کیا انہوں نے ابن عمار رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے دریافت کیا جابر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے دریافت کیا جابر رضی اللہ عنہ سے بجو کے بارہ میں اور کہا کیا شکار ہے وہ تو جابرؓ نے کہا ہاں کہا اور کیا سنا تم نے اسکو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو جابر بولے ہاں پس خبر دی انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ بجو شکار ہے اور ظاہر ہے کہ ہر شکار نہیں کہایا جاتا تو ہوسکتا ہے کہ یہ زیادتی اوس مقدار پر جو روایت کی گئی حدیث ابن جریج میں جابر رضی اللہ عنہ کا قول ہو کیونکہ انہوں نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نام رکہا آپنے اوسکا شکار اور ہوسکتا ہے کہ ہو قول نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس جبکہ احتمال دونوں باتوں کا ہے اور پایا ہم نے حدیث کو کہ ثابت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوں کہ منع فرمایا آپنے ہر کیلہ والے درندہ سے اور بجو کیلہ والا جانور ہے اور نہیں مستثنی فرمایا آپ نے اس کلام سے کسی اوس جانور کو کہ جانتے ہوں ہم اوسکے داخل ہونیکو اس کلام میں کسی ایسے لفظ کے ساتھ کہ جانا جائے یقینی طور پر یہ کہ اس لفظ نے مستثنی کردیا اوسکو اور من جملہ اون حدیثوں کے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیلہ دار درندوں کے حرام ہونے میں مروی ہیں وہ ہے جو بیان کی ہم سے ربیع موذن نے اور نصر بن مرزوق نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالمجید بن عبدالعزیز نے انہوں نے روایت کی ابن جریج سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے عاصم بن ضمرہؒ سے انہوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر کیلہ والے درندہ سے اور ہر پنجہ دار پرندہ سے حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے میمون بن مہران سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر کیلہ والے درندہ سے اور ہر پنجہ دار پرندہ سے حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن حسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے روایت کی ابوبشر سے پس ذکر کیا اوس

اسناد کے ساتھ اوسکی مثل اور کہا کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (قولہ) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَۃَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحَکَمِ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِہْرَانَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَہْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُوْمِیِّ عَنْ مُجَاہِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَحَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عِیْسَی بْنُ اِبْرَاہِیْمَ الْبِرَکِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَۃَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ فَقَدْ قَامَتِ الْحُجَّۃُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِنَہْیِہٖ عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَتَوَاتَرَتْ بِذٰلِکَ الْاٰثَارُ عَنْہُ فَلَا یَجُوْزُ اَنْ یَّخْرُجَ مِنْ ذٰلِکَ الضَّبُعُ اِذَا کَانَتْ ذَاتَ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ اِلَّا بِمَا یَقُوْمُ عَلَیْنَا بِہِ الْحُجَّۃُ بِاِخْرَاجِہَا مِنْ ذٰلِکَ وَہٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ ٥ (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عبد المومن مروزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن حسن بن شقیق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعوانہ نے پس ذکر کیا اوس اسناد کے ساتھ اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن مبارک نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن حارث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے روایت کی علی بن حکم سے انہوں نے میمون بن مہران سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یحیی بن عبد اللہ بن سالم نے انہوں نے روایت کی عبد الرحمن بن حارث مخزومی سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہانے ہر کیلہ والے درندہ سے اور حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے ابوادریس خولانی سے انہوں نے ابو ثعلبہ خشنی سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسی بن ابراہیم برکی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن علقمہ نے انہوں نے روایت کی ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل پس بیشک قائم ہوگئی دلیل رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے بوجہ

منع فرمانے آپکے کے کہانے ہر کیلہ دار درندہ کے سے اور بطور تواتر ثابت ہوئی ہیں حدیثیں آپسے لہذا جائز نہ ہوگا کہ خارج کیا جائے اس حکم سے بجو جبکہ وہ (بہی) کیلہ دار درندہ ہے مگر اوس دلیل سے کہ اوسکے خارج کرنے میں وہ ہم پر قائم ہوسکے اور یہ ہی قول امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے:۔

بَابُ صَيْدِ الْمَدِيْنَةِ

باب مدینہ (ومکہ معظمہ) کے شکار کے بیان میں ہے

حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مِنْبَرٍ مِنْ آجُرٍّ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ بِهِ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ ثُمَّ نَشَرَهَا فَإِذَا فِيهَا الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مِنْ عَيْرٍ إِلٰى ثَوْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلٰى قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ فَوَجَدَ غُلَامًا يَقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَخْبِطُهُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَظُنُّ فِيهِ فَأَخَذَ سَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ أَتَاهُ أَهْلُ الْغُلَامِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبٰى أَنْ يَرُدَّهُ إِلَيْهِمْ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ أَتَاهُ قَوْمٌ فِي عَبْدٍ لَهُمْ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ سَلَبَهُ رَآهُ يَصِيدُ فِي حَرَمِ الْمَدِينَةِ الَّذِي حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ سَلَبَهُ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ سَلَبَهُ فَأَبٰى وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَرَّمَ حَرَمَ الْمَدِينَةِ قَالَ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَصِيدُ فِي شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْحُدُودِ فَمَنْ وَجَدَهُ فَلَهُ سَلَبُهُ فَلَا أَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً أَطْعَمَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ إِنْ شِئْتُمْ غَرِمْتُ لَكُمْ ثَمَنَ سَلَبِهِ فَعَلْتُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ أَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا * * *

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اعمش نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابراہیم تیمی نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے کہا خطبہ سنایا ہمکو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اینٹوں کے منبر پر اور اوپر تلوار تہی جس میں چھوٹی سی کتاب لٹکی ہوئی تہی پہر فرمایا قسم ہے خدا کی نہیں ہے ہمارے پاس کوئی کتاب کہ پڑھتے ہوں ہم اوسکو سوائے کتاب اللہ کے اور اوسکے جو اس چھوٹی سی کتاب میں ہے پہر کہولا آپنے اوسکو پس اچانک اوس میں تہا کہ مدینہ (ومکہ) حرام ہے مقام عیر سے مقام ثور تک حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن جعفر نے وہ روایت کرتے ہیں اسمعیل بن محمد سے انہوں نے عامر بن سعد سے کہ سعد سوار ہوئے اپنے محل کی جانب جو مقام عقیق میں تہا پس پایا آپنے ایک لڑکے کو کہ کاٹ رہا تہا کوئی درخت یا لکڑیاں چن رہا تہا وہاں کی ابو جعفر نے کہا میں گمان کرتا ہوں اوس میں یہ تہا کہ پس لے لیا آپنے اوسکے تمام اسباب کو پہر

جب لوٹکر آئے تو آئے آپکے پاس لڑکے کے گھر والے اور آپ سے کہا کہ واپس دیدیجئے ہمکو وہ اسباب جو ہمارے لڑکے سے آپنے لے لیا ہے تو انہوں نے فرمایا پناہ خدا کی اس سے کہ میں واپس دوں اوس چیز کو کہ عطا فرمایا وہ مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور واپس دینے سے انکار کر دیا **حدیث** بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے یعلی بن حکیم سے انہوں نے سلیمان بن ابو عبد اللہ سے کہا سو جو تھا میں سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس کہ آیا آپکے پاس ایک گروہ اپنے غلام کے بارہ میں جسکا اسباب سعد بن ابی وقاص نے چھین لیا تھا اسلئے کہ دیکھا تھا اوسکو شکار کھیلتے ہوئے حرم مدینہ میں جسکو حرم بنایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس چھین لیا اوسکا اسباب پس گفتگو کی ان لوگوں نے آپسے بارہ میں کہ واپس دیدیں آپ اوسکا اسباب چھینا ہوا آپنے انکار کیا اور فرمایا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حرم مدینہ کی حدود کی تعیین کی تو فرمایا کہ جسکو پاؤ شکار کرتے ہوئے ان حدود میں سے کسی جگہ تو جو پاوے اوسکے لئے لوٹا ہوا سامان اوسکا لہذا نہیں واپس دونگا تمکو عطیہ کہ دیا ہے مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیکن اگر چاہو کہ تاوان دوں اوسکے اسباب کی قیمت کا تمکو اداکر سکتا ہوں **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو مروان بن معاویہ نے انہوں نے روایت کی عثمان بن حکیم سے کہا خبر دی عامر بن سعد نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا مدینہ کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان یہ کہ کاٹا جائے درخت اوسکا اور یا قتل کیا جائے شکار اوسکا **حدثنا** علی بن معبد قال ثنا احمد بن ابی بکر قال حدثنی ابو ثابت عمران بن عبد العزیز الزہری عن عبد اللہ بن زید مولے آل یعقوب عن صالح بن ابراہیم عن ابیہ قال اصطدت طیرا بالقنبلۃ فخرجت بہ فی یدی فلقینی ابی عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فقال ما ھذا فقلت طیرا اصطدتہ بالقنبلۃ فعرک اذنی عرکا شدیدا ثم ارسلہ من یدی ثم قال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صید ما بین لابتیہا **حدثنا** یونس قال اخبرنا ابن وہب قال اخبرنی مالک عن یونس بن یوسف عن عطاء بن یسار عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ انہ وجد غلمانا قد الجؤا ثعلبا الی زاویۃ فطردہم قال مالک لا اعلم الا انہ قال احرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ھذا **حدثنا** ابراہیم بن مرزوق قال ثنا عفان قال ثنا عبد الواحد بن زیاد قال ثنا سلیمان الشیبانی عن یسیر بن عمرو عن سہل بن حنیف قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واہوی بیدہ الی المدینۃ یقول انہ حرام آمن **حدثنا** ابن خزیمۃ قال ثنا ابراہیم بن بشار الرمادی قال ثنا سفیان قال ثنا زیاد بن سعد عن شرحبیل قال اتانا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ونحن ننصب فخاخا لنا بالمدینۃ فرمی بہا وقال الم تعلموا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم صیدہا (قولہ)

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن ابو بکر نے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابو ثابت عمران بن عبد العزیز زہری نے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن یزید سے جو غلام ہیں بعض کے وہ روایت کرتے ہیں صالح بن ابراہیم سے وہ اپنے باپ سے کہا شکار کیا میں نے ایک پرند کا جال سے اور اوسکو لیکر اپنے ہاتھ میں ل گئے مجھے میرے باپ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پس دریافت

کیا انہوں نے کہ کیا ہے یہ تو میں نے جوابدیا پرندے کہ شکار کیا ہے میں نے اسکا جال ہے پس گوشمالی کی میری سخت
گوشمالی پھر چھوڑ دیا اوسکو میرے ہاتھ سے پھر فرمایا کہ حرام کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شکار اوس مقام کا جو اسکی
دونوں پہاڑیوں کے درمیان ہے **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو
مالک نے یونس بن یوسف سے انہوں نے روایت کی عطا بن یسار سے انہوں نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ
سے کہ انہوں نے پایا چند لڑکوں کہ تنگ کر رہے ہیں ایک لومڑی کو ایک گوشہ کی جانب پس میں نے اونکو بھگا دیا کہا
مالک نے کہ نہیں جانتا ہوں مگر یہ کہ فرمایا آپنے کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حرم میں ایسا کیا جاتا ہے **حدیث**
بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الواحد بن
زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان شیبانی نے انہوں نے روایت کی یسیر بن عمرو سے انہوں نے سہل بن
حنیف سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں کہ جھکا رہے تھے آپ اپنا دست مبارک
مدینہ کی جانب فرماتے ہوئے کہ بیشک یہ حرام امن دینے والا **حدیث** بیان کی ہم سے ابن خزیمہ نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابراہیم بن بشار رمادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زیاد بن سعد نے انہوں نے روایت کی
شرجبیل سے کہا آئے ہمارے پاس زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حال یہ ہے کہ لگا رکھے تھے ہم نے اپنے
جال مدینہ میں پس پھینکدیا اونکو اور فرمایا کہ کیا نہیں جانتے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حرام قرار دیا اوسکی
شکار کو **حدثنا** علی بن معبد قال ثنا احمد بن اسحٰق الحضرمی قال ثنا وهیب قال ثنا عمرو بن یحیی عن
عباد بن تمیم عن عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ابراهیم علیہ
السلام حرم مکة ودعا لهم وانی حرمت المدینة ودعوت لهم بمثل ما دعا علیه ابراهیم لاهل مکة ان یبارك
لهم فی صاعهم ومدهم **حدثنا** علی قال اخبرنا ابن ابی مریم قال اخبرنا محمد بن جعفر قال
اخبرنی عمرو بن یحیی فذکر باسناده مثله **حدثنا** علی بن شیبة قال ثنا قبیصة بن عقبة قال ثنا
سفیان عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان ابراهیم علیه السلام
حرم بیت اللہ وامنه وانی حرمت المدینة ما بین لابتیها لا یقطع عضاهها ولا یصاد صیدها **حدثنا** یزید
بن سنان قال ثنا یحیی بن سعید القطان ح وحدثنا یونس قال ثنا انس بن عیاض عن سعد بن اسحٰق عن زینب بنت
کعب عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حرم ما بین لابتی المدینة ان یعضد
شجرها او یخبط **حدثنا** حسین بن نصر وعلی بن معبد قالا ثنا ابن ابی مریم قال اخبرنا محمد بن جعفر قال
اخبرنی عتبة بن مسلم مولی بنی تیم عن نافع بن جبیر عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم حرم ما بین لابتی المدینة **حدثنا** صالح بن عبد الرحمن قال ثنا القعنبی قال ثنا سلیمن بن بلال عن
عتبة بن مسلم عن نافع بن جبیر ان مروان بن الحکم خطب فذکر مکة وحرمتها واهلها ولم یذکر المدینة
وحرمتها واهلها فقام رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فقال ما لی اسمعك ذکرت مکة وحرمتها واهلها ولم تذکر
المدینة وحرمتها واهلها وقد حرم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما بین لابتی المدینة وذلك عندنا فی ادیم
خولانی ان شئت اقرأتکه فقال مروان قد سمعت (**ترجمہ**) حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے

کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن اسحاق حضرمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن یحیٰی نے انہوں نے روایت کی عباد بن تمیم سے انہوں نے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ابراہیم علیہ السلام نے حرام کیا تھا مکہ معظمہ کو اور اُس کے باشندوں کے لئے دعا کی تھی اور بیشک میں حرام کرتا ہوں مدینہ کو اور دعا کرتا ہوں اوس کے باشندوں کے واسطے مانند اوس کی کہ دعا کی ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لئے یہ کہ برکت دی جائے اون کے لئے اونکے صاع اور مد میں حدیث بیان کی ہم سے علی نے کہا خبر دی ہم کو ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہم کو محمد بن جعفر نے کہا خبر دی مجھ کو عمرو بن یحیٰی نے پس ذکر کیا اوس اسناد کے ساتھ اوس کی مثل حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی ابو زبیر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک ابراہیم علیہ السلام نے حرام کیا خانہ کعبہ کو اور امن کی جگہ قرار دیا اوس کو اور بیشک میں حرام کرتا ہوں مدینہ کو کہ جو جگہ درمیان دونوں پہاڑیوں اوسکی کے ہے نہ اوسکے درخت کاٹے جائیں نہ اوسکا شکار کیا جائے۔ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیٰی بن سعید قطان نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے روایت کی سعد بن اسحاق سے انہوں نے زینب بنت کعب سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا مدینہ کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان یہ کہ کاٹا جائے درخت وہاں کا یا جھاڑے جائیں پتے اوسکے حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر اور علی بن معبد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہم کو محمد بن جعفر نے کہا خبر دی مجھ کو عتبہ بن مسلم نے جو بنی تیم کے غلام ہیں وہ روایت کرتے ہیں نافع بن جبیر سے وہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام فرمایا مدینہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمٰن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن بلال نے۔ انہوں نے عتبہ بن مسلم سے انہوں نے نافع بن جبیر سے کہ مروان بن حکم نے خطبہ پڑھا پھر ذکر کیا مکہ اور اوسکی حرمت کا اور اوسکے باشندوں کا اور نہیں ذکر کیا مدینہ اور اوسکی حرمت اور اوسکے باشندوں کا پس کھڑے ہوئے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور فرمایا کیا بات ہے میں تم کو سنتا ہوں کہ ذکر کیا تم نے مکہ اور اوسکی حرمت اور اوسکے باشندوں کا اور نہیں ذکر کیا تم نے مدینہ اور اوسکی حرمت اور اوسکے باشندوں کا حالانکہ حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی دونوں پہاڑیوں کے مابین کو اور یہ ہمارے نزدیک ادیم خولانی میں ہے اگر تو چاہے تو تجھ کو میں یہ پڑھا دوں تو مروان نے کہا کہ میں نے سن لیا۔ (قولہ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يَعْنِي الْمَدِينَةَ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ عَلَى أُحُدٍ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ
خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ
عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْمَدِينَةَ فَقَالَ نَعَمْ هِيَ
حَرَامٌ مِنْ لَدُنْ كَذَا إِلٰى كَذَا **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ كَذَا إِلٰى كَذَا لَا يُعْضَدُ
شَجَرُهَا **حَدَّثَنَا** أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ
أَجْمَعِينَ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِينَةِ مَا ذَعَرْتُهَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ **(ترجمہ)** حدیث بیان کی ہم سے محمود بن خزیمہ اور فہد
نے دونوں نے روایت کی ابوبکر بن محمد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عثمان سے انہوں نے رافع بن خدیج رضی
اللہ عنہ سے کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مکہ کا ذکر کرتے ہوئے پھر فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام
نے حرام کیا مکہ کو اور میں حرام کرتا ہوں مدینہ کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان کو حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر
دی ہم کو ابن وہب نے کہ مالک نے حدیث بیان کی ان سے بروایت عمرو جو مطلب کے غلام ہیں۔ وہ
روایت کرتے ہیں انس بن مالکؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چڑھے احُد پہاڑ پر پھر فرمایا کہ یہ ایک
پہاڑ ہے کہ دوست رکھتا ہے یہ ہم کو اور دوست رکھتے ہیں ہم اسکو احد اے بیشک ابراہیم علیہ السلام نے حرام کیا مکہ کو اور
میں حرام کرتا ہوں مدینہ کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان کو حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے عبدالعزیز دراوردی نے انہوں نے روایت کی عمرو سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ
سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے یزید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے روایت کی عمرو بن
ابی عمرو سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل حدیث بیان کی
ہم سے ابوامیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبیداللہ بن موسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن صالح
نے انہوں نے روایت کی عاصم سے کہا دریافت کیا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
حرام کیا تھا مدینہ کو تو انہوں نے کہا ہاں مدینہ حرم ہے اس مقام سے اوس مقام تک حدیث بیان کی ہم سے محمد بن
خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے انہوں نے روایت کی عاصم
احول سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا مدینہ کو اس جگہ سے اوس جگہ تک کے
درمیان کو کہ نہ کاٹا جائے درخت اوس کا حدیث بیان کی ہم سے ابوامیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبیداللہ نے

کہا خبر دی ہم کو شریک نے انہوں نے روایت کی عاصم احول سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
اوسی کی مثل اور زیادہ کیا پس جو شخص پیدا کرے کوئی جدید امر اوس میں تو اوس پر لعنت ہے
خدا کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا حدیث
بیان کی مجھ سے مالک نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رض
سے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ اگر میں دیکھوں ہرنی کو چرتی ہوئی مدینہ میں تو نہ ڈراؤں اون کو اور نہ پریشان کروں کیونکہ
میں نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمایا آپنے وہ مقام جو مدینہ کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان ہے حرام
ہے **حدثنا** ابن أبي داود قال ثنا إبراهيم بن حمزة الزبيري قال ثنا عبد العزيز بن أبي حازم عن كثير بن زيد
عن الوليد بن رباح عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن إبراهيم حرم مكة
وإني أحرم المدينة مثل ما حرم قال ونهى النبي صلى الله عليه وسلم أن يعضد شجرها أو يخبط أو يؤخذ طيرها
قال أبو جعفر فذهب قوم إلى تحريم صيد المدينة وتحريم شجرها وجعلوها في ذلك كمكة في حرمة
صيدها وشجرها وقالوا من فعل من ذلك شيئا في حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم حل سلبه لمن
وجده يفعل ذلك واحتجوا في ذلك بهذه الآثار **وخالفهم** في ذلك آخرون فقالوا إنما ذكرتم
من تحريم النبي صلى الله عليه وسلم صيد المدينة وشجرها فقد كان فعل ذلك ليس أنه جعله كحرمة
صيد مكة ولا كحرمة شجرها ولكنه أراد بذلك بقاء زينة المدينة ليستطيبوها ويألفوها **وقد**
رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم منع من هدم آطام المدينة وقال إنها زينة المدينة **حدثنا**
يحيى بن عبد الرحمن قال ثنا يحيى بن معين قال ثنا وهب بن جرير عن العمري عن نافع عن ابن عمر رضي الله
عنهما قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن آطام المدينة أن تهدم **حدثنا** ابن أبي داود قال ثنا
إسحق بن محمد الفروي قال ثنا العمري فذكر بإسناده مثله **حدثنا** يزيد بن سنان قال ثنا ابن أبي مريم
قال أخبرنا عبد العزيز بن محمد الدراوردي قال حدثني عبد الله بن نافع عن أبيه عن ابن عمر رضي الله
عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تهدموا الآطام فإنها زينة المدينة **حدثنا** روح
بن الفرج قال ثنا أبو مصعب قال ثنا الدراوردي فذكر بإسناده مثله (**ترجمہ**) حدیث بیان کی ہم سے
ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن حمزہ زبیری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز
بن ابی حازم نے انہوں نے روایت کی کثیر بن زید سے انہوں نے ولید بن رباح سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک ابراہیم علیہ السلام نے حرام کیا مکہ کو اور میں حرام کرتا ہوں مدینہ
کو مانند ابراہیم علیہ السلام کے حرام کرنے کے کہا اور منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ کاٹا جائے درخت اوسکا
یا جھاڑے جائیں پتے اوسکے یا پکڑے جائیں پرندے اوسکے۔ ابوجعفر نے کہا پس گیا ایک گروہ مدینہ کے شکار
اور اوسکا درخت حرام ہونیکی طرف اور ٹھیرایا انہوں نے اوس کو مانند مکہ کی اوسکے شکار اور اوسکے درخت
ہونے میں اور انہوں نے کہا کہ جو شخص کرے ان میں سے کچھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حرم میں تو حلال ہے
لوٹ اوسکی اوسکے لئے جو پاوے اوسکو ایسا کرتا ہوا اور استدلال کیا انہوں نے اسکے اندر ان ہی حدیثوں سے ؛ ور

مخالفت کی اونکی اس میں دوسروں نے اور کہا کہ جو کچھ تم نے ذکر کیا حرام فرمانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ کے شکار اور اوسکے درخت کو تو بیشک کہا آپنے اسی طرح لیکن نہ اس وجہ سے کہ ٹہیرایا ہو آپنے اوسکو مانند عزت مکہ کے شکار کے با مانند اوسکے درخت کی عزت کی بلکہ مقصود آپ کا اس سے مدینہ کی زینت کا باقی رکہنا تھا تاکہ پسند کریں لوگ اوسکو اور محبت رکہیں اوس سے اور بیشک دیکھا ہم نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مدینہ کے مکانات ڈہانے سے اور فرمایا کہ وہ مدینہ کی زینت ہیں حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن معین نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے انہوں نے روایت کی عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی بلند عمارتیں ڈہانے سے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحاق بن محمد فردی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمری نے پس ذکر کیا اوس اسناد کے ساتھ اوسی کی مثل حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہم کو عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن نافع نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ڈہاؤ ٹیلوں اور بلند عمارتوں کو کیونکہ وہ مدینہ کی زینت ہیں حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابومصعب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے دراوردی نے پس ذکر کیا اوس اسناد کے ساتھ اوسی کی مثل **قولہ افلا تری** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہَاہُمْ عَنْ ہَدْمِ آطَامِ الْمَدِیْنَۃِ لِاَنَّہَا زِیْنَۃٌ لَّہَا **قالوا** فَکَذٰلِکَ مَا نَہَاہُمْ عَنْہُ مِنْ قَطْعِ شَجَرِہَا وَقَتْلِ صَیْدِہَا اِنَّمَا ہُوَ لِاَنَّ ذٰلِکَ زِیْنَۃُ الْمَدِیْنَۃِ فَاَرَادَ اَنْ یَّتْرُکَ لَہُمْ فِیْہَا زِیْنَتَہَا لِیَاْلَفُوْہَا وَیَطِیْبَ لَہُمْ بِذٰلِکَ سُکْنَاہَا لَا لِاَنَّہَا تَکُوْنُ فِیْ ذٰلِکَ کَمَکَّۃَ فِیْ حُرْمَۃِ صَیْدِہَا وَنَبَاتِہَا وَوُجُوْبِ الْجَزَاءِ عَلٰی مَنِ انْتَہَکَ حُرْمَۃَ شَیْءٍ مِّنْ ذٰلِکَ **ثم نظرنا** ہَلْ نَجِدُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ دَلِیْلًا آخَرَ یَدُلُّنَا عَلٰی مَا ذَکَرْنَا **فاذا** اِسْمٰعِیْلُ بْنُ یَحْیَی الْمُزَنِیُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ قَرَأْنَا عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ اِدْرِیْسَ الشَّافِعِیِّ عَنِ الثَّقَفِیِّ عَنْ حُمَیْدٍ الطَّوِیْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ ابْنٌ مِّنْ اُمِّ سُلَیْمٍ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْ عُمَیْرٍ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُضَاحِکُہٗ اِذَا دَخَلَ وَکَانَ لَہٗ نُغَیْرٌ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَاٰی اَبَا عُمَیْرٍ حَزِیْنًا فَقَالَ مَا شَاْنُ اَبِیْ عُمَیْرٍ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَاتَ نُغَیْرُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ **حدثنا** یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَہْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ ابْنٌ یُدْعٰی اَبَا عُمَیْرٍ فَکَانَ لَہٗ نُغَیْرٌ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ قَالَ یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ **حدثنا** سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَالِطُنَا حَتّٰی یَقُوْلَ لِاَخٍ لِّیْ صَغِیْرٍ یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ **حدثنا** فَہْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا عُمَارَۃُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ لِیْ اَخٌ فَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ یَقُوْلُ یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ **قال** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَہٰذَا قَدْ کَانَ بِالْمَدِیْنَۃِ وَلَوْ کَانَ حُکْمُ صَیْدِہَا کَحُکْمِ صَیْدِ مَکَّۃَ اِذًا لَّمَا اَطْلَقَ لَہٗ رَسُوْلُ

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَبْسَ النُّغَیْرِ وَلَا اللَّعْبَ بِہٖ کَمَا لَا یُطْلَقُ ذٰلِکَ بِمَکَّۃَ **فَقَالَ** قَائِلٌ فَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ ھٰذَا
کَانَ بِقُبَاءٍ وَذٰلِکَ الْمَوْضِعُ غَیْرُ الْمَوْضِعِ الْمُحَرَّمِ فَلَا حُجَّۃَ لَکُمْ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ **فَنَظَرْنَا** ھَلْ نَجِدُ فِیْمَا سِوٰی ھٰذَا
الْحَدِیْثِ مَا یَدُلُّ عَلٰی شَیْءٍ مِنْ حُکْمِ صَیْدِ الْمَدِیْنَۃِ **فَاِذَا** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِیُّ وَفَھْدُ بْنُ سُلَیْمٰنَ
قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا یُوْنُسُ ابْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کَانَ
لِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحْشٌ فَاِذَا خَرَجَ لَعِبَ وَاشْتَدَّ وَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا اَحَسَّ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَدْ دَخَلَ رَبَضَ فَلَمْ یَتَرَمْرَمْ کَرَاھِیَۃَ اَنْ یُّؤْذِیَہٗ **(ترجمہ)** کیا ہیں نہیں دیکھتے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اونکو مدینہ کے ٹیلوں اور بلند عمارتوں کے ڈھانے سے کیونکہ وہ مدینہ کی
زینت ہیں کہا انہوں نے پس اسی طرح وہ کہ منع کیا آپنے اونکو اوس سے (یعنے) کاٹنا اوسکے درختوں اور قتل
کرنا اوسکے شکار کا کہ بجز اسکے نہیں کہ اسکی وجہ یہ بھی ہے کہ یہ مدینہ کی زینت ہے پس قصد کیا آپنے یہ کہ چھوڑ
دیں آپ اوس میں اوسکی زینت تاکہ محبت کریں لوگ اوس سے اور خوش کریں اون سے اوسکے باشندونکو
نہ یہ وجہ کہ مدینہ اس بارہ میں ہو جائے مانند مکہ کی اوسکے شکار اور سبزی کے حرام ہونے میں اور واجب ہونے
بدلہ میں اوس شخص پر جو رسوا کرے ان میں سے کسی چیز کی عزت کو پھر ہم نے غور کیا کہ آیا پاتے ہیں ہم بنی
صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ میں کوئی دلیل جو دلالت کرے ہم کو اوس پر جو ہم ذکر کر چکے ہیں اچانک اسمٰعیل
بن یحییٰ مزنی نے حدیث بیان کی ہم سے کہا پڑھا ہم نے محمد بن ادریس شافعی پر انہوں نے روایت کی ثقفی سے
انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک سے کہا تھا ابو طلحہ کے لئے ایک بیٹا ام سلیم سے جسکو ابو عمیر
کہتے تھے اور تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خوش طبعی کیا کرتے تھے اون سے جب وہ تشریف لایا کرتے تھے اور
اونکے پاس نغیر[عہ] (لال) تھا پس تشریف لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور دیکھا ابو عمیر کو غمگین تو آپنے فرمایا۔ کیا
حال ہے ابو عمیر کا تو عرض کیا گیا اے رسول خدا اس کا لال مر گیا ہے۔ تو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے
ابو عمیر کیا ہوا نغیر حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو
یحییٰ بن ایوب نے انہوں نے روایت کی حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا تھا ابو طلحہ کا ایک بیٹا
جس کا نام ابو عمیر تھا اور تھا اوسکے پاس نغیر تو پس تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب تشریف لاتے۔ تو
فرمایا کرتے اے ابو عمیر کیا ہوا النغیر حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمٰن
بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی ابو تیاح سے کہا سنا میں نے انس بن مالک
رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خلط ملط فرماتے ہم سے یہانتک کہ فرماتے ہمارے
چھوٹے بھائی سے اے ابو عمیر کیا ہوا النغیر حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمارہ بن زاذان
نے انہوں نے روایت کی ثابت سے انہوں انس رضی اللہ عنہ سے کہا تھا میرا ایک چھوٹا بھائی پس تھے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم سامنے ہوتے اوسکے اور فرماتے کہ اے ابو عمیر کیا ہوا النغیر ابو جعفر نے کہا کہ یہ واقعہ ہوا مدینہ میں
اور اگر ہوتا وہاں کے شکار کا حکم مانند حکم مکہ کے شکار کے اوس وقت تو البتہ نہ اجازت دیتے آپ نغیر کو بند کرنیکی
اور نہ اوسکے ساتھ کھیلنے کی جسطرح اجازت نہیں اس کی مکہ میں پس ایک کہنے والے نے کہا کہ ہو سکتا ہے یہ واقعہ

عہ نغیر تصغیر ہے نغر کی مجمع البحار میں ہے نغیر ایک پرندہ ہے چڑیا کی مانند لال اور بعض نے کہا چڑیا ہے سرخ چونچ کی ۱۲ مجمع ... مترجم کتاب

قبار کے مقام کا ہوا و یہ مقام موقع حرام سے الگ ہے لہذا اس حدیث میں تمہارے لئے کوئی دلیل نہیں تو ہم نے غور کیا کہ آیا اس حدیث کے ماسوا ہیں ہم کوئی ایسی بات پاتے ہیں جو دلالت کرے مدینہ کے شکار کے کسی حکم پر تو اچانک عبد الرحمن بن عمرو دمشقی اور فہد بن سلیمان نے حدیث بیان کی ہم سے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یونس بن ابی اسحاق نے انہوں نے روایت کی مجاہد سے کہا فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ تھا اولاد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنگلی جانور پس جب باہر تشریف لے جاتے تو وہ اوس سے کھیلتے اور خوب دوڑتے اور آگے کو آتے اور پیچھے کو جاتے پھر جب سمجھ لیتے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو اوسکو باندہ دیتے اور چپ ہو جاتے اس خوف سے کہ ستا دیں آپ اون کو **فهذا** بالمدينة في موضع قد دخل فيما حرم منها وقد كانوا يروعون الوحش ويتخذونها ويغلقون دونها الابواب فقد دل هذا ايضا على ان حكم المدينة في ذلك خلاف حكم مكة **وقد** حدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابن ابي قتيلة المدني قال ثنا محمد بن طلحة التيمي عن موسى بن محمد بن ابراهيم عن ابيه عن سلمة بن الاكوع انه كان يصيد ويأتي النبي صلى الله عليه وسلم من صيده فابطا عليه ثم جاءه فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الذي حبسك فقال يا رسول الله انتفى عنا الصيد فصرنا نصيد ما بين تيت الى قناة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انك لو كنت تصيد بالعقيق لشيعتك اذا ذهبت وتلقيتك اذا جئت فاني احب العقيق **حدثنا** حسين بن نصر قال ثنا نعيم بن حماد قال ثنا محمد بن طلحة التيمي عن موسى بن ابراهيم التيمي عن ابيه عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن سلمة بن الاكوع رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله **حدثنا** احمد بن داود قال اخبرنا ابراهيم بن المنذر الحزامي قال ثنا محمد بن طلحة قال حدثني موسى بن محمد بن ابراهيم بن الحارث بن خالد التيمي ثم ذكر باسناده مثله **ففي** هذا الحديث ما يدل على اباحة صيد المدينة الا ترى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد دل سلمة وهو بها على موضع الصيد وذلك لا يحل بمكة **الا ترى** ان رجلا لو دل وهو بمكة رجلا على صيد من صيدها كان آثما فلما كانت المدينة في ذلك ليست كمكة ثبت ان حكم صيدها خلاف حكم صيد مكة وفي هذا الحديث ايضا اباحة صيد العقيق **وقد** روينا عن سعد في الفصل الاول عن النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك ما قد روينا ففي هذا ما يخالفه فاما ما في حديث سعد من اباحة سلب الذي يصيد صيد المدينة فان ذلك عندنا والله اعلم كان في وقت ما كانت العقوبات التي تجب بالمعاصي في الاموال

(**ترجمہ**) پس یہ واقعہ اوس جگہ کا ہے کہ داخل ہی وہ جگہ اون مقاموں میں کہ حرام فرمایا حضور نے اون کو اور بیشک تھے وہ لوگ ٹھکانا دیتے تھے اوس جگہ جنگلی جانوروں کو اور اونکو پکڑ کر دروازے بند کر لیتے تھے تو اوس نے بھی دلالت کی اس پر کہ مدینہ کا حکم اس بارہ میں مکہ کے حکم کے خلاف ہے اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی قتیلہ مدنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن طلحہ تیمی نے انہوں نے روایت کی موسی بن محمد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے کہ وہ شکار کیا کرتے تھے اور لایا کرتے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا کیا ہوا شکار پس ایکبار

دیر کی اوس میں اور بعد کو آئے آپ کے پاس تو آپ نے اونسے فرمایا کہ کس چیز نے روک دیا تجھ کو
تو انہوں نے عرض کیا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہ رہے ہمارے ہاں شکار
اس سے ہم شکار کرنے لگے مقام نبت اور قناۃ کے درمیان پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے کہ خبردار اگر تو مقام عقیق میں شکار کیا کرتا تو میں بھی تیرے ساتھ چلتا جب تو جاتا اور ساتھ
ہوتا تیرے جب تو آتا کیونکہ مقام عقیق سے محبت رکھتا ہوں حدیث بیان کی ہم سے حسین
بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نعیم بن حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن طلحہ تیمی نے
انہوں نے روایت کی موسیٰ بن ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوسلمہ
بن عبدالرحمن سے انہوں نے سلمہ بن ارکوع رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی
مثل حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا خبر دی ہمکو ابراہیم بن منذر حزامی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن
طلحہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد تیمی نے پھر ذکر کیا اوسی کی مثل اوسی اسناد
سے پس اس حدیث میں دلیل ہے شکار مدینہ کے مباح ہونے پر کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے بتلایا سلمہ کو شکار حالانکہ آپ اوسی جگہ تھے اور مکہ میں یہ بات حلال نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ کوئی شخص اگر بتلاوے
مکہ میں دوسرے شخص کو کوئی شکار موقعہ وہاں کے شکاروں میں سے تو ہوتا ہے گنہگار پس جبکہ ثابت ہوا کہ
مدینہ طیبہ اس بارہ میں مانند مکہ معظمہ کی نہیں ہے تو ثابت ہوا کہ مدینہ کے شکار کا حکم رہی امکہ کے شکار کے خلاف ہی
اور اس حدیث میں مقام عقیق کے شکار کا مباح ہونا بھی ہے اور بیشک روایت کر چکے ہم سعد سے فصل اول میں
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ میں جو کچھ روایت کر چکے پس اسکے اندر وہ امر ہے جو مخالف ہے اوسکے رہا حدیث
سعد میں مباح ہونا لوٹ اوس شخص کا جو شکار کرتا ہو مدینہ میں پس بیشک وہ ہمارے نزدیک اور اللہ تعالے زیادہ
جانتا ہے تہا اوسوقت کہ جب اموال میں گناہوں کی وجہ سے سزائیں واجب ہوتی تھیں **قولہ فمن**
ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الزَّكٰوةِ إِنَّهُ قَالَ مَنْ اَدَّاهَا طَائِعًا فَلَهُ اَجْرُهَا وَمَنْ
لَا اَخَذْنَاهَا مِنْهُ وَشَطْرَ مَالِهِ وَمَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْمَنْ سَرَقَ ثَمَرًا مِنْ اَكْمَامِهِ اَنَّ عَلَيْهِ غَرَامَةَ مِثْلَيْهِ فِي
نَظَائِرَ مِنْ ذٰلِكَ كَثِيْرَةٍ قَدْ ذَكَرْنَاهَا فِي مَوَاضِعِهَا مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ فِي وَقْتِ نَسْخِ الرِّبَا فَرُدَّتِ
الْاَشْيَاءُ الْمَاخُوْذَةُ اِلٰى مِثْلِهَا اِنْ كَانَ لَهَا اَمْثَالٌ وَاِلٰى قِيْمَتِهَا اِنْ كَانَ لَا مِثْلَ لَهَا وَجُعِلَتِ الْعُقُوْبَاتُ فِي انْتِهَاكِ
الْحَرَامِ فِي الْاَبْدَانِ لَا فِي الْاَمْوَالِ فَهٰذَا وَجْهُ مَا رُوِيَ فِي صَيْدِ الْمَدِيْنَةِ **وَاَمَّا** حُكْمُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ
فَاِنَّا رَاَيْنَا مَكَّةَ حَرَامًا وَصَيْدَهَا وَشَجَرَهَا كَذٰلِكَ هٰذَا مَا لَا اخْتِلَافَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ **ثُمَّ** رَاَيْنَا مَنْ
اَرَادَ دُخُوْلَ مَكَّةَ لَمْ يَكُنْ لَهُ اَنْ يَدْخُلَهَا اِلَّا حَرَامًا فَكَانَ دُخُوْلُ الْحَرَمِ لَا يَحِلُّ لِحَلَالٍ كَانَتْ
حُرْمَةُ صَيْدِهِ وَشَجَرِهِ لِحُرْمَتِهِ فِي نَفْسِهِ **ثُمَّ** رَاَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِدُخُوْلِهَا
لِلرَّجُلِ حَلَالًا فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ مُحَرَّمَةً فِي نَفْسِهَا كَانَ حُكْمُ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا كَحُكْمِهَا فِي نَفْسِهَا وَكَمَا كَانَ
صَيْدُ مَكَّةَ اِنَّمَا حُرِّمَ لِحُرْمَتِهَا وَلَمْ تَكُنِ الْمَدِيْنَةُ فِي نَفْسِهَا حَرَامًا لَمْ يَكُنْ صَيْدُهَا وَلَا شَجَرُهَا حَرَامًا
فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّ صَيْدَ الْمَدِيْنَةِ وَشَجَرَهَا كَصَيْدِ سَائِرِ الْبُلْدَانِ وَشَجَرِهَا غَيْرَ مَكَّةَ

هٰذَا اَیْضًا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

(ترجمہ) پس منجملہ اونکے وہ حدیث ہے جو روایت کی گئی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے زکوۃ کے اندر کہ آپنے فرمایا جو شخص ادا کرے زکوۃ خوشی سے تو اوسکو اسکا ثواب ہے اور جو نہ ادا کرے خوشی سے تو لینگے ہم اوس سے زکوۃ اور نصف مال اوسکا اور وہ ہے جو روایت کی گئی ہے آپسے اوس شخص کے بارہ میں جو چوری کرے پہلوں کی اونکے خوشوں میں کہ لازم ہے اوس پر تاوان دو چند اوسکا اور اسکی بہت سی نظیریں ہیں جن کو ہم نے ان کے موقعہ میں اسی کتاب کے اندر ذکر کیا ہے پہر یہ حکم اوسوقت منسوخ ہوا کہ جب سود ناجائز ہوا پس لوٹا دی گئیں لی ہوئی چیزیں اپنی مثلوں کی طرف اگر اون کی مثلیں ہوں اور اپنی قیمتوں کی طرف اگر اونکی مثلیں نہ ہوں۔ اور ٹھیرا دی گئیں سزائیں ارتکاب امور محرمہ میں ابدان کے اندر نہ اموال کے اندر پس یہ تقریر مدینہ کے شکار میں روایت کی ہوئی حدیثوں کی ہوئی اور رہا حکم اسکا بطریق نظر و فکر سو وہ یہ ہے کہ ہم نے دیکھا کہ مکہ کو حرام بنایا گیا ہے اور اوسکے شکار اور درخت کو بہی اسی طرح یہ وہ مسئلہ ہے کہ اس میں کسی مسلمان کا اختلاف نہیں پہر ہم نے دیکھا یہ حکم کہ جو شخص مکہ میں داخل ہونا چاہے تو اوسکے لئے جائز نہ ہوگا کہ داخل ہو مگر محرم ہو کر تو گویا حرم مکہ میں داخل ہونا حلال کے لئے حلال نہیں لہذا اوسکے درخت اور شکار کی حرمت ایسی ہوئی جیسی خود ذات مکہ کی حرمت پہر ہم نے دیکھا مدینہ کو کہ ہر ایک نے اجماع کیا ہے اس امر پر کہ اس میں کوئی مضایقہ نہیں کہ داخل ہو اوسکے اندر آدمی بغیر احرام پس جبکہ نہ ہوا مدینہ اپنی ذات کے لحاظ سے حرام تو اوسکے شکار اور درختوں کا حکم (بہی) اسی طرح ہوگا اور جسطرح مکہ کا شکار بجز اسکے نہیں کہ حرام کیا گیا ہے اوکی حرمت کی وجہ سے (یعنی حرم) چونکہ مدینہ بذاتہا حرام نہیں اسلئے اوسکا شکار اور اوسکے درخت بہی حرام نہ ہونگے ہذا ثابت ہوا اس سے قول اوس شخص کا جو گیا اس طرف کہ شکار مدینہ کا اور درخت اوسکے مانند شکار اور شہروں اور درختوں اونکے کے ہے سوا مکہ کے اور یہ ہی قول امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے۔

بَابُ اَکْلِ الضِّبَابِ

باب بیان میں کہانے ضباب (گوہوں) کے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ سُلَیْمَانَ الْحَضْرَمِیُّ قَالَ ثَنَا خُصَیْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ نَزَلْنَا اَرْضًا کَثِیْرَةَ الضِّبَابِ فَاَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَاِنَّ الْقُدُوْرَ لَتَغْلِیْ بِهَا اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْنَا ضِبَابٌ اَصَبْنَاهَا فَقَالَ اِنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ فِی الْاَرْضِ وَاِنِّیْ اَخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ هٰذِهٖ فَاَکْفِئُوْهَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ ثَنَا زَیْدُ بْنُ وَهْبٍ الْجُهَنِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَسَنَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَهٗ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی تَحْرِیْمِ لُحُوْمِ الضِّبَابِ لِاَنَّهُمْ لَمْ یَاْمَنُوْا اَنْ تَکُوْنَ مَمْسُوْخَةً وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَلَمْ یَرَوْا بِهَا بَاْسًا وَکَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اَنَّ حُصَیْنًا قَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ عَلٰی خِلَافِ هٰذَا الْمَعْنَی الَّذِیْ رَوَاهُ الْاَعْمَشُ عَلَیْهِ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ حُصَیْنٍ

عن زيد بن وهب عن ثابت بن زيد الانصاري رضي الله عنه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاصاب الناس ضبابا فاشتووها فاكلوها فاصبت منها ضبا فشويته ثم اتيت به النبي صلى الله عليه وسلم فاخذ جريدة فجعل يعد بها اصابعه فقال انه امة من بني اسرائيل مسخت دواب في الارض واني لا ادري لعلها هي فقلت ان الناس قد اشتووها فاكلوها فلم ياكل ولم ينه حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا ابو الوليد قال ثنا ابو عوانة عن حصين فذكر باسناده مثله غير انه قال ثابت بن وديعة +

(ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حجاج بن سلیمان حضرمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن عطاء نے انہوں نے روایت کی اعمش سے اونہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے عبد الرحمن بن حسنہ سے کہا اترے ہم ایک زمین میں جہاں گوہیں بہت تھیں پس پہنچی ہم کو بھوک پس ہم نے ان کو پکایا تو ہانڈیاں اونکے ساتھ جوش ہی مار رہی تھیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا کہ یہ کیا تو ہم نے عرض کیا کہ یہ گوہیں ہیں جنکو ہم نے پکڑا تو آپنے فرمایا کہ ایک گروہ بنی اسرائیل کا صورت مسخ کیا گیا زمین میں چلنے ولے چوپایوں کی شکل پر اور بیشک میں ڈرتا ہوں کہ ہوں وہ یہی لہذا باز رہو اس سے حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عمر بن حفص نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اعمش نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زید بن وہب جہنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے پھر ذکر کیا اوسی کی مثل ابو جعفر نے کہا پس گیا ایک گروہ گوہوں کے گوشت حرام ہونے کیطرف کیونکہ وہ اونکے مسوخ ہونے سے بے خوف نہیں ہیں اور انہیکے اندر اوس حدیث سے استدلال کیا۔ اور مخالفت کی اون کی اس میں دوسروں نے اور اونکے اندر کوئی مضایقہ نہ سمجھا اور دلیل اونکے لئے اس میں یہ ہے کہ حصین نے روایت کی یہ حدیث زید بن وہب سے برخلاف اوس معنے کے جسکے موافق اعمش نے روایت کیا حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے روایت کی حصین سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے ثابت بن زید انصاری سے کہا تھے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پس پکڑی لوگوں نے گوہیں پھر اونکو بھونا اور اون کو کھایا پس میں نے بھی ایک گوہ پائی اور اوس کو بھون کیلئے گیا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس آپنے ایک چھڑی لی اور اوس سے اوسکو الٹ کر اوسکی انگلیاں شمار کرنے لگے پھر فرمایا کہ یہ ایک گروہ ہے بنی اسرائیل کا کر دئے گئے چوپائے زمین میں چلنے والے اور میں نہیں جانتا شاید وہی ہوں میں نے کہا کہ لوگوں نے ان کو بھونا۔ اور کھایا پس آپنے نہ کھایا اسکو اور نہ منع فرمایا کھانے سے حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابو ولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے روایت کی حصین سے پھر ذکر کیا اوس کے اسناد سے اوسی کی مثل سوا اسکے کہ انہوں نے کہا ثابت بن ودیعہ بجائے ابن زید کی (قولہ) قال ابو جعفر ففي هذا الحديث خلاف ما في الحديث الاول لان في هذا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم ينههم عن اكلها فخشي في هذا الحديث ان يكون ممسوخا كما خشي في الحديث الاول غير انه قد يجوز ان يكون ترك النهي لانهم كانوا في مجاعة على ما في حديث الاعمش

فَبَلَّغَ ذٰلِكَ لَهُمْ لِلضَّرُوْرَةِ ثُمَّ رَجَعْنَا إِلٰى مَا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا سِوٰى هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ
قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَعَفَّانُ قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنٍ رَجُلٍ مِنْ
بَنِيْ فَزَارَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ وَهُوَ
يَخْطُبُ فَقَطَعَ عَلَيْهِ خُطْبَتَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِي الضَّبِّ فَقَالَ اِنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ
حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ
زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيْعَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهُ اُتِيَ بِضَبٍّ فَقَالَ اُمَّةٌ مُسِخَتْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا
شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ
رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمَّةً فُقِدَتْ فَاللّٰهُ اَعْلَمُ
حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ الصَّائِغُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ
عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيْعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضِبَابٍ احْتَرَشَهَا فَجَعَلَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا وَيَنْظُرُ اِلٰى ضَبٍّ مِنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّةٌ مُسِخَتْ
فَلَا نَدْرِيْ مَا فَعَلَتْ وَلَا اَدْرِيْ لَعَلَّ هٰذَا مِنْهَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَافِيْ بْنُ عِمْرَانَ
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبٰى اَنْ يَاْكُلَهُ
يَعْنِي الضَّبَّ وَقَالَ لَا اَدْرِيْ لَعَلَّهُ مِنَ الْقُرُوْنِ الْاُوْلَى الَّتِيْ مُسِخَتْ (ترجمہ) ابوجعفر نے کہا پس اس حدیث میں
خلاف ہے اوسکا جو پہلی حدیث میں ہے اس لئے کہ اس میں یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
منع نہیں فرمایا اونکو اوسکے کہانے سے اور خوف کیا آپنے اس حدیث میں یہ کہ ہو وہ مسخ کی ہوئی بنی اسرائیل
کی اسیطرح خوف کیا آپنے پہلی حدیث میں مگر یہ کہ ہوسکتا ہے ترک فرمائی ہو آپنے ممانعت اس وجہ سے
کہ وہ لوگ بھوکے تھے جیسا کہ اعمش کی حدیث میں ہے پس مباح فرمائی ہو آپنے اون کے لئے بوجہ ضرورت
کے پھر رجوع کیا ہم نے اس بارہ میں دوسری حدیثوں کی طرف سوا ان دونوں حدیثوں کے پس اچانک
ابراہیم بن مرزوق نے حدیث بیان کی ہم سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ولید اور عفان نے دونوں
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعوانہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالملک بن عمیر نے انہوں نے
روایت کی حصین سے یہ ایک شخص ہیں قبیلہ بنی فزارہ کے کہا خبر دی مجھ کو سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ
نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار آیا اور آپ خطبہ سناتے میں تھے۔ پس اوس نے
آپکے خطبہ کو کاٹکر کہا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گوہ کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں پس آپنے جواب
دیا کہ ایک گروہ بنی اسرائیل کا مسخ کیا گیا میں نہیں جانتا کہ وہ کونسے چوپائے ہیں جن کی شکل پر کئے گئے حدیث
بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حیوہ بن شریح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بقیہ بن ولید
نے انہوں نے روایت کی شعبہ سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے حاکم نے انہوں نے روایت کی زید بن وہب سے
انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ثابت بن ودیعہ انصاری سے انہوں نے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سے کہ آپ کے پاس گوہ لائی گئی تو آپ نے فرمایا کہ ایک گروہ تھا جو مسخ کر دیا گیا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ بکار بن قتیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی حکم سے کہا سنا میں نے زید بن وہب کو روایت کرتے ہوئے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی ثابت بن ودیعہ سے کہ ایک شخص لایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گوہ پس اوس سے آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک گروہ مفقود ہو گیا تھا اور اللہ خوب جانتا ہے (کہ وہ کونسا ہے) حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمید صانع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ سے انہوں نے زید بن وہب سے اونہوں نے ثابت بن ودیعہ سے انہوں نے ایک شخص سے جو قبیلہ بنی فزارہ کا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گوہیں کہ چوری کی تھی اوس نے اونکی پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اونکو لوٹ کر ایک ایک گوہ کی طرف دیکھنے لگے اور فرمایا کہ ایک گروہ مسخ کیا گیا ہے ہم نہیں جانتے وہ کیا ہوا اور نہیں معلوم شاید یہ اون ہی میں سے ہوں حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بشر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معافی بن عمران نے انہوں نے روایت کی ابن جریج سے اونہوں نے ابو الزبیر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے گوہ کھانے سے انکار کیا اور فرمایا کہ میں نہیں جانتا شاید یہ پچھلے لوگوں میں سے ہوں جو مسخ کئے گئے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ أَكْلَهُ خَوْفًا مِنْ أَنْ يَكُونَ مِمَّا مُسِخَ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ قَدْ حَرَّمَهُ مَعَ ذٰلِكَ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ تَرَكَهُ تَنَزُّهًا مِنْهُ عَنْ أَكْلِهِ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ **فَإِذَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَقِيلٍ بَشِيرُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي فِي حَائِطٍ مَضَبَّةٍ وَأَنَّهُ طَعَامُ أَهْلِنَا فَسَكَتَ فَقُلْنَا لَهُ عَاوِدْهُ فَعَاوَدَهُ فَسَكَتَ ثُمَّ قُلْنَا لَهُ عَاوِدْهُ فَعَاوَدَهُ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ سَخِطَ عَلَى سِبْطٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَسَخَهُمْ دَوَابَّ يَدِبُّونَ عَلَى الْأَرْضِ فَمَا أَظُنُّهُمْ إِلَّا هٰؤُلَاءِ وَلَسْتُ آكُلُهَا وَلَا أُحَرِّمُهَا

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمِ الضِّبَابَ مَعَ خَوْفِهِ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمَمْسُوخِ ثُمَّ نَظَرْنَا هَلْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْفِي أَنْ تَكُونَ الضِّبَابُ مَمْسُوخًا **فَإِذَا** أَبُو بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَشْكُرِيِّ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ أَهِيَ مِمَّا مُسِخَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا أَوْ لَمْ يَمْسَخْ قَوْمًا فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَلَا عَاقِبَةً **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَأَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ أَنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ كَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ الْيَشْكُرِيِّ عَنِ الْمَعْرُورِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَلَا عَقِبًا **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ

عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ (ترجمہ) ابوجعفر نے کہا کہ ان حدیثوں میں یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ترک فرمایا اوسکے کہانیکو اس ڈر سے کہ ہو یہ ان میں سے جو مسخ کیے گئے تو اب احتمال ہے کہ آپنے اس وجہ سے اوسکو حرام قرار دیا ہے اور احتمال ہے کہ چھوڑا ہو اوسکو بوجہ اوس کو کہانے سے پرہیز فرمانیکے اور حرام نہ فرمایا ہو اوسکو پس ہم نے اس میں غور کیا تو اچانک ابن ابی داؤد کی بیان کی ہوئی حدیث ملی ہم کو کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعقیل بشیر بن عقبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونضرہ نے انہوں نے روایت کی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ ایک گنوار نے دریافت کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا کہ میں گوہوں کے باغ میں رہا ہوں اور یہی ہمارے گھر والوں کا کھانا ہے پس آپ چپ ہو رہے پھر ہم نے اس سے کہا کہ دوبارہ دریافت کرو آپسے تو آپکے اوسنے دوبارہ کہا پس آپ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالٰے نے غصہ کیا ایک گروہ پر بنی اسرائیل کے پس کر دیا اونکو چوپائے جو چلتے ہیں زمین پر پس نہیں گمان کرتا ہوں میں انکو مگر وہی اور نہیں کہاتا ہوں میں اونکو اور نہ حرام کرتا ہوں ابوجعفر نے کہا پس اس حدیث میں یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں حرام فرمایا گوہونکو باوجود ڈر نے آپکے کے اس سے کہ ہوں یہ اون میں سے جو مسخ کئے گئے پھر غور کیا ہم نے آیا روایت کیا گیا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ جو انکار کرتا ہو گوہونکے مسخ شدہ ہونے سے پس اچانک ابوبکرہ نے حدیث بیان کی ہم سے مؤمل بن اسماعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے روایت کی علقمہ بن مرثد سے انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ یشکری سے انہوں نے معرور بن سوید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا دریافت کیا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بندروں اور خنزیروں کے بارے میں کہ کیا یہ منجملہ انکے ہیں جنکی صورتیں بدل دی گئیں۔ تو حضور نے جواب دیا کہ خدا تعالٰی نہیں ہلاک کیا کسی گروہ کو یا نہیں صورت بدلی کسی گروہ کی پھر چلائی ہو انکی نسل اور اُن کی اولاد حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد اور احمد بن داؤد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن کثیر نے کہا خبر دی ہم کو سفیان ثوری نے بعینہ ذکر کیا اس اسناد سے اسی کی مثل اور زیادہ کیا کہ بندر اور خنزیر تھے پہلے سے حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا خبر دی ہمکو یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمٰن بن سلیمان نے انہوں نے روایت کی مسعر سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے مغیرہ یشکری سے انہوں معرور سے انہوں عبداللہ بن مسعود رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالٰے نے نہیں ہلاک کیا کسی گروہ کو پھر چلائی ہو اس کی نسل اور اُس کی اولاد حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن ربیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ادریس نے انہوں نے روایت کی لیث سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے معرور بن سوید سے انہوں نے ام سلمہ رض سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل (قولہ) فَبَيَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الْمَمْسُوْخَ لَا يَكُوْنُ لَهَا نَسْلٌ وَّلَا عَقِبٌ فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ اَنَّ الضَّبَّ لَوْ كَانَ مِمَّا مُسِخَ لَمْ يَبْقَ فَانْتَفٰى بِذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ الضَّبُّ مَكْرُوْهًا مِنْ قِبَلِ اَنَّهٗ مُسِخَ اَوْ قِبَلِ مَلْجَاءٍ اَنْ

يَكُونَ مَسْخًا **ثُمَّ** نَظَرْنَا فِيمَا رُوِيَ فِيهِ خِلَافُ مَا ذَكَرْنَا هَلْ نَجِدُ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّنَا عَلَى إِبَاحَةِ أَكْلِهِ أَوْ عَلَى الْمَنْعِ مِنْ ذٰلِكَ **فَإِذَا** حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَزَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانٍ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا لَيْتَ عِنْدَنَا قُرْصَةً مِنْ بُرَّةٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَةً بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَعَمِلَهَا ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَ كَانَ سَمْنُهَا قَالَ فِي عُكَّةِ ضَبٍّ قَالَ لَهُ ارْفَعْهَا **فَقَالَ** قَائِلٌ فَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلَى كَرَاهَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ **قِيلَ** لَهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هٰذَا عَلَى الْكَرَاهَةِ الَّتِي ذَكَرَهَا أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِهِ الَّذِي قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ لَا عَلَى تَحْرِيمِهِ إِيَّاهُ عَلَى النَّاسِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِضَبٍّ فَلَمْ يَأْكُلْهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَادَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ مَا تَقُولُ فِي الضَّبِّ فَقَالَ لَسْتُ بِآكِلِهِ وَلَا مُحَرِّمِهِ **حَدَّثَنَا** يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ عَامِرٍ الْبَجَلِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا آكُلُ وَلَا أَنْهٰى۔

ترجمہ پس بیان کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں یہ کہ صورت بدلے ہوئے کی نسل اور خاندان نہیں چلتا پس جان لیا ہم نے اس سے یہ کہ گوہ اگر ہوتی من جملہ صورت بدلے ہوئے کے تو نہ باقی رہتی پس نفی ہوگئی اس سے اس امر کی کہ ہو گوہ مکروہ اس وجہ سے کہ وہ مسخ کی گئی یا بوجہ اس کے کہ ممکن ہے اُسکا مسخ شدہ ہونا پھر غور کیا ہم نے اُن حدیثوں میں جن کے اندر بیان سابق کا خلاف روایت کیا گیا ہے کہ آیا پاتے ہیں ہم ہیں کسی چیز میں اُن سے وہ جو دلالت کرے ہم کو گوہ کھانیکی اباحت یا اُس کی ممانعت پر پس اچانک حسین بن نصر اور ذکریا ابن یحیے بن ابان نے حدیث بیان کی ہم سے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نعیم بن حماد نے کہا خبر دی ہم کو فضل بن موسیٰ نے انہوں نے روایت کی حسین بن واقد سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن کاش کہ ہوتی میرے پاس ایک روٹی گیہوں کی پکائی ہوئی سانتھی اور دودھ کے پس کھڑا ہوا ایک صحابی اور طیار کیا اس کو پھر لایا آپکے پاس پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کس برتن میں تھا گھی اس کا عرض کیا اس نے گوہ کے چمڑہ کی کپی میں فرمایا آپ نے اُٹھالے اس کو اور کہا کسی معترض نے کہ اس حدیث ابن عمر رضی اللہ میں دلیل ہے اس پر کہ مکروہ جانتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گوہ کا گوشت کھانیکو تو جواب دیا گیا اسکو کہ ہو سکتا ہے کہ یہ حدیث محمول ہو اس کراہت پر کہ ذکر کیا اُس کو ابو سعید رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنی اس حدیث میں جسکو ہم اُن سے روایت کر چکے نہ محمول اس پر کہ آپ نے

توہ کو لوگوں پر حرام ٹھیرایا ہو اور بیشک روایت کیا گیا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی وہ جو اس پر دلالت کرتا ہے حدیث
بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عازم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
حماد بن زید نے انہوں نے روایت کی ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی گوہ پس کھایا آپ نے اسکو اور نہ حرام کیا اسکو حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے مالک نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن دینار سے انہوں نے
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا پکارا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص نے پھر عرض کیا کیا فرماتے ہیں آپ گوہ
کے بارے میں پس فرمایا آپ نے نہ کھاتا ہوں میں اسکو اور نہ حرام کرتا ہوں اسکو حدیث بیان کی ہم سے یزید بن
سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مکی بن ابراہیم نے کہا خبر دی ہم کو ابن جریج نے انہوں نے روایت
کی نافع سے کہا تھے ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ دریافت کیا گیا رسول اللہ صلعم سے گوہ کا مسئلہ پھر ذکر کیا اسی کی
مانند حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سہل بن عامر بجلی نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے مالک بن مغول نے کہا سنا میں نے نافع کو روایت کرتے ہوئے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا دریافت کیا گیا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے گوہ کا مسئلہ تو آپ نے فرمایا نہ کھاتا ہوں میں اور نہ منع کرتا ہوں (**حدثنا** نصر
بن مرزوق قال ثنا اسد قال ثنا ورقاء عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر رضي الله عنهما عن رسول الله صلى
الله عليه وآله وسلم مثله **حدثنا** ابراهيم بن مرزوق قال ثنا ابو حذيفة قال ثنا سفيان عن عبد الله بن
دينار عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله **حدثنا** علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هارون
قال اخبرنا شعبة عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم مثله
فهذا ابن عمر رضي الله عنهما يخبر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه لم يحرم اكل الضب **وقد**
روي عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قال انه حلال **حدثنا** ابراهيم بن مرزوق
قال ثنا وهب وعبد الصمد قالا ثنا شعبة عن توبة العنبري قال سمعت الشعبي يقول رأيت فلانا حين يروي
عن النبي صلى الله عليه وسلم لقد جالست ابن عمر رضي الله عنهما فما سمعته يحدث عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم
غير انه قال كان اناس من اصحاب النبي صلى الله عليه وآله وسلم يأكلون ضبا فنادتهم امرأة من ازواج
النبي صلى الله عليه وآله وسلم انها ضب فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم كلوه ليس من طعامي وفي حديث
وهب فانه حلال **قال** ابو جعفر ففي هذا الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اخبر انه
حلال وانه تركه لانه لم يكن من طعامه **وقد** روي عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه ايضا ان رسول الله صلى
الله عليه وآله وسلم لم يحرمه **حدثنا** ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابن لهيعة عن ابي الزبير
قال سألت جابرا رضي الله عنه عن الضب فقال أتي به رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال لا اطعمه
وقال عمر رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لم يحرمه وان الله لينفع به غير واحد
وطعام عامة الرعاء ولو كان عندي لاكلته (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث
حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ورقاء سے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن دینار سے انہوں نے

ابن عمرؓ سے انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوحذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی شعبہ نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل پس یہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں کہ خبر دیتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپنے نہیں حرام کیا گوہ کھانے کو اور بیشک روایت کیا گیا ابن عمرؓ عنہ سے انہوں نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا بیشک گوہ حلال ہے حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب اور عبدالصمد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی توبہ عنبری سے کہا سنا میں نے شعبی کو کہتے ہوئے کہ دیکھا میں نے فلاں شخص کو جس وقت کہ روایت کرتا ہے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیشک ہم نشیں رہا تھا میں ابن عمرؓ کا پس نہ سنا میں نے اُن کو حدیث بیان کرتے ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوا اس کے کہ انہوں نے کہا تحقیق چند لوگ صحابہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کھایا کرتے تھے گوہ پس پکارا اُن کو ایک عورت نے ازواج نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ بیشک یہ گوہ ہے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ اس کو نہیں ہے یہ کھانا میرا اور حدیث وہب میں ہے کہ بیشک وہ حلال ہے ابوجعفر نے کہا پس اس حدیث میں ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی یہ کہ گوہ حلال ہے اور بیشک آپ نے چھوڑ دیا اس کو اس وجہ سے کہ نہ تھی وہ کھانا آپکا اور بیشک روایت کیا گیا عمر بن خطابؓ سے بھی یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں حرام فرمایا اس کو حدیث بیان کی ہم سے ربیع مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لہیعہ نے انہوں نے روایت کی ابوزبیر سے کہا دریافت کیا میں نے جابرؓ سے گوہ کے بارے میں پس جواب دیا انہوں نے کہ لائی گئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو آپنے فرمایا کہ نہیں کھاتا ہوں میں اس کو اور کہا عمرؓ نے کہ رسول خدا صلعم نے نہیں حرام کیا اس کو اور بیشک اللہ تعالیٰ نفع پہونچاتا ہے اس سے بہتوں کو اور کہا تا اکثر چرواہوں کا ہے۔ اور اگر وہ میرے پاس ہوتی تو کھاتا میں اسکو

قوله وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ اَكْلَ الضَّبِّ مِنْهُمْ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَاَبُوْيُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ **وَاحْتَجَّ** لَهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مَطَرٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ **ح** وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ **ح** وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ قَالُوْا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُهْدِيَ لَهٗ ضَبٌّ فَلَمْ يَاْكُلْهُ فَقَامَ عَلَيْهِمْ سَائِلٌ فَاَرَادَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنْ تُعْطِيَهٗ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُعْطِيْنَهٗ مَا لَا تَاْكُلِيْنَ قَالَ مُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ لِنَفْسِهٖ وَلِغَيْرِهٖ اَكْلَ الضَّبِّ قَالَ فَبِذٰلِكَ نَاْخُذُ **قيل** لَهٗ مَا فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ كَرِهَ لَهَا اَنْ تُطْعِمَهُ السَّائِلَ لِاَنَّهَا اِنَّمَا فَعَلَتْ ذٰلِكَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهَا عَافَتْهُ وَلَوْلَا اَنَّهَا عَافَتْهُ لَمَا اَطْعَمَتْهُ اِيَّاهُ وَكَانَ مَا تُطْعِمُهُ السَّائِلَ فَاِنَّمَا هُوَ لِلّٰهِ تَعَالٰى فَاَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَكُوْنَ

مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا مِنْ خَيْرِ الطَّعَامِ كَمَا قَدْ نَهَى أَنْ يَتَصَدَّقَ بِالْبُسْرِ الرَّدِيِّ وَالتَّمْرِ الرَّدِيِّ فِيمَا رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ بِكَبَاسٍ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلِ قَالَ السُّفْيَانُ يَعْنِي الشَّيْطَانَ وَكَانَ لَا يَجِيءُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ إِلَّا نُسِبَ إِلَى الَّذِي جَاءَ بِهِ فَنَزَلَتْ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجُعْرُورِ وَلَوْنِ الْحُبَيْقِ أَنْ يُؤْخَذَ فِي الصَّدَقَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَوْنَانِ مِنْ تَمْرِ الْمَدِينَةِ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ سُلَيْمَانُ ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْجُعْرُورِ وَلَوْنِ الْحُبَيْقِ **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانُوا يَجِيئُونَ فِي الصَّدَقَةِ بِأَرْدَإِ تَمْرِهِمْ وَأَرْدَإِ طَعَامِهِمْ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ قَالَ لَوْ كَانَ لَكُمْ فَأَعْطَاكُمْ لَمْ تَأْخُذُوهُ إِلَّا وَأَنْتُمْ تَرَوْنَ أَنَّهُ قَدْ نَقَصَكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ (**ترجمہ**) اور بیشک مکروہ جانا ایک گروہ نے کھانا گوہ کا من جملہ انکے امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف اور امام محمد رحمتہ اللہ علیہم اجمعین ہیں اور استدلال کیا اُن کے لئے محمد بن حسن نے اس مسئلہ میں اُس حدیث سے جو بیان کی ہم سے محمد بن بحر بن مطر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہم کو حماد بن سلمہ نے (**تحویل**) اور حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے (**تحویل**) اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے سب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے اور یہ ابوسلیمان کے بیٹے ہیں ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ رضہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ہدیۃً دی گئی ایک گوہ پس نہ کھایا آپنے اسکو پھر کھڑا ہوا ان پر ایک سائل تو چاہا عائشہ رضہ نے کہ دیویں اُسکو پس فرمایا اُن سے نبی صلعم نے کیا دیتی ہو تم سائل کو وہ چیز جو خود نہیں کہاتیں کہا محمد رحمۃ اللہ علیہ نے پس بیشک یہ دلیل ہے اس کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم برا جانتے تھے اپنے اور اپنے غیر کے لیے کہانا گوہ کا کہا محمد نے اسی پر عمل کرتے ہیں۔ ہم کہا گیا اُن سے نہیں ہے اس میں کوئی دلیل اُس پر جو تم نے ذکر کیا (کیونکہ) ہوسکتا ہے کہ منع کیا ہو آپنے حضرت عائشہ کو سائل کو گوہ دینے سے اس وجہ سے کہ حضرت عائشہ رضہ نے دینا چاہا اُس گوہ کو بوجہ اس کے کہ ناگوار ہوئی گوہ اُن کو اور اگر ناگوار نہ ہوتی نہ دیتیں گوہ سائل کو اور ہے یہ بات کہ جو چیز سائل کو دی جاتی ہے وہ اللہ کے لئے ہوتی ہے لہذا چاہا نبی صلعم نے یہ کہ نہ ہو ذریعہ قرب خداوندی کا مگر بہترین کہانوں کا جس طرح منع فرمایا آپنے یہ کہ خیرات کی جائے تر اور خشک کھجوریں جو ردی ہیں پس منجملہ اُن حدیثوں کے جو اس بارے میں مروی ہیں وہ ہے کہ جو بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن سلیمان واسطے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عباد بن عوام نے - - - انہوں نے روایت کی سفیان بن حسین سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے اپنے باپ سے

کہا حکم دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کرنے کا پس لایا ایک آدمی گچھے (خوشے) اس کھجور کے کہا سفیان نے یعنی خلم (رکھیے) اور تھا کہ نہیں لاتا تھا کوئی کسی چیز کو مگر نسبت کی جاتی تھی وہ لانے والے کی طرف پس اتری آیت کہ مت قصد کرو بری شے کا کہ اس سے خرچ کرتے ہو اور منع فرمایا رسول خدا صلعم نے جعرور و لون حُبَیق کے صدقہ میں لئے جانے سے کہا زہری نے یہہ دو قسمیں ہیں مدینہ کی کھجور کی حدثنا بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن کثیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہری نے انہوں نے روایت کی ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا جعرور اور لون حبیق سے حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مؤمل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی سُدی سے انہوں نے ابو مالک سے انہوں نے براء رضی اللہ عنہ سے کہا تھے لوگ لاتے تھے صدقہ میں اپنی بری کھجوریں اور ردّی کہا ہیں پس نازل ہوئی یہہ آیت کہ اے ایمان والو خرچ کرو پاکیزہ کمائی اپنی سے اور پاکیزہ ان چیزوں میں سے کہ پیدا کی ہم نے تمہارے لئے زمین سے اور مت قصد کرو بری چیز کا کہ اس سے خرچ کرو تم حالانکہ ہو تم لینے والے اسکے مگر یہہ کہ چشم پوشی کرتے ہوئے اس کے اندر کہا کہ اگر ہو تمہارے لئے پس دیئے جاؤ تم کو تو نہ لو تم اسکو مگر اس حال میں کہ تم خیال کرتے ہو کہ اسنے کمی کر دی تمہارے حق سے حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا عبد الله بن عمران قال ثنا عبد الحميد بن جعفر عن صالح عن ابی مرة عن عوف بن مالك رضى الله عنه قال بينما نحن فی المسجد اذ خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وفى يده عصا واتينا معلقة فی المسجد فيها قنو حشف فقال لو شاء رب هذا القنو لتصدق باطيب منه ان رب هذه الصدقة ليأكل الحشف يوم القيامة ثم اقبل على الناس فقال ام والله ليدعنها من لله اربعين عاما للعوافی يعنی اهل المدينة حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا ابو بكر الحنفی قال ثنا عبد الحميد بن جعفر قال حدثنی صالح بن ابی عريب عن كثير بن مرة الحضرمی عن عوف بن مالك الاشجعی عن النبی صلى الله عليه وآله وسلم مثله فهذا المعنى الذی كره رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لعائشة رضى الله عنها الصدقة بالضب لا لان اكله حرام وقد روى عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فی اباحة اكله ايضا ما حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرنی يونس ومالك عن ابن شهاب انه اخبرهم عن ابی امامة بن سهل بن حنيف عن ابن عباس رضى الله عنهما ان خالد بن الوليد رضى الله عنه دخل مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بيت ميمونة رضى الله عنها فاتى بضب محنوذ فاهوى اليه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بيده فقال بعض النسوة اللاتی فی بيت ميمونة رضى الله عنها اخبروا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بما يريد ان يأكل منه فقالوا هو ضب فرفع يده فقلت احرام هو فقال لا ولكنه لم يكن بارض قومی فاجدنی اعافه فاجتررته فاكلته ورسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ينظر الی فلم ينهنی حدثنا محمد بن عمرو بن يونس قال حدثنی اسباط بن محمد عن الشيبانی عن يزيد بن الاصم قال دعينا العرس بالمدينة فقرب الينا طعام فاكلناه ثم قرب الينا ثلثة عشر ضبا فمنا آكل ومنا تارك فلما اصبحت اتيت ابن عباس رضى الله عنهما فاخبرته بذلك فقال بعض

ف حشف حشفہ کی تصغیر ہے اور جعرور و لون حبیق دو قسمیں ردّی کھجور کی ہیں ۱۲ منہ

من عنده قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا آکله ولا احرمه ولا آمر به ولا انهی عنه فقال ابن عباس رضی الله عنهما ما بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم الا محلا او محرما قرب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم لحم فمد یاکل فقالت میمونة رضی الله عنها یا رسول الله انه لحم ضب فکف یده ثم قال هذا لحم لم اکله قط فاکل الفضل بن عباس رضی الله عنهما وخالد بن الولید وامراة کانت معهم وقالت میمونة رضی الله عنها لا اکل طعاما لم یاکل منه رسول الله صلی الله علیه وسلم **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا المقدمی قال ثنا یزید بن زریع قال ثنا حبیب المعلم عن عطاء عن ابی هریرة رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم اتی بصحفة فیها ضباب فقال کلوا فانی عائف **حدثنا** ابراهیم بن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن ابی بشر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی الله عنهما قال اهدت خالتی ام حفید الی رسول الله صلی الله علیه وسلم اقطا وسمنا واضبا فاکل النبی صلی الله علیه وسلم من الاقط والسمن ولم یاکل من الضب واکل علی مائدة النبی صلی الله علیه وسلم ولو کان حراما لم یوکل علی مائدته صلی الله علیه وسلم **فثبت** بتصحیح هذه الآثار انه لا باس باکل الضب وهو القول عندنا والله اعلم بالصواب

(ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن عمران نے کہا **حدیث** بیان کی ہمسے عبدالحمید بن جعفر نے انہوں نے روایت کی صالح سے انہوں نے ابو مرہ سے انہوں نے عوف بن مالکؓ سے کہا اس حال میں کہ ہم مسجد میں تھے کہ اچانک تشریف لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ آپ کے دست مبارک میں لاٹھی تھی اور خوشے کھجوروں کے مسجد میں لٹکے ہوئے تھے اونکے اندر ایک خوشہ سوکھی ہوئی خراب خستہ کھجوروں کا تھا پس فرمایا آپنے کہ اگر چاہتا مالک اس خراب کھجوروں کے خوشہ کا تو البتہ صدقہ کرسکتا تھا اس سے اچھے کا بیشک صاحب اس خوشہ کا کھائیگا خراب کھجوریں پھر متوجہ ہوئے آپ لوگوں پر اور فرمایا کہ یا قسم خدا کی البتہ رکھیگا مدینہ کی باغات کو مسخر چالیس سال قیدیوں کے واسطے **حدیث** بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر حنفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالحمید بن جعفر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے صالح بن ابوعریب نے انہوں نے کثیر بن مرہ حضرمی سے انہوں نے عوف بن مالک اشجعی سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل پس اس علت کی وجہ سے مکروہ جانا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کے لئے گوہ کا صدقہ کرنے کو نہ اس وجہ سے کہ اوسکا کھانا حرام ہے - اور بیشک روایت کیا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے گوہ کا کھانا مباح ہونے میں وہ جو بیان کیا ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یونس نے اور مالکؒ نے ابن شہاب سے کہ اوسنے خبر دی اونکو ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے روایت کی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ داخل ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں پس آپکے پاس بھونی ہوئی گوہ لائی گئی پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس کی طرف ہاتھ بڑھایا کہ بعض اون عورتوں نے جو میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ اوس کی چکھنے کھانے کا آپ ارادہ کرتے تھے کہ یہ گوہ ہے پس آپنے اپنا ہاتھ اٹھالیا میں نے عرض کیا کیا حرام ہے یہ آپنے فرمایا نہیں لیکن یہ میری قوم کی زمین

نہیں ہوتی اس لئے میں پاتا ہوں اپنے آپکو گھن کرنیوالا اوس سے پس میں نے اوسکو کھینچ لیا اور کھالیا اوس کو حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف دیکھتے تھے اور منع نہیں کیا آپنے مجھ کو حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسباط بن محمد نے شیبانی سے انہوں نے یزید بن اصم سے کہ بلائے گئے ہم ایک ولیمہ میں مدینہ کے اندر پس ہمارے پاس کھانا لایا گیا ہم نے اوسکو کھایا پھر ہمارے طرف تیرہ گوہیں لائی گئیں پس بعض ہم میں سے اونکو کھانیوالے تھے اور بعض چھوڑنے والے پھر جب صبح ہوئی تو میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور اوس کھانے کی اون کو خبر دی تو آپ کے پاس جو بعض لوگ اوس تھے انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ کھاتا ہوں میں اسکو نہ حرام قرار دیتا ہوں اور نہ حکم کرتا ہوں اور نہ منع کرتا ہوں پس ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں بھیجے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حلال کرنیوالے یا حرام کرنے والے نزدیک کیا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک گوشت پس بڑھایا آپنے دست مبارک کھانیکے لئے تو میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا ای رسول خدا بیشک گوہ کا گوشت ہے پس روک لیا آپنے اپنا ہاتھ پھر فرمایا کہ یہ گوشت ہے کہ نہیں کھایا میں نے اس کو کبھی پس اوس کو فضل بن عباس اور خالد بن ولید اور اوس عورت نے کھایا جو اوسکے ہمراہ تھی اور میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا نہیں کھاتی ہوں میں ایسا کھانا کہ نہ کھایا ہو اوس کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مقدمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبیب معلم نے انہوں نے روایت کی عطا سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس رکابیاں لائی گئیں جن میں گوہیں تھیں تو آپنے فرمایا تم کھاؤ کیونکہ میں اوس سے گھن کرنیوالا ہوں حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی ابو بشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا میری خالہ ام حفید نے ہدیہ بھیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پنیر اور گھی اور گوہیں . . . . پس کھالیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پنیر اور گھی اور نہ کھایا گوہوں کو لیکن کھائی گئیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر اور اگر گوہ حرام ہوتی تو نہ کھائی جاتی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر لہذا ثابت ہوا ان احادیث کی تصحیح سے کہ نہیں ہے کوئی مضائقہ گوہ کھانے میں اور یہی قول ہے ہمارے نزدیک اور اللہ تعالے ٹھیک ٹھیک جانتا ہے۔

بَابُ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

باب آبادی کے گدھوں کو کھانیکے بیان میں

حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حَسَنٍ عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ اَحَدُهُمَا عَنِ الْاٰخَرِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُوَيْمٍ وَالْاٰخَرُ غَالِبُ بْنُ الْاَبْجَرِ قَالَ مِسْعَرٌ اَرٰى غَالِبًا الَّذِيْ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مَالِيْ شَيْءٌ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اُطْعِمَ مِنْهُ اَهْلِيْ غَيْرَ حُمُرٍ لِيْ اَوْ حُمُرَاتٍ لِيْ قَالَ فَاَطْعِمْ اَهْلَكَ مِنْ سَمِيْنِ مَالِكَ فَاِنَّمَا قَذِرْتُ لَكُمْ جَوَالَ الْقَرْيَةِ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ

قال ثنا شعبة عن عبيد بن حسن عن عبد الرحمن بن معقل عن عبد الرحمن بن بشير عن رجال من مزينة من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم من الظاهرة عن ابجر او ابن ابجر انه قال يا رسول الله انه لم يبق من مالي شيء استطيع ان اطعمه اهلي الا حمر لي قال لي فاطعم اهلك من سمين مالك فانما كرهت لكم جوال القرية **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا شعبة قال سمعت عبيد بن الحسن عن عبد الرحمن بن معقل عن عبد الرحمن بن بشير ان ناسا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم من مزينة حدثوا ان سيد مزينة لابجر او ابن الابجر سال النبي صلى الله عليه وسلم ثم ذكر مثله **حدثنا** ابراهيم بن مرزوق قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة فذكر باسناده مثله غير انه قال عبد الرحمن بن معقل وقال عن رجال من مزينة الظاهرة ولم يقل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وقال ان ابجر او ابن ابجر **قال** ابو جعفر فذهب قوم الى هذا فاباحوا اكل لحوم الحمر الاهلية واحتجوا في ذلك بهذا الحديث **وخالفهم** في ذلك آخرون فكرهوا اكل لحوم الحمر الاهلية وقالوا قد يجوز ان يكون الحمر التي اباح النبي صلى الله عليه وسلم اكلها في هذا الحديث كانت وحشية ويكون قول النبي صلى الله عليه وسلم فانما كرهت لكم جوال القرية على الاهلية **وقد** روى شريك حديث غالب هذا على خلاف ما رواه مسعر وشعبة **حدثنا** ابن ابي داود ويحيى بن عثمان وروح بن الفرج قالوا حدثنا يوسف بن عدي ح **وحدثنا** فهد قال ثنا محمد بن سعيد يزيد بعضهم على بعض قالوا ثنا شريك عن منصور بن معتمر عن عبيد بن الحسن عن غالب بن ابجر قال قيل للنبي صلى الله عليه وسلم انه قد اصابتنا سنة وان سمين مالنا في الحمر فقال كلوا من سمين مالكم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے روایت کی عبید بن حسن سے انہوں نے ابن معقل سے انہوں نے دو شخصوں سے قبیلہ مزینہ کے کہ ان میں کا ایک عبد اللہ بن عمرو بن لیوم ہے اور دوسرا غالب بن ابجر مسعر نے کہا کہ میرا گمان یہ ہے کہ غالب نے دریافت کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پس عرض کیا اے رسول خدا بیشک نہیں باقی رہا میرے مال سے کچھ کہ کھلا سکوں میں اوس سے اپنے گھر والوں کو ماسوا اپنے گدھوں کے اور گدھیوں کے آپ نے فرمایا کھلا اپنے گھر والوں کو اپنے موٹے مال سے پس سوا اسکے نہیں کہ منع کیا تھا میں نے تم کو گاؤں کے نجاست خور جانور سے **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی عبید بن حسین سے انہوں نے عبد الرحمن بن معقل سے انہوں نے عبد الرحمن بن بشیر سے انہوں نے قبیلہ مزینہ کے چند صحابیوں سے انہوں نے ابجر یا ابن ابجر سے کہ انہوں نے کہا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے مال میں سے کچھ باقی نہ رہا کہ میں اوس سے اپنے گھر والوں کو کھلا سکوں مگر میرے گدھے فرمایا آپ نے مجھ سے کھلا دے گھر والوں کو اپنے موٹے مال سے پس بجز اسکے نہیں کہ مکروہ کیا تھا میں نے تمہارے لئے گاؤں کے نجاست خور جانوروں کو **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا سنا میں نے عبید بن حسن کو روایت کرتے ہوئے عبد الرحمن بن معقل سے

انہوں نے عبد الرحمن بن بشیر سے کہ چند صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قبیلہ مزینہ سے حدیث بیان کرتے ہیں سردار مزینہ سے جو ابجر یا ابن ابجر ہے کہ انہوں نے دریافت کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کیا اوسی کی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے اور ذکر کیا اوس اوسناد کے ساتھ اوسی کی مثل سوا اسکے کہ انہوں نے کہا عبد الرحمن بن معقل اور کہا قبیلہ مزینہ کے چند شخصوں سے اور نہیں کہا صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور کہا کہ ابجر یا ابن ابجر **ابوجعفر** نے کہا پس گیا ایک گروہ اسی طرف پس مباح بتلایا انہوں نے آبادی کے گدہوں کا کھانا اور استدلال کیا انہوں نے اس میں اسی حدیث سے اور مخالفت کی اونکی اس میں دوسروں نے پس مکروہ بیان کیا انہوں نے کھانا آبادی کے گدہوں کے گوشت کا اور انہوں نے کہا کہ ہوسکتا ہے وہ گدہے جنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مباح فرمایا اس حدیث میں ہوں جنگلی اور ہو قول رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بجز اسکے نہیں کہ مکروہ کیا میں نے تمہارے واسطے گاؤں کے نجاست خور جانوروں کو محمول آبادی کے گدہوں پر اور بیشک روایت کیا شریک نے غالب کی اس حدیث کو برخلاف اوسکے کہ روایت کیا ہے اس کو مسعر اور شعبہ نے۔ **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے۔ اور یحیے بن عثمان اور ربیع بن فرح نے سب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے (**تحویل**) اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے اون میں کے بعض نے بعض پر زیادتی کی سب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے انہوں نے روایت کی منصور بن معتمر سے انہوں نے عبید بن حسن سے انہوں نے غالب بن ابجر سے کہا عرض کیا گیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ بیشک پہونچی ہے ہم کو قحط سالی اور بیشک تیار مال ہمارا گدہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ کھاؤ اپنے موٹے مال سے **قولہ فاخبر** اَنَّ مَا كَانَ اَبَاحَ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ فِي عَامِ سَنَةٍ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا حَمَلْنَا عَلَيْهِ حَدِيْثَ مِسْعَرٍ وَّشُعْبَةَ فَهُوَ عَلٰى مَا حَمَلْنَاهُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَنِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَاِنَّهٗ اِنَّمَا كَانَ فِي حَالِ الضَّرُوْرَةِ وَقَدْ يَحِلُّ فِي حَالِ الضَّرُوْرَةِ فَلَيْسَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فِي غَيْرِ حَالِ الضَّرُوْرَةِ

وَقَدْ جَاءَتِ الْاٰثَارُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجِيْئًا مُّتَوَاتِرًا فِي نَهْيِهٖ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ **فَمِمَّا** رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ وَاُسَامَةُ وَمَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَنْ اَبِيْهِمَا اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَقُوْلُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ وَعَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ-

قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا دُحَيْمٌ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ هُوَ النُّعْمَانُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ ضَمْرَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سُلَيْطٍ عَنْ أَبِيهِ أَبِي سُلَيْطٍ وَكَانَ بَدْرِيًّا قَالَ لَقَدْ أَتَانَا نَهْيُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ وَنَحْنُ بِخَيْبَرَ وَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَفُورُ بِهَا فَكَفَأْنَاهَا عَلٰى وُجُوهِهَا **ترجمہ**

توخبر دی آپنے کہ جس چیز کو مباح فرمایا حضور نے تہا وہ قحط کے سال پس اگر ہے یہ موافق اوسکی کہ محمول کیا ہم نے اوسپر حدیث معر اور شعبہ کو تو وہ موافق اوسی کے ہے کہ جس پر ہم نے اوسکو حمل کیا اور اگر آبادی کے گدہوں پر محمول ہے پس ۔ بیشک وہ یہ حکم بجز اسکے نہیں کہ تقاضہ ورت کے وقت اور ضرورت کے وقت تو مردار بہی حلال ہو جاتا ہے لہذا اس میں ضرورت نہ ہونیکے وقت آبادی کے گدہوں کے اندر کسی حکم پر کوئی دلیل نہیں اور بیشک وارد ہوئی ہیں حدیثیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بطور تواتر آبادی کے گدہے کہانیکی ممانعت کے بارہ میں چنانچہ منجملہ اونکے وہ ہے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجہ کو یونس نے اور اسامہ اور مالک نے ابن شہاب سے انہوں نے روایت کی حسن اور عبداللہ دونوں بیٹوں محمد بن علی بن ابی طالب سے اون دونوں نے اپنے باپ سے کہ انہوں نے سنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آبادی کے گدہے کہانے سے اور عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے خیبر کے روز **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجہ کو یحیے بن عبداللہ بن سالم نے انہوں نے روایت کی عبدالرحمن بن حارث مخزومی سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا خیبر کے روز آبادی کے گدہے کہانے سے **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن نمیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبیداللہ بن عمر نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز آبادی کے گدھوں کے گوشت سے **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے رحیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبیداللہ بن موسی نے انہوں نے روایت کی ابوحنیفہ سے یہ نعمان ہیں انہوں نے روایت کی نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن نمیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسحاق نے عبیداللہ بن عمرو بن ضمرہ فزاری نے انہوں نے عبداللہ بن ابی سلیط سے انہوں نے اپنے باپ ابو سلیط سے اور تھے یہ بدر والے کہا بیشک آئی ہمارے ممانعت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی آبادی کے گدہوں کے گوشت سے اس حال میں کہ ہم مقام خیبر میں تھے اور بیشک ہانڈیاں جوش کر رہی تہیں اون سے پس چہوڑ دیا ہم نے اون کو اپنے حال پر **حدثنا** رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

وسلم نهى يوم خيبر عن اكل لحوم الحمر الاهلية واذن في لحوم الخيل حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابراهيم بن
بشار قال ثنا سفيان ح وحدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال ثنا سفيان عن عمرو عن جابر قال
اطعمنا النبي صلى الله عليه وسلم لحوم الخيل ونهانا عن لحوم الحمر حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرنا ابن جريج
ان ابا الزبير المكي اخبره انه سمع جابر بن عبد الله يقول اكلنا زمن خيبر الخيل والحمار الوحشي ونهى
رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحمار الاهلي حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال اخبرنا ابو خالد
الاحمر عن ابن جريج عن عطاء عن جابر مثله حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال اخبرنا روح بن عبادة قال ثنا
سعيد عن ابي اسحق عن البراء سمعه منه قال اصبنا حمرا يوم خيبر فطبخناها فنادى منادي رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان اكفؤا القدور حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا شعبة عن عدي بن
ثابت عن البراء وابن ابي اوفى رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه حدثنا محمد بن خزيمة
قال ثنا عبد الله بن رجاء قال اخبرنا شعبة عن عدي بن ثابت قال سمعت البراء وعبد الله بن ابي اوفى رضي الله عنهما مثله ولم يذكر خيبر حدثنا ابن مرزوق
قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن ابراهيم الهجري عن ابن ابي اوفى مثله حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن الشيباني عن ابن ابي اوفى
رضي الله عنه مثله حدثنا اسمعيل بن يحيى المزني قال ثنا محمد بن ادريس قال ثنا شعبة عن الشيباني عن ابي
اوفى رضي الله عنه مثله حدثنا اسمعيل بن يحيى المزني قال ثنا محمد بن ادريس قال ثنا سفيان قال اخبرنا
عمرو قال قلت لجابر بن زيد انهم يزعمون ان النبي صلى الله عليه وسلم قد نهى عن لحوم الحمر الاهلية فقال
قد كان يقول ذلك الحكم بن عمرو الغفاري عن النبي صلى الله عليه وسلم ولكن ابى ذلك الحبر يعني ابن عباس
رضي الله عنهما وقرأ قل لا اجد فيما اوحي الي محرما على طاعم يطعمه الآية حدثنا ابن ابي داود قال ثنا
عيسى بن ابراهيم قال ثنا عبد العزيز بن مسلم قال ثنا محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة رضي الله
عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر عن لحوم الحمر الانسية حدثنا فهد قال ثنا
ابن ابي مريم قال اخبرنا الدراوردي قال حدثني محمد بن عمرو فذكر باسناده مثله (ترجمہ) حدیث
بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے
انہوں نے روایت کی عمرو بن دینار سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا جنگ خیبر کے روز آبادی کے گدھے کھانے سے اور اجازت دی گھوڑوں
کے گوشت کی حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن بشار نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی عمرو سے انہوں نے جابر سے
کہا کھلایا ہم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت گھوڑوں کا اور منع فرمایا ہمکو گدھوں کے گوشت سے (حدیث بیان
کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی ہم کو ابن جریج نے کہ ابو زبیر مکی نے خبر دی اسکو
کہ انہوں نے سنا جابر بن عبد اللہ کو کہتے ہوئے کہ کھائے ہم نے زمانہ خیبر میں گھوڑے اور گاؤ خر اور منع فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آبادی کے گدھوں سے حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی

ہم سے محمد بن سعید نے کہا خبر دی ہمکو ابو خالد احمر نے انہوں نے روایت کی ابن جریج سے انہوں نے عطا سے انہوں نے جابر سے اوسی کی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا خبر دی ہمکو روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے انہوں نے روایت کی ابو اسحاق سے انہوں نے براء سے کہ سنا اونکو کہتے ہوئے کہ پائے ہم نے گدھے خیبر کے روز پس پکایا ہم نے اونکو پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک پکارنے والے نے پکارا کہ روکدو ہانڈیاں **حدیث** بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی عدی بن ثابت سے انہوں نے براء سے اور ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن رجا نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے انہوں نے روایت کی عدی بن ثابت سے کہا سنا میں نے براء اور عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما کو اوسی کی مثل اور خیبر کا ذکر نہ کیا۔ **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی ابراہیم ہجری سے انہوں نے ابن ابی اوفی سے اوسی کی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی شیبانی سے انہوں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے اوسی کی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن یحیےٰ مزنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا خبر دی ہم کو عمرو نے کہا عرض کیا میں نے جابر بن زید سے کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا آبادی کے گدھوں کے گوشت سے کہا بیشک کہا کرتے تھے یہ حکم بن عمرو غفاری رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے لیکن یہ دریا یعنے ابن عباس رضی اللہ عنہ اس کا انکار کرتے ہیں اور پڑھتے ہیں یہ آیت قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمہ آخر تک۔ **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسی بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو نے انہوں نے روایت کی ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز آبادی کے گدھوں سے **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہم کو دراوردی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو نے پھر ذکر اوس اسناد سے اوسی کی مثل

حدثنا إِسْمٰعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَصَابُوا حُمُرًا فَطَبَخُوا مِنْهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا فَإِنَّهَا رِجْسٌ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ **حدثنا** أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثنا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ ح وَأَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَمَّادٌ وَأَظُنُّهُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقِيلَ لَهُ أُكِلَتِ الْحُمُرُ فَسَكَتَ ثُمَّ أَتَى فَقِيلَ لَهُ أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَأَمَرَ أَبَا طَلْحَةَ يُنَادِي ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ **حدثنا** حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حدثنا علي بن عبد الرحمن قال ثنا عبد الوهاب بن نجدة قال ثنا بقية قال اخبرنا الزبيدي عن الزهري عن ابي ادريس الخولاني عن ابي ثعلبة الخشني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن اكل ذي ناب من السباع وعن لحوم الحمر الاهلية **حدثنا** فهد قال ثنا ابن ابي مريم قال ثنا ابراهيم بن سويد قال حدثني يزيد بن ابي عبيد مولى سلمة بن الاكوع قال اخبرني سلمة انهم كانوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مساء يوم فتحوا خيبر فرأى رسول الله صلى الله عليه وسلم نيرانا توقد فقال ما هذه النيران قالوا على لحوم الحمر الانسية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهريقوا ما فيها واكسروها يعني القدور فقال رجل من القوم او نغسلها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم او ذاك **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے اسماعیل بن یحییٰ مزنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی ایوب سختیانی سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہا جب فتح کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تو حاصل کئے انہوں نے گدھے پس پکائے ان میں سے تو پکارا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے منادی نے بیشک اللہ اور اوسکا رسول منع کرتے ہیں تم کو ان سے اس لئے کہ وہ ناپاک ہیں لہذا روک دو ہانڈیاں **حدیث** بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے انہوں نے روایت کی حماد سے انہوں نے انس اور ایوب سے انہوں نے محمد سے کہا حماد نے اور گمان کرتا ہوں اون کو کہ روایت کی انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن خیبر کے پس عرض کیا گیا آپ کو گدھے کھائے گئے تو چپ رہے آپ پھر تشریف لائے تو آپ سے عرض کیا گیا کہ ذبح کئے گئے پس حکم کیا آپ نے ابو طلحہ کو کہ پکار دے پھر ذکر کیا اوسی کی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا سنا میں نے یزید بن ہارون کو کہا خبر دی ہم کو ہشام نے انہوں نے روایت کی محمد سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوہاب بن نجدہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بقیہ نے کہا خبر دی ہم کو زبیدی نے انہوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے ابو ادریس خولانی سے انہوں نے ابو ثعلبہ خشنی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کھانے ہر کچلے دار درندے اور آبادی کے گدھوں کے گوشت سے **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن سوید نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے یزید بن ابی عبید سلمہ بن اکوع کے غلام نے کہا خبر دی مجھ کو سلمہ نے کہ وہ لوگ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح خیبر کے روز کی شام کو کہ دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگوں کو روشن ہوتے۔ پس فرمایا آپ نے کیسی ہیں یہ آگیں لوگوں نے عرض کیا آبادی کے گدھوں کے گوشت پر جل رہی ہیں، تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرا دو جو کچھ ان میں ہے یعنے ہانڈیوں میں پس گروہ میں سے ایک شخص بولا کیا ہم ان کو دھو دیں۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی (کرو) **حدثنا** ابراهيم بن مرزوق قال ثنا ابو عاصم قال ثنا يزيد بن ابي عبيد عن سلمة فذكر نحوه **فكانت** هذه الآثار قد تواترت عن رسول الله صلى الله عليه

وسلم بالنھی عن اکل لحوم الحمر الاھلیۃ فکان اولی الاشیاء بنا ان نحمل حدیث غالب بن الابجر علی ما وافقھا لا علی ما خالفھا **فقال** قوم انما نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک ابقاء علی الظھر لیس علی وجہ التحریم **وروَوا** فی ذلک ما حدثنا ابن ابی داود قال ثنا عباد بن موسی الختلی قال ثنا یحیی بن سعید الاموی عن الاعمش قال حدثت عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال قال ابن عباس رضی اللہ عنھما انما نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر عن اکل لحوم الحمر الاھلیۃ الا من اجل انھا ظھر **حدثنا** فھد قال ثنا ابن ابی مریم قال اخبرنا یحیی بن ایوب عن ابن جریج ان نافعا اخبرہ عن عبد اللہ بن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الحمار الاھلی یوم خیبر وکانوا قد احتاجوا الیھا **حدثنا** یزید بن سنان قال ثنا مکی بن ابراھیم وابو عاصم قالا اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی نافع قال قال ابن عمر ثم ذکر مثلہ **فکان** من الحجۃ علیھم فی ذلک ان جابرا رضی اللہ عنہ قد اخبر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اطعمھم یومئذ لحوم الخیل ونھاھم عن لحوم الحمر وھم کانوا الی الخیل احوج منھم الی الحمر فدل ترکہ منعھم اکل لحوم الخیل انھم کانوا فی بقیۃ من الظھر ولو کانوا فی قلۃ من الظھر حتی احتیج لذلک ان یمنعوا من اکل لحوم الحمر لکانوا الی المنع من اکل لحوم الخیل احوج لانھم یحملون علی الخیل کما یحملون علی الحمر ویرکبون الخیل بعد ذلک لمعان لا یرکبون لھا الحمر فدل ما ذکرنا ان العلۃ التی لھا منعوا من اکل لحوم الحمر لیست ھذہ العلۃ **وقد** قال آخرون انما منعوا من اکل لحوم الحمر لانھا حمر کانت تاکل العذرۃ **وروَوا** فی ذلک ما حدثنا ابراھیم بن مرزوق قال ثنا وھب قال ثنا شعبۃ عن الشیبانی قال ذکرت لسعید بن جبیر حدیث ابن ابی اوفی فی امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایاھم بالقاء القدور یوم خیبر فقال انما نھی عنھا لانھا کانت تاکل العذرۃ **وقالوا** فانما نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اکلھا لھذہ العلۃ **فکان** من الحجۃ علیھم فی ذلک انہ لو لم یکن جاء فی ھذا الا الامر باکفاء القدور لکان ذلک محتملا لما قالوا ولکنہ قد جاء ھذا وجاء النھی فی ذلک مطلقا **حدثنا** علی بن معبد قال ثنا شبابۃ بن سوار قال ثنا ابو زید عبد اللہ بن العلاء قال ثنا مسلم بن مشکم کاتب ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال سمعت ابا ثعلبۃ الخشنی یقول اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ حدثنی ما یحل لی مما یحرم علی فقال لا تاکل الحمار الاھلی ولا کل ذی ناب من السبع **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ابو عبید نے انہوں نے روایت کی سلمہ سے پھر ذکر کیا اوسی کی مثل تو یہ حدیثیں کہ تواتراً ثابت ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آبادی کے گدہوں کے گوشت کی ممانعت کو لہذا سب سے بہتر بات ہمارے لئے یہ ہے کہ محمول کریں ہم حدیث غالب بن ابجر کو موافق اور حدیثوں کے نہ اونکے مخالف پس ایک گروہ نے کہا کہ بجز اسکے نہیں کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ۔ ۔ ۔ ان سے پشت باقی رکھنے کے خیال سے نہ بطریق تحریم اور روایت کی انہوں نے اسبارہ میں وہ جو حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عباد بن موسی ختلی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن سعید اموی نے انہوں نے روایت کی اعمش سے کہا حدیث

بیان کیا گیا میں نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہا فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نہیں منع فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن آبادی کے گدھے کہانے سے مگر اس وجہ سے کہ وہ بوجھ لادتے اور سواری دیتے ہیں حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہم کو یحیی بن ایوب نے انہوں نے روایت کی ابن جریج سے کہ نافع نے خبر دی اون کو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آبادی کے گدھے کہانے سے خیبر کے روز اور حال یہ ہے کہ لوگ محتاج تھے اون کے **حدیث** بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مکی بن ابراہیم اور ابو عاصم نے دونوں نے کہا خبر دی ہم کو ابن جریج نے کہا خبر دی مجھ کو نافع نے کہا کہا ابن عمر نے پھر ذکر کیا اوسی کی مثل پس اسکے اندر اون پر حجت یہ ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اون کو اوس دن گھوڑوں کی گوشت (کہانے) کی اور منع فرمایا اون کو گدھوں کے گوشت سے حالانکہ تھے وہ لوگ بہ نسبت گدھوں کے زیادہ محتاج طرف گھوڑوں کے لہذا آپ کا اونکو گھوڑوں کے گوشت سے منع نہ کرنا دلیل ہوا اسکی کہ وہ لوگ تھے کشتوں کی کثرت میں اور اگر ہوتے اونکی کمی میں یہانتک کہ محتاج ہوتے وہ اسوجہ سے اسکے کہ منع کئے جاتے کہانے گوشت گدھوں کے سے تو البتہ گھوڑوں کے گوشت کہانیکی ممانعت کے زیادہ محتاج ہوتے کیونکہ وہ لادتے ہیں گھوڑوں پر جس طرح لادتے ہیں گدھوں پر اور سوار ہوتے ہیں گھوڑوں پر باوجود اسکے اور وجود سے بھی کہ انکی وجہ سے گدھوں پر سوار نہیں ہوتے پس ہمارے بیان مذکور نے دلالت کی اس پر کہ وہ علت جس کی وجہ سے لوگ منع کئے گئے گدھوں کا گوشت کہانے سے اسلیئے کہ وہ گدھے ہیں جو نجاست کہاتے ہیں اور روایت کی انہوں نے اس میں وہ جو حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی شیبانی سے کہا ذکر کیا میں نے سعید بن جبیر سے حدیث ابن ابی اوفی کو دربارہ امر فرمانے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اونکو ساتھ روکدینے ہانڈیوں کے خیبر کے روز پس فرمایا بجز اسکے نہیں کہ منع فرمایا آپنے اونسے اس وجہ سے کہ کہاتے ہیں وہ پلیدی اور کہا انہوں نے کہ بجز اسکے نہیں کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کے کہانے سے اسی علت کی وجہ سے لہذا اون پر اس مسئلہ کے اندر یہ حجت ہوئی کہ اگر نہ وارد ہوا ہوتا اسکے اندر مگر ہانڈیوں کو روک دینے کا حکم تو البتہ ہوتا یہ محتمل اونکے قول کیلئے لیکن بات یہ ہے کہ وارد ہوا یہ حکم (بھی) اور وارد ہوئی ممانعت مطلقہ (بھی) **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شبابہ بن سوار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو زید عبد اللہ بن معلی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن مشکم نے جو ابو درداء رضی اللہ عنہ کے کاتب ہیں کہا سنا میں نے ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے کہ آیا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس عرض کیا میں نے اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بتلا دیجئے مجھ کو جو حلال ہے میرے لئے اور جو حرام ہے مجھ پر تو آپنے فرمایا مت کہا آبادی کے گدھے اور نہ ہر کیلہ والے درندہ کو **قولہ فکان** کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الحدیث جوابا لسؤال ابی ثعلبۃ ایاہ عما یحل لہ مما یحرم علیہ فدل ذلک علی نہیہ عن اکل لحوم الحمر الاھلیۃ لا لعلۃ تکون فی بعضہا دون بعض من اکل العذرۃ وما اشبہہا ولکن لہا فی انفسہا وقد جعلہا صلی اللہ علیہ وسلم فی نہیہ عنہا کذی الناب من السباع فکما کان ذو الناب منہیا عنہ لا لعلۃ کان کذلک الحمر الاھلیۃ

له جانوروں گھوڑوں اور خچروں کی [illegible] ۱۲ منہ

مِنْهُمَا عَنْهَا لَا لِعِلَّةٍ **وَقَدْ** قَالَ قَوْمٌ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا كَانَتْ نُهْبَةً **وَرَوَوْا**
فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ
النَّحَّازِ الْحَنَفِيِّ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ يَوْمَ خَيْبَرَ بِقُدُورٍ فِيهَا لَحْمُ
حُمُرِ النَّاسِ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ قَوْلَهُ حُمُرُ النَّاسِ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ انْتَهَبُوهَا
مِنَ النَّاسِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ نُسِبَتْ إِلَى النَّاسِ لِأَنَّهُمْ يَرْكَبُونَهَا فَيَكُونُ النَّهْيُ وَقَعَ عَلَيْهَا لِأَنَّهَا أَهْلِيَّةٌ لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ
قَالُوا فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهَا كَانَتْ نُهْبَةً **فَذَكَرُوا** مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو
الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ أَصَابُوا مِنَ الْفَيْءِ حُمُرًا فَذَبَحُوهَا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفِئُوا الْقُدُورَ قَالُوا فَبَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيثُ أَنَّ تِلْكَ الْحُمُرَ كَانَتْ نُهْبَةً **فَقِيلَ** لَهُمْ فَإِذَا ثَبَتَ
أَنَّهَا كَانَتْ نُهْبَةً كَمَا ذَكَرْتُمْ فَمَا دَلِيلُكُمْ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ عَنْهَا كَانَ لِلنُّهْبَةِ وَمَا جَعَلَكُمْ بِتَأْوِيلِ ذٰلِكَ النَّهْيِ أَنَّهُ كَانَ
لِلنُّهْبَةِ أَوْلَى مِنْ غَيْرِكُمْ فِي تَأْوِيلِهِ أَنَّ النَّهْيَ عَنْهَا كَانَ لَهَا فِي أَنْفُسِهَا لَا لِلنُّهْبَةِ **(ترجمہ)** پس بے کلام نبی صلی
اللہ علیہ وسلم اس حدیث میں جواب ابو ثعلبہ کے آپ سے حلال اور حرام کے بارہ میں سوال کرنے کا لہذا یہ دلیل ہوئی
آپ کے منع فرمانے پر گدہوں کے گوشت کہانے سے نہ بوجہ ایسی علت کے جو نہ ہو بعض افراد میں نہ بعض آخر
میں (یعنے کھانا پلیدی کا یا اس کی مثل بلکہ بوجہ اونکی ذوات کے اور بیشک قرار دیا گدہوں کو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے دوبارہ ممانعت آپکی کے اوس سے مانند کیلہ والے درندہ کے کہ جسطرح کیلہ دار جانور حرام ہے نہ کسی
علت کی وجہ سے اسی طرح آبادی کے گدہے بھی حرام ہیں نہ بوجہ کسی علت کے اور ایک گروہ نے کہا بیشک
حرام فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے گدہوں کو اس وجہ سے کہ وہ تھے لوٹے ہوئے اور روایت بیان کی
انہوں نے اس دعوی میں وہ جو بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن مرزوق
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حرب بن شداد نے انہوں نے روایت کی یحیی بن ابی کثیر سے انہوں نے
نحاز حنفی سے انہوں نے سنان بن سلمہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے
خیبر کے روز ہانڈیوں پر جن میں لوگوں کے گدہوں کا گوشت تھا پس حکم دیا آپنے تو وہ لونڈہی گئیں تو حجت
اون پر اسکے اندر یہ ہے کہ فرمانا آپ کا لوگوں کے گدہے محتمل ہے اس کا کہ لوٹ لیا ہو انہوں نے
لوگوں سے ہانڈیوں کو اور احتمال ہے کہ نسبت کردی گئی ہو اون کی لوگوں کی طرف اس وجہ سے کہ لوگ
اون پر سوار ہوتے ہیں لہذا ہوئی ممانعت اونکی اسوجہ سے کہ وہ آبادی کے ہیں نہ اسکے سوا کسی اور وجہ سے
انہوں نے کہا پس بیشک روایت کیا گیا اسکے اندر وہ جو دلالت کرتا ہے اس پر کہ وہ گدہے تھے لوٹے
ہوئے پس اون سے کہا جائیگا کہ جب ثابت ہوا یہ کہ وہ گدہے لوٹ کے تھے جیسا کہ تم نے ذکر کیا تو کیا
دلیل ہے تمہاری اس پر کہ ممانعت اون سے اسی وجہ سے تھی (یعنے لوٹ کی) اور کیا بات ہے جس نے تم کو
لوٹ کی تاویل کرنے میں تمہارے غیر پر اوسکے اس تاویل کرتے ہیں کہ ممانعت اوسنے اون کی ذات کی وجہ
سے تھی نہ لوٹ کی وجہ سے ترجیح دی اور غالب ٹھیرایا **وقد** ذَكَرْنَا فِي حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ أَكْفِئُوهَا فَإِنَّهَا رِجْسٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ وَقَعَ عَلَيْهَا لِأَنَّهَا رِجْسٌ

لا لانها نهبة وفي حديث سلمة بن الاكوع رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لهم اكفئوا القدور واكسروها فقالوا يا رسول الله او نغسلها فقال او ذاك فدل ذلك ايضا على ان النهي كان لنجاسة لحوم الحمر لا لانها نهبة ولا لانها مغصوبة الا ترى ان رجلا لو غصب رجلا شاة فذبحها وطبخ لحمها ان قدره التي طبخ ذلك فيها لا تنجس وان حكمها في طهارتها حكم ما طبخ فيه لحم غير مغصوب فدل ما ذكرنا من امره اياهم بغسلها على نجاسة ما طبخ فيها وعلى ان الامر الذي كان منه بطرح ما كان فيها لنجاستها لا لغصبهم اياها وقد رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم امر في شاة غصبت فذبحت وطبخت بخلاف هذا حدثنا فهد قال ثنا النفيلي قال ثنا زهير بن معاوية قال ثنا عاصم بن كليب عن ابيه عن رجل قال حسبته من الانصار انه كان مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في جنازة فلقيه رسول امرأة من قريش يدعوه الى طعام فجلسنا مجالس الغلمان من آبائهم فتفطن آباؤنا النبي صلى الله عليه وسلم وفي يده اكلة فقال ان هذا لحم شاة يخبرني انها اخذت بغير حلها فقامت المرأة فقالت يا رسول الله لم تزل تعجبني ان تأكل في بيتي واني ارسلت الى البقيع فلم يوجد فيه شاة وكان اخي اشترى شاة بالامس فارسلت بها الى اهله بالثمن فقال اطعموه الاسارى فتنزه رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اكلها ولم يأمر بطرحها بل امرهم بالصدقة بها اذ امرهم ان يطعموها الاسارى فهذا حكم رسول الله صلى الله عليه وسلم في اللحم الحلال اذا غصب فاستهلك فلو كانت لحوم الحمر الاهلية حلالا عنده لامر فيها لما انتهبت بمثل ما امر به الا ترى ان رجلا لو غصب رجلا شاة فذبحها وطبخ لحمها انه لا يؤمر بطرح ذلك في قول احد من الناس فكذلك لحم الحمر الاهلية التي ذبحت بخيبر لو كان النبي صلى الله عليه وسلم انما نهى عنها من اجل النهبة التي حكمها حكم الغصب اذا لما امرهم بطرح ذلك اللحم ولامرهم فيه بمثل ما يؤمر به من غصب شاة فذبحها وطبخ لحمها فلما انتفى ان يكون نهي النبي صلى الله عليه وسلم عن اكل لحوم الحمر لمعنى من هذه المعاني التي ادعاها الذين اباحوا لحمها ثبت ان نهيه ذلك عنها كان لها في نفسها كالنهي عن اكل كل ذي ناب من السباع فكان ذلك النهي له في نفسه فلا ينبغي لاحد خلاف شيء من ذلك فان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد قال لا الفين احدا منكم متكئا على اريكته ياتيه الامر من امري فيقول بيننا وبينكم كتاب الله ما وجدنا فيه من حرام حرمناه وما وجدنا فيه من حلال احللنا ولا وان ما حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو مثل ما حرم الله حدثنا بذلك محمد بن الحجاج قال ثنا اسد قال ثنا معاوية بن صالح عن الحسن بن جابر عن المقدام رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم (ترجمہ) اور بیشک ذکر کر چکے ہم حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ میں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونسے لوٹ وہ ہانڈیاں الٹ دو اور۔

حدیث سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ میں یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں سے کہ لوٹ دو ہانڈیاں اور توڑ دو اونکو پس عرض کیا انہوں نے اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہو نہیں ہم اون کو تو آپنے فرمایا یا یہ کرو تو اوسنے بھی دلالت کی اس پر کہ ممانعت بوجہ اونکی ناپاکی کے تھی نہ اس وجہ سے کہ وہ لوٹ گئے تھے یا غصب کئے ہوئے کیا نہیں دیکھا جاتا کہ اگر کوئی شخص کسی کی بکری غصب کرکے ذبح کرلے اور اوس کا گوشت پکاوے تو اوس کی ہانڈی جس میں وہ گوشت پکایا جاوے ناپاک نہیں ہوتی ہے اور بیشک اون کا حکم اونکے پاک

ہو ہمین اون ہانڈیون کا سا ہی جنمین غیر مغصوب گوشت پکایا جاتا ہے لہذا ثابت ہوا کہ آپکا ہانڈی ہونیکے لئے حکم فرمانا اونکے ناپاک ہوجانیکی دلیل ہی اوراسکی
کہ وہ بات جسکی وجہ سے گوشت کو پہینکنے کا حکم دیا گیا اوسکا ناپاک ہونا ہی نہ اونکا اوسکو غضب کر کے لے آنا اور بیشک یہ کہا ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کو کہ حکم دیا آپنے ایک بکری کے اندر جو غصب کیگئی تہی پہر ذبح کر کے پکائی گئی تہی برخلاف اسکے حدیث بیان کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
لیثی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ہیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عاصم بن کلیب نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے ایک شخص سے کہا میرا گمان ہی کہ وہ
قبیلہ انصار کا تہا کہ وہ شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تہا ایک جنازہ مین پس ملا آپکو ایک قریشی عورت کا قاصد کہ بلاتا تہا آپکو کہانی کیواسطے پہر ہم بیٹھے
مانند بیٹہنے لڑکونکے اپنے باپون کیساتھ دینے اوسنے) پس دیکہا ہمارے باپون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اسحال مین کہ آپکے ہاتھ مین ایک لقمہ تہا پس
فرمایا آپنے کہ یہ بکری کا گوشت خبر دیتا ہے مجہکو کہ یہ بکری ناجائز طور پر لی گئی ہی پہر وہ عورت کہڑی ہوئی اور عرض کیا ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
ہمیشہ مجہکو یہ پسند تہا کہ آپ میرے گہر مین کہاوین اور بیشک مین نے بہیجا آدمی مقام بقیع مین پس نہ ملی وہان کوئی بکری اور میرا بہائی کل ایک
بکری خرید کر لایا تہا پس بہیجدی اوسکے گہر مین نے قیمت تو آپنے فرمایا کہ یہ قیدیونکو کہلادو تو پہر یہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے کہانیسے
اور نہ حکم دیا اوسکے پہینکنے کا بلکہ حکم دیا اونکو اوسکے صدقہ کردینیکا اسلئے کہ حکم دیا آپنے اونکو کہ کہلادین یہ گوشت قیدیونکو پس حکم ہے رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کا حلال گوشت کے اندر جب وہ غصب کر لیا جائے پہر ہلاک کر دیا جائے (بوجہ پکالینے کے) تو اگر گدہون آبادی کے گوشت حلال ہوتے
آپکے نزدیک تو البتہ حکم دیتے آپ اونہیں جبکہ وہ لوٹے گئے تہے وہی جو دیا تہا اس بکری مین جبکہ غصب کی گئی لیکن چیز اسکے نہیں کہ
اپنے گدہون کے بارہ مین جو حکم دیا وہ اور وجہ سے تہا نہ اوس وجہ سے کہ اس بکری کے گوشت مین حکم دیا کیا نہیں دیکہا جاتا کہ اگر کوئی شخص
کسی کی بکری غصب کر کے ذبح کرے اور پہر اوسکے گوشت کو پکالے تو اوس کو پہینکدینے کا حکم نہ دیا جاویگا کسی کے قول مین پس
اسیطرح آبادی کے گدہون کا گوشت جو مقام خیبر مین ذبح کئے گئے تہے اگر ہوتے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہ منع کیا ہوتا آپنے اونسے
پہر اونکی کے جیسا حکم غصب کا سا ہے تو نہ حکم فرماتے آپ اونکو اوس گوشت کے پہینکدینے کا اور البتہ حکم دیتے آپ اونکو اوسمین مانند اوسکی کہ
دیا گیا تہا بوجہ غصب کر لینے بکری کے کہ ذبح کر کے پکالیا تہا گوشت اوسکا پس جبکہ نفی ہوگئی اسکی کہ ہو منع فرمانا نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کا آبادی کے گدہے کہانیسے کسی جہت سے منجملہ اون وجوہ کے کہ دعوی کیا اونکا اون لوگون نے کہ مباح ٹہیرایا انہون نے اوسکا گوشت
تو ثابت ہوا یہ کہ منع فرمانا آپکا لوگونکو گدہون سے تہا اونکی ذات کی وجہ سے جسطرح منع فرمانا آپ کا ہر کچلے والے درندے سے اور ہے یہ ممانعت
انکی ذاتون کی وجہ سے لہذا کسیکو اسکے مخالف ہونا جائز نہیں پس بیشک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز نہ پاؤن تم مین سے کسیکو
تکیہ لگائے ہوا اپنے تخت پر کہ آوے اوسکے پاس کوئی حکم میرے احکام سے پس کہے وہ کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے جو ہم
اوسمین حرام پاوینگے وہ حرام ہے اور جو ہمکو اوسمین حلال ملیگی اوسکو ہم حلال جانینگے خبردار اور اسکے سوا نہیں کہ جسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے حرام کیا ہو وہ مانند اوسکے ہے جسکو خدا تعالےٰ نے حرام کیا ہو حدیث بیان کی ہم سے یہ محمد بن حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معاویہ بن صالح نے انہون نے روایت کی حسن بن جابر سے انہون نے مقدام رضی اللہ عنہ سے انہون
نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِی الزُّبَیْدِیُّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ
رُؤْبَةَ التَّغْلِبِیِّ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَوْفٍ الْجُرَشِیِّ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ الْکِنْدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْکِتَابَ وَمَا یَعْدِلُهٗ یُوْشِكُ شَبْعَانُ عَلٰی اَرِیْکَتِهٖ یَقُوْلُ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ هٰذَا الْکِتَابُ فَمَا کَانَ فِیْهِ مِنْ حَلَالٍ اَحْلَلْنَاهُ وَمَا
کَانَ فِیْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ اَلَا وَاِنَّهٗ لَیْسَ کَذٰلِكَ لَا یَحِلُّ ذُوْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَلَا الْحِمَارُ الْاَهْلِیُّ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَحَدَّثَنَا یُوْنُسُ

قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ مُوْسٰی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ وَالنَّاسُ حَوْلَهٗ لَا اَعْرِفَنَّ اَحَدَکُمْ یَاْتِیْهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِیْ قَدْ اَمَرْتُ بِهٖ اَوْ نَهَیْتُ عَنْهُ وَهُوَ مُتَّکِئٌ عَلٰی اَرِیْکَتِهٖ یَقُوْلُ مَا وَجَدْنَاهُ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ عَمِلْنَاهُ وَاِلَّا فَلَا **حَدَّثَنَا** عِیْسٰی بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْغَافِقِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْکَدِرِ وَاَبِی النَّضْرِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْهِ اَوْ عَنْ غَیْرِهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ مُتَّکِئًا عَلٰی اَرِیْکَتِهٖ یَاْتِیْهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِیْ مِمَّا قَدْ اَمَرْتُ بِهٖ اَوْ نَهَیْتُ عَنْهُ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ مَا وَجَدْنَا فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ **فَهٰذَا** رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَذَّرَ مِنْ خِلَافِ اَمْرِهٖ کَمَا حَذَّرَ مِنْ خِلَافِ کِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلْیَحْذَرْ اَنْ یُخَالِفَ شَیْئًا مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَحِقُّ عَلَیْهِ مَا یَحِقُّ عَلٰی مُخَالِفِ کِتَابِ اللّٰهِ **وَقَدْ** تَوَاتَرَتِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّهْیِ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ بِمَا قَدْ ذَکَرْنَا وَرَجَعَتْ مَعَانِیْهَا اِلٰی مَا وَصَفْنَا فَلَیْسَ یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ خِلَافُ شَیْءٍ مِنْ ذٰلِکَ (قوله) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو مسہر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے زبیدی نے انہوں روایت کی مروان بن رویہ سے کہ انہوں نے حدیث بیان کی اونسے بروایت عبد الرحمٰن بن ابی عوف جرشی انہوں نے روایت کی مقدام بن معدیکرب کندی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک میں دیا گیا ہوں کتاب اور وہ جو اوسکے برابر ہے قریب ہے کہ سیر شکم اپنے تخت پر بیٹھا کہتا ہو کہ ہمارے اور تمہارے درمیان یہ کتاب (قرآن مجید) ہے پس رہیں جو چیز حلال ہوگی اوسکو ہم حلال جانینگے اور جو شے اس میں حرام ہوگی اوسکو ہم جانینگے خبردار اور یہ نہیں ہے ایسا (بلکہ) حلال نہیں ہیں کیلے والے درندے اور آبادی کے گدھے (بھی) حدیث بیان کی ہمسے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو عمرو بن حارث نے انہوں نے روایت کی ابو النضر سے انہوں نے ابو رافع رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل اور حدیث بیان کی ہمسے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو لیث بن سعد نے انہوں نے روایت کی ابو النضر سے انہوں نے موسیٰ بن عبد اللہ بن قیس سے انہوں نے ابو رافع سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حالانکہ لوگ آپکے گرد تھے نہ جانوں میں تم میں سے کسیکو کہ آوے اوسکے پاس کوئی حکم میرے احکام میں سے جنکا میں نے حکم دیا یا مخالفت کی ہو اور وہ اپنے تخت پر تکیہ لگائے ہوئے کہتا ہو کہ ہم جو کچھ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پاوینگے اوسپر عمل کرینگے ورنہ نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے عیسیٰ بن ابراہیم غافقی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے سفیان نے انہوں نے روایت کی ابن منکدر اور ابو النضر سے انہوں نے عبید اللہ بن ابو رافع سے انہوں نے اپنے باپ سے یا کسی اور سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ ہرگز نہ پاؤں تم میں سے کسیکو تکیہ لگائے ہوئے اپنے تخت پر کہ آوے اوسکے پاس کوئی حکم میرے احکام میں سے منجملہ میرے اوامر اور نواہی کے پس کہے وہ کہ میں نہیں جانتا جو کچھ پاوینگے ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اوسکی پیروی کرینگے تو ڈرایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے حکم کے خلاف سے جسطرح ڈرایا ہے خدا کی کتاب (قرآن مجید) کے خلاف سے پس چاہیئے کہ خوف کیا جائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی حکم کی مخالفت سے (بھی) کیونکہ مستحق ہوگا مخالفت کرنیوالا اوسکا کہ مستحق ہوگا اوسکا مخالفت کتاب اللہ (قرآن مجید) اور بیشک متواتر کے طور پر آئی ہیں حدیثیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آبادی کے گدھوں سے مخالفت کرنے میں جنکو ذکر کر چکے اور مآل کار اونکا وہ ٹھیرا جو بیان کر آئے ہیں نہیں جائز کسیکو اون میں سے کسی کی مخالفت **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوَیْتُمْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِبَاحَتَهَا وَمَا احْتَجَّ بِهٖ فِیْ ذٰلِکَ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَا اَجِدُ فِیْمَا اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗ الْاٰیَةَ **قِیْلَ** لَهٗ مَا قَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِکَ فَهُوَ اَوْلٰی مِمَّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمَا قَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عليه وسلم من ذلك فهو مستثنى من الآية على هذا ينبغي ان يحمل ما جاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا المجيء المتواتر في الشيء المقصود اليه بعينه مما قد انزل الله عز وجل في كتابه آية مطلقة على ذلك الجنس فيجعل ما جاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلك مستثنى من تلك الآية غير مخالف لها حتى لا يضاد القرآن السنة ولا السنة القرآن فهذا حكم لحوم الحمر الاهلية من طريق تصحيح معاني الآثار **قال** ابو جعفر ولو كان الى النظر لكان لحوم الحمر الاهلية حلالا لانه كان ذلك كلحم الحمر الوحشية لان كل صنف قد حرم اذا كان اهليا مما قد اجمع على تحريمه فقد حرم اذا كان وحشيا **الا ترى** ان لحم الخنزير الوحشي كلحم الخنزير الاهلي فكان النظر على ذلك ايضا اذا كان الحمار الوحشي لحمه ان يكون حلالا ان يكون كذلك الحمار الاهلي ولكن ما جاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم اولى ان يتبع وهذا قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمة الله عليهم اجمعين

(ترجمہ) پس اگر کوئی کہنے والا کہے کہ بیشک روایت کرچکے ہو تم ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اونکا مباح ہونا اور اوسیکو ربھی) کہ استدلال کیا انہوں نے اوسکے ساتھ اس مسئلہ میں کہ فرمان خدا تعالے کہ قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ اخر آیت تک تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اس بارہ میں جو کچھ ارشاد فرمایا وہ زیادہ بہتر ہے اوس سے کہ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا وہ اوس آیت سے مستثنیٰ ہے یہ بھی مناسب ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ احادیث بطور تواتر ثابت ہوں کسی شی میں جو بعینہ مقصود ہے منجملہ اون اشیا کے جو خدا تعالیٰ کی کتاب میں اوسکے متعلق آیت مطلقہ نازل ہوئی ہو اوسکو اسی پر محمول کیا جائے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ اس بارہ میں مروی ہو اوسکو آیت سے مستثنیٰ قرار دیا جائے نہ مخالف اوسکا تاکہ نہ مخالف ہوجاوے قرآن حدیث کے یا حدیث قرآن کے پس یہ حکم ہے آبادی کے گدہوں کے گوشت کا بطریق معانی احادیث کی تصحیح کے ابو جعفر نے کہا کہ نظر کے لحاظ سے آبادی کے گدہوں کا گوشت حلال ہونا چاہیے مانند گاوخروں کی کیونکہ ہر قسم جو حرام ہو بر تقدیر آبادی کی ہونیکے منجملہ اون جانوروں کے جنکے حرام ہونے پر اتفاق ہو تو وہ حرام ہوتی ہے بر تقدیر جنگلی ہونیکے بھی کیا تم نہیں دیکھتے کہ جنگلی خنزیر کا گوشت مانند آبادی کے خنزیر کے گوشت کی ہے تو اس نظر کی بنا پر جبکہ گاوخر کا گوشت جو جنگلی گدہا ہے حلال ہے تو چاہیے کہ آبادی کا گوشت بھی حلال ہو لیکن جو کچھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہو وہ از روئے پیروی کے بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ❖

باب ـــــــ اكل لحوم الفرس

باب گھوڑے کے گوشت کہانے کے بیان میں

۱ حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا ابو نعيم ح وحدثنا عبد الرحمن بن عمرو الدمشقي قال ثنا يزيد بن عبد ربه وخالد بن خلي قالوا ثنا بقية بن الوليد عن ثور بن يزيد عن صالح بن يحيى بن المقدام عن ابيه عن جده عن خالد بن الوليد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن لحوم الخيل والبغال والحمير **قال** ابو جعفر

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَكَرِهُوْا لُحُوْمَ الْخَيْلِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِأَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ لُحُوْمَ الْخَيْلِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ح وَوَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ امْرَأَتِهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ **وَفِيْ** هٰذَا الْبَابِ آثَارٌ قَدْ دَخَلَتْ فِيْ بَابِ النَّهْيِ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَأَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ إِعَادَتِهَا فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَأَجَازُوْا أَكْلَ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ وَاحْتَجُّوْا بِذٰلِكَ بِتَوَاتُرِ الْآثَارِ فِيْ ذٰلِكَ وَتَظَاهُرِهَا وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ مَأْخُوْذًا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لَمَا كَانَ بَيْنَ الْخَيْلِ الْأَهْلِيَّةِ وَالْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَرْقٌ وَلٰكِنَّ الْآثَارَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَحَّتْ وَتَوَاتَرَتْ أَوْلَى أَنْ يُقَالَ بِهَا مِنَ النَّظَرِ وَلَا سِيَّمَا إِذْ قَدْ أَخْبَرَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ حَدِيْثِهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاحَ لَهُمْ لُحُوْمَ الْخَيْلِ فِيْ وَقْتِ مَنْعِهٖ إِيَّاهُمْ مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى اخْتِلَافِ حُكْمِ لُحُوْمِهِمَا ۔

(ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے ربیع جیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے (**انخویل**) اور حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمٰن بن عمرو دمشقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن عبد ربہ نے اور خالد بن خلی نے سب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بقیہ بن ولید نے انہوں نے روایت کی ثور بن یزید سے انہوں نے صالح بن یحییٰ بن مقدام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے خالد بن ولید سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کے گوشت سے ۔ کہا ابو جعفر نے پس گیا ایک گروہ اسی طرف کہ مکروہ بتلایا انہوں نے گھوڑوں کا گوشت اور منجملہ ان کے جو اس طرف گئے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ہیں اور استدلال کیا انہوں نے اس میں اسی حدیث سے اور مخالفت کی ان کی اس میں دوسروں نے اور کہا نہیں ہے کوئی مضائقہ گھوڑوں کے گوشت کھانے میں اور استدلال کیا انہوں نے اس میں اس سے جو حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے انہوں نے روایت کی عبید اللہ بن عمرو سے انہوں نے عبد الکریم جزری سے انہوں نے عطا بن رباح سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہا تھے ہم کھایا کرتے تھے گوشت گھوڑوں کا زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اصبہانی نے کہا خبر دی ہم کو شریک نے انہوں نے روایت کی عبد الکریم اور وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبد الکریم سے پس ذکر کیا اس کی اسناد سے اسی کی مثل حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معاویہ نے انہوں نے روایت کی ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنی عورت فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا ذبح کئے ہم نے گھوڑے زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں پس کھایا

ہم سے سب نے اونکو اور اس باب میں حدیثیں ہیں جو آچکیں آبادی کے گدہوں کے گوشت سے ممانعت کے باب میں پس بے نیاز کردیا ہے ہم کو اس نے اونکے لوٹانے سے اور گیا ایک گروہ اُن احادیث کی طرف اور جائز بتلایا اوس نے گھوڑوں کا گوشت کہانا اور منجملہ اونکے جو اسطرف گئے امام ابی یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما ہیں اور استدلال کیا انہوں نے ساتھ متواتر ثابت ہونے احادیث کے اسکے اندر اور اگر یہ حکم بہ طریق نظر لیا جائے تو نہ ہونا چاہیے آبادی کے گدہوں اور گھوڑوں میں کوئی فرق لیکن احادیث رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جبکہ ثابت ہوگئیں اور بطور تواتر ثابت ہوگئیں تو وہ زیادہ بہتر ہیں بہ نسبت اسکے کہ قول کیا جائے موافق نظر کی اور بالخصوص جبکہ خبر دی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مباح فرمایا اُنکے لئے گھوڑوں کا گوشت اوسی وقت کہ جب منع فرمایا تھا آپنے لوگوں کو گدہوں کے گوشت سے پس دلالت کی اسنے دونوں (گدہوں اور گھوڑوں) کے گوشت مختلف الحکم ہونے پر +

کتاب الاشربۃ

کتاب پینے کی اشیا کے بیان میں

باب الخمر المحرمۃ ما هی حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ وَعِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ وَهِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ التَّوْأَمِ الرَّقَاشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ السُّحَيْمِيُّ قَالَ دَخَلْتُ مِنَ الْيَمَامَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ لَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الِاخْتِلَافَ فِي النَّبِيذِ لِأَلْقَى أَبَا هُرَيْرَةَ فَأَسْأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَتَيْتُكَ مِنَ الْيَمَامَةِ أَسْأَلُكَ عَنِ النَّبِيذِ فَحَدِّثْنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَدِّثْنِي عَنْ غَيْرِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَمْرُ مِنَ الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْخَمْرَ مِنَ التَّمْرِ وَالْعِنَبِ جَمِيعًا وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا الْخَمْرُ الْمُحَرَّمَةُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى هِيَ الْخَمْرُ الَّتِي مِنْ عَصِيرِ الْعِنَبِ إِذَا اشْتَدَّ الْعَصِيرُ وَالْقَى بِالزَّبَدِ هٰكَذَا كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُولُ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ إِذَا اشْتَدَّ وَإِنْ لَمْ يُلْقِ بِالزَّبَدِ فَقَدْ صَارَ خَمْرًا وَلَيْسَ الْحَدِيثُ الَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ بِخِلَافٍ فِي ذٰلِكَ عِنْدَنَا لِأَنَّهُ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا فَجَمَعَهُمَا بِالْخِطَابِ وَالْمُرَادُ إِحْدَاهُمَا دُونَ الْأُخْرَى كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ وَإِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ أَحَدِهِمَا وَكَمَا قَالَ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ وَالرُّسُلُ مِنَ الْإِنْسِ لَا مِنَ الْجِنِّ وَكَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ إِذْ أَخَذَ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي الْبَيْعَةِ كَمَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ أَنْ لَا تُشْرِكُوا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ

الصامت عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد علمنا من أشرك فعوقب بشركه فليس ذلك بكفارة فدل بما ذكرنا أنه إنما أراد ما سوى الشرك مما ذكر في هذا الحديث فلما كانت هذه الأشياء قد جاءت ظاهرها على العموم وباطنها على خاص من ذلك احتمل أيضا أن يكون قوله الخمر من هاتين الشجرتين النخلة والعنبة ظاهره ذلك عليهما وباطنه على أحدهما فيكون الخمر المقصود في ذلك من العنبة لا من النخلة ويحتمل أيضا قوله الخمر من هاتين الشجرتين أن يكون عنى به الشجرتين جميعا ويكون ما خمر من ثمرهما خمرا كما ذهب إليه أبو حنيفة وأبو يوسف ومحمد فيما ينقع من الزبيب والتمر فجعلوه خمرا أو يحتمل قوله الخمر من هاتين الشجرتين أن يكون أراد الخمر منهما وإن كانت مختلفة على أنها من العنب ما قد عقلناه من الخمر وعلى أنها من التمر ما يسكر فيكون خمر العنب هو من العصير إذا اشتد وخمر التمر هو المقدار من نبيذ التمر الذي يسكر فلما احتمل هذا الحديث هذه الوجوه التي ذكرنا لم يكن أحدها أولى من بقيتها ولم يكن لمتأول أن يتأوله على أحدها إلا كان لخصمه أن يتأوله على ذلك فإن قال قائل فما معنى حديث عمر رضي الله عنه ما حدثنا ابن أبي داود قال ثنا محمد بن عبد الله بن نمير قال سمعت ابن إدريس قال سمعت أبا حيان التيمي عن الشعبي عن ابن عمر قال سمعت عمر على منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أما بعد أيها الناس إنه نزل تحريم الخمر وهي يومئذ من خمسة التمر والعنب والعسل والحنطة والشعير والخمر ما خامر العقل وقد روي مثل ذلك أيضا عن ابن عمر عن النعمان عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا ربيع بن سليمان الجيزي قال ثنا أبو الأسود قال ثنا ابن لهيعة عن أبي النضر عن سالم بن عبد الله عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن من العنب خمرا وأنهاكم عن كل مسكر حدثنا فهد قال ثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال ثنا عبيد الله بن موسى عن إسرائيل عن إبراهيم بن المهاجر عن الشعبي عن النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله غير أنه لم يذكر قوله وأنهاكم عن كل مسكر قيل له يحتمل هذان الحديثان جميع المعاني التي يحتملها الحديث الأول غير معنى واحد وهو ما احتمله الحديث الأول مما حمله عليه من ذهب إلى كراهة نقيع التمر والزبيب فإنه لا يحتمله هذا الحديث لأنه قرن مع ذلك خمر الحنطة وخمر الشعير وهم لا يقولون ذلك لأنهم لا يرون بنقيع الحنطة والشعير بأسا ويفرقون بينهما وبين نقيع التمر والزبيب فذلك التأويل لا يحتمله هذا الحديث ولكنه يحتمل التأويلات الأخر لما يحتمله الحديث الأول (ترجمہ) باب اس بیان میں کہ حرام شراب کونسی ہے

حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ بکار بن قتیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے انہوں نے روایت کی یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوکثیر سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شراب ان دونوں درختوں سے ہوتی ہے کھجور اور انگور **حدیث** بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعاصم نے انہوں نے روایت کی اوزاعی اور عکرمہ بن عمار سے انہوں نے ابوکثیر اور ہشام سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوکثیر سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے . . . . انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن حمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عقبہ بن توأم تیمی

نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو کثیر یمامی نے کہا آیا میں یمامی سے مدینہ کی طرف جبکہ کثرت سے اختلاف کرنے لگے لوگ نبیذ میں تاکہ ملاقات کروں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور دریافت کروں اون سے اس بارہ میں پس میں نے اون سے ملاقات کی اور عرض کیا اے ابوہریرہ میں تمہارے پاس یمامہ سے آیا ہوں نبیذ کے بارہ میں دریافت کرنے لہٰذا حدیث بیان کیجئے مجھ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی دوسرے کی حدیث نہ بیان کیجئے تو انہوں نے کہا سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ شراب درخت انگور و کھجور سے ہوتی ہے۔ **ابو جعفر** نے کہا پس گیا ایک گروہ اس طرف کہ شراب کھجور اور انگور دونوں سے ہوتی ہے۔ اور استدلال کیا انہوں نے اس میں اس حدیث سے اور مخالفت کی اونکی اس میں دوسروں نے اور کہا کہ شراب جو خدا تعالیٰ کی کتاب میں حرام کی گئی ہے وہ شراب ہے جو انگور کے شیرہ سے ہوتی ہے جبکہ شیرہ جوش کرنے اور جھاگ ڈالنے لگے اسی طرح امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جب جوش ہونے لگے اگرچہ جھاگ نہ ڈالے تو وہ شراب ہوگئی اور نہیں ہے وہ حدیث جسکو ہم ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کرچکے اس باب کے شروع میں ہمارے نزدیک اسکے خلاف کیونکہ احتمال ہے کہ مراد لیا ہو انہوں نے اپنے اس قول سے کہ شراب ان دونوں درختوں سے ہوتی ہے اون میں کا ایک پس کلام میں دونوں کو ذکر کیا اور مراد اون میں سے ایک لیا نہ دوسرا جیسا کہ فرمایا اللہ عزوجل نے کہ نکلتے ہیں اون دونوں سے موتی اور مونگا حالانکہ نکلتے ہیں اون میں سے ایک سے اور جسطرح فرمایا اے گروہ جنات اور انسانوں کے کیا نہ آئے تمہارے پاس رسول تم میں سے حالانکہ رسول صرف انسانوں میں سے ہیں نہ جنات میں سے اور جس طرح فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ میں جب کی آپنے اپنے صحابہ سے بیعت جس طرح لی آپنے بیعت عورتوں پر یہ کہ نہ شریک کیجیو تم اور نہ اسراف کیجیو اور نہ زنا کیجیو پھر فرمایا جو مرتکب ہو ان میں سے کسی امر کا پھر اوسپر عذاب دیا جائے ۔ ۔ تو وہ عذاب اوسکے لئے کفارہ ہے **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے روایت کی زہری سے انہوں نے ابو ادریس سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے (**قولہ**) (ترجمہ) اور بیشک ہم جانتے ہیں کہ جو شرک کرتا ہے پھر اوس کو شرک کی سزا دنیا میں) دے دی جاتی ہے تو یہ اوسکے لئے کفارہ نہیں ہوتا پس دلالت کی بیان سابق نے اسپر کہ اس حدیث میں جو کچھ ذکر کیا گیا اُس سے مراد ماسوا شرک کا ہے پس جبکہ وارد ہوئیں یہ اشیاء اس طرح کہ اُن کا ظاہر جمع پر محمول ہے اور باطن اون میں سے خاص خاص پر تو یہاں بھی احتمال ہے کہ آپکا یہ فرمان کہ شراب ان دونوں درختوں سے ہوتی ہے کھجور اور انگور سے کہ اوس کا ظاہر دونوں پر محمول ہے اور باطن اون میں سے ایک پر پس ہوگی شراب جو مقصود ہی اسباب میں انگور کی نہ کھجور کی اور احتمال اس کا بھی ہے کہ آپنے اس فرمان سے کہ شراب ان دونوں درختوں سے ہوتی ہے دونوں درخت اکٹھے مراد لئے ہوں اور شراب وہی ہو جو ان دونوں کے پھلوں سے تیار کی جائے جیسا کہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا قول ہے اوس شراب میں جو نچوڑی جائے کشمش اور کھجور سے کہ وہ سب اوسکو شراب کہتے ہیں اور احتمال رکھتا ہے فرمان آپکا کہ شراب ان

دونوں درختوں سے ہوتی ہے اسکا کہ مراد لی ہو آپنے شراب اون دونوں سے اگرچہ ہے وہ مختلف اس صورت سے کہ وہ انگور سے وہ ہی شراب ہے جس کو ہم نے جانا اور کھجور سے اوس قدر جو نشہ لے آوے پس ہوئی شراب انگوری وہ بعینہ سشیرہ (انگور) جبکہ تیز ہو جاوے اور کھجور کی شراب بہ مقدار شربت کھجور کے کہ نشہ لانے لگے پس جبکہ یہ حدیث ان باتوں کا احتمال رکھتی ہے جو ہم ذکر کرچکے تو نہ ہوگی اون میں سے ایک بہتر دوسری سے اور نہیں جائز ہوگا کسی شخص کو کہ اونہیں سے ایک تاویل کو بیان کرے مگر اوسکے مقابل کے لئے دوسری تاویل درست ضرور ہوگی پس اگر کوئی کہنے والا کہے کہ کیا معنے ہیں حدیث عمر رضی اللہ عنہ کے یعنے اوسکے جو حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ نمیر نے کہا سنا میں نے ابن ادریس کو کہا سنا میں نے ابو حیان تیمی کو روایت کرتے ہوے شعبی سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر پر فرماتے ہوئے بہر حال بعد حمد وصلوۃ لے لوگو بیشک نازل ہوگئی حرمت شراب کی اور وہ اوس روز پانچ چیزوں سے ہوتی تھی کھجور اور انگور اور شہد اور گیہوں اور جو سے لیکن خمر (شراب) وہی ہے جو ڈھانکدے عقل کو اور اسکی ابن عمر اور نعمان سے بھی مروی ہے انہوں نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** بیان کی ہم سے ربیع بن سلیمان جیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے انہوں نے روایت کی ابو نضر سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک انگور سے شراب ہوتی ہے اور میں تم کو ہر نشہ آور شے سے منع کرتا ہوں **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن موسی نے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابراہیم بن مہاجر سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل سوا اسکے کہ نہیں ذکر کیا انہوں نے قول آپکا کہ میں منع کرتا ہوں تم کو ہر نشہ لانیوالی چیز سے تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ احتمال رکھتی ہیں یہ دونوں حدیثیں تمام اون معانی کا کہ احتمال رکھتی ہیں اون کی پہلی حدیث سوا ایک معنے کے اور وہ وہ معنے ہے جس کا پہلی حدیث احتمال رکھتی ہے اون معانی میں سے کہ محمول کیا ہے اوس حدیث کو اون معانی پر اوس شخص نے جو گیا ہے کھجور اور کشمش مکروہ ہونے کی طرف کیونکہ یہ حدیث اوس معنی کا احتمال نہیں رکھتی اس لئے کہ آپ نے مقرون کیا اوسکے ساتھ گیہوں اور جو کی شراب کو حالانکہ وہ لوگ نہیں قبول کرتے اسکا اسلئے کہ وہ نہیں دیکھتے گیہوں اور جو کے شیرہ میں کوئی مضایقہ اور تفریق کرتے ہیں اون دونوں اور کھجور اور کشمش کے شیرہ کے درمیان پس اس تاویل کا یہ حدیث احتمال نہیں رکھتی بیکن وہ دوسری تاویلوں کا احتمال رکھتی ہے جس طرح پہلی حدیث اون کو محتمل ہے (**فان احتج** فی ذلک بما روی عن انس قال حدثنا ابن ابی داود قال ثنا مسدد قال ثنا ابو الاحوص قال ثنا ابو اسحق الهمدانی عن بريد بن ابی مريم عن انس قال كنا فی عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ننبذ الرطب والبسر فلما نزل تحريم الخمر اهرقناهما من الاوعية ثم ترکناها **حدثنا** نصر بن مرزوق قال ثنا علی بن معبد قال ثنا اسمعيل بن جعفر قال ثنا حميد الطويل عن انس قال كان ابو عبيدة بن الجراح وسهيل بن البيضاء وابی بن كعب عند ابی طلحة وانا اسقيهم

مِنْ كُسْرَابٍ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَاْخُذَ فِيْهِمْ قَالَ فَمَرَّ بِنَا مَارٌّ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَنَادٰى اَلَا هَلْ شَعَرْتُمْ اَنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ
فَوَاللّٰهِ مَا انْتَظَرَ اَنْ اَمَرُوْنِيْ اَنْ اُلْقِيَ مَا فِي الْآنِيَةِ فَفَعَلْتُ فَمَا عَادُوْا فِيْ شَيْءٍ مِنْهَا حَتّٰى لَقُوا اللّٰهَ ــــــــ
اَنَّهَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ وَاَنَّهَا الْخَمْرُ يَوْمَئِذٍ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ
اَنَسٍ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنَا ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ
اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ اَسْقِيْ اَبَا طَلْحَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ وَاَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاَبَا دُجَانَةَ خَلِيْطَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ حَتّٰى اَسْرَعَتْ
فِيْهِمْ فَنَادٰى رَجُلٌ اَلَا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَوَاللّٰهِ مَا انْتَظَرُوْا حَتّٰى يَعْلَمُوْا اَحَقًّا مَا قَالَ اَمْ بَاطِلًا فَقَالُوْا اَكْفِئْ اِنَاءَكَ
يَا اَنَسُ فَكَفَأْتُهَا فَلَمْ يَرْجِعْ اِلٰى رُءُوْسِهِمْ حَتّٰى لَقُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنِّيْ لَاَسْقِيْ اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ
وَسُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ خَلِيْطَ بُسْرٍ وَتَمْرٍ اِذْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَاَهْرَقْتُهَا وَاَنَا سَاقِيْهِمْ يَوْمَئِذٍ وَاَصْغَرُهُمْ وَاِنَّا نَعُدُّهَا يَوْمَئِذٍ خَمْرًا +
قَالُوْا فَهٰذَا مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ خَمْرًا اَيْضًا **قِيْلَ** لَهُمْ لَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ
يَكُوْنَ الشَّرَابُ نَقِيْعَ تَمْرٍ مُخَمَّرًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ كَرِهَ نَقِيْعَ التَّمْرِ وَلَا يَجِبُ بِذٰلِكَ حُجَّةٌ حُرْمَةُ طَبِيْخِهٖ **وَيُحْتَمَلُ**
اَنْ يَكُوْنُوْا فَعَلُوْا ذٰلِكَ لِعِلْمِهِمْ اَنَّ كَثِيْرَ ذٰلِكَ مُسْكِرٌ فَلَمْ يَاْمَنُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَوْ قُوْرِعُوْا فِيْهِ بِقُرْبِ عَهْدِهِمْ بِهٖ فَكَسَرُوْهُ
لِذٰلِكَ **وَاَمَّا** قَوْلُ اَنَسٍ وَاِنَّهَا الْخَمْرُ يَوْمَئِذٍ فَيُحْتَمَلُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ بِذٰلِكَ مَا كُنَّا نُخَمِّرُ **ترجمہ** (پس اگر استدلال کیا
جائے اس میں اوس حدیث سے جو روایت کی گئی ہے انس سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالاحوص نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابواسحاق
ہمدانی نے انہوں نے روایت کی یزید بن ابی مریم سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا تھے ہم زمانہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم میں نبیذ بنایا کرتے تھے پکی کھجور اور گدر کا پس جب نازل ہوئی حُرمت شراب کی تو گرادیا ہم
نے اون دونوں کو برتنوں سے پھر چھوڑ دیا ہم نے اونکو **حدیث** بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
حمید طویل سے انہوں نے روایت کی انس سے کہا تھے ابوعبیدہ بن جراح اور سہیل بن بیضا اور ابی بن کعب
ابوطلحہ کے نزدیک اور میں پلا رہا تھا اون کو شراب یہانتک کہ قریب ہوئی شراب کہ پکڑے اون کو (یعنی
بیہوش کرے) کہا پس گذرا ہم پر ایک گذرنے والا مسلمان پس پکارا وہ خبردار کیا تم نے جانا کہ شراب حرام کردی
گئی پس قسم خدا کی نہیں انتظار کیا گیا اسکا کہ حکم کریں وہ لوگ مجھے برتنوں کے اندر کی شراب پھینکنے کا (بلکہ) کہا میں
نے ایسا (یعنی پھینکدیا) پھر کبھی نہ کام لیا اون برتنوں سے یہانتک کہ ملاقات کی انہوں نے حق تعالےٰ سے اور بیشک
وہ گدر اور پختہ کھجور کی ہوئی تھی اور اون دونوں ہماری یہ ہی شراب تھی حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے عبداللہ بن بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمید نے انہوں نے انس سے اوسی کی مثل حدیث بیان
کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے
کہا خبر دی ہم کو ثابت اور حمید نے انہوں نے انس سے کہا تھا میں کہا میں پلا رہا تھا ابوطلحہ اور سہیل بن بیضا اور ابو
عبیدہ بن جراح اور ابودجانہ کو ملایا ہوا نبیذ پختہ کھجور اور گدر کھجور یہانتک کہ شروع ہی ہوا تھا میں اونمیں کہ پکارا ایک

شخص خبردار بیشک شراب حرام کردی گئی پس قسم خدا کی نہیں انتظار کیا انہوں نے تاکہ جانیں کہ سچ کہا اس نے یا باطل اور کہنے لگے کہ توڑ ڈالے اپنے برتن کو اے انس پس میں نے اوسکو توڑ دیا پھر نہ لوٹی وہ اونکے سرداروں کی طرف یہانتک کہ ملاقات کی انہوں نے اللہ عزوجل سے اور تھی اون کی شراب اوسدن گدر اور پختہ کھجور کی (حدیث) بیان کی ہم سے عبداللہ بن محمد بن خشیش نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے انہوں نے روایت کی انس سے کہا بیشک میں پلا رہا تھا ابوطلحہ اور ابودجانہ اور سہیل بن بیضا کو گدر اور پختہ کھجور کا ملا ہوا کہ اچانک حرام کی گئی شراب پس بہا دیا میں نے اوسکو اور میں ہی پلانے والا تھا اون کو اون دنوں اور اون میں سب سے چھوٹا بھی تھا اور میں اوسی کو اون دنوں شراب خیال کرتا تھا۔ **انہوں** نے کہا یہی دلیل ہے اس کے شراب ہونیکی تو اون سے کہا جائیگا کہ اسکے اندر اوس پر سلام دلیل نہیں جو تم نے بیان کیا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ہو شراب شیرہ کھجور کا جوش آور ہو پس ثابت ہو جائیگا اس سے قول اوسکا جو منکر وہ کہتا ہے کھجور کے شیرہ کو اور نہیں قائم ہوسکتی اس سے حجت اسکے پکے ہوئے کی حرمت پر اور ہوسکتا ہے کہ انہوں نے کیا ہو ایسا بوجہ جاننے اونکے کے کہ زیادہ اوس میں کی نشہ لانے والی ہی لہذا نہ بے خوف ہوئے وہ اپنے اوپر اوس میں واقع ہو جانے سے اس وجہ سے کہ ممانعت اور حرمت کو تھوڑے دن ہوئے تھے اس وجہ سے توڑ دیا انہوں نے برتن کو اور رہا قول انس کا کہ بیشک وہ ہماری شراب تھی اوس دن پس محتمل ہے اس کا کہ مراد لی ہو انہوں نے اس سے وہ چیز کہ جس سے بیہوش ہو جاتے تھے ہم **وَالدَّلِيلُ** عَلٰى ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنْ اِبْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عِيْسٰى اَنَّ اَبَاهُ بَعَثَهُ اِلٰى اَنَسٍ فِيْ حَاجَةٍ فَاَبْصَرَ عِنْدَهُ طِلَاءً شَدِيْدًا وَالطِّلَاءُ مَا يُسْكِرُ كَثِيْرُهُ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَ اَنَسٍ خَمْرًا وَاِنْ كَثِيْرُهُ يُسْكِرُ وَثَبَتَ بِمَا وَصَفْنَا اَنَّ الْخَمْرَ عِنْدَ اَنَسٍ لَمْ يَكُنْ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ وَلٰكِنَّهَا مِنْ خَاصٍّ مِنَ الْاَشْرِبَةِ **وَقَدْ** وَجَدْنَا مِنَ الْاٰثَارِ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اَيْضًا مِمَّا تَاوَّلْنَا عَلَيْهِ اَحَادِيْثَ اَنَسٍ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ مُسْعِرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ **فَلَخَبَرُ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْحُرْمَةَ وَقَعَتْ عَلَى الْخَمْرِ بِعَيْنِهَا وَعَلَى السُّكْرِ مِنْ سَائِرِ الْاَشْرِبَةِ سِوَاهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اِنَّ مَا سِوَى الْخَمْرِ الَّتِيْ حُرِّمَتْ مِمَّا يُسْكِرُ كَثِيْرُهُ قَدْ اُبِيْحَ شُرْبُ قَلِيْلِهِ الَّذِيْ لَا يُسْكِرُ عَلٰى مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِبَاحَةِ الْمُتَقَدِّمَةِ مِنْ تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ وَاَنَّ التَّحْرِيْمَ الْحَادِثَ اِنَّمَا هُوَ فِيْ عَيْنِ الْخَمْرِ وَالسُّكْرِ مِمَّا فِيْ سِوَاهَا مِنَ الْاَشْرِبَةِ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ الْخَمْرُ الْمُحَرَّمَةُ هِيَ عَصِيْرَ الْعِنَبِ خَاصَّةً وَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ كُلُّ مَا خُمِّرَ مِنْ عَصِيْرِ الْعِنَبِ وَغَيْرِهِ (اف) **ترجمہ** اور دلیل اس پر وہ ہے جو حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوشہاب نے انہوں نے روایت کی ابولیلی سے انہوں نے عیسی سے کہ اونکے باپ نے کسی ضرورت سے بھیجا اون کو حضرت انس کی طرف تو انہوں نے اونکے پاس سخت تیز طلا دیکھا اور طلا(۱) وہ ہے کہ جسکی زیادہ مقدار نشہ آور ہو پس نہ تھا حضرت انس کے نزدیک وہ طلا شراب حالانکہ اوسکی زیادہ مقدار نشہ لاتی ہے اور ثابت ہوا اوس سے جو ہم نے بیان کیا کہ شراب حضرت انس کے نزدیک ہر پینے کی چیز سے نہیں ہوتی بلکہ وہ بعض مخصوص اشیا نوشین سے ہوتی تھی اور بیشک ہم نے بعض حدیثیں

(۱) طلا بکسر طا انگور کا شیرہ جو پکانے سے دو حصہ جل جاوے ۱۲ مجمع البحار

ایسی پائی ہیں جو اس پر دلالت بھی کرتی ہیں جو حضرت انس کے حدیثوں کے معانی ہم نے بیان کئے **حدیث**
بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مشعر بن کدام نے
انہوں نے روایت کی ابو عون ثقفی سے انہوں نے عبد اللہ بن شداد بن ہاد سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس
سے کہا حرام کی گئی شراب بعینہا اور نشہ آور ہر پینے کی چیز سے پس خبر دی ابن عباس نے کہ حرمت واقع ہوئی ہے
شراب پر بعینہا اور اوسکے سوا اور پینے کی چیزوں میں اوس قدر پر جو نشہ لاوے تو ثابت ہوا اس سے یہ کہ ماسوا
شراب کا منجملہ اون اشیاء کے جنکی زیادہ مقدار نشہ لاتی ہے اس لئے وہ حرام کیا گیا ہے تو اوسکی تھوڑی مقدار مباح
ہے جو نشہ نہ لاوے موافق اوس اباحت کی جو تحریم شراب سے پیشتر تھی اور تو یہ تحریم بجز اسکے نہیں کہ وہ ذات
شراب اور اوسکے ماسوا کے اندر بقدر نشہ آور میں ہے پس احتمال ہے کہ حرام کردہ شراب انگور کا نچوڑ بالخصوص ہو
اور احتمال ہے کہ ہر وہ شئے ہو جو انگور کے نچوڑ وغیرہ سے شراب بنائی گئی ہو (**قولہ**) **فلما** احتمل ذلک و
كانت الأشياء قد تقدم تحليلها جملة ثم حدث تحريم في بعضها لم نخرج شيئا مما قد أجمع على تحليله إلا
بإجماع يأتي على تحريمه ونحن نشهد على الله عز وجل أنه حرم عصير العنب إذا اشتدت فيه صفات الخمر
ولا نشهد عليه أنه حرم ما سوى ذلك إذا حدث فيه مثل هذه الصفة فالذي نشهد على الله بتحريمه
إياه هو الخمر الذي آمنا بتأويلها من حيث قد آمنا بتنزيلها والذي لا نشهد على الله أنه حرمه هو الشراب
الذي ليس بخمر فما كان من خمر فقليله وكثيره حرام وما كان مما سوى ذلك من الأشربة فالسكر منه
حرام وما سوى ذلك منه مباح هذا هو النظر عندنا وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله غير
نقيع الزبيب والتمر خاصة فإنهم كرهوه وليس ذلك عندنا في النظر كما قالوا لأنا وجدنا الأصل المجمع عليه
أن العصير وطبيخه سواء وأن الطبخ لا يحل به ما لم يكن حلالا قبل الطبخ إلا الطبخ الذي يخرجه من حد
العصير إلى أن يصير في حد العسل فيكون بذلك حكمه حكم العسل فرأينا طبيخ الزبيب والتمر مباحا باتفاقهم
فالنظر على ذلك أن يكون نيئهما كذلك فيستوي نبيذ التمر والعنب النيء والمطبوخ كما استوى العصير و
طبيخه فهذا هو النظر ولكن أصحابنا خالفوا ذلك للتأويل الذي تأولوا عليه حديث أبي هريرة وأنس
اللذين ذكرناهما وشيء رووه عن سعيد بن جبير **فإنه** حدثنا ابن أبي داود قال ثنا عمرو بن عون قال أنا
هشيم عن ابن شبرمة عن سعيد بن جبير أنه قال في ذلك هي الخمر فاجتنبها **ترجمہ** پس جب یہ دونوں احتمال
ہیں اور حال یہ ہے کہ تمام اشیاء پہلے حلال تہیں پھر اون میں سے بعض کے اندر حرمت پیدا ہو گئی کہ نہیں نکلی
کوئی چیز اون اشیاء میں سے جنکے حلال ہونے پر اجماع تھا مگر اجماع ہی کی وجہ سے جو اوسکی حرمت پر ہو گیا
ہو اور ہم اللہ عز وجل کی قسم کہا کر کہتے ہیں کہ انگور کا نچوڑ اوس وقت حرام ہے جب اوس میں شراب کی صفات
پیدا ہو جاویں اور نہیں قسم کھاتے ہم اللہ عز وجل کی اس پر کہ اوس نے اوسکو حرام فرمایا ہے - - - - اسکے
ماسوا کو جب اوس میں شراب کی صفت پیدا ہو جائے پس وہ شئے کہ ہم اللہ تعالی کی قسم کہا کر کہ سکیں کہ اوس نے
اوسکو حرام فرمایا ہے شراب ہے کہ ہم اوسکے معنے کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں جس طرح ہم کو اوسکی حرمت نازل ہونے
پر ایمان ہے اور وہ شئی کہ اوسکی حرمت ہم خدا تعالی کی قسم کے ساتھ بیان نہیں کر سکتے وہ پینے کی چیز ہے جو شراب

نہیں ہے پس شراب تو تھوڑی اور بہت سب طرح حرام ہی اور اسکے سوا جو اور اشیاء پینے کی ہیں تو اون میں سے بقدر نشہ آور حرام ہے اور اسکے ماسوا حلال ہے یہ مقتضائے غور ہے ہمارے نزدیک اور یہ ہی امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا قول ہے سوا کشمش اور کھجور کے شیرہ کے کہ یہ ائمہ اوسکو مکروہ کہتے ہیں اور ہمارے نزدیک بہ لحاظ غور یہ بات نہیں ہے جیسا وہ کہتے ہیں۔ کیونکہ قاعدہ اجماعیہ یہ پایا ہے کہ نچوڑ اور اوس کا پکایا ہوا دونوں ایک حکم میں ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ پکا لینے سے وہ چیز حلال نہیں ہوتی جو پکانے سے پہلے حلال نہ تھی مگر وہ پکانا جو اوسکو نچوڑ کی تعریف سے نکال کر شہد کی تعریف میں داخل کردے تو اوس صورت میں اوس کا حکم شہد کا سا ہوگا پس ہم نے دیکھا کہ کشمش اور کھجور کا پکا ہوا ربانی حلال ہے سب کے نزدیک تو اس بنا پر نظر غور کے نزدیک اون دونوں کے شیرہ کا بھی یہ ہی حکم ہونا چاہیئے پس کھجور اور انگور کا نبیذ کچا اور پختہ دونو برابر ہوئے جس طرح اوس کا نچوڑ اور پختہ دونوں برابر ہیں۔ پس نظر غور سے تو یہ ہے لیکن ہمارے اصحاب نے اسکا خلاف کیا بوجہ اوس تاویل کے جو انہوں نے ابوہریرہؓ اور انسؓ کی حدیثوں میں کی جن دونوں کو ہم ذکر کرچکے اور ایک دلیل وہ ہے جسکو انہوں نے سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن عون نے کہا خبر دی ہم کو ہشام نے انہوں نے روایت کی ابن شبرمہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے کہ انہوں نے اسکے بارہ میں کہا کہ وہ شراب ہی پس اوس سے اجتناب کرو۔

بَابُ مَا يُحَرَّمُ مِنَ النَّبِيذِ

باب اون نبیذوں کے بیان میں جو حرام ہیں

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَرَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُسْلِمِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ وَهْبٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ أَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ أَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ إِدْرِيسَ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الْمَكِّيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے اور ربیع جیزی نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن عمر نے انہوں نے روایت کی عبدالرحمٰن بن زیاد سے انہوں نے مسلم بن یسار سے انہوں نے سفیان بن وہب خولانی سے انہوں نے روایت کی حضرت عمر بن خطابؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالوہاب بن عطا نے کہا خبر دی ہم کو محمد بن عمرو نے انہوں نے روایت کی ابوسلمہ سے انہوں نے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ لانے والی شے شراب ہے اور ہر نشہ لانے والی حرام ہے **حدیث** بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا سنا میں نے یزید بن ہارون کو کہا انہوں نے خبر دی ہمکو محمد بن عمرو نے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسی کی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا خبر دی ہم کو یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے انہوں نے روایت کی محمد بن عمرو سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ اور ابن عمر سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل **حدیث** ... بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا خبر دی ہم کو ابوربیع زہرانی نے کہا خبر دی ہم کو حماد بن زید نے انہوں نے روایت کی ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خطاب بن عثمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالمجید نے انہوں نے روایت کی ابن جریج سے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہم کو یحیے بن ایوب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن عجلان نے انہوں نے روایت کی نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن ادریس مکی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے روایت کی ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن ادریس مکی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے پھر ذکر کیا ... اوس اسناد سے اوسی کی مثل اور مرفوع نہیں کیا۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ بُكَيْرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيْلِ مَا أَسْكَرَ كَثِيْرُهُ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ

عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوبَةَ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ حدثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ
عِيسٰى قَالَ ثَنَا مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ نَبِيذِ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ حدثنا
يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ حدثنا عَلِيُّ
بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ حدثنا عَلِيٌّ قَالَ
ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ
يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا أَسْكَرَ
الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے سعید بن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن جعفر نے کہا خبر دی ہم کو ضحاک بن عثمان بن بکیر بن عبداللہ بن
الاشج نے انہوں نے روایت کی عامر بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے کہ میں تم کو منع کرتا ہوں اوس چیز کی تھوڑی مقدار سے جس کی زیادہ مقدار نشہ لانے والی ہو حدیث بیان
کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا خبر دی ہم کو عبدالرحمٰن بن محمد محاربی نے انہوں نے روایت کی
حسن سے انہوں نے عمرو عتیبی سے انہوں نے حکم سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے ام
سلمہ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ لانے والی چیز سے حدیث بیان کی ہم سے
یونس اور حسین بن نصر نے کہا دونو نے حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے انہوں نے روایت کی عبیداللہ
بن عمرو سے انہوں نے عبدالکریم جزری سے انہوں نے قیس بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالےٰ نے حرام فرمایا شراب اور قمار بازی اور طبلہ اور چوسر سے
اور فرمایا کہ ہر نشہ لانیوالی چیز حرام ہے حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
اسحٰق بن عیسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن انس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن شہاب زہری
نے انہوں نے روایت کی ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عائشہ رضہ سے کہا دریافت کیا گیا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سے شہد کی نبیذ فروخت کرتے سے تو آپ نے فرمایا کہ ہر پینے کی چیز جو نشہ لاوے حرام ہے
حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھے کو مالک اور یونس نے انہوں
نے روایت کی ابن شہاب سے پھر ذکر کیا اوس اسناد سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے
علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریح بن نعمان جوہری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن
عیینہ نے انہوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے
انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہر پینے کی چیز جو نشہ لاوے حرام ہے حدیث بیان کی ہم سے علی
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مہدی بن میمون نے انہوں نے ابو عثمان
انصاری سے کہا سنا میں نے قاسم بن محمد کو حدیث بیان کرتے ہوئے عائشہ رضہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ ہر نشہ آور حرام ہے اور ہر وہ شے کہ ایک فرق اوس کا نشہ لاتا ہو تو وہ ہتھیلی بھر حرام ہے۔

حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدی قال ثنا زهیر بن محمد عن عبد الله بن محمد بن عقیل عن عطاء بن یسار عن میمونة وعن القاسم بن محمد عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال کل شراب اسکر فهو حرام۔ حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا حماد بن سلمة عن محمد بن اسحق عن یزید بن ابی حبیب عن ولید بن عبدة عن عبد الله بن عمرو ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن الخمر والمیسر والکوبة وقال کل مسکر حرام۔ حدثنا علی بن معبد قال ثنا یونس بن محمد قال ثنا عبد الله بن عمرو عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن عبد الله بن عمرو ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ما اسکر کثیره فقلیله حرام۔ حدثنا ربیع الجیزی قال ثنا ابو الاسود قال انا ابن لهیعة عن ابی هبیرة قال سمعت شیخا یحدث ابا تمیم انه سمع قیس بن سعد بن عبادة علی المنبر یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول کل مسکر حرام۔ حدثنا علی بن معبد قال ثنا یعلی بن منصور قال انا اسمعیل بن جعفر عن داود بن بکیر عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اسکر کثیره فقلیله حرام۔ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا سعید بن سلیمن الواسطی عن عثمان بن مطر عن ابی حریز عن الشعبی قال سمعت النعمان بن بشیر یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انهاکم عن کل مسکر۔ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا علی بن بحر قال ثنا معتمر بن سلیمن قال قرأت علی فضیل بن میسرة ابی معاذ قال لنی ابو حریز ان الشعبی حدثه قال سمعت النعمان بن بشیر یخطب علی منبر الکوفة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انهاکم عن کل مسکر۔ حدثنا مبشر بن الحسن قال ثنا ابو داود الطیالسی قال ثنا الحوبی بن مسلم الکوفی عن طلحة الیامی عن ابی بردة عن ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل مسکر حرام۔ حدثنا حسین بن نصر قال ثنا عبد الرحمن بن زیاد قال ثنا شعبة عن سعید عن ابی بردة قال سمعت ابی یحدث عن ابی موسی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما بعث ابا موسی ومعاذا الی الیمن قال ابو موسی ان شرابا یصنع فی ارضنا من العسل یقال له البتع ومن الشعیر یقال له المزر فقال النبی صلی الله علیه وسلم کل مسکر حرام۔

(ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن محمد نے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے روایت کی عطا بن یسار سے انہوں نے میمونہ اور قاسم بن محمد سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہر پینے کی چیز جو نشہ لاوے پس وہ حرام ہے۔ **حدیث** بیان کی ہم سے ربیع مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن محمد بن اسحاق سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ولید بن عبدہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شراب اور جُوا اور چوسر و طبلہ سے اور فرمایا ہر نشہ آور حرام ہے۔ **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یونس بن محمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عمرو نے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا جسکی زیادہ مقدار نشہ لاوے اوسکی تھوڑی مقدار (بھی) حرام ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ربیع جیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسود نے کہا خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے انہوں نے روایت کی ابو ہبیرہ سے کہا سنا میں نے ایک استاد کو حدیث بیان کرتے ہوئے ابو تمیم سے کہ انہوں نے سنا قیس بن سعد بن عبادہ کو منبر پر فرماتے ہوئے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ ہر نشہ آور حرام ہے (**حدیث** بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعلی بن منصور نے کہا خبر دی ہم کو اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے روایت کی داؤد بن بکیر سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکی زیادہ مقدار نشہ آور ہو اوس کی تھوڑی مقدار (بھی) حرام ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن سلیمان واسطی نے انہوں نے روایت کی عثمان بن مطر سے انہوں نے ابو حریز سے انہوں نے شعبی سے کہا سنا میں نے نعمان بن بشیر کو کہتے ہوئے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کرتا ہوں میں تم کو ہر نشہ آور سے **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن بحر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا پڑھا میں نے فضیل بن میسرہ معاً کے باپ پر انہوں نے کہا حدیث بیان کی . . . . ابو حریز نے کہ شعبی نے حدیث بیان کی اون سے کہا سنا میں نے نعمان بن بشیر کو خطبہ پڑھتے ہوئے کوفہ کے منبر پر کہتے تھے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کرتا ہوں میں تم کو ہر نشہ آور سے **حدیث** بیان کی ہم سے مبشر بن حسن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حویس بن مسلم کوفی نے انہوں نے روایت کی طلحہ یامی سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور حرام ہے **حدیث** بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی سعید سے انہوں نے ابو بردہ سے کہا سنا میں نے اپنے باپ کو حدیث بیان کرتے ہوئے اپنے باپ موسیٰ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب بھیجا ابو موسیٰ اور معاذ کو یمن کی طرف تو ابو موسیٰ نے کہا کہ ایک قسم شراب کی تیار کی جاتی ہے ہمارے ملک میں شہد سے جسکو تبع کہا جاتا ہے اور تیار کی جاتی ہے جو سے اوسکا نام مزر ہے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور حرام ہے

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنْ حَرَّمُوا قَلِيلَ النَّبِيذِ وَكَثِيرَهُ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذِهِ الْآثَارِ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَأَبَاحُوا مِنْ ذَلِكَ مَا لَا يُسْكِرُ وَحَرَّمُوا الْكَثِيرَ الَّذِي يُسْكِرُ **وَكَانَ مِنَ** الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذَلِكَ أَنَّ هَذِهِ الْآثَارَ الَّتِي ذَكَرْنَا قَدْ رُوِيَتْ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّ تَأْوِيلَهَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ كَمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَنْ حَرَّمَ قَلِيلَ النَّبِيذِ وَكَثِيرَهُ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ عَلَى الْمِقْدَارِ الَّذِي يُسْكِرُ مِنْهُ شَارِبُهُ خَاصَّةً **فَلَمَّا** احْتَمَلَتْ هَذِهِ الْآثَارُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْ هَذَيْنِ التَّأْوِيلَيْنِ نَظَرْنَا فِيمَا سِوَاهَا لِنَعْلَمَ بِهِ أَيَّ الْمَعْنَيَيْنِ أُرِيدَ بِمَا ذَكَرْنَا فِيهَا فَوَجَدْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض وَهُوَ أَحَدُ النَّفَرِ الَّذِينَ رَوَيْنَا عَنْهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي

اَبَاحَةِ الْقَلِيْلِ مِنَ النَّبِيْذِ الشَّدِيْدِ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ
ثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَاُتِيَ بِنَبِيْذٍ فَشَرِبَ مِنْهُ فَقَطَبَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَبِيْذَ الطَّائِفِ
لَهُ غُرَامٌ فَذَكَرَ شِدَّةً لَا اَحْفَظُهَا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ
ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ حِيْنَ طُعِنَ فَجَاءَهُ الطَّبِيْبُ فَقَالَ اَيُّ
الشَّرَابِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ النَّبِيْذُ فَاُتِيَ بِنَبِيْذٍ فَشَرِبَ مِنْهُ فَخَرَجَ مِنْ اِحْدٰى طَعَنَاتِهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ
قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مَيْمُوْنٍ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ عُمَرُ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّا
نَشْرَبُ مِنْ هٰذَا النَّبِيْذِ شَرَابًا يَقْطَعُ لُحُوْمَ الْاِبِلِ فِيْ بُطُوْنِنَا مِنْ اَنْ يُؤْذِيَنَا قَالَ وَشَرِبْتُ مِنْ نَبِيْذِهِ فَكَانَ
اَشَدَّ النَّبِيْذِ (ترجمہ) ابو جعفر نے کہا پس گیا ایک گروہ اس طرف کہ حرام تبلایا انہوں نے تھوڑے نبیذ اور
بہت کو اور استدلال کیا انہوں نے اس میں ان حدیثوں سے اور مخالفت کی اونکی اس میں دوسروں نے پس
مباح تبلایا اوس قدر کہ نشہ نہ لاوے اور حرام تبلایا اوسقدر زائد کو جو نشہ لاوے اور اونکی دلیل اسکے اندر یہ ہی
کہ یہ حدیثیں جن کو ہم نے ذکر کیا بیشک روایت کی گئی ہیں صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت سے لیکن
معنے انکے احتمال ہے کہ اون لوگوں کی مطابق ہوں جنکے نزدیک تھوڑا نبیذ اور بہت دونو حرام ہیں اور احتمال ہے کہ
مراد وہ مقدار ہو بالخصوص جسقدر کے پینے والے کو نشہ آجاتا ہی پس جبکہ یہ حدیثیں ان دونو معنے میں سے ہر ایک
کو محتمل ہوئیں تو ہم نے ان حدیثوں کے ماسوا میں غور کیا تاکہ اوس سے معلوم ہو جائے کہ کونسے معنے مراد لئے
گئے ہیں اون حدیثوں میں پس پایا ہم نے حضرت عمر بن خطابؓ کو (حالانکہ وہ منجملہ اوس گروہ کے ہیں
جس سے ہم نے اور انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے فرمایا ہر نشہ آور حرام ہی)
کہ اون سے تھوڑے سے نبیذ سخت تیز کی اباحت میں وہ حدیث مروی ہے جسکو ہم سے فہد نے بیان
کیا کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن حفص نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے اعمش نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابراہیم نے انہوں نے روایت کی ہمام بن حارث
سے انہوں نے حضرت عمر سے کہ وہ تھے سفر میں کہ اونکے پاس نبیذ لایا گیا تو انہوں نے اوس میں سے
پیا پھر برابر تن یا ملایا اوسکو مزج کیا اور یا ہٹا دیا اوسکو سامنے سے اور فرمایا کہ طائف کے نبیذ میں تیزی ہوتی
ہے اور ذکر کی ایسی تیزی جو مجھ کو محفوظ نہ رہی پھر منگایا پانی اور ڈالا اوسپر پھر پیا حدیث بیان کی ہم
سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے
انہوں نے روایت کی ابو اسحاق سے انہوں نے عمرو بن میمون سے کہا موجود تہا میں حضرت عمرؓ کے پاس
جسوقت اونکے نیزہ لگا پس آیا اونکے پاس طبیب اور کہا کہ کونسی پینے کی چیز آپ کو پسند ہے آپنے فرمایا
نبیذ پس نبیذ لایا گیا تو آپنے اوسکو پیا پس نکل گئے آپ دو نیزوں میں سے ایک سے حدیث بیان کی
ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحاق نے انہوں نے روایت کی عمرو بن میمون سے اوسکی مثل اور زیادہ کیا کہ
عمرؓ نے کہا کرتے تھے کہ ہم پیتے ہیں اس نبیذ کی شراب جو کاٹ دیتی ہے گوشت اونٹوں کا اونکے پیٹوں

سے کہا اور پیا میں سے نبیذ آپ کا تو تھا بہت تیز نبیذ حدثنا روح قال ثنا عمرو قال ثنا زهير قال
قال ابو اسحٰق عن عامر عن سعيد بن ذى لعوة قال أتى عمر برجل سكران فجلده فقال انما شربت من
شرابك فقال وان كان حدثنا فهد قال ثنا عمرو بن جعفر قال ثنا ابى عن الاعمش قال ثنى ابو اسحٰق عن
سعيد بن ذى حدان او ابن ذى لعوة قال جاء رجل قد ظمئ الى خازن عمر فاستسقاه فلم يسقه فاتى
بسطيحة لعمر فشرب منها فسكر فاتى به عمر فاعتذر اليه وقال انما شربت من سطيحتك فقال عمر انما اضربك
على السكر فضربه عمر حدثنا فهد قال ثنا عمر بن حفص قال ثنا ابى عن الاعمش قال ثنى حبيب بن
ابى ثابت عن نافع عن ابن علقمة قال أمر بنبيذ له فصنع فى بعض تلك المنازل فابطأ عليهم ليلة فاتى
بطعام فطعم ثم اتى بنبيذ قد اخلف واشتد فشرب منه ثم قال ان هذا الشديد ثم امر بماء فصبت
عليه ثم شرب هو واصحابه حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا الحجاج بن منهال قال ثنا حماد بن سلمة قال
ثنا خالد الحذاء الخزاعى عن المعدل عن ابن عمر ان عمر انتبذ له فى مزادة فيها خمسة عشر وستة
عشر فاتاه فذاقه فوجده حلوا فقال كانكم اقللتم عكره حدثنا ابن ابى داود قال ثنا ابو صالح
قال ثنى الليث قال ثنا عقيل عن ابن شهاب انه قال اخبرنى معاذ بن عبد الرحمن بن عثمان الليثى ان
اباه عبد الرحمن بن عثمان قال صحبت عمر بن الخطاب الى مكة فاهدى له ركب من ثقيف سطيحتين من
نبيذ والسطيحة فوق الاداوة ودون المزادة قال عبد الرحمن فشرب عمر احدهما ولم يشرب الاخرى
حتى اشتد ما فيه فذهب عمر فشرب منه فوجده قد اشتد فقال اكسروه بالماء (ترجمہ) حدیث
بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے کہا ابو سحاق نے
کہا حدیث روایت کی عامر سے انہوں نے سعید بن ذی لعوہ سے کہا لایا گیا حضرت عمرؓ کے پاس ایک شخص مست
پس کوڑے لگائے آپ نے تو وہ بولا کہ میں نے آپ ہی کے پینے کی چیز پی ہے تو آپ نے فرمایا اگرچہ ایسا ہو حدیث
بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن جعفر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ
نے انہوں نے روایت کی اعمش سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو اسحاق نے انہوں نے روایت کی سعید بن
ذی حدان سے یا ابن ذی لعوہ سے کہا آیا ایک شخص پیاسا حضرت عمرؓ کے خزانچی کے پاس پس پانی طلب کیا
اوس سے اوس نے نہیں پلایا اوسکو پس لایا حضرت عمرؓ کا سطیحہ[ع] تو اوس نے پیا اوس سے پس بیہوش
ہو گیا پھر حاضر کیا گیا وہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں تو اوس نے آپ سے معذرت کی اور کہا کہ سوا اسکے نہیں
کہ میں نے آپ کے سطیحہ سے پیا ہے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں ماروں گا تجھ کو بوجہ نشہ کے چنانچہ مارا
حضرت عمرؓ نے اوس کو حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن حفص نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے انہوں نے روایت کی اعمش سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے حبیب
بن ابی ثابت نے انہوں نے روایت کی نافع سے انہوں نے ابن علقمہ سے کہا حکم کیا گیا آپ کے واسطے نبیذ کا
پس وہ کسی مکان میں تیار کیا گیا لیکن اوس رات اوس میں کچھ تاخیر ہو گئی کہ آپ کے پاس کھانا لایا گیا آپ نے اوسکو
کھایا پھر نبیذ لایا گیا جو شراب کے قریب[ب] اور تیز ہو گیا تھا چنانچہ آپ نے اوس میں سے پیا پھر فرمایا بیشک یہ تیز ہے

ع سطیحہ [illegible] ۱۲ مترجم
ب [illegible] ۱۲ مترجم

پھر حکم دیا اوسپر پانی ڈالنے کا تب پیا آپنے بھی اور آپ کے صحابہؓ نے بھی حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن منہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد خذاء خزاعی نے انہوں نے روایت کی معدل سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ کے لئے ایک توشہ دان میں نبیذ بنایا گیا جس کے اندر پندرہ یا سولہ (رطل وغیرہ) وزن آتا تھا پس آئے آپ اُسکے پاس اور چکھا اوسکو پس پایا اوسکو شیریں تو آپنے فرمایا شاید تم نے اسکے کمی کی ہے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھسے لیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عقیل نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے کہ انہوں نے کہا خبر دی مجھ کو معاذ بن عبد الرحمٰن بن عثمان لیثی نے کہ اون کے باپ عبد الرحمٰن بن عثمان نے کہا کہ ہمراہ رہا میں حضرت عمر بن خطابؓ کے مکہ تک پس ہدیہ دیا آپکو قبیلہ ثقیف کے ایک وفد نے نبیذ کے دو سطیحون کا اور سطیحہ اداوہ سے بڑا اور توشہ دان سے چھوٹا ہوتا ہے عبد الرحمٰن نے کہا پس پیا حضرت عمر نے اون میں سے ایک کو اور دوسرے کو نہ پیا یہانتک کہ جو کچھ اوس میں تھا تیز ہو گیا پس حضرت عمر گئے اور اوس کو تیز پایا تو فرمایا اسکی تیزی کو پانی سے دور کرو حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا عَنْ عُمَرَ اِبَاحَةُ قَلِيْلِ النَّبِيْذِ الشَّدِيْدِ وَقَدْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ كَانَ مَا فَعَلَهٗ فِيْ هٰذَا دَلِيْلًا اَنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهٖ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ مِنَ النَّبِيْذِ الشَّدِيْدِ هُوَ السُّكْرُ مِنْهُ لَا غَيْرُ فَاَمَّا اَنْ يَكُوْنَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا اَوْ رَاٰهُ رَاْيًا فَاِنَّ مَا يَكُوْنُ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ يَكُوْنُ رَاْيًا فَرَاْيُهٗ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَنَا حُجَّةٌ وَلَا سِيَّمَا اِذْ كَانَ فِعْلُهُ الْمَذْكُوْرُ فِي الْآثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا عَنْهُ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مُتَابَعَتِهِمْ اِيَّاهُ عَلَيْهِ وَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ هُوَ اَحَدُ النَّفَرِ الَّذِيْنَ رَوَوْا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَخِي الْقَعْقَاعِ بْنِ شَوْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَاَدْنَاهُ اِلٰى فِيْهِ فَقَطَّبَ فَرَدَّهٗ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ هُوَ فَرَدَّ الشَّرَابَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهٗ عَلَيْهِ ذَكَرَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اِذَا اغْتَلَمَتْ هٰذِهِ الْاَسْقِيَةُ عَلَيْكُمْ فَاكْسِرُوْا مُتُوْنَهَا بِالْمَاءِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ قَالَ ثَنِيْ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ الْعِجْلِيُّ قَالَ ثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَخِي الْقَعْقَاعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو یمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب نے انہوں نے روایت کی زہری سے پھر ذکر کیا اوس اسناد اوسی کی مثل پس جب ثابت ہوا ہمارے بیان سابق الذکر سے بروایت حضرت عمرؓ مباح تیز نبیذ کی تھوڑی سی مقدار کا اور بیشک سنا ہے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے تو ہوئی یہ بڑی دلیل اس امر کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد سے جس نبیذ کو حرام فرمایا وہ اس قدر ہے جو نشہ لاوے نہ اوسکے سوا تو یا تو سنا ہوگا حضرت عمرؓ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی ارشاد اک

یا جو کچھ اوس نے اونسے اس بارہ میں قصاد ہوا یہ اون کی رائے ہو گی لیکن رائے بھی اونکی ہمارے نزدیک حجت
ہے بالخصوص اوس وقت کہ جبکہ اون کا وہ فصل جو حدیثوں میں مذکور ہے جنہیں ہم ذکر کر چکے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کے متعدد صحابہؓ کے سامنے ہوا ہو اور کسی انکار کرنیوالے نے اونپر انکار نہ کیا ہو پس دلیل
ہے کہ باقی صحابہ نے بھی اس بارہ میں آپ کی پیروی کی ہے اور ادہر عبد اللہ بن عمرؓ ہیں جو اوس
جماعت میں سے ایک ہیں جن سے روایت کی گئیں اور اونہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی کہ ہر نشہ لانے والا حرام ہے اور اون سے بروایت نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ مروی ہے کہ حدیث
بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد السلام نے انہوں
نے روایت کی لیث سے انہوں نے عبد الملک قعقاع کے بھتیجے شور کے بیٹے سے انہوں نے ابن عمرؓ سے
کہا موجود تھا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہ آپ کے پاس پینے کی چیز لائی گئی پس قریب کیا
اوس کو اپنے منہ کے اور ہلایا ملایا یا ہٹا دیا اوس کو سامنے سے اوسکو تو واپس دے دیا تو ایک شخص عرض کرنے
لگا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیا یہ حرام ہے تو آپ نے اوس کو پھر لے لیا اور پانی منگا کر اوس میں ڈالا دو مرتبہ کو
ذکر کیا یا تین کو پھر فرمایا جب تیز ہو جایا کریں مشکیزے تو توڑ دیا کرو ان کی سختی اور تیزی پانی سے **حدیث** بیان
کی ہم سے وہب بن عثمان بغدادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ہمام نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے یحییٰ
بن زکریا بن ابی زائدہ نے انہوں نے روایت کی اسماعیل بن ابی خالد سے کہا حدیث بیان کی ہم سے قرہ
عجلی نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد الملک قعقاع کے بھتیجے نے انہوں نے روایت کی ابن عمر سے اوسی
کی مثل **حدثنا** محمد بن عمرو بن یونس قال ثنا اسباط بن محمد عن الشیبانی عن عبد الملک بن نافع
قال سألت ابن عمر فقلت ان اھلنا ینبذون نبیذا فی سقاء لو اھکنته لاخذنی فقال ابن عمر انما
البغی علی من اراد البغی شھدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ھذا الرکن واتاہ رجل بقدح من نبیذ
ثم ذکر مثل حدیث ابی امیۃ غیر انہ قال فاکسروھا بالماء **ففی** ھذا اباحۃ قلیل النبیذ الشدید
واولی الاشیاء بنا اذ کان قد روی عنہ ھذا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فروی عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کل مسکر حرام ان نجعل کل واحد من القولین علی معنی غیر المعنی الذی علیہ القول الاخر فیکون
قولہ کل مسکر حرام علی المقدار الذی یسکر منہ من النبیذ ویکون ما فی الحدیث الاخر علی اباحۃ قلیل
النبیذ الشدید **وقد** روی ابی مسعود الانصاری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث ابن
عمر ھذا **اخبرنا** فھد قال ثنا محمد بن سعید قال ثنا یحیی بن الیمان عن سفیان عن منصور عن
خالد بن سعد عن ابی مسعود قال عطش النبی صلی اللہ علیہ وسلم حول الکعبۃ فاستسقی فاتی بنبیذ من
نبیذ السقایۃ فشمہ فقطب فصب علیہ من ماء زمزم ثم شرب فقال رجل احرام ھو فقال لا **و**
قد روی فی ذلک عن ابی موسی الاشعری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما حدثنا علی بن
معبد قال ثنا یونس قال ثنا شریک عن ابی اسحق عن ابی بردۃ بن ابی موسی عن ابیہ قال بعثنی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا ومعاذا الی الیمن فقلنا یا رسول اللہ ان بھا شرابین یصنعان من البر و

وَالشَّیْءِ اَحَدُھُمَا یُقَالُ لَہُ الْمِزْرُ وَالْاٰخَرُ یُقَالُ لَہُ الْبِتْعُ فَمَا نَشْرَبُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِشْرَبَا
وَلَا تَسْکَرَا (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے اسباط بن محمد نے
انہوں نے روایت کی شیبانی سے انہوں نے عبد الملک بن نافع سے کہا دریافت کیا میں نے ابن عمرؓ سے پس
عرض کیا کہ ہمارے گھر والے نبیذ تیار کرتے ہیں مشکیزوں میں کہ اگر میں اوسکو پی لوں تو مجھ میں اثر کرنے لگے
پس ابن عمرؓ نے فرمایا اسکے سوا نہیں کہ گناہ اوسپر ہے جو گناہ کا ارادہ کرے میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت میں اس امر عظیم کے وقت کہ لایا آپ کے پاس ایک شخص پیالہ نبیذ کا پھر ذکر کیا حدیث ابی امیہ کی
مثل ماسوا اسکے کہ انہوں نے کہا پس توڑ دو اوسکو پانی سے تو اسکے اندر تیز نبیذ کی تہوڑی مقدار کی بابت
ہی اور جبکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ مروی ہے بروایت ابن عمر اور ابن عمر ہی رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے یہ روایت کرتے ہیں کہ ہر نشہ لانیوالی چیز حرام ہے تو ہمکو سب باتوں سے بہتر یہ ہے کہ ہم حضور
کے دونو فرمانونکو علیحدہ علیحدہ معنے پر محمول کریں اسطرح کہ آپ کا یہ فرمان کہ ہر نشہ آور حرام ہے نبیذ کی اوس مقدار
مقدار پر محمول ہو جو نشہ لاوے اور دوسری حدیث کے اندر مراد تیز نبیذ کی تہوڑی سی مقدار کا مباح ہونا
ہو اور بیشک ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے ابن عمر کی اس حدیث کی مانند خبر دی ہمکو فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے یحیٰی بن یمان نے انہوں نے روایت کی سفیان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے خالد بن
سعد سے انہوں نے ابو مسعود سے کہا پیاس لگی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گرد کعبہ کے پس آپ نے پانی
طلب فرمایا تو آپکے پاس مشکیزہ کا نبیذ حاضر کیا گیا پس پہلے سونگھا آپنے اوسکو پھر ہٹا دیا اوسکو سامنے سے پھر
اوسپر زمزم کا پانی ڈالا پھر پی لیا اوسکو تو ایک شخص بولا کیا یہ حرام ہے تو آپنے فرمایا نہیں اور اسبارہ میں ابو موسی اشعری
سے (بھی) مروی ہے اونہوں نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیث جو بیان کی ہم سے علی بن
معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے انہوں نے روایت کی
ابو اسحاق سے انہوں ابو بردہ بن ابی موسی سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا بہیجا مجھکو اور معاذ کو رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کی جانب پس عرض کیا ہم نے اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسجگہ
دو پینے کی چیزیں ہیں جو تیار کی جاتی ہیں گیہوں اور جو سے ایک کا نام مزر دوسری کا بتع ہے تو ہم کیا پئیں آپنے
فرمایا پیو اور نشہ میں مست ہو (قولہ) وحدثنا ابو بکرۃ قال ثنا عبد اللّٰہ بن رجاء قال انا شریک عن ابی
اسحٰق عن ابی بردۃ عن ابیہ انہ قال بعثنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم انا ومعاذ الی الیمن فقلت
انا بعثتنا الی ارض کثیر شراب اھلھا فقال اشربا ولا تشربا مسکرا حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا
اسد قال ثنا الفضیل بن عمرو رزق عن ابی اسحٰق فذکر باسنادہ مثلہ فلما قال رسول اللّٰہ صلی
اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم لابی موسی ومعاذ حین سألاہ عن البتع اشربا ولا تسکرا ولا تشربا مسکرا کان
ذلک دلیلا ان حکم المقدار الذی یسکر من ذلک الشراب خلاف حکم ما لا یسکر منہ فدل
ذلک علی ان ما ذکرہ ابو موسی عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم مما ذکرنا عنہ فی الفصل

الاوّل من قولہ کل مسکر حرام انما ھو علی المقدار الذی یسکر لا علی العین التی کثیرھا یسکر **وقد** روینا حدیث ابی سلمۃ عن عائشۃ فی جواب النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم الذی سألہ عن البتع بقولہ کل شراب اسکر فھو حرام فان جعلنا ذلک علی قلیل الشراب الذی یسکر کثیرہ ضاد جواب النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم لمعاذ وابی موسی الاشعری وان جعلناہ علی تحریم السکر خاصۃ لا علی تحریم الشراب وافق حدیث ابی موسی واولی الاشیاء بنا حمل الآثار علی الوجہ الذی لا تتضاد اذا حملت علیہ **وقد** روی عن عبد اللّٰہ بن مسعود فی ذلک ایضا ما **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا محمد بن کثیر قال انا سفیان عن ابیہ عن لبید عن شماس قال قال عبد اللّٰہ ان القوم لیجلسون علی الشراب وھو یحل لھم فما یزالون حتی یحرم علیھم **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال انا حماد عن ابراھیم عن علقمۃ بن قیس انہ اکل مع عبد اللّٰہ بن مسعود خبزا ولحما قال فاتینا بنبیذ شدید نبذتہ سیرین فی جرۃ خضراء فشربوا منہ **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا نعیم بن حماد قال انا حجاج عن حماد عن ابراھیم عن علقمۃ قال سألت ابن مسعود عن قول رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم فی المسکر قال الشربۃ الاولی لا الاخیرۃ لا الاخیرۃ **فھذا** عبد اللّٰہ بن مسعود قد روی عنہ فی اباحۃ قلیل النبیذ الشدید من فعلہ وقولہ ما ذکرنا ومن تفسیر قول رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کل مسکر حرام علی ما وصفنا **وقد** روی عن عبد اللّٰہ بن عباس عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم ما یدل علی ھذا ایضا

ترجمہ اور حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہؓ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن رجا نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے انہوں نے روایت کی ابو اسحاق سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ انہوں نے کہا بھیجا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور معاذ کو یمن کیطرف تو عرض کیا میں نے ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپنے بھیجا ہمکو ایسی زمین کیطرف کہ وہاں کے باشندوں میں شراب بہت ہے تو آپنے فرمایا کہ پیو اور نشہ آور نہ پیو حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضیل بن مرزوق نے انہوں نے روایت کی ابو اسحاق سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل پس جبکہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو موسی اور معاذ سے جبوقت دریافت کیا اون دونوں نے بتع کے بارہ میں پیو تم دونو اور مست نہ ہو اور نہ نشہ آور چیز کو پیو تو یہ اسکی دلیل ہوی کہ حکم اوس مقدار کا جو اوس شراب سے نشہ لاوے غیر نشہ لانے والی کے برخلاف ہے پس اس سے اسپر دلالت کی کہ ابو موسی نے جو کچھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا جسکو ہم فصل اول میں ذکر کر چکے کہ فرمایا آپنے ہر نشہ آور حرام ہے اسکے سوا نہیں کہ وہ اس مقدار پر محمول ہے جو نشہ لاوے نہ حرمت ذاتی پر جسکی زیادہ مقدار نشہ لاوے اور ہم روایت کر چکے حدیث ابو سلمہ کو عائشہؓ سے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوس شخص کو جواب دینے میں جسنے آپسے تبع کے بارہ میں دریافت کیا کہ ہر پینے کی چیز جو نشہ لاوے پس وہ حرام ہے پس اگر محمول کریں ہم اسکو اوس تھوڑی سی مقدار پر جسکی زیادہ مقدار نشہ لاتی ہو تو مخالف ہو جائیگا یہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوس جواب کو جو انہوں نے حضرت معاذ اور ابو موسی اشعریؓ کو دیا اور اگر ہم بالخصوص نشہ آور مقدار کی حرمت پر

محمول کریں نہ مطلق پینے کی حُرمت پر تو موافق ہو جائیگا حدیث ابو موسیٰ کے اور ہمکو تمام باتوں سے بہتر یہ ہے کہ محمول کریں ہم حدیثوں کو ایسے معنے پر کہ اوسپر محمول کرنیکی صورت میں حدیثین متضاد نہ ہو جائیں اور بیشک عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اسبارہ میں وہ حدیث مروی ہے جسکو بیان کیا ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن کثیر نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں لبید سے انہوں نے شماس سے کہا فرمایا عبداللہ نے کہ ایک گروہ شراب پینی شروع کرتا ہے اور وہ (اوسوقت تک) اوسکے لئے حلال ہوتی ہے پھر اسی پر قائم رہتا ہے کہ پھر وہ حرام ہو جاتی ہے اوسکے لئے ایک گروہ میٹھا ہوا شیرہ انگوری کرتا رہتا ہے اور وہ حلال ہوتی ہے (اوسوقت) اوسکے لئے پس اسی پر قائم رہتا ہے کہ پھر وہ حرام ہو جاتی ہے اوسکے لئے) **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی ہمکو حماد نے انہوں نے روایت کی ابراہیم سے انہوں نے علقمہ بن قیس سے کہ انہوں نے کہا تھی عبداللہ بن مسعود کے ساتھ روٹی اور گوشت کہا پھر لایا گیا ہمارے پاس تیز نبیذ جسکو سیرین نے بنایا تھا سبز گھڑا میں پس پیا سب نے اوسکو **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نعیم وغیرہ نے کہا خبر دی ہمکو حجاج نے انہوں نے روایت کی حماد سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے کہا دریافت کیا میں نے ابن مسعود سے کہ رسول خدا صلے اللہ کا نشہ آور کے اندر کیا قول ہے جواب دیا کہ علال ہے پہلا گھونٹ نہ اخیر کا پس یہ عبداللہ بن مسعود ہیں کہ اونسے تیز نبیذ کے مباح ہونے میں اونکا وہ قول اور فعل مروی ہے جو ہم ذکر کر چکے اور وہ جو تفسیر کی انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اس قول کی کہ برتن اور حرام ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے اور بیشک عبداللہ بن عباس سے مروی ہے انہوں نے روایت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیث کہ وہ بھی اسکی دلیل ہے **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا ابو احمد الزبیری قال ثنا سفیان عن علی بن بذیمۃ عن قیس بن حبتر قال سألت ابن عباس عن الجر الاخضر والجر الاحمر فقال ان اول من سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک وفد عبد القیس فقال لا تشربوا فی الدباء ولا فی المزفت ولا فی النقیر واشربوا فی الاسقیۃ فقالوا یا رسول اللہ فان اشتد فی الاسقیۃ قال صبوا علیہ من الماء وقال لھم فی الثالثۃ او الرابعۃ فاھریقوہ **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا عبد اللہ بن رجاء قال ثنا اسرائیل عن علی بن بذیمۃ عن قیس بن حبتر عن ابن عباس انہ سئل عن الجر فذکر مثل ذلک **ففی** ھذا الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اباح لھم ان یشربوا من نبیذ الاسقیۃ وان اشتد **فان** قال قائل فان فی آخرہ انہ امرھم بعد ذلک باراقتہ علی شیخہ ۔ انقد مرہ الا بحتہ **قیل** لہ کیف یکون ذلک کذلک **وقد** روی عن ابن عباس من کلامہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حرمت الخمر بعینھا والسکر من کل شراب **وقد** ذکرنا ذلک باسنادہ فیما تقدم من ھذا الکتاب وھو الذی روی عنہ ما ذکرت فدل ذلک ان التحریم فی الاشربۃ کان علی الخمر بعینھا قلیلھا وکثیرھا والسکر من غیرھا وکیف یجوز علی بن عباس مع علمہ فضلہ ان یکون قد سمع من النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ما یوجب تحریم النبیذ الشدید ثم یقول حرمت الخمر

لعینہا والسکر من کل شراب فیعلم الناس ان قلیل الشراب من غیر الخمر وان کان کثیرہ یسکر حلال لہذا غیر جائز علیہ عندنا ولکن معنی ما اراد باہراق النبیذ فی حدیث قیس انہ لم یامنہم علیہ ان یسرعوا فی شربہ فیسکروا والسکر المحرم علیہم فامرہم باہراقہ لذلک (**ترجمہ**) حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی علی بن بذیمہ سے انہوں نے قیس بن حبتر سے کہا دریافت کیا میں نے ابن عباس رضہ سے سبز گھڑے اور سرخ گھڑے کے بارہ میں تو انہوں نے کہا کہ سب سے پہلے جس نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکے متعلق دریافت کیا وہ عبد القیس کا وفد تھا پس آپنے فرمایا کہ مت پیو کدو کا کھوکرا کئے ہوئے کے اندر اپنے اوسکی تونبی ہیں) اور نہ رال ملے ہوئے گھڑے کے اندر اور نہ کھودی ہوئی لکڑی کے اندر اور پیو مشکیزوں میں پس عرض کیا انہوں نے ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اگر مشکیزوں میں تیز ہو جاوے تو آپنے فرمایا ڈالو اوسپر پانی اور فرمایا اون سے تیسری یا چوتھی بار میں کہ گرا دو اوسکو حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن رجاء نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے انہوں نے روایت کی علی بن بذیمہ سے انہوں نے قیس بن حبتر سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے کہ اونسے دریافت کیا گیا گھڑے کے بارہ میں پھر ذکر کیا ایکی مثل تو اس حدیث میں یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مباح کیا اونکے لئے مشکیزوں کے نبیذ کو اگرچہ تیز ہو جاوے پس اگر کوئی کہنے والا کہے کہ بعد میں آپکا اون لوگوں کو اوسکے گرا دینے کا حکم فرمایا پہلی اباحت کے منسوخ ہونیکی دلیل ہے تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ کیونکر ہو سکتا ہے ایسا حالانکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کا یہ مروی ہے کہ حرام کی گئی شراب اپنی ذات کی وجہ سے اور ہر پینے کی چیز جو نشہ آور ہو اور ہم اسکو اسناد کے ساتھ پیشتر اسی کتاب میں روایت کر چکے ہیں اور یہی وہ شخص ہیں کہ انسے وہ مروی ہے جو تم نے ذکر کیا تو انسے اسپر دلالت کی کہ پینے کی چیزوں میں شراب کی حرمت بذاتہا ہی اوسکے تھوڑی مقدار اور بہت کی اور اوسکے اور اشیاء کی جب وہ نشہ لاوین اور کسطرح جائز ہو سکتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ پر باجود اونکے عالم و فاضل ہونیکے کہ روایت کریں وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ جو واجب کرے تیز نبیذ کی حرمت کو پھر وہ کہیں کہ حرام ہے شراب بذاتہا اور ہر پینے کی چیز سے جو نشہ لاوے تاکہ جانیں لوگ کہ شراب کے سوا پینے کی چیز یہ مقدار قلیل اگرچہ اوسکی زیادہ مقدار نشہ آور ہوتی ہو حلال ہے ہمارے نزدیک یہ خیال اوسپر جائز نہیں ہو سکتا لیکن مراد اوس سے جو ارادہ کیا انہوں نے حدیث قیس میں یہ ہے کہ حضور بیخوف نہ ہوئے اونسے اس امر میں کہ جلدی کریں اوسکے پینے میں پھر بیہوش ہو جاوین اور بیہوش بنانے والی چیز حرام ہے اوسپر پس حکم دیا اونکو گرا دینے نبیذ کا اسوجہ سے

وقد روی فی مثل ہذا ایضا ما حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا عثمان بن الہیثم بن الجہم المؤذن قال ثنا عوف بن ابی جمیلۃ قال ثنی ابو القموص زید بن علی عن احد الوفد الذین وفدوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی وفد عبد القیس او یکون قیس بن النعمان فانی قد نسیت اسمہ انہم سألوہ عن الاشربۃ فقال لا تشربوا فی الدباء ولا فی النقیر واشربوا فی السقاء الحلال الموکا علیہا فان اشتد منہ فاکسروہ

بِالْمَاءِ فَاِنْ اَعْیَاکُمْ فَاَهْرِیْقُوْهُ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ قَدْ رُوِیَتْ فِیْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ مَا ذَکَرْتَ فِیْ حَدِیْثِ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ وَّغَیْرِهٖ وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِکَ **قِیْلَ لَهٗ** مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ ثَنِی السَّائِبُ بْنُ یَزِیْدَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ فَصَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُمْ اِنِّیْ وَجَدْتُ اٰنِفًا مِنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رِیْحَ الشَّرَابِ فَسَاَلْتُهٗ عَنْهُ فَزَعَمَ اَنَّهُ طِلَاءٌ وَاِنِّیْ سَائِلٌ عَنْهُ فَاِنْ کَانَ یُسْکِرُ جَلَدْتُهٗ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتُ عُمَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ جَلَدَ عُبَیْدَ اللّٰهِ ثَمَانِیْنَ فِیْ رِیْحِ الشَّرَابِ الَّذِیْ وُجِدَ مِنْهُ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ خَرَجَ عَلَیْهِمْ فَقَالَ اِنِّیْ وَجَدْتُ مَعَ فُلَانٍ رِیْحَ شَرَابٍ فَزَعَمَ اَنَّهٗ شَرَابُ الطِّلَاءِ وَاَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبَ فَاِنْ کَانَ یُسْکِرُ جَلَدْتُهٗ فَجَلَدَهٗ عُمَرُ الْحَدَّ تَامًّا **قولہ** ترجمہ اور اسی جیسی وہ روایت ہے جسکو بیان کیا ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن ہیثم بن جہم مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عوف بن ابی جمیلہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو قموص زید بن علی نے انہوں نے روایت کی اوس گروہ کے ایک شخص سے جو حاضر ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت مین وفد عبد القیس میں یا وہ قیس بن نعمان تھے بن اونکا نام بہولگیا کہ انہوں نے دریافت کیا آپ سے پینے کی چیزونکو تو آپنے فرمایا کہ نہ پیو کدو کی تونبی میں اور نہ کہودی ہوئی لکڑی مین اور پیو حلال مشکیزوں مین جنپر ڈاٹ لگی ہو پس اگر وہ تیز ہو جاوے تو اوسکی تیزی پانی سے توڑ دو پس اگر تہکا دے تمکو (پانی ڈالنے سے) تو پہینکدو اوسکو اور اگر کوئی کہنے والا کہے کہ اسباب میں حضرت عمر بن خطابؓ سے حدیث مروی ہے جسکو تم نے حدیث عمرو بن میمون وغیرہ میں ذکر کیا حالانکہ اون ہی سے اسکا خلاف (بہی) مروی ہے پس ذکر کی وہ حدیث جو بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو یمان نے کہا خبر دی ہمکو شعیب نے انہوں نے روایت کی زہری سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے سائب بن یزید نے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نکلے پس ایک جنازہ پر نماز پڑہی پہر ایک گروہ پر متوجہ ہوئے اور اونسے فرمایا کہ مین نے اسوقت عبد اللہ بن عمر سے شراب کی بو پائی پس جب مین نے اوس سے دریافت کیا تو اوسنے کہا کہ وہ طلاء تہا اور اب میں اوس کے بارہ میں دریافت کرتا ہون کہ کیا طلاء نشہ لاتا ہے اگر لاتا ہے تو میں اوسکے کوڑے لگاؤنگا کہا پہر میں اسکے بعد حضرت عمر کے پاس موجود تہا کہ آپنے عبد اللہ کے اسی کوڑے مارے اوس شراب کی بو کی وجہ سے جو اوسکے منہ سے پائی گئی تہی — حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ مالک نے خبر دی اونکو انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے انہون نے سائب بن یزید سے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نکلے لوگوں پر اور فرمایا کہ مین نے فلان کے پاس شراب کی بو پائی ہے پس وہ کہتا ہے کہ وہ طلا کی شراب تہی میں اوس شراب کے بارہ مین دریافت کرتا ہون کہ اگر وہ نشہ لاتی ہو تو میں اوسکے کوڑے لگاؤن پس حضرت عمر نے اوسکے کامل حد ماری —

قَالَ فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ حَدَّ فِی الشَّرَابِ الَّذِیْ یُسْکِرُ فَهٰذَا یُخَالِفُ مَا رَوَیْتُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ وَّغَیْرِهٖ عَنْهُ **قِیْلَ** لَهٗ مَا هٰذَا بِمُخَالِفٍ لِذٰلِکَ لِاَنَّ عُمَرَ قَالَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَاَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبَ فَاِنْ کَانَ یُسْکِرُ جَلَدْتُهٗ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ اَرَادَ بِذٰلِکَ الْمِقْدَارَ الَّذِیْ شَرِبَ اَیْ فَاِنْ کَانَ ذٰلِکَ الْمِقْدَارُ یُسْکِرُ فَقَدْ عَلِمْتُ

انَّہٗ قَد سَکِرَ وَوَجَبَ عَلَیْہِ الْحَدُّ وَھٰذَا اَوْلیٰ مَا حُمِلَ عَلَیْہِ تَاْوِیْلُ ھٰذَا الْحَدِیْثِ حَتّٰی لَا یُضَادَّ مَا سِوَاہُ مِنَ الْاَحَادِیْثِ الَّتِیْ قَدْ رُوِیَتْ عَنْہُ **وَقَدْ** رُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَیْضًا فِیْ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمْ عَلٰی اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ فَاَطْعَمَہٗ طَعَامًا فَلْیَاْکُلْ مِنْ طَعَامِہٖ وَلَا یَسْاَلْ عَنْہُ فَاِنْ اَسْقَاہُ شَرَابًا فَلْیَشْرَبْ مِنْہُ وَلَا یَسْاَلْ عَنْہُ فَاِنْ خَشِیَ مِنْہُ فَلْیَکْسِرْہُ بِشَیْءٍ **فَفِیْ** ھٰذَا الْحَدِیْثِ اِبَاحَۃُ شُرْبِ النَّبِیْذِ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ اِنَّمَا اَبَاحَہٗ بَعْدَ کَسْرِہٖ بِالْمَاءِ وَذِھَابِ شِدَّتِہٖ **قِیْلَ** لَہٗ ھٰذَا الْکَلَامُ فَاسِدٌ لِاَنَّہٗ لَوْ کَانَ فِیْ حَالِ شِدَّتِہٖ حَرَامًا لَکَانَ لَا یَحِلُّ وَاِنْ ذَھَبَتْ شِدَّتُہٗ بِصَبِّ الْمَاءِ عَلَیْہِ **اَلَا تَرٰی** اَنَّ خَمْرًا لَوْ صُبَّ فِیْھَا مَاءٌ حَتّٰی غَلَبَ الْمَاءُ عَلَیْھَا اَنَّ ذٰلِکَ حَرَامٌ فَلَمَّا کَانَ قَدْ اُبِیْحَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ الشَّرَابُ الشَّدِیْدُ اِذَا کُسِرَ بِالْمَاءِ ثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنَّہٗ قَبْلَ اَنْ یُکْسَرَ بِالْمَاءِ غَیْرُ حَرَامٍ فَثَبَتَ بِمَا رُوِّیْنَا فِیْ ھٰذَا الْبَابِ اِبَاحَۃُ مَا لَا یُسْکِرُ مِنَ النَّبِیْذِ الشَّدِیْدِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی ۔

(قولہ) **ترجمہ** کہا پس یہ حضرت عمرؓ ہیں کہ حد ماری انہوں نے اوس شراب میں جو نشہ لاتی تہی لہذا یہ اوسکے مخالف ہے جو تم نے عمرو بن میمون وغیرہ سے بروایت عمرؓ روایت کیا تو اوسکو جوابدیا جائیگا کہ یہ اوسکے مخالف نہین ہے اسلئے کہ اسحدیث مین حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں اوس شراب کے بارہ میں دریافت کرتا ہون جو اوسنے پی پس اگر وہ نشہ لاتی ہوگی تو میں اوسکے کوڑے لگاؤنگا تو ہوسکتا ہے کہ آپنے وہ مقدار مراد لی ہو جو اوسنے پی تہی یعنے اگر وہ مقدار نشہ لاتی ہوگی تو میں جان لونگا کہ وہ بیہوش ہوا اور اوسپر حد واجب ہوگئی اور اسحدیث کا یہ محمل زیادہ بہتر ہے تاکہ یہ اور باقی اون حدیثون کے مخالف نہ ہوجائے جو اونسے روایت کی گئیں اور بیشک حضرت ابوہریرہؓ سے بہی اسکے اندر وہ حدیث مروی ہے جو ہم سے ربیع موذن نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن خالد نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے زید بن اسلم نے انہوں نے روایت کی سُمی سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب داخل ہو کوی تم مین کا اپنے مسلمان بہائی پر پس کہلاوی اوسکو کہانا تو چاہئے کہ کہالے اوسکا کہانا اور اوسکی پوچہہ کچہہ نہ کرے پس اگر پلاوے کوئی پینے کی چیز تو چاہئے کہ پیوے اوسکو اور نہ دریافت کرے اوسکو اور اگر خوف کرے اوس سے (بیہوشی کا) تو چاہئے کہ توڑ دے اوسکی تیزی کسی چیز سے تو اسحدیث میں سخت تیز نبیذ پینے کی اباحت ہے اور اگر کوئی کہنے والا کہے کہ بجز اسکے نہین کہ مُباح کیا ہے اوسکو بعد اوسکی تیزی پانی سے توڑ دینے اور اوسکے دور ہوجانیکے تو اوسکو جوابدیا جایگا کہ یہ کلام فاسد ہی کیونکہ اگر وہ بوقت تیزی کے حرام ہوتا تو بیشک وہ حلال نہ ہوتا اگرچہ جاتی رہے اوسکی تیزی اوسپر پانی ڈالدینے سے کیا تم نہیں دیکہتے کہ شراب میں اگر پانی ڈالا جاے یہانتک کہ غالب آجائے پانی اوسپر تو (بہی) وہ حرام رہتی ہے **پس** جبکہ اسحدیث میں ثابت ہوا مُباح ہونا پینے کی چیز کا جبکہ اوسکی تیزی پانی سے جاتی رہے تو ثابت ہوا کہ وہ تیزی کے دور ہونے سے پہلے (بہی) حرام نہ تہا پس جسقدر روایات ہم نے اسباب میں بیان کین اونسے ثابت ہوا کہ نبیذ تیز اور اُسقدر پیا اوسوقت مُباح ہی کہ نشہ نہ لاوے اور یہ ہی قول امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے

بَابُ الْانْتِبَاذِ فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ

باب کدو کی تونبی اور سبز لاکھی گھڑے اور کھودی ہوئی لکڑی اور رال کے گھڑے میں نبیذ بنانے کا بیان

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ صَدَقَ قُلْتُ أَيُّ جَرٍّ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْمَدَرِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ قَالَ ثَنِي قَيْسُ بْنُ حَبْتَرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْجَرِّ الْأَبْيَضِ وَالْأَحْمَرِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَقَالُوا إِنَّا نُصِيبُ مِنَ الثُّفْلِ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ وَلَا فِي النَّقِيرِ وَلَا فِي الْجَرِّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى الزَّهْرَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ وَرُبَّمَا قَالَ النَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ فِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا وَفِي حَدِيثِ شُعْبَةَ فَاحْفَظُوهُنَّ عَنِّي وَأَخْبِرُوا بِهِنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ (قوله) ترجمہ۔

حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قواریری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیےٰ بن سعید نے انہوں نے روایت کی سفیان ثوری سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے انہوں نے علیؓ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کدو کی تونبی اور رال ملے گھڑے سے حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام دستوائی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایوب نے انہوں نے روایت کی سعید بن جبیر سے کہا دریافت کیا گیا ابن عمر سے گھڑے کے نبیذ کے بارہ میں تو انہوں نے جواب دیا کہ حرام فرمایا اوسکو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر آیا میں ابن عباسؓ کے پاس پس ذکر کیا میں نے اسکا اونسے تو انہوں نے کہا سچ کہا ابن عمر نے میں نے کہا کونسا گھڑا تو انہوں نے کہا ہر چیز مٹی کی حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے انہوں نے روایت کی ایوب سے انہوں نے روایت کی ایک شخص سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی علی بن بذیمہ سے کہا

حدیث بیان کی مجھ سے قیس بن جبتر نے کہا دریافت کیا مین نے ابن عباسؓ سے سپید اور سرخ گھڑے کے بارہ مین تو انہون نے فرمایا کہ پہلا جس نے دریافت کیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ وفد عبد القیس ہے کہ انہون نے کہا ہمارے پاس کھجورون کے درخت ہیں تو آپ نے فرمایا نہ پیو کدو کی تونبی اور رال ملے گھڑے اور کھودی ہوی لکڑی او روغنی گھڑے میں حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی یحییٰ نہرانی سے کہا سنا مین نے ابن عباسؓ کو فرماتے ہوئے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کدو کی تونبی اور سبز لاکہی گھڑے اور کھودی ہوئی لکڑی اور رال ملے گھڑے سے حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ اور حماد بن سلمہ نے انہون نے روایت کی ابو حمزہ سے کہا سنا مین نے ابن عباسؓ کو کہتے ہوئے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفد عبد اللہ القیس کو کدو کی تونبی اور سبز لاکہی گھڑے اور کھودی ہوئی لکڑی سے حدیث شعبہ مین اور کبھی کہا کھودی ہوئی لکڑی اور رال ملی گھڑیا سے اون دونو کی حدیث مین اور حدیث شعبہ مین ہے کہ یاد کرلو انکو مجھ سے اور خبر دو انکی اپنے ماسوا کو حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا حماد بن زید وابو ھلال عن ابی حمزۃ عن ابن عباس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفد عبد القیس عن الحنتم والنقیر والمزفت، وفی حدیث حماد والدباء حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وھب قال ثنا ابی عن یعلی بن حکیم عن سعید ابن جبیر قال سمعت ابن عمر یقول حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیذ الجر قال فاتیت ابن عباس فقلت الا تسمع ما یقول ابن عمر قال وما یقول قلت یقول حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیذ الجر قال صدق ابن عمر حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیذ الجر حدثنا یزید بن سنان قال ثنا ابو عامر العقدی قال ثنا شعبۃ عن سلمۃ بن کھیل قال سمعت ابا الحکم قال سالت ابن عباس عن النبیذ فقال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر والدباء والمزفت قال وسالت ابن الزبیر فقال مثل ذلک قال وسالت ابن عمر فقال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن نبیذ الجر والدباء والمزفت قال واخبرنی اخی عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل ذلک حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدی قال ثنا زھیر بن محمد عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن عطاء بن یسار عن میمونۃ وعن القاسم بن محمد عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا تنبذوا فی الدباء والمزفت والنقیر والجر ا ہ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبد الصمد عن شعبۃ عن حماد عن ابراھیم عن الاسود قال سالت عائشۃ عما حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الاوعیۃ التی ینبذ فیھا فقالت المزفت حدثنا ابن مرزوق قال ثنا روح بن عبادۃ عن حماد عن ابراھیم عن الاسود قال سالت عائشۃ عن الاوعیۃ التی حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقالت القرع والمزفت وھی جرار خضر کان یجاء بھا من مصر مزفتۃ حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبۃ عن منصور قال سمعت ابراھیم یحدث عن الاسود قال سالت عائشۃ عما حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الاوعیۃ التی ینبذ فیھا فقالت المزفت حدثنا ابن مرزوق

قَالَ ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرًا فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ قُلْتُ فَالْجَرُّ قَالَتْ مَا أَنَا أُحَدِّثُكَ عَلٰى مَا لَمْ أَسْمَعْ **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثنا أَسَدٌ قَالَ ثنا شَيْبَانُ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ ثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ (قولہ) **ترجمہ حدیث** بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسدؒ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید اور ابو ہلال نے انہوں نے روایت کی ابو حمزہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفد عبد القیس کو سبز لاکھی گھڑے اور کھودی ہوی لکڑی اور رال ملے گھڑے سے اور حدیث حماد میں ہے اور کدو کی تونبی سے **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے انہوں نے روایت کی یحییٰ بن حکیم سے انہوں نے سعید بن جبیر سے کہا سنا میں نے ابن عمر کو فرماتے ہوئے کہ حرام کیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھڑے کی نبیذ کو کہا پھر آیا میں ابن عباس کے پاس اور عرض کیا کیا نہیں سنتے آپ جو ابن عمرؓ کہتے ہیں کہا وہ کیا کہتے ہیں میں نے کہا کہتے ہیں حرام فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھڑے کے نبیذ کو ابن عباس نے فرمایا سچ کہا ابن عمرؓ نے حرام فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھڑے کے نبیذ کو **حدیث** بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی سلمہ بن کہیل سے کہا سنا میں نے ابو حکم کو کہتے ہوئے کہ دریافت کیا میں نے ابن عباسؓ سے نبیذ کے بارہ میں تو انہوں نے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھڑے اور کدو کی تونبی اور رال ملے گھڑے کی نبیذ سے کہا اور دریافت کیا میں نے ابن زبیر سے تو جواب دیا انہوں نے اسکی مثل کہا اور دریافت کیا میں نے ابن عمر سے تو انہوں نے فرمایا کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھڑے روغنی اور کدو کی تونبی اور رال ملے گھڑے کے نبیذ سے کہا اور خبر دی مجکو میرے بھائی نے بروایت ابو سعید خدریؓ انہوں نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن محمد نے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے میمونہؓ اور قاسم بن محمدؒ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ نبیذ نہ بناؤ کدو کی تونبی اور رال ملے گھڑے اور کھودی ہوی لکڑی اور روغنی گھڑیوں میں **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الصمد نے انہوں نے روایت کی شعبہ سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے کہا دریافت کیا ابنؓ عائشہؓ سے کہ حرام فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون برتنوں کو جن میں نبیذ بنایا جاتا تھا تو انہوں نے کہا رال ملا گھڑا **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے انہوں نے روایت کی حماد سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے کہا دریافت کیا میں نے عائشہؓ سے اون برتنوں کے بارہ میں کہ حرام فرماتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو انہوں نے کہا قرع اور مزفت اور وہ سبز گھڑے ہیں جو مصر سے لائے جاتے تھے رال ملے ہوئے **حدیث** بیان کی ہم سے ابو بکرہ

نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی منصور سے کہا سنا میں نے ابراہیم کو حدیث بیان کرتے ہوئے اسود سے کہا دریافت کیا میں نے عائشہؓ سے اون برتنوں کے بارہ میں جنکو حرام فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے جنمیں نبیذ بنایا جاتا تھا تو انہوں نے کہا وہ رال ملا گھڑا ہے:۔

حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الصمد نے انہوں نے روایت کی شعبہ سے کہا سنا میں نے منصور سے پس ذکر کیا اوس اسناد سے اوسکی مثل کہا میں نے عرض کیا اور روغنی گھڑے تو انہوں نے فرمایا جو کچھہ میں نے سنا اوس سے زیادہ تجہ سے نہیں کہتی حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شیبان ابو معاویہ نے انہوں نے روایت کی اشعث بن ابی شعثا سے کہا حدیث بیان کی مجہ سے عبد اللہ بن معقل محاربی نے کہا سنا میں نے عائشہ کو کہتے ہوئے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے اس سے کہ نبیذ بنایا جائے سبز لاکہی گھڑے اور کدو کی تونبی اور رال لگے گھڑے میں ۔

حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابو عمر والحوضی قال حدثنا همام قال ثنی قتادة قال ثنی اربعة رجال عن ابی سعید الخدری وحدثتنی خمس نسوة عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن نبیذ الجر **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا روح قال ثنا شعبة قال ثنا عبید الله بن عمر و عمران بن عبد الله قال سمعت عبد الله بن شماس یقول سألت عائشة فقالت نهی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم عن الحنتمة وهی الجرة وعن الدباء والمزفت والنقیر **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو داود قال ثنا سلیمن بن معاذ قال ثنا الاشعث قال سمعت حبة العرنی یقول سمعت عائشة تقول نهی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم عن الدباء والحنتم والنقیر والزفت **حدثنا** علی بن شیبة قال ثنا یحیی بن یحیی قال ثنا حماد بن زید عن ثابت قال قلت لابن عمر انهی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم عن نبیذ الجر فقال قد زعموا ذلك **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا هدبة عن خالد قال انا سلیمن بن مغیرة عن ثابت قال قلت لابن عمر انهی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم عن نبیذ الجر فقال زعموا ذلك **حدثنا** یونس قال انا ابن وهب ان مالکا حدثه عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم خطب فی بعض مغازیه فانصرف قبل ان ابلغه فسألت ماذا قال قالوا نهی ان ینتبذ فی الدباء والمزفت **حدثنا** ابو بکرة قال ثنا ابو الولید قال ثنا شعبة عن سلیمن التیمی عن طاوس عن ابن عمر قال نهی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم عن نبیذ الجر **حدثنا** ابن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم نهی عن القرع والمزفت **حدثنا** علی بن شیبة قال ثنا یحیی بن یحیی قال ثنا ابو خیثمة عن ابی الزبیر عن جابر وابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم نهی عن النقیر والدباء والمزفت **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة ح وحدثنا ابن مرزوق ایضا قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا شعبة عن عقبة وهو ابن حریث عن ابن عمر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الجر والدباء والمزفت وامر ان ینتبذ فی الاسقیة **(قولہ) ترجمہ حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر و حوضی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے قتادہ نے کہا حدیث بیان کی

مجھ سے چار شخصوں نے انہوں نے روایت کی ابوسعید خدری سے اور حدیث بیان کی مجھ سے پانچ عورتوں نے انہوں نے روایت کی عائشہ رضؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا گھڑے کے نبیذ سے۔

حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبیداللہ بن عمر یا عمران بن عبداللہ نے کہا سنا میں نے عبداللہ بن شماس کو کہتے ہوئے کہ دریافت کیا میں نے عائشہ رضؓ سے تو انہوں نے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حنتمہ سے اور وہ لاکھ لگی گھڑیا ہوتی ہے اور کدو کی تونبی اور رال ملی گھڑیا اور کھودی ہوی لکڑی سے حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن معاذ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اشعث نے کہا سنا میں نے جبہ عرنی کو کہتے ہوئے کہ سنا میں نے عائشہ رضؓ کو فرماتے ہوئے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کدو کی تونبی اور سبز لاکھی گھڑے اور کھودی ہوتی لکڑی اور رال ملے گھڑے سے حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی ابن یحیی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے روایت کی ثابت سے کہا میں نے ابن عمر رضؓ سے کہا کیا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھڑے کے نبیذ سے تو انہوں نے کہا کہتے تو ایسے ہی ہیں حدیث کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہدبہ نے انہوں نے روایت کی خالد سے کہا خبر دی ہمکو سلیمان بن مغیرہ نے انہوں نے روایت کی ثابت سے کہا کہا میں نے ابن عمر سے کیا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھڑے کے نبیذ سے تو انہوں نے فرمایا کہتے ہیں اسیطرح حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہ مالک نے حدیث بیان کی اونسے انہوں نے روایت کی نافع سے انہوں نے ابن عمر رضؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا کسی غزوہ میں پس آپ نے ختم کر دیا بیشتر وہاں پہونچنے سے پہلے پس میں نے دریافت کیا کہ کیا فرمایا حضور نے تو انہوں نے کہا منع فرما اس سے کہ نبیذ رکھا جاتے کدو کی تونبی اور رال ملے گھڑے میں حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی سلیمان تیمی سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عمر سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھڑے کے نبیذ سے حدیث بیان کی ہم سے ابن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے انہوں نے روایت کی عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کدو کی تونبی اور رال ملے گھڑے سے حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن یحیی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوخیثمہ نے انہوں نے روایت کی ابوزبیر سے انہوں نے جابر اور ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کھودی ہوئی لکڑی اور کدو کی تونبی اور رال ملے گھڑے سے حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے بھی کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی

ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی عقبہ سے اور وہ ابن حریث ہیں انہوں نے روایت کی ابن عمر سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روغنی گھڑے اور کدو کی تونبی اور رال لگے گھڑے سے اور حکم دیا کہ نبیذ بنائے جائیں مشکیزوں میں (قولہ) **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن محارب بن دثار عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن الدباء والحنتم والمزفت قال لا ادرى ذكر النقير ام لا **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا شعبة قال ثنى عمرو بن مرة عن زاذان قال قلت لابن عمر اخبرني عما نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عنه من الاوعية وفسره لنا بلغتنا قال نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن الحنتم وهي التي تسمونها الجرة ونهى عن الدباء وهي التي تسمونها القرعة ونهى عن المزفت وهي المقيرة ونهى عن النقير وهي النخلة تنسح نسحا وتنقر نقرا وامر ان تنتبذ في الاسقية **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا روح عن حماد عن ابي الزبير عن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن الدباء والمزفت والنقير **حدثنا** علي بن معبد قال ثنا الحجاج بن محمد عن ابن جريج قال قال ابو الزبير سمعت جابر بن عبد الله يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن الجر المزفت والدباء والنقير **حدثنا** علي قال ثنا الحجاج عن ابن جريج قال اخبرني ابو قزعة ان ابا نضرة وحسنا اخبراه ان ابا سعيد الخدري اخبرهما ان وفد عبد القيس لما اتوا النبي صلى الله عليه وسلم قالوا يا نبي الله جعلنا الله فداك ما يصلح لنا من الاشربة قال لا تشربوا في النقير قالوا يا نبي الله جعلنا الله فداك لا ندري ما النقير قال نعم الجذع ينقر وسطه ولا في الدباء ولا في الحنتم **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا عياش الرقام قال ثنا عبد الاعلى قال ثنا ابن اسحق عن الزهري عن انس بن مالك قال سمعت النبي صلى الله عليه وآله وسلم ينهى عما يصنع في الظروف المزفتة وفي الدباء وقال كل مسكر حرام **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا روح قال ثنا شعبة قال سمعت التيمي يحدث عن ابي نضرة عن ابي سعيد ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نهى عن نبيذ الجر **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا ابو زيد النحوي عن سليمن التيمي فذكر باسناده مثله **حدثنا** يونس قال ثنا يحيى بن عبد الله بن بكير قال حدثني الليث عن ابن شهاب عن انس بن مالك انه اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نهى عن الدباء والمزفت ان ينتبذ فيهما (ترجمہ) **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی محارب بن دثار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کدو کی تونبی اور سبز لاکھی گھڑے اور رال ملے گھڑے سے کہا مجھے معلوم نہین کہ کھودی ہوی لکڑی کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں :-

حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عمرو بن مرہ نے انہوں نے روایت کی زاذان سے کہا عرض کیا مین نے ابن عمر سے خبر دیجے مجھکو اون برتنوں سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ہماری زبان مین اونکے معانی بیان کر دیجئے انہوں نے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حنتم سے

اور وہ سبز لاکہی والا گہڑا ہوتا ہے اور منع فرمایا دبا سے اور وہ کدو کی تونبی ہوتی ہے اور منع فرمایا مزفت سے اور وہ
رال ملا گہڑا ہوتا ہے اور منع فرمایا نقیر سے اور وہ لکڑی ہوتی ہے جسکو کہودا جاتا ہے اور حکم دیا یہ کہ نبیذ بنایا جائے
مشکیزون مین **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے انہون نے
روایت کی حماد سے انہون نے ابو زبیر سے انہون نے جابر سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کدو کی تونبی اور رال ملے گہڑے اور کہودی ہوئی لکڑی سے **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن
معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن محمد نے انہون نے روایت کی ابن جریج سے کہا کہا ابو زبیر نے سنا
مین نے جابر بن عبد اللہ کو کہتے ہوئے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رال ملے گہڑے اور کدو
کی تونبی اور کہودی ہوئی لکڑی سے **حدیث** بیان کی ہم سے علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے
انہون نے روایت کی ابن جریج سے کہا خبر دی مجکو ابو قزعہ نے کہ ابو نضرہ اور حسن نے خبر دی اوسکو کہ ابو سعید
خدری نے خبر دی اون دونوں کو کہ وفد عبد القیس جب حاضر ہوا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین تو عرض
کیا ای خدا کے نبی اللہ تعالے ہمکو آپکا فدیہ بنائے کونسی پینے کی چیزین ہمارے لئے حلال ہیں آپنے فرمایا مت
پیو کہودی ہوئی لکڑی مین عرض کیا اے خدا کے نبی کرے اللہ تعالے ہمکو آپ پر قربان ہم نہین جانتے
کہ نقیر کیا شی ہے فرمایا کہجور کی موٹی لکڑی جسکے درمیان کو کہود دیا گیا ہو اور مت پیو کدو کی تونبی اور نہ
سبز لاکہی گہڑے مین **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیاش رقام نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الاعلی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحاق نے انہون نے روایت کی زہری
سے انہون نے انس بن مالک سے کہا سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منع فرماتے ہوئے اوس
چیز سے جو رال ملے برتنون مین کی جائے یا کدو کی تونبی مین اور فرمایا کہ ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے؛۔
حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
شعبہ نے کہا سنا مین نے تیمی کو حدیث بیان کرتے ہوئے ابو نضرہ سے انہون نے روایت کی ابو سعیدؓ سے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا گہڑے کے نبیذ سے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو زید نحوی نے انہون نے روایت کی سلیمان تیمی سے پہر ذکر کیا اس اسناد سے
اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبد اللہ بکیر نے کہا حدیث
بیان کی مجہ سے لیث نے انہون نے روایت کی ابن شہاب سے انہون نے انس بن مالک سے کہ انہون نے خبر دی
اونکو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کدو کی تونبی اور رال ملے گہڑے مین نبیذ ڈالنے سے
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمٰنُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ قَالَ
قُلْتُ فَالْأَبْيَضُ قَالَ لَا أَدْرِيْ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَسَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
سُلَيْمٰنَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِيْ أَوْفٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** ابْنُ
مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ شِمْرٍ الضُّبَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الدباء والنقیر والمزفت والحناتم **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج
قال ثنا حماد عن ابی التیاح عن حفص اللیثی عن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نھی عن الحنتم **حدثنا** حسین بن نصر قال سمعت یزید بن ھرون قال انا ھشام بن
حسان عن محمد عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفد عبد القیس عن الدباء والحنتم
والنقیر والمزفت والمزادۃ المجبوبۃ وقال انتبذ فی سقائک واشربہ حلوا طیبا فقال لہ رجل ائذن لی فی مثل
ھذہ واشار بیدیہ وفرج بینھما فقال اذا تجعلھا مثل ھذہ واشار بیدیہ اکثر من ذلک
حدثنا علی بن معبد قال ثنا شریح بن النعمان الجوھری قال ثنا سفیان عن الزھری اخبرہ
ابو سلمۃ انہ سمع ابا ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تنبذوا فی الدباء ولا فی المزفت
ثم یقول ابو ھریرۃ اجتنبوا الحناتم والنقیر **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا عمرو بن ابی سلمۃ قال سمعت
الاوزاعی یقول حدثنی یحیی بن ابی کثیر قال ثنی ابو سلمۃ قال حدثنی ابو ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم عن نبیذ الجرار المزفتۃ والدباء المزفتۃ والظروف **ترجمہ** **حدیث** بیان کی
ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن جعد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے کہا خبر دی مجکو سلیمان
شیبانی نے کہا سنا میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی کو کہتے ہوئے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے سبز گھڑے کے نبیذ سے کہا میں نے عرض کیا اور سپید تو انہوں نے کہا مجھے نہیں معلوم **حدیث** بیان کی
ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب اور سعید بن عامر نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
شعبہ نے انہوں نے روایت کی سلیمان شیبانی سے انہوں نے ابن ابی اوفی سے انہوں نے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی ابو جمرہ ضبعی سے کہا سنا میں نے عائذ بن عمرو کو
کہتے ہوئے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی اور کھودی ہوئی لکڑی اور رال ملے
گھڑے اور سبز لاکھی گھڑونسے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے انہوں نے روایت کی ابو تیاح سے انہوں نے حفص لیثی سے انہوں نے
عمران بن حصین سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا سبز لاکھی گھڑے سے **حدیث** بیان کی ہم
سے حسین بن نصر نے کہا سنا میں نے یزید بن ہارون کو کہتے ہوئے کہ خبر دی ہمکو ہشام بن حسان نے انہوں
نے روایت کی محمد سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفد
عبد القیس کو کدو کی تونبی اور سبز لاکھی گھڑے اور کھودی ہوی لکڑی اور رال ملے گھڑے اور توشہ دان کٹے
ہوئے سے اور فرمایا کہ نبیذ ڈال اپنے مشکیزے میں اور پی اوسکو شیریں مزے دار پس آپ سے
ایک اور شخص نے عرض کیا اجازت دیتے ہیں آپ اس کی اور اشارہ کیا اپنے دونو ہاتھوں سے اور کشادگی
کی اون دونو کے مابین تو آپنے فرمایا کہ جب تو اوسکو اتنا کر لے اور اشارہ کیا اپنے دونو ہاتھوں سے زائد
اوس شخص **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریح بن نعمان جوہری

نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی زہری سے خبر دی اون کو ابوسلمہ نے کہ انہوں نے سنا ابوہریرہؓ کو فرماتے ہوئے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت نبیذ بناؤ کدو کی تونبی میں اور رال ملے گھڑے میں پھر ابوہریرہؓ کہدیا کرتے تھے کہ پرہیز کرو سبز لاکھی گھڑوں اور کھودی ہوئی لکڑی سے **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن ابی سلمہ نے کہا سنا میں نے اوزاعی کو کہتے ہوئے کہ حدیث بیان کی مجھ سے یحیی بن ابی کثیر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابوسلمہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابوہریرہؓ نے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رال ملی گھڑیوں اور کدو کی تونبی اور رال ملے برتنوں سے (قولہ) **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ أَنْبَأَنِي مُجَاهِدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِرَارِ وَالدُّبَّاءِ وَالظُّرُوْفِ الْمُزَفَّتَةِ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وَفَاءٍ عَنْ إِيَاسٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّا أَصْحَابُ كَرْمٍ وَقَدْ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَمَاذَا نَصْنَعُ بِهَا فَقَالَ تَتَّخِذُوْنَهُ زَبِيْبًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَصْنَعُ بِالزَّبِيْبِ مَاذَا قَالَ تَنْقَعُوْنَهُ عَلٰى غَدَائِكُمْ وَتَشْرَبُوْنَهُ عَلٰى عَشَائِكُمْ وَتَنْقَعُوْنَهُ عَلٰى عَشَائِكُمْ وَتَشْرَبُوْنَهُ عَلٰى غَدَائِكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا نُؤَخِّرُهُ حَتّٰى يَشْتَدَّ قَالَ لَا تَجْعَلُوْهُ فِي الْقُلَلِ وَالدُّبَّاءِ **قَالَ** أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْاِنْتِبَاذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ حَرَامٌ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَأَبَاحُوا الْاِنْتِبَاذَ فِي الْأَوْعِيَةِ كُلِّهَا **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ الَّتِي رَوَيْنَاهَا مَنْسُوْخَةٌ كُلُّهَا **فَمِمَّا** رُوِيَ فِي نَسْخِهَا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنِيْ النَّابِغَةُ بْنُ مُخَارِقِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ ثَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوْا فِيْمَا بَدَا لَكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَكُلَّ مُسْكِرٍ (ترجمہ) **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نفیلی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحاق نے کہا خبر دی مجھکو مجاہد نے کہا سنا میں نے

ابوہریرہؓ کو فرماتے ہوئے کہ منع فرمایا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کدو کی تونبی اور رال ملے گھڑے
مین نبیذ ڈالنے سے حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ بن میمون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن
مسلم نے انہون روایت کی اوزاعی سے انہون نے یحیی سے انہون نے ابوسلمہ سے انہون نے ابوہریرہؓ سے
کہا منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روغنی گھڑون اور کدو کی تونبی اور رال ملے برتنون سے حدیث بیان
کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ مالک نے خبر دی اونکو علا ابن عبد الرحمن سے انہون نے اپنے
باپ سے انہون نے ابوہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کدو کی تونبی اور رال ملے گھڑے سے
حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شبابہ بن سوار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
شعبہ نے انہون نے روایت کی بکیر سے انہون نے ابن عطا سے انہون نے عبد الرحمن بن یعمر دیلمی سے انہون
نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
یحیی بن عبد الحمید سے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے انہون نے روایت کی رفا سے انہون
نے ایاس سے انہون نے علی بن ربیعہ سے انہون نے سمرہ بن جندبؓ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کدو کی تونبی اور سبز لاکھی گھڑے اور رال ملے گھڑے سے حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن عیاش نے انہون
نے روایت کی یحیی بن ابی عمرو سے انہون نے عبد اللہ بن دیلمی سے انہون نے اپنے باپ سے کہا حاضر ہوا مین نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جسوقت شراب کی حرمت نازل ہوئی پس عرض کیا مین نے ای رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم درختہائے انگور والے ہین اور شراب کی حرمت نازل ہوگئی تو ہم اونکا کیا کرین آپنے
فرمایا کشمش بنایا کرو کہا ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کشمش کا پھر کیا کرین آپنے فرمایا کہ اوسکا پانی رکھچوڑ ہو صبح کو رکھدیا کرو اور شام کو پی لیا کرو اور شام کا رکھا ہوا
صبح کو پی لیا کرو انہون نے عرض کیا کیا اسقدر نا خیر نہ کیا کرین کہ وہ تیز ہوجایا کرے آپنے فرمایا گھڑون اور کدو
کی تونبی مین مت رکھا کرو ابو جعفر نے کہا پس گیا ایک گروہ اسطرف کہ کدو کی تونبی اور کھودی ہوی لکڑی اور سبز
لاکھی گھڑا اور رال ملا گھڑا حرام ہے اور استدلال کیا انہون نے اس مین ان حدیثون سے اور مخالفت کی اونکی
اس مین دوسرون نے اور مباح قرار دیا ان تمام برتنون مین نبیذ ڈالنے سے اور دلیل اونکی اسبارہ مین یہ ہے کہ یہ
حدیثین جنکو ہم روایت کر چکے تمام منسوخ ہین چنانچہ انکے منسوخ ہونے کے متعلق جو حدیثین مروی ہین منجملہ
اونکے ایک ہے جسکو بیان کیا ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معمر عبد اللہ بن عمرو بن
ابی حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوارث نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے علی بن زید نے کہا حدیث
بیان کی مجہ سے نابغہ بن مخارق بن سلیم نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے میرے باپ نے انہون نے روایت کی حضرت
علیؓ بن ابی طالب سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین نے تم کو منع کیا تھا برتنون سے پس پیو جس
سے تمہارا جی چاہے لیکن بچاؤ اپنے آپکو سرشہ لانے والے سے (قولہ) حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ
قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَابِغَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ

باسنادہ مثلہ **حدثنا** یونس قال ثنا ابن وهب قال ثنا ابن جریج عن ایوب بن هانی عن مسروق بن الاجدع عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثلہ وزاد الا ان وعاء لا یحرم شیئا **حدثنا** حسین بن نصر قال سمعت یزید بن هارون قال ثنا حماد بن زید قال ثنا فرقد السبخی قال ثنا جابر بن زید انہ سمع مسروقا یحدث عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل حدیث علی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا محمد بن الصباح الدولابی قال ثنا شریك عن زیاد بن فیاض عن ابی عیاض عن عبد اللہ بن عمرو قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الاوعیۃ فقال لا تنبذوا فی الدباء والحنتم والنقیر فقال اعرابی یا رسول اللہ لا ظروف قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشربوا ما حل لکم واجتنبوا کل مسکر **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا مسدد قال ثنا یحیی القطان عن سفیان عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن جابر بن عبد اللہ قال لما نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الاوعیۃ قالت الانصار انہ لا بد لنا منها فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلا اذا **حدثنا** اسمعیل بن اسحق قال ثنا سعید بن ابی مریم قال انا نافع بن یزید قال ثنی ابو حزرۃ یعقوب بن مجاهد قال اخبرنی عبد الرحمن بن جابر بن عبد اللہ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی کنت نهیتکم ان تنتبذوا فی الدباء والحنتم والمزفت فانتبذوا ولا احل مسکرا

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے روایت کی علی بن زید سے انہوں نے ربیعہ بن نابغہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت علی سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے انہوں نے روایت کی ایوب بن ہانی سے انہوں نے مسروق بن اجدع سے انہوں نے ابن مسعود سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل اور زیادہ کیا خبردار کوئی برتن کسی شے کو حرام نہیں کرتا **حدیث** بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا سنا میں نے یزید بن ہارون کو کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فرقد سبخی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جابر بن زید نے کہ انہوں نے سنا مسروق بن زید کو حدیث بیان کرتے ہوئے عبد اللہ سے انہوں نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانند حدیث علی کی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن صباح دولابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے انہوں نے روایت کی زیاد بن فیاض سے انہوں نے ابو عیاض سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہا دریافت کیا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برتنوں کے متعلق تو آپ نے فرمایا مت نبیذ ڈالو کدو کی تونبی اور سبز لاکھی گھڑے اور کھودی ہوئی لکڑی میں پس ایک گنوار بولا

ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ امد برتن فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیو جو تمہارے واسطے حلال ہے اور بچو ہر نشہ لانے والے سے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے قطان نے انہوں نے روایت کی سفیان سے انہوں نے منصور سے انہوں سالم بن ابی جعد سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہا جبکہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برتنوں سے تو انصار نے کہا کہ ہمارے لئے تو وہ ضروری ہیں تو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو حرام نہیں ہیں **حدیث** بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو نافع بن یزید نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو حزرہ یعقوب بن مجاہد نے خبر دی مجکو عبدالرحمن بن ابی جابر بن عبداللہ نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے منع کیا تھا تمکو کدو کی تونبی اور سبز لاکھی گھڑے اور رال ملے گھڑے میں نبیذ ڈالنے سے پس نبیذ ڈالو لیکن میں نشہ لانے والی چیز کو حلال نہیں ٹھیراتا ہوں۔ (قولہ)

حدثنا یونس قال انا ابن وھب قال ثنی اسامۃ بن زید ان محمد بن یحیی بن حبان اخبرہ ان الواسع بن حبان حدثہ ان اباسعید الخدری حدثہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نحوہ **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا علی بن معبد و یحیی بن عبد الحمید قالا ثنا ابو الاحوص سلام بن سلیم الحنفی عن سماک بن حرب عن القاسم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود عن ابیہ عن ابی بردۃ ابن نیار الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی کنت نھیتکم عن الشرب فی الاوعیۃ فاشربوا فیما بدا لکم ولا تسکروا **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم النبیل قال ثنا سفیان الثوری عن علقمۃ مرثد عن ابن بریدۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نحوہ **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا زھیر بن معاویۃ عن زبید عن محارب بن دثار عن ابن بریدۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثلہ **حدثنا** فھد قال ثنا ابو نعیم ح وحدثنا ابن ابی داود قال ثنا احمد بن عبد اللہ بن یونس قالا ثنا معرف بن واصل حدثنی محارب بن دثار عن ابن بریدۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **حدثنا** سلیمان بن شعیب قال ثنا عبد الرحمن بن زیاد قال ثنا زھیر بن معاویۃ عن زبید الیامی عن محارب بن دثار عن ابن بریدۃ عن زھیر اراہ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **حدثنا** فھد قال ثنا ابو نعیم عن ابی جعفر عن الربیع بن انس عن ابی العالیۃ وغیرہ عن عبد اللہ بن المغفل قال شھدت رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم حین نھی عن نبیذ الجر وشھدتہ حین امر بشربہ وقال اجتنبوا المسکر **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال انا خالد الحذاء عن شھر بن حوشب عن ابی ھریرۃ قال لما تقفل وفد عبد القیس قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل امرئ حسیب نفسہ لینتبذن کل قوم فیما بدا لھم فثبتت ھذہ الآثار نسخ ما تقدمھا مما قد روینا فی ھذا الباب فی تحریم الانتباذ فی الاوعیۃ المذکورۃ فیھا وثبت اباحۃ الانتباذ فی الاوعیۃ کلھا و

هٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی **وَمِمَّا** یَدُلُّ عَلٰی ذٰلِكَ اَیْضًا اَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ عَنِ الرَّبِیْعِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اَنَسٍ فَرَاَیْتُ نَبِیْذَهٗ فِیْ جَرَّةٍ خَضْرَاءَ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمٰنَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِوَاسِطِ الْقَصَبِ فَرَاَیْتُ نَبِیْذَهٗ فِیْ جَرَّةٍ خَضْرَاءَ یُنْبَذُ لَهٗ فِیْهَا **فَهٰذَا** اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ یُنْبَذُ فِی الظُّرُوْفِ وَهُوَ اَحَدُ مَنْ رَوٰی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ النَّهْیَ عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِیْهَا فَدَلَّ عَلٰی ثُبُوْتِ نَسْخِ ذٰلِكَ (ترجمہ) **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے اسامہ بن زید نے کہ محمد بن یحییٰ بن حبان نے خبر دی اونکو کہ واسع بن حبان نے حدیث بیان کی اونسے کہ ابو سعید خدری نے حدیث بیان کی اونسے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد اور یحییٰ بن عبد الحمید نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احوص سلام بن سلیم حنفی نے انہوں نے روایت کی سماک بن حرب سے انہوں نے قاسم بن عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو بردہ بن نیار انصاری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین نے منع کیا تھا تمکو برتنوں مین پینے سے پس پیو جس میں تمہارا جی چاہے اور نشہ آور نہ پیو **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نبیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے روایت کی علقمہ بن مرثد سے انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے انہوں نے روایت کی زبید سے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عبد اللہ اور ابن یونس نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معروف واصل نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے محارب بن دثار نے انہوں نے روایت کی ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمٰن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے انہوں نے روایت کی زبید یامی سے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے زہیر سے گمان کرتا ہون مین کہ انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابو نعیم نے انہوں نے ابو جعفر سے انہوں ربیع بن انس سے انہوں نے ابو العالیہ وغیرہ سے انہوان نے عبد اللہ بن مغفل سے کہا حاضر تہا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جبکہ منع فرمایا آپنے گہڑون کے نبیذ سے اور مین حاضر تہا جبکہ حکم دیا تہا آپنے اوسکے پینے کا اور فرمایا کہ (صرف) نشہ آور سے پرہیز رکھو حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا

حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی ہمکو خالد حذاء نے انہون نے روایت کی شہر بن حوشب سے انہون نے
ابو ہریرہ رضہ سے کہا جب آیا گروہ عبد القیس کا تو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ ہر آدمی اپنے نفس کا محاسب
ہی چاہئے کہ نبیذ بناسے ہر قوم جن مین اوسکا جی چاہے پس ان حدیثون سے بیشتر کی حدیثون کا منسوخ ہونا
ثابت ہوا جو ہم اسباب مین برتنہا ئے مذکورہ کے اندر نبیذ ڈالنے کے حرام ہونیکے متعلق ذکر کر چکے اور
ثابت ہو گیا کہ تمام برتنون مین نبیذ ڈالنا مباح ہے اور یہ ہی قول امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام
محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے اور ایک دلیل اسکی یہ بھی ہے کہ فہد نے حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے ابو جعفر نے انہون نے روایت کی ربیع سے کہا حاضر ہوا مین حضرت انس کی خدمت
مین تو مین نے اونکا نبیذ سبز گھڑے مین (پڑا ہوا) دیکھا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہون نے روایت کی حماد بن ابی سلمان
سے کہا آیا مین حضرت انس بن مالک کی خدمت مین تو مین نے اونکا نبیذ سبز گھڑے مین دیکھا کہ اونکے لئے
ڈالا جاتا تہا لہذا یہ حضرت انس بن مالک ہیں کہ برتنون مین نبیذ ڈالتے ہین حالانکہ یہ منجملہ اون صحابہؓ کے
ہیں جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے برتنون میں نبیذ ڈالنے کی ممانعت کو روایت کرنیوالے ہیں پس
یہ دلیل نسخ ہے :۔

کتاب الکراھۃ

کتاب مکروھات کے بیان ہیں

باب حلق الشارب **باب** مونچھ مونڈانیکے بیان مین حدر قولہ **حدثنا** محمد بن الحجاج
الحضرمی قال ثنا خالد بن عبد الرحمن قال ثنا حماد بن سلمۃ ح وحدثنا ابراھیم بن مرزوق قال
ثنا عفان قال ثنا حماد بن سلمۃ عن علی بن زید عن سلمۃ بن محمد عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الفطرۃ عشرۃ فذکر قص الشارب **حدثنا** فہد قال ثنا الحمانی قال ثنا
وکیع عن زکریا عن مصعب بن شیبۃ عن طلق بن حبیب عن عبد اللہ بن الزبیر عن عائشۃ عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **حدثنا** عبد الغنی بن رفاعۃ عن ابی عقیل ویونس قالا
ثنا ابن وھب قال اخبرنی یونس عن شھاب عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی تنا
اللہ علیہ وسلم انہ قال الفطرۃ خمس ثم ذکر مثلہ **حدثنا** سلیمن بن شعیب قال ثنا عبد الرحمن
بن زیاد قال ثنا المسعودی عن ابی عون الثقفی عن المغیرۃ بن شعبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رای رجلا طویل الشارب فدعا بسواک وشفرۃ فقص شارب الرجل علی عود السواک **حدثنا** ابن
خزیمۃ قال ثنا عبد اللہ بن رجاء قال ثنا المسعودی قال ثنا محمد بن عبید اللہ عن المغیرۃ بن شعبۃ
ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم طویل الشارب فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسواک ثم دعا
بشفرۃ فقص شارب الرجل علی سواک **حدثنا** بکار قال ثنا ابراھیم بن ابی الوزیر ح

وحدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا ابراھیم بن بشار قال ثنا سفیان عن مسعر عن ابی صخرۃ جامع بن شداد المحاربی عن المغیرۃ بن عبد اللہ عن المغیرۃ بن شعبۃ قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شاربی علی سواک **قال** ابو جعفر فذھب قوم من اھل المدینۃ الی ھذہ الآثار فاختاروا الھا قص الشارب علی احفائہ **وخالفھم** فی ذلک آخرون فقالوا بل یستحب احفاء الشوارب ونراہ افضل من قصھا **واحتجوا** فی ذلک بما حدثنا محمد بن علی بن محرز قال ثنا یحیی بن ابی بکیر قال ثنا الحسن بن صالح عن سماک بن حرب عن عکرمۃ عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یجز شاربہ وکان ابراھیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یجز شاربہ **حدثنا** یونس قال ثنا ابن وھب قال حدثنی مالک عن ابی بکر بن نافع عن ابیہ **ح** وحدثنا محمد بن عمرو بن یونس قال ثنا عبد اللہ بن نمیر عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر کلاھما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احفوا الشوارب واعفوا اللحی **حدثنا** ابن ابی عقیل قال ثنا ابن وھب قال حدثنی مالک عن نافع عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **حدثنا** یزید بن سنان قال ثنا حبان بن ھلال قال ثنا ابو جعفر المدینی قال ثنا عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی طلحۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونرادہ ولا تشبھوا بالیھود **حدثنا** یزید قال ثنا ابن ابی مریم قال ثنا محمد بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جزوا الشوارب وارخوا واعفوا اللحی (ترجمہ) **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن حجاج حضرمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ سے انہوں نے روایت کی علی بن زید سے انہوں نے سلمہ بن محمد سے انہوں نے عمار بن یاسر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دس چیزیں فطرت سے ہیں پس ذکر کیا آپنے مونچھوں کے کترنیکو حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے انہوں نے ذکریا سے انہوں نے مصعب بن شیبہ سے انہوں نے طلق بن حبیب سے انہوں نے عبد اللہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے عبد الغنی بن رفاعہ نے انہوں نے ابو عقیل اور یونس سے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو یونس نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا پانچ باتیں فطرت سے ہیں پھر ذکر کیا اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعودی نے انہوں نے روایت کی ابو عون ثقفی سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لمبی مونچھوں والے کو دیکھا

پس آپنے مسواک اور چہری طلب فرمائی پہر اوسکی مونچہونکو مسواک کی لکڑی پر (رکہکر) کاٹ دیا۔
حدیث بیان کی ہم سے ابن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن رجا نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ثنا المسعودی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبید اللہ نے انہوں نے روایت کی مغیرہ بن شعبہ سے کہ ایک
شخص حاضر ہوا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جسکی مونچہین دراز تہین پس طلب فرمایا نبی صلے
اللہ علیہ وسلم نے مسواک کو پہر چہری کو پہر مسواک پر (رکہکر) اوسکی مونچہین کترین حدیث بیان کی
ہم سے بکار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی وزیر نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن بشار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہون
نے روایت کی مسعر سے انہون نے ابو صخرہ جامع بن شداد محاربی سے انہون نے مغیرہ بن عبد اللہ سے
انہون نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا کترین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میری مونچہین مسواک پر
ابو جعفر نے کہا کہ ایک گروہ اہل مدینہ سے اسی طرف گیا اور انہون نے مونچہون کا کترنا اونکے بالکل صاف
کرنے پر پسند کیا اور مخالفت کی اونکی اس سند مین دوسرون نے اور کہا کہ مستحب ہے مونچہون کا بالکل صاف
کرنا اور ہم اسکو اونکے کترنے سے بہتر جانتے ہین اور استدلال کیا انہون نے آثار مین اور حدیث سے جو
بیان کی ہم سے محمد بن علی بن محرز نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن ابو کر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
حسن بن صالح نے انہون نے روایت کی سماک بن حرب سے انہون نے عکرمہ سے انہون نے ابن عباس سے
کہا تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بالکل صاف کرتے تہے اپنی مونچہونکو اور تہے ابراہیم علیہ السلام بالکل
صاف کرتے تہے اپنی مونچہونکو حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب
نے کہا حدیث بیان کی مجہسے مالک نے انہون نے روایت کی ابو بکر بن نافع سے انہون نے اپنے باپ سے
(تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن نمیر نے
انہون نے عبید اللہ بن عمر سے انہون نے نافع سے انہون نے ابن عمر سے دونون نے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا صاف کرو مونچہونکو اور دراز کرو داڑہی کو حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عقیل نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجہسے مالک نے انہون نے روایت کی نافع سے
انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے حسان بن ہلال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو جعفر مدینی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عب بن عبید اللہ بن ابو طلحہ نے انہون نے انس سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ کہا کہ نہ مشابہ
ہنو یہود کے حدیث بیان کی ہم سے یزید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے محمد بن جعفر نے انہون نے روایت کی علا بن عبد الرحمن سے انہون نے اپنے باپ سے انہون
نے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کاٹو مونچہونکو اور چہوڑ دو داڑہیونکو (قول)
حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم عن عمر بن ابي سلمة عن
ابيه عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال احفوا الشوارب اعفوا اللحى فهذا الاسو

اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم قد امر باحفاء الشوارب فثبت بذلک الاحفاء علی ما ذکرنا فی حدیث ابن عمر وفی حدیث ابن عباس وابی ھریرۃ جزوا الشوارب فذلک یحتمل ان یکون جزا معہ الاحفاء ویحتمل ان یکون علی مادون ذلک فقد ثبت معارضۃ حدیث ابن عمر بحدیث ابی ھریرۃ وعمار وعائشۃ الذی ذکرنا فی اول ھذا الباب **واما** حدیث المغیرۃ فلیس فیہ دلیل علی شیء لانہ یجوز ان یکون النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعل ذلک ولم یکن یحضرہ مقراض یقدر علی احفاء الشارب ویحتمل ایضا حدیث عمار وعائشۃ وابی ھریرۃ فی ذلک معنی آخر یحتمل ان یکون الفطرۃ ھی التی لا بد منھا وھی قص الشارب وما سوی ذلک فضل حسن فثبت الآثار کلھا التی روینا فی ھذا الباب ولا تضاد یجب بثبوتھا ان الاحفاء افضل من القص وھذا معنی ھذا الباب من طریق الآثار **واما** من طریق النظر فانا رأینا الحلق قد امر بہ فی الاحرام ورخص فی التقصیر فکان الحلق افضل من التقصیر وکان التقصیر من شاء فعلہ ومن شاء زاد علیہ الا انہ یکون بزیادتہ علیہ اعظم اجرا ممن قص **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے انہوں نے روایت کی عمر بن ابو سلمہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہا انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا صفائی کرو مونچھونکی اور چھوڑدو داڑھیونکو پس یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جو مونچھوں کے صاف کرنیکا حکم فرماتے ہیں جیسا کہ ہم نے حدیث ابن عمرؓ میں ذکر کیا اور حدیث ابن عباس اور حدیث ابو ہریرہؓ میں کہ کاٹو مونچھونکو پس احتمال ہے کہ اُس کاٹنے سے وہ کاٹنا مراد ہو جسکے ساتھ بالکل صاف کرنا بھی ہو اور احتمال ہے کہ اس سے کم ہو کیونکہ حدیث ابن عمرؓ حدیث ابو ہریرہ اور حدیث عمار اور حدیث عائشہ کے جسکا ذکر ہم شروع باب میں کرچکے معارض ثابت ہوئی ہے اور رہی حدیث مغیرہ کی تو اوسمیں کسی امر پر بھی دلیل نہیں اسلئے کہ جائز ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اوسوقت قینچی نہ ہونیکی وجہ سے آپنے یہ فعل کیا ہو (اگر قینچی ہوتی) تو خوب صاف کردیتے پر قدرت پاسنے اور حدیث عمار اور حدیث عائشہ اور حدیث ابو ہریرہ اسبارہ میں اور معنے کا بھی احتمال رکھتی ہیں (کیونکہ) ہوسکتا ہے کہ فطرت صرف وہی امر ہو جو لابدی اور ضروری ہے (یعنے) مونچھونکا کتر دینا اور اسکے ماسوا خوبی اور فضیلت ہو لہذا تمام احادیث جنہیں ہم نے اسباب میں روایت کیا صحیح ہوجائینگے اور مخالف نہ رہینگے اور اون تمام کے صحیح ہونے سے ثابت ہوجائیگا کہ مونچھوں کے کترنے میں خوب مبالغہ کرنا صرف (تھوڑی سی) کتر دینے سے بہتر ہوگا اور اسباب کا یہی مطلب ہے بہ لحاظ احادیث کے اور رہا بطور نظر غور سو یہ ہے کہ ہم نے دیکھا کہ حضور نے احرام میں سر منڈانے کا حکم فرمایا اور کتروانیکی رخصت دی تو پس منڈانا کترنے سے بہتر ہوا اور کتروانا ایک ایسا امر رہا کہ جو چاہے اوسکو بجالاوے اور جو چاہے اوسپر زیادتی کرے مگر اوسکو جو اوسپر زیادتی کرے صرف کترنے والے سے زیادہ ثواب ملیگا :-

فانظر علی ذلک ان یکون کذلک حکم الشارب قصہ حسن واحفاؤہ احسن وافضل وھذا مذھب ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد **وقد** روی عن جماعۃ من المتقدمین ما قد حدثنا ابن ابی عقیل قال

ثنا ابن وهب قال اخبرنی اسمٰعیل بن عیاش قال حدثنی اسمٰعیل بن ابی خالد قال رایت انس بن مالک
وواثلة بن الاسقع یحفیان شواربهما ویعفیان لحاهما ویصفرانها قال اسمٰعیل وحدثنی عثمان بن عبید الله
بن رافع المدنی قال رایت عبد الله بن عمر وابا هریرة وابا سعید الخدری وابا اسید الساعدی
ورافع ابن خدیج وجابر بن عبد الله وانس بن مالک وسلمة بن الاکوع یفعلون ذلک **حدثنا**
محمد بن النعمان قال ثنا ابو ثابت قال ثنا عبد العزیز بن محمد عن عثمان بن عبید الله بن ابی رافع
قال رایت ابا سعید الخدری وابا اسید ورافع بن خدیج وسهل بن سعد وعبد الله ابن عمر و
جابر بن عبد الله وابا هریرة یحفون شواربهم **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا احمد بن عبد الله
بن یونس قال ثنا عاصم بن محمد عن ابیه عن ابن عمر انه کان یحفی شاربه حتی یری بیاض الجلد۔
حدثنا ابن ابی داود قال ثنا حامد بن یحیی قال ثنا سفیان عن ابراهیم بن محمد بن حاطب قال رایت
ابن عمر یحفی شاربه **حدثنا** فهد قال ثنا محمد بن سعید الاصبهانی قال ثنا شریک عن عثمان ابن
ابراهیم الحاطبی قال رایت ابن عمر یحفی شاربه کانه ینتفه **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا
شعبة عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر انه کان یحفی شاربه **حدثنا** یونس قال ثنا عبد الله بن یوسف
عن ابن لهیعة عن عقبة بن سالم قال ما رایت احدا اشد احفاء لشاربه من ابن عمر کان یحفیه
حتی ان الجلد لیری **فهؤلاء** اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم قد کانوا یحفون
شواربهم وفیهم ابو هریرة وهو ممن روینا عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال من
الفطرة قص الشارب فدل ذلک ان قص الشارب من الفطرة وهو مما لا بد منه وان ما بعد ذلک من
الاحفاء هو افضل وفیه من اصابة الخیر ما لیس فی القص **ترجمہ** پس نظر غور اسکو مقتضی ہے کہ یہی حکم
مونچھوں کا ہو کہ اونکا کترنا بہتر ہو اور اونکی بالکل صفای کرنا زیادہ بہتر اور یہ ہی مذہب امام ابو حنیفہ اور امام
ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا ہے اور متقدمین کی ایک جماعت سے یہ مروی ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے
ابن ابی عقیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو اسمٰعیل بن عیاش نے کہا حدیث
بیان کی مجھسے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا دیکھا میں نے انس بن مالک کو اور واثلہ بن اسقع کو کہ مونڈتے تھے
اپنی مونچھوں کو اور چھوڑتے تھے اپنی داڑھیوں کو اسمٰعیل نے کہا اور **حدیث** بیان کی مجھسے عثمان بن
عبید اللہ بن رافع مدنی نے کہا دیکھا میں نے عبد اللہ بن عمر اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما اور ابو اسید
ساعدی اور رافع بن خدیج اور جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک اور سلمہ بن اکوع کو کہ یہ ہی کرتے تھے
حدیث بیان کی ہم سے محمد بن نعمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ثابت نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے عبد العزیز بن محمد نے انہوں نے روایت کی عثمان بن عبید اللہ بن رافع سے کہا دیکھا میں نے
ابو سعید خدری اور ابو اسید اور رافع بن خدیج اور سہل بن سعد اور عبد اللہ بن عمر اور جابر بن عبد اللہ اور
ابو ہریرہؓ کو کہ اپنی مونچھوں کو مونڈاتے تھے **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے احمد بن عبد اللہ بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عاصم بن محمد نے انہوں نے روایت

کی اپنے باپ سے انہون نے ابن عمر سے کہ وہ اپنی مونچھونکو مونڈ دیتے تھے یہانتک کہ اونکی جلد کی سفیدی نظر آجاتی تہی **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حامد بن یحییٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہون نے روایت کی ابراہیم بن محمد بن حاطب سے کہا دیکھا مین نے ابن عمرؓ کو کہ اپنی مونچھین مونڈاتے تھے **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید اصبہانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے انہون نے روایت کی عثمان بن ابراہیم حاطبی سے کہا دیکھا مین نے ابن عمر کو کہ وہ مونڈاتے تھے مونچھین اپنی گویا کہ اکھیڑتے تھے اونکو **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی عبداللہ بن دینار سے انہون نے ابن عمر سے کہ وہ اپنی مونچھونکو مونڈاتے تھے **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن یوسف نے انہون نے روایت کی ابن لہیعہ سے انہون نے عقبہ بن سالم سے کہا نہین دیکھا مین نے زیادہ صاف کرنیوالا اپنی مونچھونکو بہ نسبت ابن عمرؓ کے کہ وہ صاف کرتے تھے اونکو یہانتک کہ جلد نظر آتی تہی پس یہ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین کہ سب حضرات اپنی مونچھونکے کترنے مین مبالغہ فرماتے تھے اور منجملہ اون ہی کے حضرت ابوہریرہؓ ہین جن سے ہم بروایت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہ روایت بیان کر چکے ہین کہ آپنے فرمایا کہ فطرت انسانی سے ہے کترنا مونچھون کا تو اسنے اسپر دلالت کی کہ کترنا مونچھون کا فطرت سے ہے اور منجملہ ضروریات کے ہے اور اس سے زیادہ کترنے مین مبالغہ کرنا وہ بہتر ہے اور اوس مین وہ بات زائد ہے جو صرف کترنے مین (بلا مبالغہ) وہ بات (بہتری کی) نہین ہے ؛

باب استقبال القبلۃ بالفرج للغائط والبول

باب پیشاب پاخانہ کے وقت قبلہ رخ بیٹھنے مین

(قولہ) **حدثنا** یونس قال ثنا سفیان عن الزہری عن عطاء بن یزید اللیثی سمع ابا ایوب الانصاریؓ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تستقبلوا القبلۃ لغائط ولا لبول ولکن شرقوا او غربوا فقدمنا الشام فوجدنا مراحیض قد بنیت نحو القبلۃ فننحرف عنہا ونستغفر اللہ **حدثنا** یونس قال ثنا ابن وہب قال ثنا یونس عن ابن شہاب فذکر باسنادہ مثلہ غیر انہ لم یذکر قول ابی ایوب فقدمنا الشام الی آخر الحدیث **حدثنا** روح بن الفرج قال ثنا ابو مصعب قال ثنا ابراہیم بن سعد عن ابن شہاب عن عبد الرحمن ابن یزید بن حارثۃ ان ابا ایوب الانصاری ثم ذکر مثلہ وذکر کلام ابی ایوب ایضا **حدثنا** یونس قال ثنا ابن وہب ان مالکا حدثہ عن اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن رافع بن اسحق مولی لآل الشفاء امرأۃ وکان یقال لہ مولی ابی طلحۃ انہ سمع ابا ایوب الانصاری یقول وہو بمصر واللہ ما ادری کیف اصنع بہذہ الکرابیس فقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذہب احدکم لغائط او لبول فلا یستقبل القبلۃ ولا یستدبرہا بفرجہ

حدثنا یونس قال ثنا ابن وهب ان مالکا حدثه عن نافع ان رجلا من الانصار اخبره عن ابیه انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهی ان یستقبل القبلة لغائط او بول **حدثنا** احمد بن الحسن الکوفی قال ثنا عبیدة بن حمید التیمی عن منصور عن ابراهیم عن عبد الرحمن بن یزید عن رجل من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال له رجل انی اظن ان صاحبکم یعلمکم حتی انه لیعلمکم کیف تاتون الغائط فقال له اجل وان سخرت انه لیفعل انه لینهانا اذا اتی احدنا الغائط ان یستقبل القبلة **حدثنا** یونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرنی عمرو بن الحارث واللیث وابن لهیعة عن یزید بن ابی حبیب عن عبد الله بن الحارث بن جزء الزبیدی قال انا اول من سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یبولن احدکم مستقبل القبلة وانا اول من حدث الناس بذلك **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن عبد الحمید ابن جعفر عن یزید بن ابی حبیب عن عبد الله بن الحارث بن جزء قال انا اول من سمع النبی صلی الله علیه وسلم ینهی الناس ان یبولوا مستقبل القبلة فخرجت الی الناس فاخبرتهم **حدثنا** ابو البشر عبد الرحمن بن الجارود قال ثنا ابن ابی مریم قال ثنا ابن لهیعة قال اخبرنی یزید بن ابی حبیب عن جبلة بن رافع قال سمعت عبد الله بن الحارث الزبیدی فذکر نحوه ۔

ترجمہ **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے عطا بن یزید لیثی سے کہ انہوں نے سنا ابوایوب انصاریؓ کو فرماتے ہوئے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت قبلہ رخ بیٹھو پاخانہ اور نہ پیشاب کے وقت لیکن پچھم یا پورب کی جانب پس ہم آئے شام میں تو دیکھا کہ قدمچے قبلہ رخ بنے ہوئے ہیں تو ہم قبلہ سے ہٹ کر بیٹھتے تھے اور اللہ تعالے سے پناہ مانگتے تھے **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یونس نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے پھر ذکر کیا اوس اسناد سے اوسکی سوا اسکے کہ انہوں نے ابوایوبؓ کا یہ قول ذکر نہیں کیا کہ ہم ملک شام میں آئے آخر حدیث تک **حدیث** بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو مصعب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے انہوں نے عبد الرحمن بن یزید بن جارثہ سے کہ ابوایوبؓ انصاری نے پھر ذکر کیا اوسکی مثل اور ابوایوبؓ کا کلام بھی ذکر کیا **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہ مالک نے حدیث بیان کی اونسے انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے رافع بن اسحاق سے جو آل شفا کے غلام ہیں (شفا) عورت تھی اور اونکو ابو طلحہ کا غلام کہا جاتا تھا کہ انہوں نے سنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے جبکہ مصر میں تھے کہ خدا تعالے کی قسم میں نہیں جانتا کہ ان پاخانوں کو کیا کروں کیونکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاوے کوئی تم میں کا پاخانہ یا پیشاب کے لئے تو نہ رخ کرے قبلہ کو اور نہ پشت **حدیث** بیان کی ہم سے ابن وہب نے

کہ مالک نے حدیث بیان کی اونسے بروایت نافع کہ قبیلہ انصار کے ایک شخص نے خبر دی اونکو انہون نے اپنے باپ سے
کہ انہون نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو منع فرماتے ہوئے پیشاب و پاخانہ کے وقت قبلہ رخ
ہونے سے **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن حسن کوفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبیدہ بن حمید نحوی نے
انہون نے روایت کی منصور سے انہون نے ابراہیم سے انہون نے عبدالرحمن بن یزید سے انہون نے
کسی صحابی سے من جملہ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ اونسے ایک شخص له نے کہا کہ مین سمجھتا ہون
کہ تمہارے صاحب (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) تمکو پاخانہ جانے کی بہی تعلیم دیتے ہیں (کہ وہان کسطرح
کس رُخ کو بیٹھنا چاہیئے) تو انہون نے اس کو جواب دیا کہ ہان بیشک حضور نے منع
فرمایا ہمکو قبلہ رُخ بیٹھنے سے وقت پاخانہ مین جانے کے **حدیث** بیان کی ہم سے
یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو عمرو بن حارث اور لیث اور ابن لہیعہ نے انہون نے روایت
کی یزید بن ابی حبیب سے انہون نے عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی سے کہا مین پہلا اون لوگون مین کا ہون
جنہون نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ ہرگز نہ پیشاب کرے کوئی تم مین کا قبلہ رخ
(بیٹھکر) اور مین پہلا اون لوگون میں کا ہون جنہون نے یہ حدیث بیان کی **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعاصم نے انہون نے روایت کی عبدالحمید بن جعفر سے انہون نے یزید
بن ابی حبیب سے انہون نے عبداللہ بن حارث بن جزء سے کہا مین پہلا اون لوگون کا ہوں جنہون نے سنا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منع فرماتے ہوئے لوگونکو اس سے کہ پیشاب پہرین قبلہ رخ (بیٹھکر) پہر
مین لوگون مین آیا اور اونکو اسکی خبر دی **حدیث** بیان کی ہم سے ابوبشر عبدالرحمن بن جارود نے کہا کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابن مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے کہا خبر دی مجھکو یزید بن ابی حبیب نے
جبلہ بن رافع سے کہا سنا مین نے عبداللہ بن حارث زبیدی کو پہر ذکر کیا اوسکی مثل (قولہ) **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ
قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ
جُزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَاَنَا اَوَّلُ
مَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا جُنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ قَالَ
ثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ
لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا اَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ
عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ
مِثْلُ الْوَالِدِ اُعَلِّمُكُمْ فَاِذَا اَتَى اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا **حَدَّثَنَا** بَكَّارٌ
قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** رَوْحٌ قَالَ ثَنَا
سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجَ اَحَدُكُمْ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا وَلَا
يَسْتَقْبِلِ الرِّيحَ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى

له یہ شخص یہودی تھا اور رسول ﷺ سے مقصود طعن تھا یعنی تمسخر کے طور پر اسنے کہا

سہیل

نا ، جعفر

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ اَبِیْ مَعْقِلٍ الاَسَدِیِّ وَکَانَ قَدْ صَحِبَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ **حَدَّثَنَا** یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ الْعَطَّارُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا اَبُوْ زَیْدٍ مَوْلٰى بَنِیْ ثَعْلَبَةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ اَبِیْ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ کَامِلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ زَیْدٍ عَنْ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **ترجمہ**

حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھسے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھسے سہل بن ثعلبہ نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن حارث بن جز زبیدی نے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ پیشاب کرے آدمی قبلہ رخ (ہوکر) اور مین پہلا وہ شخص ہون جس نے سنا یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جندل بن والق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حفص نے انہون نے روایت کی اعمش سے انہون نے ابراہیم سے انہون نے عبدالرحمن بن یزید سے انہون نے سلمان سے کہا منع کیا گیا ہمکو اس سے کہ قضاء حاجت کے وقت ہم قبلہ رخ ہون **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوغسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عجلان نے انہون نے روایت کی قعقاع بن حکم سے انہون نے ابو صالح سے انہون نے ابوہریرہ سے انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے کہ مین تمہارے واسطے مانند والد کی ہون کہ تعلیم دیتا ہون تمکو پس جب آوے کوی تم مین کا پاخانہ مین تو نہ قبلہ رخ ہو اور نہ اوسکو پشت کرے **حدیث** بیان کی ہم سے بکار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے صفوان بن عیسے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عجلان نے پس ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن کثیر بن عفیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے انہون نے روایت کی ابو اسود سے انہون نے اعرج سے انہون نے ابوہریرہ سے انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جب نکلے کوی تم مین کا پیشاب یا پاخانہ کے لئے تو نہ قبلہ رخ ہو اور نہ اوسکو پشت کرے اور نہ ہوا کے رخ کو بیٹھے[1] **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلمان بن بلال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن یحیے نے انہون نے روایت کی معقل بن ابی معقل اسدی سے اور انکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہے کہا منع فرمایا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ قبلہ رخ ہون ہم پیشاب و پاخانہ کرنیکے وقت **حدیث** بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے داؤد عطار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن یحیے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو زید قبیلہ ابو ثعلب کے غلام نے انہون نے روایت کی معقل بن ابی معقل سے انہون نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے یزید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو کامل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن یحیے نے انہون نے روایت کی ابو زید سے انہون نے

[1] کیونکہ اس صورت میں خطرہ ہوا سے چھینٹوں کے اڑ کر بدن اور کپڑوں پر [illegible] ۱۲ مترجم [illegible]

سنقل سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل (قولہ) **فذهب** قوم الى كراهة

استقبال القبلة للغائط وبول في جميع الاماكن واحتجوا في ذلك بهذه الآثار **وممن** ذهب

الى ذلك ابوحنيفة وابويوسف ومحمد رحمهم الله تعالى **وخالفهم** في ذلك آخرون

فقالوا لا بأس باستقبال القبلة للغائط والبول في الاماكن **واحتجوا** في

ذلك بما حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب ان مالكا حدثه عن يحيى بن سعيد عن محمد بن يحيى

بن حبان عن عمه واسع بن حبان عن ابن عمر انه كان يقول ان ناسا يقولون اذا قعدت

لحاجتك فلا تستقبل القبلة ولا بيت المقدس فقال عبد الله لقد ارتقيت على ظهر بيت فرأيت

رسول الله صلى الله عليه وسلم على لبنتين مستقبل بيت المقدس لحاجته **حدثنا** يونس قال

ثنا انس عن يحيى بن سعيد فذكر باسناده مثله **حدثنا** صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن

منصور قال انا هشيم قال ثنا يحيى بن سعيد عن محمد بن يحيى بن حبان عن عمه واسع بن حبان قال

سمعت ابن عمر يقول ظهرت على اجاجلي في بيت حفصة في ساعة لم اكن اظن ان احد يخرج فيها

فذكر مثله **حدثنا** احمد بن داود قال ثنا ابراهيم بن الحجاج قال ثنا وهيب عن اسمعيل

بن امية ويحيى بن سعيد وعبيد الله بن عمر عن محمد بن يحيى بن حبان عن عمه واسع بن حبان عن ابن

عمر قال رقيت فوق بيت حفصة فاذا انا بالنبي صلى الله عليه وسلم جالس على مقعدته مستقبل القبلة

مستدبر الشام **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا ابن ابي مريم قال ثنا يحيى بن ايوب قال حدثني

محمد بن عجلان عن محمد بن يحيى عن واسع بن حبان عن ابن عمر انه قال يتحدث الناس عن رسول الله

صلى الله عليه وسلم في الغائط بحديث وقد اطلعت يوما ورسول الله صلى الله عليه وسلم على

ظهر بيت يقضي حاجته محجوبا عليه بلبن فرأيته مستقبل القبلة **حدثنا** ربيع المؤذن قال

ثنا اسد قال ثنا حماد بن سلمة عن خالد الحذاء عن خالد بن ابي الصلت قال كنا عند عمر بن

عبد العزيز فذكروا استقبال القبلة بالفرج فقال عراك بن مالك قالت عائشة ذكر عند رسول

الله صلى الله عليه وسلم ان ناسا يكرهون استقبال القبلة بالفروج فقال رسول الله صلى

الله عليه وسلم قد فعلوها حولوا مقعدتي نحو القبلة **حدثنا** محمد بن الحجاج قال ثنا اسد بن

موسى قال ثنا ابن لهيعة عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله عن ابي قتادة انه رأى رسول الله صلى

الله عليه وسلم يبول مستقبل القبلة **حدثنا** علي بن معبد قال ثنا يعقوب بن ابراهيم بن

سعد قال ثنا ابي عن ابن اسحق قال ثنا ابان بن صالح عن مجاهد بن جبر عن جابر بن عبد الله

قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نهانا ان نستقبل القبلة ونستدبرها بفروجنا اذا بلنا

ثم رأيته قبل موته بعام يبول مستقبل القبلة **حدثنا** علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن

هرون قال ثنا حماد بن سلمة عن خالد الحذاء عن خالد بن ابي الصلت قال كنا عند

عمر بن عبد العزيز فذكروا الرجل يجلس على الخلاء يستقبل القبلة فكرهوا ذلك فحدث عراك

نا احمد

عبيد الله بن عمر

بن مالك عن عروة بن الزبير عن عائشة ان ذلك ذكر عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال او
قد فعلوها حولوا مقعدتي الى القبلة (ترجمہ) پس گیا ایک گروہ اسطرف کہ پاخانہ اور پیشاب کرنیکے وقت
قبلہ رخ بیٹھنا تمام جگہون مین مکروہ ہے اور ان احادیث و آثار سے اہنون نے استدلال کیا اور جو لوگ
اسطرف گئے ہین اون ہی میں سے امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمد رحمہم اللہ تعالے ہیں اور مخالفت
کی انکی اسبارہ مین دوسرون نے اور کہا کہ بعض جگہون مین پیشاب و پاخانہ کرنیکے وقت قبلہ رُخ بیٹھنا
کچھہ مضائقہ نہین اور استدلال کیا اہنون نے اسبارہ مین اوس سے جو حدیث بیان کی ہم سے یونس نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہ مالک نے حدیث بیان کی اونسے بروایت یحیی بن سعید اہنون نے
روایت کی محمد بن یحیے بن حبان سے اہنون نے اپنے چچا واسع بن حبان سے اہنون نے ابن عمر سے کہ وہ
فرمایا کرتے تھے کہ لوگ کہتے ہین جب تم قضاء حاجت کے لئے بیٹھو تو قبلہ اور بیت المقدس کو منہہ کر کے
نہ بیٹھو پس عبداللہ نے فرمایا کہ میں ایک روز کوٹھے کی چھت پر چڑہا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
کہ وہ دو اینٹون پر بیت المقدس کی جانب رخ کئے ہوئے قضاء حاجت کے واسطے بیٹھے ہین):-

حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے انس نے اہنون نے روایت کی یحیے
بن سعید سے پہر ذکر کیا اوس اسناد سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن
سعید نے اہنون نے روایت کی محمد بن یحیے بن حبان سے اہنون نے اپنے چچا واسع بن حبان سے کہا
سنا مین نے ابن عمر کو فرماتے ہوئے کہ دیکھا مین نے اپنی چھت سے حضرت حفصہ کے گھر کو ایک ایسے وقت مین
کہ میرا یہ خیال نہ تہا کہ اوسوقت کوئی باہر ہوگا پس ذکر کیا اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن داؤد
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے اہنون روایت
کی اسمٰعیل بن امیہ اور یحیے بن سعید اور عبیداللہ بن عمر سے اہنون نے محمد بن یحیے بن حبان سے اہنون نے
اپنے چچا واسع بن حبان سے اہنون نے ابن عمر سے کہا چڑہا مین حضرت حفصہ کی کوٹھری پر تو اچانک مین
نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ قضاء حاجت کے لئے قبلہ کو رُخ کئے ہوئے اور شام کو پشت
کئے ہوئے تشریف فرما ہین **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن ایوب نے کہا حدیث بیان کی مجھسے محمد بن عجلان نے
اہنون نے روایت کی محمد بن یحیے سے اہنون نے واسع بن حبان سے اہنون نے ابن عمر سے کہ اہنون
نے کہا حدیث بیان کرتے ہیں لوگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پاخانہ کے بارہ مین ایک حدیث
اور مین نے دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کوٹھے کی چھت پر کہ آپ قضاء حاجت مین مشغول تھے
اور اینٹون کا پردہ کئے ہوئے تھے اور رخ قبلہ کیطرف تہا حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے اہنون نے روایت کی خالد حذا سے
اہنون نے خالد بن ابی صلت سے کہا تھے ہم عمر بن عبدالعزیز کے پاس پس اہنون نے پیشاب گاہ کو

قبلہ رخ کرنے کا ذکر کیا تو عراک بن مالک نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ ذکر کیا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ کہ چند لوگ مکروہ جانتے ہیں پیشاب کا ہونے کے قبلہ رخ کرنیکو تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کرنے لگے ایسا پہیر دو میرے قدمچونکو جانب قبلہ کی **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے انہوں نے روایت کی ابو زبیر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے ابو قتادہ سے کہ انہوں نے دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو قبلہ رخ پیشاب کرتے ہوئے **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے انہوں نے روایت کی ابن اسحاق سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابان بن صالح نے انہوں نے روایت کی مجاہد بن جبیر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منع فرمایا کرتے تھے ہمکو اس سے کہ قبلہ کو رخ کریں ہم یا پشت ہیں آ کرنیکے وقت پہر میں نے حضور کو وفات سے ایک سال پہلے دیکھا کہ پیشاب کر رہے تھے قبلہ رخ **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے روایت کی خالد حذاء سے انہوں نے خالد بن ابی صلت سے کہا تہے ہم عمر بن عبدالعزیز کے پاس پس ذکر کیا انہوں نے اوس شخص کا جو بیٹھے پاخانہ میں اور متوجہ ہو قبلہ کو تو انہوں نے اسکو مکروہ بتلایا پہر حدیث بیان کی عراک بن مالک نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ یہ ہی بات ذکر کی گئی تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تو آپ نے فرمایا تہا کہ کیا وہ ایسا کرنے لگے پہیر دو میرے پاخانہ کو جانب قبلہ کی (قولہ) **فکانت** هٰذِهِ الْاٰثَارُ حُجَّةً لِاَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَمُوْجِبَةً الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ لِاَنَّ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ تَاخِيْرَ الْاِبَاحَةِ عَنِ النَّهْيِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ فَهِيَ نَاسِخَةٌ لِلْاٰثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ **وَقَدْ** خَالَفَ قَوْمٌ فِي الْقَوْلَيْنِ جَمِيْعًا فَقَالُوْا بَلْ نَقُوْلُ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰثَارَ كُلَّهَا لَا يَنْسَخُ شَيْءٌ مِّنْهَا شَيْئًا وَذٰلِكَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ اَخْبَرَ فِيْ حَدِيْثِهِ اَنَّهُ اَوَّلُ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ قَالَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِذٰلِكَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ النَّهْيُ لَمْ يَقَعْ عَلَى الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ فِيْ جَمِيْعِ الْاَمَاكِنِ وَوَقَعَ عَلٰى خَاصٍّ مِّنْهَا وَهِيَ الصَّحَارِيْ **ثُمَّ** جَاءَ اَبُوْ اَيُّوْبَ فَكَانَتْ حِكَايَتُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّهْيُ خَاصَّةً فَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ مَا احْتَمَلَهُ حَدِيْثُ ابْنِ جَزْءٍ عَلٰى مَا فَسَّرْنَاهُ وَكَرَاهَةُ الْاِسْتِقْبَالِ فِي الْكَرَابِيْسِ الْمَذْكُوْرِ فِيْهِ فَهُوَ عَنْ رَاْيِهِ وَلَمْ يَحْكِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ يَجُوْزُ الْاِسْتِقْبَالُ اِلٰى اَنْ يَّكُوْنَ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَمِعَ فَعَلِمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِهِ الصَّحَارِيْ ثُمَّ حَكَمَ هُوَ فِي الْبُيُوْتِ بِرَاْيِهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ وَيَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ الْبُيُوْتَ وَالصَّحَارِيْ اِلَّا اَنَّهُ لَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَيِّنُ لَنَا اَنَّهُ اَرَادَ اَحَدَ الْمَعْنَيَيْنِ دُوْنَ الْاٰخَرِ وَحَدِيْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ وَحَدِيْثُ مَعْقِلِ بْنِ اَبِيْ مَعْقِلٍ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَمَّا اَبِهِمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا **ثُمَّ** عُدْنَا اِلٰى مَا رُوِّيْنَاهُ فِي الْاِبَاحَةِ **فَاِذَا** ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

اللهُ علیہِ وسلّمَ علٰی ظهرِ بیتٍ مُستقبلَ القبلةِ فاحتمَلَ ان یکونَ ذلكَ علٰی باحتہٖ لاستدبارِ القبلةِ للغائطِ والبولِ فِی الصحاریٰ وَ البیوتِ وَ احتمَلَ ان یکونَ ذلكَ علَی الاباحۃِ لِذٰلكَ فِی البیوتِ خاصّةً فکانَ ادا دبرِ فیما رُوِیَ عنہُ فِی النّہیِ علَی الصحاریٰ خاصّةً فاولیٰ بنا ان نجعلَ هٰذا الحدیثَ زائدًا علَی الاحادیثِ الاُولِ غیرَ مخالفٍ لها فیکونُ هٰذا علَی البیوتِ وتلكَ الاحادیثُ الاُوَلُ علَی الصحاریٰ وهٰذا قولُ مالكِ بنِ انسٍ **حدّثنا** یونسُ قالَ ثنا ابنُ وهبٍ انّہٗ سمعَ مالکًا یقولُ ذلكَ **ثمّ** رجعنا الی حدیثِ ابی قتادةَ ففیہِ انّہٗ رایَ النبیَّ صلَّی اللهُ علیہِ وسلَّمَ یبولُ مستقبلَ القبلةِ فقد یکونُ راٰہُ حیثُ راٰہُ ابنُ عمرَ فیکونُ معنٰی حدیثِہٖ وحدیثِ ابنِ عمرَ سواءً اَو یکونُ راٰہُ فِی صحراءَ فیخالفُ حدیثَ ابنِ عمرَ وینسخُ الاحادیثَ الاُولَ فهوَ عندنا غیرُ ناسخٍ لها حتّٰی یعلمَ یقینًا انّہٗ قد نسخها **ترجمہ**) **پس** یہ حدیثین اس قول والون کے لئے پہلے قول والونپر حجت ہوئین کیونکہ ان احادیث مین ممانعت سے اباحت کا موخر ہونا ہے جیساکہ ذکر کرچکے ہم حدیث جابرؓ مین لہذا یہ حدیثین منسوخ کرنے والی ہین اون حدیثونکو جنہین ہم اباب کے شروع مین ذکر کرچکے **اور** ایک گروہ نے دونو قولون کی مخالفت کی اور کہا کہ بلکہ ہم کہتے ہین کہ ان تمام حدیثون مین کوی حدیث ان مین کی کسی حدیث کے لئے ناسخ نہین ہے اور یہ اسلیے کہ عبداللہ بن حارث نے خبر دی اپنی حدیث مین کہ وہ اول اون لوگون مین کے ہین جنہون نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو منع فرماتے ہوئے اس سے کہا اور مین پہلا وہ شخص ہون جسنے حدیث بیان کی لوگو نسے پس ہوسکتا ہے کہ یہ ممانعت ہر جگہ پیشاب و پاخانہ مین نہ ہو بلکہ اونمین سے کسی خاص جگہ مین ہو اور وہ جگہ جنگل ہے پھر آئے حضرت ابوایوبؓ اور اہنون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مخصوص جگہ کی لہذا یہ احتمال رکہتا ہے اوسکا کہ احتمال رکہتی ہے اوسکا حدیث ابن جز جیساکہ ہم اوسکی تفسیر بیان کرچکے اور پاخانون مین قبلہ رخ بیٹھنے کی ممانعت جو اوس مین مذکور ہے سو وہ اونکی رائے ہے اور اسکو اہنون نے رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل نہین کہا **پس** ممکن ہے کہ اہنون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قول سے جنگلون مین استقبال قبلہ کی ممانعت سمجھی ہو پہر گہرون مین ممانعت کا حکم ازخود لگادیا ہو اور ہوسکتا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دونون جگہہ کی ممانعت مراد لی ہو مگر ہمارے پاس کوی ایسی دلیل موجود نہین ہے جو ثابت کردے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فلان مقام مین استقبال قبلہ کو منع فرمایا ہے اور فلان مین نہین اور حدیث عبدالرحمن بن زید بروایت سلمان اور حدیث معقل بن ابی معقل اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہم جن مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے سو وہ بہی اسی کی مانند ہے پہر لوٹے ہم اوسطرف جو اباحت مین ہم نے روایت کین تو حضرت ابن عمر فرماتے ہین کہ دیکھا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کوٹھے پر قبلہ رخ تو ہوسکتا ہے کہ وہ محمول ہو اسپر کہ پیشاب و پاخانہ کے وقت جنگلون مین قبلہ کو پشت کرنا مباح ہے اسیطرح مکانات مین اور ہوسکتا ہے کہ صرف مکانات اور آبادیون کے ساتہہ مخصوص ہو لہذا وہ حدیث جو اہنون نے ممانعت کی روایت کی وہ جنگلون کے ساتہہ مخصوص ہوگی پس ہمکو مناسب ہے کہ اسحدیث کو پہلی حدیثونپر زائد قرار دین نہ اونکی مخالف تو یہ حدیث اباحت گہرون پر محمول ہوی اور

پہلی حدیثیں جنگلوں پر اور یہی قول امام مالک بن انس کا ہے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہ انہوں نے سنا امام مالک کو یہی فرماتے ہوئے پھر ہوئے ہم حدیث ابوقتادہ کی طرف تو اوس میں یہ ہے کہ انہوں نے دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پیشاب کرتے ہوئے قبلہ رخ پس ہوسکتا ہے کہ جہان ابن عمر نے دیکھا وہین انہون نے دیکھا ہو تب تو حدیث ابوقتادہ اور حدیث ابن عمر کے ایک معنے ہو جاینگے یا انہون نے صحرا میں دیکھا ہوگا تو حدیث ابن عمر کے متحد مخالف ہو جائیگی اور پہلی حدیثون کو منسوخ کردیگی لہذا یہ حدیث ہمارے نزدیک اون حدیثوں کی ناسخ نہیں ہے تاوقتیکہ اسکا ناسخ ہونا یقینی ثابت نہ ہوجائے (قولہ) **وَاَمَّا** حَدِيْثُ جَابِرٍ فَفِيْهِ النَّهْيُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَاسْتِدْبَارِهَا لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ وَلَمْ يُبَيِّنْ مَكَانًا فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى مَا فَسَّرْنَا وَبَيَّنَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اَيُّوْبَ فَلَا حُجَّةَ فِيْهِ اَيْضًا تُوْجِبُ مُضَادَّةَ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ جَابِرٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ ثُمَّ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُوْلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْبَوْلُ كَانَ فِي الْمَكَانِ الَّذِيْ لَمْ يَكُنْ نَهْيُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَوَّلُ وَقَعَ عَلَيْهِ فَلَمْ نَعْلَمْ شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ نَسَخَ شَيْئًا مِنْهَا شَيْءٌ **ثُمَّ** عُدْنَا اِلٰى حَدِيْثِ عِرَاكٍ فَفِيْهِ اَنَّهٗ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ اِسْتِقْبَالَ الْقِبْلَةِ بِفُرُوْجِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوِّلُوْا مَقْعَدَتِيْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ **فَقَدْ** يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَنْكَرَ تَوَهُّمَهُمْ لِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا ذٰلِكَ فِيْ جَمِيْعِ الْاَمَاكِنِ فَاَمَرَ بِتَحْوِيْلِ مَقْعَدَتِهٖ نَحْوَ الْقِبْلَةِ لِيَرُدَّ عَلَيْهِمْ وَيُعْلِمَ اَنَّهٗ لَمْ يَقَعْ نَهْيُهٗ عَلٰى ذٰلِكَ وَاِنَّمَا وَقَعَ النَّهْيُ عَلَى اسْتِقْبَالِهَا فِيْ مَكَانٍ دُوْنَ مَكَانٍ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ بِذٰلِكَ نَسْخَ النَّهْيِ الْاَوَّلِ فِي الْاَمَاكِنِ كُلِّهَا لِاَنَّ النَّهْيَ كَانَ قَدْ وَقَعَ فِي الْاٰثَارِ الْاَوَّلِ عَنْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ اَيْضًا عَلَى النَّسْخِ وَلَا غَيْرِهٖ **فَلَمَّا** كَانَ حُكْمُ هٰذِهِ الْاٰثَارِ كَذٰلِكَ كَانَ اَوْلٰى بِنَا اَنْ نُصَحِّحَهَا كُلَّهَا فَنَجْعَلَ مَا فِيْهِ النَّهْيُ مِنْهَا عَلَى الصَّحَارِيْ وَمَا فِيْهِ الْاِبَاحَةُ عَلَى الْبُيُوْتِ حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ مِنْهَا شَيْءٌ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَاتِمٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِيْ عِيْسَى الْخَيَّاطِ **ح** وَحَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا عِيْسٰى عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ عَنْ اِخْتِلَافِ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ صَدَقَا وَاللّٰهِ اَمَّا حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَعَلَى الصَّحَارِيْ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يُصَلُّوْنَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوْهُمْ وَاِنَّ حُشُوْشَكُمْ هٰذِهِ لَا قِبْلَةَ فِيْهَا فَعَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى يُحْمَلُ هٰذِهِ الْاٰثَارُ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ مِنْهَا شَيْءٌ

(ترجمہ) اور رہی حدیث جابر سو اوس مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا منع فرمانا ہے قبلہ کو رخ کرنے اور اوسکو پشت کرنے سے پاخانہ اور پیشاب کے وقت اور اوس مین کسی جگہ کا بیان نہین پس ہوسکتا ہے کہ اس مین بھی وہی بات ہو جو ہم بیان کر چکے حدیث حدیث ابوایوب مین تب تو اس میں بھی کوئی دلیل اسکی نہ ہوگی کہ یہ حدیث ابن عمر اور حدیث ابوقتادہ کے مخالف ہو جابر رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث مین بیان کیا کہ پھر دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پیشاب کرتے ہوئے قبلہ رخ (بیٹھکر) پس ممکن ہے کہ یہ پیشاب کرنا ایسی جگہ نہین ہو کہ آپکی (صلی اللہ علیہ وسلم) پہلی ممانعت اوس جگہ پر محمول نہ ہو لہذا ہم نہین جانتے کہ ان احادیث مین سے کوئی حدیث دوسرونکو منسوخ کرتی ہے (یا نہین) پھر ہم حدیث

عراکب کی طرف آئے تو اُس میں یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کیا گیا لوگ پیشاب گاہ ہونے قبلہ رخ کرنے کو مکروہ کہتے ہیں تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاخانہ کو قبلہ رخ کردو پس ہوسکتا ہے کہ آپنے اون کے اس کلام کو ناگوار فرمایا اس وجہ سے کہ انہوں نے اس کو ہر جگہ مکروہ بتلایا۔ لہذا آپنے اپنے پاخانہ کو جانب قبلہ کردینے کا حکم دیا تاکہ اون پر رد فرماویں اور تاکہ معلوم ہوجائے کہ مخالفت مطلقاً نہیں ہے بلکہ بعض جگہوں کے ساتھ مخصوص ہے اور ہوسکتا ہے کہ پہلی ممانعت کو منسوخ فرمانیکا ارادہ کیا ہو جو ہر جگہ کے اندر تھی کیونکہ پہلی حدیثوں میں ممانعت اسی طرح مطلق تھی پس اس میں بھی نسخ اور عدم نسخ پر کوئی دلیل نہیں تو جبکہ ان حدیثوں کا حکم ایسا ہوا تو ہم کو مناسب ہوا کہ ہم ان تمام حدیثوں کو صحیح رکھیں اس طرح کہ ممانعت کی حدیثیں جنگلوں پر محمول کریں اور اون کو جن میں اباحت ہی گھروں پر تاکہ اون میں سے کوئی حدیث متضاد نہ ہوجائے اور ہم سے حدیث بیان کی ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحاق بن اسمٰعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسماعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے انہوں نے روایت کی حاتم سے انہوں نے عیسی بن ابی عیسٰی خیاط سے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے اسماعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن موسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسی نے انہوں نے روایت کی شعبی سے کہ انہوں نے اون سے دریافت کیا ان دونوں حدیثوں کا اختلاف تو شعبی نے کہا دونوں صحیح ہیں قسم خدا کی رہی حدیث ابو ہریرہ کی سو وہ جنگلوں پر محمول ہے کیونکہ خدا تعالٰے کے لیے فرشتے ہیں جو نماز پڑہتے ہیں لہذا اون کی طرف متوجہ نہ ہونا چاہیئے۔ پس اس معنی پر ان احادیث کا محمول کرنا مناسب ہے تاکہ اون میں تضاد و تخالف نہ ہوجائے۔

بَابُ اَكْلِ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ

باب لہسن اور پیاز اور گندنا کے احکام میں

حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ خَضْرَاوَاتِكُمْ هٰذِهِ ذَوَاتِ الرِّيْحِ فَلَا يَقْرَبْنَا فِيْ مَسَاجِدِنَا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ بَنُوْ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَاْتِي الْمَسَاجِدَ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ الْمَسْجِدَ حَتّٰى يَذْهَبَ رِيْحُهَا يَعْنِي الثُّوْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ بِخَيْبَرَ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا قَيْسٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَقْرَبْنَا اَوْ يُؤْذِيْنَا فِيْ مَسْجِدِنَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْحَنَفِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى

سلہ کراث ایک سبزی کا پیڑ ہے جو بدبودار بعض اقسام اسکے پیاز کے مانند ہیں اور بعض لہسن کے مثل اول کرناثی اور دوسرے کو کراث بقلی کہتے ہیں ۱۲ ... اقرب الموارد ... ۱۲ منہ

عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا یَقْرِبَنَّ مَسَاجِدَنَا یَعْنِی الثُّوْمَ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ صُهَیْبٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ اَنَسًا مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الثُّوْمِ فَقَالَ یَعْنِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا یَقْرِبَنَّا وَلَا یُصَلِّیَنَّ مَعَنَا **ترجمہ)** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو طلحہ بن عمرو نے انہوں نے روایت کی عطا سے انہوں نے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تمہاری یہ سبزیاں بدبودار کھاوے تو وہ ہماری مساجد میں ہمارے نزدیک نہ آوے کیونکہ فرشتے تکلیف پاتے ہیں اون اشیاء سے کہ تکلیف پاتی ہیں اُن سے آدمی **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن رجا نے انہوں نے روایت کی عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھاوے اس درخت سے پس نہ آوے وہ مساجد میں **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن نمیر نے انہوں نے روایت کی عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کھاوے اس ساگ سے پس ہرگز نہ قریب آوے مسجد کے یہاں تک اوس کی بدبو دور ہو جائے مراد لہسن ہے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ اور فہد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن ہاد نے انہوں نے روایت کی نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لہسن کے کھانے سے مقام خیبر میں **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوغسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قیس نے انہوں نے روایت کی ابواسحاق سے انہوں نے شریک بن حنبل سے انہوں نے حضرت علی سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کھاوے اس ساگ کو پس نہ نزدیک آوے ہمارے یا نہ تکلیف دے ہم کو ہماری مسجد میں **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح حنفی محمد بن عبدالوہاب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معن بن عیسیٰ نے انہوں نے روایت کی ابراہیم بن سعد سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھاوے اس درخت سے پس ہرگز نہ نزدیک ہو ہمارے مساجد کے یعنے لہسن **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابومعمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالوارث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے کہا دریافت کیا ایک شخص نے حضرت انس سے کہا سنا ہے آپنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے لہسن کے بارہ میں تو انہوں نے کہا یعنے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ جو کھاوے اس درخت

سے پس نہ نزدیک آوے ہمارے اور نہ نماز پڑھے ہمارے ساتھ **حدثنا** مُحمّدُ بنُ عمرٍو قال ثنا عُبیدُ اللہِ ابنُ مُوسٰی عن ابنِ ابی لیلٰی عن عطاءٍ عن جابرٍ قال قال رسولُ اللہِ صلّی اللہ علیہ وسلّم من اکل من ھٰذہِ البقلاتِ فلا یقربنا فی مسجدِنا او لا یقربنّ مسجدنا **حدثنا** ابنُ مرزوقٍ قال ثنا ابو الولیدِ قال ثنا قیسُ بنُ الربیعِ عن بشرِ بنِ بشیرٍ عن ابیہِ وکان من اصحابِ الشجرۃِ قال قال رسولُ اللہِ صلّی اللہ علیہ وسلّم من اکل من ھٰذہِ الشجرۃِ فلا یناجینا **حدثنا** علیُّ بنُ معبدٍ قال ثنا یونسُ ابنُ محمدٍ قال ثنا حکمُ بنُ عطیۃَ عن ابی الزبابِ عن معقلِ بنِ یسارٍ قال کنّا مع رسولِ اللہِ صلّی اللہ علیہ وسلّم فی مسیرٍ لہٗ و انّا نزلنا فی مکانٍ فیہِ شجرُ ثومٍ فنبثّ اصحابہٗ فیہِ فاکلوا منہُ ثمّ غدوا الی المصلّٰی فوجد النبیُّ صلّی اللہ علیہ وسلّم ریحَ الثومِ فقال لا تقربوا ھٰذہِ الشجرۃَ ثمّ تاتوا المساجدَ قال ثمّ جاؤا الثانیۃَ الی المصلّٰی فوجد ریحَھا فقال من اکل من ھٰذہِ الشجرۃِ فلا یقربنّ المصلّی **حدثنا** فھدٌ قال ثنا ابو غسّانَ قال ثنا قیسٌ عن ابی اسحٰقَ عن ابی اسحٰقَ عن شریکِ بنِ حنبلٍ عن علیٍّ عن النبیِّ صلّی اللہ علیہ وسلّم قال من اکل من ھٰذہِ البقلۃِ فلا یقربنا او یؤذینا فی مساجدِنا **قال** ابو جعفرٍ فکرہ قومٌ اکلَ البقولِ ذواتِ الریحِ اصلًا واحتجّوا فی ذٰلک بھٰذہِ الاٰثارِ **وخالفھم** فی ذٰلک اٰخرون وقالوا انّما نھی النبیُّ صلّی اللہ علیہ وسلّم عن اکلِھا لا لانّھا حرامٌ ولٰکن لئلّا یؤذی بریحِھا من یحضرُ معہُ المسجدَ **وقد جاء** فی ذٰلک اٰثارٌ اُخرُ ما قد دلّ علٰی ذٰلک **(ترجمہ)** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو نے کہا **حدیث** بیان کی ہم سے عبید اللہ بن موسٰی نے انہوں نے روایت کی ابولیلٰی سے انہوں نے عطا سے انہوں نے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کھاوے اس ساگ سے پس نہ نزدیک آوے ہمارے ہماری مسجد میں یا نہ نزدیک آوے ہماری مسجد کے **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قیس بن ربیع نے انہوں نے روایت کی بشر بن بشیر سے انہوں نے اپنے باپ سے اور ہیں یہ اصحاب شجرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کھاوے اس درخت سے پس نہ سرگوشی کرے ہم سے حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یونس بن محمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حکم بن عطیہ نے انہوں نے روایت کی ابوزباب سے انہوں نے معقل بن یسار سے کہا تھے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے کسی سفر میں اور ہم اُترے ایک ایسی جگہ میں کہ وہاں لہسن کا درخت تھا پس آپکے صحابہ اوس میں پھیل پڑے اور اوسکو کھانے لگے پھر گئے مسجد میں تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لہسن کی بو پائی تو فرمایا نہ نزدیک جاؤ اس درخت کے پھر تم آتے ہو تم مساجد میں کہا پھر آئے وہ مسجد میں دوبارہ پھر پائی آپنے اسکی بدبو تو فرمایا کہ جو کھاوے اس درخت کو پس نہ نزدیک آوے مسجد کے **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوغسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قیس نے انہوں نے روایت کی ابواسحاق سے انہوں نے شریک بن حنبل سے انہوں نے حضرت علی رض سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کھاوے اس سبزی کو تو نہ نزدیک ہو ہمارے یا نہ تکلیف دے ہم کو مساجد

ہماری میں ابوجعفرؒ نے کہا کہ ایک گروہ نے مکروہ بتلایا پیاز اور سبزیوں کا کھانا مطلقاً اور استدلال کیا انہوں نے اس میں ان حدیثوں سے اور مخالفت کی اون کی اس میں دوسروں نے اور کہا کہ بجز اس کے نہیں کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کے کھانے سے نہ اس وجہ سے کہ وہ حرام ہیں بلکہ اس وجہ سے کہ تا کہ اوس کے ہمراہی حاضرین مسجد اوس کی بدبو سے تکلیف نہ پاویں اور اس کی دلیل میں دوسری حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِی طَلْحَةَ الْیَعْمَرِیِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ لَتَاْكُلُوْنَ مِنْ شَجَرَتَیْنِ خَبِیْثَتَیْنِ هٰذَا الثُّوْمَ وَهٰذَا الْبَصَلَ وَلَقَدْ كُنْتُ اَرَی الرَّجُلَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْجَدُ مِنْهُ رِیْحُهُ فَیُؤْخَذُ بِیَدِهٖ فَیُخْرَجُ اِلَی الْبَقِیْعِ فَمَنْ كَانَ اٰكِلُهُمَا فَلْیُمِتْهُمَا طَبْخًا **فَهٰذَا** عُمَرُ قَدْ اَخْبَرَ بِمَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ بِمَنْ اَكَلَهُمَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَبَاحَ هُوَ اَكْلَهُمَا بَعْدَ اَنْ یُمَاتَا طَبْخًا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰی اَنَّ النَّهْیَ عَنْهُ لَمْ یَكُنْ لِلتَّحْرِیْمِ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَیْسَرَةَ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ الْخَبِیْثَتَیْنِ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ اٰكِلِیْهِمَا فَاَمِیْتُوْهُمَا طَبْخًا **فَهٰذَا** رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبَاحَ اَكْلَهُمَا بَعْدَ ذَهَابِ رِیْحِهِمَا فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ نَهْیَهٗ عَنْ اَكْلِهِمَا اِنَّمَا كَانَ لِكَرَاهَةِ رِیْحِهِمَا لَا اَنَّهُمَا حَرَامٌ فِیْ اَنْفُسِهِمَا **وَقَدْ** حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ الرَّاسِبِیُّ وَغَیْرُهٗ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ اَكَلْتُ الثُّوْمَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُ الْمَسْجِدَ وَقَدْ سُبِقْتُ بِرَكْعَةٍ فَدَخَلْتُ مَعَهُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رِیْحَهٗ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِیْثَةِ فَلَا یَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا حَتّٰی یَذْهَبَ رِیْحُهَا فَاَتْمَمْتُ صَلَاتِیْ فَلَمَّا سَلَّمْتُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْسَمْتُ عَلَیْكَ اِلَّا اَعْطَیْتَنِیْ یَدَكَ فَنَاوَلَنِیْ یَدَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْخَلْتُهَا فِیْ كُمِّیْ حَتّٰی انْتَهَیْتُ اِلٰی صَدْرِیْ فَوَجَدَهٗ مَعْصُوْبًا فَقَالَ اِنَّ لَكَ عُذْرًا

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالوہاب بن عطا نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے سالم بن ابی جعد سے انہوں معدان بن ابی طلحہ یعمری سے کہ عمر بن خطاب رضہ نے فرمایا اسے لوگو بیشک تم کہاتے ہو دو درخت خبیث ایک لہسن اور یہ پیاز اور بیشک میں تھا کہ دیکھا کرتا تہا آدمی کو بزمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ اوس سے لہسن کی بو آتی ہوتی تھی پس اوس کا ہاتھ پکڑ کر بقیع کی نکال دیا جاتا تہا پس جو ان کو کھانا چاہے وہ انکی بو کو پکاکر مار دے تو یہ حضرت عمر رضہ ہیں جو خبر دیتے ہیں اوس فعل کی جو اوس شخص کے ساتھ کیا جاتا تہا جو زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میں اون کو کہاتا تھا اور مباح کہا حضرت عمر رضہ نے اون کی کہانے کو بعد اس کے کہ اون کی بو پکانے کی وجہ سے ماردی جائے تو یہ اس کی دلیل ہوئی کہ اون سے ممانعت حرمت کی وجہ سے نہ تہی اور بیشک **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یونس بن محمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن میسرہ نے انہون نے روایت کی معاویہ بن قرہ سے انہوں

نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کھاوے ان دو درختوں خبیثوں کو تو وہ نہ نزدیک آوے ہماری مسجد کے اور اگر تم کو اون کو کھانا ضروری ہی ہو تو اون کی بدبو کو پکانے سے مار دو پس یہ رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم ہیں کہ مباح کہا آپ نے اون کا کھانا بدبو کے دور ہو جانیکے بعد۔ لہٰذا یہ پختہ دلیل ہے اس کی کہ اون سے ممانعت اون کی ناگوار بو کی وجہ سے ہے نہ اس وجہ سے کہ وہ فی نفسہ حرام ہیں اور حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ہلال راسبی وغیرہ نے انہوں نے روایت کی حمید بن ہلال سے انہوں نے ابو بردہ بن ابی موسے سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے کہا کھایا میں نے لہسن بزمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پھر حاضر ہوا میں مسجد میں اور میری ایک رکعت رہ گئی تھی پس میں اون کے ساتھ جماعت میں شامل ہوا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اوس کی بو پا گئے پس جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا یہ خبیث درخت جو کھائے وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آئے یہانتک کہ اوس کی بو جاتی رہے پس میں نے اپنی نماز تمام کی اور جب سلام پھیر چکا تو میں نے عرض کیا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میں آپ کو قسم دیتا ہوں ذرا اپنا دست مبارک مجھے دیجئے پس حضور نے اپنا ہاتھ مجھے دیا پس میں نے اوس کو اپنے گریبان میں داخل کیا یہانتک کر لے گیا اپنے سینہ تک پس پایا آپ نے اوس کو پٹی سے بندھا ہوا تو فرمایا کہ بیشک تیرے لئے عذر ہے (قولہ)

ففی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اکل من ھذہ الشجرۃ الخبیثۃ فلا یقربنا فی مسجدنا حتی یذھب ریحھا دلیل علی انہ انما نھی عن اکلھا لئلا یؤذی ریحھا من یحضر المسجد لا لان اکلھا حرام **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا سعید بن عامر قال ثنا شعبۃ عن سماک بن حرب عن جابر بن سمرۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل من طعام بعث بفضلہ الی ابی ایوب قال فبعث الیہ ذات یوم بقصعۃ لم یاکل منھا فاتاہ ابو ایوب فقال یا رسول اللہ احرام ھو قال لا ولکن کرھتہ لریحہ قال فانا اکرہ ما کرھت **حدثنا** یونس قال ثنا سفیان عن عبید اللہ بن ابی یزید عن ابیہ قال نزلت علی ام ایوب الانصاریۃ التی کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نزل علیھم فحدثتنی انھم تکلفوا لہ طعاما فیہ بعض ھذہ البقول فاتوہ فکرھہ فقال لاصحابہ کلوہ فانی لست کاحدکم انی اخاف ان اوذی صاحبی **حدثنا** یونس مرۃ اخری قال ثنا سفیان عن عبید اللہ قال سمعت ام ایوب الانصاریۃ قالت نزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقربت الیہ طعاما فیہ من بعض ھذہ البقول فلم یاکلہ وقال انی اکرہ ان اوذی صاحبی **وحدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا شعیب بن اللیث قال ثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن ابی رھم السماعی ان ابا ایوب حدثہ قال قلت یا رسول اللہ کنت ترسل بالطعام فانظر فاذا رأیت اثر اصابعک وضعت یدی فیہ حتی کان ھذا الطعام الذی ارسلت بہ فنظرت فیہ فلم ار فیہ اثر اصابعک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجل ان فیہ بصلا فکرھت ان اکلہ من اجل الملک الذی یاتینی واما انتم فکلوہ **حدثنا** صالح بن عبد الرحمن الانصاری قال ثنا ابو عبد الرحمن المقری قال حدثنی ابن لھیعۃ عن یزید بن ابی حبیب فذکر باسنادہ مثلہ **(ترجمہ)** پس رسول خدا

صلے اللہ علیہ کے اس فرمان میں کہ جو کہاوے اس درخت خبیث کو وہ ہماری مسجد میں ہمارے نزدیک نہ آوے
یہانتک کہ اوسکی بو جاتی رہے اس پر دلیل ہے کہ بجز اُسکے نہیں کہ وہ مخالفت کی یہ ہے کہ اوس کی بو حاضرین
مسجد کو تکلیف دیتی ہے نہ اس وجہ سے کہ اوس کا کھانا حرام ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی سماک
بن حرب سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا چکتے بھیج دیتے
بچا ہوا ابو ایوب کو کہا پس ایک دن آپنے ایک پیالہ بھیجا جس سے آپنے بالکل نہ کھایا تھا پس حاضر ہوئے ابو ایوب
اور عرض کیا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیا یہ حرام ہے فرمایا نہیں لیکن میں اوسی کی بو کی وجہ سے اوسکو
بُرا سمجھتا ہوں ابو ایوب نے کہا جس کو آپ بُرا جانتے ہیں میں بھی اوسکو بُرا جانتا ہوں **حدیث** بیان کی ہم سے
یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی عبید اللہ بن ابی یزید سے انہوں نے
اپنے باپ سے کہا میرے پاس ماں ابو ایوبؓ انصاری کی آئیں جن کے ہاں رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے نزول فرمایا تھا تو وہ مجھ سے بیان کرنے لگیں کہ انہوں نے آپ کے لئے ایک کھانا تیار کیا جس میں
بعض ایسی سبزی بھی تھی پھر لائے آپ کی خدمت میں تو آپنے اوسکو اچھا نہ سمجھا اور اپنے صحابہؓ سے فرمایا کھاؤ
اسکو کیونکہ میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں ہوں میں اس سے ڈرتا ہوں کہ کہیں میں اپنے صاحب (جبرائیلؑ)
کے لئے تکلیف دوں **حدیث** بیان کی ہم سے دوسری بار یونس نے انہوں نے روایت کی عبید اللہ
سے کہا سنا میں نے ایوب انصاری کی ماں انصاریہ سے کہا تشریف لائے میرے پاس نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم پس میں آپ کے پاس ایک کھانا لائی جسکے اندر کوئی ان سبزیوں میں کی تھی پس نہ کھایا آپنے
اوسکو اور فرمایا کہ میں اسکو بُرا جانتا ہوں کہ اپنے ساتھی کو تکلیف دوں اور **حدیث** بیان کی ہم سے ربیع
مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن لیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے انہوں نے
روایت کی یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو الخیر سے انہوں نے ابو رہم سماعی سے کہ ابو ایوب نے
روایت کی اون سے کہا عرض کیا میں نے اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آپ میرے پاس کھانا بھیجا کرتے
تھے پس میں دیکھ لیتا تھا کہ اگر اوس میں آپ کی انگشتہائے مبارک کے نشانات ہوتے
تھے تو اوس میں اپنا ہاتھ رکھتا تھا یہانتک کہ نوبت آئی اس کہانے کی جو آپنے بھیجا پس نہ دیکھا میں نے
اس میں کوئی نشان آپ کی انگلیوں کا تو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہاں بیشک اس میں لہسن
ہے اس لئے میں نے اس کے کہانے کو بُرا جانا بوجہ اوس فرشتہ کے جو آتا ہے میرے پاس لیکن تم
کھاؤ اسکو **حدیث** بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمٰن انصاری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عبد الرحمٰن
مقری نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن لہیعہ نے انہوں نے روایت کی یزید بن ابی حبیب انصاری سے
پس ذکر کیا اس اسناد سے اوسی کی مثل **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ
أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يُسَمِّ الشَّجَرَةَ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا

ابن وهب قال اخبرني عمرو بن الحارث عن بكر بن سوادة ان سفيان بن عبد الله حدثه عن ابي ايوب الانصاري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بنحوه الا انه قال بصل او كراث وزاد في آخره وليس بمحرم **فقد** اباح رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذه الآثار للناس اكل البصل والكراث وان ذلك غير محرم **فان** قال قائل هذا الذي ذكرت انما هو على ما كان منهما قد طبخ فاما ما كان غير مطبوخ فهو داخل في النهي الذي في الآثار الاول **قيل** له قد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما ذكرنا عنه في هذه الآثار انما كرهه لريحه وقد اباح اصحابه اكله فما كانت ريحه فيه قائمة بعد الطبخ كان على حكمه قبل الطبخ اذ كان انما كره اكله فيهما جميعا من اجل ريحه فدل اباحته اكله لهم بعد الطبخ وريحه موجودة على ان اكلهم اياه قبل الطبخ مباح لهم ايضا (**ترجمہ**) حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عیاش بن ولید رقام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الاعلی بن عبد الاعلی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے انہوں نے روایت کی مرثد بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو امامہ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل سوا اسکے کہ انہوں نے اوس درخت کا نام نہیں لیا **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو عمرو بن حارث نے انہوں نے روایت کی بکر بن سوادہ سے کہ سفیان ثوری بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اون سے انہوں نے روایت کی ابو ایوب انصاریؓ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل مگر یہ انہوں نے کہا پیاز اور گندنا اور زیادہ کیا اسکے آخر میں کہ اور حرام نہیں ہے پس بیشک مباح کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان حدیثوں میں لوگوں کے لئے کہانا لہسن اور پیاز کا اور یہ کہ وہ حرام نہیں پس اگر کوئی کہنے والا کہے کہ جو کچھ تم نے ذکر کیا یہ حکم اون دونوں کا ہے جبکہ وہ پکائے ہوئے ہوں لیکن وہ جو غیر پختہ ہوں تو وہ اسی ممانعت میں داخل ہیں جو پہلی حدیثوں میں گذریں تو اوس کو جواب دیا جائیگا کہ بیشک فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان حدیثوں میں جو ہم نے آپ سے ذکر کیں کہ بجز اسکے نہیں کہ برا جانا آپنے اس کو بوجہ اوس کی بو کے اور آپ کے صحابہ نے اوسکے کہانے کو مباح فرمایا پس وہ لہسن وغیرہ کہ جس کی بدبو بعد پکانے کے بھی قائم ہو تو اوس کا حکم بھی وہی ہے جو پکانے سے پہلے تھا کیونکہ آپنے مکروہ جانا اوروں کا کھانا بوجہ بدبو کے پس دلالت کی آپ کے مباح فرمانے نے اوسکے کہانیکو بعد پکا لینے کے حالانکہ اوس کی بدبو موجود ہو اس پر کہ پکانے سے پیشتر بھی اون کے لئے اس کا کھانا مباح تھا **وقد** حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب حدثني عطاء بن ابي رباح ان جابر بن عبد الله قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اكل ثوما او بصلا فليعتزلنا او ليعتزل مسجدنا فليقعد في بيته وانه اتي بقدر او ببدر فيه خضرات من بقول فوجد لها ريحا فسال عنها فاخبر بما فيها من البقول فقال قربوها الى بعض اصحابه كان معه فلما رآه كره اكله قال كل فاني اناجي من لا تناجي **حدثنا** يونس قال ثنا ابن وهب قال ثنا ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اكل من

الْكُرَّاتَ فَلَا يَغْشَانَا فِي مَسَاجِدِنَا حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْعَتَّابِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ عَنْ حَبَّةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَأْكُلَ الثُّومَ وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ الْمَلَكَ يَنْزِلُ عَلَيَّ لَأَكَلْتُهُ **فَقَدْ** دَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلَى إِبَاحَةِ أَكْلِهَا مَطْبُوخًا كَانَ أَوْ غَيْرَ مَطْبُوخٍ لِمَنْ قَعَدَ فِي بَيْتِهِ وَكَرَاهَةِ حُضُورِ الْمَسْجِدِ وَرِيحُهُ مَوْجُودٌ لِئَلَّا يُؤْذِيَ بِذٰلِكَ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَبَنِي آدَمَ فَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

ترجمہ اور بیشک حدیث بیان بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عطا بن ابی رباح نے کہ جابر بن عبداللہ نے فرمایا بیشک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھاوے لہسن یا پیاز تو چاہئے کہ جدا رہے ہم سے یا جدا رہے ہماری مسجد سے اور بیٹھے اپنے گھر مین اور بیشک آپکے پاس ایک ہانڈی یا کجہی کا چھترا لایا گیا جس مین سبزی ترکاریان تہین پس آپنے اونکی بدبو پائی اور انکے بارہ مین دریافت کیا پس آپکو اون خبرین کی خبر دی گئی تو آپنے فرمایا لیجاؤ اسکو آپ کے بعض صحابہ کی جانب جو آپ کے ہمراہ تھے پس جب انہون نے دیکھا اوسکو تو اوسکے کہانیکو برا جانا تب آپنے فرمایا تم کہاؤ کیونکہ مین سرگوشی کرتا ہون اوس سے کہ تم سرگوشی نہین کرتے **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے انہون نے روایت کی ابو زبیر سے انہون نے جابرؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھاوے گندنا پس نہ آوے ہمارے پاس ہماری مسجدون مین یہانتک کہ اوسکی بو جاتی رہے کیونکہ فرشتے تکلیف پاتے ہیں اوس چیز سے کہ تکلیف پاتے ہیں اوس سے انسان **حدیث** بیان کی ہم سے عبدالعزیز بن معاویہ عتابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شبابہ بن سوار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے انہون نے روایت کی مسلم اعور سے انہون نے حبہ سے انہون نے حضرت علی سے کہا حکم دیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لہسن کہانیکا اور فرمایا اگر نہ ہوتی یہ بات کہ فرشتہ نازل ہوتا ہے مجھپر تو مین اوسکو ضرور کہاتا پس بیشک بیان سابق نے دلالت کی اسپر کہ پکے ہوئے اور غیر پختہ لہسن کا کہانا مباح ہے اوس شخص کے لئے جو اپنے گھر مین بیٹھے اور مسجد مین حاضر ہونا مکروہ ہے جب تک اوسکی بدبو موجود ہو تاکہ اوس سے حاضرین مسجد ملائکہ اور بنی آدم کو تکلیف نہ پہونچے پس اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی قول امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالےٰ کا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالْحَائِطِ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ أَمْ لَا

باب اوس شخص کے بیان مین جو کسی باغ مین گذرے تو کیا اوسکو باغ سے کہانا مباح ہے یا نہین

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَحْسِبُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى حَائِطٍ فَلْيُنَادِ صَاحِبَهُ

ثلث مرات فان اجابه والا فليأكل من غير ان يفسد واذا اتى على غنم فليناد صاحبه ثلث مرات
فان اجابه والا فليشرب من غير ان يفسد **قال** ابو جعفر فذهب قوم الى هذا فجعلوا لمن مر بالحائط ان
يتادى صاحبه ثلثا فان اجابه والا فاكل وكذلك في الغنم **وخالفهم** في ذلك آخرون فقالوا
لا ينبغي ان ياكل من غير ضرورة فان كانت ضرورة فالاكل له من ذلك والشرب له مباح قالوا وقد روى
عن ابي سعيد الخدري في غير هذا الحديث ما يدل ان الاباحة المذكورة في هذا الحديث هي على الضرورة
فذكروا ما حدثنا فهد قال ثنا مخول ابن ابراهيم قال ثنا اسرائيل عن عبد الله بن عصمة قال
سمعت اباسعيد الخدري يقول اذا ارمل القوم فصبحوا الابل فليناد والراعي ثلثا فان لم يجدوا
الراعي ووجدوا الابل فليصبحوا لبن الراوية ان كان في الابل راوية ولا حق لهم في بقيتها فان جاء
الراعي فليمسكه رجلان ولا يقاتلوه وليشربوا فان كان معهم دار اهم فهو حرام عليهم الا باذن اهلها
ففي هذا الحديث دليل على ان ما ابيح من ذلك في هذا الحديث الاول انما هو على الضرورة
وقد جاء عن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم في غير هذا الحديث ما يدل على هذا المعنى ايضا
حديث ربيع الجيزي قال ثنا اسحق بن بكر بن مضر قال ثنا ابي عن يزيد بن الهاد عن مالك
ابن انس عن نافع عن ابن عمر انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحتلبن احدكم ما
شية اخيه بغير اذنه ايحب احدكم ان تؤتى مشربته فيكسر خزانته فيحمل طعامه فانما تخزن
لهم ضروع مواشيهم اطعمتهم فلا يحتلبن احدكم ماشية امرئ الا باذنه **ترجمه** حدیث بیان
کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن عاصم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریری
نے انہون نے روایت کی ابونضرہ سے انہون نے ابوسعید خدریؓ سے کہا گمان کرتا ہون اونکو کہ روایت کی
انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جب آوے کوئی تم مین کا باغ میں تو چاہیئے کہ تین بار اوسکے مالک کو
پکارے تو اگر وہ جواب دے تو خیر ورنہ چاہیئے کہ کہالے بلا نقصان کرنیکے اور جب بکریون کے ریوڑ پر آوے تو
چاہیئے کہ پکارا اوسکے مالک کو اگر وہ جواب دے تو فبہا ورنہ وہ دوہ لیوے بلا نقصان کئے **ابوجعفر** نے کہا کہ ایک
گروہ اسیطرف گیا اور باغ مین گذر ہونے والے کے واسطے یہ حکم بیان کیا کہ اوسکے مالک کو تین بار پکارے اگر وہ
جواب دے تو فبہا ورنہ پس کہالے اور یہی حکم بکریون مین ہے اور مخالفت کی اونکی اس میں دوسرون نے
اور کہا کہ بلا ضرورت شدیدہ کہانا درست نہین اور اگر ضرورت ہو تو اوس باغ سے کہانا اور اون ہی بکریون سے
دودہ پینا مباح ہے انہون کہا اور ابوسعید خدریؓ سے اس حدیث کے سوا مین وہ حدیث مروی ہے جو دلالت
کرتی ہے اسپر کہ اسحدیث مین جو اباحت مذکور ہے وہ ضرورت پر محمول ہے چنانچہ ذکر کی انہون نے وہ حدیث
جو بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مخول بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل
نے انہون نے روایت کی عبد اللہ بن عصمہ سے کہا سنا مین نے ابوسعید خدریؓ کو فرماتے ہوئے کہ جب کسی قوم کا
توشہ ختم ہوجائے اور صبح کے وقت آوین اونٹون پر تو چاہیے کہ پکارین چرواہے کو تین بار پس اگر نہ پاوین چرواہے
کو اور پاوین اونٹ کو چاہیئے کہ دوہلین دودہ راویہ (پانی لانے والے اونٹ) کا اگر وہ ہو اور نہین ہے کوئی

حق او نکا باقی اونٹون مین پس اگر آجائے چرواہا تو چاہئے کہ پکڑلین اوسکو دو شخص اور نہ لڑین اوس سے اور
پی لین (دود) اور اگر اونکے پاس دام ہون تو یہ دودھ حرام ہے اونپر مگر اونکے مالک کی اجازت سے تو اس حدیث
مین دلیل ہے اسپر کہ اس حدیث اول مین جو اباحت بیان کی گئی وہ ضرورت کے وقت ہے اور بیشک وارد
ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی اسکی دلیل مین حدیث بیان کی ہم سے ربیع جنری نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے اسحاق بن بکر بن مضر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے انہون نے روایت
کی یزید بن ہاد سے انہون نے مالک بن انس انہون نے نافع سے انہون نے ابن عمرؓ سے کہ انہون نے سنا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے کہ ہرگز نہ دوہے کوئی تم مین کا اپنے بھائی کے مویشی کو اوسکی بلا اجازت
کیا تم مین سے کسیکو یہ پسند آتا ہے کہ کوئی اوسکے توشہ خانہ مین جاکر اوسکا خزانہ توڑے (یعنے نقب لگائے)
اور اوسجگہ کا غلہ اٹھا لے جائے پس بجز اسکے نہیں کہ اونکے مویشی کے تھن اونکے نملون کا مخزن ہین لہذا
نہ دوہے تم مین کا کوئی کسی شخص کے مویشی کو مگر اوسکی اجازت سے (قولہ) حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ
ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا شَرِيكُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ
عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُصَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَفَعَهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَحُلُّ صِرَارَ نَاقَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ 2
أَهْلِهَا فَإِنَّهُ خَاتَمُهُمْ عَلَيْهَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ
بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ أَنْ يَأْخُذَ عَصَا أَخِيهِ بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ قَالَ وَذٰلِكَ لِشِدَّةِ مَا حَرَّمَ اللهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ
مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ
ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَارِثَةَ عَنْ عَمْرٍو الْيَثْرِبِيِّ قَالَ
قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا فَقَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ مِنْ مَالِ أَخِيهِ شَيْءٌ إِلَّا بِطِيبِ
نَفْسٍ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ لَقِيتُ غَنَمَ ابْنِ عَمِّي آخُذُ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ إِنْ لَقِيتَهَا تَحْمِلُ شَفْرَةً وَزِنَادًا
وَالْخَبْتَ الْجَمِيشَ فَلَا تَهِجْهَا فَهٰذِهِ الْآثَارُ الَّتِي ذَكَرْنَا تَمْنَعُ مَا تَوَهَّمَ مَنْ ذَهَبَ فِي تَأْوِيلِ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ
إِلَى مَا ذَكَرْنَاهُ وَلَوْ ثَبَتَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ لَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْحَدِيثُ كَانَ فِي حَالِ وُجُوبِ الضِّيَافَةِ
حِينَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا وَأَوْجَبَهَا لِلْمُسَافِرِينَ عَلَى مَنْ حَلُّوا بِهِ فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا ابْنُ
مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ أَبِي
كَرِيمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةُ الضَّيْفِ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَإِنْ أَصْبَحَ
بِفِنَائِهِ فَإِنَّهُ دَيْنٌ إِنْ شَاءَ اقْتَضَاهُ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ
بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مَنْصُورٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ
مِثْلَهُ (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے بکار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسی بن اسمٰعیل نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے شریک بن عبید اللہ نے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن عصیم سے کہا سنا مین نے

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو کہ مرفوع بیان کرتے تھے اس کو فرمایا حلال نہیں ہے کسی کے لئے مگر اُس کے
مالک کی اجازت سے کیونکہ وہ اونکے لئے اونٹنیوں پر نشان ہی حدیث بیان کی ہم سے
ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعامر عقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلمان بن بلال
نے انہوں نے روایت کی سہیل سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سعید سے انہوں نے ابوحمید ساعدی سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں ہے کسی آدمی کے لئے یہ کہ لیوے اپنے بھائی کی لاٹھی
اوس کی ناخوشی سے کہا اور یہ بوجہ سخت حرام فرمانے اللہ تعالےٰ کے مسلمانوں پر مسلمان کے مال کو حدیث
بیان کی ہم سے ربیع جیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اصبغ بن فرج نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے حاتم بن اسمعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالملک بن حسن نے انہوں نے روایت کی عبدالرحمٰن
بن ابی سعید سے انہوں نے عمارہ بن حارثہ سے انہوں نے عمرو یثربی سے کہا خطبہ پڑھا ہم پر رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا حلال نہیں ہے کسی آدمی کے لئے اوسکے بھائی کے مال سے کچھ مگر اوسکی خوشی
سے کہا میں نے عرض کیا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اگر پاؤں میں اپنے چچازاد کی بکریاں کیا میں
اونمیں سے کچھ لیلوں تو آپنے فرمایا اگر ملیں تجھکو بکریاں

تو یہ حدیثیں جنکو ہم نے ذکر کیا منع کرتی ہیں اوس شخص کے وہم کو جو گیا پہلی حدیث میں اوسطرف جو ہم نے
ذکر کیا اور اگر ثابت ہو جائے مذہب اوس شخص کا تو احتمال ہے کہ یہ حدیث اوسوقت پر محمول ہو کہ جسوقت
مہمانی واجب ہوتی ہے جبکہ حکم دے چکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مہمانی کا اور ثابت کر چکے وہ مہمانی مسافروں
کے لئے اوس شخص پر کہ جسپر وہ نزول کریں پس بیشک حدیث بیان کی ہمسے ابن مرزوق نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے بشر بن عمرو نے اور وہب بن جریر نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں
روایت کی منصور سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مقدام ابی کریمہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے مہمان کی شب کو (خاطر تواضع) ہر مسلمان پر واجب حق ہے پس اگر اوسکے صحن میں وہ صبح کرے
تو وہ قرض ہے اگر چاہے اوس سے تقاضا کرے اور اگر چاہے اوسکو چھوڑ دے حدیث بیان کی ہم سے
بکار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے پھر ذکر کیا اس اسناد سے
اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے بشر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے وہیب نے انہوں نے روایت کی منصور سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اسکی مثل (قولہ)

حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِیَۃُ بْنُ صَالِحٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَۃَ حَدَّثَہٗ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا ضَیْفٍ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَاَصْبَحَ الضَّیْفُ مَحْرُوْمًا فَلَہٗ اَنْ یَاْخُذَ بِقَدْرِ
قِرَاہُ وَلَا حَرَجَ عَلَیْہِ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّیْ قَالَ ثَنَا مُعَاوِیَۃُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ
نُعَیْمِ بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ
ثَنَا اَبُوْ مُسْھِرٍ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَمْزَۃَ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ رُؤْبَۃَ اَنَّہٗ حَدَّثَہٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ اَبِیْ عَوْفٍ الْجُرَشِیِّ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ کَرِبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ

ضافَ بقومٍ فلم يقروه كان له ان يعقبهم بمثل قراه **حدثنا** ربيع المؤذن قال ثنا شعيب بن الليث قال ثنا الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي الخير عن عقبة بن عامر قال قلنا يا رسول الله انك تبعثنا فنمر بقوم قال ان نزلتم بقوم فامروا لكم بما ينبغي للضيف فاقبلوا فان لم يفعلوا فخذوا منهم حق الضيف الذي ينبغي **فاوجب** صلى الله عليه وسلم الضيافة في هذه الآثار وجعلها دينا وجعل الذي وجبت له اخذها كما ياخذ الذين **ثم** نسخ ذلك **فمما** روي في نسخه ما حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داؤد قال ثنا سليمن بن المغيرة قال ثنا ثابت عن عبد الرحمن بن ابي ليلى قال ثنا المقداد بن الاسود قال جئت انا وصاحب لي قد كادت ان تذهب اسماعنا وابصارنا من الجوع فجعلنا نتعرض للناس فلم يضفنا احد فاتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذهب بنا الى منزله وعنده اربعة اعنز فقال يا مقداد احلبهن وجزّ اللبن لكل اثنين جزءا وذكر حديثا طويلا **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ثابت عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن المقداد بن عمرو قال قدمت المدينة انا وصاحب لي ثم ذكر مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معاویہ بن صالح نے کہ ابوطلحہ نے حدیث بیان کی اونسے انہوں نے روایت کی ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو مہمان نازل ہو کسی قوم پر پھر صبح کرے مہمان محروم تو اوسکو جائز ہے کہ اپنی مہمانی کی بقدر لیلے اور اوسپر کوئی گناہ نہیں ■

حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابومسہر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن حمزہ نے انہوں نے روایت کی زبیدی سے انہوں نے مروان بن رویہ سے کہ انہوں نے حدیث بیان کی اونسے بروایت عبدالرحمن بن ابی عوف جرشی انہوں نے روایت کی مقدام بن معدیکرب سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی مہمان بنے کسی قوم کا پس نہ مہمان نوازی کریں اوسکی تو اوسکو جائز ہے کہ اپنی مہمانی کی مقدار کا عوض اونسے لے لے **حدیث** بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن لیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے انہوں نے روایت کی یزید بن ابی حبیب انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے کہا عرض کیا ہم نے اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیشک آپ بھیجتے ہیں ہمکو پس گذرتے ہیں ہم کسی قوم پر (بھی تو اونپر کچھ حق ہمارا ہے) آپنے فرمایا اگر تم کسی قوم پر نازل ہو پھر وہ تمہارے واسطے مہمان کے لئے جو مناسب ہو اوسکا حکم کریں تو اوسکو قبول کرو اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو اونسے مہمانی کا مناسب حق لیلو پس واجب قرار دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مہمان نوازی کو ان حدیثوں میں اونکو قرض قرار دیا اور مہمان کے لئے اپنی مہمان نوازی کا لے لینا جائز قرار دیا جسطرح قرضخواہ اپنا قرضہ لیتا ہے پھر اسکو منسوخ کر دیا پس منجملہ نسخ کرنیوالی حدیثوں کے ایک وہ ہے جسکو حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ثابت نے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے کہا حدیث بیان کی ہم سے مقداد بن اسود نے کہا آیا میں اور میرا ایک ساتھی (مدینہ طیبہ میں) اسحال میں کہ قریب تھا جاتے رہیں کان ہمارے (بہرے ہو جائیں) اور جاتی رہیں آنکھیں

ہماری بوجہ بہوک کے پس ہم لوگونسے درخواست کرنے لگے توکسی نے ہماری مہمانی نہ کی پہر حاضر ہوئے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت میں اور عرض کیا ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پہونچی ہمکو سخت بہوک پس ہم نے لوگونسے درخواست کی پس کسی نے ہماری مہمانی نہ کی اسلئے ہم آپکی خدمت مین حاضر ہوئے ہیں پس لیگئے آپ ہمکو اپنے مکان مین اور آپ کے پاس چار بکریان تہین پس فرمایا کہ اے مقداد دوہ انکو اور تقسیم کرو دودہ کو ہر دو کے لئے ایک ایک حصہ اور ذکر کیا حدیث طویل **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے انہون نے روایت کی ثابت سے انہون نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے انہون نے مقداد بن عمرو سے انہون نے کہا آیا مین مدینہ میں اور میرے ساتھ ایک اور پہر ذکر کیا اسکی مثل (قولہ) **افلا ترى** ان اصحاب رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم لم يضيفوهم وقد بلغت بهم الحاجة الى ما ذكر في هذا الحديث ثم لم يعنفهم رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم على ذلك فدل ما ذكرنا على نسخ ما كان اوجب على الناس من الضيافة **وقد** ذكرنا فيما تقدم من كتابنا هذا عن رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم مال المسلم على المسلم كحرمة دمه **وقد** حدثنا ربيع قال ثنا اسد قال ابن ابي ذئب عن عبد اللہ بن السائب عن ابيه عن جده انه سمع النبي صلى اللہ عليہ وسلم يقول لا ياخذ احدكم متاع صاحبه لا عبا ولا جادا واذا اخذ احدكم عصا اخيه فليردها اليه **وقد** عمل اصحاب رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم في الضيافة بما حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا ابان بن يزيد العطار قال ثنا يحيى بن ابي كثير قال ثنا عبد الرحمن مولى سعد بن ابي وقاص قال كنت مع سعد بن ابي وقاص في سفر فاوانا الليل الى قرية دهقان واذا الابل عليها اصحابها فقال لي سعد ان كنت تريد ان تكون مسلما حقا فلا تاكل منها شيئا فبتنا جائعين فهذا سعد يقول ان سرك ان تكون مسلما حقا فلا تاكل منها شيئا فلا يكون ذلك الا وقد ثبت عنده حقيقة علمه به اذ كان عنده من امور الاسلام ولم ياخذ اهل القرية بحق الضيافة فذلك دليل انه لم يكن حينئذ الضيافة واجبة واللہ سبحانہ تعالى اعلم (**ترجمہ**) کیا پس نہین دیکہتے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے نہین مہمان نوازی کی اونکی حالانکہ احتیاج کا حال ذکر ہو چکا اسی حدیث مین پہر نہ جہڑکا اونکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسپر پس یہ دلیل ہے اسکی کہ آپنے لوگونپر جو مہمان نوازی واجب کی تہی وہ منسوخ ہو گئی اور ہم اس کتاب کے پہلے بیان میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کر چکے ہیں کہ مسلمان کا مال مسلمان پر حرام ہے مانند حرام ہونے اوسکے خون کے اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے ربیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا ابن ابی ذئب نے کہ روایت کی انہون نے عبداللہ بن سائب سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے اپنے دادا سے کہ انہون نے سنا نبی صلے اللہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ نہ لیوے کوئی تم مین کا اسباب اپنے ساتہی کا نہ ہنسی سے اور نہ واقعی اور جب لیوے کوئی تم مین کا لاٹہی اپنے ساتہی کی تو چاہئے کہ واپس دیوے اوسکو **اور** مہمان نوازی مین صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ عمل کیا جسکو بیان کیا ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابان بن یزید عطار نے کہا حدیث بیان کی یحیی بن ابی کثیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے

عبدالرحمن سعد بن ابی وقاص کے غلام نے کہا تھا میں سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ ایک سفر میں پس ہکانا دیا ہمکو رات نے ایک دہقان گاؤن مین تو وہان ہم نے اونٹ پائے جنپر بوجھ لدے تھے تو مجھ سے سعد نے کہا کہ اگر تو سچا مسلمان بننے کا ارادہ کرتا ہے تو انمین سے کچھ نہ کہا پس ہم نے بھوکے رات گذاری تو یہ سعد ہیں جو کہتے ہیں کہ اگر تجھے سچا مسلمان ہونا پسند آوے تو مت کہا ان مین سے کچھ پس یہ قول اونکا نہین ہو سکتا مگر اوسوقت کہ ثابت ہو چکا ہو علم اونکا اسکے ساتھ کیونکہ انکے پاس اسلام کی باتین (اوسکی نشانین اور علامات) تہین اور نہ لیا انہون نے گاؤن والونسے حق مہمانی پس یہ اس امر پر پوری دلیل ہے کہ اوسوقت مہمان نوازی واجب نہ تھی اور اللہ سبحانہ تعالےٰ زیادہ جاننے والا ہے ✦

بَابُ لُبْسِ الْحَرِيْرِ

باب ریشم پہننے کے بیان مین :-

(قوله) **حدثنا** فهد قال ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث بن سعد عن ابن ابي مليكة عن المسور بن مخرمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قدمت عليه اقبية فبلغ ذلك ابي مخرمة فقال يا بني انه قد بلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قدمت عليه اقبية فهو يقسمها فاذهب بنا اليه قال فذهبنا فوجدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في منزله فقال لي ابي يا بني ادع لي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال المسور فاعظمت ذلك وقلت كيف ادعو لك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا بني انه ليس بجبار فدعوت رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج وعليه قباء من ديباج مزرر بذهب فقال يا مخرمة هذا خبأته لك فاعطاه اياه **قال** ابو جعفر فذهب قوم الى هذا فقالوا لا باس بلبس الحرير للرجال والنساء واحتجوا في ذلك بهذا الحديث **وخالفهم** في ذلك آخرون فكرهوا لبس الحرير للرجال **واحتجوا** في ذلك بالآثار المتواترة المروية في النهي عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم **فمنها** ما حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا معاذ بن هشام قال ثنا ابي عن قتادة عن عامر الشعبي عن سويد بن غفلة ان عمر بن الخطاب خطب بالجابية فقال نهى نبي الله صلى الله عليه وسلم عن لبس الحرير الا موضع اصبعين او ثلث او اربع **حدثنا** يزيد قال ثنا معاذ قال ثنا ابي عن قتادة عن ابي عثمان النهدي عن عمر بن الخطاب قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبس الحرير الا موضع اصبعين او ثلث او اربع **حدثنا** يزيد بن سنان قال ثنا يزيد بن هارون قال ثنا عاصم الاحول عن ابي عثمان النهدي قال قال عمر بن الخطاب اياكم والحرير فان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نهى عنه وقال لا تلبسوا منه الا ما كان هكذا واشار رسول الله صلى الله عليه وسلم باصبعيه

(ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھسے لیث بن سعد نے انہون نے ابن ابی ملیکہ سے انہون نے مسور بن مخرمہ سے

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ جُبّے آئے پس خبر لگی اسکی ابو مخرمہ کو تو انہون نے کہا
اے بیٹے مجھے خبر لگی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ جُبّے آئے ہیں پس آپ اونکو تقسیم
فرماوینگے پس لے چل مجھے آپکی خدمت مین کہا پس گئے ہم تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے مکان مین
پایا پس مجھسے میرے باپ نے کہا کہ بلا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تو مسور نے کہا کہ مین نے اسکو بڑا کام
جانا اور کہا کیسے بلاؤن تمہارے واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تو والد نے کہا کہ اے بیٹے وہ
غصے والے نہین ہین چنانچہ پکارا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پس نکلے آپ اور آپ پر ایک
ریشمی عبا تھا اور اوس مین سونے کی گھنڈیان تھین پس فرمایا حضور نے کہ تمہارے لئے یہ چھپا رکھا ہے
مین نے پس آپنے اونکو وہ دیدیا ابوجعفر نے کہا کہ ایک گروہ اسی طرف گیا اور کہا کہ ریشم پہننے مین
مردون اور عورتون کے لئے کوئی حرج نہین اور استدلال کیا انہون نے اس مین اس حدیث سے اور
مخالفت کی اونکی اس مین دوسرون نے اور مردون کے لئے ریشم پہننے کو مکروہ کہا اور استدلال کیا انہون
نے اس مین احادیث متواترہ سے جو اوسکی ممانعت مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین پس
من جملہ اونکے ایک وہ ہے جسکو بیان کیا ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معاذ بن ہشام
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے انہون نے قتادہ سے انہون نے روایت کی عامر شعبی سے
انہون نے سوید بن غفلہ سے کہ عمر بن خطاب سے سُنے خطبہ سنایا مقام جابیہ مین اور فرمایا کہ منع فرمایا خدا کے
نبی رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے مگر دو انگشت یا تین یا چار کی برابر حدیث بیان کی ہم سے
یزید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معاذ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے انہون نے
روایت کی قتادہ سے انہون نے ابوعثمان نہدی سے کہا فرمایا عمر بن خطابؓ نے بچاؤ اپنے کو ریشم سے
کیونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے اور فرمایا کہ نہ پہنو ریشم مگر اسقدر جو اتنا ہو اور
اشارہ فرمایا حضور صلے اللہ وسلم نے اپنی دو انگلیون سے (قولہ) حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ
قَالَ سَمِعْتُ یَزِیْدُ بْنَ هٰرُوْنَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ
قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ قَالَ اَتَانَا کِتَابُ عُمَرَ وَنَا بِاَذْرَبِیْجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ اِلَّا هٰکَذَا قَالَ فَاعْلَمْنَا اَنَّهَا الْاَعْلَامُ حَدَّثَنَا ابْنُ
مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ مُرَّةَ اَبِی الْوَضِیِّ قَالَ رَاَیْتُ عَلِیًّا وَرَاٰی عَلٰی
رَجُلٍ بُرْدًا قِبْلِیًّا قَالَ فَقَالَ فِیْهِ حَرِیْرٌ فَقَالَ نَعَمْ فَاَخَذَہٗ فَجَمَعَ صَنِفَتَیْهِ بَیْنَ اِصْبَعَیْهِ فَشَقَّهٗ فَقَالَ اَمَا
اِنِّیْ لَمْ اَحْسُدْکَ عَلَیْهِ وَلٰکِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْحَرِیْرِ حَدَّثَنَا
ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنِّیْ مَرَرْتُ بِعُطَارِدٍ وَبَلِیْدٍ وَهُوَ یَعْرِضُ عَلَیْهِ حُلَّةَ حَرِیْرٍ فَلَوِ اشْتَرَیْتَهَا لِلْجُمُعَةِ وَلِلْوُفُوْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یَلْبَسُ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ

يَذْكُرْ عَطَارِدًا وَلَا لَبِيدًا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعُمَرُ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَذَكَرَ أَنَّ الرَّجُلَ عَطَارِدًا أَوْ لَبِيدٌ

(ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا سنا میں نے یزید بن ہارون کو پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسی کی مثل حدیث بیان کی ہم سے یزید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوعثمان ہندی سے کہا آیا ہمارے پاس والا نامہ حضرت عمرؓ کا اور ہیں مقام آذربائجان میں تھا عتبہ بن فرقد کے ہمراہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہمکو ریشم پہننے سے مگر اسقدر کہا پس نبلایا ہمکو کہ وہ کپڑے کے نقوش ہیں (جو ریشم کے درست ہیں) حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے حمید بن مرہ سے انہوں نے ابو وضی سے کہا دیکھا میں نے حضرت علی کو اور دیکھی انہوں نے ایک آدمی پر چادر جو چمک رہی تھی پھر فرمایا کیا اس میں ریشم ہی او سنے کہا ہاں پس آپنے چادر کو لیکر اکٹھا کیا او سکے دونو حاشیونکو اپنی دونوا نگلیوں کے درمیان پھر جدا کر دیا اور فرمایا کہ میں تجھہ پر حسد نہیں کرتا ہوں لیکن میں نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ منع فرمایا ریشم سے حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عارم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے روایت کی ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ میں گذرا عطارد یا لبید پر اور انپر ریشمی جوڑا پیش کیا جارہا تھا پس کاش کہ آپ اوسکو جمعہ اور وفود کی آمد کے وقت کیلئے خرید لیتے تو حضور نے فرمایا بجز اسکے نہیں کہ پہنتا ہی ریشم کو دنیا میں وہ جسکے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہ مالک نے حدیث بیان کی اُن سے بروایت نافع انہوں نے روایت کی ابن عمرؓ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکی مثل سوا اسکے کہ انہوں نے عطارد اور لبید کا ذکر نہیں کیا حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس و عمر نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل اور ذکر کیا وہ شخص عطارد یا لبید ہے ✣

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَا الْإِسْتَبْرَقُ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ فَأَتَى بِهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اشْتَرِ هٰذِهِ فَالْبَسْهَا لِوَفْدِ النَّاسِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ قَالَ فَمَضَى بِذٰلِكَ مَا مَضَى ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيْهِ بِحُلَّةٍ فَأَتَاهُ بِهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ وَقَدْ قُلْتَ فِي مِثْلِ هٰذَا مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ بِهَا لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ مِنْ أَجْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الصَّعْقَ بْنَ زُهَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مَكْفُوفَةٌ بِحَرِيرٍ أَوْ قَالَ مَزْرُورَةٌ بِدِيبَاجٍ

فَقَامَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَاَخَذَ بِمَجَامِعِ جُبَّتِهِ فَجَذَبَهَا بِهِ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَرٰى عَلَيْكَ ثِيَابَ مَنْ لَا يَعْقِلُ وَهُوَ حَدِيْثٌ طَوِيْلٌ فَاخْتَصَرْنَا مِنْهُ هٰذَا الْمَعْنٰى **حَدَّثَنَا** سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ شَيْخٍ الْهُنَائِيِّ قَالَ كُنْتُ فِيْ مَلَاٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ قَالَ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ (**ترجمہ**) حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوارث بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے کہ استبرق کیا چیز ہے تو میں نے کہا جو ریشم کا کپڑا دبیز اور سخت ہو پھر کہا انہوں نے کہ سنا میں نے عبد اللہ بن عمرؓ کو فرماتے ہوئے کہ دیکھا حضرت عمرؓ نے ایک شخص پر جوڑا استبرق کا (جو فروختنی تھا) پس لائے آپ اوسکی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور عرض کیا خرید لیجئے اوسکو اے خدا کے رسول اور پہنا کیجئے اسکو جب لوگوں کے وفد آپ کے پاس آیا کریں تو آپ نے فرمایا کہ بجز اسکے نہیں کہ پہنتا ہے ریشم کو وہ شخص کہ نہ حصہ ہو (اخروی) اوسکے لئے پھر اس بات کو کچھ دن گذرے کہ حضور نے اونکے پاس ایک ریشمی جوڑا بھیجا تو وہ اوسکو لیکر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بھیجا آپنے میری جانب یہ جوڑا حالانکہ فرما چکے ہیں آپ اس قسم کے کپڑے کے بارہ میں جو کچھ فرما چکے ہیں پس آپنے فرمایا بھیجا ہے میں نے تمہارے پاس تاکہ حاصل کرو تم اس سے مال اور تھے عبد اللہ بن عمرؓ مکروہ جانتے ریشمی نقش ونشان کپڑے میں اسی حدیث کی وجہ سے **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے کہا سنا میں نے سقعب بن زہیر کو حدیث بیان کرتے ہوئے زید بن اسلم سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی جسپر جبہ ریشمی آستینوں والا یا فرمایا دیباج کی گھنڈیوں والا پس کھڑے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اوسکی طرف بحالت غضب اور پکڑا آپنے اوسکے جبہ کے دامنوں کو اور پھر کھینچا اوسکو معہ اوسکے اور فرمایا کہ کیا میں تجھ پر ناسمجھ آدمی کے کپڑے نہیں دیکھتا اور یہ ایک لمبی حدیث ہے پس ہم نے اسکو بطور اختصار بیان کیا ہے **حدیث** بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے ابو شیخ ہنائی سے کہا تھا میں صحابہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک گروہ میں معاویہ کے پاس تو معاویہ بولے کہ قسم دیتا ہوں تمکو اللہ تعالےٰ کی کیا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ریشم پہننے سے ابو شیخ نے کہا انہوں نے جواب دیا اے بار خدا ہاں معاویہ نے کہا اور میں اسکا شاہد ہوں **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے پھر ذکر کیا

۱ بضم الہاء و تخفیف النون

اس اسناد سے اسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے محمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی مجھکو حمید نے انہون نے روایت کی بکر بن عبد اللہ سے انہون
نے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بجز اسکے نہین کہ پہنتا ہے ریشم کو وہ شخص کہ نہ حصہ
ہووے اسکے لئے آخرت سے (قولہ) **حدثنا** محمد بن حمید قال ثنا عبد اللہ بن یوسف قال ثنا
یحیی بن حمزة قال ثنا الاوزاعی قال حدثنی یحیی بن ابی کثیر قال ثنا حمران قال حج معاویة فدعا
نفرا من الانصار فی الکعبة فقال انشدکم اللہ الم تسمعوا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن
ثیاب الحریر فقالوا اللھم نعم قال وانا اشھد **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر
العقدی قال ثنا شعبة عن الحکم عن ابن ابی لیلی قال استسقی حذیفة بالمدائن فاتاہ دھقان
باناء من فضة فرمی بہ ثم قال انی کنت نھیتہ عنہ فابی ان ینتھی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نھی عن الشرب فی آنیة الذھب والفضة وعن لبس الحریر والدیباج وقال ھی
لھم فی الدنیا وھی لکم فی الآخرة **حدثنا** ابو بکرة قال ثنا وھب قال ثنا شعبة عن الحکم
عن ابن ابی لیلی مثلہ **حدثنا** علی بن شیبة قال ثنا ابو غسان قال ثنا مسعود بن
سعد الجعفی عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرحمن بن ابی لیلی مثلہ
غسان قال ثنا مسعود بن سعد الجعفی عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرحمن بن ابی لیلی مثلہ
حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو اسحق الضریر قال ثنا ابن عون عن مجاھد عن ابن ابی
لیلی مثلہ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم قال ثنا عمر بن سعید عن ابیہ عن علی بن
عبد اللہ عن ابیہ عن معاویة قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس الحریر والذھب
حدثنا ابو بکرة قال ثنا وھب قال ثنا شعبة عن ابی التیاح عن رجل من بنی لیث
عن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس الحریر **(ترجمہ)** حدیث
بیان کی ہم سے محمد بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے یحیے بن حمزہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے یحیے بن ابی کثیر نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے حمران نے کہا حج کیا معاویہ نے پہر بلایا گروہ انصار کو کعبہ مین اور فرمایا قسم
دیتا ہون تمکو اللہ تعالے کی کیا نہین سنا تم نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ریشمی
کپڑون سے تو انہون نے کہا اے بار خدا ہان (منع فرمایا ہے) کہا معاویہ نے مین بہی گواہ ہون :۔
حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی حکم سے انہون نے ابن ابی لیلی سے کہا پانی پلایا حذیفہ نے
مقام مدائن مین پہر لایا اونکے پاس ایک دہقانی چاندی کا برتن پس پہنکدیا حذیفہ نے اوسکو اور فرمایا
کہ مین نے منع کیا تہا اسکو چاندی کی برتن سے پس باز نہ آیا یہ بیشک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا سونے اور چاندی کے برتن میں پینے سے اور ریشم و دیبا کے پہننے سے اور فرمایا اون لوگو نکے

کہ چھوڑ دو ان سب چیزونکو دنیا مین اور یہ تمہارے لئے آخرت مین ہونگی **حدیث** بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی حکم سے انہون نے ابن ابی لیلی سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعود بن جعفی نے انہون نے روایت کی یزید بن ابی زیاد سے انہون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحاق خریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عون نے انہون نے روایت کی مجاہد سے انہون نے ابن ابی لیلی سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن سعید نے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے معاویہ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونے کے پہننے سے۔

حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی ابو تیاح سے انہون نے بنی لیث کے ایک شخص سے انہون نے عمران بن حصین سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ریشم پہننے سے (قولہ) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ حَفْصٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَطَرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَلْبَسُ الْقَمِيصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيرِ وَأَوْمَى الْحَسَنُ إِلَى جَيْبِ قَمِيصِهِ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ أَبِي عَقِيلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَوَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ **حَدَّثَنَا** بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ دَاوُدَ السَّرَّاجِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ وَلَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ يَلْبَسُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَا يَلْبَسُهُ هُوَ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ:

(ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو تیاح نے انہون نے روایت کی حفص لیثی سے انہون نے عمران بن حصین سے انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل

حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم نے عیاش رقام سے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الاعلے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے انہوں نے روایت کی مطر سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں پہنتا ہوں مین قمیص ریشم کی سنجاف کا اور اشارہ کیا حسن نے اپنے قمیص کے گریبان کی جانب حدیث بیان کی ہم سے عبد الغنی بن ابی عقیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد اور وہب نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی اشعث بن ابی شعثاء سے انہوں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے انہوں نے براء بن عازب سے کہا منع فرمایا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور دیبا کے پہننے سے اور سونے اور چاندی کے برتن مین پینے سے حدیث بیان کی ہم سے محمد بن نعمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے روایت کی ثابت بنانی سے کہا سنا مین نے عبد اللہ بن زبیر کو کہتے ہوئے کہ فرمایا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے پہنا ریشم دنیا مین نہین پہنیگا اوسکو آخرت مین حدیث بیان کی ہم سے بکار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن ابی عبد اللہ نے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے داؤد سراج نے انہوں نے ابو سعید خدری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے پہنا ریشم دنیا مین نہ پہنیگا اوسکو آخرت مین اور اگر داخل ہوا وہ جنت مین تو پہنینگے اوسکو اہل جنت اور نہین پہنیگا اوسکو وہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوارث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن صہیب نے انہوں نے روایت کی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے پہنا ریشم دنیا مین نہ پہنیگا اوسکو آخرت مین (قولہ) حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْحَرِيرِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا فَقُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَدِيدًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِذَلِكَ حَدَّثَنَا يُونُسُ وَبَحْرٌ قَالَ يُونُسُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ بَحْرٌ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ أَبِي رُقَيَّةَ اللَّخْمِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ مَسْلَمَةَ بْنَ مُخَلَّدٍ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ أَمَا لَكُمْ فِي الْقُطْنِ فِي الْكَتَّانِ مَا يُغْنِيكُمْ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَهَذَا فِيكُمْ رَجُلٌ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا عُقْبَةُ فَقَامَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا حُرِمَهُ أَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ الْوَلِيدَ أَبَا عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا أَبُو أُمَامَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا إِلَّا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ

شداد

حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ اَنَّ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهُ فِي الْاٰخِرَةِ وَمَنْ شَرِبَ فِي اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ لَمْ يَشْرَبْ بِهَا فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ قَالَ لِبَاسُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَشَرَابُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاٰنِيَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ **فَفِي** هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ نُسِخَتْ مَا فِيْهِ الْاِبَاحَةُ لِلُبْسِهِ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ مَا فِيْهِ الْاِبَاحَةُ هُوَ النَّاسِخَ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ لِنَعْلَمَ النَّاسِخَ مِنْ ذٰلِكَ مِنَ الْمَنْسُوْخِ (**ترجمہ**) حدیث بیان کی ہم سے میسر بن حسن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی عبد العزیز بن صہیب نے اور دریافت کیا میں نے اونسے ریشم کے بارہ مین تو انہوں نے فرمایا سنا میں نے حضرت انس سے پھر میں نے کہا انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تو انہوں نے ٹہیک جواب دیا پھر ذکر کیا اسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی حمید طویل سے انہوں نے انس سے کہا ہم اسکی حدیث بیان کرتے تھے **حدیث** بیان کی ہم سے یونس اور بحر نے کہا یونس نے خبر دی ہمکو ابن وہب نے اور بحر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو عمرو بن حارث نے کہ ہشام بن ابی رقیہ لخمی نے حدیث بیان کی اونسے کہا سنا میں نے مسلمہ بن مخلد کو خطبہ پڑہتے ہوئے حالانکہ وہ کہہ رہے تھے کیا تمہارے لئے روئی اور کتان مین ریشم پہننے سے نیازی نہین ہے اور یہ تمہارے اندر ایک ایسے شخص ہیں جو خبر دیتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کھڑے ہو جاؤ اے عقبہ پس کھڑے ہوئے عقبہ بن عامر اور فرمایا کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ جسنے پہنا ریشم دنیا میں حرام فرما دیا (خدا تعالیٰ نے) اوسپر یہ کہ پہنے اوسکو آخرت میں **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن حمید بن ہشام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے یحییٰ بن حمزہ نے انہوں نے روایت کی ولید بن سائب سے کہ ولید ابو عمار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسامہ نے کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہین پہنیگا ریشم مگر وہ کہ نہین ہے حصہ اوسکے (آخرت مین) **حدیث** بیان کی ہم سے حسین بن نصر اور محمد بن حمید نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے کہا حدیث بیان کی مجھسے زید بن واقد نے کہ حدیث بیان کی اونسے خالد بن عبد اللہ بن ابی حسن نے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابوہریرہؓ نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے پہنا ریشم دنیا مین نہ پہنیگا اوسکو آخرت مین اور جسنے پی شراب دنیا مین تو نہ پیویگا اوسکو آخرت مین اور جسنے پیا چاندی اور سونیکے برتن مین نہ پیویگا اون مین آخرت میں پھر فرمایا کہ لباس جنتیون کا ہے اور شراب جنتیون کی اور برتن اہل جنت کے پس ان حدیثون میں متواترہ میں مخالفت ہے ریشم پہننے سے پس احتمال ہے کہ جن حدیثون مین اوسکے پہننے کی اباحت ہی وہ منسوخ ہوگئی ہون اور احتمال ہے کہ وہ ناسخ ہو اسلئے ہم نے اس مین غور کیا تاکہ ہمکو ان دونو قسم کی حدیثونمین سے ناسخ کی منسوخ سے تمیز ہو جائے۔

فَاِذَا ابنُ اَبِی دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَلَّافُ ثَنَا ابْنُ سَوَّارٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُکَیْدَرَ دُوْمَۃَ اَهْدٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جُبَّۃً مِنْ سُنْدُسٍ وَذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ یَنْهٰی عَنِ الْحَرِیْرِ فَلَبِسَهَا فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَمَنَادِیْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّۃِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذِهٖ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ لَهِیْعَۃَ وَاللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَۃَ بْنَ عَامِرٍ یَقُوْلُ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ وَعَلَیْہِ فَرُّوْجُ حَرِیْرٍ فَصَلّٰی فِیْہِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ وَقَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِبَاسُ هٰذَا لِلْمُتَّقِیْنَ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ وَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهٗ قَالَ اُهْدِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِیْرٍ فَلَبِسَهٗ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَهٗ **فَدَلَّتْ** هٰذِهِ الْاٰثَارُ اَنَّ لُبْسَ الْحَرِیْرِ کَانَ مُبَاحًا وَاَنَّ النَّهْیَ عَنْ لُبْسِهٖ کَانَ بَعْدَ اِبَاحَتِہٖ فَعَلِمْنَا اَنَّ مَا جَاءَ فِی النَّهْیِ عَنْ لُبْسِهٖ هُوَ النَّاسِخُ لِمَا جَاءَ فِیْ اِبَاحَۃِ لُبْسِهٖ وَهٰذَا اَیْضًا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَاَکْثَرِ الْعُلَمَاءِ **وَقَدْ** رُوِیَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ عُمَرَ اِسْمٰعِیْلَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ دَخَلَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰی عُمَرَ وَعَلَیْہِ قَمِیْصٌ مِنْ حَرِیْرٍ وَقُلْبَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَشَقَّ الْقَمِیْصَ وَفَکَّ الْقُلْبَیْنِ وَقَالَ اذْهَبْ اِلٰی اُمِّکَ (قولہ عمر)

(**ترجمہ**) تو معلوم ہوا کہ ابن ابی داؤد ہم سے حدیث بیان کرتے ہیں کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد الرحمٰن علاف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن سوار نے انہوں نے روایت کی سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہ اکیدر دومہ نے ہدیہ بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک جبہ سندس کا اور یہ ریشم کی ممانعت سے قبل پس پہنا آپنے اوسکو اور لوگوں نے اوسکو پسند کیا تو آپنے فرمایا کہ قسم اوس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے البتہ رومال سعد بن معاذ کے جنت کے اندر اس (جبہ سے) بہت اچھے ہیں **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو ابن لہیعہ نے اور لیث بن سعد نے انہوں نے روایت کی یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو الخیر سے کہ انہوں نے سنا عقبہ بن عامر کو فرماتے ہوئے کہ نکلے ہم پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن حالانکہ آپ ریشم کا قبا تہا پس آپنے اوس میں نماز پڑہی پہر فارغ ہوئے تو اوسکو نکال لیا اور فرمایا کہ یہ لباس پرہیزگاروں کے لئے مناسب نہیں ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عبد الحمید بن جعفر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ابی حبیب نے اور ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے انہوں نے روایت کی یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو الخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے کہ ہدیہ بہیجا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی قبا پس پہنا

آپنے اوسکو پہر ذکر کیا اوسکی مثل تو ان حدیثون نے اسپر دلالت کی کہ ریشم کا پہنا مباح تہا اور اوسکی پہنے کی ممانعت ہوئی اوسکی اباحت کے بعد پس بیشک ہم نے جان لیا کہ جو حدیث اوسکے پہننے کی ممانعت مین آئی وہ ناسخ ہے اوسکے لئے جو اوسکے پہننے کی اباحت کے بارہ مین آئی اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ اور اکثر علماء کا قول ہے اور صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسبارہ مین وہ حدیث مروی ہے جسکو ہم سے ابوبکرہؓ نے بیان کیا کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی سعد بن ابراہیم سے انہون نے اپنے باپ سے کہ اونکے چچا اسمٰعیل بن عبدالرحمن آئے ہمراہ عبدالرحمن کے حضرت عمرؓ کی خدمت مین حالانکہ اوسپر ریشمی کرتہ تہا اور سونیکے دو کنگن تھے پس پہاڑ ڈالا کرتے کو اور جاکر دیا کنگن کو اور فرمایا کہ جا اپنی مان کے پاس **حدثنا** ابوبکرۃ قال ثنا احمد قال ثنا مسعر عن وبرۃ بن عبد الرحمن عن عامر عن سوید بن غفلۃ قال اتینا عمر وعلینا من ثیاب اھل فارس او قال کسری فقال برح اللہ ھذہ الوجوہ فرجعنا فالقیناھا ولبسنا ثیاب العرب فرجعنا الیہ فقال انتم خیر من قوم اتونی وعلیھم ثیاب قوم لو رضیھا اللہ لھم لم یلبسھم ایاھا لا یصلح ولا یحل الا اصبعین او ثلثا او اربعا یعنی الحریر **حدثنا** ابوبکرۃ قال ثنا ابو احمد قال ثنا سفیان عن اسمٰعیل بن سمیع عن مسلم البطین عن ابی عمرو الشیبانی قال رای علی بن ابی طالب علی رجل جبۃ فی صدرہ لبنۃ من دیباج فقال لہ علی ما ھذا الشیء الذی تحت لحیتک فجعل الرجل ینظر فقال لہ رجل انما یعنی الدیباج **حدثنا** ابوبکرۃ قال ثنا ابراھیم بن بشار قال ثنا سفیان عن عمرو عن صفوان بن عبد اللہ بن صفوان قال استاذن سعد بن ابی وقاص علی ابن عامر وتحتہ مرافق من حریر فامر بھا فرفعت فدخل علیہ سعد وعلیہ مطرف شطرہ حریر فقال لہ ابن عامر یا ابا اسحق استاذنت علی وتحتی مرافق من حریر فامرت بھا فرفعت فقال نعم الرجل انت یا ابن عامر ان لم تکن الذین قال اللہ عز وجل اذھبتم طیبتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بھا لان اضطجع علی جمر الغضاء احب الی من ان اضطجع علی مرافق حریر قال فھذا علیک مطرف شطرہ خز وشطرہ حریر قال انما یلی جلدی منہ الخز **حدثنا** ابوبکرۃ قال ثنا ابراھیم قال ثنا سفیان عن عمرو بن دینار عن طلق بن حبیب قال قلت لابن عمر ارایت ھذا الذی تقول فی ھذا الحریر اشیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او وجدتہ فی کتاب اللہ عز وجل قال ما وجدتہ فی کتاب اللہ ولا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکنی رایت اھل الاسلام یکرھونہ (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعر نے انہون روایت کی وبرہ بن عبدالرحمن سے انہون نے عامر سے انہون نے سوید بن غفلہ سے کہا آئے ہم حضرت عمر کے پاس اور ہم پر اہل فارس کے کپڑے تھے یا کہا کسری کے پس آپنے فرمایا دور کرے خدا تعالے ان چہرونکو پس لوٹ آئے ہم اور ان کپڑونکو اتار دیا اور پہن لیا عربی لباس پہر آئے ہم حضرت عمر کے پاس تو آپنے فرمایا کہ تم اوس گروہ سے بہتر ہو جو میرے پاس آیا تہا اسحال میں کہ اوسپر ایسی قوم

کے کپڑے تھے کہ اگر خدا تعالےٰ اونسے راضی ہوجائے تو اونکو وہ لباس نہ پہنائے جائز نہیں یا حلال نہین
مگر بقدر دو انگشت یا تین یا چار یعنے ریشم **حدیث** بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابو احمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سفیان نے انہوں نے روایت کی اسمٰعیل بن سمیع سے انہون نے
مسلم بطین سے انہون نے ابو عمرو شیبانی سے کہا دیکھا علی بن ابی طالب رضؓ نے ایک شخص پر جبہ جسکے
سینہ مین گریبان دیبا کا تہا پس حضرت اون سے بولے کہ یہ تمہاری داڑہی کے نیچے کیا ہے پس
وہ شخص دیکھنے لگا اور حضرت علیؓ سے کہنے لگا کہ بجز اسکے نہین کہ یہ دیبا ہے **حدیث** بیان کی ہم سے
ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن بشار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے
انہون نے روایت کی عمرو سے انہون نے صفوان بن عبد اللہ بن صفوان سے کہا اجازت لی سعد
بن ابی وقاص نے ابن عامر پر اور اونکے نیچے ریشمی گدے تھے پس حکم دیا اونکے اٹہا دینے کا چنانچہ
وہ اٹہا دے گئے پس آئے اونکے پاس حضرت سعد اور اونپر مربع ریشمی چادر تہی تو اونسے ابن عامر نے
کہا اے ابو اسحاق (رجب) اجازت لی آپنے مجہسے تو میرے نیچے ریشمی گدے تھے پس مین نے اونکو اٹہوا
دیا تو انہوں نے فرمایا تم اچھے آدمی ہوا اے ابن عامر اگر نہ ہو تم اون لوگون میں سے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ
نے لے گئے تم اپنی پاکیزہ اشیا اپنی دنیا کی زندگی مین پس نفع اٹہا چکے تم اونسے اللہ یہ کہ لیٹون میں رضت
طلق کی چنگاری پر بہتر ہے میرے لئے اس سے کہ لیٹون ریشمی گدون پر کہا پس یہ تمہارے اوپر
ریشمی نقشی چادر ہے جسکا نصف پشمینہ اور نصف ریشم ہے تو انہون نے کہا میرے بدن سے اسکا پشمینہ متصل
ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے سفیان نے انہون نے روایت کی عمرو بن دینار سے انہون نے طلق بن حبیب سے کہا مین نے
ابن عمر سے کہا خبر دیجے مجہکو کہ ریشم کے بارہ مین جو کچہ آپ فرماتے ہیں کیا یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے یا خدا تعالےٰ کی کتاب مین پایا ہے تو انہون نے کہا نہین پایا مین نے اسکو خدا کی کتاب
مین اور نہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے لیکن مین نے اہل اسلام کو دیکہا کہ وہ اسکو مکروہ
جانتے ہین (قوله) **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْعَصِيبِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عُمَرَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّ بِأَنَا
هٰذِهِ يُخَالِطُهَا الْحَرِيرُ قَالَ دَعُوهُ قَلِيلَهُ وَكَثِيرَهُ **قَالَ** أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ ذَاهِبُونَ إِلَى أَنَّ مَا حَرَّمَ مِنْ
ذٰلِكَ فَقَدْ دَخَلَ فِيهِ النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ جَمِيعًا وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَهُ
فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ وَلَمْ يَخُصَّ فِي ذٰلِكَ الرِّجَالَ دُونَ النِّسَاءِ **قَالُوا** قَدْ رَأَيْنَا آنِيَةَ الذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ حَرُمَتْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ لِأَنَّهَا آنِيَاتُ الْكُفَّارِ فَاسْتَوَى فِي ذٰلِكَ النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ فَكَذٰلِكَ الْحَرِيرُ
لَمَّا حَرُمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ لِأَنَّهُ لِبَاسُ الْكُفَّارِ اسْتَوَى فِيهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيعًا **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ
عَلَى مَنْ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْقَوْلِ أَنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ لُبْسِ الثِّيَابِ الْمُصَبَّغَاتِ وَقِيلَ أَنَّهَا لِبَاسُ الْكُفَّا
وَرُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ

ثنا یحیی عن ہشام عن یحیی بن ابی کثیر عن محمد بن ابراھیم عن خالد ابن معدان عن جبیر بن نفیر عن عبد اللہ
بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای علیہ ثوبین معصفرین قال ھذہ من ثیاب الکفار فلا تلبسھا حدثنا
ابن مرزوق قال ثنا ھرون بن اسمعیل الخزاز قال ثنا علی بن المبارک قال ثنا یحیی فذکر باسنادہ مثلہ
ففی ھذا الحدیث ان الثیاب المصبغۃ ثیاب الکفار **(ترجمہ)** حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے روایت
کی عبد اللہ بن عون سے کہا ہیں اونکو نہیں سمجھتا مگر یہ کہ کہا انہوں نے روایت کی حسن سے کہا آئے ہم حضرت
عمر رضہ کے پاس مقام بطحا میں تو آپسے ایک شخص نے کہا ہمارے ان کپڑون میں ریشم ملا ہوتا ہے انہوں نے
فرمایا چھوڑ دو ریشم کو تھوڑے کو اور بہت کو **ابو جعفر** نے کہا پس گئے جانے والے اسطرف کہ جو کپڑا حرام ہے
اوس میں مرد و عورت سب داخل ہیں اور استدلال کیا انہوں نے اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس
قول سے کہ جسنے پہنا اوسکو دنیا میں نہ پہنیگا اوسکو آخرت میں اور نہیں تخصیص کی اس میں مردوں یا عورتوں
کی **انہوں** نے کہا ہم نے دیکھا سونے اور چاندی کے برتنوں کو کہ وہ مسلمانوں کے لئے حرام ہیں
کیونکہ وہ کفار کے برتن ہیں پس برابر ہیں اس حکم میں عورتیں اور مرد تو اسی طرح ریشم جبکہ مسلمانوں پر
اسوجہ سے حرام ہے کہ وہ کفار کا لباس ہے تو اوس میں (بھی) مرد و عورت سب برابر ہونے چاہئیں۔
لیکن جواب اس قول والے کا یہ ہے کہ رنگین کپڑون کے پہننے سے منع کیا گیا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ
وہ کفار کا لباس ہے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسبارہ میں یہ منقول ہے جسکو بیان کیا ہم سے
محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیٰے نے انہوں نے
روایت کی ہشام سے انہوں نے یحیٰے بن ابی کثیر سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے خالد
بن معدان سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے دیکھے اونپر دو کپڑے زرد تو فرمایا کہ یہ کافرون کے کپڑے ہیں لہذا انکو نہ پہنو **حدیث** بیان
کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہارون بن اسمٰعیل خزاز نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
علی بن مبارک نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیٰے نے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسیکی مثل **پس** اس حدیث
میں یہ ہے کہ رنگین کپڑے کفار کا لباس ہیں (قولہ) **فنظرنا** فی ذلک ھل حرم لبسھا لھذہ
العلۃ عن الرجال علی النساء ام لا **فاذا** سلیمن بن شعیب قد حدثنا قال ثنا الخصیب قال ثنا عمارۃ بن
زاذان عن زیاد النمیری عن انس بن مالک قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثوب
معصفر فقال لہ لو ان ثوبک ھذا کان فی تنور لکان خیرا لک فذھب الرجل فجعلہ تحت القدر او
فی التنور فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما فعل ثوبک قال صنعت بہ ما امرتنی فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما بھذا امرتک اولا القیتہ علی بعض نسائک **فکان** ذلک التحریم علی الرجال
دون النساء **وقد** روی فی ذلک عن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حدثنا ابو حازم
عبد الحمید بن عبد العزیز قال ثنا بندار قال ثنا ابن ابی عدی عن سعید بن ابی عروبۃ عن ابی معشر

عن ابراہیم النخعی قال دخلت علی عائشۃ فرأیت علیہا ثیاباً مصبغۃ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم قال اخبرنی ابن جریج عن موسی بن عقبۃ قال کانت ام سلمۃ وعائشۃ وام حبیبۃ یلبس المعصفرات **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انہ سمع جابراً یقول لاھلہ لا تلبسوا ثیاب الطیب تلبسوا الثیاب المعصفرۃ من غیر الطیب **حدثنا** یونس قال ثنا ابن وھب ان مالکاً حدثہ عن ھشام عن عروۃ عن ابیہ عن اسماء بنت ابی بکر الصدیق انہا کانت تلبس الثیاب المعصفرات وھی محرمۃ لیس فیہن زعفران **حدثنا** یونس قال ثنا ابن وھب قال اخبرنی یحیی بن عبد اللہ بن سالم عن ھشام بن عروۃ عن فاطمۃ بنت المنذر انہا قالت ما رأیت اسماء لبست الا المعصفر حتی لقیت اللہ عز وجل وان کانت لتلبس الثوب یقوم قیاماً من العصفر **فما** ینکرون ان یکون الحریر کذلک فیکون لبسہ مکروھاً للرجال غیر مکروہ للنساء **فان** قالوا لنا فلم لا تشبھون حکم لباس الحریر فی ھذا الباب بحکم استعمال آنیۃ الذھب والفضۃ

(ترجمہ) لہذا ہم نے غور کیا کہ اس علت کی وجہ سے کیا عورتوں پر (بھی) انکا پہننا حرام ہے یا نہیں تو سلیمان بن شعیبؒ نے حدیث بیان کی ہم سے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمارہ بن زاذان نے انہوں نے روایت کی زیاد نمیری سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہا آیا ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت میں اور وہ کسم کا زرد رنگا ہوا کپڑا پہنے ہوئے تہا پس آپنے اوس سے فرمایا کہ اگر تیرا یہ کپڑا تنور میں ہوتا تو تیرے لئے بہتر ہوتا پس وہ شخص گیا اور اوس کپڑے کو ہانڈی کے نیچے یا تنور میں ڈالدیا پہر آیا وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپنے فرمایا تیرا کپڑا کیا ہوا کہا جو کچھہ آپنے مجھکو حکم دیا اوسکو بجالایا پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکا حکم نہیں کیا تہا میں نے تجھکو کیوں نہ ڈالدیا تو نے اپنی کسی عورت پر تو معلوم ہوا کہ اسکی حرمت مردوں کے لئے ہے نہ عورتوں کے اور اسبارہ میں صحابہؓ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث مروی ہے جسکو بیان کیا ہم سے ابو حازم عبد الحمید بن عبد العزیز نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بندار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے روایت کی سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے ابو معشر سے انہوں ابراہیم نخعی سے کہا گیا میں عائشہؓ کی خدمت میں تو میں نے اونپر رنگین کپڑے دیکہے **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے کہا خبر دی مجھکو ابن جریج نے انہوں نے روایت کی موسیٰ بن عقبہ سے کہا تہین ام سلمہؓ اور عائشہؓ اور ام حبیبہ پہنا کرتی تہین کسم کے رنگے کپڑے ....

حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے انہوں نے روایت کی ابن جریج سے کہا خبر دی مجھکو ابو زبیر نے کہ انہوں نے سنا جابر کو کہتے ہوئے اپنے گہر والوں سے کہ مت پہنو خوشبودار کپڑے اور پہنو کسم کے رنگے ہوئے کپڑے بلا خوشبو کے **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہ مالکؒ نے حدیث بیان کی اونسے بروایت ہشام انہوں نے روایت کی عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیقؓ سے کہ وہ بحالت احرام

کسُم کے رنگے ہوئے کپڑے پہنا کرتی تہیں جن مین زعفران نہین ہوتی تہی **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یحیٰے بن عبداللہ بن سالم نے انہون نے روایت کی ہشام بن عروہ سے انہون نے فاطمہ بنت منذر سے کہ انہون نے کہا نہین دیکھا مین نے حضرت اسمار کو پہنے ہوئے کوئی کپڑا مگر کسم کا رنگا ہوا یہانتک کہ وفات پائیین اگرچہ ایسا کپڑا پہن لینی تہین جو رنگت مین کسم کی رنگت کے قائم مقام ہونا تہا **تو** کیون انکار کرتے ہن اس سے کہ ریشم بہی ایساہی ہو کہ اوسکا پہننا مردون کے لیئے حرام اور عورتون کے لئے درست ہو **اور** اگر وہ کہین کہ ریشمی لباس کا حکم سونے اور چاندی کے برتن استعمال کرنے کا ساکیون نہین رکہتے (قولہ) **قِیْلَ** لَهُمْ لِاَنَّ الثِّيَابَ الْمُصَبَّغَةَ هِيَ مِنَ اللِّبَاسِ وَكَذٰلِكَ ثِيَابُ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ هُمَا مِنَ الْاَوَانِي وَاللِّبَاسُ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ اَشْبَهُ مِنْهُ بِالْاٰنِيَةِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَ **وَقَدْ** رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهُ اَفْلَحُ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِيْرًا فِيْ يَمِيْنِهِ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِيْ يَسَارِهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ **حَدَّثَنَا** حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ اَبِيْ اَفْلَحَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِي الصَّعْبَةِ الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِيْ عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ اِحْدٰى يَدَيْهِ ذَهَبٌ وَفِي الْاُخْرٰى حَرِيْرٌ فَقَالَ هٰذَانِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ دَخَلَ هٰهُنَا **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ عَبْدَ الْعَزِيْزِ بْنَ اَبِي الصَّعْبَةِ الْقُرَشِيَّ حَدَّثَهُ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** اِبْرٰهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا الْمُقْرِئُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ **(ترجمہ)** پس اونکو جواب دیا جائیگا کہ اسلیئے کہ رنگے ہوئے کپڑے منجملہ لباس کے ہیں اسیطرح ریشم اور دیبا کے کپڑے اور سونا اور چاندی من جملہ ظروف کے ہیں اور بعض لباس بعض لباس کے ساتھ بہ نسبت برتن کے زیادہ مشابہت رکہتا ہے اور یہ ہی قول امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا ہے اور اس بارہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہی وہ حدیث مروی ہے جسکو بیان کیا ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن لیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے انہون نے روایت کی یزید بن ابی حبیب سے انہون نے ابو صعبہ سے انہون نے قبیلہ ہمدان کے ایک شخص سے جسکو افلح کہتے تھے انہون نے ابن زُریر سے کہ انہون نے سنا علی بن ابی طالبؓ

کو فرماتے ہوئے کہ اللہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لیا ریشم اپنے دہنے ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں
پھر فرمایا بیشک یہ دونو حرام ہیں میری امت کے مردون پر **حدیث** بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسحاق نے انہون نے
روایت کی یزید بن ابی حبیب سے انہون نے عبد العزیز بن ابی صعبہ سے انہون نے ابو افلح سے
انہون نے عبد اللہ بن زریر غافقی سے انہون نے علی بن ابی طالبؓ سے انہون نے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی
مریم نے کہا خبر دی مجھکو ابن ہیعہ نے انہون نے روایت کی یزید بن ابی حبیب سے انہون نے
عبد العزیز بن ابی صعبہ قرشی سے انہون نے ابو علی ہمدانی سے انہون نے عبد اللہ بن زُریر سے
کہا سنا مین نے علی بن ابی طالبؓ کو فرماتے ہوئے کہ نکلے ہم پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے
ایک ہاتھ میں سونا اور دوسرے ہاتھ میں ریشم تھا پس فرمایا کہ یہ دونو میری امت کے مردون پر حرام ہیں اور
اونکی عورتون کے لئے حلال ہیں حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا - - - - -
- - - حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے یزید بن ابی حبیب نے کہ عبد العزیز بن ابی صعبہ قرشی نے حدیث بیان کی اونسے پھر ذکر کیا اس
اسناد سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا
خبر دی مجھکو عبد الرحمن بن زیاد بن انعم نے انہون نے روایت کی عبد الرحمن بن رافع سے انہون نے
عبد اللہ بن عمر سے انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے
ابراہیم بن منقذ اور صالح بن عبد الرحمن نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مقری نے انہون نے
روایت کی عبد الرحمن بن زیاد سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل (قولہ) **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ
وَابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ وَعَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ زُرْعَۃَ الدِّمَشْقِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالُوْا ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمٰنَ
اَبُوْ وَاسِطِیُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عُرُوْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثَابِتُ بْنُ اَرْقَمَ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ
عَمَّتِیْ اُنَیْسَۃُ بِنْتُ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ اَبِیْهَا زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَ
زَادَ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَنْتَ تَقُوْلُ هٰذَا وَهٰذَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ
یَنْهٰی عَنْهُ قَالَتْ وَكَانَ فِیْ یَدَیَّ قُلْبَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ ضَعِیْهِمَا وَرَكِبَ حِمَارًا لَهٗ فَانْطَلَقَ ثُمَّ رَجَعَ
فَقَالَ اَجِیْدِیْهِمَا فَقَدْ سَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ ثَنَا
یَحْیٰی بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ ثَوْبَانَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِیْ رُقَیَّۃَ قَالَ رَاَیْتُ
مَسْلَمَۃَ بْنَ مُخَلَّدٍ یَقُوْلُ لِعُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قُمْ فَحَدِّثِ النَّاسَ بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ یَعْنِیْ فَقَامَ عُقْبَۃُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا
فَلْیَتَبَوَّاْ بَیْتَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْحَرِیْرُ وَالذَّهَبُ حَرَامٌ عَلٰی ذُكُوْرِ
اُمَّتِیْ حِلٌّ لِاِنَاثِهِمْ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ الْاَنْمَاطِیُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ

سلمة عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن سعيد بن ابی هند عن ابی موسی الاشعری عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال الحریر والذهب حلال لاناث امتی حرام علی ذکورها **حدثنا** فهد قال ثنا ابن ابی مریم قال ثنا محمد بن جعفر قال اخبرنی عبد الله بن سعید بن ابی هند عن ابیه عن ابی موسی الاشعری عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله **فبین** فی هذه الآثار من قصد الیه بالنهی فی الآثار الاول وانهم الرجال دون النساء **فقال** لآخرون تقد روی عن ابن عمر وابن الزبیر انهما جعلا قول النبی صلی الله علیه وسلم من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسه فی الآخرة علی الرجال والنساء **وذکروا** فی ذلک ما حدثنا ابوبکرة قال ثنا ابوداود قال ثنا هشیم عن ابی بشر عن یوسف بن ماهك قال سالت امراة ابن عمر قالت اتحلی بالذهب قال نعم قالت فما تقول لی فی الحریر قال یکره ذلك قالت ما یکره اخبرنی احلال هو ام حرام قال کنا نتحدث ان من لبسه فی الدنیا لم یلبسه فی الآخرة (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عمران اور ابن ابی داؤد اور علی بن عبد الرحمن اور ابو زرعہ دمشقی اور محمد بن خزیمہ نے سب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن سلیمان واسطی نے انہوں نے روایت کی عباد بن عوام سے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ثابت بن ارقم نے کہا حدیث بیان کی مجھسے میری پہوپی انیسہ بنت زید بن ارقم نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ زید بن ارقم سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل اور زیادہ کیا علی بن عبد الرحمن نے کہ اونسے ایک شخص نے کہا کہ تم یہ کہتے ہو اور امیر المومنین علی بن ابی طالبؓ اوس سے منع کرتے ہیں زید بن ارقم کی بیٹی نے کہا کہ میرے ہاتھ میں سونیکے دو کنگن تھے پس فرمایا کہ نکالدو انکو اور سوار ہوئے اپنے خچر پر اور چلے گئے پہر لوٹ کر آئے اور فرمایا کہ ڈال لو اپنے ہاتھوں میں اونکو کیونکہ مین نے حضرت علے سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کچھ حرج نہین **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن ایوب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے حسن بن ثوبان اور عمرو بن حارث دونو نے روایت کی ہشام بن ابی رقیہ سے کہا دیکھا مین نے مسلمہ بن مخلد کو کہتے ہوئے عقبہ بن عامر سے کہ کہڑے ہو جاؤ اور بیان کرو لوگونسے جو کچھ سنا تم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس کہڑے ہوئے عقبہ اور فرمایا کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے جو شخص جھوٹ باندہے مجھپر قصداً تو چاہئے کہ ٹہکانا بناوے اپنا دوزخ مین اور سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ ریشم اور سونا حرام ہے میری امت کے مردونپر اور اونکی عورتونکو حلال ہے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن منہال انماطی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے روایت کی عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے سعید بن ابی ہند سے انہوں نے ابو موسی اشعری سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا کہ ریشم اور سونا حلال ہے میری امت کی عورتون کو حرام ہے اونکے مردون کو **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے

کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا خبر دی مجھکو عبداللہ بن سعید بن ابی ہند نے انہون نے روایت کی اپنے باپ سے انہون نے ابوموسیٰ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسیکی مثل پس پہلی حدیثون میں جسکے لئے ممانعت ہی ان حدیثون مین اوسکو بیان کر دیا کہ وہ مرد ہین نہ عورتین اور دوسرون نے کہا کہ ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ سے مروی ہے کہ انہون نے ٹہیرایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو کہ جس نے پہنا ریشم کو دنیا مین نہ پہنیگا وہ اوسکو آخرت مین محمول مردون پر نہ عورتون پر اور ذکر کی انہون نے اسبارہ مین وہ حدیث جو بیان کی ہم سی ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے انہون نے روایت کی ابوبشر سے انہون نے یوسف بن مالک سے کہا دریافت کیا ابن عمر سے ایک عورت نے کہ کیا سونیکا زیور پہن سکتی ہون انہون کہا ہان پہر بولین کہ کیا کہتے ہو ریشم کے بارہ مین تو انہون نے فرمایا کہ یہ مکروہ ہے کہا مکروہ کیا چیز ہے مجھے تبلاؤ کہ حلال ہے یا حرام کہا ہم حدیث بیان کیا کرتے ہیں کہ جسنے پہنا ریشم دنیا مین نہ پہنیگا اوسکو آخرت میں (قولہ) **حَدَّثَنَا** سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ بَزَّارٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْهُ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ فَكَرِهَهٗ فَقَالَتْ وَلِمَ فَقَالَ لَهَا اَمَا اِذَا اَبَيْتِ فَسَاُخْبِرُكِ كُنَّا نَقُوْلُ مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ لَا تُلْبِسُوْا نِسَاءَكُمُ الْحَرِيْرَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَاَنَا اَقُوْلُ مَنْ لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا تُلْبِسُوْهُ نِسَاءَكُمْ وَلَا اَبْنَاءَكُمْ فَاِنَّهٗ مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ **وَذَكَرُوْا** فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا عُشَانَةَ الْمَعَافِرِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ اَهْلَهُ الْحِلْيَةَ وَالْحَرِيْرَ وَيَقُوْلُ اِنْ كُنْتُنَّ تُحْبِبْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيْرَهَا فَلَا تَلْبَسْنَهَا فِي الدُّنْيَا **قِيْلَ** لَهُمْ اَمَّا قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ فَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِهِ الرِّجَالَ خَاصَّةً وَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ بِهِ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ وَمَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَاَبِيْ مُوْسٰى يُخْبِرُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِهِ الرِّجَالَ دُوْنَ النِّسَاءِ فَهُوَ اَوْلٰى وَهٰذَا الْمَعْنٰى اَوْلٰى اَنْ يُحْمَلَ عَلَيْهِ وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ حَتّٰى لَا يُضَادَّ مَا ذَكَرْنَا قَبْلَهٗ وَلٰكِنْ كَانَ مَا ذَكَرُوْهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ فِيْ ذٰلِكَ حُجَّةً فَاِنَّ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْ عَلِيٍّ مِمَّا يُخَالِفُ ذٰلِكَ اُخْرٰى بِاَنْ يَكُوْنَ حُجَّةً **وَقَدْ** رُوِيَ فِيْ هٰذَا اَيْضًا عَنْ

اِبْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِلَافَ ذٰلِکَ (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن
شعیب نے مجھے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن بزار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن
ابی داؤد نے انہوں نے روایت کی نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ کسی عورت نے دریافت
کیا اونسے ریشم پہننے کے بارہ مین پس مکروہ تبلایا اوسکو تو عورت نے کہا کیون پس انہوں نے جواب دیا کہ
جب تو انکار کرتی ہے تو مین تجھے تبلاتا ہون کہ ہم کہا کرتے تھے کہ جسنے پہنا ریشم کو دنیا میں نہ پہنیگا اوسکو
آخرت مین حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی مجکو ابو دینار نے کہا سنا مین نے ابن زبیر کو خطبہ مین کہتے ہوئے
کہ اے لوگو نہ پہناؤ اپنی عورتونکو ریشم کیونکہ مین نے سنا عمر بن خطابؓ کو فرماتے ہوئے کہ مین نے سنا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے جسنے پہنا ریشم دنیا میں نہ پہنیگا اوسکو آخرت مین ابن زبیر نے کہا
اور مین کہتا ہون کہ جو نہ پہنیگا آخرت مین وہ نہ داخل ہوگا جنت مین کیونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا اور
لباس لوگون کا جنت مین ریشم ہوگا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ازرق بن قیس
حارثی نے کہا سنا مین نے عبد اللہ بن زبیر کو خطبہ پڑھتے ہوئے آٹھ تاریخ ذی الحجہ کی کہ وہ فرماتے تھے
اے لوگو نہ پہنو ریشم اور نہ پہناؤ وہ اپنی عورتون کو اور نہ اپنے بیٹونکو کیونکہ جس نے پہنا اوسکو دنیا میں نہ پہنیگا
اوسکو آخرت مین اور ذکر کی انہوں نے اسبارہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی وہ حدیث جو بیان
کی ہم سے بحر بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو عمرو بن حارث نے کہ ابو عسانہ
معافری نے حدیث بیان کی اونسے کہ انہوں نے سنا عقبہ بن عامر جہنی کو خبر دیتے ہوئے کہ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم منع فرمایا کرتے تھے اپنے گھر والونکو زیور اور ریشم سے اور فرمایا کرتے تھے کہ اگر تم جنت
کے زیور اور ریشم کو پسند کرتی ہو تو نہ پہنو انکو دنیا میں پس اونکو جواب دیا جائیگا کہ رہا قول نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کہ جسنے پہنا اوسکو دنیا مین نہ پہنیگا اوسکو آخرت میں پس بیشک یہ مروی ہے لیکن ہو سکتا ہے
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف مرد مراد لئے ہوں اور ہو سکتا ہے کہ مرد اور عورت دونو مراد لئے ہون
اور ہم نے جو حضرت علی اور عبد اللہ بن عمر اور زید بن ارقم اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم کی حدیث ذکر کی جس مین
وہ خبر دیتے ہین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف مرد مراد لئے نہ عورتین پس وہ بہتر ہے اور اس حدیث کو
اسی معنے پر محمول کرنا زیادہ مناسب ہے تاکہ پہلی حدیثون کے مخالف نہ ہو جاوے اور اگر وہ حدیثین جو انہوں نے
اسبارہ مین ابن عمر اور ابن زبیر سے ذکر کین حجت ہو سکتی ہیں تو ہم نے جو حدیث حضرت علیؓ سے انکے
خلاف ذکر کی ہے وہ بدرجہ اولی حجت ہو سکتی ہے اور اسبارہ مین ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے انہوں نے
روایت کی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے برخلاف اسکے (قولہ) **حَدَّثَنَا** یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ
وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا وَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاٰی
عُمَرُ عُطَارِدَ التَّمِیْمِیَّ یُقِیْمُ فِی السُّوْقِ حُلَّۃً سِیَرَاءَ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوِ اشْتَرَیْتَھَا لِوُفُوْدِ الْعَرَبِ اِذَا

قَدِمُوا عليكَ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما يلبس الحرير في الدنيا من لا خلاق له في الآخرة فلما كان بعد ذلك أُتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بحلل سيراء فبعث إلى عمر بحلة وإلى أسامة بحلة وأعطى عليا حلة فأمره أن يشققها خمرا بين نسائه قال فراح أسامة بحلته تنظر إليها رسول الله صلى الله عليه وسلم نظرا عرف أنه كره ما صنع فقال إني لم أبعث بها إليك لتلبسها إنما بعثت بها إليك لتشققها خمرا بين نسائك **حدثنا** روح بن الفرج قال ثنا حامد بن يحيى قال ثنا سفيان قال ثنا أيوب بن موسى عن نافع عن ابن عمر قال أبصر رسول الله صلى الله عليه وسلم حلة سيراء على عطارد فكرهها له ونهاه عنها ثم إنه كسا عمر مثلها فقال يا رسول الله قلت في حلة عطارد ما قلت وتكسوني هذه فقال لم أكسكها لتلبسها إنما أعطيتكها لتلبسها النساء **فأخبر** ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الحديث أن قوله إنما يلبس الحرير في الدنيا من لا خلاق له إنما قصد به الرجال دون النساء **وقد** روي هذا عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** الصمد بن داود قال ثنا يعقوب بن حميد قال ثنا وكيع عن مسعر عن أبي عون عن أبي صالح الحنفي عن علي أن أكيدر دومة أهدى للنبي صلى الله عليه وسلم ثوب حرير فأعطاه إياه وقال أشققه خمرا بين النساء **وروي** عن علي بن أبي طالب في ذلك ما حدثنا أبو بكرة وابن مرزوق قالا ثنا أبو داود الطيالسي قال ثنا شعبة عن أبي عون الثقفي قال سمعت أبا صالح الحنفي يقول سمعت عليا يقول أهدي لرسول الله صلى الله عليه وسلم حلة سيراء من حرير فبعث بها إلي فلبستها فرأيت الكراهة في وجهه فأطرتها خمرا بين نسائي **حدثنا** سليمان بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة قال أخبرني أبو عون محمد بن عبيد الله فذكر بإسناده مثله **(ترجمہ)** حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان اور ابن مرزوق نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن حریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے کہا سنا میں نے نافع کو حدیث بیان کرتے ہوئے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا دیکھا حضرت عمر نے عطارد تمیمی کو کہ قیمت لگا رہا تھا بازار میں ایک ریشمی جوڑے کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے رسول خدا کاش آپ خرید لیتے اسکو عرب کے وفود کے لئے جب وہ آیا کریں آپ کی خدمت میں پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ریشم دنیا میں وہی پہنتا ہے جسکے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر اسکے کچھ دنوں بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند جوڑے ریشمی آئے تو آپ نے ایک جوڑا حضرت عمر کے پاس بھیجا اور ایک حضرت اسامہ کے پاس اور ایک جوڑا حضرت علی کو عطا فرمایا پس حکم دیا حضرت علی کو کہ اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں کی اوڑھنیاں بنا دیں کہا اور حاضر ہوئے حضرت اسامہ معہ اپنے جوڑے کے پس دیکھا اونکیطرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا دیکھنا کہ سمجھ گئے حضور کہ میرے اس جوڑے کو ناگوار جانا تو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے نہیں بھیجا یہ تمہارے پاس تاکہ تم اسکو پہنو

حلہ

بلکہ صرف اسلئے بیجا ہے کہ اسکو پہاڑ کر اپنی عورتون کی اوڑہنیان بنادو حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حامد بن یحیےٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایوب بن موسے نے انہون نے روایت کی نافع سے انہون نے ابن عمرؓ سے کہا دیکہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی جوڑا عطارد پر پس آپنے اوسکے واسطے اوسکو مکروہ جانا اور اوسکو اس سے منع فرمایا پہر آپنے حضرت عمر کو ویسی جیسا پہنادیا پس عرض کیا انہون نے اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عطارد کے جوڑے کے بارہ مین آپنے کیا کچھ فرمایا تہا اور اب آپ وہی مجھکو پہنا رہے ہین تو آپنے فرمایا مین نے تمکو پہننے کے واسطے نہین دیا تہا بلکہ اسلئے دیا تہا کہ تم یہ عورتونکو پہنادو تو ابن عمرؓ نے بروایت نبی صلے اللہ علیہ وسلم خبر دی کہ آپ کے اس قول سے کہ دنیا مین ریشم وہی پہنتا ہے جنکو آخرت مین کوئی حصہ نہ ہو صرف مرد مراد ہین نہ عورتین اور یہ ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے :۔

حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے انہون نے روایت کی مسعر سے انہون نے ابو عون سے انہون نے ابو صالح حنفی سے انہون نے حضرت علیؓ سے کہ اکیدر دومہ نے ہدیہ بیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایک ریشمی کپڑا تو وہ حضور نے حضرت علی کو دیدیا اور فرمایا کہ اسکو پہاڑ کر عورتون کی اوڑہنیان کر دینا :۔

اور حضرت علی بن ابی طالبؓ سے اس مین مروی ہے جو بیان کی ہم سے ابو بکرہ اور ابن مرزوق نے دونونے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی ابو عون ثقفی سے کہا سنا مین نے ابو صالح حنفی کو فرماتے ہوئے کہ سنا مین نے حضرت علیؓ کو فرماتے ہوئے کہ ہدیہ کیا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی جوڑا تو وہ آپنے میرے پاس بہیجدیا پس مین نے اوسکو پہن لیا پہر دیکہا مین نے ناگواری کو حضور کے چہرہ مین اسلئے مین نے اوسکو اوڑہنیان بناکر عورتون مین تقسیم کر دیا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی مجھکو ابو عون محمد بن عبد اللہ نے پہر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل (قولہ) حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَیْسَرَةَ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِیٍّ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ اَنَّ اِبْرَاهِیْمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَیْنٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ كَسَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِیَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِیْهَا فَقَالَ لِیْ یَا عَلِیُّ اِنِّیْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى فَاطِمَةَ فَاَعْطَیْتُهَا طَرَفَهَا كَاَنَّهَا تَطْوِیْ مَعِیْ فَتَشَقَّقُهَا فَقَالَتْ تَرِبَتْ یَدَاكَ یَا ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ مَاذَا جِئْتَ بِهٖ قُلْتُ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَلْبَسَهَا فَالْبَسِیْهَا وَاكْسِیْ نِسَاءَكِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ فَاخِتَةَ عَنْ جَعْدَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَهْدٰى اَمِیْرُ اٰذَرْبِیْجَانَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً مُسَیَّرَةً بِحَرِیْرٍ اِمَّا سَدَاهَا وَاِمَّا لُحْمَتُهَا فَبَعَثَ بِهَا اِلَیَّ فَاَتَیْتُهٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ

اللہِ اَلبسُہَا قَالَ لَا اَکرَہُ لَکَ مَا اَکرَہُ لِنَفسِی وَلٰکِن اِجعَلہَا خمرا بَینَ الفَوَاطِمِ قَالَ فَقطعتُ مِنہَا اَربَعَ خُمُرٍ خِمَارًا لِفَاطِمَةَ بِنتِ اَسَدِ بنِ ہَاشِمٍ اُمِّ عَلِیِّ بنِ اَبِی طَالِبٍ وَخِمَارًا لِفَاطِمَةَ بِنتِ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَخِمَارًا لِفَاطِمَةَ بِنتِ حَمزَةَ بنِ عَبدِ المُطَّلِبِ وَخِمَارًا لِفَاطِمَةَ اُخرٰی قَد نَسِیتُہَا **حَدَّثَنَا** یَزِیدُ بنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا القَعنَبِیُّ قَالَ ثَنَا عَبدُ العَزِیزِ بنُ مُسلِمٍ عَن یَزِیدَ بنِ اَبِی زِیَادٍ عَن اَبِی فَاخِتَةَ عَن جَعدَةَ بنِ ہُبَیرَةَ عَن عَلِیٍّ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اُہدِیَت لَہٗ حُلَّةٌ لُحمَتُہَا اَو سَدَاہَا اِبرِیسَمٌ فَقُلتُ یَا رَسُولَ اللہِ اَلبسُہَا قَالَ لَا اَکرَہُ لَکَ لَا مَا اَکرَہُہَا لِنَفسِی وَلٰکِن اَقطَعہَا خُمُرًا لِلفُلَانَةِ وَفُلَانَةَ وَفُلَانَةَ وَذَکَرَ فِیہِنَّ فَاطِمَةَ قَالَ فَشَقَقتُہَا اَربَعَ خُمُرٍ **حَدَّثَنَا** اَبُو بَکرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو دَاؤدَ قَالَ ثَنَا شُعبَةُ عَن اَبِی بِشرٍ قَالَ سَمِعتُ مُجَاہِدًا یُحَدِّثُ عَن اِبنِ اَبِی لَیلٰی قَالَ سَمِعتُ عَلِیًّا یَقُولُ اَتٰی رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِحُلَّةِ حَرِیرٍ فَبَعَثَ بِہَا اِلَیَّ فَلَبِستُہَا فَرَاَیتُ الکَرَاہَةَ فِی وَجہِہٖ فَاَطَرتُہَا خُمُرًا بَینَ النِّسَاءِ **وَقَد** رُوِیَ فِی ذٰلِکَ عَن اَنَسِ بنِ مَالِکٍ مَا حَدَّثَنَا ابنُ اَبِی دَاؤدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الیَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَیبُ بنُ اَبِی حَمزَةَ عَنِ الزُّہرِیِّ عَن اَنَسٍ اَنَّہٗ رَاٰی عَلٰی اُمِّ کُلثُومٍ بِنتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بُردَ حَرِیرٍ سِیَرَاءَ **(ترجمہ)** حدیث بیان کی ہم سے سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمٰن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی عبد الملک بن میسرہ سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے حضرت علی رضؓ سے پھر ذکر کیا اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے انہوں نے روایت کی یزید بن ابی حبیب سے کہ ابراہیم بن حسین نے حدیث بیان کی اونسے کہ اونکے باپ نے حدیث بیان کی اونسے کہ انہوں نے سنا علی بن ابی طالب کو فرماتے ہوئے کہ پہنایا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک ریشمی جوڑا پس میں اوس میں گیا تو مجھے فرمایا اے علی میں نے تمکو پہننے کے واسطے نہیں دیا تہا پھر میں حضرت فاطمہ کیطرف گیا اور اوسکا ایک پلو اونکو دیدیا گویا وہ میرے ساتھ (اوسکو) لپیٹتی نہیں پھر میں نے اونکو پہاڑ کر دیدیا تو حضرت فاطمہ نے کہا خاک آلودہ ہوں دونوں ہاتھ تمہارے ای ابن ابی طالب یہ تم نے کیا کیا میں نے کہا منع فرمایا مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے پہننے سے پس پہنو تم اوسکو اور پہناؤ اپنی عورتوں کو **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمران بن عیینہ نے انہوں نے روایت کی یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے ابو فاختہ سے انہوں نے جعدہ سے انہوں نے حضرت علی رضؓ سے کہا ہدیہ بہیجا آذربائجان کے حاکم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف ایک ریشمی جوڑا یا اوسکا تانا ریشم کا تہا یا بانا پس آپ نے اوسکو میرے پاس بہیجدیا پھر میں حاضر ہوا آپکی خدمت میں اور عرض کیا اے رسول خدا میں اسکو پہنوں فرمایا نہیں برا جانتا ہوں تمہارے واسطے جو برا جانتا ہوں اپنے واسطے لیکن اوسکی اوڑہنیاں بناکر فاطموں کے درمیان تقسیم کردو کہا پس میں نے اوس میں سے چار اوڑہنیاں قطع کیں ایک اوڑہنی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم علی بن ابی طالب رضؓ کی ماں کے لئے اور

ایک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ کے لئے اور ایک حمزہ بن عبد المطلب کی بیٹی فاطمہ کے لئے اور ایک کسی اور فاطمہ کے لئے جسکو مین بھولتا ہون حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مقبلی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن مسلم نے انہون نے روایت کی یزید بن ابی زیاد سے انہون نے ابو فاختہ سے انہون نے جعدہ بن ہبیرہ سے انہون نے حضرت علی سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک جوڑے کا ہدیہ کیا گیا جسکا بانا یا تانا ریشم تہا پس مین نے عرض کہا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ مین اسکو پہین لون فرمایا نہین مکروہ سمجہتا ہون تمہارے لئے مگر وہ کہ مکروہ سمجہتا ہون اپنے لئے لیکن اسکو تراش کر فلان عورت فلان عورت اور فلان عورت کی اوڑہنیان بنا دو اور اون ہی مین حضرت فاطمہؓ کو بہی ذکر کیا کہا پس مین نے اوسمین چار اوڑہنیان کین حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی ابو بشر سے کہا سنا مین نے مجاہد کو حدیث بیان کرتے ہوئے ابن ابی لیلیٰ سے کہا سنا مین نے حضرت علی کو فرماتے ہوئے کہ لایا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین ایک ریشمی جوڑا پس آپنے وہ میرے پاس بہیجدیا مین نے اوسکو پہن لیا پہر مین نے آپکے چہرہ مین ناگواری کے آثار پائے تو مین نے اوسکی اوڑہنیان بناکر عورتون تقسیم کردین اور اس بارہ مین حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہی جسکو ہم سے ابن ابی داؤد نے بیان کیا کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو یمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن ابی حمزہ نے انہون نے روایت کی زہری سے انہون نے حضرت انسؓ سے کہ انہون نے حضرت ام کلثوم دختر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک ریشمی چادر دیکہی (قولہ) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْسُفَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ وَمَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ مِثْلَهٗ قَالَ قَالَ وَالسِّيَرَاءُ الْمُضَلَّعُ بِالْقَزِّ **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدًا سِيَرَاءَ مِنْ حَرِيْرٍ **فَقَدْ** ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ مِمَّا قَدَّمْنَا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّظَرِ اِبَاحَةُ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِلنِّسَاءِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ نَزَعَ الْحَرِيْرَ عَنِ الْغُلَامِ وَتَرَكَهٗ عَلَى الْجَوَارِيْ قَالَ مِسْعَرٌ وَسَاَلْتُ عَنْهُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ فَلَمْ يَعْرِفْهُ (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے انہون نے روایت کی زبیدی سے انہون نے زہری سے انہون نے حضرت انس سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن جعفر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسےٰ بن یوسف نے

انہون نے روایت کی اوزاعی او زعمر سے انہون نے زہری سے انہون نے حضرت انس سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خطاب بن عثمان نے اور حیوہ بن شریح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بقیہ نے انہون نے زبیدی سے انہون نے زہری سے انہون نے انس رض سے اوسکی مثل کہا اور بیان کیا کہ ہیرا وہ چادر جسکے گوشوں پر ریشم ہو **حدیث** بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن مبارک نے انہون نے روایت کی معمر سے انہون زہری سے انہون نے انس بن مالک سے کہا دیکھی میں نے زینب دختر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک ریشمی چادر پس ان تمام مذکورات سے ثابت ہوا جبکہ اون مین حسب سابق نظر و غور کیا جائے ریشم کا عورتون کے واسطے مباح ہونا اور یہی قول امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے **اور تحقیک** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعر نے انہون نے روایت کی عبد الملک بن میسرہ سے انہون نے عمرو بن دینار سے کہ جابر بن عبد اللہ رض نے اتار لیا ریشم لڑکے سے اور باقی رکھا لڑکیون پر مسعر نے کہا کہ مین نے اس حدیث کو عمرو بن دینار سے دریافت کیا تو انہون نے اسکا پتہ نہ دیا ✦

بَابُ الثَّوْبِ يَكُونُ فِيهِ عَلَمُ الْحَرِيرِ اَوْ يَكُونُ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْحَرِيرِ

باب اوس کپڑے کے بیان مین جس مین ریشم کے نقوش ہون یا اوس مین کچھ ریشم ہو

قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ قَدْ رَوَيْنَا فِي غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْيَ عَنِ الْحَرِيرِ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى اَنَّ ذٰلِكَ النَّهْيَ قَدْ وَقَعَ عَلَى قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَكَرِهُوا بِذٰلِكَ لُبْسَ الثَّوْبِ الْمُعْلَمِ بِعَلَمِ الْحَرِيرِ وَالثَّوْبِ الَّذِي لُحْمَتُهُ غَيْرُ حَرِيرٍ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا قَدْ وَقَعَ النَّهْيُ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى مَا جَاوَزَ الْاَعْلَامَ وَعَلَى مَا كَانَ سُدَاهُ غَيْرَ حَرِيرٍ لَا عَلَى ذٰلِكَ **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَيْنَا فِي بَابِ لُبْسِ الْحَرِيرِ عَنْ عُمَرَ فِي اسْتِثْنَائِهِ مِمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَرِيرِ الْاَعْلَامَ **وَبِمَا** حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَتْ لَنَا قَطِيفَةٌ عَلَمُهَا حَرِيرٌ فَكُنَّا نَلْبَسُهَا **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِي عُمَرَ مَوْلَى اَسْمَاءَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَى جُبَّةً فِيهَا خَيْطٌ اَحْمَرُ فَرَدَّهَا فَاَتَيْتُ اَسْمَاءَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ بُؤْسًا لِابْنِ عُمَرَ يَا جَارِيَةُ نَاوِلِينِي جُبَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَتِ الْيَنَا جُبَّةً مَكْفُوفَةَ الْجَيْبِ وَالْكُمَّيْنِ وَالْفَرْجَيْنِ بِالدِّيبَاجِ **حَدَّثَنَا** الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا نَهَى رَسُوْلُ

لنا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الثوب المصمت من الحریر واما السدی والعلم فلا (ترجمہ) ابو جعفر نے
کہا ہم نے اس باب میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ریشم سے منع فرمانا روایت کیا اسلئے ایک گروہ
اسطرف گیا کہ وہ ممانعت تہوڑے اور بہت سب پر واقع ہے اسلئے انہوں نے کہا وہ کپڑا جس میں
ریشم کے نقش ونگار ہوں اور وہ کپڑا جسکا بانا غیر ریشم ہو وہ تو مکروہ ہیں اور مخالفت کی اونکی اس میں دوسروں
نے اور کہا کہ اوسقدر ریشم منع ہے جو نقش ونگار سے تجاوز کر جاوے اور جسکا تانا غیر ریشم ہو نہ اسکے سوا اور
ستدلال کیا انہوں نے اس میں اوس حدیث سے جو ہم حضرت عمر سے روایت کر چکے بوجہ استثنا کر دینے
اونکے کے حرام ریشم سے نقش ونگار کو اور اوس سے کہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قاسم بن مالک مزنی نے انہوں
داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن سے انہوں نے سعد بن ہشام سے کہا حدیث بیان
کی مجہ سے عائشہ رض نے کہ ہمارے پاس ایک چادر رہتی جسپر ریشم کا کشیدہ تہا پس ہم اوسکو پہنا کرتے تھے۔
حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن حسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسے
بن یونس نے انہوں نے روایت کی مغیرہ بن زیاد سے انہوں نے ابو عمر اسماء کے غلام سے کہا دیکھا میں نے
ابن عمر کو کہ خریدا انہوں نے ایک جبہ جس میں سرخ ڈورے تہی پہر لوٹا دیا اوسکو آیا میں اسماء کے پاس اور اونسے اسکا
ذکر کیا تو انہوں نے کہا افسوس ابن عمر کے لئے اے لڑکی دے مجھے جبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پس
نکالا انہوں نے ہمارے سامنے ایک جبہ جسکے گریبان اور دونوں آستینوں اور آگے پیچہے کی دونوں کشادگیوں
میں باریک ریشم تہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن عبد اللہ بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہیثم بن جمیل
نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے شریک نے انہوں نے روایت کی خصیف سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے
کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف اوس کپڑے سے منع فرمایا ہے جو سب ریشم کا ہو اور رہا تانا اور
نقش ونگار پس ممنوع نہیں ہے (قولہ) **حدثنا** فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا زهير بن معاوية
عن خصيف فذكر باسناده مثله **ففي** هذه الآثار اباحة لبس الثوب من غير الحرير اذا كان فيه من
الحرير مثل العلم او كانت لحمته غير حرير اذا كان سداه حريرا **ومما** دل على صحة ما قالوا من ذلك
ما قد روي عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في لبسهم الخز **حدثنا** فهد قال ثنا
ابو نعيم قال ثنا اسمعيل ابن ابراهيم بن المهاجر قال سمعت ابي يذكر عن الشعبي قال رايت على الحسين
بن علي جبة خز **حدثنا** علي بن شيبة قال ثنا ابو نعيم قال ثنا يونس بن ابي اسحق عن العيزار بن
حريث قال رايت على الحسين بن علي مطرف خز **حدثنا** علي بن عبد الرحمن قال ثنا عبد الله
بن صالح قال ثنا بكر بن مضر عن عمرو بن الحارث عن بكير بن عبد الله ان بشر بن سعيد حدثه انه
رأى على سعد بن ابي وقاص جبة شامية قياصها قز قال بشر ورأيت على زيد بن ثابت خماًيص
معلمة **حدثنا** علي قال ثنا يحيى بن معين قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا عبد الله بن عمر عن وهب

بْنِ کَیْسَانَ قَالَ رَأَیْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَاَبَا ھُرَیْرَۃَ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ وَاَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَلْبَسُوْنَ الْخَزَّ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِکٌ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا کَسَتْ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الزُّبَیْرِ مِطْرَفَ خَزٍّ کَانَتْ عَائِشَۃُ تَلْبَسُہٗ **حَدَّثَنَا** سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ مَوْلٰی بَنِیْ ھَاشِمٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ بِمَطَارِفِ خَزٍّ فَکَسَاھَا نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَعَلَیْہِ مِنْھَا مِطْرَفٌ اَغْبَرُ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی طَرَائِقِ الْاِبْرَیْسَمِ فِیْہِ

(ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے انہون نے روایت کی خصیف سے پہر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل پس ان حدیثون مین غیر ریشم کے کپڑے کی اباحت ہی بشرطیکہ اوسمین ریشم بقدر نقش و نگار ہو یا اوسکا بانا غیر ریشم ہو اور اونکے قول کی دلیل صحت وہ حدیث ہے جو روایت کی گئی ہے صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ خز کو پہنا کرتے تھے **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم بن مہاجر نے کہا سنا مین نے اپنے باپ ذکر کرتے تھے شعبی سے کہا دیکہا مین نے حضرت حسین بن علی پر ایک خز کا جبہ **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یونس بن ابی اسحاق سے انہون نے روایت کی عیزار بن حریث سے کہا دیکہا مین نے حسین بن علی پر ایک چادرہ تہا خز کا **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بکر بن مضر نے انہون نے روایت کی عمرو بن حارث سے انہون نے بکیر بن عبد اللہ سے کہ بشر بن سعید نے حدیث بیان کی اونسے کہ اونہون نے دیکہا سعد بن ابی وقاص پر ایک جبہ شامی جسکا قوام ریشم کا تہا کہا بشر نے دیکہین مین نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ پر کابدار چادرین **حدیث** بیان کی ہم سے علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیٰی بن معین نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عمر نے انہون نے روایت کی وہب بن کیسان سے کہا دیکہا مین نے سعد بن ابی وقاص اور ابو ہریرہ اور جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم کو کہ یہ سب خز پہنتے تھے **حدیث** بیان کی ہم سے یونسؒ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو مالک نے انہون نے روایت کی ہشام بن عروہ سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے عائشہ سے کہ انہون نے عبد اللہ بن زبیر کو ایک چادرہ خز کا پہنایا جسکو وہ خود پہنا کرتی تہین **حدیث** بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیٰی بن حسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہون نے روایت کی عمار بن ابی عمار بنی ہاشم کے غلام سے کہا مین مروان بن حکم کے پاس خز کی چادرین لایا پس انہون نے وہ صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیدین اور گویا مین ابو ہریرہؓ کو دیکہہ رہا ہون کہ اونپر اون چادرون مین سے ایک چادر پڑی ہے جو رنگ خاک ہے گویا مین اوس مین ریشم کے خطوط دیکہہ رہا ہون ◆

حدثنا ابن ابي داود قال ثنا صالح بن حاتم بن وردان قال ثنا يزيد بن زريع قال حدثني عبد الله بن عون قال رايت على انس بن مالك جبة خز ومطرف خز وعمامة خز **حدثنا** ابن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا مهدي بن ميمون عن شعيب بن الحبحاب قال رايت على انس بن مالك جبة خز ومطرف خز او قال وبرنس خز **حدثنا** علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هرون قال ثنا شعبة عن محمد بن زياد انه رأى على ابي هريرة مطرف خز **فهؤلاء** اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كانوا يلبسون الخز وقيامه حرير **وكان** من الحجة للآخرين على اهل هذه المقالة ان الخز يومئذ لم يكن فيه حرير فيقال لهم وما دليلكم على ما ذكرتم وقد ذكرنا في بعض هذه الآثار ان جبة سعد كان قيامها قزا وقد روينا عنه في كتابنا هذا في غير هذا الباب انه دخل على ابن عامر وعليه جبة شطرها خز وشطرها حرير فكلمه ابن عامر في ذلك فقال انما يلي جلدي منه الخز **فدل** ذلك ان خزهم كان كخز الناس من بعدهم فيه حرير وفيه خز ففي ثبوت ذلك ثبوت ما ذهب اليه من اباح لبس الثوب من غير الحرير المعلم بالحرير ولبس الثوب الذي قيامه حرير وظاهره غير حرير وهذا قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى

ترجمه حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے صالح بن حاتم بن وردان نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے عبد اللہ بن عون نے کہا دیکھا مین نے حضرت انس بن مالک پر ایک جبہ خز کا اور ایک خز کی چادر اور ایک خز کا عمامہ (حدیث بیان کی ہم سے ابن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مہدی بن میمون سے انہون نے روایت کی شعیب بن حجاب سے کہا دیکہا مین نے انس بن مالک پر ایک جبہ خز کا اور ایک چادر خز کی یا فرمایا کہ باران کوٹ خز (حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی محمد بن زیاد سے کہ انہون نے دیکہا ابوہریرۃ پر ایک چادر خز کی تو یہ لوگ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہیں کہ وہ سب خز پہنا کرتے تھے جسکے اندر ریشم ہوتا تہا اور دوسرون کے لیئے اس قول والونپر یہ دلیل ہے کہ ان ایام مین خز کے اندر ریشم نہین ہوتا تہا تو اونسے کہا جائیگا کہ تمہاری اسپر کیا دلیل ہے حالانکہ ہم ان حدیثون مین ذکر کر چکے ہیں کہ جبہ سعدؓ کا اندرون ریشم تہا اور ہم اون ہی سے اس کتاب کے دوسرے باب مین روایت کر چکے ہین کہ وہ آئے ابن عامر کے پاس اور اوپر ایک جبہ تہا جسکا نصف ریشم اور نصف خز تہا تو ابن عامر نے انہون سے اس بارہ میں گفتگو کی تو انہون نے جوابدیا کہ میرے بدن سے اسکا خز متصل ہے پس معلوم ہوا کہ اونکا خز ایسا ہی تہا جسطرح اونکے بعد کے لوگون کا کہ اوس میں ریشم اور صوف دونون ہوتے تھے اور اسکے ثابت ہونے سے ثابت ہوا مذہب اوس شخص کا جس نے غیر ریشمی کپڑے کو جس مین ریشم کا کام ہو اور اوس کپڑے کو جسکا ظاہر غیر ریشم ہو اور اوسکا اندرون ریشم ہو جائز کہا اور یہی قول امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے ✣

باب الرجل يتحرك سنه هل يشدها بالذهب أم لا

باب اوس شخص کے بیان میں جسکا دانت ہلتا ہو کیا وہ اوسکی بندش سونے سے کرسکتا ہے یا نہیں

قال أبو جعفر قد اختلف الناس في الرجل تتحرك سنه فيريد أن يشدها بالذهب فقال أبو حنيفة ليس له ذلك وأن يشدها بالفضة كذلك **حدثنا** محمد بن العباس قال ثنا علي بن معبد عن محمد بن الحسن عن أبي يوسف عن أبي حنيفة وقال أصحاب الإملاء منهم بشر بن الوليد عن أبي يوسف عن أبي حنيفة أنه لا بأس أن يشدها بالذهب قال محمد بن الحسن لا بأس أن يشدها بالذهب كذلك **وكان** من الحجة لأبي حنيفة في قوله الذي رواه محمد عن أبي يوسف عنه أنه قد نهى عن الذهب والحرير فنهى عن استعمالهما وكان ما نهي عنه من الحرير قد دخل فيه لباسه وعصب الجراح به فكذلك ما نهي عنه من استعمال الذهب يدخل فيه شد السن به **وكان** من الحجة لمحمد فيما ذهب إليه من ذلك على أبي حنيفة في روايته عن أبي يوسف عنه أن ما ذكره من تعصيب الجراح بالحرير إن كان ما فعل لأنه علاج للجراح فلا بأس به لأن ذلك دواء كما أباح رسول الله صلى الله عليه وسلم للزبير بن العوام وعبد الرحمن بن عوف لبس الحرير من الحكة التي كانت بهما كذلك عصائب الحرير إن كانت علاجا للجرح لتقلل مدته كما أن الثوب الحرير علاج للحكة فلا بأس بها وإن لم يكن علاجا للجرح فكانت هي وسائر العصائب في ذلك سواء فهي مكروهة كذلك ما ذكرنا من الذهب إن كان يراد منه أنه لا ينتن كما تنتن الفضة فلا بأس به **وقد** أباح رسول الله صلى الله عليه وسلم لعرفجة بن أسعد أن يتخذ أنفا من ذهب **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا الحجاج بن المنهال قال ثنا أبو الأشهب ح وحدثنا أبو بشر الرقي قال ثنا غسان بن عبيد الموصلي قال ثنا أبو الأشهب ح وحدثنا ابن أبي داود قال ثنا أحمد بن يونس قال ثنا أبو الأشهب عن عبد الرحمن بن طرفة عن جده عرفجة بن أسعد أنه أصيب أنفه يوم الكلاب في الجاهلية فاتخذ أنفا من ورق فأنتن عليه فشكا ذلك إلى النبي صلى الله عليه وسلم فأمره أن يتخذ أنفا من ذهب ففعل **حدثنا** سليمان بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد والخصيب بن ناصح وأسد بن موسى قالوا ثنا أبو الأشهب عن عبد الرحمن بن طرفة عن عرفجة مثله **فقد** أباح رسول الله صلى الله عليه وسلم لعرفجة بن أسعد أن يتخذ أنفا من ذهب إذا كان تنتن الفضة فلما كان ذلك في الأنف كان كذلك السن لا بأس أن يشدها بالذهب إذا كان لا ينتن فيكون النتن الذي من الفضة مبيحا لاستعمال الذهب كما كان النتن الذي يكون منها في الأنف مبيحا لاستعمال الذهب مكانها فهذه حجة

(ترجمہ) ابو جعفر نے کہا کہ لوگ اوس شخص کے بارہ میں مختلف ہیں جسکا دانت ہلتا ہو پس وہ اوسکو سونے سے باندھنا چاہے تو امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ اوسکے لیے یہ جائز نہیں اور چاندی سے باندھنے کا بھی یہی حکم ہے حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عباس نے کہا حدیث بیان

کی ہم سے علی بن معبد نے اونہون سنے روایت کی محمد بن حسن سے اونہون نے ابو یوسفؒ سے اونہون نے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اور اصحاب املا نے کہا جن مین سے بشر بن ولید مین اونہون سنے روایت کی ابو یوسف سے اونہون نے ابو حنیفہؒ سے کہ سونے سے باندھ لینے مین کوئی مضایقہ نہین اور امام محمد بن حسن نے کہا کہ سونے سے باندھنے مین کوئی حرج نہین اور امام ابو حنیفہؒ کے اوس قول کی دلیل جسکو امام محمد نے ابو یوسف سے اور ابو یوسف نے امام صاحب سے روایت کیا یہ ہے کہ ممانعت کی گئی ہے سونے اور ریشم سے لہذا اونکا استعمال منع ہوگا اور جس ریشم سے منع کیا گیا ہے اوسمین آدمی کا لباس ہی داخل ہے اور زخم کی پٹی سی پس اسیطرح جس سونیکے استعمال سے ممانعت کی گئی ہے اوس مین دانتون کا اوس سے باندھنا بھی داخل ہے اور امام محمد کی اپنی مذہب کے لئے امام ابو حنیفہؒ پر یہ حجت ہے کہ زخم پر پٹی باندھنا جسکا ذکر کیا گیا اگر اسوجہ سے ہو کہ ریشم زخم کا علاج ہے تو اوس مین کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اس صورت مین وہ دوا ہے جسطرح رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زبیر بن عوام اور عبد الرحمن بن عوف کے لئے ریشم پہننے کی اجازت دی تہی بوجہ اوس خارشت کے جو اونکو ہو گئی تہی لہذا وہ اور باقی تمام پٹیان اسیطرح حکم رکہتی ہین کہ اگر وہ زخم کا علاج ہون تاکہ جلد آرام ہو جائے جسطرح ریشمی کپڑا خارشت کا علاج ہے تو اوس مین کوئی مضایقہ نہین اور اگر زخم کا علاج نہ ہو تو وہ اور باقی پٹیین مکروہ ہونے مین برابر ہین علی ہذا القیاس سونا جسکا ذکر ہم نے کیا اگر اوس سے مقصود یہ ہو کہ وہ سٹریگا نہین جسطرح چاندی سٹر جاتی ہے تو اس مین کوئی حرج نہین اور بیشک اجازت دی تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفجہ اسعد کو سونیکی ناک بنا لینے کی **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن منہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاشہب نے (تحویل) اور **حدیث** بیان کی ہم سے ابو بشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے غسان بن عبید موصلی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاشہب نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاشہب نے اونہون سنے روایت کی عبد الرحمن بن طرفہ سے اونہون نے اپنے دادا عرفجہ بن سعد سے کہ زمانہ جاہلیت کی جنگ کلاب مین اونکی ناک جاتی رہی تہی تو اونہون سنے چاندی کی ناک گہڑ والی پس وہ بدبو دینے لگی تو اونہون نے اسکی شکایت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے حکم دیا سونیکی ناک گہڑوا لینے کا پس اونہون نے ایسا ہی کیا **حدیث** بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد اور خصیب بن ناصح اور اسد بن موسیٰ نے سب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاشہب نے اونہون نے روایت کی عبد الرحمن بن طرفہ سے اونہون نے عرفجہ سے اوسیکی مثل **تو** رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفجہ بن اسعد کو سونے کی ناک گہڑ وانیکی اجازت دی جبکہ چاندی بو دینے لگی تو جبکہ ناک کے بارہ میں یہ حکم ہے تو دانت ہی ایسا ہی ہوگا کہ اوسکو سونے سے نہین باندہا جاویگا اگرچہ چاندی بو نہ دیگی اور نہ سڑ جاوے گی پس چاندی کا سڑنا سونیکے استعمال کو مباح کرتا ہے جسطرح ناک کے اندر چاندی کا سڑنا
۱۵ اوسکی بجائے سونیکے استعمال کو مباح کرتا ہے یہ ایک دلیل ہوئی (قولہ) **وفی ذلک** حجۃ اخریٰ

اَنَّا رَاَیْنَا اِسْتِعْمَالَ الْفِضَّۃِ مَکْرُوْھًا کَمَا اِسْتِعْمَالُ الذَّھَبِ مَکْرُوْھًا فَلَمَّا کَانَا مُسْتَوِیَیْنِ فِی الْکَرَاھَۃِ وَقَدْ عَمَّھُمَا

النهى جميعا وكان شد السن بالفضة خارجا من الاستعمال المكروه كان كذلك شدها بالذهب ايضا خارجا من الاستعمال المكروه **فان** قال قائل فقد رأينا خاتم الفضة أبيح للرجال ومنعوا من خاتم الذهب فقد أبيح لهم من الفضة ما لم يبح لهم من الذهب **قيل** له قد كان النظر ما حكينا وهو اباحة خاتم الذهب للرجال كخاتم الفضة ولكنا منعنا من ذلك وجاء النهى عن خاتم الذهب نصا فقلنا به وتركنا له النظر ولولا ذلك لجعلناه فى الاباحة كخاتم الفضة فكذلك شد السن لما أبيح بالفضة ثبت ان شدها بالذهب كذلك حتى ياتى بالتفرقة بين ذلك سنة يجب بها ترك النظر كما جاء فى خاتم الذهب سنة نهت عنه فثبتت بها الحجة ووجب لها ترك النظر ثبت بما ذكرنا ما قال محمد **فان** قال قائل وما الذى روى فى النهى من خاتم الذهب **قيل** له قد رويت عنه صلى الله عليه وسلم فى ذلك آثار متواترة جاءت مجيئا صحيحا وسنذكرها فى باب النهى عن خاتم الذهب ان شاء الله تعالى

(ترجمہ) اور اسکے اندر ایک اور دلیل ہے وہ یہ کہ ہم نے دیکھا کہ چاندی کا استعمال مکروہ ہے جسطرح سونیکا استعمال مکروہ ہے پس جب دونو کراہت مین برابر ہوئے اور نہی دونو کو شامل ہے اور دانت کو چاندی سے باندہنا استعمال مکروہ سے خارج ہے تو اسیطرح اوسکو سونے سے باندہنا بہی استعمال مکروہ سے خارج ہوگا اور اگر کوئی کہے کہ ہمنے چاندی کی انگوٹہی کو دیکہا کہ وہ مردون کے لئے مباح ہے اور سونیکی انگوٹہی سے اونکو منع کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ مردون کے لئے اوسقدر چاندی مباح ہوئی کہ سونا اوسقدر مباح ہوا پس اوسکو جواب دیا جائیگا کہ نظر غور وہی ہے جو ہم نقل کر چکے کہ مردون کے لے سونیکی انگوٹہی مباح ہے مانند چاندی کی انگوٹہی کے لیکن چونکہ سونیکی انگوٹہی سے ممانعت کی تصریح ہی اسلئے ہمنے اوس تصریح کو معمول بہ بنایا اور اوسکے مقابل نظر و فکر کو چہوڑ دیا اور اگر یہ تصریح نہ ہوتی تو ہم سونیکی انگوٹہی کا حکم چاندی کی انگوٹہی کا سا کہتے پس علی ہذالقیاس دانت کی بندش جبکہ چاندی سے مباح ہے تو ثابت ہوا کہ سونے سے باندہنا بہی درست ہی تاوقتیکہ کوئی حدیث اون دونو مین فرق کرنیکی نہ آجائے جسکی وجہ سے نظر و غور کو ترک کرنا ہم پر لازم ہو جسطرح سونیکی انگوٹہی کے بارہ مین حدیث آگئی جس نے اوس سے ممانعت کردی اسلئے وہ کامل دلیل ہی اور اوسکی وجہ سے ترک کرنا نظر کا واجب ہوا پس ہمارے اسبیان سے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ثابت ہوا۔ اور **اگر کوئی** کہنے والا کہے کہ کیا روایت ہے سونیکی انگوٹہی سے ممانعت کی تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ آپ سے اس بارہ مین احادیث متواترہ صحیحہ آئی ہین اور عنقریب ذکر کرینگے ہم اونکو سونیکی انگوٹہی سے ممانعت کے باب مین اگر چاہا خدا تعالے نے (قولہ) **وقد** روى عن جماعة من المتقدمين اباحة شد الاسنان بالذهب فمن ذلك **ما حدثنا** فهد قال ثنا ابو غسان وموسى بن داود قالا ثنا طعمة بن عمرو قال رأيت صفرة الذهب بين ثناياه وقال بين ثنيتي موسى بن طلحة **حدثنا** ابن ابى داود قال ثنا سعيد بن سليمن قال ثنا حماد بن سلمة عن حميد الطويل قال رأيت الحسن شد اسنانه بالذهب **حدثنا** سليمن بن شعيب قال ثنا اسد قال ثنا ابو الاشهب عن حماد قال رأيت المغيرة بن عبد الله امير الكوفة ضبب اسنانه بالذهب فذكرت ذلك لابراهيم

قامت

يشد

فقال لا بأس به **حدثنا** سليمن بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن قال ثنا شعبة قال رأيت
أبا التياح وأبا حمزة وأبا نوفل بن أبي عقرب قد ضببوا أسنانهم بالذهب **حدثنا** سليمن قال
ثنا الخصيب قال رأيت عبيد الله بن الحسن قاضي البصرة قد شد أسنانه بالذهب **فقد** وافق ما (عبد الله بن الحسن)
روينا عنهم من هذا ما ذهب إليه محمد بن الحسن فبه نأخذ (**ترجمہ**) اور متقدمین کی ایک جماعت سے دانتوں کو
سونے سے باندھنے کی اباحت مروی ہے **من** جملہ اونکے وہ جو حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابوغسان اور موسیٰ بن داؤد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے طعمہ بن عمرو نے کہا دیکھی
میں نے زردی سونے کی موسیٰ بن طلحہ کے دانتوں میں **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے سعید بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے حمید
طویل سے کہا دیکھا میں نے حسن کو کہ باندھے ہوئے تھے دانت اپنے سونے سے **حدیث** بیان کی ہم
سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابواشہب نے
انہوں نے روایت کی حماد سے کہا دیکھا میں نے مغیرہ بن عبد اللہ کو جو کوفہ کے حاکم تھے کہ باندھا تھا انہوں
نے اپنے دانتوں کو سونے سے پس میں نے یہ بات ابراہیم سے ذکر کی تو انہوں نے کہا اس میں کوئی
مضایقہ نہیں حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا دیکھا میں نے ابو التیاح اور ابو حمزہ اور ابو نوفل بن ابی عقرب کو کہ باندھ رکھا
تھا ان سبھوں نے اپنے دانتوں کو سونے سے **حدیث** بیان کی ہم سے سلیمان نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے خصیب نے کہا دیکھا میں نے عبید اللہ بن حسن کو جو بصرہ کے قاضی تھے کہ باندھے ہوئے تھے دانت
اپنے سونے سے پس یہ تمام روایات امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب موافق ہوئیں +

باب التختم بالذهب

باب سونیکی انگوٹھی پہننے میں ہے

حدثنا علي بن معبد قال ثنا إسحق بن منصور قال ثنا أبو رجاء عن محمد بن مالك قال رأيت
على البراء خاتما من ذهب فقيل له قال قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم غنيمة فالبسنيه وقال (نعال)
البس ما كساك الله ورسوله **قال** أبو جعفر فذهب قوم إلى إباحة لبس خواتيم الذهب للرجال
واحتجوا في ذلك بهذا الحديث وقالوا قد روي عن جماعة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم
أنهم كانوا يلبسون خواتيم الذهب **فذكروا** في ذلك ما حدثنا ابن أبي داود قال ثنا القواريري (ابو)
قال ثنا ابن عيينة عن إسمعيل بن محمد عن مصعب بن سعد قال رأيت في يد طلحة بن عبيد الله خاتما
من ذهب ورأيت في يد صهيب خاتما من ذهب ورأيت في يد سعد خاتما من ذهب **حدثنا**
علي بن معبد قال ثنا النضر بن عبد الجبار قال ثنا ابن لهيعة عن محمد بن زيد عن عيسى بن طلحة
أنه أخبره أن طلحة بن عبيد الله قتل وفي يده خاتم من ذهب **حدثنا** ابن أبي داود قال ثنا

عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ عبید اللہ
قُتِلَ وَفِي يَدِهٖ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكُ
بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ ثَنَا اَبُو السَّفَرِ **ح** وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ
ثَنَا اَبُو السَّفَرِ قَالَ رَاَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ **فَذَهَبُوْا** اِلٰى تَقْلِيْدِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَعَ مَا تَعَلَّقُوْا
بِهٖ فِي ذٰلِكَ مِنْ حَدِيْثِ الْبَرَاءِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَلَهُمْ فِي ذٰلِكَ مِنَ النَّظَرِ اَنَّهٗ قَدْ
نَهٰى عَنِ اسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ نَهْيًا وَاحِدًا وَمَنَعَ مِنَ الْاَكْلِ فِي اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ كَمَا مَنَعَ مِنَ الْاَكْلِ
فِي اٰنِيَةِ الذَّهَبِ فَلَمَّا كَانَ قَدْ سَوّٰى فِي ذٰلِكَ بَيْنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَجَعَلَ حُكْمَهُمَا وَاحِدًا ثُمَّ ثَبَتَ
اَنَّ خَاتَمَ الْفِضَّةِ لَيْسَ مِمَّا نُهِيَ عَنْهُ كَانَ كَذٰلِكَ خَاتَمُ الذَّهَبِ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ
فَكَرِهُوْا خَوَاتِيْمَ الذَّهَبِ لِلرِّجَالِ **(ترجمہ)** حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو رجا نے انہوں نے روایت کی محمد بن مالک
سے کہا دیکھی میں نے براء پر انگوٹھی سونے کی پس اونسے کہا گیا تو انہوں نے کہا تقسیم فرمایا نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے غنیمت تو مجھے یہ انگوٹھی پہنادی اور فرمایا کہ پہن وہ چیز جسکو خدا تعالے نے اور اوسکا رسول پہناوے
ابوجعفر نے کہا پس ایک گروہ اسطرف گیا کہ مردونکو سونیکی انگوٹھی پہننا مباح ہے اور استدلال کیا انہوں
نے اس میں اس حدیث سے اور کہا کہ صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ سونیکی
انگوٹھیاں پہنا کرتے تھے **چنانچہ** منجملہ اونکے ایک وہ حدیث ذکر کی جسکو بیان کیا ہم سے ابن ابی داؤد نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے قواریری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عیینہ نے انہوں نے روایت کی
اسمٰعیل بن محمد سے انہوں نے مصعب بن سعد سے کہا دیکھی میں نے طلحہ بن عبید اللہ کے ہاتھ میں سونیکی
انگوٹھی اور دیکھی میں نے صہیب کے ہاتھ میں سونیکی انگوٹھی اور دیکھی میں نے سعد کے ہاتھ میں سونیکی انگوٹھی
حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نضر بن عبد الجبار نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے انہوں نے روایت کی محمد بن زید سے انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے کہ
انہوں نے خبر دی اونکو کہ طلحہ بن عبید اللہ قتل کئے گئے اور اونکے ہاتھ میں سونیکی انگوٹھی تھی :-
حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن خالد نے انہوں نے روایت
کی جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے یحییٰ بن سعید بن عاص سے کہ سعید بن عاص
سے کہ سعید بن عاص قتل کئے گئے اور اونکے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی **حدیث** بیان کی ہم سے
علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن مغول
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو سفر نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے حضرت علی نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے خلاد بن یحییٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یونس بن ابی اسحاق نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے ابو سفر نے کہا دیکھا میں نے حضرت براء پر سونیکی انگوٹھی کو پس گئے وہ ان احادیث کی پیروی کی
جانب مع حضرت براء کی اوس حدیث کے جو ہم شروع باب میں بیان کرچکے **اور** اون کے لئے دلیل

نظری اسکے اندر یہ ہے کہ سونے اور چاندی دونو کے استعمال سے ممانعت کی گئی ہے اور چاندی کے برتن مین
کہانے سے منع کیا گیا ہے جسطرح سونے کے برتن مین کہانیکی ممانعت ہے توجب ان امور مین سونے اور چاندی
برابر کیے گئے ہین اور دونو کا ایک حکم ہے پہر ثابت ہی یہ کہ چاندی کی انگوٹھی منع نہین ہے تو سونے کی انگوٹھی بہی
ایسی ہی ہونی چاہئے اور مخالفت کی اون کی اس مین دوسرون نے اور کہا کہ مردوں کے لئے سونے کی انگوٹھی
مکروہ ہے (قولہ) **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ
قَيْسٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ
قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ
ثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ
اللَّيْثِ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ
سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ **حَدَّثَنَا** رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ
ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ مُرَيْمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ
عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخَتَّمْ بِالذَّهَبِ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا
النُّفَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ أَبِي الْكَنُودِ قَالَ أَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ (**ترجمہ**) اور استدلال کیا انہون
نے اسبارہ مین اوس حدیث سے کہ بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی مجکو عبداللہ بن نافع نے انہون نے
روایت کی داؤد بن قیس سے انہون نے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین سے انہون نے اپنے باپ سے انہون
نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سونے کی انگوٹھی پہننے سے
حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ نے انہون
نے محمد بن عجلان سے کہا حدیث بیان کی مجہ سے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین نے انہون نے اپنے باپ سے انہون
نے ابن عباس سے انہون نے علی سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی **حدیث** بیان کی ہم سے
یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہ مالک نے حدیث بیان کی اونسے بروایت نافع انہون نے
ابراہیم بن عبداللہ بن حنین سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہون
نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے داؤد بن قیس نے انہون نے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین سے انہون نے

ص: التختم بالذہب

ابو الاحوص

اپنے باپ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن یوسف نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ربیع مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن لیث نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے انہوں نے روایت کی یزید بن ابی حبیب سے کہ ابراہیم بن عبداللہ بن حنین نے حدیث بیان کی اونسے کہ اونکے باپ نے حدیث بیان کی اونسے کہ انہوں نے سنا حضرت علی کو فرماتے ہوتے کہ منع فرمایا مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے **حدیث** بیان کی ہم سے ربیع مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالاحوص نے انہوں نے روایت کی ابواسحاق سے انہوں ہبیرہ بن مریم سے انہوں نے حضرت علیؓ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے حضرت علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی نہ پہنی جاتے **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نفیلی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ابی زیاد نے انہوں ابوسعید ازدی سے انہوں نے ابوکنود سے کہا آیا ابن عبداللہ بن مسعود کے پاس پس کہا کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سونے کے حلقہ سے **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا وھب قال ثنا شعبة عن یزید فذکر باسنادہ مثلہ **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا ابن ابی مریم قال اخبرنا ابو غسان قال ثنا ابن عجلان عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رجلا جلس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ خاتم من ذھب فاعرض عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلبس خاتم حدید فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ لبسة اھل النار فرجع فلبس خاتم ورق فسکت عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** عبد الغنی بن رفاعة قال ثنا عبد الرحمن بن زیاد قال ثنا شعبة **ح** وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبة عن اشعث بن ابی الشعثاء عن معاویة بن سوید بن مقرن عن البراء بن عازب قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن خاتم الذھب **فھٰذا** البراء قد روینا عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا خلاف ما روینا عنہ فی اول ھذا الباب **حدثنا** علی بن معبد قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا شعبة قال ثنا ابو التیاح قال سمعت رجلا من بنی لیث یقول اشھد علی عمران بن حصین انہ حدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن خاتم الذھب **حدثنا** محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ابی التیاح عن حفص اللیثی عن عمران بن حصین عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **حدثنا** علی بن معبد قال ثنا حجاج بن محمد قال اخبرنی شعبة عن قتادة عن النضر بن انس عن بشیر بن نھیک عن ابی ھریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن خاتم الذھب

(ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے یزید سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل (**حدیث** بیان کی ہم سے

ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عجلان نے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ ایک شخص بیٹھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اوسپر سونے کی انگوٹھی تھی پس روگردانی فرمائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پھر اوسنے لوہے کی انگوٹھی پہنی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لباس دوزخیوں کا ہے پھر واپس چلا گیا اور چاندی کی انگوٹھی پہنی تو سکوت فرمایا اوس سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے **حدیث** بیان کی ہم سے عبد الغنی بن رفاعہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے روایت کی اشعث بن ابی شعثاء سے انہوں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے انہوں نے براء بن عازب سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے۔ پس یہ براء ہیں کہ روایت کی ہم نے اُن سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ میں برخلاف اس کے جو روایت کر چکے ہم اُن سے اسباب کے شروع میں حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو التیاح نے کہا سنا میں نے بنی لیث کے ایک شخص کو کہتے ہوئے کہ گواہی دیتا رہتا ہوں عمران بن حصین پر یہ کہ انہوں نے حدیث بیان کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی سے حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے انہوں نے ابو التیاح سے انہوں نے حفص لیثی سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن محمد نے کہا خبر دی مجکو شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے نضر بن انس سے انہوں نے بشیر بن نہیک سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی سے **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ اَبِي قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ جَلَسَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَرَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ بِقَضِيْبٍ كَانَ فِيْ يَدِهِ ثُمَّ غَفَلَ عَنْهُ فَرَمَى الرَّجُلُ بِخَاتَمِهِ ثُمَّ نَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ خَاتَمُكَ فَقَالَ اَلْقَيْتُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَظُنُّنَا اِلَّا وَقَدْ اَوْجَعْنَاكَ وَاَغْرَمْنَاكَ **حَدَّثَنَا** بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ غَزِيَّةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ فَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ ثُمَّ جَاءَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَانْطَلَقَ فَنَزَعَهُ وَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَاَقَرَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَقْبَلَ اِلَيْهِ **فَقَدْ** رُوِيَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ مِنْهَا حَدِيْثُ الْبَرَاءِ الَّذِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْهَا وَهُوَ اَصَحُّ وَاَثْبَتُ مِمَّا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِي الْاِبَاحَةِ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ الْفَرِيْقَيْنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسِخًا لِمَا قَدْ رَوَاهُ الْفَرِيْقُ الْاٰخَرُ نَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ **فَاِذَا** ابْنُ اَبِي دَاؤُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ
خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ فَرَمٰى بِهِ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ اَوْ فِضَّةٍ
حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ
عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ قَامَ
فَنَبَذَهُ فَقَالَ لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ **(ترجمہ)** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے کہا سنا مین نے نعمان بن راشد کو حدیث بیان
کرتے ہوئے زہری سے انہون نے عطاء بن یزید سے انہون نے ابو ثعلبہ خشنی سے کہا بیٹھا ایک شخص رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اوسکے ہاتھہ مین سونیکی انگوٹھی تھی پس مارا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے ہاتھہ
کو لکڑی سے جو آپ کے ہاتھہ مین تھی پھر آپنے اوس سے غفلت کی تو اوس شخص نے اپنی انگوٹھی پھینکدی پھر
اوسکیطرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھکر فرمایا کہان گئی انگوٹھی تیری تو اوس نے کہا مین نے پھینکدی
تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین گمان کرتے ہم اپنے آپکو مگر بیشک دردپہونچایا ہم نے تجکو اور
نقصان کیا تیرا **حدیث** بیان کی ہم سے بحر بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی
مجکو ابن لہیعہ نے انہون نے عمارہ بن غزیہ انصاری سے انہون نے سمی ابو بکر کے غلام سے انہون نے ابو صالح
سے انہون نے ابوہریرہؓ سے کہ ایک شخص آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور اوسکے پاس
سونیکی انگوٹھی تھی تو حضور نے اوس سے اعراض فرمایا پس وہ چلا گیا اور لوہے کی انگوٹھی پہنکر آیا آپنے پھر اعراض
فرمایا تو اوس نے اوسکو بھی نکال پھینکا اور چاندی کی انگوٹھی پہنی تو بر قرار رکھا اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
اور متوجہ ہوئے اوسکی جانب تو یہ حدیثین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت
مین روایت کی گئین اور منجملہ اون ہی کے حضرت براکی حدیث ہے جسکو ہم اون ہی حدیثون مین ذکر کر چکے
اور یہی اصح اور اثبت ہے بہ نسبت اوسکے کہ روایت کر چکے ہم اوسنے دربارہ اباحت پس احتمال ہے کہ دونو
فریقون مین سے ایک کے مذہب کی حدیثین روایت کردہ از رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ناسخ ہون اون
حدیثون کے لئے جنکو دوسرے فریق نے روایت کیا اسلئے ہم نے اس مین غور کیا تو معلوم ہوا کہ ابن ابی
داؤد نے حدیث بیان کی ہم سے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن
سعید نے کہا انہون نے عبید اللہ سے کہا حدیث بیان کی مجہ سے نافع نے انہون نے عبد اللہ سے کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بنائی سونیکی انگوٹھی اور اوسکا نگینہ اپنی ہتیلی کے متصل رکھا پس لوگون نے
بھی بنائین اسلئے آپ نے اوسکو پھینکدیا اور ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے انہون نے روایت
کی ابو بشر سے انہون نے نافع سے انہون نے ابن عمر سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسیکی
مثل حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا پڑہا مین نے مالک

بن انس پر انہون نے روایت کی عبداللہ بن دینار سے انہون نے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
پہنا کرتے تھے سونے کی انگوٹھی پھر آپنے اوسکو پہینکدیا اور فرمایا کہ مین اوسکو کبھی نہین پہنونگا پھر تمام لوگون نے
اپنی انگوٹھیان پہینکدین (قولہ) **حدثنا** نصر بن مرزوق عن علی بن معبد عن اسمٰعیل بن جعفر عن نافع
عن ابن عمر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم مثلہ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن المغیرة بن زیاد
انہ حدثہ قال حدثنی نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتخذ خاتما من ذھب فاتخذ
اصحابہ خواتیم من ذھب ثم رمی بہ واتخذ خاتما من ورق وکتب فیہ محمد رسول اللہ **حدثنا**
یزید بن سنان قال ثنا عبد الواحد بن غیاث قال ثنا ابو عوانة عن ابی بشر عن نافع عن ابن عمر عن النبی
صلے اللہ علیہ وسلم مثلہ **فثبت** بھذہ الآثار ان خواتیم الذھب قد کان لبسہا مباحا ثم نھی عنہ بعد
ذلک فثبت ان ما فیہ تحریم لبسہا ھو الناسخ لما فیہ اباحة لبسہا فھذا وجہ ھذا الباب من طریق الآثار
واما النظر فی ذلک فقد ذکرناہ فیما تقدم ذکرنا لہ فی غیر ھذا الموضع واتینا فی ما ذھب الیہ من
ذھب فی ذلک الی الاباحة ولکن السنة فی ذلک عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی النھی عن ذلک قد حظرت
ذلک ومنعت منہ **ومما** روی عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی النھی عن ذلک ایضا ما حدثنا
محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن عبید اللہ بن عمر عن نافع مولی ابن عمر عن حنین مولی
ابن عباس عن علی عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ نھاہ عن التختم بالذھب **حدثنا** محمد
قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن محمد بن عمرو عن ابراھیم بن عبد اللہ بن حنین عن ابیہ عن علی عن رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم مثلہ **فان** قال قائل فھل تجد عن احد من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم فی ذلک نھیا قیل لہ نعم **حدثنا** علی بن معبد قال ثنا یزید بن ھرون قال ثنا ھمام
عن قتادة عن عبد الرحمن مولی ام برثن عن زیاد عامل البصرة قال وفدنا الی عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ مع الاشعری فرای علی خاتما من ذھب فقال عمر لقد تشبھتم بالعجم ثلثا یقولھا تختموا بھذا الورق قال
فقال الاشعری اما انا فخاتمی حدید فقال عمر ذاک اخبث وانتن (**ترجمہ**) حدیث بیان کی ہم سے
نصر بن مرزوق نے انہون نے روایت کی علی بن معبد سے انہون نے اسمعیل بن جعفر سے انہون نے
نافع سے انہون نے ابن عمر سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے
ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے انہون نے مغیرہ بن زیاد سے کہ انہون نے حدیث
بیان کی اونسے کہا حدیث بیان کی مجہ سے نافع نے انہون نے روایت کی ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی پس آپ کے صحابہ نے بھی سونے کی انگوٹھیان بنوائیں پھر آپنے اوسکو
اتار دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور لکہا اوس مین محمد رسول اللہ **حدیث** بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الواحد بن غیاث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے انہون نے ابو بشر
سے انہون نے نافع سے انہون نے ابن عمر سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **تو ان**
حدیثون سے ثابت ہوا کہ سونے کی انگوٹھیان جب پہنی گئین تہین تو مباح تہین پھر اسکے بعد اوسے ممانعت کردی گئی

تو معلوم ہوا کہ جن حدیثون مین اوسکا پہننا حرام ہے وہ ناسخ ہین اور جن مین اباحت ہی وہ منسوخ ہین پس یہ توجیہ ہے اسباب کی بطور احادیث اور رہی نظر و فکر اسکے اندر تو ہم دوسرے موقع مین پیشتر بیان کر چکے ہیں اور وہ اوس شخص کے مذہب کے موافق ہے جو اونکو مباح کہتا ہے لیکن حدیث رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جو اسکی ممانعت مین وارد ہوی وہ اس سے منع کرتی ہے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی ممانعت کے بارہ مین اور بہی حدیثین ہیں من جملہ اونکے وہ ہے جسکو بیان کیا ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے انہون نے روایت کی عبید اللہ بن عمر سے انہون نے نافع ابن عمر کے غلام سے انہون نے حنین ابن عباس کے غلام سے انہون نے حضرت علی سے انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے منع فرمایا اونکو سونے کی انگوٹھی پہننے سے ٭ حدیث بیان کی ہم سے محمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے انہون نے محمد بن عمر سے انہون نے ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے حضرت علیؓ سے انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسیکی مثل اور اگر کوی کہے کہ کیا تم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے بہی اسکی ممانعت پاتے ہو تو اوسکو جواب دیا جایگا کہ ہان حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے انہون نے قتادہ سے انہون نے عبد الرحمن ام برثن کے غلام سے انہون نے زیاد سے جو بصرہ پر عامل تہے کہا گئے ہم عمر بن خطابؓ کے پاس بہمراہی ابو موسی اشعری پس دیکہی انہون نے مجہ پر سونے کی انگوٹہی تو حضرت عمر نے فرمایا کہ بیشک تم نے عجم کے ساتھ مشابہت کی ہے تین مرتبہ اسیطرح فرمایا انگوٹہی بناؤ اس چاندی سے کہا پس اشعری نے کہا کہ میری انگوٹہی تو لوہے کی ہے تو حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ بہت بڑی بات ہی ٭

بَابُ نَقْشِ الْخَوَاتِيمِ

باب انگوٹہیون مین مہر کہودنے کے بیان مین

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثنا هُشَيْمٌ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنِ الْأَزْهَرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَضِيئُوا بِنِيرَانِ أَهْلِ الشِّرْكِ وَلَا تَنْقُشُوا عَرَبِيًّا قَالَ فَسَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ قَوْلُهُ لَا تَنْقُشُوا عَرَبِيًّا لَا تَنْقُشُوا فِي خَوَاتِيمِكُمْ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَقَوْلُهُ لَا تَسْتَضِيئُوا بِنِيرَانِ أَهْلِ الشِّرْكِ يَقُولُ لَا تُشَاوِرُوهُمْ فِي أُمُورِكُمْ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى كَرَاهَةِ نَقْشِ الْخَوَاتِيمِ بِشَيْءٍ مِنَ الْعَرَبِيَّةِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَرَوْا بِنَقْشِ غَيْرِ الْعَرَبِيَّةِ بَأْسًا وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا كَانَ عَلَى خَوَاتِيمِ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثنا مُعَلَّى عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَتْنَا أُمُّ نَافِعٍ بِنْتُ أَبِي الْجَعْدِ مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنْ أَبِيهَا قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ أَيَّلًا قَابِضًا إِحْدَى يَدَيْهِ بَاسِطًا الْأُخْرَى **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثنا

حدثنا ابن ابى داود قال ثنا على بن جعد قال ثنا شعبة عن جابر عن القاسم قال كان نقش خاتم عبد الله ذبابان **حدثنا** على قال ثنا شريك عن الاعمش عن عبد الله بن يزيد قال كان نقش خاتم حذيفة كركيان **وخالفهم** فى ذلك آخرون فقالوا لا باس بنقش العربية على الخواتيم غير ما منع منه رسول الله صلى الله عليه وسلم من الانتقاش على خاتمه وقالوا لا حجة لاهل المقالة الاولى فيما احتجوا به فى ذلك لان حديثهم الذى رووه عن النبى صلى الله عليه وسلم لا يثبت من طريق الاسناد وانما اصله عن عمر لا عن النبى صلى الله عليه وسلم **وذكروا** فى ذلك ما حدثنا على بن معبد قال ثنا شريح بن النعمان قال ثنا ابو عوانة عن قتادة عن انس بن مالك قال قال عمر بن الخطاب لا تنقشوا فى خواتيمكم العربية **فهذا** هو اصل حديث انس هذا عن عمر لا عن النبى صلى الله عليه وسلم **ثم** لو ثبت عن النبى صلى الله عليه وسلم لكان تفسيره عندنا ما قال الحسن لان نقش خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم كان كذلك فنهى ان ينقش عليه **حدثنا** عبد الله بن محمد بن خشيش قال ثنا محمد بن عبد الله الانصارى عن ابيه عن ثمامة عن انس قال كان نقش خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة اسطر سطر محمد وسطر رسول وسطر الله فهذا كان نقش خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** على بن معبد قال ثنا عبد الوهاب قال ثنا سعيد عن قتادة عن انس ان النبى صلى الله عليه وسلم اراد ان يكتب الى كسرى وقيصر فقيل له انهم لا يقبلون كتابا الا بخاتم فاتخذ خاتما من فضة نقشه محمد رسول الله **(ترجمہ)** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن صباح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے انہوں نے روایت کی عوام بن حوشب سے انہوں نے ازہر بن راشد سے انہوں نے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت روشنی حاصل کرو اہل شرک کی آگ سے اور نہ نقش کرو انگوٹھی میں) عربی کہا میں نے حضرت حسن سے اسکو دریافت کیا انہوں نے کہا کہ آپ کے اس قول کا مطلب کہ انگوٹھی میں عربی نقش نہ کرو یہ ہے کہ اون میں محمد رسول اللہ کندہ نہ کرو اور آپ کے اس قول کا مطلب کہ مت روشنی حاصل کرو اہل شرک کی آگ سے یہ ہے کہ نہ مشورہ کرو اونسے اپنے معاملات میں **ابو جعفر** نے کہا پس ایک گروہ اسطرف گیا کہ کوئی عبارت عربی انگوٹھی میں کندہ کرنا مکروہ ہے **اور** استدلال کیا انہوں نے اس میں اس حدیث سے اور غیر عربی کندہ کرنے میں کوئی حرج نہ دیکھا اور استدلال کیا انہوں نے اسبارہ میں اس سے کہ صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک گروہ کی انگوٹھیوں میں غیر عربی کندہ تہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلی نے انہوں نے روایت کی منصور سے کہا خبر دی مجہکو عبد الواحد بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابو جعد کی دختر ام نافع نے جو نعمان بن مقرن کے غلام ہیں انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے کہا نعمان بن مقرن کی انگوٹھی کی مہر اونٹ تہا جو اپنے ایک ہاتھ کو بند کئے ہوئے تہا اور ایک ہاتھ کو پہیلائے ہوئے **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن جعد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے جابر سے انہوں نے قاسم سے کہا عبد اللہ کی انگوٹھی میں دو مکھیوں کا نقش تہا حدیث بیان کی ہم سے علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے

عبد اللہ بن یزید سے کہا حذیفہ کی انگوٹھی مین سوار کی مانند نقش تہا اور وہ لفت کی اونکی اس مین دوسرون نے
کہ انگوٹھیونپر عربی نقش کرنے مین کوئی مضایقہ نہین سوا و سکے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
انگوٹھی پر نقش کرنے سے اور انہون نے کہا پہلے قول والون کے لئے اوس حدیث مین کوئی دلیل نہین جنکو
انہون نے اپنے استدلال مین بیان کیا اسلئے کہ اونکی حدیث جسے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
روایت کیا بالطریق اسناد ثابت نہین اور اسکے سوا نہین کہ اوسکی اصل حضرت عمرؓ سے ہے نہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
اور ذکر کی انہون نے اسبار بہین وہ حدیث کہ بیان کی ہم سے علی بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریح بن
نعمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعوانہ نے انہون نے روایت کی قتادہ سے انہون نے حضرت انس
بن مالک سے کہا فرمایا عمر بن خطابؓ نے نہ کندہ کرو اپنی انگوٹھیون مین عربی پس یہ اصل حدیث انس بن مالک ہے
جو حضرت عمرؓ سے مروی ہے نہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پہر اگر ثابت ہو جاتے یہ حدیث نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے تو البتہ اوسکے معنے ہمارے نزدیک وہ ہونگے جو حضرت حسن نے بیان کئے کیونکہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش یہی تہا اسلئے آپنے اوسکے نقش کرنے سے منع فرمایا حدیث بیانکی
ہم سے عبد اللہ بن محمد بن خشیش نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے انہون نے
روایت کی اپنے باپ سے انہون نے تمامہ سے انہون نے انس سے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی
کا نقش تین سطرین تہین ایک سطر محمد اور دوسری سطر رسول تیسری سطر اللہ پس یقینی رسول خدا کی انگوٹھی مین
یہی نقش تہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوہاب نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے سعد نے انہون نے قتادہ سے انہون نے انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
ارادہ فرمایا کسری اور قیصر کو والا نامہ لکہنے کا تو آپسے عرض کیا گیا کہ وہ لوگ قبول نہ کرینگے آپ کے والے
نامے کو مگر مہر کے ساتہ اسلئے آپنے ایک انگشتری بنوائی چاندی کی جسکا نقش محمد رسول اللہ تہا۔

حدثنا علی بن معبد قال ثنا شبابة قال ثنا شعبة عن قتادة عن انس قال اراد النبی صلی اللہ
علیه وسلم ان یکتب کتابا الی الروم ثم ذکر مثله **فهذا** رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قد انتقش
فی خاتمه العربیة ثم قد فعل ذلک اصحابه من بعده **حدثنا** علی بن معبد قال ثنا
ابراهیم بن محمد القرشی عن عمرو بن یحیی عن جده قال قدم عمرو بن سعید مع اخیه علی النبی صلی
اللہ علیه وسلم تنظر الی حلقة فی یده فقال ما هذه الحلقة فی یدک قال هذه حلقة یا رسول اللہ عمر
قال فما نقشها قال محمد رسول اللہ قال ارنیه فتختمه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فمات
وهو فی یده ثم اخذه ابو بکر بعد ذلک فکان فی یده ثم اخذه عمر فکان فی یده ثم اخذه عثمان
فکان فی یده عامة خلافته حتی سقط منه فی بئر اریس **فهذا** رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لم ینکر
علی خالد بن سعید لبس ما هو منقوش بالعربیة **حدثنا** علی بن معبد قال ثنا علی بن الجعد قال ثنا الربیع
بن صبیح عن حیان الصائغ قال کان نقش خاتم ابی بکر الصدیق نعم القادر اللہ **حدثنا** علی قال
ثنا خالد بن عمرو قال ثنا اسرائیل عن جابر عن ابی جعفر قال کان نقش خاتم علی للہ الملک

حدثنا علی قال ثنا عبد الوهاب قال ثنا شعبۃ عن قتادۃ قال کان نقش خاتم ابی عبیدۃ بن الجراح الحمد للہ **فهؤلاء** اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخلفاؤہ الراشدون المهدیون قد نقشوا علی خواتیمهم العربیۃ فدل ما فعلوا من ذلک علی انہ غیر محظور علیهم وانما اراد بالنهی ان لا ینقش علی خاتم الامام لئلا یفتعل فیما بیدہ من الاموال التی للمسلمین **الا ترى** ان عمر قد روینا عنہ النهی عن ذلک ثم قد لبس هو من بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما هو منقوش بالعربیۃ فدل ذلک علی ان ما کرہ من العربیۃ هو العربیۃ الموضوعۃ علی خاتم امام المسلمین خاصۃ لا غیر ذلک **واما** ما روی مما کان نقش خاتم النعمان بن مقرن وابن مسعود وحذیفۃ فانہ قد یجوز ان یکونوا فعلوا ذلک ونهم ان ینقشوا مکانهم عربیا **ولقد** حدثنی ابن ابی داؤد قال ثنا القواریری قال ثنا عبد الوارث عن الحسن انہ کان یکرہ ان ینقش الرجل علی خاتمہ صورۃ وقال اذا ختمت بها فقد صورت بها (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شبابہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں روایت کی قتادہ سے انہوں نے حضرت انس سے کہا ارادہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ لکھیں والا نامہ شاہ روم کو پہر ذکر کیا اوسکی مثل تو یہ خود حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ آپنے اپنی انگشتری مین عربی نقش کیا پہر آپکے بعد آپکے صحابہ نے بہی ایسا کیا **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن محمد قرشی نے انہوں نے روایت کی عمرو بن یحیی سے انہوں نے اپنے دادا سے کہا آئے عمرو بن سعید اپنے بہائی کے ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین تو آپنے اونکے ہاتہہ مین ایک انگوٹھی دیکھکر فرمایا کہ یہ انگوٹھی کیسی ہے تمہارے ہاتہہ مین انہوں نے عرض کیا کہ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ انگوٹھی ہے آپنے فرمایا اسمین کیا کندہ ہے انہوں نے جواب دیا محمد رسول اللہ آپنے فرمایا یہ مجھے دکھاؤ پس پہن لیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وفات پائی آپنے اس حال مین کہ وہ آپ ہی کے ہاتہہ مین رہی آپ کے بعد پہر اسکو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لے لیا پہر وہ اونکے ہاتہہ مین رہی پہر اوسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لے لیا اور وہ اونکے ہاتہہ میں رہی پہر اوسکو حضرت عثمان نے لے لیا اور وہ اونکے ہاتہہ مین تہی اونکے خلیفہ ہونیکے سال یہانتک کہ اونسے اریس کنوے مین گرگئی پس یہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ کچھہ ناگواری نہ فرمائی آپنے خالد بن سعید پر اوس انگشتری کے پہننے پر جس مین عربی کندہ تہی **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن جعد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ربیع بن صبیح نے انہوں نے روایت کی صبان صائغ نے کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش نعم القادر اللہ **حدیث** بیان کی ہم سے علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عمرو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے انہوں نے روایت کی جابر سے انہوں نے ابو جعفر سے کہا حضرت علی کی انگشتری مین للہ الملک کندہ تہا۔ **حدیث** بیان کی ہم سے علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوہاب نے کہا حدیث بیان

کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی قتادہ سے کہا حضرت ابو عبیدہ بن جراح کی انگشتری مین الحمد للہ کندہ تہا پس یہ سب اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور آپ کے خلفاء راشدین اور ہدایت یاب ہین کہ انہون نے اپنی انگشتریون مین عربی کندہ کی لہذا اونکے اس فعل سنے دلالت کی اسپر کہ یہ فعل اونپر حرام تہا اور ممانعت سے مقصود امام (حاکم) کی انگشتری کا سا نقش کندہ نہ کرنا ہے تاکہ وہ شئی جو اوسکے ہاتہ مین ہے من جملہ اون اموال کے نہ ہو جائے جو مسلمانون کے ہون کیا تم نہین دیکہتے کہ حضرت عمرؓ سے ہم اسکی ممانعت روایت کر چکے ہین پہر انہون نے خود رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ انگوٹہی پہنی جس مین عربی کندہ تہی لہذا اسنے دلالت کی اسپر کہ جو عربی مکروہ ہے وہ وہ ہے جو امام مسلمین کے نقش کی نقل ہو نہ اسکے سوا اور عربی رہا وہ جو مروی ہے کہ نعمان بن مقرن اور ابن مسعود اور حذیفہ رضی اللہ عنہم کی انگوٹہیون پر نقش تہا تو ہو سکتا ہے کہ انہون سنے ایسا کیا ہو اسحال مین کہ اونکو عربی نقش کرنا درست ہو اور **حدیث** بیان کی ہے مجہسے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قواریری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوارث نے انہون سنے روایت کی عمرو سے انہون سنے حسن سے کہ وہ مکروہ جانتے تہے اسکو کہ آدمی اپنی انگوٹہی پر کوئی تصویر کندہ کرے اور فرمایا کرتے تہے کہ جب تو نے اوسکے ساتہ مہر لگای تو دگویا) تصویر کہینچی ✣

بَابُ لُبْسِ الْخَاتَمِ لِغَيْرِ ذِي سُلْطَانٍ

باب غیر حکومت والونکو انگوٹہی پہننے کے بیان ہین

حدثنا علي بن معبد قال ثنا معلى بن منصور قال ثنا مفضل بن فضالة قال ثنا عياش بن عياش عن الهيثم بن شفي الحجري عن ابي عامر عن ابي ريحانة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبوس الخاتم الا لذي سلطان **قال** ابو جعفر فذهب قوم الى كراهة لبس الخاتم الا لذي سلطان واحتجوا في ذلك بهذا الحديث **وخالفهم** في ذلك آخرون فلم يروا بلبسه لسائر الناس من سلطان وغيره باسا **وكان** من حجتهم في ذلك الحديث الذي قد روينا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الباب الذي قبل هذا الباب انه القى خاتمه فالقى الناس خواتيمهم فقد دل هذا على ان العامة قد كانت تلبس الخواتيم في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم **فان** قال قائل فكيف تحتج بهذا وهو منسوخ **قيل** له ان الذي احتججنا به منه ليس بمنسوخ وانما المنسوخ ترك لبس الخاتم من الذهب للنبي صلى الله عليه وسلم ولغيره من امته وقبل ذلك فقد كان هو وهم في ذلك سواء فلما نسخ لبس خواتيم الذهب كان الحكم منتقلا ما في لبسه ولبسهم الخواتيم سواء وكان النسخ لم يمنعه هو صلى الله عليه وسلم من لبس خاتم الفضة فكذلك ايضا لا يمنعهم من لبس الخواتيم من فضة فهذا الذي اردنا من هذا الحديث **وقد** روي عن جماعة ممن لم يكن لهم سلطان انهم كانوا يلبسون الخواتيم **(ترجمہ)** حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے

کہاحدیث بیان کی ہمسے معلی بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مفضل بن فضالہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیاش بن عباس نے انہوں نے روایت کی ہیثم بن شفی حجری سے انہوں نے روایت کی ابو عامر سے انہوں نے ابو ریحانہ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہننے انگشتری سے سوا حکومت والے آدمی کے ابو جعفر نے کہا کہ ایک گروہ اسی طرف گیا کہ غیر حکومت والوں کے لئے انگشتری پہننا مکروہ ہے اور اس حدیث سے استدلال کیا اور مخالفت کی اونکی اس مین دوسرون نے اور نہ دیکھا انہون نے کوئی مضایقہ ہر شخص کے پہننے مین خواہ وہ صاحب حکومت ہو یا نہ ہو اور اونکی دلیل اسبارہ مین وہ حدیث ہے جسکو ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب سے پہلے پہلے باب مین روایت کر چکے کہ آپنے اپنی انگوٹھی پھینکدی تو تمام لوگون نے اپنی انگوٹھیاں پھینکدین پس اسنے دلالت کی اسپر کہ عوام الناس انگوٹھیاں پہنتے تھے زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین پس کوئی کہے کہ تم اس سے استدلال کیونکر کرسکتے ہو حالانکہ یہ منسوخ ہے تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ جس قدر حصہ اس حدیث سے ہمارا استدلال ہے وہ منسوخ نہین ہے اور اسکے سوا نہین کہ منسوخ سونے کی انگشتری کا پہننا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے اور دوسرن کے لئے امت مین سے اور اس سے پہلے آپ اور امت کے سب لوگ اس حکم مین برابر تھے اور جبکہ سونے کی انگشتریون کا پہننا منسوخ ہوگیا تو مطلق انگوٹھی کے پہننے مین آپ اور تمام امتی برابر رہے اور منسوخ ہونے نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو چاندی کی انگشتری پہننے سے منع نہین کیا تو اسی طرح اور لوگون کو بھی چاندی کی انگوٹھیاں پہننا منع نہ ہوگا پس ہمارا اس حدیث سے یہ مقصود ہے اور ایک جماعت سے جو صاحب حکومت نہین مروی ہے کہ انگوٹھیاں پہنتے تھے (قولہ) **فِیْمَا** رُوِیَ فِیْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِیُّ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ کَانَا یَتَخَتَّمَانِ فِیْ یَسَارِهِمَا وَکَانَ فِیْ خَوَاتِیْمِهِمَا ذِکْرُ اللّٰهِ **حَدَّثَنَا** عَلِیٌّ قَالَ ثَنَا یَعْلَی بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ ثَنَا رِشْدُ بْنُ کُرَیْبٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ الْحَنَفِیَّةِ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَسَارِهٖ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَحَاظِیُّ قَالَ ثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ یَتَخَتَّمَانِ فِیْ یَسَارِهِمَا **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ نَقْشُ خَاتَمِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَجُلًا مُتَقَلِّدًا سَیْفًا **حَدَّثَنَا** عَلِیٌّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ رَاَیْتُ قَیْسَ بْنَ اَبِیْ حَازِمٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ وَقَیْسَ بْنَ ثُمَامَةَ وَالشَّعْبِیَّ یَتَخَتَّمُوْنَ بِیَسَارِهِمْ **حَدَّثَنَا** عَلِیٌّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِیْرَةَ قَالَ کَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اِبْرَاهِیْمَ نَحْنُ بِاللّٰهِ وَلَهٗ **فَهٰؤُلَاءِ** الَّذِیْنَ رُوِیْنَا عَنْهُمْ هٰذِهِ الْاٰثَارَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَابِعِیْهِمْ قَدْ کَانُوْا یَتَخَتَّمُوْنَ وَلَیْسَ لَهُمْ سُلْطَانٌ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ الْاٰثَارِ **وَاَمَّا** مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ فَاِنَّ السُّلْطَانَ اِذَا کَانَ لَهٗ لُبْسُ الْخَاتَمِ لِاَنَّهٗ لُبْسُ حِلْیَةٍ فَکَذٰلِکَ اَیْضًا غَیْرُ السُّلْطَانِ لَهٗ اَیْضًا لُبْسُهٗ لِاَنَّهٗ لُبْسُ حِلْیَةٍ **وَقَدْ** رَاَیْنَا مَا نُهِیَ عَنْهُ مِنِ اسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ یَسْتَوِیْ فِیْهِ السُّلْطَانُ وَالْعَامَّةُ فَالنَّظَرُ عَلٰی ذٰلِکَ اَنْ یَکُوْنَ کَذٰلِکَ مَا اُبِیْحَ لِلسُّلْطَانِ مِنْ لُبْسِ الْخَاتَمِ یَسْتَوِیْ فِیْهِ هُوَ وَالْعَامَّةُ وَاِنْ کَانَ اِنَّمَا اُبِیْحَ الْخَاتَمُ لِاحْتِیَاجِ لَابِسِهٖ لِیَخْتِمَ بِهٖ

مَالَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّهٗ اَيْضًا مُبَاحٌ لِلْعَامَّةِ لِاحْتِيَاجِهِمْ اِلَى الْخَتْمِ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَكُتُبِهِمْ فَلَا فَرْقَ فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَ السُّلْطَانِ وَغَيْرِ السُّلْطَانِ (قولہ) ترجمہ چنانچہ من جملہ اونکے ■ ہے جو بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن جعفر مدائنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں روایت کی جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ حضرت حسن اور حسین انگشتری پہنتے تھے اپنے بائیں ہاتھ مین اور اونکی انگشتریوں میں ذکر اللہ تہا حدیث بیان کی ہم سے علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعلی بن عُبید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے رشدین کریب نے کہا دیکہا مین نے ابن حنفیہ کو انگوٹھی پہنے ہوئے اپنے بائین ہاتہہ مین حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے رحاظی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن محمد نے انہون نی روایت کی اپنے باپ سے کہا حضرت حسن اور حسین اپنے بائین ہاتہہ مین انگوٹہی پہنتے تھے حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے انہون نے روایت کی ابراہیم بن عطاء سے انہون نے اپنے باپ سے کہ عمران بن حصین کی انگوٹھی مین ایک آدمی کی تصویر کندہ تہی جو تلوار کو لٹکائے ہوئے تہا حدیث بیان کی ہم سے علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عمرو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یونس بن ابی اسحاق نے کہا دیکہا مین نے قیس بن ابی حازم اور عبد الرحمن بن اسود اور قیس بن ثمامہ اور شعبی کو کہ یہ سب اپنے بائیں ہاتہون مین انگوٹہیان پہنتے تھے حدیث بیان کی ہم سے علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن جعد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی مغیرہ سے کہا ابراہیم کی انگوٹہی کا نقش نحن باللہ ولہ تہا بس یہ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکے تابعین جن سے ہم نے یہ روایات بیان کین سب کے سب انگوٹہیان پہنتے تھے حالانکہ ان کی حکومت کچھہ نہ تہی لہذا یہ تقریر تو اسباب کی بطور احادیث ہوئی اور رہا بطور نظر غور سو وہ یہ ہے کہ جب حاکم کے لئے انگوٹہی کا پہننا درست ہوا بوجہ اسکے کہ وہ زیور نہین تو اسی طرح غیر حاکم کے لئے بہی اوسکا پہننا جائز ہونا چاہئے کیونکہ وہ زیور نہین اور ہم نے دیکہا کہ جس سونے اور چاندی کا استعمال ممنوع ہے اوسکے اندر حاکم اور عوام دونو برابر ہین پس نظر غور اسکو مقتضی ہے کہ جب انگشتری کا پہننا حاکم کے لئے مباح ہے تو اوس مین ■ خود اور عوام برابر ہون اگرچہ حاکم کو اوسکی اجازت اسوجہ سے دی گئی ہے کہ اوسکو اسکی ضرورت ہی تاکہ اموال سلمین پر مہر لگادے اس لحاظ سے بہی عوام کے لئے مباح ہوی کیونکہ وہ بہی انگشتری کے محتاج ہین اپنے اموال پر مہر لگانے کے لئے یا اپنے خطوط پر پس کوئی فرق نہوا اسکے اندر حاکم و غیر حاکم کے درمیان ❊

بَابُ الْبَوْلِ قَائِمًا

باب کہڑے ہوکر پیشاب کرنے مین

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا

سفيان عن المقدام بن شريح عن ابيه عن عائشة قالت ما بال رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما منذ انزل عليه القرآن **قال** ابو جعفر فكره قوم البول قائما واحتجوا في ذلك بهذا الحديث **وخالفهم** في ذلك آخرون فلم يروا به بأسا **واحتجوا** في ذلك بما حدثنا يونس قال ثنا سفيان عن الاعمش عن ابي وائل شقيق بن سلمة عن حذيفة قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم بال وهو قائم على سباطة قوم ثم اتي بوضوء فتوضأ ومسح على خفيه **حدثنا** ابو بكرة وابن مرزوق قالا ثنا سعيد بن عامر قال ثنا شعبة عن سليمن فذكر باسناده مثله **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا ابو الوليد قال ثنا ابو عوانة عن سليمن فذكر باسناده مثله **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا سفيان الثوري قال ثنا منصور عن ابي وائل عن حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله **ففي** هذا الحديث اباحة البول قائما وهذا اولى مما ذكرنا قبله عن عائشة لان حديث عائشة انما فيه من حدثك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بال قائما بعد ما انزل عليه القرآن فلا تصدقه لان القرآن لما نزل عليه امر فيه بالطهارة واجتناب النجاسة والتحرز منها فلما رأت عائشة ذلك وعلمت تعظيم رسول الله صلى الله عليه وسلم لامر الله وكان لا غلب عندها ان من بال قائما لا يكاد يسلم من اصابة البول ثيابه وبدنه قالت ذلك وليس فيه حكاية منها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم يوافق ذلك **(ترجمہ)** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے **(تحویل)** اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی مقدام بن شریح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ تعالیٰ سے کہا نہیں پیشاب کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جب سے نازل ہوا قرآن شریف ابو جعفر نے کہا پس مکروہ بتلایا ایک گروہ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو اور استدلال کیا اس حدیث سے اور مخالفت کی اس بارہ میں دوسروں نے اور اس میں کوئی مضایقہ نہیں بتلایا اور استدلال کیا انہوں نے اس میں اوس حدیث سے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی اعمش سے انہوں نے ابو وائل شقیق بن سلمہ سے انہوں نے حذیفہ سے کہا دیکھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے کسی قوم کی کوڑی پر پھر آپکے پاس پانی لایا گیا تو آپ نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی سلیمان سے پس ذکر کیا اس اسناد سے اوس کی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے روایت کی سلیمان سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوس کی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مؤمل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے

منصور نے انہوں نے روایت کی ابو وائل سے انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل پس اس حدیث میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی اباحت ہے اور یہ اوس حدیث سے بہتر ہے جو ہم حضرت عائشہؓ سے پہلے روایت کرچکے اسلئے کہ حدیث عائشہ میں یہ (بھی) ہے کہ جو تجھ سے بیان کرے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا کھڑے ہوکر بعد قرآن شریف نازل ہونے کے تو اوسکی تصدیق نہ کر یعنے یہ کہ قرآن شریف جب نازل ہونے لگا تو اوس مین طہارت اور نجاست سے بچنے کا حکم دیا گیا پس جبکہ حضرت عائشہؓ نے دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ کی حکم کی تعظیم کرتے ہیں اور ہر گمان غالب اونکا یہ تہا کہ جو کھڑے ہوکر پیشاب کرتا ہے بہت کم بچ سکتا ہے اس سے کہ اوسکے کپڑون اور بدن پر نجاست پہونچے اسوجہ سے کہا اونہون نے یہ اور اونسے کوئی نقل بروایت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مروی نہین جو اسکے موافق ہو (**ثم**) جاء حذیفۃ فاخبر انہ رأی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ بعد نزول القرآن علیہ یبول قائما فثبت اباحۃ البول قائما اذا کان البائل فی ذلک یامن من النجاسۃ علی بدنہ وثیابہ **وقد** روی عن عائشۃ فی ھذا ما یدل علی ما ذھبنا الیہ من معنی حدیثہا الذی ذکرنا **حدثنا** احمد بن داؤد قال ثنا ابن صالح قال ثنا شریک عن المقدام بن شریح عن ابیہ عن عائشۃ قالت من حدثک انہ رأی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یبول قائما فکذبہ فانی رأیتہ یبول جالسا **ففی** ھذا الحدیث ما یدل علی ما دفعت بہ عائشۃ روایۃ من روی من رأی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یبول قائما وانما رؤیتہا ایاہ یبول جالسا فلیس فی ھذا الحدیث عندنا دلیل علی ذلک لانہ قد یجوز ان یبول جالسا فی وقت ویبول قائما فی وقت اخر فلم تملک عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی ھذا شیئا یدل علی کراھیۃ البول قائما **وقد** روی عن غیر واحد من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ بال قائما **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا سعید بن عامر عن شعبۃ انہ حدث عن سلیمن عن زید بن وھب قال رأیت عمر بال قائما فافحج حتی کاد یصرع **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا وھب وابو داؤد قالا ثنا شعبۃ عن سلمۃ بن کھیل عن ابی ظبیان انہ رأی علیا بال قائما **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا سعید بن عامر قال ثنا شعبۃ عن سلیمن فذکر باسنادہ مثلہ (**ترجمہ**) پہر آئے حضرت حذیفہ اور انہون نے خبر دی کہ انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا مدینہ مین بعد اسکے کو آپ پر قرآن شریف نازل ہونے لگا تہا کہ آپ کھڑے ہوکر پیشاب کر رہے تھے پس اس سے کھڑے ہوکر پیشاب کرنیکی اباحت ثابت ہوئی بشرطیکہ پیشاب کرنیوالیکو اپنے کپڑون یا بدن پر نجاست آنے کا خوف نہ ہو اور حضرت عائشہؓ سے وہ بات مروی ہے جو ہم نے اونکی حدیث مذکور کے معنے بتلائے حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے انہون نے روایت کی مقدام بن شریح سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے حضرت عائشہؓ سے کہا جو حدیث بیان کرے تجہ سے یہ کہ اوس نے

دیکھا رسول خدا کو پیشاب کرتے ہوئے کہڑے ہو کر تو تو اوسکی تکذیب کر کیونکہ مین نے دیکھا آپکو
پیشاب کرتے ہوئے بیٹہکر پس اس حدیث مین دلیل ہے اوپر کہ دفع کیا بوجہ اوسکے حضرت عائشہ رض
نے اوسکے دیکھنے کی روایت کو جس نے دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پیشاب کرتے ہوئے کہڑے
ہو کر اور بجز اسکے نہین کہ دیکھنا حضرت عائشہ رض کا حضور کو پیشاب کرتے ہوئے بیٹہکر پس اوس مین ہمارے
نزدیک اسپر کوئی دلیل نہین کیونکہ ہو سکتا ہے کہ آپ کسی وقت بیٹہکر پیشاب کرتے ہون اور دوسرے
وقت کہڑے ہو کر لہذا انہین نقل کی انہون نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ مین کوئی حدیث جو دلالت
کرے کہڑے ہو کر پیشاب کرنیکے مکروہ ہونے پر اور بہت سے صحابہ رض سے یہ مروی ہے کہ آپنے کہڑے ہو کر
پیشاب کیا حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے انہون نے
روایت کی شعبہ سے کہ انہون نے حدیث بیان کی سلیمان سے انہون نے زید بن وہب سے کہا دیکھا مین
نے حضرت عمر کو پیشاب کرتے ہوئے کہڑے ہو کر پس پوری کی حاجت اپنی یہانتک کہ قریب ہوئے گر جانیکے
حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب اور ابو داؤد نے دونو نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی سلمہ بن کہیل سے انہون نے ابو ظبیان سے کہ انہون نے دیکھا
حضرت علی رض کو پیشاب کرتے ہوئے کہڑے ہو کر حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی سلیمان سے انہون نے
پہر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل (قوله) **حدثنا** فهد قال ثنا عمر بن حفص قال ثنا ابی عن الاعمش
فذكر باسناده مثله **حدثنا** فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال ثنا يحيى بن اليمان عن معمر عن الزهري
عن قبيصة بن ذويب قال رأيت زيد بن ثابت يبول قائما **حدثنا** يونس قال ثنا معن بن عيسى
قال ثنا مالك عن عبد الله بن دينار انه قال رأيت عبد الله بن عمر يبول قائما **فهؤلاء**
اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كانوا يبولون قياما وذلك عندنا على انهم كانوا يأمنون ان
يصيبهم شئ من ذلك ثيابهم وابدانهم **فان** قال قائل فقد روى عن عمر بن الخطاب ما يخالف
ما روينا عنه في هذا الباب **فذكر** ما حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا يوسف بن عدي
قال ثنا عبد الله بن ادريس عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال قال عمر ما بلت قائما منذ اسلمت
قيل له قد يجوز ان يكون عمر لم يبل قائما منذ اسلم حتى قال هذا القول ثم بال بعد ذلك قائما
على ما رواه عنه زيد بن وهب ففي ذلك ما يدل على انه لم يكن يرى بالبول قائما بأسا **وقد**
دل على ذلك ايضا ما قد رويناه عن ابن عمر في هذا الباب من بوله قائما **وقد** حدث عن عمر
بن الخطاب بما قد ذكرنا فدل ذلك على رجوع عمر عن كراهية البول قائما اذ كان ذلك لما رواه
عنه عبد الله بن عمر ولم يكن عبد الله بن عمر يترك ما سمعه من عمر الا الى ما هو اولى عنده من ذلك
(ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن حفص نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے میرے باپ نے انہون نے روایت کی اعمش سے پہر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل حدیث

بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن یمان نے انہوں نے روایت کی معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے قبیصہ بن ذویب سے کہا دیکھا میں نے زید بن ثابتؓ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے حدیث بیان کی ہم سے یونسؒ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معن بن عیسے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالکؒ نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن دینار سے کہ انہوں نے کہا دیکھا میں نے عبداللہ بن عمر کو پیشاب کرتے ہوئے کھڑے ہو کر پس یہ سب اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہیں کہ سب نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا ہے اور یہ ہمارے نزدیک اوسوقت ہے کہ پیشاب کے بدن یا کپڑے وغیرہ پہونچنے کا خوف ہو اور اگر کوئی کہے کہ حضرت عمرؓ سے تو اوسکا مخالف منقول ہے جو تم نے اسباب میں اونسے روایت کیا اور ذکر کرے وہ حدیث جو بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے انہوں نے روایت کی عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہا فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ نہیں پیشاب کیا میں نے کھڑے ہو کر جب سے مسلمان ہوا ہوں تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ ہو سکتا ہے حضرت عمرؓ نے مسلمان ہونے کے وقت سے اس قول کے فرمانے تک کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا ہو لیکن اس قول کے بعد کیا ہو جیسا کہ اوسکو زید بن وہب نے روایت کیا لہذا یہ دلیل ہے کہ حضرت عمر کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے اور جو ہم نے حضرت ابن عمر سے اس باب میں روایت کی وہ بھی اسکی دلیل ہے کہ آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا اور حضرت عمرؓ سے یہ حدیث بھی بیان کی گئی ہے جو ہم ذکر کر چکے پس اس نے دلالت کی اسپر کہ حضرت عمر نے اس قول سے رجوع کر کے کہا کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے کیونکہ جب (حضرت عمر کے قول مذکور کو) عبداللہ بن عمر نے روایت کیا اور ابن عمر اوس عمل کو نہیں چھوڑ سکتے جسے حضرت عمر سے سنا ہو مگر اوسوقت کہ حضرت عمر کے نزدیک یا ابن عمر کے اوسکا چھوڑنا زیادہ بہتر ہو۔

بَابُ الْقَسَمِ

باب قسم کے بیان میں ہے

حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ الْحُسَيْنِ الطَّحَّانُ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اِبْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ فِىْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ فِيْهِ ذِكْرُ رُؤْيَا عَبَّرَهَا اَبُوْ بَكْرٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَبْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا قَالَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تُقْسِمْ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى كَرَاهَةِ الْقَسَمِ وَقَالُوْا لَا يَنْبَغِىْ لِاَحَدٍ اَنْ يُّقْسِمَ عَلٰى شَىْءٍ وَاَعْظَمُوْا ذٰلِكَ وَكَانَ مِمَّنْ اَعْظَمَ ذٰلِكَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرَ لِىْ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِنَا عَنْ عِيْسَى بْنِ حَمَّادٍ زُغْبَةَ قَالَ اَتَيْتُ بَكْرَ بْنَ مُضَرَ اَعُوْدُهُ فَجَاءَ اللَّيْثُ فَهَمَّ بِالصُّعُوْدِ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ بَكْرٌ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ اَنْ تَفْعَلَ فَقَالَ لَهُ اللَّيْثُ اَوَ تَدْرِىْ مَا الْقَسَمُ اَوَ تَدْرِىْ

عنه

مَا الْقَسَمُ اَوْ تَدْرِیْ مَا الْقَسَمُ **وَخَالَفَهُمْ** فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَلَمْ یَرَوْا بِالْقَسَمِ بَاْسًا وَجَعَلُوْهُ یَمِیْنًا وَحَكَمُوْا
لَهٗ بِحُكْمِ الْیَمِیْنِ وَقَالُوْا قَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ فِیْ غَیْرِ مَوْضِعٍ فِیْ كِتَابِهٖ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَلَا اُقْسِمُ
بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ وَقَالَ فَلَا اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ وَقَالَ لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ فَكَانَ تَاْوِیْلُ ذٰلِكَ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ
جَمِیْعًا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیَامَةِ وَلَا صِلَةٌ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَا یَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ یَّمُوْتُ
بَلٰی وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا فَلَمْ یَعِبْهُمْ بِقَسَمِهِمْ وَرَدَّ عَلَیْهِمْ كُفْرَهُمْ فَقَالَ بَلٰی وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا وَكَانَ فِیْ ذِكْرِهٖ جَهْدَ
اَیْمَانِهِمْ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ ذٰلِكَ الْقَسَمَ كَانَ مِنْهُمْ یَمِیْنًا وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذْ اَقْسَمُوْا لَیَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِیْنَ فَلَمْ
یَعِبْ ذٰلِكَ عَلَیْهِمْ ثُمَّ قَالَ وَلَا یَسْتَثْنُوْنَ **(ترجمہ) حدیث** بیان کی ہم سے اسحاق بن حسین طحان نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں
نے روایت کی یونس بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ
بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس سے اوس طویل حدیث کے ضمن مین جسکے اندر خواب کا ذکر ہے جسکی
تعبیر حضرت ابوبکرؓ نے دی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہر عرض کیا ٹہیک تبلائی مین نے تعبیر
اوسکی تو آپنے فرمایا کچہہ ٹہیک اور کچہہ غلط عرض کیا مین قسم کہاتا ہون آپنے فرمایا قسم نہ کہاؤ ابو جعفر نے کہا ایک
گروہ اسطرف گیا کہ قسم کہانا مکروہ ہے اور کہا انہون نے کہ کسیکو کسی بات پر قسم کہانا جائز نہیں اور اسکو بہت بُری
بات سمجہا اور بہت بڑی بات سمجہنے والون کے منجملہ لیث بن سعد رضی اللہ عنہ بہی ہین پہر ذکر کیا مجہ سے
بہت سے اصحاب نے جیسے بن حماد کی روایت سے کہا مین بکر بن مضر کی خدمت مین حاضر ہوا تا کہ اونکی عیادت کرون
پس آئے لیث اور قصد کیا اُون کی جانب چلنے کا تو اونسے بکر نے فرمایا کہ قسم کہاتا ہون کبہی تم نہ
کرو پس لیث نے فرمایا تم جانتے ہو قسم کہانا کیسا ہے اور مکرر بلکہ یہ کرنا ہے اور مخالفت کی اونکی اسبارہ
مین دوسرون نے اور قسم دلانے مین کوئی مضایقہ نہ جانا اور اوسکو یمین (واقعی قسم) کے حکم مین قرار دیا اور انہون
نے کہا کہ ذکر فرمایا خدا تعالے نے اپنی کتاب (قرآن مجید) مین بہت سے مقامات پر ذکر فرمایا چنانچہ ارشاد ہے کہ لا
اقسم بیوم القیمۃ ولا اقسم بالنفس اللوامۃ اور فرمایا فلا اقسم بمواقع النجوم اور فرمایا لا اقسم بہذا البلد اور بالاتفاق تمام علماء کے
نزدیک اسکے معنے یہ ہین کہ اقسم بیوم القیامۃ اور لفظ لا زیادہ ہے اور فرمایا خدا تعالے نے واقسموا باللہ جہد ایمانہم
لا یبعث اللہ من یموت بلی وعدا علیہ حقا پس نہ عیب لگایا خدا تعالے نے اونپر اونکے قسم دینے اور کہانے پر
اور اونکے کفر کی تردید کی اور فرمایا بلی وعدا علیہ حقا اور خدا تعالے کے اونکی تاکیدی قسمون کے ذکر کرنے مین یہہ
دلیل ہے کہ یہ قسم کہانا اونکے واسطے یمین کے حکم مین تہا اور فرمایا خدا تعالے نے اذ اقسموا لیصرمنہا مصبحین
پس نہ عیب لگایا خدا تعالے نے اونپر پہر فرمایا ولا یستثنون **حَدَّثَنِیْ** سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ الْقَسَمَ یَمِیْنٌ لِاَنَّ الْاِسْتِثْنَاءَ لَا یَكُوْنُ اِلَّا فِی الْیَمِیْنِ وَاِذَا
كَانَتْ یَمِیْنًا كَانَتْ مُبَاحَةً فِیْمَا سَائِرُ الْاَیْمَانِ فِیْهِ مُبَاحَةٌ وَمَكْرُوْهَةً فِیْمَا سَائِرُ الْاَیْمَانِ فِیْهِ مَكْرُوْهَةٌ
وَلَا حُجَّةَ عِنْدَنَا عَلٰی اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِیْ ذَكَرْنَا فَاِنَّهٗ یَجُوْزُ اَنْ یَّكُوْنَ
الَّذِیْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقَسَمِ لِاَبِیْ بَكْرٍ مِنْ اَجْلِهٖ هُوَ اَنَّ التَّعْبِیْرَ الَّذِیْ صَوَّبَهٗ فِیْ بَعْضِهٖ

وخطاه في بعضه لم يكن ذلك منه من جهة الوحي ولكن من جهة ما يعبر له الرؤيا وكما نهى ان توطا الحوامل على الاشفاق منه ان يضر ذلك باولادهم فلما بلغه ان فارس والروم يفعلون ذلك فلا يضر باولادهم اطلق ما كان خطر من ذلك وكما قال في تلقيح النخل ما اظن ان ذلك يغني شيئا فتركوه ونزعوا عنه فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال انما هو ظن ظننته ان كان يغني شيئا فليصنعوه فانما انا بشر مثلكم وانما هو ظن ظننته والظن يخطئ ويصيب ولكن ما قلت قال الله عز وجل فلن اكذب على الله

حدثنا بذلك يزيد بن سنان قال ثنا ابو عامر قال ثنا اسرائيل عن سماك عن موسى بن طلحة عن ابيه **فاخبر** رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ما قاله من جهة الظن فهو كسائر البشر في ظنونهم وان الذي يقوله عن الله عز وجل فهو الذي لا يجوز خلاف له وكانت الرؤيا انما يعبر بالظن والتحري وقد روي ذلك عن محمد بن سيرين واحتج بقول الله عز وجل وقال للذي ظن انه ناج منهما فلما كان التعبير من هذه الجهة التي لا حقيقة فيها كره رسول الله صلى الله عليه وسلم لابي بكر ان يقسم عليه ليخبره بما يظنه صوابا على انه عنده كذلك وقد يكون في الحقيقة بخلاف فيها۔

(ترجمہ) اور حدیث بیان کی مجہ سے سلیمان بن شعیب نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہون نے محمد بن حسن سے کہا اس آیت مین دلیل ہے اسپر کہ قسم یمین ہوتی ہے اسلئے کہ استثناء نہین ہوتا مگر یمین مین اور جب وہ یمین ہے تو ہوی مباح اون امور مین جنکے اندر یمین مباح ہوتی ہے اور مکروہ اون امور مین جنکے اندر یمین مکروہ ہوتی ہے اور اس قول والونپر ہمارے نزدیک ابن عباس کی اوس حدیث مین کوی حجت نہین جسکو ہم ذکر کر چکے کیونکہ ہو سکتا ہے حضرت ابو بکرؓ کے قسم دینے کو جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مکروہ قرار دیا اوسکی وجہ یہ کہ وہ تعبیر جسکے بعض حصہ کی آپنے تصویب کی اور اور بعض کی تغلیظ نہ تہی منجانب وحی بلکہ منجانب اوس علم کے جس سے تعبیر دیجاتی ہے خواب کی جسطرح منع فرمایا آپنے حاملہ عورتوں سے ہم بستر ہونیکو اس خوف سے کہ کہین وہ اولاد کو ضرور نہ پہونچائے پہر جب اونکو خبر پہونچی کہ فارس اور روم ایسا کرتے ہیں اور اونکی اولاد کو کوئی ضرر نہین پہونچتا تو اجازت دیدی اوسکی کہ منع فرمایا تہا آپنے اوس سے اور جس طرح فرمایا آپنے کہجورون کے درختون مین پیوند لگانے کے متعلق کہ میرے خیال میں یہ عمل کسی بات کا فائدہ نہ دیگا پس لوگون نے چہوڑ دیا اوسکو اور نقصان پایا انہون نے اسوجہ سے پہر خبر پہونچی اسکی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو تو آپنے فرمایا کہ بجز اسکے نہیں کہ یہ ایک گمان تہا میرا اگر یہ عمل کسی بات کا فائدہ دیتا ہے تو کیا کرین اسطرح کیونکہ مین بشر ہون تمہاری مانند اور یہ میرا خیال تہا اور خیال کبہی صحیح ہوتا ہے اور کبہی غلط اور مین نے یہ نہین کہا تہا کہ یہ فرمان خداوندی ہے اسلئے کہ مین حق تعالے پر ہرگز جہوٹ نہین کہہ سکتا **حدیث** بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہمسے اسرائیل نے انہون نے سماک سے انہون نے موسی بن طلحہ سے انہون نے اپنے باپ سے پس خبر دی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ جو کچہ آپ اپنے گمان اور خیال سے بیان فرماتے ہیں تو سکے اندر مانند دوسرے انسانون کی ہیں اور جو کچہ آپ حق تعالے

کی جانب سے بیان فرماتے ہیں اوسکا خلاف جائز نہیں اور اسکے سوا نہیں کہ خواب کی تعبیر ظن سے دیجاتی ہی
اور یہ محمد بن سیرین سے مروی ہے اور انہوں نے اسبارہ میں خدا تعالے کے قول سے استدلال کیا ہے
فرمایا خدا تعالے نے وقال للذی ظن انہ ناج منہما پس جبکہ تعبیر خواب اس طور پر ہے نہ بطور حقیقت تو
ناگوار ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکرؓ کا قسم کہانا تاکہ آپ اونکو اپنے خیال کے مطابق امر حق
کی خبر دیں کہ میرے نزدیک اسکی تعبیر یوں ہے حالانکہ درحقیقت اوسکے خلاف ہو **(الا ترى)** أن
رجلا لو نظر في مسألة من الفقه واجتهد فأدّاه اجتهاده إلى شيء وسعه القول به وردّ ما خالفه وخطّأ
قائله إذا كانت الدلائل التي بها يستخرج الجواب في ذلك دافعة له ولو حلف على أن ذلك الجواب صواب
كان مخطئا لأنه لم يكلف إصابة الصواب فيكون ما قاله هو الصواب ولكنه كلف الاجتهاد وقد يؤدّيه
الاجتهاد إلى الصواب وإلى غير الصواب فمن هذه الجهة كره رسول الله صلى الله عليه وسلم لأبي بكر
الحلف عليه ليخبره بصوابه ما هو لا من جهة كراهية القسم **(وقد)** روي في ذلك ما يدل على ما ذكرناه
(حدثنا) محمد بن نصر قال ثنا ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب عن عبيد الله بن
عبد الله عن ابن عباس مثل حديث إسحاق بن الحسين غير أنه قال والله لتخبرني بما أصبت مما
أخطأت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقسم **(فدل)** ذلك على أن ما كره رسول الله
صلى الله عليه وسلم هو الحلف فيه على إخباره بصوابه أو خطائه في شيء لم يقله رسول الله صلى الله
عليه وسلم بالوحي الذي يعلم به حقيقة الأشياء لا لذكره القسم **(وحدثنا)** ابن أبي مريم
قال ثنا الفريابي قال ثنا شريك عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الرحمن بن الحارث عن ابن
عباس قال القسم يمين **(فهذا)** ابن عباس وهو الذي روى عنه الحديث الأول قد جعل القسم
يمينا ففي ذلك دليل على إباحة الحلف به وأنه عنده كسائر الأيمان فثبت بذلك ما تأولنا الحديث
الأول عليه وانتفى قول من تأوله على غير ما تأولناه عليه **(قال)** أبو جعفر وقد روي في إباحة
القسم ما قد حدثنا عبد الغني بن أبي عقيل قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة عن أشعث
بن سليم عن معاوية بن سويد بن مقرن عن البراء بن عازب قال أمرنا رسول الله صلى الله
عليه وسلم بإبرار القسم **(حدثنا)** ابن مرزوق قال ثنا أبو داود ووهب قالا ثنا شعبة فذكر
بإسناده مثله غير أنه قال بإبرار المقسم **(ترجمہ)** کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص کسی فقہی
مسئلہ میں غور کرے اور اجتہاد کرے پھر اوسکا اجتہاد کسی ایک بات کی جانب لے جائے تو اوس کو اوس
بات کا قول کرنا درست ہوگا اور اوسکے خلاف کی تردید جائز ہوگی اور اوسکے مخالف قول کے قائل کو
خطاکار بشرطیکہ وہ دلائل جن سے حکم کا اخراج کیا جائے اوسکے خلاف کو رفع کرتے ہوں اور اگر قسم
کھائے اس پر کہ یہ حکم صحیح اور حق ہے تو وہ خطاکار ہوگا اس لئے کہ مجتہد کو حق رسی کا مکلف نہیں کیا
گیا تاکہ جو کچھ اوس نے کیا ہو وہ صواب اور حق ہی ہو البتہ اوس کو اجتہاد کا حکم دیا گیا ہے اور اجتہاد گاہے
حق کی طرف لے جاتا ہے اور گاہے خطا کی طرف پس اس وجہ سے ناگوار ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو

حضرت ابوبکرؓ کا آپکو تعبیر خواب پر قسم کہا نے تا تاکہ آپ صحیح تعبیر ارشاد فرمائیں نہ اسوجہ سے کہ قسم مکروہ ہے اور
جو کچھ ہم نے ذکر کیا اسکی دلیل ہیں وہ حدیث مروی ہے جو ہم سے بحر بن نصر نے بیان کی کہا حدیث بیان
کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو یونس نے انہون نے روایت کی ابن شہاب سے انہون نے عبید اللہ
ابن عبد اللہ سے انہون نے ابن عباس سے مانند حدیث اسحاق بن حسین کے اتنا فرق ہے کہ اوسمین یون
ہے کہ قسم خدا کی خبر دیجئے مجکو کہ میری التعبیر صحیح کسقدر ہے اور غلط کسقدر تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قسم نہ کہاؤ لہذا اسکے اندر اسپر دلیل ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جو ناگوار ہوا وہ حضرت ابوبکرؓ
کا قسم کہانا ہے آپ کے ایسی بات کے اندر صحت و خطا سے مطلع فرمانے پر جسکو آپنے بذریعہ اوس وحی کے
نہین فرمایا جس سے حقیقت اشیاء معلوم ہوتی ہے نہ حضرت ابوبکرؓ کا قسم کہانا اور حدیث بیان کی ہم سے ابن
ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے انہون نے روایت کی
یزید بن ابی زیاد سے انہون نے عبد الرحمن بن حارث سے انہون نے ابن عباس سے فرمایا قسم یمین ہوتی ہے
پس یہ ابن عباس ہیں اور پہلی حدیث ان ہی سے مروی ہے کہ قسم کو یمین قرار دیتے ہیں لہذا یہ دلیل ہے لفظ قسم
کے ساتھہ قسم کہانیکی اباحت پر اور اسپر کہ قسم مانند باقی یمینون کی ہے پس اس سے حدیث اول کے جو معنے
ہم نے بیان کئے وہ ثابت ہوئے اور جس نے دوسرے معنے بیان کئے اوسکی نفی ہوگئی ابو جعفر نے کہا
کہ قسم کے مباح ہونے میں وہ حدیث مروی ہے جو بیان کی ہم سے عبد الغنی بن ابی عقیل نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی اشعث
بن سلیم نے انہون نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے انہون نے براء بن عازب سے کہا حکم دیا ہمکو رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم کے اندر بار (پورے) ہونے کا حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد اور وہب نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے پھر ذکر کیا اس اسناد
سے اوسکی مثل مگر یہ کہ انہون نے کہا قسم مین بار (پورے) اترنے کا (قولہ) **افلا تری** اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَلَوْ کَانَ الْمُقْسِمُ عَاصِیًا لَمَا کَانَ یَنْبَغِیْ اَنْ یُبَرَّ قَسَمُہٗ **وَقَدْ**
حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بَکْرٍ السَّہْمِیُّ قَالَ ثَنَا حُمَیْدُ الطَّوِیْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ فَلَوْ کَانَ الْقَسَمُ
یُکْرَہُ اِذًا لَکَانَ قَائِلُہٗ عَاصِیًا وَلَمَّا اَبَرَّ اللّٰہُ قَسَمَ مَنْ عَصَاہُ **وَقَدْ** رُوِّیْنَا فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنْ کِتَابِنَا ہٰذَا عَنِ
الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ اَنَّہٗ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ رِیْحَ ثُوْمٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوۃِ
قَالَ مَنْ اَکَلَ مِنْ ہٰذِہِ الشَّجَرَۃِ فَلَا یَقْرَبْنَا فِیْ مَسْجِدِنَا حَتّٰی یَذْہَبَ رِیْحُہَا فَاَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ اَقْسَمْتُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ   من مسجدنا
اللّٰہِ لَمَا اَعْطَیْتَنِیْ یَدَکَ فَاَعْطَانِیْہَا فَاَدْخَلْتُہٗ جَنَابِیْ اِلٰی صَدْرِیْ فَقَالَ اِنَّ لَکَ عُذْرًا وَلَمْ یُنْکِرْ عَلَیْہِ اِقْسَامَہٗ
عَلَیْہِ **حَدَّثَنَا** جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ النَّوْفَلِیُّ قَالَ ثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ   ن علی ذلک
الْمَوْصِلِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَمْرَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ اُہْدِیَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ   ن الموصلی
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَحْمٌ فَقَالَ اَہْدِیْ لِزَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ فَاَہْدَیْتُ لَہَا فَرَدَّتْہُ فَقَالَ اَقْسَمْتُ عَلَیْکِ لَا   ت لت

کردتها فردتها فدل ما ذکرنا علی اباحة القسم وان حکمه حکم الیمین وهو قول ابی حنیفة رح وابی یوسف ومحمد **وقد** روی ذلک عن ابراهیم النخعی **حدثنا** سلیمٰن بن شعیب قال ثنا ابی عن محمد بن الحسن عن ابی حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اقسم واقسمت به یمین وکفارة یمین **وقد**

اقسم باللہ

اقسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی نسائه **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا ابو حفص الفلاس قال ثنا ابو قتیبة قال ثنا عبد الرحمٰن بن ابی الرجال قال ثنا ابی عمرة عن عائشة قالت کان ایلاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقسم باللہ لا اقربکن شهرا **(ترجمہ) کیا تم** نہین دیکہتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم مین پورے ہونیکا حکم دیا اور اگر قسم کہانے والا گناہگار ہو تو اوسکی قسم کو پورا کرنا مناسب نہ ہوجاتا اور ہم سے ابو بکرہ اور ابن مرزوق نے حدیث بیان کی دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن بکر ہی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمید طویل نے انہون نے روایت کی انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے **بیشک بعضے** بندگان خدا مین سے وہ ہین کہ اگر اللہ تعالے پر قسم کہائین تو خدا تعالے اونکو اوسمین پورا کردے پس اگر قسم مکروہ ہوتی تو اوسکا کہنے والا گناہگار ہوتا اور گناہگار کی قسم کو خدا تعالے پورا نہین فرماتا اور اسی کتاب مین ہم پہلے روایت کر چکے ہین مغیرہ بن شعبہ سے انہون نے کہا نماز پڑہی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تو آپکو لہسن کی بو آئی پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا جو لہسن کہاوے وہ ہماری مسجد مین داخل نہ ہو یہانتک کہ اوسکی بدبو دور ہوجائے تو مین نے عرض کیا کہ مین قسم کہا کر عرض کرتا ہون کہ ذرا مجہے اپنا ہاتہہ تو دیجئے پس آپنے مجہے اپنا ہاتہ دیا تو مین نے اپنے سینہ پر پٹیان (باندہی ہوئی) دکہلائین تب آپنے فرمایا کہ تو معذور ہے اور اوسکے قسم کہانیکو آپنے برا نہ جانا۔ **حدیث** بیان کی ہم سے جعفر بن سلیمان نوفلی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن ابی بکر موصلی نے انہون نے روایت کی ابن ابی زناد سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے عمرہ سے انہون نے عائشہ رض سے کہ انہون نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ہدیۃً گوشت آیا تو آپنے فرمایا کہ اسکو زینب بنت جحش کو ہدیہ کردو انہون نے کہا مین نے اونکے ہان بہیجدیا زینب نے اوسکو واپس کردیا عائشہ رض نے کہا کہ مین قسم کہاتی ہون کہ مین اوسے پہر بہیجونگی چنانچہ مین نے پہر لوٹا دیا پس ہمارے اس بیان سے دلالت کی قسم دینے کی اباحت پر اور اسپر کہ اوسکا حکم یمین کا سا ہے اور یہ ہی قول امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد کا ہے اور ابراہیم نخعی سے یہ ہی مروی ہے حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے انہون نے روایت کی محمد بن حسن سے انہون نے ابو حنیفہ رح سے انہون نے حماد سے انہون نے ابراہیم سے کہا یہ کہنا کہ مین قسم کہاتا ہون یا قسم کہائی مین نے یمین ہے اور اوسکا کفارہ کفارۂ یمین ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج پر قسم کہائی ہے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حفص فلاس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو قتیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمٰن بن ابی رجال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمرہ نے انہون نے روایت کی حضرت عائشہ رض سے کہا تہا ایلاء رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہ قسم کہاتا ہون اللہ تعالے کی ہرگز نہ

نزدیک جاؤنگا تمہارے ایک ماہ تک ۔

بَابُ الشُّرْبِ قَائِمًا

باب کھڑے ہوکر پینے کے بیان مین ۱۲

حدثنا ابن ابی عمران و محمد بن علی بن داود قالا انا اسحق بن اسمعیل الطالقانی قال ثنا خالد بن الحارث عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن ابی مسلم عن الجارود ان النبی صلی الله علیه وسلم زجر عن الشرب قائما **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا المقدمی قال ثنا خالد بن الحارث قال ثنا سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن ابی مسلم عن الجارود بن المعلی عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله **حدثنا** احمد بن داود قال ثنا عبد الرحمن بن المبارك قال ثنا خالد بن الحارث عن سعید عن قتادة عن ابی مسلم عن الجارود وعن سعید عن قتادة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا عبد الصمد قال ثنا همام وهشام قالا ثنا قتادة عن انس بن مالك عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله **حدثنا** عبد الله بن محمد بن خشیش قال ثنا مسلم بن ابراهیم قال ثنا هشام بن ابی عبد الله عن قتادة فذكر باسناده مثله **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو داود قال ثنا هشام الدستوائی فذكر باسناده مثله **حدثنا** حسین بن نصر قال سمعت یزید بن هرون قال ثنا همام عن قتادة عن انس وعن قتادة عن ابی عیسى الاسواری عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا موسى بن اسمعیل **ح** وحدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قالا ثنا حماد بن سلمة عن ایوب عن عكرمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله **قال** ابو جعفر فذهب قوم الى كراهة الشرب قائما واحتجوا فی ذلك بهذه الآثار (ترجمہ)

حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عمران اور محمد بن علی بن داود نے دونوں نے کہا خبر دی ہم کو اسحاق بن اسمٰعیل طالقانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن حارث نے انہوں نے روایت کی سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو مسلم سے انہوں نے جارود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھڑے ہوکر پانی پینے سے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مقدمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن حارث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے ابو مسلم سے انہوں نے جارود بن معلی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن مبارک نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن حارث نے انہوں نے روایت کی سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو مسلم سے انہوں نے جارود سے انہوں نے سعید سے انہوں قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان

کی ہم سے عبد الصمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام اور ہشام نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قتادہ سے انہوں نے روایت کی انس بن مالک سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن محمد بن خشیش سے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن ابی عبد اللہ سے انہوں نے قتادہ سے پس ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام دستوائی نے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا سنا میں نے یزید بن ہارون سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے حضرت انس اور قتادہ سے انہوں نے ابو عیسے اسواری سے انہوں نے ابو سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے روایت کی ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل ابو جعفر نے کہا کہ گیا ایک گروہ کھڑے ہو کر پینے کی کراہت کی طرف اور اس بارہ میں ان حدیثوں سے استدلال کیا (قولہ) **وخالفهم** فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِالشُّرْبِ قَائِمًا بَأْسًا **وَاحْتَجُّوا فِي** ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ اَبِي طَالِبٍ اِيْتِنِي بِوَضُوْءٍ فَاَتَيْتُهُ بِهِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ بِفَضْلِ وَضُوْئِهِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَعَجِبْتُ لِذٰلِكَ فَقَالَ اَتَعْجَبُ يَا بُنَيَّ اِنِّي رَاَيْتُ اَبَاكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا شَرِبَ فَضْلَ وَضُوْئِهِ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَشْرَبُوْا قِيَامًا وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مَا فَعَلْتُ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ اَبِي عُمَرَ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ شَرِبَ قَائِمًا فَقِيْلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ اِنْ اَشْرَبْ قَائِمًا فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَاِنْ اَشْرَبْ جَالِسًا فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ **حَدَّثَنَا** رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ وَهُوَ قَائِمٌ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَاوَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلْوًا مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ **حَدَّثَنَا** ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ (قولہ) (ترجمہ) اور مخالفت کی

اونکی اسبار یمین دوسرون نے اور کہڑے ہوکر پینے مین کوئی مضائقہ نہ جانا اور استدلال کیا انہون نے اس مین اوس سے جو بیان کیا ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو ابن جریج نے انہون نے روایت کی محمد بن علی بن حسین سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے اپنے دادا سے کہا فرمایا مجہ سے ابن ابی طالب نے لا میرے پاس پانی پس لایا مین پس وضو کیا انہون نے پہر وضو سے بچے ہوئے پانی کو کہڑے ہوکر پیا مجھے اس سے تعجب ہوا تو انہون نے فرمایا کہ تعجب کرتا ہے اسی بیٹھے مین نے دیکہا تیرے باپ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے تھے حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی عبد الملک بن میسرہ سے انہون نے نزال بن سبرہ سے کہا دیکہا مین نے حضرت علیؓ کو کہ پیا انہون نے بچا ہوا پانی وضو کا کہڑے ہوکر پہر فرمایا کہ لوگ برا جانتے ہین کہڑے ہوکر پینے کو حالانکہ مین نے دیکہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا آپ نے جو مین نے کیا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعر نے انہون نے عبد الملک سے پہر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ورقا بن عمر نے انہون نے روایت کی عطا بن سائب سے انہون نے زاذان اور میسرہ سے انہون نے حضرت علیؓ سے کہ انہون نے پیا کہڑے ہوکر پہر اونسے اسبارہ مین کہا گیا تو انہون نے جواب دیا کہ اگر مین کہڑے ہوکر پیتا ہون تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مین نے کہڑے ہوکر پیتے دیکہا ہے اور اگر مین بیٹھکر پیون تو مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے (بہی) دیکہا ہے حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہون نے روایت کی عطا بن سائب سے انہون نے زاذان سے انہون نے حضرت علیؓ سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے پہر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہون نے روایت کی عاصم احول سے انہون نے شعبی سے انہون نے عبد اللہ بن عباس سے کہا دیکہا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہڑے ہوکر پیتے ہوئے حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اصبہانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے انہون نے روایت کی شیبانی سے انہون نے عامر سے انہون نے ابن عباس سے کہا دیا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈول زمزم کے پانی کا پس پیا آپنے کہڑے ہوکر حدیث بیان کی ہم سے ابن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہون نے روایت کی عاصم احول سے انہون نے شعبی سے انہون نے ابن عباس سے اوسکی مثل حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْحَقُ بْنُ أَبِي فَرْوَةَ الْمَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنَا عُبَيْدَةُ بِنْتُ نَابِلٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

يَشْرَبُ قَائِمًا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي الْبَزَرِيِّ وَهُوَ يَزِيدُ بْنُ عَطَارِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ وَنَأْكُلُ وَنَحْنُ نَسْعَى عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَطَارِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْبَرَاءُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ مِنْ قِرْبَةٍ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ ابْنُ بِنْتِ أَنَسٍ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَفِي بَيْتِهَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَشَرِبَ مِنَ الْقِرْبَةِ قَائِمًا حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ۔

(ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے ربیع جیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحاق بن ابی فروہ مدنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبیدہ بنت نائل نے انہوں نے عائشہ بنت سعد سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیتے تھے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حفص نے انہوں نے روایت کی عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہا ہم پیا کرتے تھے کھڑے ہو کر زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میں حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم اور عثمان بن عمر نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمران بن جریر نے انہوں نے ابو بزری سے اور وہ یزید بن عطارد ہیں انہوں نے ابن عمر سے کہا ہم پیا کرتے تھے کھڑے ہو کر اور کھایا کرتے تھے چلتے میں زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میں حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے انہوں نے روایت کی عمران بن جریر سے انہوں نے یزید بن عطارد سے انہوں نے ابن عمر سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے انہوں نے روایت کی ابن جریج سے کہا خبر دی مجکو عبد الکریم بن مالک نے کہا خبر دی مجکو براء بن زید نے کہ ام سلیم نے خبر دی اونکو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مشکیزہ سے پیا کھڑے ہو کر حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الکریم جزری نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے براء بن بنت انس نے اور وہ ابن زید ہیں انہوں نے انس بن مالک سے کہا حدیث بیان کی مجھسے میری ماں نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اونکے پاس اور اونکے گھر میں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا پس آپ نے پیا مشکیزہ سے کھڑے ہو کر ✤

حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے انہون نے روایت کی حمید سے انہون نے حضرت انسؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پیا لٹکی ہوئی مشک سے کہڑے ہوکر (قولہ) **ففی** هٰذِهِ الْآثَارِ اِبَاحَةُ الشُّرْبِ قَائِمًا وَاَوْلَى الْاَشْيَاءِ بِنَا اِذَا رُوِيَ حَدِيْثَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَمَلَا الْاِتِّفَاقَ وَاحْتَمَلَا التَّضَادَ اَنْ نَحْمِلَهُمَا عَلَى الْاِتِّفَاقِ لَا عَلَى التَّضَادِ وَكَانَ مَا رُوِيَ لَنَا فِيْ هٰذَا الْفَصْلِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبَاحَةُ الشُّرْبِ قَائِمًا وَقِيَامًا وَبِمَانَعَتِهِ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَهُ النَّهْيُ عَنْ ذٰلِكَ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ النَّهْيُ لَمْ يُرِدْ بِهِ هٰذِهِ الْاِبَاحَةَ وَلٰكِنْ اُرِيْدَ بِهِ مَعْنًى اٰخَرُ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ **فَاِذَا** فَهْدٌ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اِنَّمَا اُكْرِهَ الشُّرْبُ قَائِمًا لِاَنَّهُ يُؤْذِيْ فَاَخْبَرَ الشَّعْبِيُّ فِيْ هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهِ كَانَ النَّهْيُ وَاَنَّهُ لِمَا يُخَافُ مِنْهُ مِنَ الضَّرَرِ وَحُدُوْثِ الدَّاءِ لَا غَيْرَ ذٰلِكَ فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ النَّهْيِ الْاِشْفَاقَ عَلٰى اُمَّتِهِ وَاَمْرَهُ اِيَّاهُمْ بِمَا فِيْهِ صَلَاحُهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ كَمَا قَدْ قَالَ لَهُمْ اَمَّا اَنَا فَلَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ **ح** وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَلَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا (ترجمہ) **پس** ان حدیثون مین کہڑے ہوکر پینے کی اباحت ہے اور ہمکو مناسب یہ ہے کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے دو حدیثین مروی ہون اور دونو اتفاق اور تخالف کا احتمال رکہین توہم اونکو اتفاق پر محمول کرین نہ تخالف پر اور اس فصل مین جو ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اوس مین کہڑے ہوکر پینے کی اباحت ہے اور اس سے پہلی فصل مین جو روایت کی اوس مین اس سے ممانعت ہے پس ہوسکتا ہے کہ ممانعت اُس کی نہ ہو جسکی بیان اباحت ہے بلکہ اوس سے کچہہ اور مراد ہو اسلئے ہم نے اس مین غور کیا تو اتفاقاً فہد کی حدیث ہمکو ملی کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد نے انہون نے روایت کی بیان سے انہون شعبی سے کہا بجز اسکے نہین کہ برا جانتا ہون مین کہڑے ہوکر پینے کو اسوجہ سے کہ وہ بیماری کا سبب ہے پس شعبی نے اطلاع دی اوس ممانعت کے مطلب کی اور وہ یہ کہ چونکہ اس فعل سے ضرر کا خوف ہے اور مرض کا تو کچہہ اور لہذا مقصود اس سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا شفقتاً منع فرمانا ہی اور حکم دینا امت کو اوس فعل کی جو دنیا اور دین میں اونکو نفع دے جسطرح آپنے فرمایا کہ مین تکیہ لگاکر نہین کہاتا ہون حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہمسے سہل بن بکار نے (تحویل) اور حدیث بیان کی محمد بن خزیمہ نے حدیث بیان کی ہمسے حجاج نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے انہون نے روایت کی رقبہ سے انہون نے علی بن اقمر سے انہون نے ابو جحیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لیکن مین پس تکیہ لگاکر نہین کہاتا (قولہ) **حَدَّثَنَا** رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ

قَالَ ثَنَا مُسْعِرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَذَكَرَ مِثْلَهُ فَلَيْسَ ذٰلِكَ عَلٰى طَرِيْقِ التَّحْرِيْمِ مِنْهُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَأْكُلُوْا كَذٰلِكَ وَلٰكِنْ لِمَعْنًى فِي الْأَكْلِ مُتَّكِئًا خَافَهُ عَلَيْهِمْ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ إِنَّمَا كُرِهَ الْأَكْلُ مُتَّكِئًا مَخَافَةَ أَنْ تَعْظُمَ بُطُوْنُهُمْ **فَأَخْبَرَ** الشَّعْبِيُّ بِالْمَعْنَى الَّذِيْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِهِ الْأَكْلَ مُتَّكِئًا وَأَنَّهُ إِنَّمَا هُوَ لِمَا يَحْدُثُ عَنْهُ مِنْ عِظَمِ الْبَطْنِ فَكَذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْهُ مِنَ النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا إِنَّمَا هُوَ لِمَعْنًى يَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ كَرِهَهُ مِنْ أَجْلِهِ لَا غَيْرَ ذٰلِكَ **وَقَدْ** رُوِيَ فِيْ هٰذَا أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ **ح** وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ **فَقَدْ** يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ اجْتَنَبَ ذٰلِكَ لِمَا قَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَدْ يَجُوْزُ فِيْ ذٰلِكَ مَعْنًى آخَرُ **فَإِنَّ** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا أَبِيْ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ أَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ الْأَعْوَرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا فَنَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ انْظُرْ إِلٰى هٰذَا الْعَبْدِ كَيْفَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **فَقَدْ** يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا هُوَ الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهِ قَالَ لَا آكُلُ مُتَّكِئًا لِأَنَّهُ فِعْلُ الْمُلُوْكِ الْجَبَابِرَةِ وَفِعْلُ الْأَعَاجِمِ فَكَرِهَ ذٰلِكَ وَرَغِبَ فِيْ فِعْلِ الْعَرَبِ كَمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ **فَإِنَّهُ** حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ ثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اخْشَوْشِنُوْا وَاخْشَوْشِبُوْا وَاخْلَوْلِقُوْا وَتَمَعْدَدُوْا كَأَنَّكُمْ مَعَدٌّ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِيَّ الْعَجَمِ (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے روایت کی منصور سے انہوں نے علی بن اقمر سے انہوں نے ابو جحیفہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے پھر ذکر کیا اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعر بن کدام سے انہوں نے علی بن اقمر سے کہا سنا میں نے ابو جحیفہ کو کہتے ہوئے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر ذکر کیا اوسکی مثل پس آپکا اس ہیئت سے کہانیکو حرام فرمانا مقصود نہیں ہے بلکہ اوسکی ایک وجہ ہے کہ تکیہ لگائے ہوئے کہانے میں آپکو اونسے اوس کا خوف ہے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحاق بن اسمعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر بن عبد الحمید نے کہا شعبی نے کہ بجز اسکے کہ مکروہ فرمایا تکیہ لگائے کہانے کو اس ڈر سے کہ اونکے پیٹ بڑے نہ ہو جائیں پس خبر دیدی شعبی اوس وجہ کی کہ جس وجہ سے مکروہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تکیہ لگائے کہانیکو اور وہ وجہ یہ ہے کہ اس فعل سے پیٹ بڑا ہو جاتا ہے پس اسیطرح جو کچھ آپسے کہڑے ہو کر پینے کے بارہ میں ممانعت روایت کی گئی بالضرور اسکی کوئی وجہ ہوگی جس سے آپنے اس فعل کو بُرا جانا اور اوس وجہ کے متعلق بہی حضرت عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ

کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے روایت کی ثابت بنانی سے انہوں نے شعیب بن عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا نہیں دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کبھی تکیہ لگائے ہوئے کھاتے ہوئے تو پس ممکن ہے کہ آپ نے فعل سے اوس وجہ سے اجتناب فرمایا ہو جو شعبی نے بتلایا اور ہو سکتا ہے کہ کوئی اور حکمت ہو پس حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن عثمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے انہوں نے روایت کی عبیداللہ بن ابی جعفر سے انہوں نے اسمٰعیل اعور سے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے کھاتے تھے کہ آپ کی خدمت میں جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا اس بندہ کو دیکھو کہ کسطرح تکیہ لگا کے کھاتا ہے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فورًا بیٹھ گئے تو ہو سکتا ہے اس علت کی وجہ سے آپنے فرمایا ہو کہ میں تکیہ لگائے نہیں کھاتا ہوں کیونکہ یہ بادشاہان متکبرین کی شان ہے اور عجمیوں کا فعل ہے اسلئے مکروہ فرمایا اور عرب کے فعل میں رغبت فرمائی جیساکہ حضرت عمر سے مروی ہے کیونکہ ہم سے حسین بن نصر نے بیان کیا کہا سنا میں نے یزید بن ہارون سے کہا حدیث بیان کی ہم سے عاصم احول نے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے کہا ہمارے پاس حضرت عمر کا خط آیا کہ جفاکش ہو اور سخت ہو جاؤ کام کاج میں عیش پسند نہ ہو اور بچاؤ اپنے آپکو خوش عیشی اور خصائل عجم سے (قولہ) **افلا تری** اَنَّہٗ نَہَاھُمْ عَنْ زِیِّ الْعَجَمِ وَاَمَرَھُمْ بِالتَّمَعْدُدِ وَھُوَ الْعَیْشُ الْخَشِنُ الَّذِیْ تَعْرِفُہُ الْعَرَبُ فَکَذٰلِکَ الْاَکْلُ مُتَّکِئًا نُھُوْا عَنْہُ لِاَنَّہٗ فِعْلُ الْعَجَمِ **وَاَمَّا** الشُّرْبُ قَاعِدًا فَاُمِرُوْا بِہٖ خَوْفًا مِمَّا یَجِدُ عَلَیْھِمْ فِیْ صُدُوْرِھِمْ وَلَیْسَ فِیْ ذٰلِکَ شَیْءٌ مِّنْ زِیِّ الْعَجَمِ **وَقَدْ** رُوِیَ فِیْ اِبَاحَۃِ الشُّرْبِ قَائِمًا عَنْ جَمَاعَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰی عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ دَارَہٗ فَقَامَ اِلٰی عُتَیْبَۃٍ لَہٗ فَسَیَّحَ ضَرْعَھَا حَتّٰی اِذَا دَرَّتْ دَعَا بِاِنَاءٍ فَحَلَبَ ثُمَّ شَرِبَ وَھُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ یَا بِشْرُ اِنِّیْ اِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِکَ لِتَعْلَمَ اَنَّا نَشْرَبُ وَنَحْنُ قِیَامٌ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مَالِکٌ عَنْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مَالِکٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ رَاَیْتُ اَبِیْ یَشْرَبُ وَھُوَ قَائِمٌ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَیْمٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْبَارِقِیِّ قَالَ نَاوَلْتُ ابْنَ عُمَرَ اِدَاوَۃً فَشَرِبَ مِنْھَا قَائِمًا مِّنْ فِیْھَا **وَقَدْ** رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی اَنْ یَّشْرَبَ مِنْ فِی السِّقَاءِ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِی السِّقَاءِ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ **فَلَمْ** یَکُنْ ھٰذَا النَّھْیُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی تَحْرِیْمِ ذٰلِکَ عَلٰی اُمَّتِہٖ حَتّٰی یَکُوْنَ مَنْ فَعَلَہٗ مِنْھُمْ عَاصِیًا لَہٗ وَلٰکِنْ لِمَعْنًی تَرَخُّصٍ

دُبُرِ مَا هُوَ **فَحَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ لِاَنَّهُ يُنْتِنُهُ فَهٰذَا مَعْنَاهُ **وَقَدْ** رُوِيَ فِي ذٰلِكَ مَعْنًى اٰخَرُ وَهُوَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانَ يَكْرَهُ الشُّرْبَ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَعُرْوَةِ الْكُوْزِ قَالَ هُمَا مَقْعَدُ الشَّيْطَانِ **فَلَمْ** يَكُنْ هٰذَا النَّهْيُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَرِيْقِ التَّحْرِيْمِ بَلْ كَانَ عَلٰى طَرِيْقِ الْاِشْفَاقِ مِنْهُ عَلٰى اُمَّتِهٖ وَالرَّاْفَةِ بِهِمْ وَالنَّظَرِ لَهُمْ (**قولہ**) **ترجمہ** کیا تم نہین دیکھتے کہ آپنے لوگونکو خصلت عجم سے منع فرمایا اور تمعدد کا حکم دیا اور وہ سخت زندگی ہے جو عرب کا شیوہ ہے پس علی ہذا القیاس تکیہ لگانے کہانا اونکے لئے ممنوع قرار دیا کیونکہ وہ (بہی) فعل عجم ہے اور رہا بیٹھکر پینا سو اوسکا حکم اونکو اسوجہ سے دیا گیا کہ خوف ہے اونکے پیٹون کچھہ بیماری ہوجانے اور اس مین کوئی خصوصیت عجم کی مشابہت کی نہین ہے اور کہڑے ہوکر پینے کی اباحت مین ایک جماعت صحابہؓ سے روایات ہین (مثلاً) **حدیث** بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احوص نے انہون نے عبدالاعلے سے انہون نے بشر بن غالب سے کہا حاضر ہوا مین حضرت حسین بن علی کے مکان پر پس آپ بختی اونٹنی کے پاس کہڑے ہوئے اور اوسکے تہنون پر ہاتہہ پہیرا یہانتک کہ جب دودہ اوتر آیا تو برتن منگایا اور دوہا پہر کہڑی ہونیکی حالت مین پی گئے پہر فرمایا کہ یہ مین نے اسلئے کیا تاکہ تم جان لو کہ ہم کہڑے ہوکر پیتے ہین ❁

حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے انہون نے روایت کی عامر بن عبداللہ بن زبیر سے کہا دیکھا مین نے اپنے باپ کو کہڑے ہوکر پیتے ہوئے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہمسے حماد نے انہون نے روایت کی عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے انہون نے علی بن عبداللہ بارقی سے کہا مین نے حضرت کو ایک برتن دیا تو انہون نے اوس سے کہڑے ہوکر منہ لگا کے پانی پیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے مشکیزہ کو منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے انہون روایت کی قتادہ سے انہون نے عکرمہ سے انہون نے ابن عباس سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مشکیزہ کو منہ لگا کر پینے سے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے انہون نے روایت کی ایوب سے انہون نے عکرمہ سے انہون ابوہریرہ سے انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **پس** یہ نہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت پر تحریم کے لئے نہین ہے تاکہ اوسکے کرنے سے گناہ لازم آئے بلکہ کسی حکمت کی وجہ سے ہے جسکی تعیین مین اختلاف ہے کہ وہ کیا ہے **پس** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے انہون نے روایت کی ہشام بن عروہ سے انہون اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مشکیزہ کے منہ سے پانی پینے کو کیونکہ اس فعل سے اوس

ہین لُوٹونٹی ہے لہذا اوس مین یہ حکمت ہوئی اور اوسکے اندر دوسری حکمت بہی مروی ہے اور وہ یہ کہ حدیث بیان
کی ہم سے محمد خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے انہون نے
روایت کی لیث سے انہون نے مجاہد سے کہا مکروہ جانتے تھے پیالہ کے سوراخ اور لوٹے کی ٹونٹی
سے پینے کو اور فرماتے تھے کہ یہ دونو شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہین لہذا یہ ممانعت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کی جانب سے بطریق تحریم نہین ہے بلکہ امت پر شفقت اور نظر رحمت کے طور پر ہے **وَقَدْ** قَالَ قَوْمٌ اِنَّمَا
نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ الْمَوْضِعُ الَّذِيْ يَقْصِدُهُ الْهَوَامُّ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ خَوْفَ اَذَاهَا فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا
عَنْهُ فِيْ ضِدِّ هٰذَا الْبَابِ مِنْ نَهْيِهٖ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا لَيْسَ عَلَى التَّحْرِيْمِ الَّذِيْ يَكُوْنُ فَاعِلُهٗ عَاصِيًا وَلٰكِنْ
لِلْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ ذٰلِكَ **وَقَدْ** رُوِّيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ
اَنَّهٗ اَتٰى بَيْتَ اُمِّ سُلَيْمٍ فَشَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ مِنْ فِيْهَا **فَدَلَّ** ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ نَهْيَهُ الَّذِيْ رُوِيَ عَنْهُ
فِيْ ذٰلِكَ لَيْسَ عَلَى النَّهْيِ الَّذِيْ يَجِبُ عَلٰى مُنْتَهِكِهٖ اَنْ يَكُوْنَ عَاصِيًا وَلٰكِنَّهٗ عَلَى النَّهْيِ مِنْ اَجْلِ الْخَوْفِ فَاِذَا
ذَهَبَ الْخَوْفُ ارْتَفَعَ النَّهْيُ فَهٰذَا عِنْدَنَا مَعْنٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ اِخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ وَهُوَ اَنْ يُكْسَرَ فَيُشْرَبَ مِنْ اَفْوَاهِهَا **حَدَّثَنَا**
بِذٰلِكَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا الشَّافِعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اِخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمٰنُ بْنُ
شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ اِخْتِنَاثُهَا
اَنْ تُكْسَرَ فَيُشْرَبَ مِنْهَا فَالْوَجْهُ الَّذِيْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ هُوَ الْوَجْهُ الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهٖ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ
قولہ (ترجمہ) اور ایک گروہ نے کہا کہ چونکہ وہ جگہ جانورونکے آبیٹھنے کی ہے لہذا اس خوف سے کہ وہ تکلیف
دین اوس سے منع فرمایا پس جو کچھ ہم نے اسباب کے شروع مین کہڑے ہوکر پینے کی ممانعت ذکر کی
اوس تحریم پر محمول نہین ہے جسکا فاعل گناہگار ہوتا ہو بلکہ اوس حکمت کی وجہ سے ہے جو ہم ذکر کر چکے اور ہم
اسی باب مین گذشتہ بیان کے اندر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت ذکر کر چکے ہین کہ آپ ام سلیم
کے گہر تشریف لائے اور مشکیزہ سے کہڑے ہوکر اور اوسکو منہ لگاکر پیا لہذا یہ دلیل ہوی اس امر کی کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جو اسکی ممانعت مروی ہے وہ اوس ممانعت پر محمول نہین ہے جسکے مرتکب
پر گناہ لازم آتا ہو بلکہ خطرہ اور خوف کی ممانعت پر محمول ہے لہذا جب خوف جاتا رہے تو ممانعت اٹھہ جائیگی۔
پس ہمارے نزدیک ان احادیث وآثار کے یہ مطالب ہین اور اللہ خوب جانتا ہے اور خود رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے بہی مروی ہے کہ آپنے اختناث اسقیہ سے منع فرمایا اور وہ یہ ہے کہ مشکیزونکو
کہولکر اونکے موونسے پانی وغیرہ پیا جائے **حدیث** بیان کی ہم سے یہ اسمٰعیل بن یحیٰے مزنی نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے شافعی نے انہون نے روایت کی سفیان بن عیینہ سے انہون نے زہری سے انہون
نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہون ابو سعید خدری سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اختناث
اسقیہ (مشکیزونسے پانی پینے سے) **حدیث** بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے

اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے انہون نے روایت کی زہری سے پھر ذکر کیا
اس اسناد سے اوسکی مثل ابن ابی ذئب نے کہا اختناث اسقیہ یہ ہے کہ اونکو توڑ کر اونکے سوراخ سے
پیا جاسئے منہ لگا کریں اسکی ممانعت اوسیوجہ سے ہے جو وجہ مشکیزون کے منہ سے پینے کی ہے ۔

بَابُ وَضْعِ اِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْاُخْرٰى

باب ایک پاؤن دوسرے پاؤن پر رکھنے مین

حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا ابو حذيفة قال ثنا سفيان قال ثنا ابو الزبير عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كره ان يضع الرجل احدى رجليه على الاخرى **حدثنا** يونس قال اخبرني شعيب بن الليث عن ابيه عن ابي الزبير عن جابر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله وزاد وهو مضطجع **حدثنا** سليمن بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد **ح** وحدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج بن المنهال قالا ثنا حماد بن سلمة عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا المقدمي قال ثنا المعتمر عن ابيه عن خداش عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله **حدثنا** ابن ابي داود قال ثنا امية بن بسطام قال ثنا يزيد بن زريع عن روح بن القاسم عن عمرو بن دينار عن ابي بكر بن حفص عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه نهى ان يثني الرجل احدى رجليه على الاخرى **قال** ابو جعفر فكره قوم وضع احدى الرجلين على الاخرى لهذه الآثار واحتجوا في ذلك ايضا بما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن واصل عن ابي وائل قال كان الاشعث وجرير بن عبد الله وكعب قعودا فرفع الاشعث احدى رجليه على الاخرى وهو قاعد فقال له كعب بن عجرة ضعها فانه لا يصلح لبشر (ترجمہ) حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق کے بیٹے ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوزبیر نے انہون نے روایت کی جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مکروہ فرمایا اسکو کہ رکھے آدمی اپنا ایک پاؤن پر دوسرے پاؤن پر **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی مجکو شعیب بن لیث نے انہون نے روایت کی اپنے باپ سے انہون نے ابوزبیر سے انہون نے جابر سے انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل اور زیادہ کیا اسحال مین کہ لیٹا ہوا ہو **حدیث** بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن زیاد نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن منہال نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہون نے روایت کی ابوزبیر سے انہون نے جابر سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مقدمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معتمر نے انہون نے روایت کی اپنے باپ سے انہون نے خداش

سے انہون نے ابوزبیر سے انہون نے جابر سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل
حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے امیہ بن بسطام نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے یزید بن زریع نے انہون نے روایت کی روح بن قاسم سے انہون نے روایت کی عمرو بن
دینار سے انہون نے ابو بکر بن حفص سے انہون نے ابوہریرہ سے انہون نے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے کہ انہون نے منع فرمایا اس سے کہ رکھے آدمی اپنے ایک پاؤنکو دوسرے پر ابوجعفر
نے کہا پس مکروہ جانا ایک گروہ نے ایک پاؤن دوسرے پر رکھنے کو ان ہی احادیث کی وجہ سے اور
استدلال کیا اس بارہ میں اوس حدیث سے جو بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی واصل سے انہون نے ابووائل سے
کہا تھے اشعث اور جریر بن عبداللہ اور کعب بیٹھے ہوئے پس اشعث نے اپنا ایک پاؤن دوسرے پر
رکھا حالانکہ بیٹھے ہوے تھے تو کعب بن عجرہ نے اونسے کہا کہ انکو ہلا لو کیونکہ آدمی کے لئے یہ مناسب
نہین **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ اٰخَرُونَ فَلَمْ يَرَوْا بِذٰلِكَ بَأْسًا **وَاحْتَجُّوْا** فِي ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ
عَنْ عَمِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى
حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَعْقُوْبَ عَنْ اَبِيْ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ
حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ
حَدَّثَنِيْ عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ
وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَيُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ ابْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ
بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَاجِشُوْنَ **ح** وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ
بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ لَبِيْدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **قَالُوْا** فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ قَدْ جَاءَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِبَاحَةِ
مَا مَنَعَتْ مِنْهُ الْاٰثَارُ الْاُوْلُ (قولہ) ترجمہ اور دوسرون نے اونکی اس مین مخالفت کی اور اسکے اندر
کوئی مضایقہ نہ جانا اور اسبارہ میں اوس حدیث سے استدلال کیا جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے حدیث بیان کی ہم سے یونس کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہون نے روایت
کی زہری سے انہون نے عباد بن تمیم سے انہون نے اپنے چچا سے کہا دیکھا مین نے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد مین لیٹے تھے ایک پاؤن دوسرے پر رکھے ہوئے حدیث بیان کی ہم سے
روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن یعقوب نے انہون نے روایت کی ابو عباد

سے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے زہری نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عباد بن تمیم نے انہوں نے روایت کی اپنے چچا عبد اللہ بن زید سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر حنفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہری نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عباد بن تمیم نے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل۔ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے مالک بن انس اور یونس نے دونو نے ابن شہاب سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ ماجشون نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن جعد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے کہا حدیث بیان کی مجھسے محمود بن لبید نے انہوں نے روایت کی عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل انہوں نے بیان کیا کہ یہ حدیثیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوس فعل کے مباح ہونیکے بارہ میں مروی ہیں جسکو پہلی حدیثوں نے منع تبلایا **وَاَمَّا** مَا ذَكَرُوْهُ مِمَّا اِحْتَجُّوْا بِهٖ مِنْ قَوْلِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فَاِنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ وَيُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ **حَدَّثَنِيْ** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ قَالَ كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَجْلِسُ اَحَدُهُمْ مُتَرَبِّعًا وَاِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوْعٍ اَنَّهٗ رَاٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَلَ ذٰلِكَ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ نَوْفَلٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ رَاٰى اُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ اللَّيْثِيُّ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهٗ رَاٰى ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ مُضْطَجِعًا بِالْاَرَاكِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَهُوَ يَقُوْلُ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا

عامر

سُفْیَانُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ رَأَیْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَاعِدًا قَدْ وَضَعَ اِحْدٰی رِجْلَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی فَقَدْ رَوَیْنَا عَنْ هٰؤُلَاءِ الْجُلَّةِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا مِمَّا لَا یُوْصَلُ اِلٰی تَبْیِیْنِهٖ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ فَنَسْتَعْمِلُ فِیْهِ مَا اسْتَعْمَلْنَاهُ فِیْ غَیْرِهٖ مِنْ اَبْوَابِ هٰذَا الْکِتَابِ وَلٰکِنْ لَمَّا رَوَیْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَا فِی الْفَصْلِ الْمُتَقَدِّمِ وَرُوِیَ عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ اَنَّهَا لَا تَصْلُحُ لِبَشَرٍ فَکَانَ مَعْنٰی هٰذَا عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّهَا لَا تَصْلُحُ لِبَشَرٍ لِنَهْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا لِاَنَّهٗ لَا یَصْلُحُ لِبَشَرٍ اَنْ یُّخَالِفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (قولہ) (ترجمہ) اور راوہ جو انہوں نے بیان کیا اور جس سے استدلال کیا (یعنے) کعب بن عجرہ کا قول تو صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت سے اسکا خلاف مروی ہے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو مالک نے اور یونس نے دونو نے روایت کی ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان ایسا کرتے تھے حدیث بیان کی مجھسے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن عمر سے کہا حدیث بیان کی مجھسے سالم ابو النصر نے کہا تہے ابو بکر و عثمان و عمر چار زانو بیٹھتے اور اُنکا ایک پاؤن دوسرے پر ہوتا تھا حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن جعفر نے انہوں نے روایت کی اسمٰعیل بن محمد سے انہوں نے سعید سے انہوں نے عبد الرحمن بن یربوع سے کہ انہوں نے دیکھا حضرت عثمان بن عفان کو ایسا کرتے ہوئے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو یونس نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے کہا خبر دی مجکو عمر بن عبد العزیز نے کہ محمد بن نوفل نے حدیث بیان کی اونسے کہ انہوں نے دیکھا اسامہ بن زید بن حارثہ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ایسا کرتے ہوئے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو اسامہ بن زید لیثی نے انہوں روایت کی نافع سے کہ انہوں نے دیکھا حضرت عمر کو ایسا کرتے ہوئے حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے انہوں نے روایت کی سفیان سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عبد الرحمن بن اسود سے انہوں نے عبد الرحمن بن یزید سے کہا دیکھا مین نے حضرت عبد اللہ کو ارا ک مین لیٹے ہوئے اسحال مین کہ اپنا ایک پاؤن دوسرے پر رکھے ہوئے تھے۔ اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ ای رب ہمارے نہ بنا ہمکو فتنہ ظالم لوگون کے لئے حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی عمران بن مسلم سے کہا دیکھا مین نے انس بن مالک کو بیٹھے ہوئے کہ اپنا ایک پاؤن دوسرے پاؤن پر رکھے ہوئے تھے پس اسقدر جلیل القدر صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ہم روایات نقل کر چکے اور یہ مبحث اس قسم کا ہے کہ ہم اسکی تحقیق بہ طور نظر و فکر نہین کر سکتے تاکہ ہم اوسکو یہان بھی کام مین لاوین جسطرح اس کتاب کے اور ابواب مین کام مین لاتے لیکن چونکہ ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

انها لا تصلح

سے وہ روایت کی جو ہم بیان کر چکے پہلی فصل میں اور حضرت کعب بن عجرہ سے مروی کہ انہوں نے کہا کسی آدمی کیلئے مناسب نہیں لہذا اسکا مطلب ہمارے نزدیک اور اللہ تعالے خوب جانتا ہے یہ ہوا کہ وہ کسی انسان کے لیئے جائز نہیں اسوجہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کیونکہ کسی انسان کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت درست نہیں **ثم** قد جاء ما ذكرناه في الفصل الثاني من اباحتها باستعمال رسول الله صلى الله عليه وسلم اياها فاحتمل ان يكون احد الامرين قد نسخ الآخر فلما وجدنا ابا بكر وعمر وعثمان وهم الخلفاء الراشدون المهديون على قربهم من رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلمهم بامره قد فعلوا ذلك بعده بحضرة اصحابه جميعا وفيهم الذي حدث بالحديث الاول عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الكراهة فلم ينكر ذلك احد منهم ثم فعله عبد الله بن مسعود وابن عمر واسامة بن زيد وانس بن مالك فلم ينكر عليهم منكر **ثبت** بذلك ان هذا هو ما عليه اهل العلم من هذين الخبرين المروعين وبطل بذلك ما خالفه لما ذكرنا وبينا **وقد** روي عن الحسن في ذلك ما يدل على غير هذا المعنى **حدثنا** سليمن بن شعيب قال ثنا خالد بن نزار الايلي قال حدثني السري بن يحيى قال ثنا عقيل قال الحسن قد كان يكره ان يضع الرجل احدى رجليه على الاخرى فقال الحسن ما اخذوا ذلك الا عن اليهود فيحتمل ان يكون كان من شريعة موسى عليه السلام كراهة ذلك الفعل فكانت اليهود على ذلك فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم باتباع ما كانوا عليه لان حكمه ان يكون على شريعة النبي الذي كان قبله حتى يحدث الله له شريعة تنسخ شريعته ثم امر رسول الله صلى الله عليه وسلم عز وجل في ذلك باباحة ذلك الفعل بما اباح الله عز وجل له ما قد كان حظره على من كان قبله **وقد** روي عن الحسن خلاف ذلك ايضا **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن حميد عن الحسن انه كان يفعله يعني يضع احدى الرجلين على الاخرى وقال انما كره له ذلك ان يفعله بين يدي القوم مخافة ان ينكشف والوجه الاول عندي اشبه من هذا الا ترى الى قول كعب انها لا تصلح لبشر فلو كان ذلك للمعنى الذي روي من الحسن في هذا الحديث لم يقل ذلك كعب ولكنه انما قال ذلك بعلمه بنهي رسول الله صلى الله عليه وسلم بما كان عليه من اتباع من قبله ثم نسخ الله عز وجل ذلك فلم يعلمه كعب فكان على الامر الاول وعلمه غيره فرجع اليه وترك ما تقدم منه (قولہ) (ترجمہ) پھر وہ بھی مروی ہے جو ہم نے دوسری فصل میں روایت کیا کہ فعل مباح ہے بوجہ اسکے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو عمل میں لائے لہذا ممکن ہوا کہ ان دونوں میں سے ایک دوسرے کیلئے ناسخ ہو پس جبکہ ہم نے دیکھا کہ حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم جو خلفاء راشدین اور ہدایت یاب ہیں اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے قریب اور حضور صلعم کے حکم کو جاننے والے ہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد تمام صحابہ کے سامنے ایسا کیا اور اون ہی میں سے وہ ہیں جنہوں نے پہلی حدیث رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکے مکروہ ہونے کی روایت کی اور اون میں سے کسی نے اوس کا انکار نہ کیا پھر ایسا ہی عبد اللہ بن مسعود

اور ابن عمر اور اسامہ بن زید اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے کیا اور کسی انکار کرنے والے نے اون پر انکار نہ کیا تو اُس سے ثابت ہوا کہ یہی حکم ہے جس پر اہل علم ہیں منجملہ ان دونو حدیثوں کے جو مرفوع ہیں اور اس کا خلاف باطل ہوا جیسا کہ ہم بیان کر چکے اور حضرت حسن سے اس بارہ میں وہ روایت ہے جو اس مراد کے خلاف پر دلالت کرتی ہے حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن نزار ایلی نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے سری بن یحییٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عقیل نے کہا حسن سے کہا گیا کہ یہ مکروہ ہے کہ آدمی اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھے تو حسن بولے کہ نہیں لیا لوگوں نے اس کو مگر یہود سے لہذا احتمال ہے کہ شریعت موسیٰ علیہ السلام میں یہ فعل مکروہ ہو اور یہود اسی خیال پر رہے ہوں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اوسی کی پیروی کا حکم دیا ہو کیونکہ آپکو یہ حکم تھا کہ اپنے سے پہلے نبی کی شریعت پر عمل فرماویں یہانتک کہ ظاہر فرماوے خدا تعالیٰ کوئی جدید شریعت جو منسوخ کردے پہلی شریعت کو پھر حکم فرمایا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکے خلاف کا یعنے اوس فعل کے مباح ہونے کا جبکہ مباح فرمایا حق تعالےٰ نے اونکے لئے اوس امر کو جسکو آپ سے پیشتر کے نبی پر ناجائز فرمایا تھا اور حضرت حسن سے اسکا بھی خلاف منقول ہے حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے انہوں نے روایت کی حمید سے انہوں نے حسن سے کہ وہ ایسا کیا کرتے تھے یعنے رکھتے تھے اپنا ایک پاؤں دوسرے پر اور کہا کہ اسکے مکروہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے اسطرح کرنے سے کہیں ستر نہ کھل جائے اور میرے نزدیک پہلی وجہ اس کی بہ نسبت حق سے زیادہ لگتی ہوئی ہے کیا تم حضرت کعب کے قول کو نہیں دیکھتے کہ یہ فعل کسی آدمی کے لئے درست نہیں پس اگر اسکی کراہت اوس وجہ سے ہوتی جو حضرت حسن سے مروی ہوا تو حضرت کعب ایسی بات نہ فرماتے بلکہ بخبر اسکے نہیں کہ انہوں نے یہ اسوجہ سے فرمایا کہ اونکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اس فعل سے منع فرمانا معلوم تہا جس زمانہ مین آپ اپنے سے پہلے نبی کی شریعت پر عمل کرتے تھے اوسکے بعد اللہ تعالےٰ نے اسکو منسوخ کر دیا اور کعب کو اسکی خبر نہ ہوئی لہذا وہ پہلے ہی حکم پر قائم رہے اور اونکے سوا دوسروں کو معلوم ہو گیا اسلئے انہوں نے اوس سے رجوع کر لیا اور پہلے قول کو چھوڑ دیا

بَابُ الرَّجُلِ يَتَطَرَّقُ فِي الْمَسْجِدِ بِالسِّهَامِ

باب مسجد کے اندر تیروں کے ساتھ گذرنے میں

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَا ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي مَسَاجِدِنَا وَفِي يَدِهِ سِهَامٌ فَلْيُمْسِكْ بِنِصَالِهَا لَا يَعْقِرْ بِهَا أَحَدًا قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَخَطَّى الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ وَهُوَ حَامِلٌ لِمَا أَرَادَ حَمْلَهُ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ وَقَالُوا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ حَامِلٌ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ دَخَلَ بِهِ يُرِيدُ دُخُولَ

الصلوة ويكون اذا دخله يريد به الصدقة فاما ان يدخل به يريد تخطى المسجد بان ذلك مكروه
وقالوا لا يحتمل ان يكون النبي صلى الله عليه وسلم اراد بما ذكرنا في حديث ابي موسى الادخال
للصدقة فنظرنا في ذلك هل نجد شيئا من الآثار يدل عليه **فاذا** يونس قد حدثنا قال ثنا ابن وهب
قال اخبرني عمرو بن الحارث والليث بن سعد يزيد احدهما على الآخر عن ابي الزبير عن جابر قال كان
الرجل يتصدق بنبل في المسجد فامره رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا يمر بها الا وهو آخذ بنصولها
حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا شعيب بن الليث عن الليث عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى
الله عليه وسلم نحوه **فبين** جابر في هذا الحديث ان الذين كانوا
يدخلون بها المسجد انما كانوا يريدون بها الصدقة فيه لا التخطي فهذا هو ما اباحه رسول الله صلى
الله عليه وسلم مما في حديث ابي موسى (قوله) ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ اور علی بن معبد نے
دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احمد محمد بن عبد اللہ بن زبیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے برید بن
عبد اللہ بن ابی بردہ نے انہون نے روایت کی ابو بردہ سے انہون نے ابو موسی سے انہون نے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جب گذرے کوئی تم مین کا ہماری مساجد مین یا ہماری مسجد مین حالانکہ اوسکے ہاتھہ
مین تیر ہون تو چاہئے کہ روک دے اونکی نصال کو کہ نہ زخمی کرے اونسے کسی کو **ابو جعفر** نے کہا کہ ایک گروہ
اسی طرف گیا کہ اس مین کوئی مضایقہ نہین کہ آدمی مسجد مین گذرے حالانکہ وہ جسکو چاہے اوسکو اٹہانے ہو
اور اس حدیث سے استدلال کیا اور دوسرون نے اسکی مخالفت کی اور کہا کہ کسی کو جائز نہین کہ وہ مسجد مین داخل
ہو اس حالت کہ وہ اس قسم کی کسی چیز کو اٹہاتے ہوئے ہو مگر اوسوقت کہ بہ نیت نماز داخل ہوا ہو یا مقصود اوس
شے کے خیرات کرنے کا ہو اور اگر مقصود محض گذرنا ہو مسجد سے تو یہ بیشک مکروہ ہے اور انہون نے کہا
احتمال سکا ہی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو موسی کی حدیث مین جو ہم ذکر کر چکے صدقہ کی نیت
سے داخل ہونا مراد لیا ہو لہذا ہم نے اس مین غور کیا کہ کیا ہمکو اثر اسکی دلیل مین ملتا ہے **تو یونس** نے حدیث
بیان کی ہم سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو عمرو بن حارث اور لیث بن سعد نے
اون دونو مین سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے انہون نے روایت کی ابو الزبیر سے انہون نے جابر سے
کہا کہ ایک آدمی خیرات کرتا تہا تیر مسجد مین پس حکم دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اس کا کہ نہ گذرے
اونکے ساتہہ مگر اسطرح کہ اونکے نصول (پیکان) پکڑے ہوئے ہو حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے شعیب بن لیث نے انہون نے روایت کی لیث سے انہون نے ابو الزبیر سے انہون نے حضرت جابر سے
انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل پس اس حدیث مین حضرت جابر نے یہ بات ثابت کی کہ جو لوگ
اونکو ساتہہ لیکر مسجد مین داخل ہوتے تہے سوا اسکے نہیں کہ وہ اونکا مسجد کے اندر صدقہ کرنے کا قصد کئے ہوتے
تہے نہ صرف گذرنا لہذا یہی وہ امر ہو جسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث ابو موسے رضہ
مین مباح فرمایا ؞

بَابُ الْمُعَانَقَةِ

باب معانقہ کے بیان مین

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَيَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَنْظَلَةَ السَّدُوسِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَيَنْحَنِي بَعْضُنَا لِبَعْضٍ إِذَا الْتَقَيْنَا قَالَ لَا قَالُوا أَيَعْتَنِقُ بَعْضُنَا بَعْضًا قَالَ لَا قَالُوا أَيُصَافِحُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ تَصَافَحُوا **حَدَّثَنَا** أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا أَبُو هِلَالٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ **قَالَ** أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا فَكَرِهُوا الْمُعَانَقَةَ مِنْهُمْ أَبُو حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَلَمْ يَرَوْا بِهَا بَأْسًا وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذَلِكَ أَبُو يُوسُفَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ **وَكَانَ مِمَّا** احْتَجُّوا بِهِ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ تَلَقَّانِي فَاعْتَنَقَنِي **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ وَافَقَ قُدُومُ جَعْفَرٍ فَتْحَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدْرِي بِأَيِّ الشَّيْئَيْنِ أَنَا أَشَدُّ فَرَحًا بِفَتْحِ خَيْبَرَ أَوْ بِقُدُومِ جَعْفَرٍ ثُمَّ تَلَقَّاهُ فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ (قوله) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ اور حماد بن زید اور یزید بن زریع نے ان سب نے حنظلہ سدوسی سے انہون نے انس بن مالک سے کہ ان سبھون نے عرض کیا ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہم مین کا بعض بعض کے لئے جہکے جب ہم آپس مین ملاقات کرین تو آپنے فرمایا نہین انہون نے عرض کیا ہم مین کا بعض بعض سے معانقہ کرے فرمایا نہین انہون نے کہا کیا ہم مین کا بعض بعض سے مصافحہ کرے فرمایا باہم ایک دوسرے سے مصافحہ کرو **حدیث** بیان کی ہم سے ابوامیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ہلال نے حنظلہ سے انہون نے انس سے کہا عرض کیا ہم نے ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پہر ذکر کیا اوسکی مثل **ابو جعفر** نے کہا کہ گیا ایک گروہ اسطرف کہ معانقہ کو اوس نے مکروہ ٹہرایا منجملہ اون ہی کے ابو حنیفہ اور محمد رحمۃ اللہ علیہما ہین اور مخالفت کی اونکی اس مین دوسرون نے اور اسکے اندر کوئی مضایقہ نہ جانا اور اسکے قائلین مین سے امام ابو یوسف ہین اور اسبارہ مین جو اونکی دلیلین ہین منجملہ اونکے ایک وہ ہے جو حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو کریب محمد بن علا نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن عمرو نے انہون نے روایت کی مجالد بن سعید سے انہون نے عامر سے انہون نے عبد اللہ بن جعفر سے انہون نے اپنے باپ سے کہا جب حاضر ہوئے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین نجاشی کے پاس سے تو ملاقات کی آپنے مجہ سے اور معانقہ کیا **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن محمد تیمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے انہون نے روایت کی اجلح سے

انہوں نے شعبی سے کہا آنا جعفر کا فتح خیبر کے ساتھ ہوا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا مجکو فتح خیبر سے زیادہ خوشی ہے یا جعفر کے آنے سے پھر آپنے اونسے ملاقات کی اور معانقہ کیا اور اونکی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا ابراهیم بن یحیی بن محمد الشجری قال حدثنی محمد بن یحیی بن عبادة قال اخبرنی ابن اسحق عن محمد بن مسلم بن شهاب الزهری عن عروة بن الزبیر عن عائشة قالت قدم زید بن حارثة المدینة ورسول الله صلی الله علیه وسلم فی بیتی فاتاه فقرع الباب فقام الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم عریانا والله ما رأیته عریانا قبله فاعتنقه وقبله **وقد** روی فی ذلك عن اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ما حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا مسلم بن ابراهیم قال ثنا شعبة عن غالب التمار عن الشعبی ان اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم کانوا اذا التقوا تصافحوا واذا قدموا من سفر تعانقوا **حدثنا** احمد بن داؤد قال ثنا ابو الولید **ح** وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا یحیی بن حماد قالا ثنا شعبة فذکر باسناده مثله **حدثنا** محمد بن خزیمة قال ثنا مسلم بن ابراهیم قال ثنا حماد بن سلمة قال ثنا ابو غالب عن ام الدرداء قالت قدم علینا سلمان فقال این اخی قلت فی المسجد فاتاه فلما راه اعتنقه **فهؤلاء** اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم قد کانوا یتعانقون فدل ذلك ان ما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم من اباحة المعانقة متأخر عما روی عنه من النهی عن ذلك فبذلك نأخذ وهو قول ابی یوسف رحمه الله (قوله) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن یحیی بن محمد شجری نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن یحیی بن عبادہ نے کہا خبر دی مجھ کو ابن اسحاق نے انہوں نے روایت کی محمد بن مسلم بن شہاب زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہا آئے زید بن حارثہ مدینہ میں حالانکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے پس آئے وہ آپ کی خدمت میں اور دروازہ پر دستک دی پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اون کی طرف برہنہ کھڑے ہوئے قسم خدا کی میں نے آپکو اس سے پہلے برہنہ کبھی نہیں دیکھا پس آپنے اون سے ملاقات کی اور اون کو بوسہ دیا اور اس بارہ میں صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے (بھی) روایات ہیں (چنانچہ ایک وہ ہے جو) بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی غالب تمار سے انہوں نے شعبی سے کہ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے جب ملاقات کرتے تو مصافحہ کرتے تھے اور جب سفر سے آتے تھے تو معانقہ (بھی) کرتے تھے حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ولید نے (**تحویل**) اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن حماد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسی کی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غالب نے

انہون نے روایت کی ام درداء سے کہا تشریف لائے ہمارے پاس حضرت سلمان پس فرمایا ہمارے بہائی کہان ہین مین نے عرض کیا مسجد مین پس آئے وہ اونکے پاس پس جب اونکو دیکہا تو معانقہ کیا اونسے لہذا یہ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین کہ معانقہ کیا کرتے تھے پس دلالت کی اسنے اسپر کہ جو کچہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ معانقہ مباح ہے وہ اوسکی ممانعت کی حدیثون سے متاخر ہے اور ہم اسی کو لیتے ہین اور یہی قول امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ کا ہے ٭

بَابُ الصُّوَرِ تَكُونُ فِي الثِّيَابِ

باب اون تصویرون کے بیان مین جو کپڑون مین ہون

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَحْيَى عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِسْحٰقَ وَحِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ مِقْسَمٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْعُكْلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَانِي اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ وَلَا تِمْثَالٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ الْبَيْتَ وَجَدَ فِيهِ صُورَةَ اِبْرَاهِيمَ وَصُورَةَ مَرْيَمَ اَمَّا هُمْ فَقَدْ سَمِعُوا اَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ هٰذِهِ صُورَةُ اِبْرَاهِيمَ فَمَا لَهُ يَسْتَقْسِمُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ رَفَعَهُ ٭ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن رجاء نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی علی بن مدرک سے کہا سنا مین نے ابو زرعہ بن عمرو بن جریر کو روایت کرتے ہوئے عبداللہ بن یحیے سے انہون نے روایت کی اپنے باپ سے کہا سنا مین نے حضرت علی کو روایت کرتے ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل نہین ہوتے فرشتے اوس گہر مین جس مین تصویر ہو حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن اسحاق اور حبان بن ہلال نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے پہر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مغیرہ بن مقسم نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے حارث عکلی نے انہون نے روایت کی عبداللہ بن یحیے سے انہون نے حضرت علی سے

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہا مجھ سے جبرئیل نے کہ ہم نہین داخل ہوتے اوس گھر مین جسکے
اندر کتا یا تصویر یا شکل ہو حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی
مجکو عمرو بن حارث نے انہون نے روایت کی بکیر سے انہون نے کریب مولا ابن عباس سے انہون نے ابن
عباس سے انہون نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت داخل ہوئے کسی گھر مین تو پائی آپنے اوس مین حضرت
ابراہیم اور حضرت مریم کی تصویر پس فرمایا کہ یہ لوگ سن چکے ہین کہ فرشتے نہین داخل ہوتے اوس گھر مین جس کے
اندر تصویر ہو یہ تصویر ابراہیم علیہ السلام کی ہے حدیث بیان کی ہمسے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہمسے سفیان
نے انہون نے روایت کی زہری سے انہون نے عبید اللہ ابن عبد اللہ سے انہون نے ابن عباس سے انہون
نے ابو طلحہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین داخل ہوتے فرشتے اس گھر کے اندر جسمین تصویر ہو حدیث
بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے سہیل بن ابی صالح نے انہون نے روایت کی سعید بن یسار سے انہون نے ابو طلحہ سے
انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِی دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بُسْطَامٍ قَالَ
ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ
عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَی بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ
قَالَ ثَنَا اَبُوْ يَزِيْدَ بْنُ اَبِی الْغَمْرِ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ ثنا ابو زید الغمر
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَيْتُ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰهَا
تَغَيَّرَ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ مَا هٰذِهٖ فَقُلْتُ نُمْرُقَةٌ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقْعُدُ عَلَيْهَا قَالَ اَنَا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ
حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ شِهَابٍ
قَالَ اَخْبَرَنِی الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُسْتَتِرَةٌ بِقِرَامِ
سِتْرٍ فِيْهِ صُوْرَةٌ فَهَتَكَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُشَبِّهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ
كُرَيْبٍ مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ
بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
مِهْرَانَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَرَاٰی
فِيْهَا صُوْرَةً فَاَمَرَنِیْ فَاَتَيْتُهٗ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِهِ الصُّوَرَ يَقُوْلُ قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا يُصَوِّرُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُوْنَ
حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ
اَنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ (قولہ) ترجمہ حدیث بیان
کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے امیہ بن بسطام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید

بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن قاسم نے انہوں نے روایت کی سہیل بن ابی صالح سے
انہوں نے سعید بن یسار سے انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے ابو ایوبؓ سے انہوں نے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرح نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے یحیے بن عبد اللہ بن بکیر نے انہوں نے روایت کی عبد العزیز بن ابی حازم سے انہوں نے اپنے
باپ سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ہم اوس گھر کے اندر نہیں داخل ہوتے جس مین تصویر ہو حدیث بیان کی ہم سے
روح بن فرح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو زید بن ابی عمرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن
نے انہوں نے روایت کی موسی بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے حضرت
عائشہؓ سے کہا میں نے ایک پالان پوش خریدا جس میں تصویرین تھین پس جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
میرے پاس تشریف لائے تو اوسکو دیکھکر متغیر ہوئے اور فرمایا اے عائشہ یہ کیا ہے مین نے عرض کیا
یہ پالان پوش ہے مین نے اسکو آپ کے واسطے خریدا ہے تاکہ آپ اسپر بیٹھا کرین تو آپنے فرمایا کہ ہم اوس
گھر کے اندر داخل نہین ہوتے جس میں تصویرین ہون حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے بشر بن بکر نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے اوزاعی نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے
ابن شہاب نے کہا خبر دی مجکو قاسم نے انہوں نے روایت کی عائشہؓ سے کہا تشریف لائے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم اور مین ایک پردہ کے اندر تہی جس مین کوئی تصویر تہی پس آپنے اوسکو مٹا دیا پھر فرمایا کہ
قیامت کے دن سخت عذاب مین وہ لوگ ہونگے جو اللہ عزوجل کی مخلوق کی شبہ (تصویر) بناتے ہین
حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو ابن ابی ذئب نے
انہوں نے روایت کی حارث بن عبد الرحمن سے انہوں نے کریب مولا ابن عباس سے انہوں نے اسامہ
بن زید سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین داخل ہوتے فرشتے اوس گھر میں
جس میں تصویر ہو حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن جعد نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے روایت کی عبد الرحمن بن مہران سے انہوں نے عمیر مولا ابن
عباس سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ داخل ہوئے
کعبہ مین پس دیکھی اوس مین ایک تصویر تب حکم دیا مجکو ایک ڈول پانی لانے کا پس آپ اوس سے تصویر
دہونے لگے اور فرماتے جاتے تھے کہ قتل کرے خدا تعالے اوس قوم کو جو صورت بناتے ہین اوس چیز کی جسکو
پیدا نہین کر سکتے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجہسے عمر
بن محمد نے کہ سالم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اونسے انہوں نے اپنے باپ سے کہ جبرئیل علیہ السلام نے
عرض کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ہم نہین داخل ہوتے اوس گھر کے اندر جس مین تصویر ہو حَدَّثَنَا
يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا

اسد قال ثنا ابن لهيعة قال ثنا ابو الزبير قال سألت جابرا عن الصور في البيت وعن الرجل يفعل
ذلك فقال زجر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك **حدثنا** فهد قال ثنا محمد بن سعيد
بن الاصبهاني قال ثنا محمد بن الفضيل عن عمارة عن القعقاع عن ابي زرعة قال دخلت مع
ابي هريرة دار مروان بن الحكم فاذا بتماثيل فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله
عز وجل ومن اظلم ممن ذهب يخلق خلقا كخلقي فليخلقوا ذرة او ليخلقوا حبة او ليخلقوا شعيرة
قال ابو جعفر فذهب ذاهبون الى كراهية اتخاذ ما فيه الصور من الثياب وما كان يوطأ
من ذلك وممتهن وما كان ملبوسا وكرهوا كونه في البيوت واحتجوا في ذلك بهذه الآثار
وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا ما كان من ذلك يوطأ ويمتهن فلا بأس به وكرهوا ما
سوى ذلك **وكان** من الحجة لهم في ذلك ما حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني اسامة
بن زيد الليثي عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه اسماء بنت عبد الرحمن وكانت في حجر
عائشة عن عائشة قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم من سفر وعندي قط لي فيه صورة
فوضعته على سهوتي فاجتبذه وقال لا تستري الجدار قالت فصنعته وسادتين فاخذه رسول الله
صلى الله عليه وسلم يرتفق عليهما **حدثنا** يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني عمرو عن
بكير بن الاشج عن ربيعة بن عطاء مولى بني الازهر انه سمع القاسم بن محمد يذكر عن عائشة
زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرتفق عليهما (قوله) ترجمہ

حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو یونس نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے انہوں نے ابن سباق سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے میمونہ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو زبیر نے کہا دریافت کیا میں نے جابر سے گہرمین تصویرین رکہنے سے اور اوس شخص کے بارہ مین جو ایسا کرے تو انہوں نے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید بن اصبہانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن فضل نے انہوں نے روایت کی عمارہ سے انہوں نے قعقاع سے انہوں نے ابو زرعہ سے کہا مین ابو زرعہ کے ساتہہ مروان بن حکم کے گہر مین داخل ہوا تو ناگہان وہان تصویرین تہین تو انہون نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا خدا عز وجل نے کہ کون شخص زیادہ ظالم ہو گا اوس سے جو پیدا کرتا ہے مخلوق مانند میری مخلوق کی پس چاہئے کہ پیدا کرین چیونٹی اور دانہ یا پیدا کرین جو۔ کہا ابو جعفر نے کہا کہ گیا ایک گروہ اسطرف کہ اون کپڑون کا بنانا مکروہ ہے جن مین تصویرین ہون خواہ وہ پامال کی جاتی ہون اور ذلیل اور خواہ وہ کپڑے پہنے جاتے ہون اسی طرح گہرون مین تصویرونکو مکروہ کہا اور اس بارہ مین ان حدیثون سے استدلال کیا اور دوسرون نے اونکی مخالفت کی اور کہا کہ جو تصویرین روندی

ن: يبسط
ن: الكراهة
ن: يوطا

جائیں اور دلیل ہوں اونمیں کوئی مضائقہ نہیں اور اسکے سوا کو مکروہ کہا اور اونکی دلیل اسبارہ میں وہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو اسامہ بن زید لیثی نے انہوں نے روایت کی عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنی ماں اسماء بنت عبدالرحمن سے اور وہ حضرت عائشہؓ کی گود میں تھیں انہوں نے روایت کی حضرت عائشہؓ سے کہا تشریف لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سفر سے اور میرے پاس میرا ایک ادنی کپڑا تھا جس میں تصویریں تھیں پس میں نے اوسکو اپنے برآمدہ پر ڈال لیا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کھینچکر فرمایا کہ دیواروں کا پردہ نہ بناؤ انہوں نے کہا پس میں نے اوسکے دو بچھونے بنالئے پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو لے لیا اور آپ اونکو کام میں لاتے تھے **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو عمرو نے انہوں نے روایت کی بکیر بن اشج سے انہوں نے ربیعہ بن عطاء مولانبی زہرہ سے کہ انہوں نے سنا قاسم بن محمد کو ذکر کرتے ہوئے حضرت عائشہؓ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اونکو کام میں لاتے تھے **حَدَّثَنَا** عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَکْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُکَیْرٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا کَانَتْ نَصَبَتْ سِتْرًا فِیْهِ تَصَاوِیْرُ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَهٗ فَقَطَعَتْهُ وِسَادَتَیْنِ فَقَالَ رَجُلٌ فِی الْمَجْلِسِ حِیْنَئِذٍ یُقَالُ لَهٗ رَبِیْعَةُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلٰی بَنِیْ زُهْرَةَ سَمِعْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ یَذْکُرُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْتَفِقُ عَلَیْهِمَا فَقَالَ لَا وَلٰکِنْ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ یَذْکُرُ ذٰلِکَ عَنْهَا **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی الْوَزِیْرِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا جَعَلَتْ سِتْرًا فِیْهِ تَصَاوِیْرُ اِلَی الْقِبْلَةِ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَتْهُ وَجَعَلَتْ مِنْهُ وِسَادَتَیْنِ فَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَجْلِسُ عَلَیْهِمَا **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِیْهَا تَصَاوِیْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَی الْبَابِ فَلَمْ یَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِیْ وَجْهِهِ الْکَرَاهَةَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ فَمَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ فَقُلْتُ اشْتَرَیْتُهَا لَکَ لِتَقْعُدَ عَلَیْهَا وَتَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیُقَالُ لَهُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰٓئِکَةُ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ کَانَ ثَوْبٌ فِیْهِ تَصَاوِیْرُ فَجَعَلْتُهٗ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَکَرِهَهٗ اَوْ قَالَتْ فَنَهَانِیْ فَجَعَلْتُهٗ وَسَائِدَ **فَقَالَ** اَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ فَمَا کَانَ مِمَّا یُوْطَاُ فَلَا بَاْسَ بِهٖ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَمَا کَانَ مِنْ غَیْرِ مَا یُوْطَاُ فَهُوَ الَّذِیْ جَاءَتْ فِیْهِ الْاٰثَارُ الْاُوَلُ **وَقَدْ** رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اسْتَثْنٰی مِمَّا نَهٰی عَنْهُ مِنَ الصُّوَرِ اِلَّا مَا کَانَ رَقْمًا فِیْ ثَوْبٍ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُکَیْرَ بْنَ الْاَشَجِّ

نسخہ: یعذبو

نسخہ: یتوط

حَدَّثَهُ اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ حَدَّثَهُمْ وَمَعَ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَاِذَا نَحْنُ فِيْ بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ اَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيْرِ قَالَ اِنَّهُ قَدْ قَالَ اِلَّا رَقْمًا فِي الثَّوْبِ اَلَمْ تَسْمَعْهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلٰى قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ (قولہ) ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے بکر بن مضر نے انہوں نے روایت کی عمرو بن حارث سے انہوں نے بکیر سے کہ عبد الرحمٰن بن قاسم نے حدیث بیان کی اونسے کہ اونکے باپ نے حدیث بیان کی اونسے انہوں روایت کی حضرت عائشہ سے کہ انہوں نے ایک پردہ نصب کیا جس مین تصویرین تہین پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اوسکو اتارو یا پس مین نے اوسکو ٹکڑے کرکے دو گدے بنالئے پہر مجلس میں ایک شخص جسکو ربیعہ بن عطا مولی بنی زہر کہا جاتا تہا بولا کہ تم نے سنا ہے ابو محمد کو ذکر کرتے ہوئے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول خدا صلے اللہ وسلم اون گدونسے نفع اٹہاتے تھے تو انہون نے جوابدیا کہ نہین لیکن مین نے قاسم بن محمد کو حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے سنا ہے حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ابی وزیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن مسلم نے انہون نے روایت کی عبد الرحمٰن بن قاسم سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے حضرت عائشہؓ سے کہ انہون نے قبلہ کی جانب ایک پردہ لگایا جس مین تصویرین تہین پس اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے اتارنے کا حکم دیا اور مین نے اوسکے دو گدے بنالئے پہر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اونپر آرام فرماتے تھے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہ مالک نے حدیث بیان کی اونسے انہون نے نافع سے انہون نے قاسم بن محمد سے انہون نے حضرت عائشہ ام المومنین سے کہ انہون نے ایک چہوٹے گدے کا پردہ بنایا جس مین تصویرین تہین پس جب اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکہا تو دروازہ پر کہڑے رہے اور اندر نہ آئے تو مین نے آپکے چہرہ سے ناراضی جانی اور عرض کیا ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین اللہ و رسول کیطرف رجوع کرتی ہون مین نے کیا خطا کی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ گدا کیسا ہے مین نے عرض کیا آپ کے بیٹہنے کے لئے خریدا ہے اور آپکے بچہانے کیلئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک ان تصویرون کے بنانے والے قیامت کے روز پیش ہونگے اور اونسے کہا جائیگا کہ جنکو تم نے پیدا کیا ہے اون مین جان ڈالو پہر فرمایا جس گہر مین تصویرین ہوتی ہین اوس میں فرشتے داخل نہین ہوتے حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی عبد الرحمٰن بن قاسم سے انہون نے اپنے باپ سے کہا حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ایک کپڑا تہا جس مین تصویرین تہیں تو مین نے اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا حالانکہ آپ نماز پڑہ رہے تھے تو آپنے اوسکو مکروہ جانا فرمایا کہ اپنے مجکو اوس سے منع فرمایا تو مین نے اوسکے دو گدے بنالئے اسلئے اس قول والے گروہ نے کہا کہ جو تصویرین روندی جائیں اون میں کوئی مضائقہ نہین ان ہی احادیث سے استدلال کرکے اور اگر پامال نہ ہوتی ہون تو اوسکے متعلق پہلی حدیثین ہین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپنے ممنوعہ تصویرونسے اونکو مستثنیٰ فرمایا جو

کپڑے میں چھپی ہوں حدیث بیان ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو
عمرو بن حارث نے کہ بکیر بن الاشج نے حدیث بیان کی اونسے کہ بشر بن سعید نے حدیث بیان کی اونسے کہ
زید بن خالد جہنی نے حدیث بیان کی اونسے حالانکہ بشر بن سعید کے ہمراہ عبید اللہ خولانی بھی تھے کہ ابوطلحہ نے
حدیث بیان کی اونسے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں داخل ہوتے فرشتے اوس گھر کے اندر جسمیں تصویر ہو بشر نے کہا کہ
زید خالد بیمار ہوگئے تو ہم اونکی عیادت کو گئے تو اچانک ہمنے اونکے گھر میں ایک پردہ دیکھا جسمیں تصاویر تھیں تو میں نے عبید اللہ خولانی
سے کہا کیا انہوں نے ہم سے تصاویر کے بارہ میں حدیث بیان کرتے ہوئے تھے نہیں سنا تو انہوں نے جواب دیا کہ انہوں نے مستثنے کرکے کہا تھا
مگر کپڑے میں چھپی ہوئی کیا تم نے سنا میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا ہاں کہا تھا **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا الوہبی قال
ثنا ابن اسحق عن سالم ابی النضر عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ قال اشتکی ابو طلحۃ بن سہیل فقال لی
عثمان بن حنیف ہل لک فی ابی طلحۃ تعودہ فقلت نعم قال فجئناہ فدخلنا علیہ وتحتہ نمط فیہ صورۃ
فقال انزعوا ہذا النمط فالقوہ عنی فقال لہ عثمان بن حنیف اوما سمعت یا ابا طلحۃ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حین نہی عن الصورۃ قال الا رقما فی ثوب او ثوبا فیہ رقم قال بلی ولکنہ اطیب
لنفسی فامیطوہ عنی **حدثنا** یونس قال ثنا ابن وہب ان مالکا حدثہ عن ابی النضر فذکر
باسنادہ مثلہ غیر انہ قال مکان عثمان بن حنیف سہل بن حنیف **فثبت** بما روینا خروج
الصور التی فی الثیاب من الصور المنہی عنہا وثبت ان المنہی عنہ الصور التی ہی نظیر ما یفعلہ
النصاری فی کنائسہم من الصور فی جدرانہا ومن تعلیق الثیاب المصورۃ فیہا فاما ما کان یوطأ
ویمتہن ویفترش فہو خارج من ذلک وہذا مذہب ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ تعالی
حدثنا یزید بن سنان قال ثنا ابو کامل قال ثنا عبد الواحد بن زیاد قال ثنا اللیث قال دخلت
علی سالم بن عبد اللہ وہو متکئ علی وسادۃ حمراء فیہا تصاویر قال فقلت الیس ہذا یکرہ فقال
لا انما یکرہ ما یعلق منہ وما نصب من التماثیل واما ما وطئ فلا باس بہ قال ثم حدثنی عن
ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصحاب ہذہ الصور یعذبون یوم القیمۃ حتی ینفخوا
فیہا الروح یقال لہم احیوا ما خلقتم **فکان** ہذا من قول سالم علی ما ذکرنا ثم اختلف الناس
بعد ذلک فی ہذہ الصور ما ہی فقال قوم قد دخل فی ذلک صورۃ کل شیء مما لہ روح ومما لیس
لہ روح قالوا لان الاثر جاء فی ذلک مبہما **واحتجوا** فی ذلک ایضا بما حدثنا ربیع المؤذن قال
ثنا اسد قال ثنا وکیع ویحیی بن عیسی عن الاعمش عن ابی الضحی عن مسروق عن عبد اللہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد الناس عذابا یوم القیامۃ المصورون **حدثنا** ابو بکرۃ
قال ثنا ابو الولید قال ثنا شعبۃ قال ثنا عون بن ابی جحیفۃ اخبرنی عن ابیہ قال لعن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم المصور (قولہ) ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحاق نے انہوں نے روایت کی سالم سے انہوں
نے ابو النضر سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے کہا مریض ہوگئے ابو طلحہ بن سہیل تو مجھ سے

منہ سہل

یتوطا لیث

داؤد

عثمان بن حنیف نے کہا کیا ابو طلحہ کی عیادت کو جانا چاہتے ہو میں نے کہا ہاں کہا پس ہم اونکے پاس آئے تو اونکے نیچے ایک چادر تھی جس مین تصویر تھی تو انہون نے کہا اس چادر کو نکال دو اور مجھسے علیحدہ ڈال دو تو عثمان بن حنیف نے اونسے کہا کہ ای ابو طلحہ کیا تم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا جسوقت آپنے تصویر سے ممانعت فرمای کہ مگر وہ تصویر جو کپڑے میں کھنچی ہو یا وہ کپڑا جس مین تصویر مرقوم ہو انہون نے کہا ہان سنا ہے لیکن مجھے یہی پسند ہے کہ مجھسے دور کر دو حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہ مالک نے حدیث بیان کی انسے بروایت ابو النضر پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل سوا اسکے انہون نے عثمان بن حنیف کی بجاسے سہیل بن حنیف کہا لہذا ہمارے اس بیان سے ثابت ہوا خارج ہونا اون تصویرون کا جو کپڑون میں ہون اون تصاویر سے جو ممنوعہ ہین اور ثابت ہوا کہ تصاویر ممنوعہ اون تصاویر کی نظیر ہیں جو نصاری اپنے گرجاؤن کی دیوارون مین رقم کرتے ہین یا کپڑے لٹکاتے ہین جن مین تصاویر ہوتی ہین اور رہین وہ تصویرین جو پامال ہوتی ہین اور بچھائی جاتی ہین تو وہ اونسے مستثنے ہین اور یہی مذہب امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ علیہم کا ہے حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو کامل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے کہا آیا مین سالم بن عبد اللہ کے پاس اور وہ سرخ تکیہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے جسمین تصاویر تھین کہا پس مین نے کہا کہ کیا یہ مکروہ نہین ہے تو انہون نے فرمایا نہین مکروہ تصویرین وہ مین جو شکل ہوتی یا نصب کی ہوتی ہون اور جو تصویرین روندی جاتی ہون وہ مکروہ نہین ہین کہا پھر حدیث بیان کی مجھسے انہون نے روایت کی اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ان تصویرون کے بنانے والے عذاب دئے جاینگے قیامت کے روز یہانتک کہ ڈالیں اونمین جان اونسے کہا جائیگا کہ زندہ کرو اونکو جنہین تم نے پیدا کیا ہے تو سالم کے اس قول مین دلیل ہے اوسپر جسکو ہم ذکر کر چکے پھر لوگون کا اس مین اختلاف ہے کہ وہ کونسی تصویرین ہیں ایک گروہ نے کہا کہ ہر چیز کی تصویر اس مین داخل ہے خواہ وہ جاندار ہو یا نہ ہو دلیل یہ بیان کی کہ آثار و اقوال صحابہ بہم وارد ہوئے ہیں اور اسبارہ مین اوس سے بھی استدلال پکڑتے ہین جو ہم سے ربیع موذن نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع اور یحیے بن عیسے نے دونو نے روایت کی اعمش سے انہون نے ابو ضحے سے انہون نے مسروق سے انہون نے عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سب لوگونسے زیادہ سخت عذاب مین قیامت کے روز تصویر کش ہونگے حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عون بن ابی جحیفہ نے انہون نے اپنے باپ سے کہا لعنت فرمای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مصور پر **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ مِنْ ذٰلِكَ رُوْحٌ فَلَا بَاْسَ بِتَصْوِيْرِهٖ وَمَا كَانَ لَهٗ رُوْحٌ فَهُوَ الْمَنْهِيُّ عَنْ تَصْوِيْرِهٖ **وَاحْتَجُّوْا** فِي ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ **حَدَّثَنَا** بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَوْفُ ابْنُ اَبِيْ جَمِيْلَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ

عباس إذ أتاه رجل فقال يا ابن عباس إنما معيشتي من صنعة يدي وأنا أصنع هذه التصاوير
فقال ابن عباس لا أحدثك إلا ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صور صورة
فإن الله معذبه عليها يوم القيامة حتى ينفخ فيها الروح وليس بنافخ أبدا قال فربا الرجل ربوة
شديدة واصفر وجهه فقال ويحك إن أبيت إلا أن تصنع فعليك بالشجر وكل شيء ليس فيه روح
حدثنا علي بن شيبة قال ثنا قبيصة قال ثنا سفيان عن عوف فذكر بإسناده مثله
وقد دل على صحة ما قال ابن عباس من هذا قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فإن الله معذبه
عليها حتى ينفخ فيها الروح فدل ذلك على أن ما نهي من تصويره هو ما يكون فيه الروح **وقد**
روي في ذلك أيضا عن غير ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المصورون يعذبون
يوم القيامة ويقال لهم أحيوا ما خلقتم **حدثنا** فهد قال ثنا القعنبي قال ثنا عبد الله بن
عمر عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المصورون يعذبون يوم القيامة
يقال لهم أحيوا ما خلقتم **حدثنا** أحمد بن داود قال ثنا سليمان بن حرب قال ثنا حماد بن
زيد عن أيوب عن نافع عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله **حدثنا** يزيد بن
سنان قال ثنا موسى بن إسمعيل قال ثنا حماد بن سلمة عن أيوب فذكر بإسناده مثله
حدثنا علي بن معبد قال ثنا يزيد بن هرون قال ثنا همام بن يحيى عن قتادة عن عكرمة
عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صور صورة عذب يوم القيمة حتى
ينفخ فيها الروح وليس بنافخ ففي هذه الآثار معنى ما رويناه عن ابن عباس (قوله) **ترجمه**

اور مخالفت کی اونکی اس مسئلہ مین دوسرون نے اور کہا کہ جس چیز مین جان نہ ہو اوسکی تصویر مین کوئی مضائقہ
نہین اور جس چیز مین روح ہو تو اوسکی تصویر ممنوع ہے اور استدلال کیا اسبارہ مین، اوس سے جو ابن عباس
سے مروی ہے **حدیث** بیان کی ہم سے بکار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن حمران نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے عوف بن جمیلہ نے انہون نے روایت کی سعید بن ابی حسن سے کہا تہا مین ابن عباس
کے پاس کہ اونکے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا ای ابن عباس میری معاش میری دستکاری سے ہے
اور مین یہ تصویرین بناتا ہون تو ابن عباس نے فرمایا کہ مین نہین حدیث بیان کرتا تجہ سے مگر وہ جو مین نے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص تصویر بنائے اللہ تعالے اوسکو قیامت کے روز
عذاب دیگا یہانتک کہ اوس مین جان ڈالے اور جان کبہی نہ ڈال سکیگا پس سانس لیا اوس نے سخت
سانس اور اوسکا چہرہ زرد ہوگیا تو ابن عباس نے اوس سے فرمایا کہ افسوس ہے تجہپر اگر تو نہین مانتا
تو درخت اور ہر اوس چیز کی تصویر بنالیا کر جس مین جان نہو **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے قبیصہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہون نے روایت کی عوف
سے پہر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل اور ابن عباس کے اس قول کے صحیح ہونے پر دلالت کرتا ہے فرمانا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ اللہ تعالے اوسکو عذاب دیگا یہانتک کہ اوس میں جان ڈالے لہذا معلوم

ہوا کہ ممانعت جاندار کی تصویر کی ہے اور اسبارہ مین غیر ابن عباس سے بہی مروی ہے بروایت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا آپنے کہ مصور عذاب دئے جاینگے قیامت کے روز اور اونسے کہا جائیگا کہ زندہ کرو اونکو جنہین تم نے پیدا کیا ہے حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن عمر نے انہون نے روایت کی نافع سے انہون نے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مصورونکو قیامت کے روز عذاب دیا جائیگا اونسے کہا جائیگا کہ زندہ کرو جنکو تم نے پیدا کیا تہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے انہون نے روایت کی ایوب سے انہون نے نافع سے انہون نے ابن عمر سے انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہون نے روایت کی ایوب سے پہر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہون نے روایت کی قتادہ سے انہون نے عکرمہ سے انہون نے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے تصویر بنائی عذاب دیا جائیگا بروز قیامت یہانتک کہ پہونکے اوسمین روح اور نہین پہونک سکیگا پس ان احادیث کے معانی وہ ہین جو ہم حضرت ابن عباس سے ہم کر چکے **وَقَدْ** رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی ذٰلِکَ اَیْضًا مَا یَدُلُّ عَلٰی ھٰذَا الْمَعْنٰی **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوُحَاظِیُّ قَالَ ثَنَا عِیْسٰی بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ لَمَّا قَدِمَ مُجَاھِدُ الْکُوْفَۃَ اَتَیْتُہٗ اَنَا وَاَبِیْ فَحَدَّثَنَا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ جِئْتُکَ الْبَارِحَۃَ فَلَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اَدْخُلَ الْبَیْتَ لِاَنَّہٗ کَانَ فِی الْبَیْتِ تِمْثَالُ رَجُلٍ فَمُرْ بِالتِّمْثَالِ فَلْیُقْطَعْ رَاْسُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ کَھَیْاَۃِ الشَّجَرَۃِ **حَدَّثَنَا** سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اسْتَاْذَنَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُدْخُلْ فَقَالَ کَیْفَ اَدْخُلُ وَفِیْ بَیْتِکَ سِتْرٌ فِیْہِ تَمَاثِیْلُ خَیْلٍ وَرِجَالٍ فَاِمَّا اَنْ تَقْطَعَ رُءُوْسَھَا وَاِمَّا اَنْ تَجْعَلَھَا بِسَاطًا فَاِنَّا مَعْشَرَ الْمَلٰٓئِکَۃِ لَا نَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ تَمَاثِیْلُ **فَلَمَّا** اُبِیْحَتِ التَّمَاثِیْلُ بَعْدَ قَطْعِ رُءُوْسِھَا الَّذِیْ لَوْ قُطِعَ مِنْ ذِی الرُّوْحِ لَمْ یَبْقَ دَلَّ ذٰلِکَ عَلٰی اِبَاحَۃِ تَصْوِیْرِ مَا لَا رُوْحَ لَہٗ وَعَلٰی خُرُوْجِ مَا لَا رُوْحَ لِمِثْلِہٖ مِنَ الصُّوَرِ مِمَّا قَدْ نُھِیَ عَنْہُ فِی الْاٰثَارِ الَّتِیْ ذَکَرْنَا فِیْ ھٰذَا الْبَابِ **وَقَدْ** رُوِیَ عَنْ عِکْرِمَۃَ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ اَیْضًا مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ ثَابِتٍ الْمَدَنِیُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ الصُّوْرَۃُ الرَّاْسُ فَکُلُّ شَیْءٍ لَیْسَ لَہٗ رَاْسٌ فَلَیْسَ بِصُوْرَۃٍ (قولہ) **ترجمہ** اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس معنے کی دلیل بہی مروی ہے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وحاظی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسٰے بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے کہا جب کوفہ کے مجاہد آسئے تو مین اور میرے باپ آپ کی خدمت مین حاضر ہوئے تو انہون نے ہم سے

بروایت ابوہریرہ یہ حدیث بیان کی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل اور
کہا اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں شب گذشتہ آپکے پاس آیا تہا لیکن مجہے اندرون خانہ جانے کی قدرت ہوئی
کیونکہ گہر میں کسی مرد کی تصویر تہی پس آپ اوس تصویر کے پاس گئے اور اوسکے سر کو کاٹ دیا یہانتک کہ وہ
درخت کی شکل رہ گئی **حدیث** بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے روایت کی ابو اسحاق سے انہوں نے روایت کی
مجاہد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہا اجازت لی جبرئیل علیہ السلام نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس
آپنے فرمایا کہ داخل ہو جاؤ تو جبرئیل نے کہا کیسے داخل ہوں آپ کے گہر میں گہوڑوں اور مردوں کی تصویریں
ہیں لہذا یا اونکے سر کاٹ دیجئے اور یا اونکا فرش بنا لیجئے کیونکہ گروہ ملائکہ اوس گہر میں داخل نہیں ہوتا جسمیں
تصویریں ہوں پس جبکہ تصویریں سروں کے کاٹ دینے پر مباح رکہی گئیں وہ سر جو روح والی چیز سے کاٹ
دینے کے بعد باقی نہیں رہ سکتی تو یہ اس امر کی دلیل ہوئی کہ جس میں روح نہیں اوسکی تصویر مباح ہے اور
جس میں روح نہیں اوسکی تصویر بنانا اوس احادیث سے مستثنے ہے جو تصویر کی ممانعت میں وارد ہیں اور
عکرمہ سے بہی اسبارہ میں وہ حدیث مروی ہے جو ہم سے محمد بن نعمان نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابو ثابت مدنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے روایت کی ایک شخص سے انہوں
نے عکرمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے فرمایا کہ تصویر سر کا نام ہے پس ہر چیز جس کا سر نہیں وہ تصویر
نہیں **وفی** قَوْلِ جِبْرِیْلَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
اِمَّا اَنْ تَجْعَلَہَا بِسَاطًا وَ اِمَّا اَنْ تَقْطَعَ رُؤُسَہَا دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّہٗ لَمْ یَنْہَ مِنْ اِسْتِعْمَالِ مَا فِیْہِ تِلْکَ الصُّوَرِ
اِلَّا اِبَانَ یُبْسَطَ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ بَیْتِہٖ سِتْرٌ فِیْہِ تَصَاوِیْرُ وَلَمْ یَدْخُلْ
ذٰلِکَ عِنْدَہٗ فِیْمَا سَمِعَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ لِاَنَّہٗ سَمِعَ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِلَّا مَا کَانَ رَقْمًا فِیْ ثَوْبٍ **قِیْلَ** لَہٗ اَمَّا مَا ذَکَرْتَ مِنَ السِّتْرِ
فَاِنَّمَا ھُوَ فِعْلُ اَبِیْ طَلْحَۃَ وَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُوْقِفْہُ عَلٰی اَنَّ ذٰلِکَ الثَّوْبَ
الْمُسْتَثْنٰی ھُوَ السِّتْرُ وَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ السِّتْرُ اَیْضًا فِیْمَا اسْتَثْنٰی فَلَمَّا احْتَمَلَ مَا ذَکَرْنَاہُ وَکَانَ فِیْ
حَدِیْثِ مُجَاھِدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَا عَلِمْنَا اَنَّ الثِّیَابَ
الْمُسْتَثْنَاۃَ ھِیَ الثِّیَابُ الْمَبْسُوْطَۃُ کَھَیْأَۃِ الْبُسُطِ لَا مَا سِوَاھَا مِنَ الثِّیَابِ الْمُعَلَّقَۃِ وَالْمَلْبُوْسَۃِ وَھٰذَا
قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی **ترجمہ** اور جبرئیل علیہ السلام کے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کرنے میں کہ یا آپ اوسکو نیچے بچہا دیں اور یا اونکے سر کاٹ دیں اس
امر پر دلیل ہے کہ جن چیزوں میں یہ تصویریں ہوں اونکا استعمال مباح نہیں ہے مگر باین طور کہ وہ بچہا
لیا جاوے پس اگر کوئی کہنے والا کہے کہ حدیث ابو طلحہ میں یہ ہے کہ اونکے گہر میں ایک پردہ تہا جس میں تصویریں
تہیں حالانکہ وہ اونکے نزدیک اوس کلیہ میں داخل نہ تہا جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے
اوس گہر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو کیونکہ انہوں نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے

ہوئے کہ سوا اوس تصویر کے جو کپڑے میں مرقوم ہو تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ تم نے پردہ کا جو ذکر کیا وہ ابو طلحہ کا فعل تہا اور ہو سکتا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو اسپر مطلع نہ کیا ہو کہ وہ کپڑا پردہ ہے اور ہو سکتا ہے کہ پردہ بہی منجملہ اون کے ہو جو مستثنٰے کئے گئے ہیں پس جبکہ ان دونوں کا احتمال ہے جو ہم نے ذکر کئے اور حدیث مجاہد مین جو ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کرچکے وہ بات ہے جو ہم بیان کر آئے تو ہم جان گئے کہ وہ کپڑے جو مستثنٰے ہیں وہی ہین جو بچھے ہوئے ہوں فرش کی طرح نہ انکے ماسوا وہ کپڑے جو لٹکے ہوئے اور پہنے ہوئے ہوں اور یہی قول امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالے کا ہے؛

بَابُ الرَّجُلِ يَقُوْلُ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ

باب وس شخص کے بیان مین جو کہے استغفر اللہ واتوب الیہ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرِ بْنَ اَبِيْ عِمْرَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَاَسْاَلُهُ التَّوْبَةَ وَقَالَ رَاَيْتُ اَصْحَابَنَا يَكْرَهُوْنَ ذٰلِكَ وَيَقُوْلُوْنَ التَّوْبَةُ مِنَ الذَّنْبِ تَرْكُهُ وَتَرْكُ الْعَوْدِ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ غَيْرُ مَوْهُوْمٍ مِنْ اَحَدٍ فَاِذَا قَالَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فَقَدْ وَعَدَ اللهَ اَنْ لَا يَعُوْدَ اِلٰى ذٰلِكَ الذَّنْبِ فَاِذَا عَادَ اِلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ كَانَ كَمَنْ وَعَدَ اللهَ ثُمَّ اَخْلَفَهُ وَلٰكِنْ اَحْسَنُ ذٰلِكَ اَنْ يَقُوْلَ اَسْاَلُ اللهَ التَّوْبَةَ اَيْ اَسْاَلُ اللهَ اَنْ يَنْزِعَنِيْ عَنْ هٰذَا الذَّنْبِ وَلَا يُعِيْدَنِيْ اِلَيْهِ اَبَدًا **وَقَدْ** رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ **حَدَّثَنَا** مُوْسَى بْنُ الْبَارَكِ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مُنْذِرٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ قَالَ لَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَكُوْنُ كَذِبَةً وَيَكُوْنُ ذَنْبًا وَلٰكِنْ لِيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الْهَجَرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّوْبَةُ مِنَ الذَّنْبِ اَنْ يَتُوْبَ الرَّجُلُ مِنَ الذَّنْبِ ثُمَّ لَا يَعُوْدَ اِلَيْهِ **فَهٰذِهٖ** صِفَةُ التَّوْبَةِ وَهٰذَا غَيْرُ مَاْمُوْنٍ عَلٰى اَحَدٍ غَيْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهُ مَعْصُوْمٌ وَلِذٰلِكَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْمَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَا ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَتُوْبُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَقَالَ اَنَسٌ اِنَّمَا قَالَ سَبْعِيْنَ مَرَّةً (قولہ) ترجمہ ابوجعفر نے کہا کہ مین نے ابوجعفر بن ابی عمران کو سنا کہ وہ مکروہ جانتے تھے یہ کہ کہے آدمی استغفر اللہ واتوب الیہ بلکہ اوسکو کہنا چاہے کہ استغفر اللہ واسالہ التوبہ اور کہا مین نے اپنے ساتھیون کو بھی دیکھا کہ وہ اسے مکروہ تبلاتے تھے اور کہتے تھے کہ توبہ گناہ سے اوسکا چھوڑ دینا ہے اور اوسکے دوبارہ کرنے کا قصد نہ کرنا اور اسکا کسی سے

اناس

بہی وہم نہین کیا جاتا پس جب اوس نے کہا کہ مین خدا تعالی کی جانب توبہ کرتا ہون تو بیشک اوس نے وعدہ کیا اللہ تعالے سے اوس گناہ کیطرف نہ لوٹنے کا پس جب اسکے بعد وہ لوٹیگا تو ہوگا اوسکی مانند جسنے اللہ تعالے سے وعدہ کیا پہر اوسکا خلاف کیا لیکن بہتر اس مین سے یہ ہے کہ کہے مین اللہ تعالے سے توبہ کا سوال کرتا ہون یعنے سوال کرتا ہون اللہ تعالے سے یہ کہ لکالدے مجکو اس گناہ سے اور نہ لوٹا دے مجکو اوسکی طرف کبہی اور یہ ربیع بن خریم سے بہی مروی ہے حدیث بیان کی ہم سے موسی بن مبارک نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن محمد بن یحیے بن سعید قطان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن علی جعفی نے انہون نے روایت کی زائدہ سے انہون نے منذر سے انہون نے ربیع بن خثیم سے کہا نہ کہے کوی تم مین کا کہ مین اللہ تعالے سے توبہ کرتا ہون اور اوس سے بخشش طلب کرتا ہون پہر لوٹے اور یہ کہنا اوسکا کذب ہو جائے اور اس سبب سے گناہ ہو لیکن چاہیے کہ کہے ای اللہ تعالے مجہے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما اور اونکی دلیل اسبار مین وہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر حوضی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبد اللہ واسطے نے انہون نے روایت کی ابراہیم ہجری سے انہون نے ابو الاحوص سے انہون نے عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے توبہ گناہ سے یہ ہے کہ توبہ کرے آدمی گناہ سے پہر نہ لوٹے اوسکی طرف پس یہ تعریف ہے توبہ کی اور اس سے کسی پر بہی بے خوفی نہین سوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کیونکہ آپ معصوم ہین اور یہی وجہ ہے جو آپ فرمایا کرتے تہے اوس حدیث مین جو آپ سے مروی ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خطاب بن عثمان اور حیوہ بن شریح نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بقیہ بن ولید نے انہون نے روایت کی زبیدی سے انہون نے زہری سے انہون نے عبد الملک بن ابی بکر بن حارث بن ہشام سے انہون نے ابو ہریرہؓ سے کہ وہ کہا کرتے تہے کہ مین نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ مین دن مین سو بار توبہ کرتا ہون اور انس نے کہا کہ ستر بار **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ

ن سلمان — قَالَ ثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ سُلَیْمٰنَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ عَنْ سُلَیْمٰنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ عَتِیْقٍ وَمُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ قَالَ ثَنَا عُقَیْلٌ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِیُّ اَنَّ اَبَا بَکْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ

ن یوسف — قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُوْسٰی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ **حَدَّثَنَا** رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ قَالَ ثَنَا زِیَادُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا الْاَغَرُّ الْمُزَنِیُّ قَالَ خَرَجَ

إلينا رسول الله صلى الله عليه وسلم رافعا يديه وهو يقول يا أيها الناس استغفروا ربكم ثم توبوا إليه فوالله إني لأستغفر الله وأتوب إليه في اليوم مائة مرة **قالوا** فهذا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوله لأنه معصوم من الذنوب وأما غيره فلا ينبغي أن يقول ذلك لأنه غير معصوم عن العود فيما تاب منه (قوله) ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایوب بن سلیمان بن بلال نے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابوبکر بن ابی ادریس نے انہوں نے روایت کی سلیمان سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن ابی عتیق اور موسیٰ بن عقبہ سے دونوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ مین بخشش طلب کرتا ہون اللہ تعالے سے اور توبہ کرتا ہون اوس سے دن مین ستر بار سے زیادہ **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلامہ بن روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عقیل نے کہا حدیث بیان کی ہمسے زہری نے کہ ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام نے خبر دی انکو کہ ابوہریرہؓ نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہر ذکر کیا اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے انہون نے روایت کی یونس سے انہون نے ابن شہاب سے انہون نے ابوسلمہ سے انہون نے ابوہریرہؓ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا خبر دی مجکو موسیٰ بن عقبہ نے انہون نے روایت کی ابواسحاق سے کہ حدیث بیان کی اونسے بروایت ابوموسیٰ انہون نے اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین خدا تعالے سے بخشش طلب کرتا ہون ...... اور توبہ کرتا ہون ایک سو بار روز بہر مین حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مہران بن معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زیاد بن منذر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبردہ بن ابی موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اغر مزنی نے کہا نکلے ہماری طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دونو ہاتھ اٹھائے ہوئے اور وہ فرمارہے تھے کہ اے لوگو بخشش طلب کرو خدا تعالے سے پہر توبہ کرو اوسکیطرف کیونکہ قسم خدا تعالے کی مین بخشش طلب کرتا ہون اللہ تعالے سے اور توبہ کرتا ہون دن مین سو بار انہون نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہہ سکتے ہین کیونکہ آپ گناہون سے معصوم ہین اور آپ کے سوا اور لوگ مناسب نہین کہ یہ لفظ کہین کیونکہ آپ کے سوا اور لوگ جس گناہ سے توبہ کرین اوسکی طرف لوٹنے سے غیر معصوم ہین **وخالفهم** في ذلك آخرون فلم يروا به بأسا أن يقول الرجل أتوب إلى الله عز وجل **وكان** من الحجة لهم في ذلك ما قد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

حدثنا أبو بشر الرقي قال ثنا حجاج بن محمد عن ابن جريج قال أخبرني موسى بن عقبة عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال من جلس مجلسا كثر فيه لغطه فقال

١٠٩ قبل أن يقوم سبحانك ربنا لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك غفر له ما كان في مجلسه ذلك

١١٠ **حدثنا** ابن أبي داود قال ثنا سعيد بن سليمان الواسطي قال ثنا عثمان بن مطر عن ثابت عن أنس

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَفَّارَۃُ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ وَفَھْدُ بْنُ سُلَیْمٰنَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ الْھَادِ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اِنْسَانٍ یَکُوْنُ فِیْ مَجْلِسٍ فَیَقُوْلُ حِیْنَ یُرِیْدُ اَنْ یَقُوْمَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ مَا کَانَ فِیْ ذٰلِکَ الْمَجْلِسِ قَالَ فَحَدَّثْنَا ھٰذَا الْحَدِیْثَ یَزِیْدَ بْنَ خُصَیْفَۃَ فَقَالَ ھٰکَذَا حَدَّثَنِیْ السَّائِبُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ وَفَھْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ الْھَادِ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ زُرَارَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْمُ مِنَ الْمَجْلِسِ اِلَّا قَالَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبِّیْ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ فَقُلْتُ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا اَکْثَرَ مَا تَقُوْلُ ھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ اِذَا قُمْتَ فَقَالَ اِنَّہٗ لَا یَقُوْلُھُنَّ اَحَدٌ حِیْنَ یَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسِہٖ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ مَا کَانَ فِیْ ذٰلِکَ الْمَجْلِسِ

ترجمہ اور مخالفت کی اونکی اس میں دوسروں نے اور اس مین کوی مضائقہ کہ آدمی کہے کہ مین اللہ تعالےٰ سے توبہ کرتا ہون اور اونکی دلیل اس میں وہ حدیث ہے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس میں مروی ہے حدیث بیان کی ہم سے ابوبشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن محمد نے انہون نے روایت کی ابن جریج سے کہا خبر دی مجکو موسی بن عقبہ نے انہون نے روایت کی سہیل بن ابی صالح سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے ابوہریرہؓ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جو شخص مجلس مین بیٹھے جس مین لغوگوی زیادہ کی ہو پہر اوس جگہ سے کہڑے ہونیکے قبل کہے سبحانک ربنا لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک تو اوسکے وہ تمام گناہ جو اس مجلس مین کئے ہونگے بخشدئے جائینگے **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن سلیمان واسطی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن مطر نے انہون نے روایت کی ثابت سے انہون نے انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفارہ مجلس کا سبحانک اللہم وبحمدک استغفرک واتوب الیک ہے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ اور فہد بن سلیمان نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن الہاد نے انہون نے روایت کی اسمٰعیل بن عبد اللہ بن جعفر سے کہا پہونچی مجکو یہ خبر کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہے کوی انسان کہ ہو وہ کسی مجلس میں پہر کہے وہ وقت اٹھنے کے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ مگر بخشدئے جاتے ہیں اوسکے وہ گناہ جو اوس مجلس مین کئے ہوتے ہین کہا پس حدیث بیان کی ہم سے یہ حدیث یزید بن خصیفہ نے اور کہا کہ اسی طرح حدیث بیان کی مجہ سے سائب بن یزید نے انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ اور فہد نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث

ابن عبد اللہ عن جعفر

بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابن الہاد نے انہون نے روایت کی یحییٰ بن سعید سے
انہون نے زرارہ سے انہون نے عائشہؓ سے کہا نہین کھڑے ہوا کرتے تھے مجلس سے مگر فرمایا کرتے
تھے کہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبِّي بِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ پس مین نے آپ سے عرض کیا کہ
بہت فرماتے ہین آپ ان کلمات کو جب مجلس سے اٹھتے ہین تو آپنے فرمایا نہین کہتا ان کلمات کو کوئی جو وقت
اُٹھتا ہے اپنی مجلس سے مگر بخشدئے جاینگے وہ گناہ جو اوس مجلس مین کئے ہونگے **فهذا** رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا مَا ذَكَرْنَا وَهُوَ أَوْلَى الْقَوْلَيْنِ عِنْدَنَا لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ بِذٰلِكَ
فِي كِتَابِهِ فَقَالَ تُوبُوا إِلٰى بَارِئِكُمْ وَقَالَ تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوحًا وَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِذٰلِكَ فِي الْآثَارِ الَّتِي ذَكَرْنَا فَلِهٰذَا أَبَحْنَا ذٰلِكَ وَخَالَفْنَا أَبَا جَعْفَرٍ فِيمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِي أَوَّلِ المختار
هٰذَا الْبَابِ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا أَمَرَهُمْ فِي كِتَابِهِ أَنْ يَتُوبُوا وَالتَّوْبَةُ هِيَ تَرْكُ
الذُّنُوبِ وَتَرْكُ الْعَوْدِ إِلَيْهَا وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَوْلِهِمْ قَدْ تُبْنَا إِنَّمَا ذٰلِكَ الْخُرُوجُ عَنِ الذُّنُوبِ وَتَرْكُ الْعَوْدِ إِلَيْهَا
قَالَ وَكَذٰلِكَ رُوِيَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوحًا **قَالَ كَمَا** حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ
ثَنَا مُوسَى بْنُ زِيَادٍ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ ثَنَا سِمَاكٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ
التَّوْبَةُ النَّصُوحُ أَنْ يَجْتَنِبَ الرَّجُلُ أَيَّ شَيْءٍ كَانَ يَعْمَلُهُ فَيَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ ثُمَّ لَا يَعُودُ إِلَيْهِ
أَبَدًا **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ
فَهٰذِهِ صِفَةُ التَّوْبَةِ الَّتِي أَمَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا فِي كِتَابِهِ فَأَمَّا قَوْلُهُمْ نَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ فَلَيْسَ
مِنْ هٰذَا فِي شَيْءٍ **قِيلَ** لَهُمْ إِنَّ ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ كَمَا ذَكَرْتُمْ فَإِنَّا لَمْ نُبِحْ لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا نَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى أَنَّهُمْ مُعْتَقِدُونَ لِلرُّجُوعِ إِلٰى مَا تَابُوا مِنْهُ وَلٰكِنَّا أَبَحْنَا لَهُمْ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُمْ يُرِيدُونَ بِهِ
تَرْكَ مَا وَقَعُوا فِيهِ مِنَ الذَّنْبِ وَلَا يُرِيدُونَ الْعَوْدَ فِي شَيْءٍ مِنْهُ فَإِذَا قَالُوا ذٰلِكَ وَاعْتَقَدُوا هٰذَا
بِقُلُوبِهِمْ كَانُوا فِي ذٰلِكَ مَأْجُورِينَ مُثَابِينَ فَمَنْ عَادَ مِنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ الذُّنُوبِ
كَانَ ذٰلِكَ ذَنْبًا أَصَابَهُ وَلَمْ يُحْبِطْ ذٰلِكَ أَجْرَهُ الْمَكْتُوبَ لَهُ بِقَوْلِهِ الَّذِي تَقَدَّمَ مِنْهُ وَاعْتِقَادِهِ مَعَهُ مَا
اعْتَقَدَ (ترجمہ) پس یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین کہ آپسے بھی وہی مروی ہے جو ہم نے ذکر کیا اور
وہ ہمارے نزدیک دونو قولون مین سے بہتر ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے حکم فرمایا اسکا اپنی کتاب مین چنانچہ
ارشاد ہے توبوا الی بارئکم اور ارشاد ہے توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا اور حکم دیا اسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
اون احادیث مین جو ہم ذکر کر چکے پس اسی وجہ سے ہم نے اسکو مباح کہا اور ابو جعفر کے مذہب کی ہم نے
مخالفت کی جیسا کہ ہم شروع باب مین ذکر کر چکے اگر کوئی کہنے والا کہے کہ اللہ عزوجل نے حکم دیا انکو اپنی
کتاب مین توبہ کرنیکا اور توبہ گناہون کے ترک اور انکی جانب نہ لوٹنے کو کہتے ہین اور یہ انکے صرف اس کہنے سے نہوگا کہ ہم نے توبہ کی اسکے سوا نہین کہ
یہ گناہون سے خارج ہونا اور انکی طرف عود کو ترک کرنا ہے کہا اور اسی طرح مروی ہے قول خدا تعالی مین کہ توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا اور ذکر کری
وہ حدیث جو بیان کی ہم سے ابو بکرہؓ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے موسیٰ بن زیاد مخزومی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سماک نے انہون روایت کی النعمان بن بشیرؓ سے کہا سنا مین نے

حضرت عمر کو فرماتے ہوئے کہ توبہ نصوح یہ ہے کہ اجتناب کرے آدمی پھر اوس کام سے جسے کرتا ہو اور توبہ کرے
خدا تعالےٰ سے اوس کام سے پھر اوسکی جانب کبھی عود نہ کرے حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی سماک سے انہوں نے نعمان
سے انہوں نے عمر سے اوسکی مثل پس مطلب اوس توبہ کا ہے جسکا خدا تعالےٰ نے لوگوں کو حکم دیا ہے اپنی کتاب
اور رہا اونکا یہ قول ہم خدا تعالےٰ کی طرف تائب ہوتے ہیں تو اوسکا کچھہ اعتبار نہیں ہے تو اوسکو جواب دیا جائیگا
کہ بات اگرچہ وہی ہے جو تم نے ذکر کی کیونکہ ہم (بھی) اونکو اسکی اجازت نہیں دیتے کہ وہ یہ کہیں کہ ہم خدائے عز وجل
کی طرف توبہ کرتے ہیں اس شرط پر کہ وہ اعتقاد رکھتے ہوں اوس فعل کیطرف لوٹنے کا جس سے توبہ کی ہے بلکہ
ہم نے اونکے لئے اس قول کو اس شرط پر مباح کیا ہے کہ اونکا فعل کے بالکل ترک کر دینے کا ہو جسکا
اونسے وقوع ہوا اور اوسکی طرف لوٹنے کا بالکل ہی خیال نہ ہو پس جب وہ یہ قول زبان سے کہیں اور دل سے
امر مذکور کا اعتقاد کر لیں تو اس میں اونکو اجر اور ثواب ہے پس جو شخص اون گناہوں میں سے (جن سے توبہ کر لی ہو)
کسی گناہ کیطرف عود کرے تو اس فعل کا اوسکو گناہ ہوگا اور اسکی وجہ سے اوسکا وہ اجر حبط نہ ہوگا جو خدا تعالےٰ
نے اوسکے لئے واجب کرو یا تہا اوسکے اوس پہلے قول کی وجہ سے اور اوس اعتقاد کی وجہ سے جو گذرا
فَاَمَّا مَنْ قَالَ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ مُعْتَقِدٌ اَنَّهُ يَعُوْدُ اِلٰى مَا تَابَ مِنْهُ فَهُوَ بِذٰلِكَ الْقَوْلِ فَاسِقٌ
مُعَاقَبٌ عَلَيْهِ لِاَنَّهُ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ فِيْمَا قَالَ **وَاَمَّا** اِذَا قَالَ وَهُوَ مُعْتَقِدٌ لِتَرْكِ الذَّنْبِ الَّذِىْ كَانَ وَقَعَ فِيْهِ
وَعَازِمٌ اَنْ لَا يَعُوْدَ اِلَيْهِ اَبَدًا فَهُوَ صَادِقٌ فِىْ قَوْلِهٖ مُثَابٌ عَلٰى صِدْقِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى **وَقَدْ** رُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِىِّ
قَالَ اَخْبَرَنِىْ زِيَادُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِىْ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ
لَهٗ اَبِىْ اَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ النَّدَمُ تَوْبَةٌ فَقَالَ نَعَمْ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ شُرَحْبِيْلَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ
الْجَزَرِىِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ وَابْنِ الْجَرَّاحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا**
حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا النُّهَيْلِىُّ عُمَرُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ زِيَادٍ وَلَيْسَ
بِابْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ
ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ نَحْوَهٗ **فَلَمَّا** كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ النَّدَمَ تَوْبَةً دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ مَنْ قَالَ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ ذَنْبِ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ نَادِمٌ عَلٰى
مَا اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ الذَّنْبِ اَنَّهٗ تَائِبٌ مَاجُوْرٌ عَلٰى قَوْلِهٖ ذٰلِكَ (قولہ) ترجمہ بہر حال وہ شخص جسنے کہا اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں اور اعتقاد
اوسکا یہ ہی کہ میں اوس گناہ کی (جسسے توبہ کی ہے) طرف عود کرونگا تو وہ اس قول کی وجہ سے فاسق ہی کہ اوسکو عذاب دیا جائیگا کیونکہ اوس نے اپنے
قول میں اللہ تعالےٰ سے جہوٹ بولا اور رہا جب کہ کہا ہو یہ قول اسحالت میں کہ اسکا اعتقاد اس گناہ کے ترک کا ہو جس میں وہ واقع ہو چکا ہے
اور عزم کر لیا ہو اسکی طرف نہ لوٹنے کا وہ اپنے قول میں صادق ہے کہ اسکو اس صدق پر ثواب

ویلجائیگان شاء اللہ تعالےٰ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا توبہ پشیمانی ہوتی ہے ا
حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہون نے روایت کی عبدالکریم
جزری سے کہا خبر دی مجکو زیاد بن ابی مریم نے انہون نے روایت کی عبداللہ بن مغفل سے کہا حاضر ہوا
مین اپنے باپ کے ساتھہ عبداللہ بن مسعود کی خدمت مین تو او نسے میرے باپ نے کہا کہ کیا تم نے سنا ہے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے کہ پشیمانی کا نام توبہ ہے تو انہون نے کہا ہان حدیث بیان کی ہم سے
یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے انہون نے روایت کی مالک سے انہون نے عبدالکریم سے
انہون نے غیر جبیل سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے ابن مسعود سے انہون نے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن خالد نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن عمرو نے انہون نے روایت کی عبدالکریم جزری سے انہون نے
زیاد بن ابی مریم اور ابن جراح سے دونو نے عبداللہ بن مغفل سے پہر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل حدیث
بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہثیم بن جمیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن
معاویہ نے انہون نے عبدالکریم سے انہون نے زیاد سے اور یہ زیاد بن ابی مریم نہین ہین پہر ذکر کیا
اس اسناد سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن
بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالکریم نے انہون نے روایت
کی عبداللہ بن مغفل سے اوسکی مثل پس یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین کہ ٹہیرایا آپنے پشیمانی کو توبہ لہذا
اسکی دلیل ہوی کہ توبہ کرتا ہون خدا سے فلان فلان گناہ کی وجہ سے حالانکہ وہ اوس کئے ہوے گناہ پر نادم
ہی ہے تو یہ بہتر ہے اور اوسکو اس قول پر اجر دیا جائیگا ✦

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب میت پر رونے کے بیان مین

حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ
عَتِيكٍ أَنَّ عَتِيكَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَتِيكٍ وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو أُمِّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ
عَتِيكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يَعُودُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ فَصَاحَ بِهِ
فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غُلِبْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا الرَّبِيعِ فَصَاحَ النِّسْوَةُ
وَبَكَيْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيكٍ يُسَكِّتُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَإِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ
بَاكِيَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْوُجُوبُ قَالَ إِذَا مَاتَ **قَالَ** أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى كَرَاهَةِ الْبُكَاءِ عَلَى
الْمَيِّتِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَبِمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمَيِّتَ
لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَزْرَقِيُّ قَالَ ثَنَا
عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ لَمَّا مَاتَتْ أُمُّ أَبَانَ بِنْتُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

حضرت مع الناس فجلست بین یدی عبد اللہ ابن عمر و عبد اللہ بن عباس فبکی النساء فقال ابن عمر
الا تنھی ھؤلاء عن البکاء انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان المیت لیعذب ببعض
بکاء اھلہ علیہ فقال ابن عباس قد کان عمر بن الخطاب یقول ذلک فخرجت مع عمر حتی اذا کنا بالبیداء
اذا رکب فقال یا ابن عباس من الرکب فذھبت فاذا ھو صھیب و اھلہ فرجعت فقلت یا امیر المؤمنین
ھذا صھیب و اھلہ فلما دخلنا المدینۃ و اصیب عمر جلس صھیب یبکی علیہ وھو یقول وا اخاہ وا صاحباہ
فقال عمر لا تبک فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان المیت لیعذب ببعض بکاء اھلہ
علیہ قال فذکرت ذلک لعائشۃ فقالت اما واللہ ما تحدثون ھذا الحدیث عن الکاذبین ولکن السمع یخطیء
وان لکم فی القرآن لما یشفیکم ان لا تزر وازرۃ وزر اخری ولکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان
اللہ عز وجل لیزید الکافر عذابا ببعض بکاء اھلہ علیہ (قولہ) ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو مالک بن انس نے انہون نے روایت کی عبد اللہ بن
عبد اللہ بن جابر بن عتیک سے کہ عتیک بن حارث بن عتیک نے اور وہ عبد اللہ بن عبد اللہ کے نانا
ہیں خبر دی اونکو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ثابت کی عیادت کو تشریف لائے تو آپنے
اونکو مغلوب الحال پایا پس آپنے اونکو پکارا انہون نے کوئی جواب نہ دیا پس رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہا اور فرمایا ای ابو ربیع ہم تجہہ سے باز رہے (یعنے تجہ سے جدا ہوئے)
پس عورتین چیخنے لگین اور ابن عتیک اونکو چپ کرنے لگے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
چہوڑ انکو کیونکہ جب واجب ہوگئی تو نہ روئے کوئی رونے والی عرض کیا انہون نے اور کیا واجب ہوگئی آپنے
فرمایا جب مرجائے ابو جعفر نے کہا پس گیا ایک گروہ میت پر رونے کی کراہت کی جانب اور استدلال کیا
اس بارہ میں اسی حدیث سے اور اوس سے جو روایت کی گئی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ
میت کو عذاب دیا جاتا ہے اوسکے گہر والون کے اوسپر رونے سے حدیث بیان کی ہم سے ربیع بن
سلیمان جیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن محمد ازرقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الجبار
بن ورد نے کہا سنا مین نے ابن ابی ملیکہ کو فرماتے ہوئے کہ جب مرگئی ام ابان بنت عثمان بن عفان تو حاضر
ہوا مین لوگون کے ساتھ اور بیٹھ گیا مین عبد اللہ بن عمر و اور عبد اللہ بن عباس کے سامنے پس رونے لگین
عورتین تو ابن عمر نے کہا کیا ان عورتون کو رونے سے نہین روکتے کیونکہ مین نے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ میت البتہ عذاب دیجاتی ہے اوسکے گہر والون کے اوسپر بعض رونون سے پس
ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطابؓ یہی فرماتے تھے کہ مین حضرت عمر کے ساتہہ نکلا یہانتک کہ جب
مقام بیدا مین پہونچے تو اچانک ایک قافلہ ملا تو حضرت عمر نے کہا ای ابن عباس کون قافلہ ہے پس مین گیا
تو ناگاہ وہ صہیب اور اونکے گہر والے تھے پہر مین نے واپس جاکر عرض کیا اے امیر المومنین یہ صہیب
اور انکے گہر والے ہین پہر جب ہم مدینہ مین داخل ہوئے اور حضرت عمر کو تکلیف (زخم) پہونچی تو صہیب بیٹھکر
وہان رونے لگے اور کہنے لگے کہ ہائے دوست ہائے ساتہی تو حضرت عمر نے فرمایا نہ روؤ کیونکہ مین نے رسول

خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بیشک میت پر اوسکے گھر والون کے رونے سے عذاب ہوتا ہے کہا پس اسکا حضرت عائشہ رضی سے ذکر کیا گیا تو انہون نے فرمایا کہ قسم خدا کی یہ حدیث تم جھوٹون سے روایت نہیں کرتے ہو لیکن سماعت مین غلطی ہو ہی جاتی ہے اور بیشک تمہارے واسطے قرآن شریف مین کافی شافی بیان موجود ہے (وہ یہ کہ) لاتزر وازرة وزر اخری (نہین اٹھائیگا کوئی نفس گناہ دوسرے کا) البتہ رسول خدا صلے اللہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے ضرور عذاب زیادہ دیتا ہے کافر کو اوسکے گھر والون کے اوپر رونے سے **حدثنا** ابو بکر قال ثنا ابراھیم بن بشار قال ثنا سفیان عن عمرو بن دینار عن ابن ابی ملیکة فذکر نحوہ غیر انه لم یذکر قصة صھیب **قالوا** فلما کان المیت یعذب ببکاء اھله علیه کان بکاؤھم علیه مکروھا لھم **وخالفھم** فی ذلک اخرون فقالوا لا باس بالبکاء علی المیت اذا کان بکاء لا معصیة معه من قول فاحش ولا نیاحة **واحتجوا** فی ذلک بما حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن سعید بن الحارث الانصاری عن عبد اللہ بن عمر قال اشتکی سعد بن عبادة شکوی له فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یعودہ مع عبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص وعبد اللہ ابن مسعود فلما دخل علیه وجدہ فی غشیته فقال قد قضی فقالوا لا واللہ یا رسول اللہ فبکی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فلما رای القوم بکاء رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بکوا فقال الا تسمعون ان اللہ تعالی لا یعذب بدمع العین ولا بحزن القلب ولکن یعذب بھذا واشار الی لسانه او یرحم **حدثنا** احمد بن الحسن قال سمعت سفیان یقول حدثنا ابن عجلان عن وھب بن کیسان عن ابی ھریرة ان عمر ابصر امراة تبکی علی میت فنھاھا فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم دعھا یا ابا حفص فان النفس مصابة والعین باکیة والعھد قریب **حدثنا** یونس قال ثنا ابن وھب قال حدثنی اسامة بن زید اللیثی عن نافع عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مر بنساء بنی الاشھل یبکین ھلکاھن یوم احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لکن حمزة لا بواکی له فجاء نساء الانصار یبکین حمزة فاستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال ویحھن ما انقلبن بعد مروھن فلینقلبن ولا یبکین علی ھالک بعد الیوم (قوله) **ترجمہ**

حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن بشار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہون نے روایت کی عمرو بن دینار سے انہون نے ابن ابی ملیکہ سے پھر ذکر کیا اسکی مثل سوا اسکے کہ انہون نے نہین ذکر کیا قصہ صہیب کا انہون نے کہا پس جبکہ میت کو اوسکے گھر والون کے اوپر رونے سے عذاب دیا جاتا ہے تو اونکا اوپر رونا اونکے لئے مکروہ ہوگا اور مخالفت کی اونکی اس مین دوسرن نے اور کہا کہ میت پر رونے مین کوئی مضایقہ نہین جبکہ ایسا رونا ہو جسکے ساتھ کوئی گناہ نہ ہو فحش کلام یا نوحہ اور اس بارہ مین اوس حدیث سے استدلال کیا جو ہم سے یونس نے بیان کیا کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو عمرو بن حارث نے انہون نے روایت کی سعید بن حارث انصاری سے انہون نے عبد اللہ بن عمر سے کہا سعد بن عبادہ بیمار ہوگئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور

عیادة مریض

عبداللہ بن مسعود کے ہمراہ اونکی عیادت کو تشریف لائے پس جب آپ اونکے پاس آئے تو اونکو
حالت غشی میں پایا پس آپ نے فرمایا کہ انتقال ہوگیا لوگون نے عرض کیا نہین ای رسول خدا پس روئے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پہر جبکہ دیکہا قوم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا رونا تو وہ بہی روئے پہر
آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالے عذاب نہین دیتا آنکہون کے جاری ہونے اور قلب کے غمگین ہونے سے
لیکن عذاب دیتا ہے اسکی وجہ سے اور اشارہ کیا اپنی زبان کی طرف یہا نتک کہ خدا تعالے اوسپر رحم فرمائے
حدیث بیان کی ہم سے احمد بن حسن نے کہا سنا مین نے سفیان کو کہتے ہوئے کہ حدیث بیان کی ہم سے
ابن عجلان نے انہون نے روایت کی وہب بن کیسان سے انہون نے ابوہریرہ سے کہ حضرت عمر نے ایک
عورت کو کسی میت پر روتے دیکہا تو انہون نے اوسکو منع فرمایا پس اونکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ای ابو حفص نفس کو تکلیف پہونچی ہے اور آنکہہ رونے والی ہے اور زمانہ مصیبت عورتون سے
نزدیک ہے **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان
کی مجہ سے اسامہ بن زید لیثی نے انہون نے روایت کی نافع سے انہون نے عبداللہ بن عمر سے کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے قبیلہ بنی اشہل کی عورتون پر کہ وہ جنگ احد مین مرنیوالے لوگون پر رو رہی تہین پس
تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن حمزہ پر رونیوالی نہیں ہیں تو انصار کی عورتین آئین اور حضرت
حمزہ کو رونے لگین پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جاگے تو فرمایا افسوس ہے ان عورتون پر نہ لوٹین یہ اور عورتون کو
چلے جانیکے بعد پس چاہیے کہ لوٹین اور آج کے بعد کسی مردہ پر نہ روئین **حدثنا** علی بن معبد قال ثنا
اسمعیل بن عمر قال ثنا سفیان عن عاصم بن عبید اللہ عن القاسم عن عائشۃ قالت رأیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل عثمان بن مظعون بعد موتہ ودموعہ تسیل علی لحیتہ **ففی** ھذہ
الآثار التی ذکرنا اباحۃ البکاء علی الموتی وذلک ان ذلک غیر ضار لھم ولا سبب بعذابھم ولولا ذلک لما
بکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا اباح البکاء ولنھی من ذلک **فان** قال قائل فان فی حدیث
ابن عمر الذی ذکرت ما یدل علی نسخ ما کان اباح من ذلک وھو قولہ ولا یبکین علی ھالک بعد الیوم
قیل لہ ما فی ذلک دلیل علی ما ذکرت قد یجوز ان یکون قولہ ولا یبکین علی ھالک بعد الیوم ای من
ھؤلاء ھن اللاتی قد بکین علیھم ممن ھلکوا الی ھذا الوقت لان فی ذلک البکاء ما قد اتین بہ علی ما
جعل عنھن حزنھن **وقد** روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تفسیر البکاء الذی قصد الی
النھی فی نھیہ عن البکاء علی الموتی **ما** حدثنا ابن ابی داود قال ثنا احمد بن عبد اللہ بن یونس
قال ثنا اسرائیل عن محمد بن عبد الرحمن عن عطاء عن جابر بن عبد اللہ عن عبد الرحمن بن عوف
قال اخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فانطلقت معہ الی ابنہ ابراھیم وھو یجود بنفسہ فاخذہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعہ فی حجرہ حتی خرجت نفسہ فوضعہ ثم بکی فقلت یا رسول اللہ
اتبکی وانت تنھی عن البکاء فقال انی لم انہ عن البکاء ولکن نھیت عن صوتین احمقین فاجرین
صوت عند نغمۃ لھو ولعب ومزامیر شیطان وصوت عند مصیبۃ لطم وجوہ وشق جیوب

وَهٰذَا رَحْمَةٌ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَوْلَا اَنَّهُ وَعْدٌ صَادِقٌ وَقَوْلٌ حَقٌّ وَاِنَّ اٰخِرَنَا يَلْحَقُ اَوَّلَنَا لَحَزِنَّا عَلَيْكَ حُزْنًا هُوَ اَشَدُّ مِنْ هٰذَا وَاِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ يَبْكِي الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہون نے روایت کی عاصم بن عبید اللہ سے انہون نے قاسم سے انہون نے حضرت عائشہؓ سے کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ بوسہ دیتے تھے عثمان بن مظعون کو اونکے مرنیکے بعد حالانکہ آپ کے آنسو آپکی داڑہی پر بہہ رہے تھے پس ان حدیثون مین جو ہم نے ذکر کین مباح ہونا رونے کا ہے مُردون پر اور یہ اسلیے کہ یہ اون لوگون کے لئے مُضر نہین ہے اور اون لوگون کے عذاب کا کوئی سبب نہین اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو نہ روتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور نہ مباح فرماتے رونے کو بلکہ اس سے منع فرماتے پس اگر کوئی کہنے والا کہے کہ حدیث ابن عمر مین جسکو تم نے ذکر کیا اوسکے منسوخ ہونے پر دلیل ہے جسکو آپنے مباح فرمایا اور وہ آپ کا یہ فرمانا ہے کہ ہرگز نہ روین کسی مرنے والے پر آج کے بعد تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ اس مین اوس امر پر دلیل نہین جو تم نے ذکر کیا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ آپ کے اس قول سے کہ نہ روین آج کے بعد کسی مرنیوالے پر یہ مراد ہو کہ اون مرنیوالون مین سے جن پر وہ عورتین روتی تہین اونکی ہلاکت کے وقت سے ابتک اسلئے کہ اس رونے مین وہ امر ہے جو اون کے غم کو دور کرتا ہے اور بیشک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوس رونے کی تفسیر مین مروی ہے جو رونے کی ممانعت سے مراد ہے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عبداللہ بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے انہون نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہون نے عطا سے انہون نے جابر بن عبداللہ سے انہون نے عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا پکڑا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتہ پس گیا مین آپکے ہمراہ آپ کے صاحبزادے ابراہیم کے پاس اور وہ جان بحق ہو رہے تھے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو پکڑ کر اپنی گود مین بٹہا لیا یہانتک کہ اونکی روح پرواز کر گئی پہر اونکو رکہدیا اور آپ رونے لگے پس مین نے عرض کیا ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیا آپ روتے ہین حالانکہ آپ رونے سے منع فرماتے ہین تو آپنے جواب دیا کہ مین نے رونے سے منع نہین کیا البتہ مین نے دو آوازون احمقون سے منع کیا ہے ایک تو لہو ولعب گانے اور مزامیر شیطان کی آواز دوسری مصیبت کے وقت کی آواز معہ چہرون پر مارنے اور گریبانون کو پہاڑنے کے اور آنسو بہانا تو رحم ہے اور جو رحم نہین کرتا رحم نہین کیا جاتا ای ابراہیمؑ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور فرمان حق اور یہ کہ ہم مین کا آخر اپنے سے پہلون کے ساتہ لاحق ہوگا تو البتہ گر پڑتے ہم تجہپر بارے غم کے جو اس سے بہی زیادہ سخت ہے اور بیشک ہم تیری وجہ سے بہت مغموم ہین آنکہین روتی ہین اور دل غمگین ہے اور ہم وہ بات نہین کہتے جس سے خدا تعالیٰ ناراض ہو فَاَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِالْبُكَاءِ الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ فِي الْاَحَادِيْثِ الْاَوَّلِ وَاَنَّهُ الْبُكَاءُ الَّذِيْ مَعَهُ الصَّوْتُ الشَّدِيْدُ وَلَطْمُ الْوُجُوْهِ وَشَقُّ الْجُيُوْبِ وَبَيَّنَ اَنَّ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْبُكَاءِ مِمَّا فُعِلَ مِنْ جِهَةِ الرَّحْمَةِ اَنَّهُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ الْبُكَاءِ الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ وَاَمَّا مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْ عُمَرَ

ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الميت يعذب ببكاء اهله عليه فقد ذكرنا عن عائشة انكارها ذلك فان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله عز وجل ليزيد الكافر عذابا في قبره ببعض بكاء اهله عليه **وقد** يجوز ان يكون ذلك البكاء الذي يعذب به الكافر في قبره يزداد به عذابا على عذابه بكاء قد كان اوصى به في حياته فان اهل الجاهلية قد كانوا يوصون بذلك اهليهم ان يفعلوه بعد وفاتهم فيكون الله عز وجل يعذبه في قبره بسبب قد كان سببه في حياته فعل بعد موته **وقد** روي هذا الحديث عن عائشة بغير هذا اللفظ **حدثنا** ربيع المؤذن قال ثنا ابن وهب قال اخبرني ابن ابي الزناد عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت يغفر الله لابي عبد الرحمن بن عمر يقول ان الميت ليعذب ببكاء الحي والله ما ذاك الا ايهاما من عبد الله بن عمر يغفر الله له ان الله عز وجل يقول ولا تزر وازرة وزر اخرى وما ذاك الا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على قبر يهودي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انكم تبكون عليه وانه ليعذب في قبره بقول بعمله **فاخبرت** عائشة في هذا الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انما اخبر ان ذلك الكافر يعذب في قبره بعمله واهله يبكون عليه وقد صنع الله عز وجل ان تزر وازرة وزر اخرى (قوله) **ترجمہ پس** خبردی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسحدیث مین اوس رونے کی جس سے پہلی حدیثون مین ممانعت آئی ہے اور یہ کہ وہ وہ رونا ہے جسکے ساتھ سخت آواز اور چہرہ و سینہ پیٹنا اور گریبانون کو چیرنا ہو اور بیان فریاد یا آپنے یہ کہ اسکے ماسوا اور رونا جائز راہ رحم ہو برخلاف ہے ممنوع رونے کے رو رہا ہو جو ہم نے ذکر کیا عمرو بن عمر سے انہون نے روایت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ میت کو عذاب دیا جاتا ہے بوجہ اوسکے گھر والون کے اوسپر رونے کے تو ہم حضرت عائشہ سے اسکا انکار ذکر کرچکے اسلئے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے زیادہ عذاب دیتا ہے کافر کو اوسکی قبر مین اوسکے گھر والون کے اوسپر رونے سے اور ہوسکتا ہے کہ یہ رونا جسکی وجہ سے کافر کو اوسکی قبر مین عذاب دیا جاتا ہے اور جسکی وجہ سے اوسکے عذاب پر عذاب کی زیادتی ہوتی ہے وہ رونا ہو جسکی وہ اپنی زندگی مین وصیت کرگیا ہو کیونکہ اہل جاہلیت اپنے گھر والون کو اسکی وصیت کرتے تھے کہ ہمارے مرنیکے بعد یہ افعال کرنا خدا تعالے اوسکو عذاب دیتا ہے بوجہ اوس سبب کے جو اوس سے زندگی مین متحقق ہوا اور وہ فعل (اگرچہ) اوسکے مرنیکے بعد پایا گیا ہے اور یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے ان الفاظ کے سوا اور الفاظ سے مروی ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبردی مجکو ابن ابی زناد نے انہون نے روایت کی ہشام بن عروہ سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے حضرت عائشہؓ زوجہ نبی خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ انہون نے فرمایا اللہ تعالے ابو عبد الرحمن بن عمر کو بخشے وہ کہتے ہیں کہ میت کو اوسکے قبیلہ کے رونے سے عذاب دیا جاتا ہے اور قسم خدا کی یہ عبد اللہ بن عمر کا وہم ہے اللہ تعالے اونکو بخشے خدا تعالے فرماتا ہے کہ اور نہین اٹھائیگا کوئی نفس دوسرے کا گناہ اور بات اصلی یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک یہودی کی قبر پر پس آپنے فرمایا کہ تم لوگ اوسپر روتے ہو اور وہ اپنی قبر مین عذاب دیا جارہا ہے مراد یہ تہی کہ اپنے عمل کی وجہ سے

توحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس حدیث مین بتلایا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ یہ کافر اپنی قبر مین اپنے
عمل کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے اور اوسکے گھر والے اسپر رو رہے ہیں اور خدا تعالے نے منع فرمایا ہے اس
سے کہ اٹھاوے کوئی نفس دوسرے کا گناہ **فدل** ذلک علی ان میتا لا یعذب فی قبرہ ببکاء حی لم یأمر
بہ فی حیاتہ ومات لحدیث جابر عن عبد الرحمن بن عوف البکاء المکروہ ماھو وانہ ھو الذی معہ
اللطم والشق **فقد** ثبت بما ذکرنا اباحۃ البکاء علی المیت اذا لم یکن معہ سبب مکروہ من شق
ثوب ولطم وجہ ونیاحۃ وما اشبہ ذلک **وقد** حدثنا فھد قال ثنا عبد الحمید الحمانی قال ثنا
شریک عن ابی اسحق عن عامر بن سعد قال دخلت علی قرظۃ بن کعب وعلی ابی مسعود الانصاری
وثابت بن قیس وعندھم جوار یتغنین فقلت اتفعلون ھذا وانتم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبدن
قالوا ان کنت تسمع والا فامض فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی اللھو عند العرس وفی البکاء
عند المیت **فان** قال قائل فقد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المیت یعذب فی قبرہ بنیاحۃ عمنہ
اھلہ علیہ **وذکر** ما حدثنا علی بن معبد قال ثنا یزید بن ھرون قال ثنا سعید بن عبید سوسی
ابو الھذیل الطائی عن علی بن ربیعۃ قال نیح علی قرظۃ بن کعب فخطب المغیرۃ بن شعبۃ فقال ما بال النیاح
فی ھذہ الامۃ انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان کذبا علی لیس ککذب علی احد
من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار ومن نیح علیہ عذب بما نیح علیہ او لما نیح علیہ **قیل**
لہ ھذا عندنا واللہ اعلم علی النیاحۃ التی کانوا یوصون بہا اھلیھم تکون مفعولۃ بعدھم بوصیتہم بہا
فی حیاتہم فیعذبون علی ذلک واللہ اعلم (قولہ) **ترجمہ پس** اسنے اس امر پر دلالت کی کہ مردہ کو قبر مین عذاب
نہین دیا جاتا بوجہ کسی زندہ کے رونے کے بشرطیکہ اوسکو رونے کی وصیت کئے بغیر مرا ہو کیونکہ جابر کی عبد الرحمن
بن عوف سے حدیث ہے کہ مکروہ رونا کونسا ہے اور وہ وہی ہے جسکے ساتھ منہ پٹینا اور کپڑے پھاڑنا ہو
لہذا ہم نے جو کچھ ذکر کیا اوس سے ثابت ہوا مردہ پر رونے کا مباح ہونا بشرطیکہ اوسکے ساتھ کوئی امر مکروہ نہ
ہو کپڑے پھاڑنا اور منہہ پٹینا اور اوصاف بیان کرنا اور اسکے سوا جو اسکے مشابہ ہو اور ہم سے فہد نے حدیث
بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الحمید حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے انہون نے
روایت کی ابو اسحاق سے انہون نے عامر بن سعد سے کہا آیا مین قرظہ بن کعب اور علی بن مسعود انصاری اور
ثابت بن قیس کے پاس اور اونکے پاس لونڈیان گارہی تہین تو مین نے کہا کیا تم ایسا کرتے ہو حالانکہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہو تو انہون نے جواب دیا کہ اگر سنتا ہے تو سن لے ورنہ چلا جا کیونکہ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ہے شادی وقت لہو ولعب اور میت پر رونے کی اور اگر کوئی کہنے والا کہے کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میت کو اوسکی قبر مین عذاب دیا جاتا ہے اوسکے گھر والون کے اوپر
رونے کی وجہ سے اور ذکر کرے وہ حدیث جو ہم سے علی بن معبد نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن
ہارون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عبید ابو ہذیل طائی نے انہون نے روایت کی علی بن ربیعہ سے
کہا قرظہ بن کعب پر رویا گیا تو مغیرہ بن شعبہ نے خطبہ پڑہا اور فرمایا کیا حال ہے اوصاف بیان کرکے رونے

کا اس امت میں ہین نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ مجھ پر جھوٹ بولنا کسی اور پر جھوٹ بولنے کی مانند نہیں ہے جس نے جھوٹ بولا مجھ پر قصداً پس اپنا ٹھکانا بناوے دوزخ میں اور جسپر نوحہ کیا جائی اوسکو عذاب دیا جائیگا اوسپر نوحہ کئے جانے کی وجہ سے تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ یہ ہمارے نزدیک نہیں بلکہ اوس نوحہ پر محمول ہے جسکی اپنے گھر والون کو وصیت کر مرے ہون پھر اوس وصیت کی تعمیل کے لئے وہ نوحہ عمل میں آیا ہو تو انکو اسپر عذاب دیا جائیگا واللہ اعلم ✢

بَابُ رِوَايَةِ الشِّعْرِ هَلْ هِيَ مَكْرُوهَةٌ أَمْ لَا

باب شعر کا نقل کرنا کیا مکروہ ہے یا نہیں ہ

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَا ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الصَّائِغُ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتّٰى يَرِيَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَقُلْ حَتّٰى يَرِيَهُ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ حَتّٰى يَرِيَهُ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَاسَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ مِنْ عَانَتِهٖ اِلٰى لَهَاتِهٖ قَيْحًا يَمْخَضُ مِثْلَ السِّقَاءِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَرِهَ قَوْمٌ رِوَايَةَ الشِّعْرِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ (قولہ) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن اور محمد بن سلیمان باغندی نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن یحیٰی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہون نے روایت کی اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہون نے عمرو بن حریث سے انہون نے عمر بن خطاب سے انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا البتہ یہ کہ تم مین

ف
نہایہ

سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے اس سے بہتر ہے کہ شعر سے بھر جاوے حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل صائغ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے یونس بن جبیر سے انہوں نے محمد بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ یہ کہ بھر جاتے تم میں کسی کا پیٹ پیپ سے یہانتک کہ فاسد کردے پیٹ کو اس سے بہتر ہے کہ بھرے شعر سے حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے انہوں نے روایت کی شعبہ سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل و حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے انہوں نے روایت کی شعبہ سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل مگر یہ کہ انہوں نے یہ نہیں ذکر کیا کہ یہانتک کہ فاسد کردے اوسکو حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا سنا میں نے حنظلہ کو کہتے ہوئے کہ سنا میں نے سالم بن عبد اللہ کو کہتے ہوئے کہ سنا میں نے عبد اللہ بن عمر کو حدیث بیان کرتے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن جعد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو جعفر رازی نے انہوں نے روایت کی عاصم سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے محمد اسمٰعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل اور یہ زیادہ کیا یہانتک کہ فاسد کرے پیٹ کو حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے انہوں نے روایت کی یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن شماسہ سے انہوں نے عوف بن مالک سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے البتہ یہ کہ بھر جائے تم میں سے ایک کا پیٹ ناف سے لیکر حنجرہ تک پیپ سے کہ حرکت کرے مانند مشکیزہ کی بہتر ہے اوسکے لئے اس سے کہ بھر جاتے شعر سے حدیث بیان کی ہم سے محمد بن نضر بیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے روایت کی سلیمان اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ یہ کہ بھر جائے پیٹ کسیکا تم میں پیپ سے بہتر ہے اوسکے لئے اس سے کہ بھر جائے شعر سے ابو جعفر نے کہا پس بکروہ جانا ایک گروہ نے شعر کی روایت کو اور استدلال کیا انہوں نے اس میں ان احادیث سے **وخالفهم** فی ذلك آخرون فقالوا لا باس بروایة الشعر الذی لا تذم فیه و کانوا هذا الذی روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انما هو علی خاص من الشعر **فذكروا** فی ذلك ما حدثنا یونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرنی اسمعیل بن عیاش عن محمد بن السائب عن ابی صالح قال قیل لعائشة ان ابا هریرة یقول لان یمتلی جوف احدکم قیحا خیر له من ان یمتلی شعرا فقالت عائشة یرحم الله ابا هریرة حفظ اول الحدیث ولم یحفظ اخره ا

اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا يُهَاجُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا مِنْ مُهَاجَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ يُحَدِّثُ عَنِ الشَّرْقِيِّ بْنِ الْقُطَامِيِّ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا يَعْنِيْ مِنَ الشِّعْرِ الَّذِيْ هُجِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **قَالُوْا** وَقَدْ رُوِيَ فِيْ اِبَاحَةِ الشِّعْرِ اٰثَارٌ فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ الْحِزَامِيُّ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ رَاٰى نِسَاءً يَّلْطِمْنَ وُجُوْهَ الْخَيْلِ بِالْخُمُرِ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ كَيْفَ قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ فَاَنْشَدَ اَبُوْ بَكْرٍ **شِعْرٌ** عَدِمْتُ بُنَيَّتِيْ اِنْ لَّمْ تَرَوْهَا تُثِيْرُ النَّقْعَ مِنْ كَنَفَيْ كَدَاءِ ✽ يُنَازِعْنَ الْاَعِنَّةَ مُسْرَجَاتٍ ✽ يُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ ✽ هٰكَذَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ وَاَهْلُ الْعِلْمِ بِالْعَرَبِيَّةِ يَرْوُوْنَ الْبَيْتَ الْاَوَّلَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ تُثِيْرُ النَّقْعَ مَوْعِدُهَا كَدَاءُ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَافِيَةُ هٰذَا الْبَيْتِ مَعَ قَافِيَةِ الْبَيْتِ الَّذِيْ بَعْدَهٗ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْخُلُوْهَا مِنْ حَيْثُ قَالَ (قولہ) **ترجمہ** اور مخالفت کی اونکی اس مین دوسرون نے اور کہا کہ اوس شعر کی روایت مین کوئی مضائقہ نہین جس مین کوئی کجی نہ ہو اور انہون نے کہا یہ جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا اسکے سوا نہین کہ مخصوص اشعار پر محمول ہے اور ذکر کیا انہون اسبارہ مین اوسکو جو بیان کیا ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو اسمٰعیل بن عیاش نے انہون نے روایت کی محمد بن سائب سے انہون نے ابو صالح سے کہا حضرت عائشہ رضؓ سے عرض کیا گیا کہ ابوہریرہ کہتے ہین کہ تم مین سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جاوے بہ نسبت اسکے بہتر ہے کہ شعر سے بھر جائے تو حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا ابوہریرہ پر خدا کی رحمت ہو اول حدیث کو یاد رکھا اور آخر حدیث بھول گئے کہ مشرکین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتے تھے تو آپنے فرمایا کہ تم مین سے ایک کا پیٹ پیپ سے بھر جائے اس سے بہتر ہے کہ شعر سے بھرے بوجہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرنیکے **حدیث** بیان کی ہم سے عبد العزیز بغدادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عبید نے کہا سنا مین نے یزید کو حدیث بیان کرتے ہوئے شرقی بن قطامی سے انہون نے روایت کی مجالد سے انہون نے شعبی سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے بہ نسبت اسکے بہتر ہے کہ شعر سے بھر جائے مراد وہ شعر ہے جس مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو کی گئی ہو **انہون** نے کہا کہ شعر کی اباحت مین بہت سی حدیثین منقول ہین منجملہ اونکے وہ ہے جو ہم سے احمد بن داؤد نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن منذر بن حزامی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معن بن عیسے نے کہا حدیث بیان کی مجسے عبد اللہ بن عمر نے انہون نے روایت کی نافع سے انہون نے ابن عمر سے کہا جب تشریف لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال تو آپنے دیکھا عورتونکو صاف کرتے ہوئے گھوڑون کے چہرون کو اوڑھنیون سے پس خوش ہوئے حضور اور فرمایا ای ابو بکر حسان بن ثابت

فتبسم [illegible]

نے کسطرح کہا ہے تو ابوبکرؓ نے یہ اشعار پڑھے گم کرو دن مین اپنے آپکو اگر نہ دیکھو تم گھوڑو نکو غبار اڑاتے ہیں سرے مونڈھے کے اوپر سے مقام کدا مین اسحال مین کہ مقابلہ کرتے ہون نیزون کا لگام لگے ہوئے کہ صاف کرتی ہون عورتین اونکو اپنی اوڑھنیوں سے اسی طرح حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے اور علم عربیت کے جاننے والے پہلے مصرع کو اور طرح پڑھتے ہیں کہ تثیر النقع موعدہا کدا. تاکہ اس مصرع کا قافیہ اسکے بعد کے اشعار کے ساتھہ برابر ہوجاتے کہا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہو اسکو جسطرح حسان نے کہا ہے **حدثنا** صالح بن عبد الرحمٰن قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا یعقوب بن عبد الرحمٰن الزهری عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من الشعر حکمة **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو الولید قال ثنا شریک عن المقدام بن شریح عن ابیه قال قلت لعائشة اکان النبی صلی الله علیه وسلم یتمثل بشیء من الشعر قالت نعم من شعر ابن رواحة وربما قال هذا البیت ـــ ویأتیک بالاخبار من لم تزود **حدثنا** علی بن عبد الرحمٰن قال ثنا یحیی بن معین قال ثنا عبدة بن سلیمٰن عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت استاذن حسان النبی صلی الله علیه وسلم فی هجاء المشرکین قال فکیف بنسبی فیهم قال لاسلنک منهم کما تسل الشعرة من العجین **حدثنا** سلیمٰن بن شعیب قال ثنا یحیی بن حسان قال ثنا ابراهیم بن سلیمٰن التیمی عن مجالد بن سعید عن الشعبی قال کنا جلوسا بفناء الکعبة احسبه قال مع اناس من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فکانوا یتناشدون الاشعار فوقف بنا عبد الله بن الزبیر فقال فی حرم الله وحول الکعبة تتناشدون الاشعار فقال رجل منهم یا ابن الزبیر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم انما نهی عن الشعر الذی اذا اتیت فیه النساء وتزدری فیه الاموات **فقد** یجوز ان یکون الشعر الذی قال فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم ما ذکرنا فی اول هذا الباب من الشعر الذی نهی عنه فی هذا الحدیث **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا الحمانی قال ثنا قیس بن الربیع عن الاعمش عن ابراهیم عن عبیدة عن عبد الله و عن الاعمش عن عمارة عن عبد الرحمٰن بن یزید عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من الشعر حکما **حدثنا** ابن ابی داود وفهد واسحٰق بن ابراهیم قالوا ثنا عبد الله بن معبد قال ثنا ابن عیینة عن ابیه عن عاصم عن زر عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم ان من الشعر حکمة (قولہ) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن زہری نے انہون نے روایت کی ہشام بن عروہ سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بعض شعر حکمت ہوتے ہیں **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے انہون نے روایت کی مقدام بن شریح سے انہون نے اپنے باپ سے کہا عرض کیا مین نے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ کیا کسی شعر کو ضرب المثل بناتے تھے انہون نے

فرمایا ہاں ابن رواحہ کے اشعار کو اور بعض دفعہ فرمایا کرتے تھے یہ بیت کہ ویاتیک بالاخبار الخ حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن معین نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے روایت کی ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہا اجازت لی حسان نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرکون کی ہجو کرنے کی آپنے فرمایا پھر میرا نسب اون کے اندر ہے حسان نے کہا میں آپکو اونمین سے نکالدونگا جس طرح آٹے سے بال نکال دیا جاتا ہے حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن حسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن سلیمان تیمی نے انہوں نے روایت کی مجالد بن سعید سے انہوں نے شعبی سے کہا تھے ہم صحن کعبہ مین بیٹھے ہوئے میرا گمان ہے انہوں نے کہا صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اور شعر گوئی کر رہے تھے کہ ہمارے اندر عبداللہ بن زبیر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ اللہ کے حرم اور کعبہ کے گرد اشعار پڑھتے ہین تو ایک شخص اون مین سے اٹھا اور اوس نے کہا ای ابن زبیر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اون اشعار سے منع فرمایا ہے جن مین عورتون کا ذکر اور مردونکی عیب گوئی ہو تو ہو سکتا ہے کہ وہ اشعار جن کے بارہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان ہے جسکو ہم اس باب کے شروع مین ذکر کر چکے وہ ہون جنکا اس حدیث مین ذکر ہے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قیس بن ربیع نے انہون نے روایت کی اعمش سے انہون نے ابراہیم سے انہون نے عبیدہ سے انہون نے عبداللہ اور اعمش سے انہون نے عمارہ سے انہون نے عبدالرحمن بن یزید سے انہون نے عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بعض اشعار حکمتین ہوتی ہین حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد اور فہد اور اسحاق بن ابراہیم نے سب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عیینہ نے انہون نے روایت کی اپنے باپ سے انہون نے عاصم سے انہون نے زر سے انہون عبداللہ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ بعض اشعار حکمت ہوتے ہین حَدَّثَنَا

يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هٰرُوْنَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَحْمِي اَعْرَاضَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ كَعْبٌ اَنَا قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ اَنَا قَالَ اِنَّكَ لَتُحْسِنُ الشِّعْرَ فَقَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَا اِذًا قَالَ اهْجُهُمْ فَاِنَّهٗ سَيُعِيْنُكَ عَلَيْهِمْ رُوْحُ الْقُدُسِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ التَّرْجُمَانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

لہ [illegible]

صلے اللہ علیہ وسلم وضع لحسان بن ثابت منبرا فی المسجد ینشد علیہ الشعر **حدثنا** فہد قال ثنا احمد بن حمید قال ثنا محمد بن فضیل فذکر مثل حدیث ابن ابی داؤد الذی قبل ہذا الحدیث عن ابن نمیر عن ابن فضیل **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا عفان ح وحدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج وعبد اللہ بن رجاء قالوا حدثنا شعبۃ قال اخبرنی عدی بن ثابت قال سمعت البراء یقول سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لحسان اھجھم او ھاجھم وجبریل معک **حدثنا** محمد بن عمرو قال ثنا ابو معاویۃ عن ابی اسحٰق الشیبانی عن عدی فذکر باسنادہ مثلہ **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا ابو احمد قال ثنا عیسی بن عبد الرحمن قال حدثنی عدی بن ثابت یعنی قال سمعت البراء بن عازب قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لحسان بن ثابت لا یزال معک روح القدس ما ھجوت المشرکین **حدثنا** یونس قال ثنا ابن وھب قال اخبرنی یونس عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب مر علی حسان وھو ینشد فی مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فانتھرہ عمر فاقبل علیہ حسان فقال قد کنت انشد فیہ وفیہ من ھو خیر منک فانطلق عنہ عمر فقال حسان لابی ھریرۃ یا ابا ھریرۃ اما سمعت رسول اللہ علیہ وسلم یقول یا حسان اجب عن رسول اللہ اللھم ایدہ بروح القدس قال اللھم نعم (قولہ) ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو یونس نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے انہوں نے ابو بکر بن عبد الرحمن سے انہوں نے مروان سے انہوں نے عبد الرحمن بن اسود بن عبد یغوث سے انہوں نے ابی بن کعب سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض اشعار حکمتین ہوتی ہیں **حدیث** بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی وزیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے روایت کی زہری سے پہر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل سوا اسکے کہ انہوں نے کہا انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن عبد اللہ بن اسود بن عبد یغوث سے **حدیث** بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا سنا مین نے یزید بن ہارون کو کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن سعد نے پہر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل سوا اسکے کہ انہوں نے کہا عبد اللہ بن اسود بن یغوث سے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن فضیل نے انہوں نے روایت کی ہم سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کون حمایت کریگا مومنون کی آبروؤن کی کعب نے کہا مین ابن رواحہ نے کہا مین آپنے فرمایا تو شعر اچھے کہتا ہے حسان بن ثابت نے کہا مین آپنے فرمایا ان مشرکون کی ہجو کر کیونکہ روح القدس اونکے مقابلہ مین تیری اعانت کریگا **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ابراہیم ترجمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی زناد نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رکہا حسان بن ثابت کے لئے مسجد مین ایک منبر کہ اوس پر شعر پڑھتے تھے **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن حمید نے کہا

حدیث بیان کی ہم سے محمد بن فضیل نے پہر ذکر کیا ابن ابی داؤد کی اوس حدیث کی مثل جو اس سے پہلے ہی بروایت
ابن نمیر و روایت ابن فضیل حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے
(تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج اور عبداللہ بن رجاء سب نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی مجکو عدی بن ثابت نے کہا سنا مین نے برا کو کہتے ہوئے کہ سنا
مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے حضرت حسان سے کہ ہجو کر مشرکون کی اور جبریل تیرے ساتھ
ہین حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معاویہ نے انہون نے روایت کی ابو اسحاق
شیبانی سے انہون نے حضرت عدی سے پہر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسیٰ بن عبد الرحمٰن نے کہا حدیث بیان کی
مجہ سے عدی بن ثابت نے یعنی کہا سنا مین نے برا بن عازب کو کہتے ہوئے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے حسان بن ثابت سے کہ ہمیشہ رہیگا روح القدس تیرے ساتھ جب تک ہجو کرتا رہیگا تو مشرکون
کی حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو یونس نے
انہون نے روایت کی ابن شہاب سے انہون نے سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمر بن خطاب گذرے حضرت حسان
پر اور وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین شعر گوئی کر رہے تھے پس حضرت عمر نے اونکو جہڑکا پہر حضرت
حسان اونکیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ مین اس مین شعر گوئی کرتا تہا اس حال مین کہ اس مین وہ ہوتے تھے جو
آپسے بہتر تھے پس حضرت عمر چلے گئے پہر حضرت حسان نے ابو ہریرہؓ سے کہا کہ اے ابو ہریرہ کیا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے تم نے نہین سنا کہ اے حسان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے جواب دو
اے خدا تائید فرما اسکی روح القدس سے ابو ہریرہ نے خدا تعالے کو درمیان مین لاکر کہا کہ ہان **حدثنا** ابن ابی
داؤد قال ثنا المقدمی قال ثنا عبد الاعلى قال ثنا معمر عن الزهري عن عروة ان حسان ثم ذكر مثله غير
قوله قد كنت انشد فيه من هو خير منك فانه لم يذكره **حدثنا** ابن ابي داؤد قال ثنا ابو اليمان
قال ثنا شعيب عن الزهري قال حدثني ابو سلمة بن عبد الرحمن انه سمع حسان ابن ثابت يستنشد
ابا هريرة ثم ذكر مثله **حدثنا** فهد قال ثنا محمد بن عبد الواحد بن عنبسة القرشي قال حدثني
جدي عنبسة عن يونس بن عبيد عن الحسن عن الاسود بن سريع وكان شاعرا انه قال يا رسول الله
الا انشدك محامد حمدت بها ربي قال له النبي صلى الله عليه وسلم اما ان ربك يحب الحمد وما
استزاده على ذلك شيئا **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن علي بن زيد
عن عبد الرحمن بن ابي بكرة عن الاسود بن سريع مثله غير انه قال فجعلت انشده **حدثنا**
ابن ابي داؤد قال ثنا ابو مسهر قال حدثني عبد الرحمن بن محمد بن ابي الرجال قال حدثني عبد الرحمن
بن ابي الزناد قال ثنا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت قال عبد الله بن رواحة فاحسن ثم قال
كعب فاحسن ثم قال حسان فشفى واشتفى **حدثنا** ابن ابي داؤد قال ثنا محمد بن عبد الله بن
نمير قال ثنا ابن عبدة بن سليمان عن محمد بن اسحق عن يعقوب عن عتبة عن عكرمة عن ابن عباس

نسخہ: یستنشد

نسخہ: اجابہ

قَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمَیَّۃُ بْنُ اَبِی الصَّلْتِ فِیْ شِعْرِہٖ وَقَالَ **شعر** ۲
رَجُلٌ وَثَوْرٌ تَحْتَ رِجْلِ یَمِیْنِہٖ ٭ وَالنَّسْرُ لِلْاُخْرٰی وَلَیْثٌ مُرْصَدٌ ٭ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ شعر ۲
وَالشَّمْسُ تَطْلُعُ کُلَّ اٰخِرِ لَیْلَۃٍ ٭ حَتّٰی تُصْبِحَ وَلَوْنُہَا یَتَوَرَّدُ ٭ تَاْبٰی فَمَا تَطْلُعُ لَنَا فِیْ رِسْلِہَا ٭ اِلَّا مُعَذَّبَۃً وَاِلَّا تُجْلَدُ ٭
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ
الْبَرَّاءُ عَنْ صَدَقَۃَ بْنِ طَیْسَلَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَعْنُ بْنُ ثَعْلَبَۃَ وَالْحَیُّ بَعْدَہٗ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَعْشَی الْمَازِنِیُّ قَالَ اَتَیْتُ
النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْشَدْتُہٗ **شعر** ۲ یَا مَالِکَ النَّاسِ وَدَیَّانَ الْعَرَبِ ٭ اِنِّیْ لَقِیْتُ ذِرْبَۃً مِنَ الذِّرَبِ ٭
خَرَجْتُ اَبْغِیْہَا الطَّعَامَ فِیْ رَجَبٍ ٭ اَخْلَفَتِ الْعَہْدَ وَلَطَّتْ بِالذَّنَبِ ٭ وَہُنَّ شَرُّ غَالِبٍ لِمَنْ غَلَبَ ٭ قَالَ فَجَعَلَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَہُنَّ شَرُّ غَالِبٍ لِمَنْ غَلَبَ **حَدَّثَنَا** الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَنْصُوْرٍ
قَالَ ثَنَا الْہَیْثَمُ بْنُ جَمِیْلٍ قَالَ ثَنَا شَرِیْکٌ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکْمًا (قولہ) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
مقدمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الاعلی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معمر نے انہوں نے روایت کی
زہری سے انہوں نے عروہ سے کہ حسان الخ پھر ذکر کیا اوسکی مثل سوا اس قول کے کہ میں اس میں شعر گوئی کرتا تھا
حالانکہ اسمیں وہ موجود ہوتے تھے جو تم سے بہتر ہیں کیونکہ یہ انہوں نے ذکر نہیں کیا **حدیث** بیان کی ہم سے
ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب نے انہوں نے روایت
کی زہری سے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہ انہوں نے سنا حسان بن ثابت کو شہادت لیتے
ہوئے ابو ہریرہؓ سے پھر ذکر کیا اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد
بن عبد الواحد بن عنبسہ قرشی نے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے دادا عنبسہ نے انہوں نے روایت کی یونس بن
عبید سے انہوں نے حسن سے انہوں نے اسود بن سریع سے اور یہ شاعر تھے کہ انہوں نے عرض کیا اے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیا میں آپکو محامد نہ سناؤں جو اپنے پروردگار کی تعریف میں میں نے کہے ہیں تو
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اونسے فرمایا خبردار تمہارا پروردگار تعریف کو دوست رکھتا ہے اور اسپر کچھ زیادہ نہ
کیا **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے حماد نے انہوں نے روایت کی علی بن زید سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اسود
بن سریع سے اوسکی مثل سوا اسکے کہ انہوں نے کہا کہ پس میں وہ اشعار پڑھنے لگا **حدیث** بیان کی ہم سے ابن
ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو مسہر نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عبد الرحمن بن محمد بن ابی رجال نے
کہا حدیث بیان کی مجھسے عبد الرحمن بن ابی زناد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں
نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ سے کہا عبد اللہ بن رواحہ نے شعر پڑھے اور خوب پڑھے پھر
کعب نے پڑھے اور خوب پڑھے پھر حسان نے پڑھے پس خوب شفا بخشی **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی
داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عبدہ بن سلیمان
نے انہوں نے روایت کی محمد بن اسحاق سے انہوں نے یعقوب سے انہوں نے عتبہ سے انہوں نے عکرمہ

سے انہوں نے ابن عباس سے کہا تصدیق کی اپنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے امیہ بن ابی صلت کی
اوسکے شعر میں اور کہا **الشعر** رجل وثور تحت رجل یمینہ ؛ والنسر للاخری ولیث مرصد ؛ پس رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچ کہا اور کہا دوسرا شعر اور آفتاب طلوع ہوتا ہے ہر آخر رات میں صبح
تک حالانکہ اوسکا رنگ متغیر ہوتا رہتا ہے انکار کرتا ہے پس طلوع نہیں ہوتا اپنی نرمی کے زمانہ میں مگر باعث
عذاب اور یہ کہ ہمیشہ نہ رہیگا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ کہا **حدیث** بیان کی ہم سے ابن
ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مقدمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معشر براء نے انہوں نے
روایت کی صدقہ بن طیلہ سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے معن بن ثعلبہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے اعشی مازنی
نے کہا حاضر ہوا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور آپکو یہ شعر سنائے ای لوگون کے مالک اور حاکم عرب کے
میں نے منجملہ جنگون کے ایک جنگ بائی نکلا میں اسی حال میں کہ اوسکو طعام نے تعب میں ڈال دیا تھا ماہ
رجب میں اور اوسنے اپنے عہد کا خلاف اور چپٹ گیا میں دم سے اور وہ ایک شر ہیں کہ غالب ہیں اوسکے لئے
جو غالب ہو کہا پس فرماتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وھن شر غالب لمن غلب **حدیث** بیان کی ہم سے حسن
بن عبد اللہ بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہثیم بن جمیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے
انہوں نے روایت کی سماک سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے کہ بعض اشعار حکمتیں ہوتی ہیں **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَانِیُّ قَالَ ثَنَا قَیْسٌ عَنِ
الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ **ح** وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَانِیُّ قَالَ ثَنَا قَیْسٌ
عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ یَعْلٰی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ
الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اِسْتَنْشَدَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شِعْرَ اُمَیَّةَ بْنِ اَبِی الصَّلْتِ فَاَنْشَدْتُهٗ فَکُلَّمَا
اَنْشَدْتُهٗ بَیْتًا قَالَ هِیْهِ حَتّٰی اَنْشَدْتُهٗ مِائَةَ قَافِیَةٍ قَالَ حَتّٰی کَادَ ابْنُ اَبِی الصَّلْتِ یُسْلِمُ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ
عَلِیِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّی بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْوَاسِطِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَکَمِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ لِشَابٍّ مِنْ شُبَّانِهِمْ قُمْ فَاذْکُرْ فَضْلَکَ وَفَضْلَ قَوْمِکَ
فَقَامَ فَقَالَ **شعر** نَحْنُ الْکِرَامُ فَلَا حَیٌّ یُعَادِلُنَا ۞ نَحْنُ الْکِرَامُ فِیْنَا یُقْسَمُ الرُّبُعُ ۞ وَنُطْعِمُ النَّاسَ عِنْدَ الْقَحْطِ کُلَّهُمْ ۞
(ن الفرع) مِنَ السَّدِیْفِ اِذَا لَمْ یُؤْنَسِ الْقَزَعُ ۞ اِذَا اَبَیْنَا فَلَا یَعْدِلُ بِنَا اَحَدٌ ۞ اِنَّا کِرَامٌ وَعِنْدَ الْفَخْرِ نَرْتَفِعُ ۞ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ
(ن زادہ) اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا حَسَّانُ اَجِبْهُ فَقَالَ **شعر** نَصَرْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالدِّیْنَ عَنْوَةً ۞ عَلٰی رَغْمِ عَاتٍ مِنْ
بَعِیْدٍ وَحَاضِرٍ ۞ بِضَرْبٍ کَاِیْزَاعِ الْمَخَاضِ مُشَاشُهٗ ۞ وَطَعْنٍ کَاَفْوَاهِ اللِّقَاحِ الصَّوَادِرِ ۞ اَلَسْنَا نَخُوْضُ الْمَوْتَ
(ن جذم) فِیْ حَوْمَةِ الْوَغٰی ۞ اِذَا صَارَ بَرْدُ الْمَوْتِ بَیْنَ الْعَسَاکِرِ ۞ وَنَضْرِبُ هَامَ الدَّارِعِیْنَ وَنَنْتَمِیْ ۞ اِلٰی حَسَبٍ مِنْ جَرْمِ
غَسَّانَ بَاهِرٍ ۞ وَلَوْلَا حَبِیْبُ اللّٰهِ قُلْنَا تَکَرُّمًا ۞ عَلَی النَّاسِ بِالْحَنِیْنِ هَلْ مِنْ مُفَاخِرٍ ۞ فَاَحْیَاؤُنَا مِنْ خَیْرِ مَنْ
(ن حسان) وَطِیَ الْحَصٰی ۞ وَاَمْوَاتُنَا مِنْ خَیْرِ اَهْلِ الْمَقَابِرِ ۞ **فَلَمَّا** جَاءَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ مُتَوَاتِرَةً بِاِبَاحَةِ قَوْلِ الشِّعْرِ
ثَبَتَ اَنَّ مَا نُهِیَ عَنْهُ فِی الْاٰثَارِ الْاُوَلِ لَیْسَ لِاَنَّ الشِّعْرَ مَکْرُوْهٌ وَلٰکِنْ لِمَعْنًی کَانَ فِیْ خَاصٍّ مِنَ الشِّعْرِ قَصَدَ

بذلك النهي اليه **وقد** ذهب قوم في تاويل هذه الآثار التي ذكرناها عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم في اول هذا الباب الى خلاف التاويل الذي وصفنا فقالوا لو كان اريد بذلك ما هجي به
رسول الله صلى الله عليه وسلم من الشعر لم يكن لذكر الامتلاء معنى لان قليل ذلك وكثيره كفر ولكن
ذكر الامتلاء يدل على معنى في الامتلاء ليس فيما دونه قال فهو عندنا على الشعر الذي يملاء الجوف
فلا يكون فيه قرآن ولا تسبيح ولا غيره فاما ما كان في جوفه القرآن والشعر مع ذلك فليس ممن امتلاء
جوفه شعرا فهو خارج من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يمتلي جوف احدكم قيحا خير له
من ان يمتلي شعرا **حدثنا** ابن ابي عمران قال سمعت عبيد الله بن محمد بن عائشة يفسر هذا
التفسير ثم سمعت ابن ابي عمران ايضا وعلي بن عبد العزيز يذكران ذلك عن ابي عبيد ايضا قوله

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
قصی نے انہوں نے روایت کی اعمش سے انہوں نے ابراہیم بن عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ سے
(تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے قیس نے انہوں نے روایت کی اعمش سے انہوں نے عمارہ سے انہوں نے عبدالرحمن بن یزید سے
انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے
ابوبشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے انہوں نے روایت کی سفیان سے انہوں نے یعلی
بن عبدالرحمن سے انہوں نے عمرو بن شرید سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا مجھ سے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے امیہ بن صلت کے اشعار پڑھوائے پس مین نے آپکو سنائے اور جب مین کوئی
بیت پڑھتا تو آپ فرماتے کہ یہی یہانتک کہ سو قافیہ مین نے آپکو سنائے فرمایا یہانتک کہ ابن ابی صلت
قریب تہا کہ مسلمان ہوجائے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن علی بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
معلی بن عبدالرحمن واسطی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالحمید بن جعفر نے انہوں نے روایت کی
عمرو بن حکم سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہا اقرع بن حابس نے اونکے جوانون مین سے ایک
جوان سے کہا کہ کہڑا ہو اور اپنی اور اپنی قوم کی فضیلت بیان کریں وہ کہڑا ہو کر کہنے لگا **اشعار**
ہم عزت والے ہین کوئی زندہ ہماری برابر نہین ہم بزرگ ہین اور ہم مین فضیلت کی تقسیم ہوتی ہے اور کہلاتے
ہین ہم لوگونکو قحط کے زمانہ مین سبکو کون شریف ہوتا اگر عیب گوئی اختیار نہ کی جاتی جب ہم انکار کردین تو
ہماری برابر کوئی نہین بیشک ہم معزز ہین اور فخر کے وقت بلند مرتبہ ہین کہا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے اے حسان جواب دو اسکو **اشعار** ہم نے مدد کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور دین کی
سختی سے اگرچہ سرکش لوگ دور اور نزدیک کے خاک آلودہ ہون بذریعہ مار کے مانند نکالنے حاملہ اونٹنی
سے دودھ کو اور بذریعہ نیزہ کے مانند موون بچہ جننے والی عورتون پانی سے بند کئے ہوون کی کیا ہم نہین
گہس جاتے موت مین لڑائی کے خاص مقام پر جبکہ موت کی ٹہنڈک لشکرون کے درمیان واقع ہو
اور مارتے ہین ہم بڑے دست والون کی کہوپریون پر اور منسوب ہین ہم جانب حرم حسان کے ظاہر

حسب کی اور اگر اللہ تعالےٰ کے دوست نہ ہوتے تو ہم کہہ بیٹھتے جنگ حنین میں کہ کیا کوئی ہے فخر کرنے والا پس ہمارے زندے منجملہ بہترین اون لوگون کے ہین جنہون نے کنکریونکو پامال کیا اور ہمارے مردے منجملہ بہترین اہل قبور ہین پس جبکہ یہ احادیث شعر گوئی کی اباحت مین متواتر آرہی ہیں تو ثابت ہوا کہ پہلی حدیثون مین جو اوس سے منع کیا گیا ہے وہ اسوجہ سے نہین کہ شعر پڑہنا مکروہ ہے بلکہ کسی خصوصیت کی وجہ سے جو شعر کے اندر موجود تھی جو نہی سے مراد اور مقصود تھی اور ایک گروہ ان حدیثون کی جو ہم شروع باب مین ذکر کرچکے اوس تاویل کے برخلاف جو ہم نے کی اور تاویل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر اوس سے وہ شعر مراد ہوتا جس مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو کی گئی ہو تو (پیٹ) بہر جانے کا اوس مین ذکر بے مطلب ہوگا کیونکہ ایسا شعر تہوڑا اور بہت دونو کفر ہین لیکن پیٹ بہر جانے کا ذکر ایک ایسے نقصان پر دلالت کرتا ہے جو اوس سے کم ہے نہین مین کہا پس ہمارے نزدیک اوس شعر سے مراد جس سے پیٹ بہر جاسے وہ ہے جس کے پیٹ بہ کلام الٰہی اور تسبیح وغیرہ کچہہ نہ ہوا ور رہا وہ جس کے اندر قران بہی ہو اور اوسکے ساتہہ اشعار بہی تو وہ اون اشعار مین سے نہین جو پیٹ کو بہر دین لہذا وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے خارج ہے کہ البتہ یہ کہ تم مین سے ایک کا پیٹ پیپ سے بہر جائے بدنسبت اسکے بہتر ہے کہ بہرے شعر سے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عمران نے کہا سنا مین نے عبید اللہ بن محمد بن عائشہ کو تفسیر کرتے ہوئے اس حدیث کی اسی تفسیر (مذکور) کے مطابق اور سنا مین ابن ابی عمران کو بہی اور نیز علی بن عبد العزیز کو کہ وہ بہی ابو عبید سے یہی ذکر کرتے تھے +

بَابُ الْعَاطِسِ يُشَمَّتُ كَيْفَ يَنْبَغِيْ اَنْ يَرُدَّ عَلٰى مَنْ يُشَمِّتُهُ

باب اس بیان مین کہ چھینکنے والے کے جواب دینے والے کو کسطرح جواب دیا جائے

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثنا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ ثنا وَرْقَاءُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْفَجَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ مَا شَانُ السَّلَامِ وَشَانُ مَا هٰهُنَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ اَعْظَمْ عَلَيْكَ مَا قُلْتُ لَكَ قَالَ وَدِدْتُ لَمْ تَذْكُرْ اُمِّيْ بِخَيْرٍ وَلَا غَيْرِهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَوْ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَلْيَرُدُّوْا عَلَيْكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِمْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ **حَدَّثَنَا** رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثنا اَسَدٌ قَالَ ثنا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ اَشْجَعَ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثنا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثنا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا هٰكَذَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَقُوْلَ الْعَاطِسُ وَيُقَالَ لَهُ عَلٰى مَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هٰكَذَا مَذْهَبُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَقُوْلُ الْعَاطِسُ بَعْدَ اَنْ يُشَمَّتَ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثنا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ

قال ثنا عبد الله بن لهيعة عن ابي الاسود انه سمع عبيد بن ام كلاب يقول سمعت عبد الله بن جعفر بن
ابي طالب يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا عطس حمد الله فيقال له يرحمك الله فيقول
لهم يهديكم الله ويصلح بالكم **حدثنا** يونس قال ثنا ابن وهب قال حدثني ابو معشر عن عبد الله
بن ابي يحيى عن عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت عطس
رجل عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ماذا اقول يا نبي الله قال قل الحمد لله قال القوم ماذا نقول له
يا رسول الله قال قولوا يرحمك الله قال ماذا اقول لهم قال قل يهديكم الله ويصلح بالكم **فقال** اهل
المقالة الاولى انما كان قول النبي صلى الله عليه وسلم يهديكم الله ويصلح بالكم لان الذين كانوا بحضرته
يهودا وكان تعليمه للعاطس في حديث عائشة من قوله يهديكم الله ويصلح بالكم انما هو لان من كان
بحضرته حينئذ كانوا يهودا (قوله) ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ورقا نے انہوں نے روایت کی منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف
سے انہوں نے خالد بن عرفجہ سے کہا تھے ہم سالم بن عبید کے پاس کہ ایک شخص کو چھینک آئی تو اوس نے
کہا السلام علیکم تو سالم نے کہا وعلیک وعلی امک اس موقعہ پر سلام سے کیا نسبت پھر تھوڑی دیر ہوئی ہوگی
کہ انہوں نے اوس شخص سے کہا کہ شاید میرا کلام تجھکو برا معلوم ہوا تو اوس نے کہا میں یہ چاہتا تھا کہ آپ میری
ماں کا ذکر نہ کرتے نہ خیر کے ساتھ اور نہ کسی اور بات سے فرمایا اس حال میں کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ تھے کہ اچانک ایک شخص کو لوگوں میں سے چھینک آئی تو اوس نے کہا السلام علیکم تو رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیک وعلی امک جب تم سے کسی کو چھینک آئے تو چاہیے کہ کہے الحمد للہ رب
العالمین (صرف) یا یہ بھی کہ علی کل حال اور لوگ جواب دیں کہ یرحمک اللہ اور تو پھر اونکو جواب دے کہ یغفر اللہ لکم
حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
قیس بن ربیع نے انہوں نے روایت کی منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے قبیلہ
شجع کے کسی شیخ سے کہا ہم سالم کے پاس تھے پھر ذکر کیا اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان بن ہلال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے روایت
کی منصور سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل **ابو جعفر** نے کہا کہ ایک گروہ اسی طرف گیا اور کہا کہ چھینکنے والے
کو اسی طرح کہنا چاہیئے اور اوسکو اسی حدیث کی مطابق جواب دینا چاہیئے اسی طرح مذہب امام ابو حنیفہ اور
ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا ہے اور مخالفت کی اونکی اس میں دوسروں نے اور کہا کہ نہیں بلکہ چھینکنے والا
بعد جواب پانے کے یہ کہے کہ یھدیکم اللہ ویصلح بالکم اور استدلال کیا انہوں نے اس میں اوس حدیث سے
جو بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن جارود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی مریم نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے عبد اللہ بن لہیعہ نے انہوں نے روایت کی ابو الاسود سے کہ انہوں نے سنا عبید بن ام
کلاب کو کہتے ہوئے کہ سنا میں نے عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب کو کہتے ہوئے کہ تھے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم جب چھینکتے تو تعریف کرتے خدا تعالے کی پس اونکو کہا جاتا کہ اللہ تعالے تم پر رحم کرے تو آپ اونکو

فرماتے کہ یھدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معشر نے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن ابو یحییٰ سے انہوں نے عمرہ بنت
عبد الرحمن سے انہوں نے عائشہؓ زوجہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے کہا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس ایک شخص چھینکا تو اوس نے کہا کیا کہوں ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آپنے فرمایا کہہ
الحمد للہ پہر لوگ بولے ہم کیا کہیں اسکو ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آپنے فرمایا کہو یرحمک اللہ اوس نے
کہا میں کیا کہوں انکے جواب میں کہا کہہ یھدیکم اللہ ویصلح بالکم پس پہلے قول والوں نے کہا کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی وجہ کہ یھدیکم اللہ ویصلح بالکم یہ ہے کہ جو لوگ آپ کے سامنے حاضر تھے
وہ یہود تھے اور حدیث عائشہ میں حضور کا چھینکنے والے کو یہ کہنے کی تعلیم دینا کہ یھدیکم اللہ ویصلح بالکم اسوجہ
سے تہا جو لوگ آپکے سامنے تھے وہ یہود تھے **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا
أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ
يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَاءَ أَنْ يَقُولَ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ وَكَانَ يَقُولُ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ
حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنْ
أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **قَالُوا** فَإِنَّمَا كَانَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ لِلْيَهُودِ عَلٰى مَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَأَمَّا الْمُسْلِمُونَ فَيَقُولُونَ عَلٰى مَا فِي حَدِيثِ
سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَلَيْسَتْ لَهُمْ عِنْدَنَا حُجَّةٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ
الْأُخْرٰى لِأَنَّ الَّذِي فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَاءَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَكَانَ يَقُولُ لَهُمْ
يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ فَإِنَّمَا كَانَ هٰذَا الْقَوْلُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُودِ وَإِنْ كَانُوا عَاطِسِينَ وَلٰكِنْ يَخْتَلِفُونَ هُمْ وَمُخَالِفُوهُمْ فِيمَا
يَقُولُ الْمُشَمِّتُ لِلْعَاطِسِ فَإِنَّمَا اخْتِلَافُهُمْ فِيمَا يَقُولُ الْعَاطِسُ بَعْدَ التَّشْمِيتِ لَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُوسٰى مِنْ هٰذَا شَيْءٌ
فَلَمْ يُضَادَّ حَدِيثُ أَبِي مُوسٰى هٰذَا حَدِيثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَلَا حَدِيثَ عَائِشَةَ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا
وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسٰى ح
وَحَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ
بَالَكُمْ عِنْدَ الْعَاطِسِ قَالَتْهُ الْخَوَارِجُ لِأَنَّهُمْ كَانُوا لَا يَسْتَغْفِرُونَ لِلنَّاسِ هٰكَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي بِشْرٍ ....
وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلِأَنَّهُمْ كَانُوا لَا يَسْتَغْفِرُونَ لِلنَّاسِ **قِيلَ** لَهُمْ وَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ
الْخَوَارِجُ أَحْدَثَتْ هٰذَا وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ وَيُعَلِّمُهُ أَصْحَابَهُ (قولہ) ترجمہ اور استدلال
کیا انہوں نے اسبارہ میں اوس حدیث سے جو بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابو نعیم فضل بن دکین نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی حکیم بن دیلم سے
انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے کہا تھے یہود قصداً چھینکتے تھے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس اس امید پر کہ آپ فرمائیں یرحمکم اللہ اور کہا کرتے تھے آپ یھدیکم اللہ ویصلح بالکم حدیث
بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان

نے انہوں نے روایت کی حکیم بن دیلم سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے
ابو موسیٰ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسیکی مثل انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کا یہ فرمانا کہ یہدیکم اللہ ویصلح بالکم صرف یہود کے واسطے تہا جیسا کہ احدیث سے ثابت ہے اور رہے
مسلمان سو اونکو وہ کہا جاے جو حدیث سالم بن عبید مین ہے جسکا ذکر ہم اسباب کے شروع مین کر چکے اور
اونکے لئے یہ حدیث دوسری قول والونپر حجت نہین ہو سکتی اسلئے کہ احدیث مین یہ ہے کہ یہود رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بہ تکلیف چہینکتے تھے اس امید پر کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اونکو
فرمائیں یرحمکم اللہ لیکن آپ اونکو نہ فرماتے تھے کہ یہدیکم اللہ ویصلح بالکم ایس بجز اسکے نہین کہ یہ فرمانا حضور کا صرف
یہود کے لئے تہا جبکہ وہ چہینکین اور حال یہ ہے کہ وہ اور اونکے مخالفین اس مین مختلف نہین ہین کہ چہینکنے والے
کو جواب دینے والا کیا جواب دے بلکہ اونکا اختلاف اس مین ہے کہ جواب دینے کے بعد چہینکنے والا کیا کہے اور حدیث
ابو موسیٰ مین اس کا کوئی ذکر نہین لہذا ابو موسیٰ کی یہ حدیث عبد اللہ بن جعفر کی حدیث کے مخالف نہ ہوئی
اور نہ حدیث عائشہ کے جو ہم نے ذکر کی اور انہوں نے استدلال کیا اس بارہ مین اوس حدیث سے جو ابراہیم
نخعی سے مروی ہے حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عیسی نے
(تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ابو بشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے دونوں نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی واصل سے انہوں نے ابراہیم سے کہا یہدیکم اللہ ویصلح
بالکم چہینکنے والے کے پاس خوارج کہتے ہین کیونکہ وہ لوگون کے لئے طلب مغفرت نہین کرتے اسیطرح
ابو بشر کی حدیث کے الفاظ ہین اور محمد بن عمرو کی حدیث مین یہ نہین ہے کہ وہ لوگون کے لئے طلب مغفرت
نہین کرتے اونکو جواب دیا جایگا کیونکر ہو سکتا ہے کہ خوارج نے اسکی ایجاد کی ہو حالانکہ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم خود یہ فرمایا کرتے تھے اور اپنے صحابہ کو اسکی تعلیم دیتے تھے **وقد** رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی ذٰلِکَ اَیْضًا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ وَوَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَا
ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَخِیْہِ عَنْ اَبِیْہِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ
الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلْیَقُلْ لَہٗ اَخُوْہُ
اَوْ صَاحِبُہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ وَلْیَقُلْ ھُوَ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ **حَدَّثَنَا** حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
بْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ **حَدَّثَنَا** رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ وَحُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا ثَنَا یَحْیٰی
بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ **فَثَبَتَ** بِذٰلِکَ انْتِفَاءُ مَا قَالَ اِبْرَاھِیْمُ وَکَانَ مَا رُوِیَ
مِنْ ھٰذَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصَحَّ مَجِیْئًا وَاَظْھَرَ مِمَّا رُوِیَ فِیْ خِلَافِہٖ فَھُوَ اَحَبُّ اِلَیْنَا مِمَّا خَالَفَہٗ
(قولہ) ترجمہ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بہی اس بارہ میں وہ حدیث مروی ہے جو ہم سے ابن
مرزوق نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر اور وہب بن جریر نے دونوں نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی سے انہوں نے اپنے بہائی

سے انہوں نے اپنے باپ عبدالرحمن بن ابی لیلی سے انہوں نے ابو ایوب انصاری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب چھینکے تم میں سے کوئی تو چاہیے کہ کہے الحمد للہ اور چاہیے کہ کہے اوسکا بھائی یا اوسکا ساتھی یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن اور حسین بن نصر نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن حسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالعزیز بن ابوسلمہ نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابو صالح سمان سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پس ثابت ہوا اس سے قول ابراہیم کا انکار اور یہ روایت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے صحیح تر اور ظاہر تر ہے بہ نسبت اوسکے جو اسکے خلاف میں مروی ہے لہذا یہ ہمکو اسکے خلاف سے زیادہ پسند ہے ❖

بَابُ الرَّجُلِ يَكُوْنُ بِهِ الدَّاءُ هَلْ يُجْتَنَبُ اَمْ لَا

باب اس بیان میں کہ بیمار آدمی سے اجتناب کیا جائے یا نہیں

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوْرِدُوا الْمُمْرِضَ عَلَى الْمُصِحِّ فَقَالَ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ ذُبَابٍ فَاِنَّكَ قَدْ كُنْتَ حَدَّثْتَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ الْحَارِثُ بَلٰى فَتَمَادٰى هُوَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ حَتّٰى اشْتَدَّ اَمْرُهُمَا فَغَضِبَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ لِلْحَارِثِ ذَكَرَهُ مُسْلِمٌ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ ثُمَّ قَالَ لِلْحَارِثِ تَدْرِيْ مَا قُلْتُ قَالَ الْحَارِثُ لَا قُلْتُ يُرِيْدُ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اُحَدِّثْكَ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ لَا اَدْرِيْ اَنَسِيَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمْ نَسَخَهُ غَيْرُ اَنِّيْ لَمْ اَرَهُ عَلَيْهِ كَلِمَةً لَنَسِيَهَا بَعْدَ اَنْ كَانَ يُحَدِّثُنَاهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ اَنْكَارِهِ مَا كَانَ يُحَدِّثُنَا فِيْ قَوْلِهِ لَا عَدْوٰى **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِمَا كِلَيْهِمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَمَتَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَوْلِهِ لَا عَدْوٰى وَاَقَامَ عَلٰى اَنْ لَا يُوْرِدَ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ ثُمَّ حَدَّثَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ دَاوُدَ **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَكَرِهُوْا اِيْرَادَ الْمُمْرِضِ عَلَى الْمُصِحِّ وَقَالُوْا اِنَّمَا كَرِهَ ذٰلِكَ مَخَافَةَ الْاِعْدَاءِ وَاَمَرُوْا بِاجْتِنَابِ ذِي الدَّاءِ وَالْفِرَارِ مِنْهُ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ فِي الطَّاعُوْنِ فِيْ رُجُوْعِهِ بِالنَّاسِ فَارًّا مِنْهُ وَقَوْلِهِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو یمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن ابی حمزہ نے انہوں نے روایت کی زہری سے کہا ابوسلمہ نے کہا کہ میں نے سنا ابوہریرہ کو فرماتے ہوئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیمار کو تندرست پر مت لاؤ تو اونسے حارث بن ابی ذباب نے کہا کہ تم نے تو ہم سے حدیث بیان کی تھی کہ نبی صلے اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ بیماری مین تعدی نہین ہے تو ابوہریرہؓ نے اس کا انکار کیا پھر حارث نے کہا ہان تم نے بیان کی تہی پس اون کے اور ابوہریرہ کے درمیان جہگڑا ہو یہانتک کہ اون دونو کا معاملہ بہت سخت ہو گیا پھر ابوہریرہؓ غصے ہوتے اور حارث سے کہا سلم نے بیان کیا کہ حبشی زبان مین گفتگو کی اور پھر حارث سے کہا کہ تو سمجھا مین نے کیا کہا حارث نے کہا نہین مین نے کہا انکا مقصد یہ ہے کہ مین نے تجہ سے یہ حدیث بیان نہین کی جو تو کہتا ہے ابوسلمہ نے کہا مین نہین جانتا ابوہریرہ بہول گئے یا اونکو شبہ ہوا مگر یہ ضرور ہے کہ مین اونپر بہولنے کا لفظ نہین استعمال کر سکتا بعد اسکے کہ وہ مجھسے بروایت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیان کر چکے سوا اسکے کہ یون کہون کہ وہ منکر ہو گئے اوس سے جو مجھسے بیان کیا کرتے تھے کہ مرض مین تعدی نہین ہے **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو یونس نے انہون نے روایت کی ابن شہاب سے کہ ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اونسے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری مین تعدی نہین ہے اور یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریض اونٹون والا تندرست اونٹون والے کے اونٹون پر اپنے اونٹ نہ لاوے ابوسلمہ نے کہا کہ ابوہریرہؓ ان دونو حدیثون کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کرتے تھے لیکن بعد مین ابوہریرہؓ حضور کے اس قول سے کہ بیماری مین تعدی (اڑ کر لگنا) نہین ہے سکوت اختیار کیا اور صرف اسپر ٹہیر گئے کہ بیمار اونٹون والا اپنے اونٹ تندرست اونٹون والے کے اونٹون پر نہ لاوے پھر حدیث بیان کی مانند ابن ابی داود کی حدیث کے **ابوجعفر** نے کہا کہ ایک گروہ اسی طرف گیا کہ بیمارونکو تندرستون پر وارد کرنا مکروہ ہے اور کہا کہ اسکی وجہ اڑ کر لگ جانے کا خوف ہے اور لوگونکو بیمار سے بچنے اور اوس سے بہاگنے کا حکم کیا گیا ہے اور استدلال کیا انہون نے اس مسئلہ مین اوس حدیث سے جو حضرت عمرؓ سے طاعون کے بارہ مین مروی ہے کہ وہ لوگون کے ساتھ طاعون سے بہاگے تھے **فذکروا** ما حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك ان عمر بن الخطاب اقبل الى الشام فاستقبله ابو طلحة وابو عبيدة بن الجراح فقالا يا امير المؤمنين ان معك وجوه اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وخيارهم وانا تركنا من بعدنا مثل حريق النار فارجع العام يعني فرجع عمر فلما كان العام المقبل جاء فدخل يعني الطاعون **حدثنا** يونس قال ثنا ابن وهب ان مالكا اخبره عن ابن شهاب عن عبد الحميد بن عبد الرحمن بن زيد بن الخطاب عن عبد الله بن عبد الله بن الحارث ابن نوفل عن عبد الله بن عباس ان عمر بن الخطاب خرج الى الشام حتى اذا كان بسرغ لقيه امراء الاجناد ابو عبيدة بن الجراح واصحابه فاخبروه ان الوباء قد وقع بالشام قال ابن عباس فقال عمر ادع لي المهاجرين الاولين فدعاهم فاستشارهم فاخبرهم ان الوباء قد وقع بالشام فاختلفوا عليه فقال بعضهم قد خرجت لامر ولا نرى ان ترجع عنه وقال بعضهم معك بقية الناس واصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا نرى ان تقدمهم على هذا الوباء فقال ارتفعوا عني ثم قال ادعوا لي الانصار فدعوتهم له فسلكوا سبيل المهاجرين واختلفوا كاختلافهم فقال ارتفعوا عني ثم قال ادع لي من كان

هٰهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلَانِ قَالُوْا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَنَادٰى عُمَرُ فِي النَّاسِ اِنِّيْ مُصْبِحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَاَصْبِحُوْا عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ اِحْدٰهُمَا خَصْبَةٌ وَالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِيْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَا فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ خَاصَّةً قَالَ فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سَرْغَ (قولہ) **ترجمہ** اور ذکر کی انہون نے وہ حدیث جو بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انہون نے انس بن مالک سے کہ عمر بن خطاب متوجہ ہوئے شام کیطرف پس استقبال کیا اونکا ابو طلحہ اور ابو عبیدہ بن جراح نے اور دونو نے کہا ای امیرالمومنین آپ کے ہمراہ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین کے معزز اور برگزیدہ حضرات ہیں اور ہم نے اپنے پیچھے آگ سے جلنے ہونکی چہوڑ رہے ہیں پس اس سال آپ واپس ہوجائے لہذا حضرت عمرؓ واپس ہوگئے پہر جب دوسرا سال ہوا تو آپ تشریف لائے اور طاعون کے مقام مین داخل ہوئے **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہ مالک نے خبر دی اونکو ابن شہاب سے انہون نے عبدالحمید بن عبدالرحمن بن زید بن خطاب سے انہون نے عبداللہ بن عبداللہ بن حارث بن نوفل سے انہون نے عبداللہ بن عباس سے کہ عمر بن خطاب نکلے بجانب ملک شام حتی کہ جب مقام سرغ مین آئے تو اونسے افواج کے سردارون نے ملاقات کی دشلی ابو عبیدہ بن جراح اور اونکے ساتہیون نے اور اونکو اطلاع دی کہ شام مین وباپہیل رہی ہے ابن عباس کا قول ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ میرے پاس مہاجرینؓ اولین کو بلاؤ پس اونکو بلا کر اونسے مشورہ لیا کہ شام مین وبا پہیل رہی ہے پس وہ باہم اس مین مختلف ہوئے بعض نے کہا آپ ایک اہتمم بالشان کام کے لئے نکلے ہین کہ اوس سے لوٹنا مناسب نہین سمجھتے اور بعض نے کہا کہ آپ کے ہمراہ باقی لوگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہین اور ہم یہ مناسب نہین سمجھتے کہ آپ اونکو وبا پر پیش کرین پس آپنے فرمایا کہ اوٹہ جاؤ میرے پاس سے پہر فرمایا بلالاؤ میرے پاس انصار کو چنانچہ مین نے اونکو بلایا پس وہ بہی مہاجرین کے طریق پر چلے اور اون ہی کے اختلاف مانند اختلاف کیا پس آپنے فرمایا اوٹہ جاؤ میرے پاس سے پہر فرمایا بلالاؤ میرے پاس مہاجرین فتح مین سے شیوخ قریشؓ کو جو یہان ہین مین اونکو بلالایا ان مین کوئی دو مرد مختلف ہوئے بلکہ اون سبھون نے کہا کہ آپ لوگونکے ہمراہ لوٹ جائے اور اس وبا مین اونکو سامنے نہ کیجئے پس حضرت عمرؓ نے لوگونکو پکارا

ملہ مہاجرین اولین سے وہ لوگ مراد ہین جنہون نے دونو قبلاون کی جانب نماز پڑہی ہے کذا قال القاضی ۱۲ محمد حیات عفی عنہ مترجم
ملہ بعض نے کہا کہ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہونے والونکو کہتے ہین اور بعض نے کہا اوسکے بعد ہجرت کرنے والونکو ۱۲ محمد حیات غفرلہ

کہ مین صبح کو سفر کرنے والا ہون تم لوگ اوسپر آمادہ رہو ابو عبیدہ نے کہا کہ کیا طاعون سے بہاگ کر تو حضرت عمر نے جواب دیا کہ کاش تمہارے سوا کوئی دوسرا کہتا یہ بات یہ بہاگنا ہے تقدیر خدا سے تقدیر خدا کی جانب مجکو بتلاؤ کہ اگر تمہارے پاس اونٹ ہون اور تم کسی جنگل مین اترو جسکی دو جانبین ہون ایک سرسبز دوسری خشک تو کیا یہ بات نہین ہے کہ اگر تم سرسبز مین چراؤ گے تو خدا تعالیٰ کی تقدیر سے چراؤ گے اور اگر خشک مین چراؤ گے تو خدا تعالیٰ کی تقدیر سے چراؤ گے کہا پس عبد الرحمن بن عوف آئے اور وہ اپنے کسی کام سے غائب تھے اور کہا کہ میرے پاس اس مسئلہ مین ایک حدیث ہے مین نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ جب تم سنو کہ وہ کسی زمین مین ہے تو نہ جاؤ اوسکی جانب اور جب وہ کسی زمین مین واقع ہو اور تم اوسی جگہ موجود ہو تو اوس سے بہاگ کر نہ جاؤ کہا پس حضرت عمر نے اللہ تعالےٰ کی تعریف کی اور واپس ہو گئے :.

حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہ مالک نے خبر دی اونکو ابن شہاب سے انہون نے روایت کی عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے کہ عمر بن خطاب شام کی طرف گئے پس جب مقام سرغ مین پہونچے تو اونکو خبر ملی کہ شام مین وبا پہیل رہی ہے تو اونکو عبد الرحمن بن عوف نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے مطلع کیا پہر ذکر کیا وہ جو حدیث یونس اس سے پہلی حدیث مین ہے عبد الرحمن کی خاص حدیث کہا پس حضرت عمر مقام سرغ سے لوٹ گئے حدثنا

يونس قال ثنا ابن وهب قال حدثني هشام بن سعد عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن ان عمر بن الخطاب حين اراد الرجوع من سرغ واستشار الناس فقالت طائفة منهم ابو عبيدة بن الجراح امن الموت نفر انما نحن بقدر ولن يصيبنا الا ما كتب الله لنا فقال عمر يا ابا عبيدة لو كنت بوادي احدى عدوتيه مخصبة والاخرى مجدبة ايهما كنت ترعى قال المخصبة قال فانا ان تقدمنا فبقدر وان تاخرنا فبقدر وفي قدر نحن حدثنا الحسين بن الحكم الحبري قال ثنا عاصم بن علي ح وحدثنا سليمن بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قالا ثنا شعبة بن الحجاج عن قيس بن مسلم قال سمعت طارق بن شهاب قال كنا نتحدث الى ابي موسى الاشعري فقال لنا ذات يوم لا عليكم ان تخفوا عني فان هذا الطاعون قد وقع في اهلي فمن شاء منكم ان يتنزه فليتنزه واحذروا اثنتين ان يقول قائل خرج خارج فسلم وجلس جالس فاصيب لو كنت خرجت لسلمت كما سلم آل فلان او يقول قائل لو كنت جلست لاصبت كما اصيب آل فلان واني ساحدثكم ما ينبغي للناس في الطاعون اني كنت مع ابي عبيدة وان الطاعون قد وقع بالشام وان عمر كتب اليه اذا اتاك كتابي هذا فاني اعزم عليك ان اتاك مصبحا لا تمسي حتى تركب وان اتاك ممسيا لا تصبح حتى تركب الي فقد عرضت لي اليك حاجة لا غنى لي عنك فيها فلما قرا ابو عبيدة الكتاب قال ان امير المؤمنين اراد ان يستبقي من ليس بباق فكتب اليه ابو عبيدة اني في جند من المسلمين اني كرهت من المنازه والترك لن ارغب بنفسي عنهم وقد عرفت حاجة امير المؤمنين فحللني من عزمتك فلما جاء عمر الكتاب بكى فقيل له توفي ابو عبيدة قال لا

یعنی رجل من الناس

وَكَانَ قَدْ كَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنَّ الْأُرْدُنَّ أَرْضٌ عَمِقَةٌ وَإِنَّ الْجَابِيَةَ أَرْضٌ نَزِهَةٌ فَانْهَضْ بِالْمُسْلِمِينَ إِلَى الْجَابِيَةِ فَقَالَ لِي أَبُو عُبَيْدَةَ انْطَلِقْ فَبَوِّئِ الْمُسْلِمِينَ مَنْزِلَهُمْ فَقُلْتُ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَذَهَبَ لِيَرْكَبَ وَقَالَ لِي رَحِّلِ النَّاسَ قَالَ فَأَخَذَهُ أَخْذَةٌ فَطُعِنَ فَمَاتَ وَانْكَشَفَ الطَّاعُونُ **قَالُوا** فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ الطَّاعُونِ وَوَافَقَهُ عَلَى ذٰلِكَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُدَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ **وَقَدْ** رُوِيَ عَمَلُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِثْلِ هٰذَا إِنَّمَا رَوَى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ (قوله)

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھسے ہشام بن سعد نے انہون نے روایت کی ابن شہاب سے انہون نے حمید بن عبد الرحمن سے کہ عمر بن خطاب نے جسوقت مقام سرغ سے لوٹنے کا ارادہ کیا اور لوگون سے مشورہ لیا تو ایک گروہ جس مین ابو عبیدہ بن جراح تھے بولا کہ کیا موت سے بہاگتے ہین آپ ہم تو اللہ تعالےٰ کی تقدیر پر ہین اور ہم کو نہین پہونچ سکتا مگر وہ جو خدا تعالےٰ نے ہمارے واسطے لکہدیا ہے تو حضرت عمر نے فرمایا کہ اے ابو عبیدہ اگر تم کسی ایسی جنگل مین ہو جسکی ایک جانب شاداب اور دوسری خشک ہو کونسی جانب مین چراؤ گے کہا شاداب مین آپنے فرمایا کہ ہم (بہی) اگر آگے بڑہینگے تو تقدیر سے اور اگر پیچھے ہٹینگے تو تقدیر سے اور ہم تقدیر ہی مین (اسوقت) ہین **حدیث** بیان کی ہم سے حسین بن حکم جیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عاصم بن علی نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبد الرحمن بن زیاد نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہون نے روایت کی قیس بن مسلم سے کہا سنا مین نے طارق بن شہاب کو کہتے ہوئے کہ ہم حدیث پڑہا کرتے تھے ابو موسیٰ اشعری سے پس ہم سے ایکدن وہ کہنے لگے کہ کوئی مضایقہ نہین تم پر اگر تم مجھسے چہپ جاؤ کیونکہ میرے گہر مین طاعون واقع ہوگیا ہے پس جو شخص تم مین سے اوس سے بچنا چاہے تو چاہیے کہ بچے اور بچو دو باتون سے کہ کوئی کہنے والا کہے نکلنے والا نکل گیا اسلئے صحیح سالم رہا اور بیٹھنے والا بیٹھ گیا اسلئے وہ فوت ہوگیا اگر مین (بہی) نکل جاتا تو سالم رہتا جسطرح فلان کی اولاد سالم رہی یا کوئی کہنے والا کہے کہ اگر مین بیٹھا رہتا تو فوت ہوجاتا جسطرح فلان کی اولاد ہلاک ہوگئی اور مین تمکو حدیث سناتا ہون کہ طاعون مین کیا مناسب ہے لوگون کے تئے مین ابو عبیدہ کے ساتھہ تہا اور طاعون شام مین پہیل رہا تہا اور حضرت عمر اونکیطرف پروانہ لکہہ چکے تھے کہ تمہارے پاس جسوقت میرا پروانہ پہونچے کہ مین تمہارے پاس آنیکا قصد کر رہا ہون اگر وہ تمہارے پاس صبح کے وقت پہونچے تو نہ شام کرو تم حتی کہ سوار ہوجاؤ اور اگر شام کے وقت پہونچے تو نہ صبح کرو حتی کہ میری جانب سوار ہوجاؤ کیونکہ مجھے تم سے ایک ضرورت ہے کہ اوس مین مجھے تم سے بے نیازی نہین ہے پس جب ابو عبیدہ نے اوس خط کو پڑھا تو کہا کہ امیر المومنین چاہتے ہین کہ جو لوگ باقی رہنے والے نہین ہین اونکو باقی رکہین تو ابو عبیدہ نے عمر رض کو لکہا کہ مین مسلمانون کے لشکر مین ہون منہیات اور سر سے بہاگا ہون ہرگز اون لوگون سے اپنے آپکو روگردان نہ کرونگا اور ہکو امیر المومنین

کی ضرورت معلوم ہوئی پس اپنے عزم کو مجہ پر کہول دیجئے پس جبکہ حضرت کے پاس وہ خط وہ پہونچا تو رو ئے
کہا گیا کیا ابو عبیدہ فوت ہوگئے فرمایا نہین اور حضرت عمر نے یہہ بھی لکھا تہا کہ مقام اردن گہری زمین ہے
اور مقام جابیہ عمدہ زمین ہے لہذا مسلمانون کو جابیہ مقام مین لے جاؤ تو ابو عبیدہ نے مجکو لکہا کہ چلنے اور
مسلمانونکو اونکے مقامات پر متعین کر دیجئے مین نے کہا کہ اسکی طاقت نہیں رکھتا کہا بس سوار ہونیکو چلے کہ ایک شخص نے کہا کہ انہیں
مرض طاعون ہوکر شہادت نصیب ہوئی اور طاعون پہیل گیا پس یہہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہین کہ لوگونکو طاعون سے نکلنے کا حکم دیا اور تمام صحابہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی موافقت کی اور عبد الرحمن بن عوف نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکے موافق روایت کیا
ہے جسطرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ گئے اور عبد الرحمن بن عوف کے سوا اورونسے بھی بروایت نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم عبد الرحمن کی روایت کی مثل مروی ہے **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا مسدد قال ثنا یحیی
عن ہشام عن یحیی ابن ابی کثیر عن الحضرمی عن سعید بن المسیب عن سعد بن ابی وقاص قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا کان الطاعون بارض وانتم بہا فلا تفروا منہا واذا کان بارض
فلا تھبطوا علیہا **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا حبان قال ثنا ابان قال ثنا یحیی ان الحضرمی بن لا
حق الی حدثہ ان سعید بن المسیب حدثہ عن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ
حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب قال اخبرنی یونس عن ابن شہاب عن عامر بن سعد بن ابی وقاص
عن اسامۃ بن زید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان ھذا الوجع والسقم رجز عذب
بہ بعض ھذہ الامم قبلکم ثم بقی فی الارض فیذھب المرۃ ویاتی الاخری فمن سمع بہا فی ارض
فلا یقدمن علیہ ومن وقع بارض وھو بہا فلا یخرجہ الفرار منہ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا وھب
قال ثنا شعبۃ عن حبیب بن ابی ثابت عن ابراھیم بن سعد قال سمعت اسامۃ بن زید یحدث عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ھذا الطاعون رجز وعذاب عذب بہ قوم فاذا کان بارض فلا تھبطوا علیہ واذا وقع وانتم بارض فلا
تخرجوا عنہ **حدثنا** یونس قال ثنا ابن وھب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن ابی النضر عن
عامر بن سعد بن ابی وقاص انہ سمع اباہ یسال اسامۃ بن زید اسمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یذکر الطاعون قال نعم قال کیف سمعتہ قال سمعتہ یقول ھو رجز سلطہ اللہ علی
بنی اسرائیل او علی قوم فاذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ وان وقع وانتم بارض فلا تخرجوا
فرارا منہ **حدثنا** یونس قال ثنا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن ابن المنکدر وابی النضر فذکر
باسنادہ مثلہ **حدثنا** محمد بن خزیمۃ وفھد قالا ثنا عبد اللہ بن صالح قال حدثنی اللیث
قال حدثنی ابن الھاد عن محمد بن المنکدر عن عامر بن سعد عن اسامۃ بن زید عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر الطاعون عندہ فقال انہ رجس او رجز عذب بہ امۃ من الامم
وقد بقیت منہ بقایا ثم ذکر مثل حدیث یونس وزاد قال لی محمد فحدثت بھذا الحدیث عمر
بن عبد العزیز فقال لی ھکذا حدثنی عامر بن سعد (قولہ) ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی نے انہون نے روایت کی ہشام

یحیی الحضرمی ان الا صا

اذا ن

سے انہون نے یحیی بن ابی کثیر حضرمی سے انہون نے سعید بن مسیبؓ سے انہون نے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے جب طاعون کسی جگہ ہو اور تم اوسی موقعہ پر ہو تو نہ بھاگو وہانسے اور جب کسی اور جگہ ہو تو نہ داخل ہو وہان حدیث بیان کی ہم سے مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ حضرمی بن لاحق نے حدیث بیان کی اونسے کہ سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اونسے بروایت سعد بن ابی وقاص انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسیکی مثل حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو یونس نے انہون نے روایت کی ابن شہاب سے انہون نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے انہون نے اسامہ بن زید سے انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ انہون نے کہا کہ یہ درد اور بیماری ایک عذاب ہے کہ عذاب دئے گئے اوسکے ساتھ گذشتہ گروہ پھر وہ زمین مین باقی رہا کہ ایک بار آتا ہے اور دوسری بار جاتا ہے پس جسکو اوسکے کسی جگہ ہونیکی خبر لگے تو وہ اوسطرف متوجہ نہ ہو اور جو کسی زمین مین ہو اور وہان طاعون آجائے ہو جائے تو اوسکو وہانسے بھاگنا نہ نکالے حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی حبیب بن ابی ثابت سے انہون نے ..... ابراہیم بن سعد سے کہا سنا مین نے اسامہ بن زید کو حدیث بیان کرتے ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ یہ طاعون عذاب ہے جو ایک گروہ کو دیا گیا تہا پس جب وہ کسی زمین مین ہو تو نہ داخل ہو وہان اور جب آجائے حالانکہ تم بہی وہین ہو تو نہ نکلو وہانسے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو عمرو بن حارث نے انہون نے روایت کی ابو نضر سے انہون نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے کہ انہون نے سنا اپنے باپ کو دریافت کرتے ہوئے اسامہ بن زید سے کہ کیا تم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو طاعون کا ذکر فرماتے سنا ہے کہا ہان کہا کیا سنا ہے کہا مین نے آپکو فرماتے سنا ہے کہ وہ عذاب ہے مسلط فرمایا اوسکو خدا تعالے نے بنی اسرائیل پر یا کسی گروہ پر پس جب تمکو اوسکا کسی زمین مین ہونا معلوم ہو تو نہ متوجہ ہو اوسکی طرف اور اگر پہیل جائے اوسجگہ جہان تم ہو تو نہ بہاگو وہان سے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہ مالک نے حدیث بیان کی اونسے بروایت ابن منکدر و ابو نضر پہر ذکر کیا اس اسناد سے اوسیکی مثل حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے اور فہد نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے ابن ہاد نے انہون نے روایت کی محمد بن منکدر سے انہون نے عامر بن سعد سے انہون نے اسامہ بن زید سے انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ انہون نے ذکر کیا طاعون کا آپ کے نزدیک تو آپنے فرمایا کہ وہ ناپاکی ہے یا پلیدی ہے کہ عذاب دیا اس سے خدا تعالے نے ایک گروہ کو منجملہ گروہون کے اور اوسی کا بقیہ باقی رہگیا ہے پہر ذکر کیا حدیث یونس کی مثل اور زیادہ کیا کہا

مجھ سے محمد نے یہہ حدیث بیان کی مین نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے تو انہون نے کہا کہ اسیطرح عامر
بن سعد نے مجھ سے حدیث بیان کی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ
قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا وَقَعَ الطَّاعُونُ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا كُنْتُمْ بِغَيْرِهَا فَلَا تَقْدَمُوا
عَلَيْهَا **حدثنا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ
شُرَحْبِيلَ بْنَ حَسَنَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ الطَّاعُونَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَقَالَ عَمْرٌو تَفَرَّقُوا عَنْهُ
فَإِنَّهُ رِجْزٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ شُرَحْبِيلَ بْنَ حَسَنَةَ فَقَالَ قَدْ صَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ
إِنَّهَا رَحْمَةُ رَبِّكُمْ وَدَعْوَةُ نَبِيِّكُمْ وَمَوْتُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ فَاجْتَمِعُوا لَهُ وَلَا تَفَرَّقُوا عَلَيْهِ فَقَالَ عَمْرٌو
صَدَقَ **قالوا** فَقَدْ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْآثَارِ أَنْ لَا يُقْدَمَ عَلَى الطَّاعُونِ
وَذَلِكَ لِلْخَوْفِ مِنْهُ **قيل** لَهُمْ مَا فِي هَذَا دَلِيلٌ عَلَى مَا ذَكَرْتُمْ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ أَمْرُهُ بِتَرْكِ الْقُدُومِ
لِلْخَوْفِ مِنْهُ لَكَانَ يُطْلَقُ لِأَهْلِ الْمَوْضِعِ الَّذِي وَقَعَ فِيهِ أَيْضًا الْخُرُوجُ مِنْهُ لِأَنَّ الْخَوْفَ عَلَيْهِمْ مِنْهُ كَالْخَوْفِ
عَلَى غَيْرِهِمْ فَلَمَّا مَنَعَ أَهْلَ الْمَوْضِعِ الَّذِي وَقَعَ فِيهِ الطَّاعُونُ مِنَ الْخُرُوجِ مِنْهُ ثَبَتَ أَنَّ الْمَعْنَى الَّذِي
مِنْ أَجْلِهِ مَنَعَهُمْ مِنَ الْقُدُومِ غَيْرُ الْمَعْنَى الَّذِي ذَهَبْتُمْ إِلَيْهِ **فإن** قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنَى ذَلِكَ الْمَعْنَى
قِيلَ لَهُ هُوَ عِنْدَنَا وَاللهُ أَعْلَمُ عَلَى أَنْ لَا يَقْدَمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَيُصِيبَهُ بِتَقْدِيرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ أَنْ يُصِيبَهُ
فَيَقُولَ لَوْلَا أَنِّي قَدِمْتُ هَذِهِ الْأَرْضَ مَا أَصَابَنِي هَذَا الْوَجَعُ وَلَعَلَّهُ لَوْ أَقَامَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي خَرَجَ
مِنْهُ لَأَصَابَهُ فَأَمَرَ أَنْ لَا يَقْدَمَهَا خَوْفًا مِنْ هَذَا الْقَوْلِ وَكَذَلِكَ أَمَرَ أَنْ لَا يَخْرُجَ مِنَ الْأَرْضِ الَّتِي
نَزَلَ بِهَا لِئَلَّا يَسْلَمَ فَيَقُولَ لَوْ أَقَمْتُ فِي تِلْكَ الْأَرْضِ لَأَصَابَنِي مَا أَصَابَ أَهْلَهَا وَلَعَلَّهُ لَوْ كَانَ
أَقَامَ بِهَا مَا أَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَأَمَرَ بِتَرْكِ الْقُدُومِ عَلَى الطَّاعُونِ لِلْمَعْنَى الَّذِي وَصَفْنَا
وَبِتَرْكِ الْخُرُوجِ عَنْهُ لِلْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْنَا **و** كَذَلِكَ مَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ مِنْ
قَوْلِهِ لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ فَيُصِيبُ الْمُصِحَّ ذَلِكَ الْمَرَضُ فَيَقُولُ الَّذِي أَوْرَدَهُ عَلَيْهِ لَوْ أَنِّي
مَا أَوْرَدْتُهُ عَلَيْهِ لَمْ يُصِبْهُ مِنْ هَذَا الْمَرَضِ شَيْءٌ وَلَعَلَّهُ لَوْ لَمْ يُورِدْهُ أَيْضًا لَأَصَابَهُ كَمَا أَصَابَهُ لَمَّا أَوْرَدَهُ
فَأَمَرَ بِتَرْكِ إِيرَادِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ عَلَى مَا هُوَ مَرِيضٌ لِهَذِهِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَا يُؤْمَنُ عَلَى النَّاسِ وُقُوعُهَا
فِي قُلُوبِهِمْ وَقَوْلُهُمْ مَا ذَكَرْنَا بِأَلْسِنَتِهِمْ (قوله) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عکرمہ بن خالد مخزومی نے انہون نے روایت کی اپنے باپ سے انہون نے اپنے چچا سے انہون
نے اپنے دادا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غزوہ تبوک مین کہ جب طاعون کسی
زمین مین پہیل جائے اور تم وہین ہو تو نہ نکلو وہانسے اور جب تم کسی اور جگہ ہو تو نہ جاؤ اوس جگہ
حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ولید نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی یزید بن حمیر سے کہا سنا مین نے شرحبیل بن حسنہ کو حدیث

بیان کرتے ہوئے عمرو بن عاص سے کہ طاعون واقع ہوا ملک شام میں تو حضرت عمر نے فرمایا متفرق ہو جاؤ یہاں سے کیونکہ یہ پلیدی ہے پس یہ خبر شرحبیل کو پہونچی تو انہون نے فرمایا کہ مجکو صحبت حاصل ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پس میں نے آپکو فرماتے سنا ہے کہ وہ تمہارے پروردگار کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا اور تم سے پہلے نیک لوگون کی موت ہے پس اوسکے لئے جمع رہو اور وہان سے متفرق نہ ہو تو حضرت عمرو نے کہا سچ فرمایا انہون نے کہا پس بیشک حکم دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث مین طاعون پر متوجہ نہ ہونے کا اور یہ اوس سے خوف کی وجہ سے اونکو جواب دیا جائیگا کہ اسمین تمہارے بیان مذکور پر کوئی دلیل نہین کیونکہ اگر آپنے اوسکی طرف متوجہ نہ ہونیکا حکم اوس سے خوف کی وجہ سے دیا ہوتا تو آپ اوسجگہ کے باشندونکو بھی وہان سے نکل جانے کا حکم دیتے جہان وہ پہیل جائے اسلئے کہ خوف اونپر طاعون کا مانند دوسرون پر خوف کے ہے پس جبکہ آپنے اوس جگہ والونکو نکلنے سے منع فرمایا یا جہان وہ واقع ہو تو ثابت ہوا کہ جس وجہ سے آپنے لوگونکو اوسکی طرف پیش قدمی کرنے سے منع فرمایا وہ غیر ہے اوسکی جدہر تم گئے پس اگر کوئی کہنے والا کہے کہ پھر وہ کونسی وجہ ہے تو اوسکو جواب دیا جائیگا اور اللہ تعالے خوب جانتا ہے کہ یہ ہے کہ نہ متوجہ ہو اوسکی طرف کوئی شخص کہ مبادا اگر وہ تقدیر الٰہی سے فوت ہو جائے تو کہے کہ اگر مین اس زمین مین نہ آتا تو مجکو یہ درد نہ پہونچتا اور شاید اگر وہ اوس ہی جگہ ٹہیرا رہتا جہان سے نکل گیا تو بھی اوسکو یہ درد پہونچ جاتا اسلئے حکم دیا آپنے اوسجگہ نہ جانے کا اس کلام کے ڈر کی وجہ سے اور اسی طرح حکم دیا اوس زمین سے نہ نکلنے کا جہان طاعون نازل ہو کہ مبادا (نکلکر اگر) اوس سے سالم بچ جائے تو کہنے لگے کہ اگر مین اوسی جگہ رہتا تو مجھے بھی وہ تکلیف پہونچتی جو وہان والون کو پہونچی اور ہو سکتا ہے کہ اگر وہ اوسی جگہ رہتا تب بھی اوسکو اوس سے کوئی تکلیف پہونچتی اسلئے طاعون کیطرف نہ جانے کا حکم فرمایا علی ہذا طاعون کی جگہ سے نکلنے کو بھی اوسی وجہ سے فرمایا جو ہم نے بیان کی اور اسی طرح ہم نے جو حدیث اسباب کے شروع مین بیان کی کہ فرمایا حضور نے نہ لائے مریض اونٹون والا (اپنے اونٹ) تندرست اونٹون پر کہ کہین تندرست اونٹونکو بھی وہ بیماری نہ پہونچ جائے اور پھر جو لانے والا ہے وہ کہے کہ اگر مین انپر نہ لاتا تو انکو اوس مرض سے کچھ نہ پہونچتا اور ہو سکتا ہے کہ اگر نہ بھی لاتا تو اوس وقت بھی اونکو مرض لگ جاتا جسطرح اب لگ گیا جبکہ اونکو لے آیا اسلئے کہ اونکو لانیکے کے ترک کا حکم دیا جبکہ وہ تندرست ہو بیمار پر اسی علت کی وجہ سے جسکے لوگون کے دلومین پڑنے کا اور اوسکے اپنی زبانون پر اوسکے لانیکا خطرہ ہے **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفْيِ الْأَعْدَاءِ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ سَعْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ قَالَ سَأَلْتُ سَعْدًا عَنِ الطِّيَرَةِ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مَنْ حَدَّثَكَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُحَدِّثَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا حِبَّانُ قَالَ ثَنَا أَبَانُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَا هَامَةَ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ

قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نُمَیْرٍ قَالَا ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ عُقْبَۃَ الشَّیْبَانِیُّ قَالَ ثَنَا حَمْزَۃُ الزَّیَّاتُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ ثَعْلَبَۃَ بْنِ یَزِیْدَ الْحِمَّانِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُعْدِیْ سَقِیْمٌ صَحِیْحًا **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا طِیَرَۃَ وَلَا ھَامَۃَ وَلَا عَدْوٰی فَقَالَ رَجُلٌ تُطْرَحُ الشَّاۃُ الْجَرْبَاءُ فِی الْغَنَمِ فَتُجْرِبُھُنَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَالْاَوَّلُ مَنْ اَجْرَبَھَا **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ سِمَاکٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ لَمْ یَشُکَّ فِیْ شَیْءٍ مِّنْہُ وَذَکَرَہٗ کُلَّہٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ اُمَیَّۃَ قَالَ ثَنَا شُرَیْحُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا ھُشَیْمٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَۃَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّ النُّقْبَۃَ مِنَ الْجَرَبِ تَکُوْنُ بِجَنْبِ الْبَعِیْرِ فَیَشْتَمِلُ ذٰلِکَ الْاِبِلَ کُلَّھَا جَرَبًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَی الْاَوَّلَ خَلَقَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ کُلَّ دَابَّۃٍ فَکَتَبَ اَجَلَھَا وَرِزْقَھَا وَاَثَرَھَا **حَدَّثَنَا** اَبُوْ اُمَیَّۃَ قَالَ ثَنَا قَبِیْصَۃُ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ (قولہ) **ترجمہ** اور رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم سے بیماری اڑنے کی نفی مین وہ حدیث مروی ہے جو ہم سے محمد بن خزیمہ نے روایت کی کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیٰے نے انہون نے روایت کی ہشام سے انہون نے یحیٰے بن ابی کثیر سے انہون نے حضرمی سے کہ سعید بن مسیب نے فرمایا کہ مین نے سعید سے بدفالی کے بارہ مین دریافت کیا تو مجکو جہڑک دیا اور کہا کسنے حدیث بیان کی تجہ سے تو مین نے برا جانا اوسنے حدیث بیان کرنا پہر انہون نے فرمایا مین نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے کہ بیماری مین اڑکر لگنا ہے نہ بدفالی۔ **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیٰے نے پہر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل اور زیادہ کہا نہ کہوپری ہے **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن عقبہ شیبانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمزہ زیات نے انہون نے حبیب بن ابی ثابت سے انہون نے ثعلبہ بن یزید حمانی سے انہون حضرت علی بن ابی طالب سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیمار تندرست کو بیمار نہین بنا سکتا حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احوص نے انہون نے روایت کی سماک سے انہون نے عکرمہ سے انہون نے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بدفالی ہے نہ کہوپری یا الو اور نہ اڑ کر لگنا ہے تو ایک شخص نے کہا کہ ہم بکریون کے گلہ مین ایک بکری خارشتی ڈالتے ہین پس وہ اون سبونکو خارشتی بنا دیتی ہے تو نبی صلے اللہ علیہ

تطرح

وسلم یا ابن عباسؓ نے فرمایا کہ پہلی کو کس نے خارشتی بنایا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے مقدمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے روایت کی سماک
سے پہر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل سوا اسکے کہ انہوں نے اوسکی کسی بات مین شک نہین کیا اور تمام
الفاظ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا حدیث بیان
کی ہم سے ابوامیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریح بن النعمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم
نے انہوں نے روایت کی ابن شبرمہ سے انہوں نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے انہوں نے ابوہریرہؓ
سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اڑکر لگنا نہین ہے پس ایک شخص نے کہا اے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تہوڑی سی خارش ہوتی ہے اونٹ کے پہلو میں پہر وہ تمام اونٹونکو خارشتی
بنادیتی ہے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہر کس نے پہونچائی خارشت اول اونٹ مین پیدا
فرمایا خدا تعالے نے ہر چوپایہ کو اور لکہدی اوسکی موت اور اوسکا رزق اور اونکا فعل حدیث بیان کی ہم
سے ابوامیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قبیصہ نے اونہون نے روایت کی سفیان سے انہوں نے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا
حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكِرْمَانِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ
أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ لَا عَدْوَى حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ
قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ
ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ
حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ
قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ مِقْسَمٍ
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَا هَامَةَ وَلَا غُولَ وَلَا
صَفَرَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ فَسَافَرْتُ إِلَى الْكُوفَةِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَنْتَقِصُ لَا عَدْوَى لَا يَذْكُرُهَا
فَقُلْتُ وَلَا عَدْوَى فَقَالَ أَبَيْتُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا
أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا

الظباء فیاتی البعیر الاجرب فیجربها فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن اعدی الاول
حدثنا یونس قال انا ابن وھب قال اخبرنی یونس قال قال ابن شہاب حدثنی ابو سلمۃ
عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **حدثنا** یونس قال ثنا ابن وھب
قال اخبرنی معروف بن سوید الجذامی عن علی بن رباح اللخمی قال سمعت ابا ھریرۃ یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی (قولہ) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے مقدمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسان بن ابراہیم کرمانی نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے سعید بن مسروق نے انہوں نے عمارہ سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ایک
شخص سے من جملہ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے ابن مسعود سے انہوں نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
مؤمل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی عمارہ بن قعقاع سے انہوں
ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے یونس
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک اور یونس نے دونو نے ابن
شہاب سے انہوں نے حمزہ اور سالم سے جو عبداللہ بن عمر کے بیٹے ہیں انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں
نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے عبداللہ بن محمد بن خشیش
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث**
بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن ایوب نے کہا خبر دی مجکو ابن عجلان نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے
قعقاع بن حکیم اور زید بن اسلم اور عبیداللہ بن مقسم نے انہوں نے روایت کی ابوصالح سے انہوں نے
ابوہریرہؓ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل اور زیادہ کیا کہ اور نہ کھوپری ہے
اور نہ غول بیابانی اور نہ ماہ صفر کی نحوست ابوصالح نے کہا کہ میں نے اونکی طرف مسافرت کی پھر لوٹا
تو اچانک ابوہریرہؓ نے اوسمیں کمی کر دی کہ بیماری میں تعدی نہیں ہے اسکا ذکر نہیں کرتے تھے
میں نے کہا اور نہ بیماری کی تعدی ہے تو کہا کہ میں اسکا منکر ہوں **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن
معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے
انہوں نے صالح سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا خبر دی مجکو ابوسلمہ وغیرہ نے کہ ابوہریرہ نے کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیماری اوڑ کر لگتا نہیں ہے پس ایک اعرابی نے عرض کیا اے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم پھر کیا بات ہے کہ اونٹ ریت میں مانند ہرن (صاف چمڑے والے) ہوتے ہیں

پس خارشتی اونٹ آکر اون سبونکو خارشتی کر دیتا ہے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہر کسنے بیمار کیا پہلے اونٹ کو **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو یونس نے کہا ابن شہاب نے کہا حدیث بیان کی مجسے ابو سلمہ نے انہوں نے روایت کی ابو ہریرہؓ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو معروف بن سوید جزامی نے انہوں نے روایت کی علی بن رباح لخمی سے کہا سنا ابن نے ابو ہریرہؓ کو فرماتے ہوتے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آزار لگنا نہیں ہے **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا ابو الیمان قال ثنا شعیب عن الزهری قال اخبرنی السائب بن یزید ابن اخت نمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا مسدد قال ثنا یحیی قال ثنا ہشام وسعید عن قتادة عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا وہب قال ثنا شعبۃ عن علقمۃ بن مرثد قال سمعت ابا الربیع یحدث عن ابی هریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع فی امتی من امر الجاهلیۃ لن یدعهن الناس الطعن فی الانساب والنیاحۃ ومطرنا بنوء کذا وکذا والعدوی یکون البعیر فی الابل فیجرب فیقول من اعدی الاول **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو حذیفۃ قال ثنا سفیان عن علقمۃ فذکر باسنادہ مثلہ **حدثنا** فهد قال ثنا ابو سعید الاشج قال ثنا ابو اسامۃ قال ثنا عبد الرحمن ابن یزید بن جابر عن القاسم عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی وقال فمن اعدی الاول **حدثنا** فهد قال ثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ قال ثنا یونس بن محمد عن مفضل بن فضالۃ عن حبیب بن الشهید عن محمد بن المنکدر عن جابر قال اخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بید مجذوم فوضعها فی القصعۃ وقال بسم اللہ ثقۃ باللہ وتوکلا علی اللہ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا محمد بن عبد اللہ الانصاری قال ثنا اسمعیل بن مسلم عن ابی الزبیر عن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **حدثنا** علی بن زید قال ثنا موسی بن داؤد قال ثنا یعقوب بن ابراهیم عن یحیی بن سعید عن ابی مسلم الخولانی عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن مع صاحب البلاء تواضعا لربک وایمانا **فقد** نفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العدوی فی هذہ الآثار التی ذکرناها وقد قال فمن اعدی الاول ای لو کان انما اصاب الثانی لما اعداه الاول اذا لما اصاب الاول شیء لانه لم یکن معه ما یعدیه ولکنه لما کان ما اصاب الاول انما کان بقدر اللہ عز وجل کان ما اصاب الثانی کذلک (قولہ) **ترجمہ حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو یمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب نے انہوں نے روایت کی زہری سے کہا خبر دی مجکو سائب بن یزید ابن اخت نمر نے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام اور سعید نے

يقول

انہوں سے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث
بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ
نے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے کہا سنا مین نے ابو ربیع کو حدیث بیان کرتے ہوے ابو ہریرہ سے انہوں
نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا چار باتین ہیں میری امت مین جو امور جاہلیت سے ہین
ہرگز نہ چھوڑینگے اونکو لوگ ایک نسبون کے اندر طعن کرنا دوم مردونپر بیان کرکے رونا سوم یہ کہنا کہ ہمکو
فلان ستارہ کی بدولت بارش ملی ہے چہارم بیماری کا اڑکر لگنا اونٹون کے جتنے مین ایک اونٹ ہوتا ہے
وہ اونکو خارشتی بنا دیتا ہے پس فرماتے تھے کہ کس نے خارشتی بنایا پہلے کو حدیث بیان کی ہم سے ابن
مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں
نے علقمہ سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابو سعید اشج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسامہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر نے انہوں نے قاسم سے انہوں نے ابو امامہ سے انہوں نے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بیماری مین اڑکر لگنا نہین ہے اور فرمایا کہ کسنے بیمار کیا پہلے کو حدیث بیان
کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یونس
بن محمد نے انہوں نے محمد بن فضالہ سے انہوں نے حبیب بن شہید سے انہوں نے محمد بن منکدر
سے انہوں نے جابر سے کہا پکڑا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جذامی کا ہاتھ اور کہا اوسکو پیالہ
مین اور فرمایا اللہ کے نام سے اوسکے ساتھ اعتماد کرکے اوسپر بھروسہ کرکے حدیث بیان کی ہم سے
ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
اسمعیل بن مسلم نے انہوں نے ابو زبیر سے انہوں جابر سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم سے اسیطرح کی مثل حدیث بیان کی ہم سے علی بن زید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ
بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے انہوں نے روایت کی یحییٰ بن
سعید سے انہوں نے ابو مسلم خولانی سے انہوں نے ابو ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے ہو جا سپید واسطے کے ہمراہ اپنے پروردگار کے ساتھ تواضع اور ایمان کی جہت سے تو رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان حدیثون مین اڑکر لگنے کا انکار فرمایا بلکہ یہ ارشاد فرمایا کہ کس نے بیمار بنایا پہلے
کو یعنے اگر دوسرے جانور مین بیماری پہلے کی اڑکر لگی ہے تو پہلے جانور مین کہانسے آئی ہے کیونکہ اوسکے
ہمراہ کوئی بیماری اڑکر لگانے والی نہ تھی لیکن چونکہ بجز تقدیر خداوندی کے کسی اور چیز نے اول کو بیمار نہین
کیا اسلیئے دوسرے کو بھی جو کچھ پہونچا ہے اوسکا سبب تقدیر الٰہی ہے **فان** قال قائل فتجعل
هذا مضادا لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم لا يورد ممرض على مصح كما جعله ابو هريرة
قلت لا ولكن يجعل قوله لا عدوى كما قال النبي صلى الله عليه وسلم نفي العدوى ان يكون
ويجعل قوله لا يورد ممرض على مصح على الخوف منه ان يورد عليه فيصيبه بقدر الله ما اصاب

الاول فيقول الناس اعداه الاول نكره ايراد المصح على الممرض خوف هذا القول **وقد** روينا عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم في هذه الآثار ايضا وضعه يد المجذوم في القصعة فدل فعل رسول الله
صلى الله عليه وسلم ايضا على نفي الاعداء لانه لو كان الاعداء مما يجوز ان يكون اذا لما فعل النبي
صلى الله عليه وسلم ما يخاف ذلك منه لان في ذلك جر التلف اليه وقد نهى الله عز وجل عن ذلك
فقال ولا تقتلوا انفسكم **ومر** رسول الله صلى الله عليه وسلم بهدف مائل فاسرع فاذا كان يسرع
من الهدف المائل مخافة الموت فكيف يجوز عليه ان يفعل ما يخاف منه الاعداء **وقد**
ذكرت فيما تقدم من هذا الكتاب ايضا معنى ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في الطاعون
في نهيه عن الهبوط عليه وفي نهيه عن الخروج منه وان نهيه عن الهبوط عليه خوفا ان يكون قد سبق
في علم الله عز وجل انهم اذا هبطوا عليه اصابهم فيهبطون فيصيبهم فيقولون اصابنا لانا
هبطنا عليه ولولا انا هبطنا عليه لما اصابنا وان نهيه عن الخروج منه لئلا يخرج فيسلم
فيقول سلمت لاني خرجت ولولا اني خرجت لم اسلم **فلما** كان النهي عن الخروج
عن الطاعون وعن الهبوط عليه بمعنى واحد وهو الطيرة لا الاعداء كان كذلك قوله لا يورد
ممرض على مصح هو الطيرة ايضا لا الاعداء فنهاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذه
كلها عن الاسباب التي من اجلها يتطيرون **وفي** حديث اسامة الذي رويناه عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم واذا وقع بارض وهو بها فلا يخرجه الفرار منه دليل على انه لا باس ان
يخرج منها لا على الفرار منه **وقد** دل على ذلك ايضا ما حدثنا يونس قال ثنا بشر بن بكر
قال ثنا الاوزاعي قال حدثني يحيى بن ابي كثير عن ابي قلابة عن انس ان نفرا من عكل
قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة فاجتووها فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لو خرجتم الى ذود لنا فشربتم من البانها وابوالها ففعلوا وصحوا ثم ذكر الحديث

ترجمہ پس اگر کوئی کہنے والا کہے کہ ہم اس حدیث کو اوسکے مخالف قرار دیتے ہین جو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ نہ وارد کرے کوئی بیمار اونٹون والا اپنے اونٹ تندرست اونٹون
والے کے اونٹونپر جسطرح ابو ہریرہؓ نے مخالف ٹھیرایا ہےؔ جواب دونگا ہنین لیکن ٹھیرایا جائے آپ
کا یہ فرمانا کہ بیماری اڑکر نہین لگتی ہمت کے سئے اور آپ کا یہ فرمانا کہ بیمار اونٹ نہ لائے جاوین تندرستونپر
اس خوف پر محمول ہو کہ اگر لائے گئے اور اونکو تقدیر الٰہی سے وہ تکلیف پہونچ گئی جو اول کو پہونچی
تھی پھر لوگ کہنے لگے کہ انکو پہلے نے بیمار کر دیا پس اس کلام کے ڈر سے بیمارونکو تندرستونپر
لانا مکروہ ہوگیا اور ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی ان حدیثون مین روایت کر چکے ہیں کہ
آپنے جذامی کا ہاتھ پیالہ مین رکھا لہذا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل نے بھی اڑکر لگنے کی نفی پر
دلالت کی اسلئے کہ اگر اڑکر لگنا ممکن ہوتا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وہ کام نہ کرتے جس سے
اس کا خوف ہوتا کیونکہ اس میں ضائع ہونیکو اپنی طرف کھینچنا ہے اور بیشک منع فرمایا حق تعالےٰ نے

اس سے ارشاد ہے کہ اور نہ قتل کرواپنے آپکو اور گذرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک جہکی ہوئی عمارت پر پس تیزی سے نکل گئے پس جب آپ جہکی ہوئی عمارت سے تیزی کے ساتہہ گذرے بوجہ خوف ہونے کے تو کیسے جائز ہو سکتا ہے آپسے وہ کام جس سے بیماری لگنے کا خوف ہو اور مین اس باب کے پہلے حصہ مین اوس حدیث کے بہی معنے ذکر کر چکا ہون جو آپسے طاعون کے بارہ مین وی ہے کہ آپنے اوس مین داخل ہونے سے منع فرمایا (اسی طرح) اوسمین پہلے سے ہو تو نکلنے سے منع فرمایا اور آپکا اوس مین داخل ہونے سے منع فرمانا اس ڈر کی وجہ سے ہے کہ خدا تعالے کے علم مین گذر چکا ہو کہ یہ لوگ جب اوس مین داخل ہونگے تو وہ انکو پہونچیگا پہر وہ وہان داخل ہون اور طاعون اونکو پہونچے تو وہ کہنے لگین کہ یہ طاعون ہمکو اسوجہ سے پہونچا کہ ہم وہان داخل ہوئے اور اگر ہم ایسا نہ کرتے تو ہمکو نہ پہونچتا اور آپ کا لوگون کو اوسجگہ سے نکلنے کی ممانعت فرمانا اسلئے تہا کہ مبادا کوئی شخص وہان سے نکل جاتے اور صحیح سالم بچ جاتے پہر کہنے لگے کہ مین اسوجہ سے صحیح سالم بچگیا کہ وہان سے نکل گیا اور اگر مین وہان سے نہ نکلتا تو صحیح وسالم نہ بچتا پس جبکہ طاعون سے نکل جانے اور اوس مین داخل ہونے کی ممانعت دونو ایک وجہ پر مبنی ہین اور وہ بدفالی نہ بیماری کا اُڑ کر لگنا تو آپکا یہ فرمان بہی اسیطرح ہوگا کہ نہ وارد کیئے جائین بیمار اونٹ تندرست اونٹون پر بوجہ بدفالی کے نہ بوجہ اُڑ کر لگجانے کے الغرض منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو ان تمام حدیثون مین اون اسباب سے جنکی وجہ سے بدفالی ہین اور اسامہ کی اوس حدیث مین جسکو ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کر چکے کہ جب طاعون کسی بستی مین پہیل جائے اور وہ شخص وہین ہو تو اوسکو وہان سے طاعون نہ بہگاوے اس امر پر دلیل ہے کہ وہانسے چلے جانے مین کچہہ مضائقہ نہین بشرطیکہ طاعون سے بہاگنے کی نیت نہ ہو اور اسپر وہ بہی دلالت کرتا ہے جو ہمسے یونس نے بیان کیا کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن ابی کثیر نے انہون نے ابو قلابہ سے انہون نے انس سے کہ ایک گروہ قبیلہ عکل کا آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین مدینہ کے اندر پس اونکو وہان بخار ہوگیا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تم ہمارے اونٹون مین چلے جاؤ اور اون کے دود اور پیشاب پیو (تو اچہے ہو جاؤ) چنانچہ انہون نے یون ہی کیا اور اچہے ہو گئے پہر پوری حدیث ذکر کی **حدثنا** فہد قال ثنا ابو غسان قال ثنا زهير بن معاوية قال ثنا سماك بن حرب عن معاوية بن قرة عن انس بن مالك قال اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم نفر من عرينة من حي من احياء العرب وقد اسلموا وبايعوه وقد وقع الموم وهو البرسام فقالوا يا رسول الله هذا الوجع قد وقع لو اذنت لنا فخرجنا الى الابل فكنا فيها قال نعم اخرجوا فكونوا فيها **ففي** هذا الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرهم بالخروج الى الابل وقد وقع الوباء بالمدينة فكان ذلك عندنا والله اعلم على ان يكون خروجهم للعلاج لا للفرار **فثبت** بذلك ان الخروج من الارض التي وقع بها الطاعون مكروه للفرار منه ومباح لغير الفرار

وعلى هذا المعنى والله اعلم رجع عمر بالناس من سرغ لا على انه فارّ مما قد نزل بهم والدليل
ما حدثنا ابن ابي داود قال ثنا علي بن عياش الحمصي قال ثنا شعيب بن ابي حمزة عن زيد بن
اسلم عن ابيه قال قال عمر بن الخطاب اللهم ان الناس ينحلوني ثلث خصال وانا ابرأ اليك منهن زعموا اني فررت من الطاعون واني ابرأ
اليك من ذلك واني احللت لهم الطلاء وهو الخمر وانا ابرأ اليك من ذلك واني احللت لهم المكس وهو النجس وانا ابرأ اليك
من ذلك فهذا عمر يخبر انه يبرأ الى الله ان يكون فر من الطاعون فدل ذلك ان رجوعه
كان لامر آخر غير الفرار وكذلك ما اراد بكتابه الى ابي عبيدة ان يخرج هو ومن معه من
جند المسلمين انما هو لنزاهة الجابية وعمق الاردن فقد بين ابو موسى الاشعري
في حديث شعبة المكروه في الطاعون ما هو وهو ان يخرج منه خارج فيسلم فيقول سلمت
لاني خرجت او يهبط عليه هابط فيصيبه فيقول اصابني لاني هبطت وقد اباح ابو موسى
مع ذلك للناس ان يتنزهوا عنه ان احبوا فدل ما ذكرناه على التفسير الذي وصفنا فهذا معنى هذه
الآثار عندنا والله اعلم واما الطيرة فقد رفعها رسول الله صلى الله عليه وسلم وجاءت الآثار بذلك
مجيئا متواترا حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير وروح قالا ثنا شعبة عن سلمة
بن كهيل عن عيسى رجل من بني اسد عن زر عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
الطيرة من الشرك وما منا الا ولكن الله يذهبه بالتوكل حدثنا ابو امية قال حدثنا
شريح قال ثنا هشيم عن ابن شبرمة عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا طيرة

(قولہ) ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سماک بن حرب نے انہوں نے روایت کی معاویہ
بن قرہ سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
عرب کے قبائل میں سے کسی قبیلہ کے بیمار آئے اور مسلمان ہو گئے اور آپ سے بیعت کی اور سرسام
پہیل گیا پس انہوں نے عرض کیا ای رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ تکلیف واقع ہو گئی اگر آپ ہمکو اجازت
دیں تو ہم اونٹون کی جانب چلے جائیں اور وہیں رہیں آپ نے فرمایا ہان نکل جاؤ اور وہیں رہو پس اسحدیث میں
یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اونٹون کیطرف نکل جانے کا حکم دیا حالانکہ مدینہ میں وبا
پہیلی ہوئی تہی پس یہ ہمارے نزدیک اور خدا تعالے خوب جانتا ہے اسپر محمول ہے کہ ہو نکلنا اور نکا بہ
ارادہ علاج نہ بہاگنے کی نیت سے تو اس سے ثابت ہوا کہ اوس زمین سے نکل جانا جہان طاعون پہیلا
ہوا ہو بہ ارادہ فرار مکروہ ہے اور بغیر فرار کے ارادہ سے مباح ہے اور اسی وجہ سے حالانکہ خدا تعالے خوب
عالم ہے حضرت عمر لوگون کے ہمراہ مقام سرغ سے لوٹے تھے نہ اس بنا پر کہ وہ اوس شی سے بہاگنے
والے تھے جو اونپر نازل ہوا تہا اور دلیل اسپر وہ ہے جو ہم سے ابن ابی داؤد نے بیان کی کہا حدیث
بیان کی ہم سے علی بن عیاش حمصی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن ابی حمزہ نے انہوں نے
زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا فرمایا عمر بن خطاب نے اے خدا لوگون کے تین خیال

نـ يمنعون
نـ يبرا

ہیں حالانکہ مین اونسے تیری جانب بیزاری ظاہر کرتا ہون اونکا گمان ہے کہ مین طاعون سے بہاگا ہون
حالانکہ مین تیری جانب اوس سے بیزار ہوتا ہون اور یہ کہ مین نے اونکے لئے طلا کو جو شراب ہے حلال
کیا ہے حالانکہ مین اوس سے تیری جانب بیزار ہوتا ہون اور یہ کہ مین نے اونکے لئے مکس کو حلال کر دیا
ہے حالانکہ وہ نجس ہے اور مین اوس سے تیری جانب بیزار ہوتا ہون پس یہ حضرت عمرؓ ہین جو خبر دیتے ہین
اپنے اللہ تعالےٰ کی جانب بیزاری کی اس سے کہ وہ طاعون سے بہاگے ہون پس یہ اس امر کی دلیل ہے
کہ آپ کا واپس ہو جانا کسی اور وجہ سے تہا سو ابہاگنے کے اسیطرح آپنے جو خط لکہا تہا ابو عبیدہ کو کہ وہ معہ
فوجی مسلمانون کے وہانسے نکل جائیں اوس کی وجہ جابیہ مقام کا اچہا ہونا اور مقام اردن کا نجان ہین ہونا تہا
کیونکہ ابو موسیٰ اشعری نے حدیث شعبہ مین تبلا دیا کہ طاعون مین کیا بات مکروہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اوس
کوئی نکل جائے اور صحیح و سالم بچ جائے اور کہے کہ مین سالم رہا اسوجہ سے کہ مین وہان سے نکل گیا یا کوئی
اوسجگہ (طاعون والی) مین داخل ہو پس اوسکو وہ پہونچ جائے اسلئے وہ کہے کہ مجہے طاعون اسوجہ سے پہونچا
کہ مین اوسجگہ داخل ہوا اور ابو موسیٰ نے باوجود اسکے مباح ٹہیرایا لوگون کے لئے یہ کہ اوس سے بچین اگر
چاہین پس جو کچہ ہم نے ذکر کیا اوسنے دلالت کی اوس تفسیر پر جو ہم نے بیان کی لہذا ان احادیث کی ہمارے
نزدیک یہ تفسیر ہے اور اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے اور رہی بدفالی سو اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے رفع فرما دیا اور اسبارہ مین احادیث بطور تواتر وارد ہین حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر اور روح نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے
انہون نے روایت کی سلمہ بن کہیل سے انہون نے عیسےٰ سے جو بنو اسد کا ایک شخص ہے انہون
زر سے انہون نے عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بدفالی شرک ہے اور
نہین ہے ہم مین سے کوئی شخص لیکن خدا تعالےٰ لے جاتا ہے اوسکو توکل سے حدیث بیان کی ہم سے
ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے انہون ابن شبرمہ
سے انہون نے ابو زرعہ سے انہون نے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بدفالی کوئی چیز نہین ہے حدثنا ابو امیۃ قال ثنا قبیصۃ عن سفیان عن عمارۃ بن
القعقاع عن ابی زرعۃ عن رجل عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ :۔۔۔
حدثنا یونس قال ثنا ابن وہب قال اخبرنی مالک و یونس عن ابن شہاب عن حمزۃ
و سالم ابنی عبد اللہ بن عمر عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ حدثنا
ابن ابی داود قال ثنا ابن ابی مریم قال ثنا ابن ابی الزناد قال حدثنی علقمۃ ابن ابی علقمۃ
عن امہ عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبغض الطیرۃ و یکرھھا حدثنا
ابن ابی داود قال ثنا مسدد قال ثنا یحیی قال ثنا ہشام و شعبۃ عن قتادۃ عن انس عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا طیرۃ حدثنا علی بن معبد قال ثنا یعقوب بن ابراہیم
قال ثنا ابی عن صالح عن ابن شہاب قال اخبرنی ابو سلمۃ و غیرہ عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ

ابیہ

صلى الله عليه وسلم مثله **حدثنا** يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب
عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله **حدثنا** يونس قال ثنا
ابن وهب قال اخبرني معروف بن سويد عن علي بن رباح اللخمي قال سمعت ابا هريرة يحدث
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله **حدثنا** عبد الله بن محمد بن خشيش قال ثنا مسلم
قال ثنا هشام عن قتادة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله **حدثنا** ابن مرزوق
قال ثنا سعيد بن عامر عن شعبة عن قتادة فذكر باسناده مثله **حدثنا** فهد قال ثنا ابو سعيد
الاشج قال ثنا ابو اسامة قال حدثني عبد الرحمن بن يزيد عن القاسم عن ابي امامة عن النبي
صلى الله عليه وسلم مثله **حدثنا** ابن ابي داؤد قال ثنا الحماني قال ثنا مروان بن معاوية
بن الحارث قال حدثنا ابن المبارك عن عوف عن حيان بن قطن عن قبيصة بن المخارق
قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول العيافة والطيرة والطرق من الجبت **فلما**
نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الطيرة واخبر انها من الجبت نهى الناس عن الاسباب التي
يكون عنها الطيرة مما ذكر في هذا الباب **فان** قال قائل فقد قال النبي صلى الله عليه وسلم
الشوم في الثلث **قيل** له قد روي ذلك عن النبي صلى الله عليه وسلم على ما ذكرت **حدثنا**
يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني يونس ومالك عن ابن شهاب عن حمزة وسالم ابني عبد الله
بن عمر عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما الشوم في ثلثة في المرأة والفرس
والدار **حدثنا** يزيد بن سنان قال ثنا القعنبي قال ثنا مالك عن ابن شهاب فذكر باسناده
مثله **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جريج عن ابن شهاب فذكر
باسناده مثله غير انه لم يذكر حمزة **حدثنا** ابن ابي داؤد قال ثنا ابو اليمان قال ثنا شعيب
عن الزهري قال اخبرني سالم ان عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول فذكر مثله **حدثنا** يزيد قال ثنا ابن ابي مريم قال ثنا محمد بن جعفر قال اخبرني
عتبة بن مسلم عن حمزة بن عبد الله بن عمر عن ابيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله **و**
قد روي ايضا على خلاف هذا المعنى من حديث ابن عمر وغيره **حدثنا** محمد بن
خزيمة قال ثنا مسدد قال ثنا يحيى عن هشام عن يحيى بن ابي كثير عن الحضرمي ان سعيد بن المسيب
قال سألت سعد بن مالك عن الطيرة فانتهرني فقال من حدثك فكرهت ان احدثه فقال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا طيرة وان كانت الطيرة في شيء ففي المرأة والدار والفرس
حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا ابن ابي مريم قال ثنا سليمن بن بلال قال حدثني عتبة بن مسلم
عن حمزة بن عبد الله بن عمر عن ابيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ان كان الشوم
في شيء ففي ثلث في الفرس والمسكن والمرأة (قوله) **ترجمہ حدیث** بیان کی ہم سے ابو امیہ نے
انہا حدیث بیان کی ہم سے قبیصہ نے انہوں نے روایت کی سفیان سے انہوں نے عمارہ بن قعقاع

سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے کسی شخص سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے اوسیکی مثل حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے
کہا خبر دی مجکو مالک اور یونس نے دونو نے ابن شہاب سے انہوں نے حمزہ اور سالم عبداللہ بن عمر کے
دونو بیٹوں سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسیکی مثل
حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابن ابی زناد نے کہا حدیث بیان کی مجسے علقمہ بن ابی علقمہ نے انہوں نے اپنی ماں سے
انہوں نے حضرت عائشہ سے کہا تھے نبی صلے اللہ وسلم مخوش جانتے تھے بدفالی کو اور مکروہ جانتے تھے
اوسکو حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے یحیٰی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام اور شعبہ نے دونو نے قتادہ سے انہوں انس سے
انہوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بدفالی کچھ نہیں ہے حدیث بیان کی ہم سے علی ابن معبد نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے انہوں نے روایت
کی صالح سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا خبر دی مجکو ابو سلمہ وغیرہ نے ابو ہریرہ سے انہوں نے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسیکی مثل حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو معروف ابن سوید نے انہوں نے علی بن رباح لخمی سے کہا سنا مین نے ابو ہریرہ
کو حدیث بیان کرتے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسیکی مثل حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن
محمد بن خشیش نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے انہوں نے روایت
کی قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی
ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے
قتادہ سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے ابو سعید اشج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسامہ نے کہا حدیث بیان کی مجسے عبدالرحمن بن
یزید نے انہوں نے سنا ہم سے انہوں نے ابو امامہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی
مثل حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے مروان بن معاویہ بن حارث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن مبارک نے انہوں نے عوف
سے انہوں نے حیان بن قطن سے انہوں نے قبیصہ بن مخارق سے کہا سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کو فرماتے ہوئے کہ پرندوں کو اڑانا اور بدفالی اور کنکریوں وغیرہ کا پھینکنا کفر ہے پس جبکہ منع فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بدفالی سے اور خبر دی کہ وہ شرک ہے تو منع فرمادیا لوگوں کو اون اسباب سے کہ اونسے
بدفالی پیدا ہو جنکا ذکر ہو چکا اسی باب مین پس اگر کوئی کہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں مین
نحوست بیان فرمائی ہے تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسیطرح مروی ہے جو تو نے
ذکر کیا حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو یونس

اور مالک نے ابن شہاب سے انہون نے حمزہ اور سالم عبداللہ بن عمر کے دونو بیٹون سے انہون نے ابن عمر سے انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اسکے سوا نہین کہ نحوست تین چیزون مین ہے عورت اور گھوڑے اور مکان مین **حدیث** بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے انہون نے ابن شہاب سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے انہون نے ابن جریج سے انہون نے ابن شہاب سے پھر ذکر کیا اس استاد سے اوسکی مثل سوا اسکے کہ انہون نے حمزہ کا ذکر نہین کیا **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو یمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب نے انہون نے زہری سے کہا خبر دی مجکو سالم نے کہ عبداللہ بن عمر نے فرمایا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے پھر ذکر کیا اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا خبر دی مجکو عتبہ بن مسلم نے انہون نے حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** ابن عمر و نجیرہ کی اس معنے کے برخلاف مروی ہے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے نے انہون نے ہشام سے انہون نے یحیے بن ابی کثیر سے انہون نے حضرمی سے کہ سعید بن مسیب نے فرمایا مین نے سعد بن مالک سے بدفالی کے کے بارہ مین دریافت کیا تو انہون نے مجھے جھڑک دیا اور کہا کس نے حدیث بیان کی تجہ سے پس مین نے اوسسے حدیث بیان کرنا مکروہ جانا پس کہا انہون نے کہ مین نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ بدفالی نہین ہے اور اگر بدفالی کسی چیز مین ہوتی تو عورت اور مکان اور گھوڑے مین ہوتی **حدیث** بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عتبہ بن مسلم نے انہون نے حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا اگر ہوتی نحوست کسی چیز مین تو تین چیزون مین ہوتی گھوڑا اور مکان اور عورت مین **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرًا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ اَبُو حَازِمٍ فَكَانَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ لَمْ يَكُنْ يُثْبِتُهُ وَاَمَّا النَّاسُ فَيُثْبِتُوْنَهُ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا حِبَّانُ قَالَ ثَنَا اَبَانُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ لَاحِقٍ حَدَّثَنَا اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَهُ قَالَ سَاَلْتُ سَعْدًا عَنِ الطِّيَرَةِ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا طِيَرَةَ وَاِنْ كَانَتِ الطِّيَرَةُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْمَرْاَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نـ عبید

مثلہ **حدثنا** یونس قال ثنا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن ابی حازم عن سھل بن سعد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان کان الشوم فی شیء ففی ثلث فی المراۃ والفرس والدار **حدثنا** فھد قال ثنا محمد بن عمران بن ابی لیلی حدثنی ابی عن ابی لیلی عن عطیۃ عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ وان کان فی شیء ففی المراۃ والفرس والدار **ففی** ھذا الحدیث ما یدل علی غیر ما فی الفصل الذی قبل ھذا الفصل وذلک ان سعدا انتھر سعیدا حین ذکر لہ الطیرۃ واخبرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا طیرۃ ثم قال ان یکن الطیرۃ فی شیء ففی المراۃ والفرس والدار فلم یخبر انھا فیھن وانما قال ان تکن فی شیء ففیھن ای لو کانت تکون فی شیء لکانت فی ھؤلاء فاذ لم تکن فی ھؤلاء الثلث فلیست فی شیء **وقد** روی عن عائشۃ ان ما تکلم بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک کان علی غیر ھذا اللفظ (**ترجمہ**) حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابو زبیر سے انہوں نے سنا جابر کو حدیث بیان کرتے ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن ایوب نے انہوں نے ابو حازم سے کہ انہوں نے سنا سہل بن سعد کو **حدیث** بیان کرتے ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل ابو حازم نے کہا کہ سہل بن سعد اوسکو ثابت نہیں رکھتے تھے۔ لیکن لوگ اوسکو ثابت رکھتے ہیں۔ **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن حضرمی نے انہوں نے لاحق سے کہ حدیث بیان کی اون سے یہ کہ سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اون سے کہا دریافت کیا میں نے سعد سے بد فالی کے بارہ میں پس انہوں نے مجھے جھڑک دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بد فالی نہیں ہے اور اگر ہوتی بد فالی کسی چیز میں تو عورت اور مکان اور گھوڑے میں ہوتی **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے انہوں نے عتبہ بن حمید سے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن ابو بکر نے کہ انہوں نے سنا انس بن مالک کو حدیث بیان کرتے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہ مالک نے حدیث بیان کی ہم سے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر ہوتی نحوست کسی چیز مین تو تین چیزون مین ہوتی عورت اور گھوڑے اور مکان مین **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمران بن ابی لیلی نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے ابو لیلی سے انہوں نے عطیہ سے ۔ ۔ ۔ انہوں نے ابو سعید سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اثر

کر لگتا ہے اور نہ بدفالی اور اگر ہوتی کسی چیز مین تو عورت اور گہوڑے اور گہر مین ہوتی پس اس حدیث مین اور امر کے سوا پر دلیل ہے جو اس فصل سے پہلی فصل مین گذرا اور یہ اسلئے کہ سعد نے جبکہ سعید کو جسوقت کہ اونسے بدفالی کا ذکر کیا اور خبر دی اونکو بروایت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آپنے فرمایا بدفالی نہین ہے پہر فرمایا کہ اگر ہوتی بدفالی کسی چیز مین تو عورت اور گہوڑے اور مکان مین ہوتی پس نہ خبر دی آپنے یہ کہ بدفالی ان چیزون مین موجود ہے اسکے سوا نہین کہ یون فرمایا کہ اگر ہوتی تو انمین ہوتی لیکن جب انمین ہی نہین تو کسی چیز مین نہین اور حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسبارہ مین ارشاد فرمایا ان الفاظ کو اور الفاظ کیسا تہا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ قَالَ دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ عَلٰى عَائِشَةَ فَاَخْبَرَاهَا اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الطِّيَرَةَ فِي الْمَرْاَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ فَغَضِبَتْ وَطَارَتْ شِقَّةٌ مِنْهَا فِي السَّمَاءِ وَشِقَّةٌ فِي الْاَرْضِ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ نَزَّلَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَا قَالَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ اِنَّمَا قَالَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَتَطَيَّرُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَتْ عَائِشَةُ اَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِكَايَةً عَنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا اَنَّهٗ عِنْدَهٗ كَذٰلِكَ

(قولہ) ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہون نے روایت کی قتادہ سے انہون نے ابوحسان سے کہا آئے دو آدمی بنو عامر کے حضرت عائشہؓ کے پاس اور دو لوگون نے اونکو خبر دی کہ ابوہریرہؓ حدیث بیان کرتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ بدفالی عورت اور گہوڑے اور مکان مین ہے پس غصہ ہوئین اور نصف حصہ آپ کا آسمان مین چلا گیا اور نصف زمین مین رہا اور فرمایا کہ قسم ہے اوس ذات کی جس نے قرآن شریف محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا نہین فرمایا اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہرگز سوا اسکے نہین کہ فرمایا آپنے کہ اہل جاہلیت انسے بدفالی لیتے تہے پس حضرت عائشہؓ نے خبر دی کہ یہ فرمان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا بطور اہل جاہلیت سے نقل کر نیکے تہا کیونکہ وہ اونسے نحوست لیتے تہے ❊

بَابُ التَّخْيِيْرِ بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

باب نبیون مین ترجیح دینے کے بیان مین

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ ذَاكَ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَهٗ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ

ثنا عفان قال ثنا عبد الواحد بن زیاد عن المختار بن فلفل عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **قال** ابو جعفر فذهب قوم الی انہ لا باس بالتخییر بین الانبیاء فیقال ان فلانا خیر من فلان علی ما جاء فیما کان فی کل واحد منهم **وخالفهم** فی ذلک اخرون فکرهوا التخییر بین الانبیاء **واحتجوا** فی ذلک بما حدثنا یونس قال ثنا نعیم بن حماد قال ثنا عبد العزیز بن محمد عن عمرو بن یحیی المازنی عن ابیہ عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تخیروا بین انبیاء اللہ **حدثنا** فهد قال ثنا محمد بن سعید قال ثنا وکیع عن سفیان عن عمرو بن یحیی بن عمارة عن ابیہ عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **حدثنا**

(قولہ) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی مختار بن فلفل سے کہا متا میں نے انس کو کہتے ہوئے کہ آیا ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور عرض کیا اے بہترین مخلوق تو آپ نے فرمایا وہ میرے باپ ابراہیم علیہ السلام تھے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی نے انہوں نے روایت کی سفیان سے انہوں نے مختار بن فلفل سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق اور ابراہیم بن محمد بن یونس نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے انہوں نے روایت کی مختار بن فلفل سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **ابو جعفر** نے کہا پس ایک گروہ اسطرف گیا کہ انبیا میں ترجیح دینے کے اندر کوئی نقص نہیں ہیں کہا جا سکتا ہے کہ فلان نبی فلان سے بہتر ہے موافق اون اوصاف کی جو اونمیں سے ہر واحد کے لئے آئے ہوں اور مخالفت کی اونکی اس بارہ میں دوسروں نے اور انبیا کے درمیان ترجیح کو مکروہ کہا اور استدلال کیا اسبارہ میں اوس حدیث سے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نعیم بن حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے انہوں نے عمرو بن یحیی مازنی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو سعید خدری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نبیوں کے درمیان ترجیح نہ دو **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عمرو بن یحیی بن عمارہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو سعید سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدثنا** حسین بن نصر قال ثنا ابو نعیم قال ثنا سفیان فذکر باسنادہ مثلہ **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا الوهبی قال ثنا الماجشون عن عبد اللہ بن الفضل قال اخبرنی الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ فی حدیث طویل غیر انہ قال لا تفضلوا **نهی** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یفضل بین الانبیاء **وروی** عنہ

انہ قال لا تفضلونی علی موسی **حدثنا** بذلک ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا ابی قال سمعت النعمان بن راشد یحدث عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تخیرونی علی موسی فان الناس یصعقون یوم القیامة فاکون اول من یفیق فاذا موسی علیه السلام باطش بجانب العرش فلا ادری اصعق فیمن کان صعق فافاق قبلی او کان فیمن استثنی الله عز وجل **فنهی** رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یفضلوه علی موسی وقال لهم انی اول من یفیق من الصعقة فاجد موسی قائما فلا ادری اکان فیمن صعق قبلی فافاق قبلی ام کان فیمن استثنی الله عز وجل فکان ذلک عندنا علی انه جائز عنده ان یکون فیما استثنی الله عز وجل فلم تصبه الصعقة فیفضل بذلک او صعق فافاق قبله فکان فی منزلته لانهما قد صعقا جمیعا فکره النبی صلی الله علیه وسلم لذلک تفضیله علیه لما احتمل تخطی الصعقة ایاه **وقد** روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ایضا انه قال لا ینبغی لاحد ان یقول انا خیر من یونس بن متی **حدثنا** ابو بکرة قال ثنا وهب بن جریر قال ثنا شعبة عن قتادة عن ابی العالیة عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه قال لا ینبغی لاحد ان یقول انا خیر من یونس بن متی **حدثنا** سلیمان بن شعیب قال ثنا عبد الرحمن بن زیاد قال ثنا شعبة عن سعد بن ابراهیم قال سمعت حمید بن عبد الرحمن یحدث عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال قال الله عز وجل ما ینبغی لعبد ان یقول انا خیر من یونس بن متی (قوله) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے حسین نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ماجشون نے انہون نے عبد اللہ بن فضل سے کہا خبر دی مجکو اعرج نے انہون نے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکی مثل حدیث طویل مین سوا اسکے کہ انہون نے کہا فضیلت نہ دو پس منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انبیا کی درمیان فضیلت دینے سے اور آپسے یہ بھی منقول ہے کہ فرمایا نہ فضیلت دو مجکو موسی پر **حدیث** بیان کی ہم سے یہ ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے کہا سنا مین نے نعمان بن راشد کو حدیث بیان کرتے ہوئے زہری سے انہون نے روایت کی سعید بن مسیب سے انہون نے ابوہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ترجیح دو مجکو موسی پر اسلیے کہ لوگ بیہوش ہونگے قیامت کے روز اور ہونگا مین پہلا اون مین کا جو ہوش مین آینگے پس ناگاہ مین دیکھونگا موسی کو کہ پکڑے ہونگے پایہ عرش کا پس مین نہین جانونگا کہ بیہوش ہوئے تھے وہ بیہوش ہونیوالون کے ساتھ پھر ہوش مین آگئے مجسے پہلے یا وہ منجملہ اونکے تھے جنہین خدا تعالی نے مستثنی قرار دیا ہے پس منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آپکو موسی پر فضیلت دینے سے اور فرمایا اون لوگون سے کہ مین پہلا وہ شخص ہون جو ہوش مین آئیگا بیہوشی سے پس مین پاونگا

موسیٰ علیہ السلام کو کھڑا ہوا لہذا میں نہ جانوں گا کہ کیا وہ تھے بیہوش ہونیوالوں میں لیکن وہ ہوش میں آگئے مجھ سے پہلے یا وہ تھے منجملہ اون لوگوں کے جنکو خدا تعالیٰ نے مستثنیٰ فرمایا ہے پس یہ ہمارے نزدیک اسپر محمول ہے کہ حضور صلعم کے نزدیک جائز ہے کہ موسیٰ علیہ السلام منجملہ اون لوگوں کے ہوں جنہیں خدا نے مستثنیٰ فرمایا ہے اور نہ پہونچی ہو اونکو بیہوشی تو اس اعتبار سے اونکو فضیلت ہو یا بیہوش ہو گئے ہوں پھر آپسے پہلے ہوش میں ہو گئے ہوں پس ہو گئے موسیٰ علیہ السلام رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ میں اسلئے کہ دونو بیہوش ہوئے اسلئے برا جانا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی فضیلت کو موسیٰ علیہ السلام پر بوجہ اس احتمال کے کہ بیہوشی سے وہ محفوظ رہے ہوں اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی منقول ہے کہ آپنے فرمایا کہ کسی کو یہ جائز نہیں کہ کہے میں یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں **حدیث** بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو عالیہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کسی کو یہ جائز نہیں کہ کہے میں یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں **حدیث** بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے کہا سنا میں نے حمید بن عبد الرحمن کو حدیث بیان کرتے ہوئے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا فرمایا اللہ عز و جل نے کسی بندہ کو مناسب نہیں کہ کہتے ہیں بہتر ہوں یونس بن متیٰ سے۔ **حدثنا** سُلَيْمٰنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلِمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ كَاَنَّهٗ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ ذَكَرَ مِثْلَهٗ وَزَادَ سَبَّحَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الظُّلُمٰتِ **فَنَهٰى** رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخْيِيْرِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَحَدٍ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ بِعَيْنِهٖ وَاَخْبَرَ بِفَضِيْلَةٍ لِكُلٍّ مَّنْ ذَكَرَهٗ مِنْهُمْ لَمْ تَكُنْ لِغَيْرِهٖ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَيُجْعَلُ مُضَادًّا لِحَدِيْثِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ **قُلْتُ** لَيْسَ هٰذَا عِنْدِيْ بِمُضَادٍّ لَهٗ لِاَنَّ حَدِيْثَ الْمُخْتَارِ اِنَّمَا هُوَ عَلٰى اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ فَلَمْ يَقْصِدْ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى اَحَدٍ دُوْنَ اَحَدٍ وَفِي الْاٰثَارِ الْاُخَرِ تَفْضِيْلُ نَبِيٍّ عَلٰى نَبِيٍّ فَفِيْ تَفْضِيْلِ اَحَدِهِمْ بِعَيْنِهٖ عَلٰى اٰخَرَ مِنْهُمْ اِزْرَاءٌ عَلَى الْمَفْضُوْلِ وَلَيْسَ فِيْ تَفْضِيْلِ رَجُلٍ عَلَى النَّاسِ اِزْرَاءٌ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ هٰذَا يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ هُوَ الْمَعْنٰى حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ هٰذِهِ الْاٰثَارُ **وَقَدْ يَحْتَمِلُ** اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَطْلَعَ رَسُوْلَهٗ عَلٰى اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ وَلَمْ يُطْلِعْهُ عَلٰى تَفْضِيْلِ بَعْضِ الْاَنْبِيَاءِ غَيْرِهٖ عَلٰى بَعْضٍ فَتَوَقَّفَ فِيْمَا لَمْ يُطْلِعْهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ فَاَمَرَ بِالتَّوَقُّفِ عِنْدَهٗ وَاَطْلَقَ الْكَلَامَ فِيْمَا اَطْلَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ (قوله) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا سنا میں نے عبد اللہ بن سلمہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے علیؓ سے گویا کہ وہ روایت کرتے ہیں اللہ عز و جل سے پھر ذکر کیا اسکی مثل اور زیادہ کیا کہ انہوں نے تسبیح پڑھی ہے خدا تعالےٰ کی اندھیریوں کے اندر پس منع

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کے اور کسی اور نبی کے درمیان ترجیح دینے کو اور خبر دی آپنے اون نبی کی فضیلت کی جسکا آپنے ذکر کیا جو دوسرے کے لئے نہیں ہے اگر کوئی کہنے والا کہے کہ پس یہ حدیث مختار بن فلفل کی حدیث کے مخالف ہوئی تو مین جواب دونگا کہ میرے نزدیک یہ اوسکے مخالف نہین اسلئے کہ حدیث مختار اسپر محمول ہے کہ ابراہیم علیہ السلام بہترین مخلوق ہین پس اس مین کسی ایک کا بغیر دوسرے کے قصد نہین کیا گیا اور دوسری حدیثون مین ایک نبی کی دوسری نبی پر ترجیح ہے پس اون مین سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دینے مین مفضول کو معیوب کرنا ہے اور کسی ایک آدمی کو دوسرے تمام لوگون پر فضیلت دینے مین کسیکی عیب گیری نہین ہے ہوسکتا ہے کہ یہی معنے مراد ہون تاکہ یہ حدیثین مخالف نہ ہوجائین اور احتمال یہ بہی ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے رسول کو اسپر مطلع کردیا ہو کہ ابراہیم علیہ السلام بہترین مخلوق ہین اور نہ مطلع کیا ہو آپکو بعض انبیاء اونکے سوا کی دوسرے بعض پر فضیلت سے مطلع نہ کیا ہو اسلئے آپنے اوس مین توقف فرمایا جسکی خدا تعالےٰ نے آپکو اطلاع نہین دی اور اوسمین دوسرونکو بہی توقف کا حکم دیا اور جس مین خدا تعالےٰ نے اونکو مطلع فرمایا اوسمین آپنے کلام کو مطلق رکہا۔

بَابُ اِخْصَاءِ الْبَهَائِمِ

باب چوپایون کو خصی کرنے مین

حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّخْصَى الْاِبِلُ وَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ وَالْخَيْلُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ مِنْهَا نَشَاَتِ الْخَلْقُ وَلَا يَصْلُحُ الْاِنَاثُ اِلَّا بِالذُّكُوْرِ **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا لَا يَحِلُّ اِخْصَاءُ شَيْءٍ مِّنَ الْفُحُوْلِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَبِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ قَالُوْا وَهُوَ الْاِخْصَاءُ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَا خِيْفَ عِضَاضُهٗ مِنَ الْبَهَائِمِ اَوْ مَا اُرِيْدَ شَحْمُهٗ مِنْهَا فَلَا بَاْسَ بِاِخْصَائِهٖ وَقَالُوْا هٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِي احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْنَا مُخَالِفُنَا اِنَّمَا هُوَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفٌ وَلَيْسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **فَذَكَرُوْا** مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ اَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّمَا هُوَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **فَاَمَّا** مَا ذَكَرُوْا مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ فَقَدْ قِيْلَ تَاْوِيْلُهٗ مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ وَقِيْلَ اِنَّهٗ دِيْنُ اللّٰهِ **وَقَدْ** رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ وَهُمَا الْمَرْضُوْضَانِ خِصَاهُمَا وَالْمَفْعُوْلُ بِهٖ ذٰلِكَ قَدِ انْقَطَعَ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ نَسْلٌ فَلَوْ كَانَ اِخْصَاؤُهُمَا مَكْرُوْهًا اِذًا لَمَا ضَحّٰى بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَنْتَهِيَ النَّاسُ عَنْ ذٰلِكَ فَلَا يَفْعَلُوْنَهٗ لِاَنَّهُمْ مَتٰى مَا

عَلِمُوْا اَنَّ مَا اُخْصِیَ تُجْتَنَبُ اَوْ تُجَافٰی اِجْمَعُوْا مِنْ ذٰلِكَ فَلَمْ يَفْعَلُوْهُ (قولہ) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو خالد یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر حنفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن نافع نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اونٹ اور گائے اور بکری اور گھوڑے انکو خصی کرنے سے اور عبد اللہ بن عمر فرمایا کرتے تھے کہ اوسسے پیدا ہوتی ہے مخلوق اور وہ اناث (مادہ) کی قابل نہیں رہتے مگر بوجہ نر ہونیکے **حدیث** بیان کی ہم سے یزید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسے بن یونس نے انہوں نے عبد اللہ بن نافع سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسیکی مثل **ابو جعفر** نے کہا کہ ایک گروہ اسیطرف گیا اور انہوں نے کہا کہ کسی نر کو خصی بنانا حلال نہیں اور اسبارہ مین اسی حدیث سے اور حق تعالے کے اس فرمان سے کہ فلیغیرن خلق اللہ اور اوس سے مراد خصی کرنا ہے **اور** اس میں دوسروں نے انکی مخالفت کی اور کہا کہ جس چوپایہ کے کاٹنے کا خوف یا اوسکے مجرب بنانے کا قصد ہو تو اوسکو بدھیا کرنے مین کوئی مضایقہ نہین اور انہوں نے کہا وہ حدیث جس سے ہمارے مخالف نے استدلال کیا وہ صرف حضرت ابن عمر سے موقوفاً مروی ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی نہین ہے پس ذکر کی انہوں نے وہ حدیث جو بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن عبد اللہ بن بکیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن انس نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے اوسیکی مثل اور نہین ذکر کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس اس حدیث کی اصل ابن عمر سے ہوئی نہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور رہا وہ قول اللہ تعالے کا جسے انہوں نے ذکر کیا کہ فلیغیرن خلق اللہ تو کہا گیا ہے کہ اوسکے معنے وہ ہین جو انہوں نے ذکر کئے اور کہا گیا ہے کہ اوس سے دین خدا مراد ہے اور ہم نے دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ قربانی کی آپنے دو مینڈھوں بدھیا کئے ہوون کی اور وہ مینڈھے تھے کہ اونکے خصیے ملے ہوئے تھے اور جو ایسا جانور ہوتا ہے اوسکی نسل منقطع ہو جاتی ہے پس اگر اونکو بدھیا بنانا مکروہ ہوتا تو نہ قربانی کرتے اونکی رسول اقدس صلعم تاکہ لوگ ایسا کرنے سے باز رہتے اور اس کام کو نہ کرتے اسلئے کہ وہ لوگ جب جان لیتے کہ بدھیا کیا ہوا جانور استعمال مین نہ لایا جائے بلکہ اوسکو دور رکہا جاتی تو وہ اوس سے اعراض کرتے اور اوس کام کو ہرگز نہ کرتے **اَلَا تَرٰى** اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ بَابِ رُكُوْبِ الْبِغَالِ اَنَّهٗ اُتِيَ بِعَبْدٍ خَصِيٍّ يَشْتَرِيْهِ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُعِيْنَ عَلَى الْاِخْصَاءِ فَجَعَلَ اِبْتِيَاعَهٗ اِيَّاهُ عَوْنًا عَلٰى اِخْصَائِهٖ لِاَنَّهٗ لَوْلَا مَنْ يَّبْتَاعُهٗ لِاَنَّهٗ خَصِيٌّ لَمْ يَخْصِهٖ مَنْ اَخْصَاهُ فَكَذٰلِكَ اِخْصَاءُ الْغَنَمِ لَوْ كَانَ مَكْرُوْهًا لَمَا ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدْ اُخْصِيَ مِنْهَا وَلَا يُشْبِهُ اِخْصَاءُ الْبَهَائِمِ اِخْصَاءَ بَنِيْ اٰدَمَ لِاَنَّ اِخْصَاءَ الْبَهَائِمِ اِنَّمَا يُرَادُ بِهٖ مَا ذَكَرْنَا مِنْ سَمَانَتِهَا وَقَطْعِ عَضِّهَا فَذٰلِكَ مُبَاحٌ وَبَنُوْ اٰدَمَ فَاِنَّمَا يُرَادُ بِاِخْصَائِهِمُ الْمَعَاصِيْ فَذٰلِكَ غَيْرُ مُبَاحٍ وَلَوْ كَانَ مَا رَوَيْنَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ صَحِيْحًا لَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ اُرِيْدَ الْاِخْصَاءُ الَّذِيْ لَا يَبْقٰى مَعَهٗ شَيْءٌ مِّنْ ذُكُوْرِ الْبَهَائِمِ حَتّٰى يُخْصٰى فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ لِاَنَّ فِيْهِ اِنْقِطَاعَ النَّسْلِ **اَلَا تَرٰى** اَنَّهٗ يَقُوْلُ فِيْ

ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ مِنْهَا نَشَاَتِ الْخَلْقِ اَیْ فَاِذَا فُعِلَ لَمْ يَنْشَأْ شَیْئٌ مِّنْ ذٰلِكَ الْخَلْقِ فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ فَاَمَّا مَا كَانَ مِنَ الْاِخْصَاءِ الَّذِیْ لَا يَنْقَطِعُ مِنْهُ نَشْوُ الْخَلْقِ فَهُوَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ **وَقَدْ** رُوِیَ فِیْ اِبَاحَةِ اِخْصَاءِ الْبَهَائِمِ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ **حَدَّثَنَا** عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ اَخْصٰی بَغْلًا لَهٗ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْصٰی جَمَلًا لَهٗ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِاِخْصَاءِ الْفَحْلِ اِذَا خُشِیَ عِضَاضُهٗ (قولہ) **ترجمہ کیا** تم نہین دیکھتے کہ عمر بن عبد العزیز کے پاس جیسا کہ ہم اوسنے باب رکوب البغال مین روایت کر چکے ہین ایک بدھیا غلام فروخت کے لئے لایا گیا تو آپنے فرمایا کہ مین بدھیا کرنیکی اعانت نہین کرتا پس انہون نے اوسکے خریدنیکو غلام کے خصی بنانے کی اعانت قرار دیا کیونکہ جب اوسکو بوجہ اوسکے خصی ہونیکے کوئی خریدیگا نہین تو خصی کرنے والے اوسکو خصی نہین کرینگے پس علی ہذا القیاس بکرون کو بدھیا کرنا اگر مکروہ ہوتا تو نہ قربانی کرتے رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم اون بکرون کی جو بدھیا کئے گئے ہون اور چوپایون کو بدھیا کرنا چوپایون کے بدھیا کرنیکے مشابہ نہین ہے اسلئے کہ چوپایون کے بدھیا کرنے سے مقصود وہ ہوتا ہے جو ہم نے ذکر کیا یعنے اونکا موٹا کرنا اور اونکے کاٹنے کی بندش لہذا یہ مباح ہے اور بنی آدم کو بدھیا کرنے سے مقصود معاصی کا ترک کرنا ہوتا ہے اور یہ مباح نہین ہے اور اگر شروع باب مین روایت کردہ حدیث صحیح ہو تو احتمال ہے کہ اوس سے مراد وہ خصی کرنا ہے جسکے باوجود کوئی نر چوپایہ باقی نہ رہے تاکہ اوسکو بدھیا کیا جائے پس یہ مکروہ ہے کیونکہ اس مین نسل کا انقطاع ہے کیا تم نہین دیکھتے کہ وہ اس حدیث مین فرماتے ہین اون ہی سے مخلوق پیدا ہوئی ہے یعنے جب خصی کرنے کو اختیار کیا جائیگا تو اوس مخلوق مین سے کوئی بھی پیدا نہ ہوگا اس لحاظ سے یہ مکروہ ہے رہا وہ خصی کرنا جس سے پیدائش منقطع نہ ہو تو وہ اسکے برخلاف ہے اور چوپایون کے بدھیا کرنے مین متقدمین کی ایک جماعت سے روایت منقول ہین **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہون نے ہشام بن عروہ سے انہون نے عروہ سے کہ انہون نے اپنے گھوڑے کو بدھیا کیا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہون نے ہشام بن عروہ سے انہون نے اپنے باپ سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہون نے ابن طاؤس سے کہ اونکے باپ نے اپنا اونٹ خصی (بدھیا) کیا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہون نے مالک بن مغول سے انہون نے عطا سے کہا نر کے بدھیا بنانے مین کوئی مضائقہ

نہین جبکہ اون کے دانتوں سے کاٹنے کا خوف کیا جاے

بَابُ كِتَابَةِ الْعِلْمِ هَلْ تَصْلُحُ أَمْ لَا

باب علم کو لکھنے کے بیان مین کہ آیا جائز ہے یا نہین

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِتَابَةِ الْعِلْمِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى كَرَاهَةِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ وَنَهَوْا عَنْ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوا فِيهِ بِمَا ذَكَرْنَاهُ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَلَمْ يَرَوْا بِكِتَابَةِ الْعِلْمِ بَأْسًا وَعَارَضُوا مَا احْتَجَّ بِهِ عَلَيْهِمْ مُخَالِفُهُمْ مِنَ الْأَثَرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ بِمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْمُخَارِقِ عَنْ طَارِقٍ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ نَقْرَأُهُ عَلَيْكُمْ إِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةُ يَعْنِي الصَّحِيفَةَ فِي ذُؤَابَتِهِ أَوْ قَالَ فِي غِلَافِ سَيْفِهِ عَلَيْهِ أَخَذْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَيْسَ عِنْدَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كِتَابٍ إِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَشَيْءٌ فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فِي الْحَدِيثِ غَيْرُ هٰذَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ حَكِيمٍ وَمُجَاهِدٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ مَا كَانَ أَحَدٌ أَحْفَظَ لِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَإِنِّي كُنْتُ أَعِي بِقَلْبِي وَكَانَ يَعِي بِقَلْبِهِ وَيَكْتُبُ بِيَدِهِ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَأَذِنَ لَهُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ شُعَيْبًا حَدَّثَهُ وَمُجَاهِدًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكْتُبُ مَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالرِّضَاءِ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ أَقُولَ إِلَّا حَقًّا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي يَعْنِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ حَكِيمٍ أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ (تولی) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہمسے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن بشار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عینیہ نے انہون نے عبدالرحمن بن زید سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے عطاء بن یسار سے انہون نے ابو سعید خدری سے کہ انہون نے اجازت لی نبی صلے اللہ علیہ سلم سے علم لکھنے کی پس نہ اجازت دی آپ نے اونکو ابو جعفر نے کہا پس گیا ایک گروہ علم لکھنے کی کراہت کیطرف اور اس سے منع کیا اور استدلال کیا اس مین اوس سے جسکو ہم ذکر کر چکے اور مخالفت کی اونکی اس مین دوسرون نے اور علم

کے لکھنے مین کوئی مضایقہ نہ جانتا اور مقابلہ کیا انہون نے اوس مذکور حدیث کا جس سے اونکے مخالفین نے
استدلال کیا اوس سے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے **حدیث** بیان کی ہم سے
فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے انہون مخارق ابن
انہون سے الطارق سے کہا خطبہ سنایا ہمکو حضرت علی نے اور فرمایا نہین ہے ہمارے پاس کوئی کتاب
کہ پڑہین ہم اوسکو تم پر سوا خدا تعالے کی کتاب اور اس صحیفہ کے جو آپ کے تہیلے مین تہا یا فرمایا جو تلوار کے
غلاف مین ہے کہ حاصل کیا ہم نے اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جسکے اندر زکوۃ کے
فرائض ہین **حدیث** بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن موسی نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہون اعمش سے انہون نے ابراہیم تیمی سے انہون نے اپنے
باپ سے انہون نے حضرت علی سے فرمایا نہین ہے ہمارے پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی جانب سے
کوئی کتاب سوا خدا تعالے کی کتاب اور کچہہ اس صحیفہ کے مدینہ حرام ہے مقام عیر سے مقام ثور تک
اور ایک حدیث مین اسکے سوا اور مضمون ہے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحاق نے انہون نے روایت کی عمرو بن شعیب سے
انہون نے مغیرہ بن حکیم اور مجاہد سے کہ اون دونو نے سنا ابو ہریرہ کو فرماتے ہوئے کہ نہین تہا کوئی شخص
زیادہ حافظ حدیث کا مجہسے مگر عبد اللہ بن عمرو کہ مین صرف دل سے یاد کرتا تہا اور وہ اپنے دل سے بہی یاد
کرتے تہے اور اپنے ہاتہہ سے لکہتے بہی تہے انہون نے اسکی رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے
اجازت لے لی تہی اور آپنے اونکو اجازت دیدی تہی **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو عبد الرحمن بن سلیمان نے انہون نے عمرو بن شعیب سے کہ شعیب نے
حدیث بیان کی وہب سے اور مجاہد سے بروایت عبد اللہ بن عمرو کہا عرض کیا مین نے ای رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم لکہہ لیا کرون وہ جو سنون آپ سے فرمایا ہان مین نے عرض کیا غصے اور رضامندی دونو حالتون
مین فرمایا سب کے واسطے جائز نہین مگر یہ کہ حق کہون **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو مرا عبد الرحمن بن سلیمان مین عقیل بن خالد سے انہون نے مغیرہ
بن حکیم سے کہ انہون نے سنا ابو ہریرہ سے پہر ذکر کیا قریب اوسکے **حدثنا** ربیع الجیزی قال ثنا
ابن ابی مریم قال اخبرنی یحیی بن ایوب عن عثمان بن عطاء عن ابیہ عن عمرو بن شعیب
عن ابیہ عن جدہ قال قلت یا رسول اللہ انی اسمع منک اشیاء اخاف ان انساہا افتاذن
لی ان اکتبہا قال نعم **ففی** ہذہ الآثار الاباحۃ لکتابۃ العلم وخلاف لحدیث ابی سعید
الذی ذکرناہ فی اول ہذا الباب وہذا اولی بالنظر لان اللہ عز وجل قال فی الدین ولا
تسئموا ان تکتبوہ صغیرا او کبیرا الی اجلہ ذلکم اقسط عند اللہ واقوم للشہادۃ وادنی ان لا ترتابوا
فلما امر اللہ عز وجل بکتابۃ الدین خوف الریب کان العلم الذی حفظہ اصعب من
حفظ الدین احری ان یباح کتابتہ خوف الریب فیہ والشک وہذا قول ابی حنیفۃ وابی یوسف

ومحمد رحمہم اللہ تعالیٰ **وقد** روی فی ذلک ایضا عمن بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یوافق ھذا **حدثنا** صالح بن عبد الرحمن قال ثنا حفص بن عمر العدنی قال ثنا الحکم ابن ابان عن عکرمة عن ابن عباس ان ناسا من اھل الطائف اتوہ بصحف من صحفہ لیقرأھا علیھم فلما اخذھا لم ینطلق فقال انی لما ذھب بصری بلھت فاقرءوھا علی ولا یکن فی انفسکم من ذلک حرج فان قراءتکم علی کقراءتی علیکم **حدثنا** حسین بن نصر قال ثنا نعیم بن حماد قال ثنا ابن المبارک قال ثنا سلیمٰن التیمی عن طاؤس قال کان سعید بن جبیر یکتب عند ابن عباس فقیل لہ انھم یکتبون فقال یکتبون وکان احسن شیٔ خلقا **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا ابو الربیع الزھرانی قال ثنا یعقوب القمی قال ثنا عبد اللہ بن محمد بن عقیل قال کنا ناتی جابر بن عبد اللہ فنسألہ عن سنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنکتبھا **حدثنا** حسین قال ثنا نعیم قال ثنا ابن المبارک قال ثنا سلیمٰن التیمی عن ثابت عن انس قال ثنا محمود بن الربیع عن عتبان بن مالک قال انس فلقیت عتبان فحدثنی بہ فاعجبنی فقلت لابنی اکتبہ فکتبہ **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا اسد ح وحدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا ابراھیم بن بشار قالا ثنا سفیان عن عمرو عن وھب بن منبہ عن اخیہ سمع ابا ھریرة یقول لیس احد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر حدیثا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منی ما خلا عبد اللہ بن عمرو فانہ کان یکتب ولا اکتب **حدثنا** یونس قال ثنا علی بن معبد قال ثنا شعیب بن اسحٰق الدمشقی عن عمران بن حدیر عن بشیر ابن نھیک قال کنت اخذ الکتب من ابی ھریرة فاکتبھا فاذا فرغت قرأتھا علیہ فاقول الذی قرأت علیک اسمعتہ من رسول اللہ فیقول نعم (قولہ) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع جیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی مجکو یحییٰ بن ایوب نے انہوں نے عثمان بن عطا سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہا عرض کیا میں نے ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میں آپسے بہت باتیں سنتا ہوں ڈر ہے کہ اونکو بھول جاؤن کیا آپ مجھے اونکے لکھنے کی اجازت دیتے ہیں آپنے فرمایا ہان پس ان حدیثوں میں علم کے لکھنے کی اباحت ہے اور ابو سعید کی اوس حدیث کا خلاف ہے جو ہم اسباب کے شروع میں ذکر کر چکے اور یہ حدیث نظر کے لحاظ سے زیادہ بہتر ہے اسلئے کہ خدا تعالےٰ نے قرض کے بارہ میں فرمایا ولا تسأموا ان تکتبوہ صغیرا او کبیرا الی اجلہ ذلکم اقسط عند اللہ واقوم للشھادة وادنی الا ترتابوا پس جبکہ خدا تعالےٰ نے قرض کے لکھنے کا حکم فرمایا شک واقع ہو جانیکے خوف سے تو ہوا علم جسکا یاد رکھنا فرض کے یاد رکھنے سے زیادہ سخت ہے زیادہ مناسب اسکے کہ اوسکا لکھنا مباح ہو اوسمین شک واقع ہو جانیکے خوف سے اور یہ ہی قول امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا ہے اور اس بارہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کے لوگوں سے بھی روایات ہیں جو اسی کے موافق

ہین حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حفص بن عمر عدنی نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے حکم بن ابان نے انہون نے عکرمہ سے انہون نے ابن عباس سے کہ طائف کے
لوگ آپکے پاس اپنے اپنے صحیفے لائے تاکہ آپ اونکو اون لوگون پر پڑہین پس جب آپنے اونکو لیا تو
نہ چلے اور فرمایا کہ جب سے میری بینائی جاتی رہی ہین معذور ہوگیا لہذا انکو تم لوگ مجہہ پر پڑہو اور اس سے
تمہارے دلون مین کوئی خلجان نہ واقع ہو اسلئے کہ تمہارا مجہہ پر پڑھنا مانند میرے تم پر پڑہنے کی ہے
حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نعیم بن حماد نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابن مبارک نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان تیمی نے انہون نے طاؤس سے
کہا تھے سعید بن جبیر ابن عباس کے پاس لکہا کرتے تھے تو اونسے کہا گیا کہ اور لوگ بہی لکہا کرین تو آپنے
فرمایا لکہا کرین اور بڑی اچہی عادت والے تھے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابو ربیع زہرانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب قمی نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے عبداللہ بن محمد بن عقیل نے کہا ہم آیا کرتے تھے جابر بن عبداللہ کے پاس اور اونسے رسول
اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی سنتین دریافت کرکے لکہا کرتے تھے حدیث بیان کی ہم سے حسین نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن مبارک نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے سلیمان تیمی نے انہون نے ثابت سے انہون نے انس سے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمود
بن ربیع نے انہون نے عتبان بن مالک سے کہا انس نے مین نے عتبان سے ملاقات کی پس انہون نے
مجہسے یہ حدیث بیان کی اور پسند آئی وہ حدیث مجکو اسلئے مین نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اسکو لکہہ لے
چنانچہ اوس نے اوسکو لکہہ لیا حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
اسد نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن
بشار نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہون نے عمرو سے انہون نے وہب
بن منبہ سے انہون نے اپنے بہائی سے کہ انہون نے سنا ابوہریرہ رضؓ کو فرماتے ہوئے کہ نہین
ہے کوئی صحابی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت
کرنے مین مجہسے زیادہ ماسوا عبداللہ بن عمرو کے کیونکہ وہ لکہا کرتے تھے اور مین لکہتا نہ تہا۔
حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن اسحاق دمشقی نے انہون
نے عمران بن حدیر سے انہون نے بشیر بن نہیک سے کہا مین ابوہریرہ سے کتاب لیکر حدیثین
لکہتا تہا جب لکہہ لیتا تہا تو اونپر پڑہتا تہا اور کہتا تہا کہ جو کچہہ مین نے تم پر پڑہا اسکو تم نے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو وہ کہتے تھے ہان +

بَابُ الْكَيِّ هَلْ هُوَ مَكْرُوْهٌ اَمْ لَا

باب داغنے کے بیان میں کہ وہ مکروہ ہے یا نہیں

حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ نَاسًا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاحِبٍ لَهُمْ فَسَاَلُوْهُ اَنَكْوِيْهِ فَسَكَتَ فَسَاَلُوْهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَقَالَ ارْضِفُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ وَكَرِهَ ذٰلِكَ **حَدَّثَنَا** رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فَقَالُوْا اِنَّ صَاحِبًا لَنَا مَرِيْضٌ وَوُصِفَ لَهُ الْكَيُّ اَفَنَكْوِيْهِ فَسَكَتَ ثُمَّ عَادُوْا فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ فِي الثَّالِثَةِ اكْوُوْهُ اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ فَارْضِفُوْهُ بِالرَّضْفِ **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ وَمَعْنٰى هٰذَا عِنْدَنَا عَلَى الْوَعِيْدِ الَّذِيْ ظَاهِرُهُ الْاَمْرُ وَبَاطِنُهُ النَّهْيُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ الْاٰيَةَ وَكَقَوْلِهٖ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَسْعَدَ التَّغْلِبِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَوْنَ بِهٖ شِفَاءٌ فَفِيْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَكْتَوِيَ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نُهِيْنَا عَنِ الْكَيِّ **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْكَيِّ (قولہ) **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے ابواحوص سے انہوں نے عبد اللہ سے کہ چند لوگ حاضر ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ایک ساتھی کو لیکر پس دریافت کیا انہوں نے آپ سے کیا ہم اسکو داغدیں پس وہ چپ ہو رہے پھر انہوں نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جلادو اسکو اور داغنے کو مکروہ جانا **حدیث** بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے ابواحوص سے انہوں نے عبد اللہ سے کہا حاضر ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تین آدمی پس عرض کیا انہوں نے کہ ہمارا ایک ساتھی بیمار ہے اور آپ سے انہوں نے داغدینے کا ذکر کیا کہ کیا ہم اسکو داغدیں تو آپ چپ ہو رہے انہوں نے دوبارہ دریافت کیا آپ پھر چپ ہو رہے پھر آپ نے تیسری بار میں اونسے فرمایا کہ داغدو اسکو اگر چاہو اور اگر چاہو تو

ابوجعفر نے کہا اور مراد اس سے ہمارے نزدیک وعید ہے جسکا ظاہر حکم ہوتا ہے اور درحقیقت ممانعت جسطرح فرمایا حق تعالےٰ نے واستفزز من استطعت منهم الآیۃ اور فرمایا اعملوا ما شئتم **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن عبدالرحمٰن نے کہا حدیث بیان کی ابوسعید محمد بن اسعد ثعلبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر ہے کسی شے میں اون اشیاء سے جنکے ساتھ تم دوا کرتے ہو شفا یا پچھنے لگانے میں ہے یا ایک گھونٹ شہد میں یا جلاتے ہیں آگ سے اور داغ دینیکو میں پسند نہیں کرتا **حدیث** بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن حسان نے انہوں نے حسن سے انہوں نے عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے داخل ہونگے میری امت سے جنت میں ستر ہزار آدمی بلا حساب عرض کیا گیا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں فرمایا وہ جو بدفالی نہیں لیتے اور نہ داغ دیتے ہیں اور نہ چوری کرتے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعمر حوضی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قتادہ نے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عمران بن حصین سے کہا منع کیے گئے ہم داغ دینے سے حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے انہوں نے ابوہبیرہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا داغ دینے سے **فذهب** قوم الی ان الکی مکروہ وانہ لا یجوز لاحد ان یفعلہ علی حال من الاحوال واحتجوا فی ذلک بہذہ الآثار **و**خالفہم فی ذلک آخرون فقالوا لا بأس بالکی لما علاج الکی **وکان** من الحجۃ لہم فی ذلک ما حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا محمد بن خازم عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال اشتکی ابی بن کعب فارسل الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طبیبا فقطع منہ عرقا ثم کواہ علیہ **حدثنا** احمد بن داود قال ثنا عیاش الرقام قال ثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی بن کعب طبیبا فقطع منہ عرقا ثم کواہ علیہ **حدثنا** فہد قال ثنا عمر بن حفص قال ثنا ابی عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال اشتکی ابی بن کعب فبعث الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طبیبا فقطع عرقا الاکحل وکواہ علیہ **حدثنا** فہد قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا زہیر قال ثنا ابو الزبیر عن جابر قال رمی سعد ابن معاذ فی الاکحل فحسمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ بمشقص ثم ورمت فحسمہ الثانیۃ **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابن لہیعۃ عن ابی الزبیر عن جابر ان ابی بن کعب او سعدا اوذی رمیۃ فی یدہ فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طبیبا فکواہ علیہا **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا شعیب قال ثنا اللیث عن

أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوا أَكْحَلَهُ فَحَسَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَحَسَمَهُ مَرَّةً أُخْرَى **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى سَعْدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنْ شَوْكَةٍ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ شَوْصَةٍ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَوَانِي أَبُو طَلْحَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَمَا نُهِيتُ عَنْهُ (قولہ) **ترجمہ پس** گیا ایک گروہ اسطرف کہ داغ دینا مکروہ ہے اور یہ کہ یکسی حال مین جائز نہین اور استدلال کیا انہون نے اسبارہ مین ان احادیث سے اور مخالفت کی اونکی اسبارہ مین دوسرون نے اور کہا کہ اوس بیماری کی وجہ سے داغ دینے مین کوئی ہرج نہین جسکا علاج داغ دینا ہو اور دلیل اونکی اس مسئلہ مین وہ حدیث ہے جو ہم سے ربیع موذن نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حازم نے انہون نے اعمش سے انہون نے ابوسفیان سے انہون نے جابر سے کہا ابی بن کعب بیمار ہوئے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکیطرف ایک طبیب بہیجا پس اوسنے اونکی ایک رگ کاٹدی پہر اوسکو داغ دیا۔ **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیاش رقام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابومعاویہ نے انہون نے اعمش سے انہون نے ابوسفیان سے انہون نے جابر سے کہا بہیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کیطرف ایک طبیب پس اوس نے اونکی ایک رگ کاٹدی پہر اوسکو داغدیا حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوزبیر نے انہون نے روایت کی جابر سے کہا تیر لگا حضرت معاذ کے ہاتہہ کی رگ مین پس داغدیا اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکے ہاتھ مین ایک عریض تیر سے پہر وہ ورم کر آیا تو آپنے اوسکو پہر دوبارہ داغا حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے انہون نے ابوزبیر سے انہون نے جابر سے کہ ابی بن کعب یا سعد کے ہاتھ مین تیر لگا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک حکیم کو حکم دیا پس اوس نے اونکے ہاتہہ کو داغدیا **حدیث** بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے انہون نے ابوزبیر سے انہون نے جابر سے کہا جنگ احزاب کے روز سعد بن معاذ کے تیر لگا تو اونکے ہاتھ کی رگ کٹ گئی پس اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگ سے جہلس دیا پہر اونکا ہاتہہ پہول گیا تو دوبارہ آپنے اوسکو جہلس دیا **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیٰی ابن عبدالحمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے انہون نے معمر سے انہون نے زہری سے انہون نے انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد بن زرارہ کو کانٹا لگنے کی

وجہ سے داغدیا **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن منہال
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل سوا اسکے کہ
انہوں نے کہا گٹھیا کی وجہ سے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عمرو بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمران نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے
کہا داغدیا مجکو ابوطلحہ نے حالانکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے پس مین اوس سے
منع نہیں کیا گیا **حدثنا** فهد قال ثنا احمد بن يونس قال ثنا زهير قال انا ابو الزبير عن عمرو بن
شعيب عن بعض اصحاب النبي صلے الله عليه وسلم قال كوى رسول الله صلى الله عليه وسلم سعدا
او اسعد بن زرارة من الذبحة في حلقه **ففي** هذه الاخبار اباحة الكي للداء المذكور فيها وفي
الآثار الاول النهي عن الكي فاحتمل ان يكون المعنى الذي كانت له الاباحة في هذه الآثار غير المعنى
الذي كان له النهي في الآثار الاول **وذلك** ان قوما كانوا يكتوون قبل نزول البلاء بهم يرون
ان ذلك يمنع البلاء ان ينزل بهم كما تفعل الاعاجم فهذا مكروه لانه ليس على طريق العلاج وهو شرك
لانهم يفعلونه ليدفع قدر الله عنهم فاما ما كان بعد نزول البلاء انما يراد به الصلاح والعلاج
مباح مامور به **وقد** بين ذلك جابر بن عبد الله في حديث رواه عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا ابو عامر العقدي وابن مرزوق قالا ثنا عبد الرحمن بن سليمان عن
عاصم بن عمر عن جابر بن عبد الله ان النبي صلے الله عليه وسلم قال ان يكن في شيء من ادويتكم هذه
خير ففي شرطة محجم او شربة عسل او لذعة بنار توافق داء وما احب ان اكتوي **فاذا** كان
في هذا الحديث ان لذعة النار التي توافق الداء مباحة والكي مكروه وكانت اللذعة بالنار كية
ثبت ان الكي الذي يوافق الداء مباح وان الكي الذي لا يوافق الداء مكروه ويحتمل ان يكون الكي منعا
عنه على ما في الآثار الاول ثم ابيح بعد ذلك على ما في هذه الآثار الاخر **وذلك** ان ابن ابي داود
حدثنا قال ثنا خطاب بن عثمان ...... قال ثنا اسمعيل بن عياش عن سليمن بن سليم
عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يستاذنه
في الكي فقال لا تكتو فقال يا رسول الله بلغ بي الجهد ولا اجد بدا من ان اكتوي قال ما شئت
اما انه ليس من جرح الا وهو اتي الله يوم القيامة يدمي يشكو الالم الذي كان سببه وان جرح
الكي ياتي يوم القيامة يذكر ان سببه كان من كراهة لقاء الله ثم امره ان يكتوي **ففي** هذا الحديث
نهي رسول الله صلے الله عليه وسلم عن الكي واباحته اياه بعد ذلك فاحتمل ان يكون ما في الآثار
الاول كان من رسول الله صلے الله عليه وسلم في حال النهي المذكور في هذا الحديث وما كان
من الاباحة في الآثار الاخر كان بعد ما كانت منه الاباحة المذكورة في هذا الحديث فتكون
الاباحة ناسخة للنهي **وقد** روي عن رسول الله صلے الله عليه وسلم انه كوى سعدا لبعد ما
قطعه **حدثنا** ابن خزيمة قال ثنا مسلم بن ابراهيم قال ثنا ابو بكر بن علي قال ثنا الحجاج بن

أَرْطَاةَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ قُلْتُ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَمِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُقْطَعَ السَّارِقُ وَيُعَلَّقَ
فِي عُنُقِهِ فَقَالَ نَعَمْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِسَارِقٍ فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ حَسَمَهُ
ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ **حَدَّثَنَا** حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ سَرَقَ شَمْلَةً فَقَالَ
أَسَرَقْتَ مَا إِخَالُ سَرَقْتَ اذْهَبُوا بِهِ فَاقْطَعُوهُ ثُمَّ احْسِمُوهُ ثُمَّ قَالَ تُبْ إِلَى اللّٰهِ **فَفِي** هٰذِهِ
أَيْضًا دَلِيلٌ عَلَى إِبَاحَةِ الْكَيِّ الَّذِي يُرَادُ بِهِ الْعِلَاجُ لِأَنَّهُ دَوَاءٌ **وَقَدْ** سَأَلَ الْأَعْرَابُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَلَا نَتَدَاوَى فَكَانَ جَوَابُهُ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ
ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ شَرِيكٍ
يَقُولُ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ فَقَالُوا هَلْ عَلَيْنَا جُنَاحٌ أَنْ نَتَدَاوَى
فَقَالَ تَدَاوَوْا عِبَادَ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً إِلَّا الْهَرَمَ **حَدَّثَنَا**
يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَخْلُقْ دَاءً إِلَّا خَلَقَ لَهُ شِفَاءً إِلَّا السَّامَ
وَالسَّامُ الْمَوْتُ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ
بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ سعید
فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللّٰهِ (قوله) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الزبیر نے انہوں
نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا داغ دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
سعد کو یا اسعد بن زرارہ اونکے حلق میں شگاف کی وجہ سے پس ان تمام حدیثوں میں داغ دینے کی اباحت ہی
اوس بیماری کی وجہ سے جو اونمیں مذکور ہوئی اور پہلی حدیثوں میں داغ دینے سے ممانعت ہے پس
احتمال ہے کہ وہ وجہ جس سے ان حدیثوں میں داغنے کی اباحت ہی اوس وجہ کے سوا ہو جس نے پہلی حدیثوں
میں اوس سے ممانعت ہے اور یہ اسلئے کہ ایک گروہ داغ دیا کرتا تہا قبل اسکے کہ اونپر کوئی بلا نازل ہو
اونکا خیال تہا کہ یہ فعل بلا کو روکدیتا ہے جسطرح عجمی لوگ کرتے ہیں پس یہ مکروہ ہے کیونکہ یہ علاج کے
طریقہ پر نہیں ہے بلکہ یہ شرک ہے اسلئے کہ وہ یہ کام اپنے آپسے خدا تعالی کی تقدیر دفع کرنے کو
کرتے ہیں رہا وہ داغنا جو بلا نازل ہونے کے بعد کیا گیا ہو تو اوس سے مقصد صلاح ہوتی ہے اور علاج
امر مباح ہے اسکا شارع نے حکم دیا ہے اور اسکو جابر بن عبد اللہ نے اوس حدیث میں بیان کیا ہے
جو انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی **حدیث** بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر عقدی اور ابن مرزوق نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبد الرحمن
بن سلیمان نے انہوں نے عاصم بن عمر سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی چیز میں بہتری ہے تو وہ پچھنے لگانے میں یا آگ کی لپٹ

ف یعنی فصد کرانا اور رگ سے خون کو آگ سے بند کرنا ۱۲ مترجم

مین یا شہد پینے مین ہے جو بیماری کے موافق ہو اور داغدینے کو مین پسند نہین کرتا پس جب اس حدیث مین یہ ہے کہ آگ کی لپٹ دینا جو بیماری کے مناسب ہو مباح ہے اور داغنا مکروہ ہے حالانکہ آگ سے خون کو بند کرنا بھی داغنا ہی ہے لہذا ثابت ہوا کہ وہ داغنا جو بیماری کے مناسب ہو مباح ہے اور وہ داغنا جو بیماری کے نامناسب ہو مکروہ ہے اور ہو سکتا ہے کہ داغنا حرام ہو جیسا کہ پہلی حدیثون مین نہی اور بعد مین مباح کر دیا گیا ہو جسطرح دوسری حدیثون مین ہے اور یہ اسلیئے کہ ابن ابی داؤد نے حدیث بیان کی ہمسے کہا حدیث بیان کی ہم سے خطاب بن عثمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن عیاش نے انہون نے سلیمان بن سلیم سے انہون نے عمرو بن شعیب سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے اپنے دادا سے کہا آیا ایک آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آپ سے داغنے کی اجازت لیتا تھا پس آپنے فرمایا نہ داغدو پس اوس نے عرض کیا ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مجھے بڑی تکلیف ہے اور سوا داغنے کے کوئی چارہ نہین پاتا آپنے فرمایا جو تو چاہے آگاہ ہو کہ نہین ہے کوئی زخم مگر وہ آیگا قیامت کے روز خدا تعالٰے کے سامنے خون آلودہ کہ شکایت کریگا اوس درد کی جو اوس سے حاصل ہوا اور داغدینے کا زخم آئیگا قیامت کے روز بیان کریگا کہ میرا سبب اللہ تعالٰے سے ملاقات کی گواہی تھی پھر اوسکو داغنے کا حکم دیا پس اس حدیث مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا داغنے سے منع فرمایا اور اوسکے بعد داغنے کو مباح فرمانا ہے لہذا احتمال ہے کہ پہلی حدیثون مین جو علم ہے وہ اوس وقت کا ہو کہ جب آپسے ممانعت صادر ہوئی جسکا ذکر اس حدیث مین ہے وہ حکم جو دوسری حدیثون مین ہے وہ اوس اباحت کے بعد کا ہو جو اسی حدیث مین مذکور ہے پس اباحت ممانعت کے لئے ناسخ ہوئی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے چور کو داغدیا اوسکے ہاتھہ کاٹنے کے بعد حدیث بیان کی ہم سے ابن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن ارطاۃ نے انہون نے مکحول سے انہون نے ابن محیریز سے کہا عرض کیا مین نے فضالہ بن عبید سے کیا یہ سنت ہے کہ چور کا ہاتھہ کاٹکر اوسکی گردن مین لٹکا دیا جائے تو انہون نے کہا ہان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا آپنے حکم دیا اوسکا ہاتھہ کاٹا گیا پھر آپنے اوسکو جھلس دیا پھر اوسکی گردن مین لٹکا دیا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہون نے یزید بن خصیفہ سے انہون محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جسنے چادر چرائی تھی پس آپنے فرمایا کیا تو نے چوری کی ہے میرا یہ خیال نہ تھا کہ تو چوری کریگا لیجاؤ اسکو اور کاٹو ہاتھہ اسکا پھر جھلس دو اسکو پھر فرمایا توبہ کر خدا تعالٰے سے پس اس مین بھی داغدینے کی اباحت پر دلیل ہے جس سے مقصد علاج ہو کیونکہ وہ دوا ہے اور اعراب نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور عرض کیا کیا ہم دوا نہ کرین تو آپ کا جواب اونکے لئے وہ ہوا جو اس حدیث مین ہے :—

حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن بشار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زیاد بن علاقہ نے کہا سنا مین نے اسامہ بن شریک کو کہتے ہوے کہ حاضر ہوا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور اعراب لوگ آپسے دریافت کر رہے تھے کہ کیا ہم پر کوئی نقصان ہے اگر ہم علاج کرین دوا سے تو آپنے فرمایا دوا کرو اللہ کے بندو کیونکہ اللہ تعالے نے نہین رکہا کوئی مرض مگر اوسکے لئے دوا ضرور رکہی ہے سوا بڑہاپے کے **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجہسے طلحہ بن عمرو نے انہون نے عطا سے انہون نے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای لوگو دوا کرو کیونکہ اللہ عز وجل نے نہین پیدا کی کوئی بیماری مگر پیدا کی خدا تعالے نے اوسکے واسطے شفا سوا موت کے **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو عمرو بن حارث نے انہون نے عبداللہ بن سعد سے انہون نے ابو زبیر سے انہون نے جابر بن عبداللہ سے انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہر بیماری کے لئے دوا ہے پس جب پہونچائی جاتی ہے دوا بیماری کو تو اچہا ہو جاتا ہے مریض بحکم خدا

فَاَبَاحَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَدَاوَوْا بِكُلِّ مَا كَانُوْا يَتَدَاوَوْنَ بِهٖ **وَقَدِ** اكْتَوٰى اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ **فَمِمَّنْ** رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبْجَرَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ اَقْسَمَ عَلَيَّ عُمَرُ لَاَكْتَوِيَنَّ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اكْتَوٰى مِنَ اللَّقْوَةِ فِيْ اَصْلِ اُذُنَيْهِ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اكْتَوٰى مِنَ اللَّقْوَةِ **حَدَّثَنَا** شُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ بْنِ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اكْتَوٰى مِنَ اللَّقْوَةِ وَرَقٰى مِنَ الْعَقْرَبِ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ خَبَّابٍ اَنَّهٗ اَتَاهُ يَعُوْدُهٗ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا فِيْ بَطْنِهٖ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدًا قَالَ ابْنُ مَرْزُوْقٍ اَظُنُّهٗ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اَشَعَرْتَ اَنَّهٗ كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيَّ فَلَمَّا اكْتَوَيْتُ انْقَطَعَ عَنِّي التَّسْلِيْمُ **فَهٰؤُلَاءِ** اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اكْتَوَوْا وَكَوَوْا غَيْرَهُمْ **وَفِيْهِمْ** ابْنُ عُمَرَ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اُحِبُّ اَنْ اَكْتَوِيَ فَدَلَّ فِعْلُهٗ ذٰلِكَ عَلٰى ثُبُوْتِ نَسْخِ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَهٗ مِنْ ذٰلِكَ **وَفِيْهِمْ** عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَهُوَ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْحَهٗ لِلَّذِيْنَ لَا يَكْتَوُوْنَ

تذل ذلك ايضا على علمه كان باختيار رسول الله صلى الله عليه وسلم لذلك **فان** قال قائل فكيف يكون ذلك وقد روى عن عمران بن حصين **فذكر** ما حدثنا سليمن بن شعيب قال ثنا ابو جابر قال ثنا عمران بن جرير عن ابى مجلز قال كان عمران بن حصين ينهى عن الكى فابتلى فكان يقعد ويقول لقد اكتويت كية بنار فما ابرأتنى من اثم ولا شفتنى من سقم **قيل** له قد يجوز ان يكون الكى الذى كان عمران ينهى عنه هو الكى يراد به لا العلاج من البلاء الذى قد حل ولكن لما يفعل قبل حلول البلاء مما كانوا يرون انه يدفع البلاء فلما ابتلى بما كان ابتلى به اكتوى على ان ذلك كان علاجا لما به من البلاء فلما لم يبرأ بذلك علم ان كيه لم يوافق بلاءه ولم يكن علاجا له فاشفق ان يكون بها اثما فقال ما شفتنى من سقمه ولا ابراتنى من اثم اى لم اعلم انى برئ من الاثم مع انه لم يحقق انه صار آثما بها لانه انما كان اراد بها الدواء لا غير ذلك والدواء مباح للناس جميعا وهم مامورون به **وقد** جاءت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم آثار تنهى عن التمائم **فمما** روى فى ذلك ما حدثنا يونس قال ثنا سفيان عن الزهرى عن عبيد الله بن عبد الله عن ام قيس بنت محصن قالت دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم بابن لى وقد علقت عليه من العذرة فقال على م تدغرن اولادكن بهذه العلاق عليكن بهذا العود الهندى فان فيه سبعة اشفية منها ذات الجنب يسعط من العذرة ويلد من ذات الجنب **فقد** يحتمل ان يكون ذلك العلاق كان مكروها فى نفسه لانه كتب فيه ما لا يحل كتابته فكرهه رسول الله صلى الله عليه وسلم لذلك لا لغيره (قوله) **ترجمه پس** مباح فرمایا ان لوگوں کے لئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دوا کریں وہ داغنے سے جس سے وہ دوا کیا کرتے تھے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے آپ کے بعد داغدیا ہے پس من جملہ انکے جن سے یہ فعل منقول ہے او حدیث ہے جو بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مؤمل بن اسمعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن الحر نے انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر سے کہا حضرت عمر نے مجھ سے قسم کہائی کہ داغ ضرور دونگا **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوزبیر نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر کو دیکھا کہ انہوں نے لقوہ کی وجہ سے اپنے دونو کانوں کی جڑوں میں داغدیا **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسی بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے کہ ابن عمر نے لقوہ کی وجہ سے داغدیا **حدیث** بیان کی ہم سے شعیب بن اسحاق بن یحیی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعبدالرحمن مقری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حنیفہ نے انہوں نے نافع سے کہ ابن عمر نے لقوہ کی وجہ سے داغ دیا اور بچھو کی وجہ سے منتر کیا **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو مالک نے

حدیر

انہون نے روایت کی نافع سے انہون نے ابن عمر سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہمسے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی ابو اسحاق سے انہون نے حارثہ بن مضرب سے کہا داخل ہوا مین خبابؓ پر کہ انہون نے داغ لیا تہا۔ **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن اعین نے انہون نے اسمعیل سے انہون نے قیس بن ابی حازم سے انہون نے خباب سے کہ وہ آئے اونکے پاس عیادت کی غرض سے اور انہون نے اپنے پیٹ سات جگہ داغ لئے تے **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے انہون نے اپنے باپ سے کہا سنا مین نے حمید کو کہا ابن مرزوق نے روایت کرتے ہوئے اپنے خیال مین سطرف سے کہا مجہ سے عمران بن حصین نے فرمایا کہ تم سمجہے کہ یہ مجہے سلام کیا کرتے تھے اور جب سے مین نے داغ لیا ہے سلام بند کر دیا پس یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہین کہ خود بہی داغ لیا اور دوسرون کو دا غا اور اون ہی مین حضرت ابن عمرؓ ہین اور اونسے ہم روایت بیان کر چکے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین داغ لینے کو پسند نہین کرتا لہذا اونکا یہ فعل اوس امر کے منسوخ ہونے پر دلالت کرتا ہے جسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مکروہ فرمایا اور اون ہی مین عمران بن حصین ہین اور وہ وہ شخص ہین جنہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آپ کا اون لوگون کی تعریف کرنا روایت کیا ہے جو داغ نہین لیتے پس اسنے بہی اسپر دلالت کی کہ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اس فعل کو مباح فرمانا جانتے تہے **پس** اگر کوئی کہے کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ عمران بن حصین سے مروی ہے اور بیان کرے وہ حدیث جو بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو جابر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمران بن جریر نے انہون نے ابو مجلد سے کہا عمران بن حصین داغ دینے سے منع فرماتے تھے پس مبتلا ہوئے (بجمرنیہ) پس بیتے تے اور کہتے تہے کہ مین نے آگ سے ایکبار داغ لیا پس نہ بری کیا مجکو کسی گناہ سے اور نہ شفا دی مجکو بیماری سے تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ داغ دینا جس سے عمران منع کرتے تھے وہ ہو جو بہ نیت اوس بیماری کے علاج کے نہ دیا جائے جو نازل ہو گئی ہو بلکہ اسوجہ سے کہ آئندہ بیماری نازل نہ ہو اون بیماریون مین سے جنکو لوگ سمجہتے تھے کہ داغ دینا دفع کرتا ہے پہر جب وہ مبتلا ہوئے اوس بیماری مین جس مین مبتلا ہوا کرتے تھے تو داغ لیا اس بنا پر کہ یہ اوس بیماری کا علاج تہا جو نازل ہو چکی تہی پہر جب اس سے اچھے نہ ہوئے تو جانا کہ اونکا داغ دینا اوس مرض کے موافق نہ تہا اور نہ اوسکا علاج تہا اسلئے ڈرے کہ کہین اس سے گناہگار نہ ہون پس کہا کہ نہ شفا دی مجکو بیماری سے اور نہ بری کیا مجکو گناہ سے یعنے مین نہین جانتا کہ گناہ سے بُری ہوا یا نہین باوجودیکہ نہ حقیقی طور پر جانا کہ وہ گناہگار ہو گئے اسلئے کہ اونکا مقصود داغ دینے سے دوا تہا نہ اسکے سوا اور دوا تمام لوگون کے لئے مُباح ہے اور اونکو اسکا حکم دیا گیا ہے **اور** رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے چند احادیث منقول ہین جو تعویذات سے منع کرتی ہین **پس** منجملہ اون کے جو اس بارہ مین

مروی ہین وہ ہے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہون نے
زہری سے انہون نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہون نے ام قیس بنت محصن سے کہا حاضر ہوا
مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اپنے ایک بیٹے کو لیکر اور مین نے اوسپر درد حلق
کی وجہ سے تعویذین لٹکا رکہے تھے پس فرمایا آپنے کس لیئے تباہ کرتے ہو اولاد اپنی ان تعویذون سے لازم
پکڑو اپنے اوپر یہ عود ہندی یعنے قسط کیونکہ اوس مین سات شفائین ہین منجملہ اونکے ذات الجنب ہے
کہ ناک مین ڈالی جائے درد حلق کی وجہ سے اور منہ مین ڈالی جائے بوجہ ذات الجنب کے پس سکتا ہی
کہ تعویذون کا لٹکانا فی ذاتہ مکروہ ہوا اسلیئے کہ اوس مین وہ باتین لکہی ہون جنکا لکہنا حلال نہین پس اسوجہ سی
اونکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مکروہ فرمایا ہو گیا اور وجہ سے **وقد** رُوِیَ فِی ذٰلِکَ اَیْضًا
مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ بَکْرِ بْنِ
سَوَادَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ صُدَاءٍ قَالَ اَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَبَایَعْنَاهُ وَتَرَکْنَا
رَجُلًا مِنَّا لَمْ یُبَایِعْهُ فَقُلْنَا بَایِعْهُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ فَقَالَ لَنْ اُبَایِعَهُ حَتّٰی یَنْزِعَ الَّذِیْ عَلَیْهِ اِنَّهُ مَنْ کَانَ مِنَّا
مِثْلَ الَّذِیْ عَلَیْهِ کَانَ مُشْرِکًا مَا کَانَتْ عَلَیْهِ فَنَظَرْنَا فَاِذَا فِیْ عَضُدِهٖ سَیْرٌ مِنْ لِحَی شَجَرَةٍ اَوْ شَیْئٌ مِنَ الشَّجَرَةِ
حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ عَنْ حَیْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ خَالِدُ بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ
سَمِعْتُ مِشْرَحَ بْنَ هَاعَانَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یُعَلِّقْ تَمِیْمَةً فَلَا اَتَمَّ اللّٰهُ لَهٗ وَمَنْ یُعَلِّقْ وَدْعَةً فَلَا اَوْدَعَ اللّٰهُ لَهٗ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ
قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ اَنَّ اَبَا بَشِیْرٍ الْاَنْصَارِیَّ
اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ حَسِبْتُ
اَنَّهٗ قَالَ وَالنَّاسُ فِیْ مَبِیْتِهِمْ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِیًا اَلَا لَا یَبْقَیَنَّ فِیْ عُنُقِ
بَعِیْرٍ قِلَادَةٌ وَلَا وَتَرٌ اِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِکٌ اُرٰی ذٰلِکَ مِنَ الْعَیْنِ **فَکَانَ** ذٰلِکَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ مَا
عُلِّقَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ لِیَدْفَعَ ذٰلِکَ مَا لَا یَسْتَطِیْعُ غَیْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَنَهٰی عَنْ ذٰلِکَ لِاَنَّهٗ شِرْکٌ
فَاَمَّا مَا کَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ فَلَا بَاْسَ لِاَنَّهٗ عِلَاجٌ **وَقَدْ** رُوِیَ هٰذَا الْکَلَامُ بِعَیْنِهٖ عَنْ عَائِشَةَ
حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ الْاَشَجِّ
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَیْسَتْ بِتَمِیْمَةٍ مَا عُلِّقَ بَعْدَ اَنْ یَقَعَ
الْبَلَاءُ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَکِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ
وَسَعِیْدٍ عَنْ بُکَیْرٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **فَقَدْ** یَحْتَمِلُ اَیْضًا اَنْ یَکُوْنَ الْکَیُّ نُهِیَ عَنْهُ اِذَا فُعِلَ قَبْلَ نُزُوْلِ
الْبَلَاءِ وَاُبِیْحَ اِذَا فُعِلَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ لِاَنَّ مَا فُعِلَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ فَاِنَّمَا هُوَ عِلَاجٌ **وَقَدْ** رُوِیَ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْعِلَاجِ مَا قَدْ ذَکَرْنَاهُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ رَفَعُوْلِ **ترجمہ**
اور اسبارہ مین وہ حدیث بہی مروی ہے جو ہم سے یونس نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے
کہا خبر دی مجکو یحیٰی بن ایوب نے انہون نے عبید اللہ بن زحر سے انہون نے بکر بن سوادہ سی

ن حمر

ن اشتکی

ن سرب القدری

ن بن

انہوں نے قبیلہ صدا کے ایک مرد سے کہا حاضر ہوئے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بارہ آدمی پس ہم نے آپسے بیعت کی اور آپنے ہم سے ایک کو چھوڑ دیا اوس سے بیعت نہین کی پس ہم نے عرض کیا بیعت قبول کیجئے اسکی اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تو آپنے فرمایا ہرگز نہ بیعت کرونگا اس سے یہانتک کہ نکالڈالے اوسکو جو اسپر ہے (تعویذ) بیشک وہ شخص جو ہم سے اسکی مثل ہو کہ اوسپر تعویذ ہو وہ مشرک ہے جب تک کہ وہ اوسپر رہے پس ہم نے دیکھا تو اوسکے بازو مین کسی درخت کی داڑہیون مین کچھہ حصہ کا تتا یا کوئی چیز کسی درخت کی تھی **حدیث** بیان کی ہم سے ابراہیم بن منقذ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مقری نے انہون نے روایت کی حیوہ سے کہا خبر دی مجکو خالد بن عبید نے کہا سنا مین نے مسرح بن ہاعان کو فرماتے ہوئے کہ سنا مین نے عقبہ بن عامر جہنی کو فرماتے ہوئے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جو لٹکائے تعویذ پس نہ پورا کرے خدا تعالے (اوسکی حاجت کو) اور جو لٹکائے سیپ ودعت قبول فرمائے اوسکی **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہ مالک نے خبر دی اونکو عبد اللہ بن ابی بکر سے انہون نے عباد بن تمیم سے کہ ابو بشیر انصاری نے خبر دی اونکو کہ وہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ آپکے کسی سفر مین عبد اللہ بن ابو بکر نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ انہون نے کہا اس حال مین کہ لوگ اپنی شب باشی مین تھے پس بہیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی پکارنے والے کو خبردار ہرگز نہ باقی رہے کسی اونٹ کی گردن مین کوئی قلادہ اور نہ تانت مگر توڑ دیا جائے مالک نے کہا کہ میرے نزدیک یہ نظر کی وجہ سے ڈالتے تھے **پس** یہ ہمارے نزدیک اور اللہ تعالے خوب جانتا ہے اون چیزون محمول ہے جو بلا کے نازل ہونے سے پہلے لٹکائے جائیں تاکہ یہ اونکے دفع کا سبب ہو اور یہ ایک ایسی بات ہے جسکی طاقت سوا خدا عز وجل کے اور کسیکو نہین اسوجہ سے آپنے اس سے منع فرما دیا کیونکہ یہ شرک ہے رہا وہ جو بلا نازل ہونیکے بعد ہو تو اوس کوئی مضائقہ نہین اسلئے کہ یہ علاج ہے اور یہ ہی کلام بعینہ حضرت عائشہ سے منقول ہے **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو عمرو بن حارث اور ابن لہیعہ نے انہون نے بکیر بن اشج سے انہون نے قاسم بن محمد سے کہ عائشہ زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمیمہ (وہ تعویذ جسکو حضور نے منع فرمایا) وہ نہین ہے جو بلا واقع ہونیکے بعد واقع ہو **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ولید نے انہون نے عبد اللہ بن مبارک سے انہون نے طلحہ بن ابی سعید یا سعد سے انہون نے بکیر سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل پس اسکا بھی احتمال ہے کہ داغ دینا منع ہی اوسوقت کہ نزول بلا سے پیشتر ہو اور مباح ہے جبکہ نزول بلا کے بعد کیا جائے اسلئے کہ جو بعد نزول بلا کیا جائے وہ علاج ہے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے علاج کے بارہ مین وہ منقول ہی جسے ہم اس باب مین بیان کر چکے **وَرُوِیَ** عَنْہُ اَیْضًا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرِ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِہَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی

اللہ علیہ وسلم ما انزل اللہ داءً الا انزل لہ شفاءً فعلیکم بالبان البقر فانها ترم من کل الشجر **حدثنا** ابراهیم بن محمد بن یونس قال ثنا المقری قال ثنا ابو حنیفة فذکر باسناده مثله **وقد** کرہ قوم الرقاء واحتجوا فی ذلک بحدیث عمران بن حصین الذی ذکرناه فی الفصل الاول **وخالفهم** فی ذلک آخرون فلم یروا بها باسًا **واحتجوا** فی ذلک بما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو داؤد قال ثنا ابو الاحوص عن مغیرة عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه رخص فی رقیة الحیة والعقرب **ففی** هذا الحدیث الترخیص فی رقیة الحیة والعقرب والرخصة لا تکون الا بعد النهی فدل ذلک علی ان ما ابیح من ذلک منسوخ من النهی عنه فی حدیث عمران **وقد** روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الامر بالرقیة للدغة العقرب ما حدثنا محمد بن سلیمن الباغندی قال ثنا ابو الولید قال ثنا ملازم بن عمرو قال ثنا عبد اللہ بن بدر عن قیس بن طلق عن ابیه قال کنت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلدغتنی عقرب فجعل یمسحها ویرقیه **حدثنا** محمد بن خزیمة قال ثنا محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب قال ثنا ملازم فذکر باسناده مثله **حدثنا** یزید بن سنان قال ثنا ابو عاصم عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر قال لدغت رجلا منا عقرب عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل یا رسول اللہ ارقیه فقال من استطاع منکم ان ینفع اخاه فلیفعل **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا شعیب قال ثنا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر نحوه **ففی** حدیث جابر ما یدل ان کل رقیة یکون فیها منفعة فهی مباحة لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من استطاع منکم ان ینفع اخاه فلیفعل **وقد** روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اباحة الرقیة من النملة (قوله) **ترجمہ** اور اونہی سے وہ حدیث بہی منقول ہے جو ہم سے ابو بشر رقی نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین نازل فرمائی خدا تعالے نے کوی بیماری مگر نازل کی اوسکے لئے شفا پس لازم پکڑو گائے کے دودہ کو کیونکہ وہ کہاتی ہے ہر درخت سے **حدیث** بیان کی ہم سے ابراہیم بن محمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مقری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حنیفہ نے پہر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل اور ایک گروہ نے مکروہ بتلایا منتر کو اور استدلال کیا اس مین حدیث عمران بن حصین سے جسکو ہم فصل اول مین ذکر کر چکے اور مخالفت کی اونکی اس مین دوسرون نے اور اس مین کوی مضایقہ نہ جانا اور استدلال کیا انہون نے اس مین اوس حدیث سے جو ہم سے ابن مرزوق نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احوص نے انہون نے روایت کی مغیرہ سے انہون نے ابراہیم سے انہون نے اسود سے انہون نے عائشہؓ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے سانپ اور بچہو کے

نسخہ: کل الشجر

منتر کی رخصت دی پس اس حدیث مین سانپ اور بچہو کے منتر کی رخصت ہے اور رخصت نہین ہوتی
مگر بعد نہی کے پس اس نے اسپر دلالت کی کہ اس مین سے جو مباح ہے وہ اوس نہی سے منسوخ
و مستثنیٰ ہے جو حدیث عمران مین ہے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بچہو کاٹنے کے منتر کے
حکم مین وہ حدیث مروی ہے جو ہم سے محمد بن سلیمان باغندی سے مروی ہے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ابو ولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ملازم بن عمرو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عبداللہ بن بدر نے انہون نے قیس بن طلق سے انہون نے اپنے باپ سے کہا تہا مین رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پس مجکو بچہو نے کاٹ لیا پس آپ اوسپر جہاڑ پہونک فرمانے
لگے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبدالملک بن ابی
الشوارب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ملازم نے پہر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی
ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے انہون نے ابن جریج سے انہون
نے ابوالزبیر سے انہون نے جابر سے کہا ہم مین سے ایک شخص کو بچہو نے کاٹ لیا نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے نزدیک پس ایک شخص بولا ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین اسکو جہاڑتا ہون تو آپنے
فرمایا جو تم مین سے اپنے بہائی کو نفع پہونچا سکے وہ پہونچاوے **حدیث** بیان کی ہم سے ربیع مؤذن
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے انہون نے ابوالزبیر سے
انہون نے جابر سے اوسکی مثل **پس** حدیث جابر مین اسپر دلالت ہے کہ ہر وہ منتر جس مین
منفعت ہو پس وہ مباح ہے بوجہ فرمانے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جو تم مین سے اپنے بہائی
کو نفع پہونچا سکے وہ پہونچائے **اور** رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے چونٹی کے منتر کی اباحت منقول ہے
حدثنا فهد قال ثنا ابن الاصبهانی ثنا ابو معاویة عن عبد العزیز بن عمر عن صالح بن كيسان
عن ابی بكر بن ابی حثمة عن الشفاء امراة وكانت بنت عم لعمر قالت كنت عند حفصة فدخل علينا
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الا تعلمينها رقية النملة كما علمتيها الكتابة **حدثنا**
ابو بكرة قال ثنا ابو عامر قال ثنا سفيان عن محمد بن المنكدر عن ابی بكر بن سليمن بن ابی حثمة عن
حفصة ان امراة من قريش يقال لها الشفاء كانت ترقی من النملة فقال النبی صلى الله عليه وسلم
علميها حفصة **ففی** هذا الحديث اباحة الرقية من النملة فاحتمل ان يكون ذلك كان بعد النهی
فيكون ناسخا للنهی او يكون النهی بعده فيكون ناسخا **وقد** روی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فی اباحة
الرقية من الجنون ما حدثنا ابن ابی داود قال ثنا المقدمی قال ثنا فضيل بن سليمن عن محمد بن
زيد عن عمير مولى ابی اللحم قال عرضت على النبی صلى الله عليه وسلم رقية كنت ارقی بها
من الجنون فامرنی ببعضها ونهانی عن بعضها وكنت ارقی بالذی امرنی به رسول الله صلى الله
عليه وسلم **فهذا** يحتمل ايضا ما ذكرنا فيما روی فی الرقية من النملة **وقد** روی عن النبی
صلى الله عليه وسلم فی الرقية من العين ما حدثنا حسين بن نصر قال ثنا ابو نعيم قال ثنا سفيان

عن معبد بن خالد قال سمعت عبد الله بن شداد عن عائشة قالت امرنی رسول الله صلی الله علیه
وسلم ان استرقی من العین **حدثنا** ابو بکرة قال ثنا مؤمل قال ثنا سفیان عن معبد عن
عبد الله بن شداد عن عائشة مثله او قال قال عبد الله بن شداد امر رسول الله صلی الله علیه وسلم
عائشة ان تسترقی من العین (قولہ) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابن اصبہانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معاویہ نے انہوں نے عبد العزیز بن عمر سے انہوں
نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابو بکر بن ابی خثمہ سے انہوں (ایک عورت شفا نامی) سے
اور وہ حضرت عمر کی چچازاد ہمشیر ہیں کہا ہیں حفصہ کے پاس تھی پس ہم پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے اور فرمایا کیوں نہیں سکہا دیتی اسکو منتر چھونٹی کا جسطرح اسکو لکنا سکہایا ہے۔
حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے سفیان نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں (ابو بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے انہوں نے
حفصہ ایک قریشیہ عورت کے لڑکے سے جسکا نام شفا تھا کہ وہ چیونٹی کے کاٹنے کا منتر کرتی تھی پس نبی صلعم نے فرمایا کہ یہ
منتر حفصہ کو بتلا دے تو اس حدیث میں چیونٹی کے منتر کی اباحت ہے پس احتمال ہے کہ یہ اباحت نہی کے بعد کی ہو تو نہی کے
لیے ناسخ ہو گی یا نہی اس کے بعد کی ہو تو نہی اسکے لئے ناسخ ہو گی اور رسول خدا صلعم سے جنون کے منتر کی اباحت بارہ میں وہ حدیث
ہے جو ہم سے ابن ابی داود نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے مقدمی نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے فضیل بن سلیمان نے انہوں نے محمد بن زید سے انہوں نے عمیر بن ابو لحم کے غلام سے کہا میں
نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر وہ منتر پیش کیا جو میں جنون کے لئے کیا کرتا تھا پس آپنے مجکو اوس میں
سے بعض کا حکم دیا اور بعض سے منع کیا اور میں اوسیقدر سے منتر کیا کرتا تھا جسکا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے مجکو حکم دیا **پس** یہ بہی اوسکا احتمال رکہتا ہے جو ہم چیونٹی کے مروی منتر میں ذکر کر چکے
اور حالانکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نظر کے منتر کے بارہ میں منقول ہے جو بیان کیا ہم سے
حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے
انہوں نے معبد بن خالد سے کہا سنا میں نے عبد اللہ بن شداد کو روایت کرتے ہوئے حضرت
عائشہ سے فرمایا حکم دیا مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نظر کے لئے منتر کرانے کا **حدیث**
بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مؤمل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان
نے معبد سے انہوں نے عبد اللہ بن شداد سے انہوں نے عائشہ سے اوسکی مثل **یا** کہا کہ کہا
عبد اللہ بن شداد کہ حکم دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کو نظر کی وجہ سے منتر کرانے
کا **حدثنا** علی بن عبد الرحمن قال ثنا یحیی بن معین قال ثنا عبد الرزاق بن ابراهیم میم
عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد الله ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لاسماء بنت
عمیس مالی اری اجسام بنی اخی ضعیفة ضارعة اتصیبهم الحاجة قالت لا ولکن العین تسرع الیهم
فارقیهم قال بماذا فعرضت علیه کلاما لا بأس به فقال ارقیهم **حدثنا** فهد قال ثنا ابو غسان

واحمد بن یونس قالا ثنا زهیر قال ابو اسحٰق عن ابن ابی نجیح عن عبد الله بن بابا عن اسماء بنت
عمیس قالت قلت یا رسول الله ان العین تسرع الی بنی جعفر فاسترقی لهم قال نعم فلو ان شیئا
یسبق القدر لقلت ان العین تسبقه فهذا یحتمل ما ذکرنا فی رقیة النملة والجنون **وقد**
روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ایضا الرخصة فی الرقیة من کل ذی حمة **حدثنا**
محمد بن عمرو قال ثنا اسباط بن محمد عن الشیبانی عن عبد الرحمٰن بن الاسود عن ابیه عن عائشة قالت
رخص رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الرقیة من کل ذی حمة **حدثنا** سلیمٰن بن شعیب
قال ثنا خالد بن عبد الرحمٰن قال ثنا سفیان عن الشیبانی فذکر باسناده مثله فهذا فیه دلیل علی
انه کان بعد النهی لان الرخصة لا یکون الا من شیء محظور **وقد** روی عن رسول الله صلی
الله علیه وسلم فی اباحة الرقی کلها ما لم یکن شرک ما حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا عبد الله
بن صالح قال حدثنی معاویة عن عبد الرحمٰن بن جبیر عن عوف بن مالک الاشجعی قال کنا نرقی
فی الجاهلیة فقلنا یا رسول الله کنا نرقی فی الجاهلیة فما تری فی ذلک قال اعرضوا علی رقاکم فلا
باس بالرقی ما لم یکن شرک (قوله) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث
بیان ہم سے یحییٰ بن معین نے کہا حدیث بیان کی ہم سے الرزاق بن ابراہیم نے انہوں نے ابن
جریج سے انہوں نے ابوزبیر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ سلم نے فرمایا
اسماء بنت عمیس سے کہ کیا وجہ میں اپنے بھتیجوں کے اجسام کمزور دیکھتا ہوں گرے پڑے کیا اونکو
کوئی حاجت لگ رہی ہے اسماء نے کہا نہیں لیکن قبیلہ بنی جعفر کو نظر جلد لگتی ہے پھر میں اونپر منتر کرتی ہوں
آپنے فرمایا کس چیز سے پس میں نے آپکو وہ کلام سنایا جس میں کوئی مضایقہ نہ تہا تو آپنے فرمایا منتر
کرتی رہو اونپر **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوغسان اور احمد بن یونس
نے دونوں نے - - - - - - - - - - کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابواسحاق نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے عبداللہ بن بابا سے انہوں
نے اسماء بنت عمیس سے کہا عرض کیا میں نے ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بنی جعفر کو نظر بہت جلد
لگتی ہے تو کیا اونپر میں منتر کراوں آپنے فرمایا ہاں اسلئے کہ اگر کوئی چیز تقدیر پر سابق ہوتی تو میں
کہتا کہ نظر ہے پس یہ محتمل ہے اوسکو جو ہم نے چیونٹی اور جنون کے منتر میں ذکر کیا اور نیز رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے ہر زہریلی چیز کے منتر کے بارہ میں مروی ہے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد
بن عمرو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسباط بن محمد نے انہوں نے شیبانی سے انہوں نے عبدالرحمن
بن اسود سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہا رخصت دی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر زہریلی چیز کے لئے منتر کرنیکی **حدیث** بیان کی ہم سے سلیمان
بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
سفیان نے انہوں نے روایت کی شیبانی سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل پس اسکے اندر اس

ہین دلیل ہے کہ یہ فرمان ممانعت کے بعد کا ہے اسلئے کہ رخصت نہین ہوتی مگر ممنوع چیز کی **اور**
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تمام منتروں کے مباح ہونیکی روایات بھی مروی ہین بشرطیکہ اون ہین
کوئی شرک نہ ہوا **ایک** وہ جسکو ہم سے محمد بن خزیمہ نے بیان کیا کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح
نے کہا حدیث بیان کی مجسے معاویہ نے انہوں نے عبدالرحمن بن جبیر سے انہوں نے اپنے باپ سے
انہوں نے عوف بن مالک اشجعی سے کہا ہم منتر کیا کرتے تھے زمانہ جاہلیت ہین پس عرض کیا ہم نے
ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہم زمانہ جاہلیت ہین منتر کیا کرتے تھے اب کیا خیال فرماتے ہین آپ
آپنے فرمایا تم سب اپنے منتر مجہ پر پیش کرو کیونکہ منتروں ہین کوئی مضایقہ نہین جب تک شرک نہ ہون
فھذا یحتمل ایضا ما احتملہ ما روینا قبلہ فاحتجنا ان نعلم ھل ھذہ الاباحۃ للرقی متاخرۃ
عما روی فی النھی عنھا او ما روی فی النھی عنھا متاخر عنھا فیکون ناسخا لھا **فنظرنا** فی ذلک
فاذا ربیع المؤذن حدثنا قال ثنا اسد قال ثنا ابن لھیعۃ قال ثنا ابو الزبیر عن جابر ان عمرو بن
حزم دعی لامراۃ بالمدینۃ لدغتھا حیۃ لیرقیھا فابی فاخبر بذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدعاہ
فقال عمرو یا رسول اللہ انک تزجر عن الرقی فقال اقراھا علی فقراھا علیہ فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا باس بھا انما ھی مواثیق فارق بھا **حدثنا** ربیع المؤذن قال
ثنا اسد قال ثنا وکیع عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال لما نھی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن الرقی اتاہ خالی فقال یا رسول اللہ انک نھیت عن الرقی وانی ارقی من العقرب
قال من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلیفعل **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا یحیی بن حماد
قال ثنا ابو عوانۃ عن سلیمن عن ابی سفیان عن جابر قال کان اھل بیت من الانصار یرقون من
الحیۃ فنھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرقی فاتاہ رجل فقال یا رسول اللہ انی کنت ارقی
من العقرب وانک نھیت عن الرقی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استطاع منکم ان ینفع
اخاہ فلیفعل قال واتاہ رجل کان یرقی من الحیۃ فقال اعرضھا علی فعرضھا علیہ فقال لا باس
بھا انما ھی مواثیق فثبت بما ذکرنا ان ما روی فی اباحۃ الرقی ناسخ لما روی فی النھی عنھا
ثم اردنا ان ننظر فی تلک الرقی کیف ھی **فاذا** عوف بن مالک حدث عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک ایضا انہ لا باس بھا ما لم یکن شرک **وقد** روی عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضا ما حدثنا ابن ابی داود قال ثنا الحمانی قال ثنا عبد الواحد بن
زیاد قال ثنا عثمان بن حکیم قال حدثتنی الرباب قالت سمعت سھل بن حنیف یقول مررنا
بسیل فدخلنا نغتسل فخرجت منہ وانا محموم فنمی ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
مروا ابا ثابت فلیتعوذ فقلت یا سیدی ان الرقی صالحۃ فقال لا رقیۃ الا من ثلثۃ من النظرۃ
والحمۃ واللدغۃ وقولہ **ترجمہ پس** یہ بھی اوسکو محتمل ہے جسکا احتمال اوس روایت مین ہے
جو ہم روایت کر چکے اس سے پہلے لہذا ہمکو ضرورت ہے کہ ہم جانین کہ کیا منتروں کی اباحت متاخر

خالد

نسخہ مسد تمنی

اون روایات سے جن مین اوس سے منع کیا گیاہے یا جو اونسے ممانعت کی روایات ہین وہ اباحت والیون سے متاخر ہے تاکہ ممانعت اباحت کے لئے ناسخ بنے پس ہم نے اس مین غور کیا تو اچانک ربیع موذن نے حدیث بیان کی ہم سے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوزبیر نے انہون نے جابر سے کہ عمرو بن حزم بلائے گئے مدینہ مین ایک عورت کی وجہ سے جسکو سانپ نے کاٹ لیا تہا تاکہ اوسپر منتر کرین تو انہون انکار کرو یا پس خبر ہوئی اسکی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تو آپنے عمرو کو بلایا پس عرض کیا انہون نے ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آپ تو منتر وںسے منع فرماتے ہین آپنے فرمایا اوسکو پڑہو میرے سامنے عمر نے آپ کے سامنے اوسکو پڑہا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مین کوئی ہرج نہیں یہ تو بڑی پختہ باتین ہین اس سے منتر کیا کر حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے انہون نے اعمش سے انہون نے ابوسفیان سے انہون نے جابر سے کہا جبکہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منتروںسے تو اونکے پاس میرے ماموں آئے اور عرض کیا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آپنے منتروںسے منع فرمایا اور مین بچھو کا منتر کیا کرتا ہون آپنے فرمایا جو تم مین سے اپنے بہائی کو نفع پہونچا سکے تو پہونچائے حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے ابن حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعوانہ نے انہون نے سلیمان سے انہون ابوسفیان سے انہون نے جابر سے کہا تھے چند گہر والے انصاری منتر کیا کرتے تھے سانپ کا پس منع فرمادیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلئے آیا آپکی خدمت مین ایک شخص اور عرض کیا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین بچھو کا منتر کرتا ہون اور آپنے منع فرمادیا منتروںسے تو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تم مین سے اپنے بہائی کو نفع پہونچانے کی طاقت رکہے وہ پہونچائے اور آیا آپ کے پاس ایک اور شخص جو بچھو کا منتر کیا کرتا تہا تو آپنے فرمایا اوسکو مجھے سنا اوس نے سنایا تو آپنے فرمایا اس مین کوئی مضایقہ نہین بجز اسکے نہین کہ معتبر کلمات ہین ہمارے مذکور بیان سے ثابت ہوا کہ منتروں کی اباحت کے بارہ مین جو روایات منقول ہین وہ اونکی ممانعت کی روایات کے واسطے ناسخ ہین پہر ہم نے چاہا کہ اون منتروں مین غور کرین کہ وہ کیسے تھے تو عوف بن مالک نے حدیث بیان کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اس مین کوئی مضایقہ نہین جب تک شرک نہ ہو اور نیز رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیث منقول ہے جو ہم سے ابن ابی داؤد نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن حکیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے رباب نے کہا مین نے سنا سہل بن حنیف کو کہتے ہوئے کہ ہم ایک نالہ پر گذرے پس ہم نے اوس مین داخل ہوکر غسل کیا پہر جب مین اوس مین سے نکلا تو بخار مین مبتلا تہا پس اسی حالت مین مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف چلا گیا تو آپنے فرمایا حکم دو ابوثابت کو کہ وہ پڑہکر پہونکدے پس مین نے عرض کیا ای میرے سردار منتر اچھی چیز ہے تو آپنے فرمایا نہین ہے منتر مگر تین چیزونسے نظر لگنے

اور بخار اور زہریلے جانور کے کاٹنے سے **فاحتمل** ان یکون ما اباح رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من الرقی ھو التعوذ فاما قول سہل لا رقیۃ الا من ثلثۃ فیحتمل ان یکون علم ذلک من اباحۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بعد نھیہ المتقدم ولم یعلم ما سوی ذلک مما روینا عن غیرہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رخص فیہ **حدثنا** محمد بن علی بن داود قال ثنا عفان قال ثنا عبد الوارث قال ثنا عبد العزیز بن صھیب قال ثنا ابو نضرۃ عن ابی سعید الخدری ان جبریل اتی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال اشتکیت یا محمد قال نعم قال بسم اللّٰہ ارقیک من کل شیئ یوذیک من شر کل ذی نفس وعین اللّٰہ یشفیک بسم اللّٰہ ارقیک **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا معاویۃ بن صالح عن ازھر بن سعید عن عبد الرحمٰن بن السائب ابن اخی میمونۃ ان میمونۃ قالت لہ الا ارقیک برقیۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال بلی قالت بسم اللّٰہ ارقیک واللّٰہ یشفیک من کل داء فیک اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شافی الا انت **فھذا** وما اشبھہ من الرقی لا باس بہ **وقد** دل علی ذلک ایضا قول رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی حدیث عوف لا باس بالرقی ما لم یکن شرک فدل ذلک ان کل رقیۃ لا شرک فیہا فلیست بمکروھۃ واللّٰہ اعلم (قولہ) **ترجمہ پس** احتمال ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس منتر کو مباح فرمایا ہے وہ اعوذ پڑھنا ہوا ور رہا قول سہل کا کہ منتر نہین ہے مگر تین چیزون کے واسطے سو احتمال ہے کہ انہون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گذشتہ ممانعت کے بعد مباح فرمانے سے جانا ہوا ور دوسری روایت جو ہم نے دوسروں سے نقل کی اوسکو وہ نہ جانتے ہون کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منتر کی رخصت دی **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن علی بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوارث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن صہیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نضرہ نے انہون نے ابو سعید خدری رضی سے کہ جبریل علیہ السلام آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا بیمار ہو گئے آپ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپنے فرمایا ہان کہا اللہ کے نام سے منتر کرتا ہون آپ پر ہر اوس چیز سے جو تکلیف دے آپکو ہر جاندار چیز سے اور نظر بد سے اللہ تعالی شفا دے آپکو اللہ کے نام سے منتر کرتا ہون آپ پر **حدیث** بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معاویہ بن صالح نے انہون نے ازہر بن سعید سے انہون نے عبد الرحمٰن بن سائب میمونہ کے بھتیجے سے کہ میمونہ نے اوسنے کہا کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا منتر تم پر استعمال نہ کرون کہا ہان پڑہو تو انہون نے کہا بسم اللہ ارقیک من کل داء فیک اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شافی الا انت پس یہ اور اسکے مشابہ منترون مین کوئی مضایقہ نہین اور اسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا عوف کی حدیث مین یہ قول بھی دلالت کرتا ہے کہ نہین مضایقہ منترون مین جب تک وہ شرک نہ ہون لہذا یہ دلیل ہوئی اس حکم کی کہ ہر وہ منتر جس مین شرک نہ ہو پس وہ مکروہ

نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے +

بَابُ الْحَدِيثِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

باب نماز عشا کے بعد باتیں کرنے میں

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ رِفَاعَةَ اللَّخْمِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلٰى أَبِي بَرْزَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَيَّارٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى كَرَاهَةِ الْحَدِيثِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا أَمَّا الْكَلَامُ الَّذِي لَيْسَ بِقُرْبَةٍ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ كَانَ لَيْسَ بِمَعْصِيَةٍ فَهُوَ مَكْرُوهٌ حِينَئِذٍ لِأَنَّهُ مُسْتَحَبٌّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَنَامَ عَلٰى فَرَاغٍ مِنْ خَيْرٍ وَفَضْلٍ يَخْتِمُ بِهِ عَمَلَهُ فَأَفْضَلُ الْأَشْيَاءِ لَهُ أَنْ يَنَامَ عَلَى الصَّلٰوةِ فَتَكُونُ هِيَ آخِرَ عَمَلِهِ وَاحْتَجُّوا فِي إِبَاحَةِ الْحَدِيثِ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ جَدَبَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمَرَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَتَمَةِ وَقَالَ مُسْلِمٌ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَبَ لَهُمُ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَفِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ فَوَجْهُهُمَا عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّهُ كَرِهَ لَهُمْ مِنَ السَّمَرِ مَا لَيْسَ بِقُرْبَةٍ وَجَدَبَ لَهُمْ مَا هُوَ قُرْبَةٌ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَنْ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ الْمَذْكُورَةِ فِي هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رُبَّمَا سَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْأَمْرِ يَكُونُ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَبَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيثُ سَمَرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَانَ يَسْمُرُهُ وَأَنَّهُ مِنْ أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَذٰلِكَ مِنْ أَعْظَمِ الطَّاعَاتِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ السَّمَرَ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ خِلَافُ هٰذَا الْقَوْلِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے عبدالغنی بن رفاعہ لخمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انھوں نے سیار بن سلامہ سے کہا داخل ہوا میں اپنے باپ کے ساتھ ابو برزہ کے پاس پس سنا میں نے اونکو یہ کہتے سنا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پچھلی عشا سے پہلے سونے اور اوسکے بعد باتیں کرنیکو مکروہ جانتے تھے حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انھوں نے سیار سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل ابو جعفر نے کہا پس گیا ایک گروہ پچھلی عشا کے بعد باتیں کرنیکی کراہت کی طرف اور استدلال کیا

انہون نے اس مین احادیث سے اور مخالفت کی اونکی اس مین دوسرون نے اور کہاکہ وہ کلام جو خداتعالے کیطرف نزدیکی کا سبب نہ ہواگرچہ فی نفسہ گناہ نہ ہو اوسوقت مکروہ ہے کیونکہ آدمی کے لئے مستحب ہے کہ قربت اور خیر پر سو دے اور ایسے افضل کلام پر کہ اوسپر اوسکے تمام کام ختم ہوتے ہون لہذا تمام باتون سے بہتر اوسکے لئے یہ ہے کہ سو رہے نماز پڑہکر تاکہ وہی اوسکا آخری فعل ہو اور استدلال کیا انہون نے عشاکے بعد باتین کرنیکی اباحت مین اوسکو کہ بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے انہون نے عطا بن سائب سے انہون نے ابووائل سے کہا فرمایا عبداللہ نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہدبہ بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہون نے عطا بن سائب سے انہون نے ابووائل سے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ نے کہا متوجہ ہوئے ہماری طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بات چیت کے لئے بعد نماز عشا اور کہا مسلم نے بعد نماز عشا پس اس حدیث مین یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مائل ہوئے اونکیطرف پہلی عشا کے بعد بات چیت کے لئے اور پہلی حدیث مین یہ ہے کہ آپ اسکو مکروہ جانتے تھے لہذا توجیہ دونونکی ہمارے نزدیک اور اللہ تعالے خوب جاننے والا ہے یہ ہے کہ اون لوگون کے لئے وہ باتین مکروہ فرمائین جو قرب خداوندی کا ذریعہ نہ ہون اور جائز کین وہ جو قرب کا ذریعہ ہون اوس طریقہ پر جسکو ہم نے دوسرے قول والون سے نقل کیا جسکا ذکر اسی باب مین ہوا **اور** ہم سے ابراہیم بن محمد صیرفی نے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابومعاویہ نے انہون نے انہون نے روایت کی اعمش سے انہون نے ابراہیم سے انہون نے علقمہ سے انہون نے عبداللہ سے کہا کبھی کسی رات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر کے گہر مین مسلمانون کے کسی معاملہ مین عشاکے بعد باتین کیا کرتے تھے پس اس حدیث نے ثابت کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا عشا کے بعد باتین کرنا اور یہ کہ وہ مسلمانون کے متعلق باتین ہوتی تہین پس یہ بہت بڑی عبادات مین سے ہے لہذا اسنے دلالت کی اسپر کہ عشاکے بعد باتین کرنا جو ممنوع ہے وہ اسکے برخلاف ہے **وَقَدْ** رُوِيَ فِي ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَدَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ **فَفِيْ** هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ عُمَرَ جَدَبَ اِلَيْهِمُ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَيَّ سَمَرٍ ذٰلِكَ السَّمَرُ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ **فَاِذَا** سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ مَوْلَى الْاَنْصَارِ قَالَ كَانَ عُمَرُ لَا يَدَعُ سَامِرًا بَعْدَ الْعِشَاءِ يَقُوْلُ اِرْجِعُوْا اِلٰى بُيُوْتِكُمْ فَلَعَلَّ اللهَ يَرْزُقُكُمْ صَلٰوةً اَوْ تَهَجُّدًا فَانْتَهٰى اِلَيْنَا وَاَنَا قَاعِدٌ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَبِيْ ذَرٍّ فَقَالَ مَا يُقْعِدُكُمْ قُلْنَا اَرَدْنَا اَنْ نَذْكُرَ اللهَ فَقَعَدَ مَعَهُمْ **فَهٰذَا** عُمَرُ قَدْ كَانَ يَنْهَاهُمْ عَنِ

عَنِ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ لِيَرْجِعُوا اِلٰى بُيُوْتِهِمْ لِيُصَلُّوْا اَوْ لِيَنَامُوْا ثُمَّ يَقُوْمُوْا لِصَلٰوةٍ يَكُوْنُوْنَ
بِذٰلِكَ مُتَهَجِّدِيْنَ فَلَمَّا سَاَلَهُمْ مَا الَّذِيْ اَقْعَدَهُمْ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهٗ ذِكْرُ اللّٰهِ لَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ
وَقَعَدَ مَعَهُمْ لِاَنَّ مَا كَانَ يُقِيْمُهُمْ لَهٗ هُوَ الَّذِيْ هُمْ تَعُوْدُ لَهٗ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ السَّمَرَ الَّذِيْ
فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرَ حَدَّبَاهُ اِلَيْهِمْ
هُوَ الَّذِيْ فِيْهِ قُرْبَةٌ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالنَّهْيُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ بُرْزَةَ هُوَ مَا لَا قُرْبَةَ فِيْهِ
لِيَسْتَوِيَ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ لِتَتَّفِقَ وَلَا تَتَضَادَّ **وَقَدْ** رَوَيْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرِ
بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّهُمَا سَمَرَا اِلٰى طُلُوْعِ الثُّرَيَّا فَذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلَى السَّمَرِ الَّذِيْ هُوَ قُرْبَةٌ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ بِاِسْنَادِهٖ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ
عَائِشَةَ اَيْضًا مِنْ طَرِيْقٍ لَيْسَ مِثْلُهٗ يُثْبِتُ اَنَّهَا قَالَتْ لَا سَمَرَ اِلَّا لِمُصَلٍّ اَوْ مُسَافِرٍ فَذٰلِكَ عِنْدَنَا
اِنْ ثَبَتَ عَنْهَا غَيْرُ مُخَالِفٍ لِمَا رَوَيْنَا وَذٰلِكَ اَنَّ الْمُسَافِرَ يَحْتَاجُ اِلٰى مَا يَدْفَعُ النَّوْمَ عَنْهُ لِيَسِيْرَ
فَاُبِيْحَ بِذٰلِكَ السَّمَرُ وَاِنْ كَانَ لَيْسَ بِقُرْبَةٍ مَا لَمْ يَكُنْ مَعْصِيَةً لِاحْتِيَاجِهٖ اِلٰى ذٰلِكَ فَهٰذَا مَعْنٰى
قَوْلِهَا لَا سَمَرَ اِلَّا لِمُسَافِرٍ وَاَمَّا قَوْلُهَا اَوْ مُصَلٍّ فَمَعْنَاهُ عِنْدَنَا عَلَى الْمُصَلِّيْ بَعْدَ مَا يَسْمُرُ فَيَكُوْنُ
نَوْمُهٗ اِذَا نَامَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلَى الصَّلٰوةِ لَا عَلَى السَّمَرِ فَقَدْ عَادَ هٰذَا الْمَعْنٰى اِلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ صَرَفْنَا
اِلَيْهِ مَعَانِيَ الْاٰثَارِ الْاُوَلِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ (قوله) **ترجمہ** اوراس بارہ میں حضرت عمرؓ سے بہی وہ
حدیث منقول ہے جو ہم سے محمد بن خزیمہ نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے روایت کی عاصم سے انہوں نے ابووائل سے
انہوں نے عبداللہ سے کہا بات چیت کی ہم سے حضرت عمر نے پچھلی عشا کے بعد پس اس حدیث
میں یہ ہے کہ مائل ہوئے حضرت عمر اون لوگون کی جانب عشا کے بعد گفتگو کیسے اور نہین
بتلایا ہمکو اس حدیث میں کہ کونسی باتین تہین جو آپ نے بعد عشا کین اسلئے ہم نے اس مین غور کیا
تو یکایک سلیمان بن شعیب نے حدیث بیان کی ہم سے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن زیاد
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے جریری سے کہا سنا مین نے ابونضرہ کو حدیث
بیان کرتے ہوئے ابوسعید انصاری کے غلام سے کہا تھے حضرت عمر کسیکو بعد عشا بات چیت کرتے
ہوئے نہین چھوڑتے تھے فرماتے تھے چلے جاؤ شاید کہ نصیب کرے خدا تعالےٰ تمکو نماز یا تہجد
پس پہونچے آپ ہماری جانب اور مین ابن مسعود اور ابی بن کعب اور ابوذر کے ساتہہ بیٹھا ہوا تہا اور
اور کہا کسنے بٹھایا تمکو ہم نے کہا ہم نے چاہا کہ خدا تعالےٰ کا ذکر کرین پس آپ بہی اونکے ساتہہ بیٹھ گئے
تو یہ حضرت عمر ہین کہ منع کیا کرتے تھے لوگونکو عشا کے بعد باتین کرنے سے تاکہ وہ اپنے گہرونکو چلے
جائین اور نماز پڑہین یا سو رہین اور پہر اٹہین ایک نماز کے لئے جسکے پڑہنے سے تہجد گذار بنجائین پس
جب دریافت ان لوگونسے کہ کیا سبب ہے تمہارے بیٹھنے کا اور انہون نے بتلایا ذکر خدا تو نہ منع
فرمایا اسکا اونپر اور بیٹھ گئے خود بہی اونکے ساتہہ اسلئے کہ اونکے سو کر اٹھنے کا سبب وہی ہوتا جسکے لئے

وہ بیٹے تھے پس ثابت ہوا اس سے یہ کہ وہ قصہ گوی جو حدیث ابو وائل مین ہے بروایت عبداللہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور عمر نے اون سے بعد عشا کلام فرمایا وہی تھی جس سے اللہ عزوجل کی طرف نزدیکی ہوتی ہو اور جس قصہ گوی سے حدیث ابوبرزہ مین ممانعت ہی وہ ہے جس مین قرب خداوندی نہ ہو تاکہ ان احادیث کے معانی برابر ہو کر متفق ہو جائین اور متضاد و مخالف نہ رہین اور ہم عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ سے روایت کر چکے ہین کہ انہون نے ثریا تارے کی طلوع تک باتین کین پس یہ سب ہمارے نزدیک اون باتون پر محمول ہین جو ذریعہ قرب خداوندی کا ہون اور اس حدیث کو ہم معہ اوسکے اسناد کے اپنی اس کتاب مین پہلے بیان کر چکے ہین اور حضرت عائشہ سے بھی ایک ایسے اسناد سے جسکی مثل ثابت نہین ہوتا مروی ہے کہ انہون نے فرمایا نہین ہے قصہ گوی مگر نمازی کے لئے یا مسافر کے لئے پس یہ ہمارے نزدیک اگر حضرت عائشہ سے ثابت ہو جائے ہماری روایت کے مخالف نہین ہے اور یہ اسلیے کہ مسافر ایسی چیز کا محتاج ہوتا ہے جو اوس سے نیند کو دور کرے تاکہ وہ چلے اس لئے اوسکو قصہ گوی مباح ہے اگرچہ وہ باعث قرب نہ ہو بشرطیکہ معصیت اور گناہ نہ ہو بوجہ اوسکے اسکی طرف محتاج ہونیکے پس یہی مراد اونکے اس قول سے ہے کہ نہین ہے قصہ گوی مگر مسافر کے لئے اور اونکا یہ فرمانا یا نمازی کے لئے پس مراد اوس سے ہمارے نزدیک نماز پڑہنے والا ہے یا بعد قصہ گوی کے تاکہ ہو سونا اوسکا جب اسکے بعد سو دے نماز پر نہ قصہ گوئی پر لہذا یہ معنے بھی اوسیطرف لوٹ گئے جسطرف ہم نے پہلی حدیثون کے معانی لوٹائے اور اللہ تعالے خوب جاننے والا ہے۔

بَابُ نَظَرِ الْعَبْدِ اِلٰی شُعُوْرِ الْحَرَائِرِ

باب غلام کے آزاد عورتون کے بال دیکھنے کے بیان مین

حَدَّثَنَا الْمُزَنِیُّ قَالَ ثَنَا الشَّافِعِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ نَبْهَانَ مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ لِاِحْدَاکُنَّ مُکَاتَبٌ وَکَانَ عِنْدَهٗ مَا یُؤَدِّیْ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ قَالَ سُفْیَانُ سَمِعْتُهٗ مِنَ الزُّهْرِیِّ وَثَبَّتَنِیْهِ مَعْمَرٌ **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَۃِ اِلٰی اَنَّ الْعَبْدَ لَا بَاْسَ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی شُعُوْرِ مَوْلَاتِهٖ وَوَجْهِهَا وَاِلٰی مَا یَنْظُرُ اِلَیْهِ ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْهَا وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَقَالُوْا فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاُمِّ سَلَمَۃَ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّهَا قَدْ کَانَتْ قَبْلَ ذٰلِکَ غَیْرَ مُحْتَجِبَۃٍ مِنْهُ **وَقَالُوْا** قَدْ رُوِیَ ذٰلِکَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَمِلَ بِهٖ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ **فَذَکَرُوْا** فِیْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِیِّ قَالَ ثَنَا شَرِیْکٌ عَنِ السُّدِّیِّ عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا بَاْسَ اَنْ یَنْظُرَ الْعَبْدُ اِلٰی شُعُوْرِ مَوْلَاتِهٖ **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَیْمُوْنُ بْنُ یَحْیٰی مِنْ اٰلِ الْاَشَجِّ عَنْ مَخْرَمَۃَ بْنِ بُکَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ

شعیب یزید بن عبد اللہ و عمرۃ بنت عبد الرحمن انہم قالوا ان امرأۃ جلست عند عبد زوجہا بغیر خمار لم یکن بذلک باسا قال بکیر و اخبرنی عبد الرحمن بن القاسم ان اسماء بنت عبد الرحمن کانت تجلس عند عبد القاسم وھو زوجہا بغیر خمار قال بکیر عن عمرۃ بنت عبد الرحمن قالت کانت عائشۃ یراھا العبید لغیرھا قال بکیر قالت ام علقمۃ مولاۃ عائشۃ تدخل علیہا عبید المسلمین وان کان عبید الناس لیرفن عائشۃ بعد ان یحتلم احدھم وانہا لتمتشط قال بکیر عن عبید اللہ ابن رافع لم تکن ام سلمۃ تحتجب من عبید الناس **وخالفہم** فی ذلک اخرون فقالوا لا ینظر العبد من الحرۃ الا الی ما ینظر الیہ منہا الحر الذی لا محرم بینہ وبینہا **وکان** من الحجۃ لہم فی ذلک ان قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی ذکرنا فی حدیث ام سلمۃ لا یدل علی ما قال اھل تلک المقالۃ لانہ قد یجوز ان یکون اراد بذلک حجاب امہات المؤمنین فانہن قد کن حجبن عن الناس جمیعا الا من کان منہم ذو رحم محرم فکان لا یجوز لاحد ان یراھن اصلا الا من کان بینہن وبینہ رحم محرم وغیرھن من النساء لسن کذلک لانہ لا باس ان ینظر الرجل من المرأۃ التی لا رحم بینہ وبینہا ولیست علیہ بمحرمۃ الی وجہہا وکفیہا وقد قال اللہ عز وجل ولا یبدین زینتہن الا ما ظہر منہا (قولہ) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے مزنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شافعی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے نبہان ام سلمہ کے غلام سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم عورتوں میں سے کسی کا مکاتب غلام ہو اور اوسکے پاس بقدر آزادی مال موجود ہو تو چاہئے کہ غلام سے پردہ کرے سفیان نے کہا میں نے یہ زہری سے سنا اور معمر نے مجھے اسکی توثیق کی **ابوجعفر** نے کہا کہ ایک گروہ اہل مدینہ کا اسطرف گیا کہ غلام نہیں ہے کوئی مضایقہ اس میں کہ دیکھے اپنی سیدہ کے بالوں اور اوسکے چہرے کو اور اون مقامات کو کہ اونکو اوسکا محرم دیکھ سکے اور استدلال کیا انہوں نے اس بارہ میں اس حدیث سے اور کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے میں ام سلمہ سے کہ پردہ کرے اوس سے اسپر دلیل ہے کہ وہ اس سے پہلے اوس سے پردہ نہ کرتی تھیں اور انہوں نے کہا کہ ابن عباس سے یہی مروی ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے بعد میں اسی عمل پر کیا اور بیان کی اس میں وہ حدیث جو بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اصبہانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے انہوں نے روایت کی سدی سے انہوں نے ابومالک سے انہوں نے ابن عباس سے کہا اس میں کوئی مضایقہ نہیں کہ دیکھے غلام اپنی مالکہ کے بالوں کو **حدیث** بیان کی ہم سے یونس بن عبد الاعلے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو میمون بن یحییٰ نے آل اشج سے انہوں نے مخرمہ بن بکیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمرو بن شعیب اور یزید بن عبد اللہ اور عمرہ بنت عبد الرحمن سے کہ اون سبھوں نے کہا کہ ایک عورت بیٹھی اپنے خاوند کے غلام کے پاس بلا اوڑھنی کے تو اس میں کوئی حرج

نہین بکیر نے کہا اور خبر دی مجکو عبد الرحمن بن قاسم نے کہ اسماء بنت عبد الرحمن بیٹھا کرتی تہی قاسم کے
غلام کے پاس اور وہ اسکے خاوند تھے بلال اور ہنسی کے کہا بکیر نے بروایت عمرہ بنت عبد الرحمن
کہا اونسے کہ تہین حضرت عائشہ رض دیکھہ لیتے تھے اونکو دوسرون کے غلام بکیر نے کہا کہ ام علقمہ
حضرت عائشہ کی آزاد کردہ لونڈی نے کہا کہ حضرت عائشہ پر مسلمانون کے غلام داخل ہوتے تھے اگرچہ وہ مردین تھے غلام جو نہ
تھے تاکہ دیکھین حضرت عائشہ کو بعد اسکے کہ غلام بالغ ہوچکے ہوتے تھے اسحالت مین کہ حضرت عائشہ کنگھی کرتی ہوتی تھی بکیر نے کہا
روایت کی عبد اللہ بن نافع کہ ام سلمہ لوگونکے غلامون سے پردہ نہین کرتی تہین اور مخالفت کی تھی اس مسئلہ مین ربیع نے اور کہا کہ نہین دیکھ سکتا غلام
آزاد عورت سے مگر اون مقامات کو کہ دیکھہ سکیے اونکو وہ آزاد مرد کہ اوسکے اور عورت کے مابین
حرمت نہ ہو اور اونکی دلیل اسبارہ مین یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان جو انہون نے حدیث
ام سلمہ مین ذکر کیا اوسپر دلالت نہین کرتا جو اس قول والون نے کہا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ آپ نے
اس سے امہات المومنین کا پردہ مراد لیا ہو کیونکہ وہ تمام لوگون سے پردہ کیا کرتی تہین سوا اوسکے
جو اونکا ذو رحم محرم ہو کیونکہ کسی کو یہ جائز نہین تہا کہ اونکو دیکھے سوا اوسکے کہ امہات المومنین اور
اوسکے درمیان حرمت ہو اور اونکے سوا دوسری عورتین ایسی نہین ہین اسلئے کہ اس مین کچھ مضایقہ
نہین کہ مرد اوس عورت کا کچھ دیکھے کہ جسکے ساتھ حرمت کی رشتہ داری نہ ہو اور عورت اوسپر حرام
نہ ہو اوسکے چہرہ اور دونو ہتھیلیون سے اور بیشک خدا تعالے نے فرمایا کہ نہ ظاہر کرین وہ عورتین اپنی
زینت سوا اوسکے جو اونسے کہلا رہتا ہو **فقد** قیل فی ذلک ما حدثنا سلیمن قال ثنا عبد الرحمن
بن زیاد قال ثنا زهیر بن معاویة عن ابی اسحق عن ابی الاحوص عن عبد الله ولا یبدین
زینتهن الا ما ظهر منها قال الزینة القرط والقلادة والسوار والخلخال والدملج وما ظهر
منها الثیاب والجلباب **حدثنا** محمد بن حمید قال ثنا علی بن معبد قال ثنا موسی بن
اعین عن مسلم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ولا یبدین زینتهن الا ما ظهر منها الکحل والخاتم
حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو عاصم قال ثنا سفیان الثوری عن منصور عن ابراهیم
ولا یبدین زینتهن الا ما ظهر منها قال هو ما فوق الدرع فابیح للناس ان ینظروا الی ما لیس
محرم علیهم من النساء الی وجوههن واکفهن وحرم ذلک علیهم من ازواج النبی صلى الله علیه
وسلم لما نزلت آیة الحجاب تفضلن بذلک علی سائر الناس **حدثنا** ابو بکرة وابن
مرزوق قالا ثنا عبد الله بن بکیر السهمی قال ثنا حمید عن انس قال قال عمر قلت یا رسول الله
یدخل علیک البر والفاجر فلو حجبت امهات المؤمنین فانزل الله عز وجل آیة الحجاب
حدثنا حسین بن نصر قال سمعت یزید بن هرون قال ثنا حمید فذکر باسناده مثله
حدثنا ابن ابی داود قال ثنا عبد الله بن صالح قال حدثنی اللیث قال حدثنی عقیل
عن ابن شهاب قال اخبرنی عروة عن عائشة ان ازواج النبی صلى الله علیه وسلم کن یخرجن
باللیل الی المناصع وهو صعید افیح وکان عمر یقول لرسول الله صلى الله علیه وسلم احجب نساءک

فَلَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَۃُ ذَاتَ لَیْلَۃٍ وَکَانَتِ امْرَأَۃً طَوِیْلَۃً فَنَادَاھَا عُمَرُ اَلَا قَدْ عَرَفْنَاکِ یَا سَوْدَۃُ حِرْصًا عَلٰی اَنْ یُّنْزِلَ اللّٰہُ الْحِجَابَ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَاَنْزَلَ الْحِجَابَ (قولہ) **ترجمہ پس** اس مین وہ حدیث بیان کی گئی ہے جو ہم سے سلیمان نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے انہون نے ابواسحاق سے انہون نے ابواحوص سے انہون نے عبد اللہ و ر نہ ظاہر کرین اپنی زینت سوا اوسکے جو ان عورتوں سے کہلا رہے کہا زینت گوشوارہ اور ہار اور کنگن اور جہانج اور کڑے ہین **اور** جو اوسسے کہلا ہوا ہے وہ کپڑے اور چادرین **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسٰی بن امین نے مسلم سے انہون نے سعید بن جبیر سے انہون نے ابن عباس سے کہ ولا یبدین زینتہن الا ما ظہر منہا سرمہ اور انگوٹھی ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعاصم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے انہون نے منصور سے انہون نے ابراہیم سے کہ ولا یبدین زینتہن الا ما ظہر منہا سے مراد کرتے کے اوپر کی اشیا ہین پس لوگون کے لئے مباح کیا گیا ہے کہ وہ اون عورتون کے جو اونپر حرام نہین ہین چہرون اور ہتہیلیون کی طرف دیکہین اور یہ لوگون پر ازواج نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حرام ہے بوجہ نازل ہوجانے پردہ کی آیت کے پس ازواج مطہرہ اس وجہ سے تمام لوگون پر افضل ہوگئین **حدیث** بیان کی ہم سے ابوبکرہ اور ابن مرزوق نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن بکیر سہمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمید نے انہون نے انس سے کہا حضرت عمر نے فرمایا عرض کیا مین نے ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آتے ہین آپکی خدمت مین اچھے اور برے پس اچھا ہوتا اگر آپ امہات المومنین کا پردہ کردیتے پہر نازل فرمایا خدا تعالے نے پردہ کی آیت کو **حدیث** بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا سنا مین نے یزید بن ہارون کو کہا حدیث بیان کی ہم سے حمید نے پہر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے عقیل نے انہون نے ابن شہاب سے کہا خبر دی مجکو عروہ نے انہون نے روایت کی عائشہ سے کہ ازواج نبی صلے اللہ علیہ وسلم نکلا کرتی تہین رات مین استنجے کے مقامات مین اور وہ زمین فراخ تہی اور حضرت عمر رض رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کرتے تھے کہ اپنی بیویون کا پردہ کیجئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہین کرتے تھے پس نکلی سودہ ایک رات اور تہی لانبی عورت پس پکارا اوسکو حضرت عمر نے آگاہ ہو ہم نے تجہکو پہچان ای سودہ اسکی رغبت ظاہر کرنیکے لئے کہ نازل فرماوے خدا تعالے حکم پردہ کا حضرت عائشہ رض نے فرمایا پہر پردہ کا حکم آگیا ۔

حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ فَذَکَرَ

بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** رَوْحٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَعْلَمَ النَّاسِ بِشَاْنِ الْحِجَابِ فِيْمَا اُنْزِلَ وَكَانَ اَوَّلُ مَا اُنْزِلَ فِىْ مُبْتَنٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَصْبَحَ بِهَا عَرُوْسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَاَصَابُوْا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوْا وَبَقِىَ رَهْطٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَطَالُوا الْمُكْثَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ حَتّٰى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ فَاِذَا هُمْ جُلُوْسٌ فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَظَنَّ اَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوْا رَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ فَاِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوْا فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِىْ وَبَيْنَهٗ بِالسِّتْرِ وَاُنْزِلَ الْحِجَابُ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَنٰى بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى حُجَرِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ رَاٰى رَجُلَيْنِ قَدْ مَدَّ بِهِمَا الْحَدِيْثُ فَوَثَبَا مُسْرِعَيْنِ فَرَجَعَ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ وَاَرْخَى السِّتْرَ وَاُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ سَالِمٍ الْعَلَوِىِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ خَادِمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ اَدْخُلُ عَلَيْهِ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَجِئْتُ يَوْمًا اَدْخُلُ فَقَالَ كَمَا اَنْتَ فَاِنَّهٗ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ اَمْرٌ فَلَا تَدْخُلْ عَلَيْنَا اِلَّا بِاِذْنٍ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَالِمٍ الْعَلَوِىِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ جِئْتُ اَدْخُلُ كَمَا اَدْخُلُ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدًا وَرَاءَكَ يَا بُنَىَّ

(ذوالہ) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے کہا حدیث بیان کی مجھسے لیث نے پہر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ نے کہا حدیث بیان کی مجھسے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا خبر دی مجکو انس بن مالک نے کہا مین پردہ کے معاملہ کو خوب جاننے والا ہون کہ کسکے بارہ مین نازل ہوا اور ابتداءی نزول اوسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زینب بنت جحش سے شب زفاف کرنے مین ہوا کہ آپنے اوس شب کے بعد صبح کی اور قوم کو بلایا پس انہون نے کہانا کہایا پہر وہ سب چلے گئے اور ایک گروہ اون مین کا باقی رہگیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پس وہ بہت دیر تک ٹہیرے رہے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے اور باہر تشریف لے گئے اور مین بہی آپ کے ہمراہ چلا گیا یہانتک کہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے پاس تشریف لے آئے پہر خیال فرمایا آپنے کہ وہ لوگ چلے گئے ہونگے پس آپ واپس ہوئے اور مین بہی آپ کے ہمراہ واں آیا حتی کہ آپ زینب کے پاس آئے تو ناگاہ وہ لوگ بیٹہے ہوئے تھے پہر لوٹ گئے حضور اور مین بہی آپ کے ہمراہ یہان کہ جب آپ حضرت عائشہ کے حجرہ کی

جو کہٹ پر تشریف لے آئے اور گمان کیا کہ وہ لوگ نکل گئے ہونگے تو واپس آئے اور مین آپکے ہمراہ واپس آیا تو معلوم ہوا کہ وہ نکل گئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میری اور اپنے مابین پردہ کر لیا اور پھر پردہ کا حکم نازل ہوا **حدیث** بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمید طویل نے انہون نے انس سے کہا ولیمہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت زفاف کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش کے ساتھہ پھر نکلے آپ امہات المومنین کے حجرون کیطرف پھر جب واپس ہوئے تو دیکھا دو شخصون کو کہ دونو مین خوب باتین ہو رہی ہین پس آپ کو دیکھکر دونو جلدی سے پھر آپ واپس ہوئے یہانتک کہ گھر مین تشریف لے گئے اور پردہ ڈال لیا اور آیت حجاب نازل ہو گئی حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن منقذ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مقری نے انہون نے جریر سے انہون نے سالم علوی سے انہون انس بن مالک سے کہا تہا مین خدمتگار رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسلئے مین آپکی اجازت کے بغیر اندر چلا جاتا تہا پس آیا مین ایکروز اندر جانیکو تو فرمایا وہین کہٹرا رہ کیونکہ تیرے بعد ایک حکم نیا آگیا لہذا نہ آئیو بلا اجازت **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے انہون نے سالم علوی سے انہون نے انس بن مالک سے کہا جب نازل ہوئی آیت پردہ کی تو آیا مین اندر آنیکو پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے باہر ہی ٹھیر جا ای بیٹے

حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا عبید اللہ بن معاذ قال ثنا المعتمر بن سلیمٰن عن ابیہ عن ابی مجلز عن انس بن مالک قال لما تزوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش دعا القوم فطعموا ثم جلسوا یتحدثون فاخذ کانہ یتہیا للقیام فلم یقوموا فلما رای ذلک قام وقام من قام معہ من القوم وقعد الثلثۃ ثم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جاء فدخل فاذا القوم جلوس ثم انہم قاموا وانطلقوا فجئت فاخبرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہم قد انطلقوا فجاء فدخل وانزلت ایۃ الحجاب یایہا الذین امنوا لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الایۃ **قال** ابو جعفر فکن امہات المومنین قد خصصن بالحجاب ما لم یجعل فیہ سائر الناس مثلہن **فان** قال قائل فقد قال اللہ عز وجل وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارہن ویحفظن فروجہن ولا یبدین زینتہن الا ما ظہر منہا ثم قال ولا یبدین زینتہن الا لبعولتہن او ابائہن او اباء بعولتہن او ابنائہن او ابناء بعولتہن او اخوانہن او بنی اخوانہن او بنی اخواتہن او نسائہن او ما ملکت ایمانہن فجعل ما ملکت ایمانہن کذی الرحم المحرم فیہن **قیل** لہ ما جعلہن کذلک ولکنہ ذکر جماعۃ مستثنین من قولہ عز وجل ولا یبدین زینتہن فذکر البعول وذکر الاباء ومن ذکر معہم مثل ما ذکرہ وما ملکت ایمانہن فلم یکن جمعہ بینہم بدلیل علی استواء احکامہم لانا قد راینا البعل قد یجوز لہ ان ینظر من امراتہ الی ما لا ینظر الیہا ابوہا منہا ثم قال او ما ملکت ایمانہن فلا یکون ضمہ اولئک مع ما قبلہم بدلیل ان حکمہم مثل حکمہم ولکن الذی ابیح ہذہ الایۃ للمملوکین

مِنَ النَّظَرِ اِلَی النِّسَاءِ اِنَّمَا هُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ الزِّیْنَۃِ وَهُوَ الْوُجُوْهُ وَالْکَفَّانِ وَفِیْ اِبَاحَتِہٖ ذٰلِكَ لِمَمْلُوْکِیْنَ
وَلَیْسُوْا بِذَوِیْ اَرْحَامٍ مُحَرَّمَۃٍ دَلِیْلٌ اَنَّ الْاَحْرَارَ الَّذِیْنَ لَیْسُوْا بِذَوِیْ اَرْحَامٍ مُحَرَّمَۃٍ مِنَ النِّسَاءِ
فِیْ ذٰلِكَ کَذٰلِكَ (قولہٖ) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عبید اللہ بن معاذ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہون نے اپنے باپ سے انہون
نے ابو مجالد سے انہون نے انس بن مالک سے کہا جب نکاح کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
زینب بنت جحش سے تو بلایا قوم کو پس انہون نے کھایا پھر وہ بیٹھ گئے باتین کرنے لگے پس شروع
ہوئے آپ گویا آمادہ ہو رہے ہین کھڑے ہونیکو پھر نہ کھڑے ہو وہ لوگ جب آپنے یہ دیکھا تو اٹھ
کھڑے ہوئے آپ اور لوگون مین سے جس نے چاہا وہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور تین آدمی بیٹھے
رہے پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اندر کو ہوئے تو دیکھا کہ لوگ بیٹھے ہوئے
ہین پھر اسکے بعد وہ لوگ چلے گئے تو مین آیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مین نے خبر دی کہ وہ لوگ چلے گئے
تو آپ تشریف لائے اور یہ کی آیت نازل ہوئی کہ ای ایمان والو نہ داخل ہو تم نبی علیہ السلام کے
گھرون مین مگر یہ کہ اجازت ہو جائے تمہارے واسطے آخر آیت تک ابو جعفر نے کہا لیکن امہات
المومنین پردہ کے ساتھ اسقدر مخصوص ہوئی ہین کہ اس مین باقی لوگ اونکی مثل نہین کئے گئے پس
اگر کوئی کہنے والا کہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اور کہو مومن عورتون سے کہ پست کرین اپنی آنکھین
اور حفاظت کرین اپنی پیشاب گاہون کی اور نہ ظاہر کرین اپنی زینت سوا اوسکے جو کھلا رہتا ہے اونسے
پھر فرمایا اور نہ ظاہر کرین اپنی زینت مگر اپنے خاوندون کے لئے یا اپنے باپ دادا کے لئے اپنے خاوندون
کے باپ دادون کے لئے یا اپنے بیٹے پوتون لے لئے یا اپنے خاوندون کے بیٹے پوتون کے لئے یا
یا اپنے بھائیون کے لئے یا اپنے بھتیجون کے لئے یا اپنے بھانجون کے لئے یا اپنی عورتون کے لئے
یا اونکے لئے کہ مالک ہون ہاتھ اونکے (یعنے غلامون کے لئے) پس عورتون کا غلام خدا تعالےٰ نے
اونکے ذی رحم محرم کی مثل قرار دیا تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ خدا تعالےٰ نے اونکو ایسا نہین قرار دیا
بلکہ ایک جماعت کو جو خدا تعالےٰ کے اس قول سے مستثنےٰ ہے کہ اور نہ ظاہر کرین اپنی زینت
ذکر فرمایا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا خاوندونکو اور ذکر فرمایا باپ دادونکو اور جنکو اونکے ساتھ ذکر کیا جسطرح
ذکر کیا اور غلام مملوکون کا ذکر کیا پس ان تمام کو باہمی جمع کرنا اسکی دلیل نہین کہ وہ سب احکام مین برابر
ہون اسلئے کہ ہم نے دیکھا خاوند کو کہ اوسکو اپنی بیوی کا وہ مقام دیکھنا درست ہی کہ اوسکو اوسکا
باپ نہین دیکھ سکتا پھر فرمایا یا اون غلامون کے لئے جنکی عورتین مالک ہون لہذا انکو اپنے
ماقبل کے ساتھ ملانا اسکی دلیل نہین ہے کہ اونکا حکم پہلے کی مثل ہے البتہ اس آیت مین غلامون
کے لئے عورتون کی جس شئ کا دیکھنا جائز ثابت ہوتا ہے وہ صرف وہ چیز ہے جو عورتون کی ظاہری
زینت ہے اور وہ چہرہ اور دونو ہتھیلیان ہین اور خدا تعالےٰ کے اسکو غلامون کے لئے مباح کرنے
مین حالانکہ وہ ذو رحم محرم نہین ہین اسپر دلیل ہے کہ وہ آزاد لوگ جو عورتون کے ذی رحم محرم نہ

ہوں غیر اس حکم میں انکی طرح ہیں **وقد** بین هذا المعنى ما في حديث عبد بن زمعة من قول
رسول الله صلى الله عليه وسلم لسودة احتجبي منه فامرها بالحجاب منه وهو ابن وليدة ابيها
وليس يخلو ان يكون اخاها او ابن وليدة ابيها فيكون مملوكا لسائر ورثة ابيها فعلمنا ان النبي
صلى الله عليه وسلم لم يحجبها منه لانه اخوها ولكن لانه غير اخيها وهو في تلك الحال مملوك
لم يحل له بذلك النظر اليها فقد ضاد هذا الحديث حديث ام سلمة وخالفه وصارت
الآية التي ذكرنا على قول هذا الذاهب الى حديث سودة انها على سائر النساء دون امهات
المؤمنين وان عبيد امهات المؤمنين كانوا في حكم النظر اليهن في حكم الغرباء منهن الذين لا رحم بينهم
وبينهن لا في حكم ذوي الارحام منهن المحرمة وكل من كان بينه وبينهن محرمة فهو عندنا في
حكم ذوي الارحام المحرمة في منع ما وصفنا **ثم** رجعنا الى النظر لنستخرج به من القولين
قولا صحيحا فرأينا ذا الرحم لا بأس ان ينظر الى المرأة التي هو لها محرم الى وجهها وصدرها
وشعرها وما دون ركبتيها ورأينا القريب منها ينظر الى وجهها وكفيها فقط ثم رأينا العبد
حرام عليه في قولهم جميعا ان ينظر الى صدر المرأة مكشوفا او الى ساقيها سواء كان رقه
لها او لغيرها فلما كان فيما ذكرنا كالاجنبي منها لا كذي رحمها المحرم عليها كان في النظر الى
شعرها ايضا كالاجنبي لا كذي رحمها المحرم عليها فهذا هو النظر في هذا الباب وهو قول ابي
حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى **وقد** وافقهم في ذلك من المتقدمين الحسن و
الشعبي حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال ثنا مغيرة
عن الشعبي ويونس عن الحسن انهما كرها ان ينظر العبد الى شعر مولاته (قوله) ترجمہ اور اس
معنے کو اوسنے ثابت کرو یا جو حدیث عبد بن زمعہ میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
سودہ سے کہ چھپ جا اس سے پس آپنے انکو اوسنے پردہ کرنے کا حکم دیا حالانکہ وہ سودہ کے باپ
کی لونڈی کے بیٹے تھے اور ضرور ہے کہ اس لحاظ سے وہ سودہ کے بہائی ہوسکے ہوئے یا اونکے
باپ کی لونڈی کے بیٹے تو اس لحاظ سے اونکے مملوک ہوئے اور اونکے باپ کے تمام وارثون کے
لہذا ہم نے جانا کہ نبی صلے اللہ علیہ سلم نے اونسے پردہ نہین کرایا اسوجہ سے کہ وہ سودہ کے بہائی
ہے بلکہ اس وجہ سے کہ اونکے بہائی نہ تھے بلکہ وہ اوسوقت مملوک تھے پس بوجہ اونکے غلام ہونیکے
سودہ کو دیکھنا اونکے لئے حلال نہ ہوا پس یہ حدیث حدیث ام سلمہ کے مخالف ہوگئی اور اس شخص کے
نزدیک جو حدیث سودہ کی طرف گیا وہ آیت جو ہم ذکر کرچکے اسپر محمول ہے کہ یہ حکم امہات المومنین
کے ماسوا باقی عورتون کے لئے ہے اور اسپر کہ امہات المومنین کے غلام اونکی جانب دیکھنے مین
اونکے اون عزیز واقارب کے حکم مین ہین کہ اونکے اور اونکے درمیان رحم کا رشتہ نہ ہو نہ اون رشتہ
دارون کے حکم مین جو امہات المومنین کے ذی رحم محرم اور اونپر حرام ہون اور ہر وہ شخص کہ اوسکے اور
امہات المومنین کے مابین حرمت ہو وہ ہمارے نزدیک اوس چیز کے منع ہونے مین مثل ذوی الارحام

کی ہے جو اونپر حرام ہوں پھر ہم نظر غور کیطرف لوٹے تاکہ ہم ان دونو قولون مین سے قول صحیح نکال لین تو ہم سنے دیکھا ذو رحم محرم کو کہ اوسکے اوس عورت کی جانب دیکھنے مین کوی مضایقہ نہین جسکے ذو رحم محرم ہو اوس کے چہرہ اور اس کے سینہ اور اوسکے بالوں کیطرف اور اوسکے زانو سے نیچے کی جانب اور ہم سنے دیکھا کہ عورت کا رشتہ دار صرف اوسکے چہرہ اور اوسکے دونو ہاتھون کی جانب دیکھہ سکتا ہے پھر ہم نے دیکھا کہ بالاتفاق غلام پر حرام ہے کہ عورت کے کھلے ہوئے سینہ یا اوسکی پنڈلیوں کو دیکھے خواہ غلام اوسی کا ہو یا اوسکے سوا کسی اور کا پس جب وہ امر مذکور مین اوس عورت سے اجنبی کی مانند ہے نہ مانند اوسکے ذی رحم محرم کی تو ہوگا اوسکے بالون کی جانب دیکھنے مین بھی مثل اجنبی کی نہ اوسکے ذی رحم محرم کی مثل پس یہ نظر غور ہے اسبارہ مین اور یہی قول امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے اور موافقت کی ہے اونکی اسبارہ مین منجملہ متقدمین کے حضرت حسن اور حضرت شعبی نے حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مغیرہ نے انہوں نے روایت کی شعبی سے یونس سے اون دونو نے حسن سے کہ اون دونو نے مکروہ جانا اسکو کہ دیکھے غلام اپنی سیدہ کے بالون کی طرف +

بَابُ التَّكَنِّي بِأَبِي الْقَاسِمِ هَلْ يَصِحُّ أَمْ لَا

باب ابو القاسم کنیت رکھنا صحیح ہے یا نہین ؟

حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ قَالَ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ ابْنٌ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَكَانَتْ رُخْصَةً مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ **قَالَ** أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَكْتَنِيَ الرَّجُلُ بِأَبِي الْقَاسِمِ وَأَنْ يَتَسَمَّى مَعَ ذٰلِكَ بِمُحَمَّدٍ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا أَمَّا مَا ذُكِرَ مِنْ أَنَّ ذٰلِكَ رُخْصَةٌ فَلَمْ يُذْكَرْ ذٰلِكَ فِي الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا ذُكِرَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ رُخْصَةً مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا هُوَ قَوْلُ مِمَّنْ بَعْدَ عَلِيٍّ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ عَلَى مَا قَالَ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ **وَالدَّلِيلُ** عَلَى أَنَّهُ خِلَافُ ذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ فِي زَمَنِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَةٌ قَدْ كَانُوا مُسَمَّيْنَ بِمُحَمَّدٍ مُتَكَنِّيْنَ بِأَبِي الْقَاسِمِ مِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ وَ مكتنين
مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُذَيْفَةَ فَلَوْ كَانَ مَا أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ خَاصًّا إِذًا لَمَا سَوَّغَهُ غَيْرُهُ وَلَأَنْكَرَهُ عَلَى فَاعِلِهِ وَأَنْكَرَهُ مَعَهُ مَنْ كَانَ يَحْضُرُهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **فَقَالَ** الَّذِينَ ذَهَبُوا إِلَى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ خَاصًّا لِعَلِيٍّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَا **فَذَكَرُوا** فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ

قَالَ ثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِیْفَۃَ عَنْ مُنْذِرِ الثَّوْرِیْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّۃِ عَنْ عَلِیٍّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ وُلِدَ لَکَ بَعْدِیْ اِبْنٌ فَسَمِّہٖ بِاِسْمِیْ وَکَنِّہٖ بِکُنْیَتِیْ وَھِیَ
لَکَ خَاصَّۃً دُوْنَ النَّاسِ (قولہ) ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوامیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی
بن قادم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قطر نے انہون نے منذر ثوری سے انہون نے محمد بن حنفیہ
سے انہون نے حضرت علی سے کہا عرض کیا مین نے ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اگر میرے
کوی بچہ پیدا ہو تو آپ کے نام پر اوسکا نام اور آپکی کنیت اوسکی کنیت رکہون آپنے فرمایا ہان کہا اور
تہی یہ رخصت رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کی جانب سے حضرت علی کے لئے ابوجعفر نے کہا کہ گیا ایک
گروہ اسطرف کہ اس مین کوی مضایقہ نہین کہ آدمی کی کنیت ابوالقاسم اور اوسکے باوجود نام محمد رکہا جائے
اور استدلال کیا انہون نے اس بارہ مین اوس حدیث سے جو مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
اسمحدیث مین اور انہون نے کہا رہا وہ جو ذکر کیا گیا ہے کہ یہ رخصت ہے پس یہ لفظ حدیث کے اندر
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول نہین ہے اور نہ حضرت علی سے مذکور ہے کہ یہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے رخصت تہی اور اسکے سوا نہین کہ یہ اون کا قول ہے جو حضرت علی کے
بعد ہین اور ہو سکتا ہے کہ یہ اوسی پر محمول ہو جو انہون نے کہا اور ہو سکتا ہے کہ اسکے خلاف پر ہو اور
دلیل اسپر کہ اوسکے خلاف ہے یہ ہے کہ زمانہ صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین ایک جماعت
تہی جنکا نام محمد اور کنیت ابوالقاسم تہی من جملہ اونکے محمد بن طلحہ اور محمد بن اشعث اور محمد بن ابی حذیفہ ہین
پس اگر وہ حکم جو پہلی حدیث مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مخصوص ہوتا تو نہ جائز رکہتے
اسکو اونکے سوا کسے لئے اور البتہ انکار کرتے اوسکا اوسکے فاعل پر اور انکار کرتے اوسکا وہ لوگ
جو اوسکے سامنے صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہوتے پس کہا اون لوگون نے جو گئے اس طرف
کہ یہ حضرت علی کے لئے مخصوص تہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ منقول ہے جو ہمارے قول
پر دلالت کرتا ہے اور ذکر کی اس بارہ مین وہ حدیث جو ہم سے ابن مرزوق نے بیان کی کہا حدیث بیان
کی ہم سے روح بن اسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایوب بن واقد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
قطر بن خلیفہ نے انہون نے منذر ثوری سے انہون نے محمد بن حنفیہ سے انہون نے حضرت
علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر پیدا ہو تیرے میرے بعد کوئی لڑکا تو
نام رکہیو اوسکا میرے نام کے موافق اور کنیت رکہو میری کنیت اور یہ تیرے لئے مخصوص ہے
سوا اور لوگون کے **قَالُوْا** فَفِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ الْخُصُوْصِیَّۃُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لِعَلِیٍّ بِذٰلِکَ دُوْنَ النَّاسِ **قِیْلَ** لَھُمْ ھٰذَا اِنَّمَا ذَکَرَہٗ ثُمَّ لَوْ ثَبَتَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَلٰی مَا رَوَیْتُمْ وَلٰکِنَّہٗ
لَیْسَ بِثَابِتٍ عِنْدَنَا لِاَنَّ اَیُّوْبَ بْنَ وَاقِدٍ لَا یَقُوْمُ مَقَامَ مَنْ خَالَفَہٗ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ مِمَّنْ رَوَاہُ عَنْ
فِطْرٍ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا فِیْ اَوَّلِ ھٰذَا الْبَابِ **فَقَالَ** الَّذِیْنَ ذَھَبُوْا اِلٰی اَنَّ ذٰلِکَ کَانَ خَاصًّا لِعَلِیٍّ بَعْدَ اَنِ
افْتَرَقُوْا فِرْقَتَیْنِ فَقَالَتْ فِرْقَۃٌ لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّکْتَنِیَ بِاَبِی الْقَاسِمِ سَوَاءٌ کَانَ اِسْمُہٗ مُحَمَّدًا اَوْ لَمْ

يسمى محمدا

يكن وقالت الفرقة الاخرى لا ينبغي لاحد ممن سمى بمحمد ان يكنى بابي القاسم ولا بأس لمن لم يتسم بمحمد ان يتكنى بابي القاسم **وقد** روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يدل على ما قلنا في خصوصية رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك عليا **فذكروا** ما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن عبد الله بن يزيد النخعي عن ابي زرعة عن عمرو بن جرير عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تسموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا وهب قال ثنا هشام عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله غير انه قال سموا باسمي **حدثنا** ابو امية قال ثنا الحسين بن محمد قال ثنا جرير بن حازم عن محمد عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله **حدثنا** يونس قال ثنا ابن وهب وابن نافع قالا ثنا داود بن قيس **ح** وحدثنا ربيع الجيزي قال ثنا القعنبي قال ثنا داود بن قيس عن موسى بن يسار عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تسموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي فاني انا ابو القاسم (قوله) **ترجمہ** انہوں نے کہا پس اس حدیث میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے حضرت علی کے لئے سوا اور لوگوں کی خصوصیت ہے جو ابد پایا گیا اونکو یہ یوں ہی ہونا جسطرح تم نے ذکر کیا اگر ثابت ہو جاتی یہ حدیث موافق تمہاری روایت کے لیکن وہ ہمارے نزدیک ثابت نہیں ہے اسلئے کہ ایوب بن واقد اوسکے نام مقام نہیں ہو سکتا جس نے اوسکی اسحدیث میں مخالفت کی اور وہ وہ شخص ہے جس نے اوسکو نظر سے روایت کیا جیسا کہ ہم شروع باب میں ذکر کر چکے **پس** کہا اون لوگوں نے جو گئے اسطرف کہ یہ حضرت علی کے لئے مخصوص ہے بعد اونکے دو فرقہ ہو جا نکلے ایک فریق نے کہا کہ نہیں جائز کسی کے لئے یہ کہ ابو القاسم کنیت رکھے برابر ہے کہ اوسکا نام محمد ہو یا نہیں اور دوسرے فریق نے کہا کہ اوس شخص کے لئے جسکا نام محمد ہو ابو القاسم کنیت رکھنی درست نہیں اور جسکا نام محمد نہ ہو اوسکو ابو القاسم کنیت رکھنے میں کوئی مضایقہ نہیں **اور** رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی دلیل منقول ہے جو ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حضرت علی اسبارہ میں خاص کرنیکے اندر کہا پس ذکر کی انہوں نے وہ حدیث جو ہم سے ابن مرزوق نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبد اللہ بن یزید نخعی سے انہوں ابو زرعہ سے انہوں نے عمرو بن جریر سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نام رکھو میرے نام پر اور میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھو **حدیث** بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے انہوں نے روایت کی محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل سوا اسلئے کہ انہوں نے کہا کہ نام رکھو میرے نام پر **حدیث** بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث ان کی ہم سے حسین بن محمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے محمد سے انہوں

نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے یونس
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب اور ابن نافع نے دونوں نے کہا حدیث بیان بیان کی ہم سے
داؤد بن قیس نے (تحویل) اور **حدیث** بیان کی ہم سے ربیع جیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے داؤد بن قیس نے انہوں نے موسیٰ بن یسار سے انہوں نے
ابوہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نام رکھو میرے نام پر اور میری کنیت پر کنیت
نہ رکھو اسلئے کہ میں ہی ابوالقاسم ہوں **حدثنا** محمد بن خزیمة قال ثنا احمد بن اشکیب الکوفی
قال ثنا معاویة عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسموا (ابو معاویہ)
باسمی ولا تکنوا بکنیتی **حدثنا** محمد قال ثنا ابو ربیعة قال ثنا ابو عوانة عن ابی حصین
عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثله **حدثنا** سلیمٰن بن شعیب
قال ثنا عبد الرحمٰن قال ثنا شعبة عن قتادة ومنصور عن سالم بن ابی الجعد عن جابر عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثله **قالوا** فقد نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتنی بکنیته
واباح ان یتسمی باسمه وجاء ذلك عنه مجیئا ظاهرا متواترا فدل ذلك علی خصوصیته ما خالفه
ثم رجعنا الی الکلام بین الذین ذهبوا الی ما کان من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
حدیث ابن الحنفیة انه کان خاصا لعلی **فکان** من حجة الفرقة الذین ذهبوا الی (ابی ذھبنا الی)
ان النهی المذکور فی حدیث ابی هریرة وجابر انما هو علی الکنیة خاصة کان اسم المکتنی بها (یعنی)
محمدا او لم یکن ما قد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** بکار قال ثنا ابو عاصم
قال ثنا ابن جریج قال اخبرنی عبد الکریم عن عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن ابی عمرة عن عمه عن
ابی هریرة قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتنی بکنیته **فقصد** بالنهی
فی هذا الحدیث الی الکنیة خاصة فدل ذلك ان ما قصد بالنهی الیه فی الآثار التی ذکرناها قبله
هی الکنیة ایضا **وقد** دل علی ذلك ایضا ما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن عجلان
عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی انا ابو القاسم
اللہ یعطی وانا اقسم **حدثنا** سلیمٰن بن شعیب قال ثنا عبد الرحمٰن بن زیاد قال ثنا شعبة
عن حصین عن سالم بن ابی الجعد عن جابر بن عبد اللہ قال ولد لرجل من الانصار غلام فسماه
محمدا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احسنت الانصار تسموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی انما انا قاسم
اقسم بینکم تسموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی (قولہ) **ترجمہ حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے احمد بن اشکیب کوفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معاویہ نے انہوں نے
روایت کی اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے نام رکھو میرے نام پر اور میری کنیت پر اپنی کنیتیں نہ رکھو **حدیث** بیان کی ہم سے
محمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ربیعہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ابو حصین

سے انہون نے ابو صالح سے انہون نے ابو ہریرہ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل
حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی
قتادہ اور منصور سے انہون نے سالم بن ابی جعد سے انہون نے جابر سے انہون نے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل انہون نے کہا پس منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی کنیت
پر کنیت رکھنے کو اور اپنے نام پر نام رکھنے کو مباح قرار دیا اور آیا ہے یہ آپ سے بطریق متواتر لہذا اسنے اپنے
مخالف اوراتیت کی خصوصیت پر دلالت کی پھر ہم اون لوگون گفتگو کی جانب لوٹے جو رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث ابن الحنفیہ مین ثابت ہوا کہ یہ حضرت علی کے لئے خاص تہا پس اوس
طریق کی دلیل جو گیا اس طرف کہ وہ ممانعت جو مذکور ہے ابو ہریرہ اور جابر کی حدیث مین وہ بالخصوص
کنیت پر محمول ہے خواہ اوس شخص کا نام محمد ہو یا نہین ▪ حدیث ہے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے حدیث بیان کی ہم سے بکار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ابن جریج نے کہا خبر دی مجکو عبد الکریم انہون نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی عمرہ سے
انہون نے اپنے چچا سے انہون نے ابو ہریرہؓ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
اس سے کہ آپکی کنیت پر کنیت رکھی جائے پس آپ کا مقصد اس حدیث میں ممانعت سے صرف کنیت ہی
لہذا اس نے اس بات پر دلالت کی کہ اس سے پہلی احادیث مین بہی کنیت ہی مراد ہے اور اسپر وہ حدیث
بہی دلیل ہے جو ہم سے ابن مرزوق نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے انہون نے
روایت کی ابن عجلان سے انہون نے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نام رکھو
میرے نام پر اور نہ کنیت رکھو میری کنیت کے موافق مین ابو القاسم ہون اللہ دیتا ہے اور مین تقسیم
کرتا ہون حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی حصین سے انہون نے سالم بن ابی جعد سے
انہون نے جابر بن عبد اللہ سے کہا ایک انصاری آدمی کے لڑکا پیدا ہوا تو انصاری نے اوسکا محمد
نام رکہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار نے اچہا کیا میرے نام پر نام رکہا اور میری کنیت کے
موافق کنیت نہین رکہی حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا محمد بن خازم عن الاعمش
عن ابن ابی الجعد عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسموا باسمی ولا
تکنوا بکنیتی فانما جعلت قاسما اقسم بینکم فقد اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمعنی الذی تکنوا
من اجلہ نھی ان یکتنی بکنیتہ وانما ھو لانہ یقسم بینہم فثبت بذلک ان قصدہ کان فی النھی الی
الکنیۃ دون الجمع بینہا و بین الاسم واحتجوا فی ذلک ایضا بما حدثنا عبد الغنی بن ابی عقیل
و حسین بن نصر قالا ثنا عبد الرحمن بن زیاد قال ثنا شعبۃ عن حمید الطویل قال سمعت انس
بن مالک یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السوق فقال لہ رجل یا ابا القاسم فالتفت
الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فقال الرجل انما ادعو ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم تسموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي **حدثنا** حسين بن نصر قال سمعت يزيد ابن هارون
قال ثنا حميد عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا محمد بن عبد الله
الانصاري قال ثنا حميد عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله **فهذا** يدل ايضا على ان
نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم انما هو عن التكني بكنيته خاصة دون الجمع بينها و بين اسمه
وقد ذهب الى هذا المذهب ابراهيم النخعي و محمد بن سيرين **حدثنا** احمد بن الحسن الكوفي
قال ثنا وكيع بن الجراح عن مجل قال قلت لابراهيم كانوا يكرهون ان يكني الرجل بابي القاسم ان
لم يكن اسمه محمدا قال نعم **فهذا** ابراهيم يحكي هذا ايضا عمن كان قبله يريد بذلك اصحاب
عبد الله او من فوقهم **وقد** حدثنا سليمن بن شعيب قال ثنا الخصيب قال ثنا يزيد بن ابراهيم
عن محمد بن سيرين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تسموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي قال ورأيت
محمد ابن سيرين يكره ان يكتني الرجل ابا القاسم كان اسمه محمدا او لم يكن **وكان** من
بعدهم من ذهب الى ان النهي في ذلك ايضا هو على الجمع بين الكنية والاسم جميعا ما حدثنا احمد بن
داود قال ثنا عبد العزيز بن الخطاب الكوفي قال ثنا قيس عن ابي ليلى عن حفصة بنت عمير عن
عمها البراء بن عازب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان يجمع بين اسمه وكنيته (قوله)

ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان
کی ہمسے محمد بن حازم نے انہون نے روایت کی اعمش سے انہون نے ابن ابی جعد سے انہون
جابر بن عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نام رکہو میرے نام پر اور نہ کنیت رکہو
میری کنیت پر اس لیئے کہ مین قاسم بنایا گیا ہون تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہون تو خبر دی رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس معنے کی جس وجہ سے آپنے اپنی کنیت کے موافق کنیت رکہنے کو منع
فرمایا اور وہ یہ کہ آپ لوگون کے درمیان تقسیم کرتے ہین پس ثابت ہوا کہ آپ کا مقصود ممانعت سے
کنیت ہی تہی نہ اون دونوکو جمع کرنا یعنے کنیت اور نام کو اور استدلال کیا انہون نے اس مین اوس حدیث سے
بہی جو ہم سے عبد الغنی بن ابی عقیل نے بیان کی اور حسین بن نصر نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سی
عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے حمید طویل سے کہا سنا مین
نے انس بن مالک کو کہتے ہوئے کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بازار مین پس کہا ایک شخص نے
آپسے ای ابو القاسم پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اوسکی طرف متوجہ ہوئے تو اوس شخص نے
کہا مین اسکو بلاتا ہون تب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکہو اور میری کنیت
نہ رکہو حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا سنا مین نے یزید بن ہارون کو کہتے ہوئے کہ حدیث
بیان کی ہم سے حمید نے انہون نے انس سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل
حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے حمید سے انہون نے انس سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل

پس یہ بھی اسپر دلالت کرتا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف کنیت رکھنے سے منع فرمایا نہ کنیت اور نام دونوں کو جمع کرنے سے اور اسی طرف ابراہیم نخعی اور محمد بن سیرین گئے ہیں حدیث بیان کی ہم سے احمد بن حسن کوفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع بن جراح نے انہوں نے محل سے کہا عرض کیا میں نے ابراہیم سے کہ کیا مکروہ جانتے تھے صحابہ اسکو کہ آدمی کی کنیت ابوالقاسم ہو اگرچہ اوسکا نام محمد نہ ہو تو انہوں نے کہا ہاں پس یہ ابراہیم ہیں جو اپنے سے اوپر کے طبقہ کے لوگوں سے روایت کرتے ہیں جن سے مراد اونکی اصحاب عبداللہ یا اونسے اوپر کے لوگ ہیں اور حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے . . . . حصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ابراہیم نے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نام رکھو میرے نام پر اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو کہا اور دیکھا میں نے محمد بن سیرین کو برا جانتے ہوئے اسکو کہ کنیت رکھے آدمی ابوالقاسم حالانکہ اوسکا نام محمد ہو یا نہ ہو اور اونکی دلیل جو اسطرف گیا کہ ممانعت کنیت اور نام دونوں کو جمع کرنے سے ہے وہ حدیث ہے جو ہم سے احمد بن داود نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالعزیز بن خطاب کوفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قیس نے انہوں نے ابو لیلی سے انہوں نے حفصہ بنت عبید سے انہوں نے اپنے چچا براء بن عازب سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ جمع کرے آدمی آنحضرت کے نام اور کنیت کے درمیان **حدثنا** فهد قال ثنا ابن ابي مريم قال ثنا يحيى بن ايوب قال حدثني محمد بن عجلان عن ابيه عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا مسلم بن ابراهيم الازدي قال ثنا هشام بن ابي عبد الله قال ثنا ابو الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تسمى باسمي فلا يكتني بكنيتي ومن اكتنى بكنيتي فلا يتسمى باسمي . . . **قالوا** فثبت بهذه الآثار ان ما نهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلك هو الجمع بين كنيته مع اسمه وفي حديث جابر اباحة التكني بكنيته اذا لم يتسم معها باسمه **فكان** من الحجة عليهم لاهل المقالة الاخرى انه يحتمل ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم قصد بنهيه ذلك المذكور في حديث البراء وابي هريرة وجابر الى الجمع بين الكنية والاسم واباح افراد كل واحد منهما ثم نهى بعد ذلك عن التكني بكنيته فكان ذلك زيادة فيما كان تقدم من نهيه في ذلك **فان** قال قائل فما جعل ما قلت اولى من ان يكون نهى عن التكني بكنيته ثم نهى عن الجمع بين اسمه وكنيته وكان ذلك اباحة لبعض ما كان وقع عليه نهيه قبل ذلك **قيل** له لان نهيه عن التكني بكنيته في حديث ابي هريرة فيما ذكرنا معه من الآثار لا يخلو من احد وجهين اما ان يكون متقدما للمقصود فيه الى الجمع بين الاسم والكنية او متأخرا عن ذلك فان كان متأخرا عنه فهو زائد عليه غير ناسخ له وان كان متقدما له فقد كان ثابتا ثم روي هذا بعده فنسخه فلما احتمل ما قصد فيه الى النهي عن

الْكُنْيَةِ اَنْ يَكُوْنَ مَنْسُوْخًا لِاَنَّا قَدْ عَلِمْنَا بِثُبُوْتِهِ كَانَ عِنْدَنَا عَلٰى اَصْلِهِ الْمُتَقَدِّمِ وَعَلٰى اَنَّهُ غَيْرُ مَنْسُوْخٍ حَتّٰى نَعْلَمَ يَقِيْنًا اَنَّهُ مَنْسُوْخٌ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ مَعَانِي الْاٰثَارِ **وَاَمَّا** وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَقَدْ رَاَيْنَا الْمَلَائِكَةَ لَا بَاْسَ اَنْ يَتَسَمَّوْا بِاَسْمَائِهِمْ وَكَذٰلِكَ سَائِرُ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ غَيْرَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا بَاْسَ اَنْ يُتَسَمّٰى بِاَسْمَائِهِمْ وَيُكْنٰى بِكُنَاهُمْ وَيُجْمَعَ بَيْنَ اِسْمِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَكُنْيَتِهِ فَهٰذَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَاْسَ اَنْ يُتَسَمّٰى بِاِسْمِهِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ لَا بَاْسَ اَنْ يُكْنٰى بِكُنْيَتِهِ وَاَنْ لَا بَاْسَ اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ اِسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ غَيْرَ اَنَّ اِتِّبَاعَ مَا قَدْ ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلٰى **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن ایوب نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے محمد بن عجلان نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلم بن ابراہیم ازدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن ابی عبداللہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوزبیر نے انہوں نے روایت کی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نام رکہے میرے نام پر پس نہ کنیت رکہے میری کنیت اور جو میری کنیت پر اپنی کنیت رکہے وہ میرے نام پر اپنا نام نہ رکہے انہوں نے کہا پس ان حدیثوں سے یہ ثابت ہوا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس سے منع فرمایا وہ آپ کی کنیت کے ساتہہ نام کا جمع کرنا ہے اور حدیث جابر مین آپ کی کنیت کے ساتہہ کنیت رکہنے اباحت ہے جبکہ اوسکے باوجود آپ کے نام پر نام نہ رکہا ہو۔

پس اون لوگون پر دوسرے قول والون کے لئے یہ حجت ہے کہ احتمال ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ممانعت سے جو مذکور ہوئی تہا اور ابوہریرہؓ اور جابرؓ کی حدیث مین کنیت اور نام دونو کو جمع کرنا مراد لیا ہو اور اون دونو مین سے صرف ایک رکہنے کو مباح فرمایا ہو پہر اسکے بعد آپ کی کنیت کے موافق کنیت رکہنے سے منع فرمادیا ہو تو یہ اوس نہی مین زیادتی ہو جائیگی جو گذر چکی **اور** اگر کوئی کہے کہ کونسی چیز تمہارے قول کو اوسپر ترجیح دیتی ہے کہ آپ نے اپنی کنیت کے موافق کنیت رکہنے سے منع فرمایا ہو پہر بعد مین آپ کے نام اور کنیت دونو کو جمع کرنے سے منع فرمادیا ہو اور ہو یہ اون بعض افراد کی اباحت جنپر اس سے پہلے نہی واقع ہو چکی تہی تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ ترجیح کی دلیل یہ ہے کہ آپ کا اپنی کنیت کے موافق کنیت رکہنے سے حدیث ابوہریرہ مین جو مذکور ہوئی منع فرمانا دو صورتون مین سے ایک سے خالی نہین یا کہ اوس سے پہلے ہوگا جو اس بارہ مین مقصود ہے یعنے نام اور کنیت کو جمع کرنا یا اوس سے مؤخر ہوگا پس اگر اس سے مؤخر ہو تو یہ اوسپر زائد ہے اوسکے لئے ناسخ نہین اور اگر اوس سے مقدم ہے تو ہوا ثابت پہر اس نے اوسکے بعد مروی ہو کر اوسکو منسوخ کردیا پس جبکہ احتمال ہے کہ اس بارہ مین جو مقصود ہے کنیت سے منع کرنا وہ منسوخ ہو بعد اسکے کہ ہم اوسکے ثبوت کو جان چکے تو ہوا یہ ہمارے نزدیک اپنی اصل پر جو پہلے ہے اور یہ کہ وہ منسوخ نہین یہانتک کہ ہمکو یقینی طور پر اوسکا

منسوخ ہونا ہم نہ جان لین پس یہ اسباب کی توجیہ ہے بہ طریق معانی احادیث **اور** رہی اوسکی توجیہ بہ طریق نظر پس ہم نے دیکھا کہ فرشتون کے نامون پر نام رکہنے مین کوئی مضایقہ نہین اسی طرح ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا اور انبیا علیہم السلام کے نام رکہنے مین کوئی ہرج نہین اور نہ اونکی کنیتون کے موافق کنیتن رکہنے مین اسی طرح اونکے نامون اور کنیتون کو جمع کرنے مین کوئی مضایقہ نہین ادہر ہمارے نبی صلے علیہ السلام کے نام پر نام رکہنے مین کوئی نقصان نہین اسلئے نظر غور اسکو مقتضی ہے کہ آپ کی کنیت کے مطابق کنیت رکہنے مین بہی کوئی مضایقہ نہوگا اور نہ آپ کے نام اور کنیت دونو کو جمع کرنے مین الحاصل یہ نظر غور کا نتیجہ ہے اس باب مین مگر یہ کہ جو کچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا اسکی پیروی زیادہ بہتر ہے **فقد** رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ اَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ **فَهٰذِهِ** الْاَنْصَارُ قَدْ اَنْكَرَتْ عَلٰى هٰذَا الرَّجُلِ اَنْ يُسَمِّيَ ابْنَهُ الْقَاسِمَ لِئَلَّا يُكْتَنٰى بِهِ وَتَصَدَّوْا اَبَا الْكُوَاهِيَةِ فِي ذٰلِكَ اِلَى الْكُنْيَةِ خَاصَّةً ثُمَّ لَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ نَهْيَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّكَنِّيْ بِكُنْيَتِهٖ يَتَسَمّٰى مَعَ ذٰلِكَ بِاسْمِهٖ اَوْ لَمْ يَتَسَمَّ بِهٖ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى كَرَاهَةِ التَّسَمِّيْ بِالْقَاسِمِ **قِيْلَ** لَهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مَكْرُوْهًا كَمَا ذَكَرْتَ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ **وَقَدْ** يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ كَرِهَ ذٰلِكَ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْتَنُوْنَ الْاٰبَاءَ بِاَسْمَاءِ الْاَبْنَاءِ وَقَدْ كَانَ اَكْثَرُهُمْ لَا يَكْتَنِيْ حَتّٰى يُوْلَدَ لَهٗ فَيَكْتَنِيْ بِاسْمِ ابْنِهٖ **وَالدَّلِيْلُ** عَلٰى ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ لِيْ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَنْتَ يَا صُهَيْبُ لَوْلَا خِصَالٌ فِيْكَ ثَلٰثٌ قُلْتُ وَمَا هِيَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ تَكَنَّيْتَ وَلَمْ يُوْلَدْ لَكَ وَفِيْكَ سَرَفٌ فِي الطَّعَامِ وَانْتَمَيْتَ اِلَى الْعَرَبِ وَلَسْتَ مِنْهُمْ قُلْتُ اَمَّا قَوْلُكَ تَكَنَّيْتَ وَلَمْ يُوْلَدْ لَكَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنَّانِيْ اَبَا يَحْيٰى وَاَمَّا قَوْلُكَ انْتَمَيْتَ اِلَى الْعَرَبِ وَلَسْتَ مِنْهُمْ فَاِنِّيْ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّمِرِ بْنِ قَاسِطٍ سَبَتْنَا الرُّوْمُ مِنَ الطَّائِفِ بَعْدَ مَا عَقَلْتُ اَهْلِيْ وَنَسَبِيْ وَاَمَّا قَوْلُكَ فِيْكَ سَرَفٌ فِي الطَّعَامِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُكُمْ مَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ (قولہ) ترجمہ پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسبارہ مین بہی وہ حدیث مروی ہے جو ہم سے یونس نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہون نے روایت کی ابن منکدر سے کہ انہون نے جابر بن عبداللہ کو کہتے سنا کہ ہم مین سے ایک شخص کے لڑکا پیدا ہوا پس اوسکا نام قاسم رکہا تو ہم نے کہا کہ ہم تجہکو ابوالقاسم کنیت نہ رکہنے دینگے اور تجہکو آنکہون دیکہتے فوقیت نہ دینگے پہر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپسے یہ ذکر کیا تو آپنے فرمایا اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمن رکہہ لو یہ انصار مین رضی اللہ عنہم کہ انہون نے اس شخص کو اپنے بیٹے کا نام قاسم نہ رکہنے دیا تاکہ وہ ابوالقاسم

عن

علقت اجمر

کے ساتھ کنیت نہ رکھا جاوے اور کراہت سے اس بارہ مین بالخصوص کنیت مقصود ہوئی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کا اس امر مین انکار نہ فرمایا جب آپکو اسکی خبر پہونچی لہذا اسنے اسپر دلالت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی کنیت کے ساتھ کنیت رکھنے کو منع فرمایا خواہ آپ کے نام کے ساتھ موسوم ہو یا نہین پس اگر کوئی کہے کہ اس حدیث مین قاسم نام رکھنے کی کراہت پر دلیل ہے تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ ہو سکتا ہے کہ یہ مکروہ ہو جیسا کہ تو نے ذکر کیا بوجہ فرمانے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ بجز اسکے نہین ہین تقسیم کرنے والا ہون کہ تقسیم کرتا ہون تمہارے درمیان اور ہو سکتا ہے کہ اسوجہ سے مکروہ جانا ہو کہ وہ لوگ کنیت رکھتے تھے باپ دادون کی بیٹون کے نامون کے ساتھ اور اون مین سے اکثر ایسے تھے کہ کنیت نہین رکھتے تھے تاوقتیکہ اونکے کوئی بچہ پیدا ہو تو پھر اپنے بیٹے کے نام کے ساتھ کنیت رکھتے تھے **اور** دلیل اسپر وہ حدیث ہے جو ہم سے یونس نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن عمرو نے انہون نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے انہون نے حمزہ بن صہیب سے انہون نے اپنے باپ صہیب سے کہا فرمایا مجھسے حضرت عمر نے بہت اچھے آدمی تھے تم ای صہیب اگر تم مین تین خصلتین نہ ہوتین مین نے عرض کیا اور وہ کیا ہین ای امیر المومنین فرمایا کنیت رکھ لی تم نے حالانکہ تمہارے کوئی بچہ پیدا نہین ہوا اور تمہارے اندر کھانے مین اسراف ہے اور تم نے نسبت عرب کی طرف کی ہے حالانکہ تم عرب مین سے نہین ہو مین نے کہا آپ کا کنیت کے بارہ مین فرمانا سو سنئے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت ابو یحیٰے رکھی ہے اور آپکا یہ فرمان کہ نسبت کی تو نے عرب کی طرف اور عرب سے نہین ہے سو مین قبیلہ بنی نمر بن قاسط کا ایک شخص ہون ہمکو روم نے طائف سے قید کیا بعد اسکے کہ مین اپنے اہل اور نسب کو سمجھنے لگا تھا اور آپ کا یہ فرمان کہ تیرے اندر طعام مین اسراف ہے ہو اوسکا جواب یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر تم مین کا وہ ہے جس نے کھانا کھلایا **فھذا** عُمَرُ قَدْ اَنْکَرَ عَلٰی صُهَیْبٍ اَنْ یَتَکَنّٰی قَبْلَ اَنْ یُوْلَدَ لَهٗ فَدَلَّ ذٰلِکَ اَنَّهُمْ اَوْ اَکْثَرَهُمْ کَانُوْا لَا یَتَکَنُّوْنَ حَتّٰی یُوْلَدَ لَهُمْ فَیَتَکَنُّوْنَ بِاَبْنَائِهِمْ فَلَمَّا وُلِدَ لِذٰلِکَ الْاَنْصَارِیِّ ابْنٌ فَسَمَّی الْقَاسِمَ اَنْکَرَتِ الْاَنْصَارُ ذٰلِکَ عَلَیْهِ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا سَمّٰی بِهٖ لِیَکْتَنِیَ بِهٖ فَاَبَوْا ذٰلِکَ وَاَنْکَرُوْهُ عَلَیْهِ فَاَثْنٰی عَلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِکَ **وقد** دَلَّ عَلٰی ذٰلِکَ اَیْضًا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ اَبَا الزُّبَیْرِ الْمَکِّیَّ اَخْبَرَهٗ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ وَتَکَنّٰی بِهٖ فَاَبَتِ الْاَنْصَارُ اَنْ تُکَنِّیَهٗ بِذٰلِکَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنَتِ الْاَنْصَارُ تَسَمَّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکَنَّوْا بِکُنْیَتِیْ **ففی** هٰذَا الْحَدِیْثِ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا حَوَّلَ اسْمَ ذٰلِکَ الصَّبِیِّ لِاَنَّ اَبَاهُ تَکَنّٰی بِهٖ فَحَوَّلَهٗ اِلٰی اِسْمٍ یَجُوْزُ لِاَبِیْهِ التَّکَنِّیْ بِهٖ وَفِیْهِ مَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ النَّهْیَ اِنَّمَا قُصِدَ بِهٖ اِلَی الْکُنْیَةِ خَاصَّةً لَا اِلَی الْجَمْعِ بَیْنَهَا وَبَیْنَ الْاِسْمِ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ (قولہ) **ترجمہ پس** یہ حضرت عمر مین کہ صہیب پر بچہ پیدا ہونے

سے پیشتر انکار کیا لہذا اس نے دلالت کی کہ وہ تمام یا اکثر لوگ جب تک کہ اونکا بچہ پیدا نہ ہوتا تھا اوسوقت تک اپنی کنیت نہیں رکھتے تھے پھر اپنے بیٹوں کے ناموں سے کنیت رکھتے تھے پس جب بنی انصاری کے لڑکا پیدا ہوا اور اوس نے اوسکا نام قاسم رکھا تو انصار نے اونپر اسکا انکار کیا اسلئے کہ اوس نے اسکا یہ نام کنیت رکھنے کے لئے رکھا لہذا انہوں نے اس سے انکار کیا پس رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے اونکی اسوجہ سے تعریف کی اور اسپر وہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے جو ہم سے ابن ابی داؤد نے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے انہوں نے اسامہ بن زید سے کہ ابو زبیر مکی نے اونکو خبر دی بروایت جابر بن عبد اللہ کہا پیدا ہوا ہم میں سے ایک شخص کے لڑکا پس اوس نے اوسکا نام قاسم رکھا اور اوسکے ساتھ کنیت رکھی پس انصار نے اوسکو اس کے ساتھ کنیت رکھنے سے انکار کیا پھر اسکی خبر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپنے فرمایا انصار اچھا کرتے ہیں میرے نام پر نام رکھتے ہیں اور میری کنیت پر کنیت نہیں رکھتے پس اس حدیث میں اسپر دلیل ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس بچہ کا نام اسوجہ سے تبدیل فرمایا کہ اوسکا باپ اس نام سے کنیت نہ رکھے اور اوسکا ایسا نام رکھا کہ اوسکے باپ کو اوس نام سے کنیت رکھنی درست تھی اور اس میں اسپر دلیل ہے کہ ممانعت سے مقصود صرف کنیت رکھنی ہے نہ نام اور کنیت دونو کو جمع کرنا اور اللہ تعالے خوب جانتا ہے ✦

بَابُ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الْكُفْرِ

باب کافرونکو سلام کرنیکے بیان میں ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ رُومِيٍّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ قَالَ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالْمُشْرِكِينَ مِنْ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يُبْتَدَأَ أَهْلُ الْكُفْرِ بِالسَّلَامِ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَكَرِهُوا أَنْ يُبْتَدَءُوا بِالسَّلَامِ وَقَالُوا لَا بَأْسَ بِأَنْ يُرَدَّ عَلَيْهِمْ إِذَا سَلَّمُوا وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ وَأَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَءُوهُمْ بِالسَّلَامِ يَعْنِي الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ سُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا رَاكِب

غَدًا إِلَى يَهُودَ فَلَا تَبْدَؤُوهُمْ فَإِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ حَدَّثَنَا ... بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَا تَبْدَؤُوهُمْ بِالسَّلَامِ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ بِالسَّلَامِ (قوله) ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن رومی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ثور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معمر نے انہوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے اسامہ بن زید سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مجلس پر جس مین مسلمان اور یہود اور مشرکین بت پرست سب شترک تھے پس آپ نے اونکو سلام کیا ابو جعفر نے کہا پس گیا ایک گروہ اسطرف کہ کافر کو ابتدائً سلام کرنے مین کوئی مضایقہ نہین اور استدلال کیا انہون نے اس بارہ مین اس حدیث سے اور مخالفت کی اونکی اس مین دوسرون نے اور مکروہ تبلایا اسکو کہ اونکو ابتدائً سلام کیا جائے اور انہون نے کہا اس مین کوئی مضایقہ نہین کہ جب وہ سلام کرین تو اونکو جواب دیا جائے اور استدلال کیا انہون نے اس مین اوس حدیث سے جو بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک اور ابو بکر یعنے ابن عیاش نے انہون نے روایت کی سہیل بن ابی صالح سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ ابتدا کرو اونپر سلام کی یعنے یہود اور نصاری پر حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہون نے روایت کی سہیل سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجسے یحیے بن ایوب نے انہون نے روایت کی سہیل سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیاش وقام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الاعلے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسحاق نے انہون نے روایت کی یزید بن ابی حبیب سے انہون نے مرثد بن عبد اللہ یزنی سے انہون ابو عبد الرحمن جہنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے مین کل یہود کیطرف جانیوالا ہون پس تم اونپر ابتدا نہ کرو البتہ جب وہ تمکو سلام کرین تو کہدو وعلیکم حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحیم نے انہون نے محمد بن اسحاق سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل سوا اسکے کہ انہون نے کہا نہ ابتدا کرو اونپر سلام کی حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن عمرو نے انہون نے محمد بن اسحاق سے انہون نے یزید بن ابی حبیب سے انہون نے مرثد بن عبد اللہ یزنی

سے انہون نے ابو نضرہ غفاری سے انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سوا اسکے کہ انہون
نے کہا سلام کا لفظ **حدثنا** يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي
حَبِيبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا نَضْرَةَ الْغِفَارِيَّ يَقُولُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنِّي
رَاكِبٌ اِلَى يَهُودَ فَاِذَا اَتَيْتُمُوهُمْ فَسَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ **حدثنا** اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا
عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ النَّهْيُ عَنْ
ابْتِدَاءِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْحَدِيثِ الْاَوَّلِ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فِي قَوْلِ اُسَامَةَ فَقَدْ يَجُوزُ اَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ
بِسَلَامِهِ مَنْ كَانَ فِيهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يُرِدِ الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى وَلَا عَبَدَةَ الْاَوْثَانِ حَتَّى لَا تَتَضَادَّ هٰذِهِ
الْآثَارُ فَهٰذَا الَّذِي وَصَفْنَا جَائِزٌ فَقَدْ يَجُوزُ اَنْ يُسَلِّمَ رَجُلٌ عَلَى جَمَاعَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ بَعْضَهُمْ وَقَدْ يَحْتَمِلُ
اَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ لِاَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِي وَقْتٍ قَدْ اُمِرَ فِيهِ اَلَّا يُجَادِلَهُمْ اِلَّا
بِالَّتِي هِيَ اَحْسَنُ فَكَانَ السَّلَامُ ذٰلِكَ ثُمَّ اُمِرَ بِقِتَالِهِمْ وَمُنَابَذَتِهِمْ فَنَسَخَ ذٰلِكَ مَا كَانَ تَقَدَّمَ مِنْ سَلَامِهِ
عَلَيْهِمْ (قوله) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے
کہا خبر دی مجکو ابن لہیعہ نے انہون نے روایت کی یزید بن ابی حبیب سے انہون نے ابو الخیر سے
کہ انہون نے سنا ابو نضرہ غفاری کو کہتے ہوئے کہ انہون نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے کہ مین سوار ہونیوالا ہون یہود کیطرف پس جب تم اونکے پاس آؤ اور وہ تمکو سلام کرین تو کہو وعلیکم
حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے عبد الحمید بن جعفر نے کہا خبر دی مجکو یزید بن ابی حبیب نے پہر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی
مثل پس ان حدیثون مین یہود و نصاری پر سلام کے ابتداء کرنیکی ممانعت ہے بوجہ فرمانے نبی کریم صلے
اللہ علیہ وسلم کے اور پہلی حدیث مین یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا اونکو حسب
قول اسامہ لہذا ہو سکتا ہے کہ سلام کرنے سے مراد آپکی اون مسلمانونکو سلام کرنا ہو جو یہودون مین
موجود تھے اور خود یہود اور نصاری مراد نہ لئے ہون اور نہ بت پرست تاکہ یہ احادیث باہم متضاد اور
متناقض نہ ہو جائین اور یہ جو کچہ ہم نے ذکر کیا درست ہے کیونکہ جائز ہے کہ ایک شخص ایک گروہ کو سلام
کرے اور مراد اونمین کے بعض ہون اور احتمال اسکا بہی ہے کہ یہ واقعہ اوس زمانہ کا ہو کہ جب رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا تہا کہ آپ کفار سے مجادلہ نہ کرین مگر اوس طریقہ سے جو احسن
ہے لہذا سلام بہی منجملہ اسی کے تہا پہر آپکو اونسے لڑنے اور اونکو پہینک مارنے کا حکم دیا
گیا تو اس حکم نے اوس سلام کو منسوخ کر دیا جسکا صدور آپسے پیشتر ہوا تہا **قنطرہ** مَا فِي ذٰلِكَ
زَادَ ابْنُ اَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ اِكَافٌ
عَلَى قَطِيفَةٍ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ قَبْلَ

وقعة بدر فسار حتى مر بمجلس فيه عبد الله بن أبي ابن سلول في ذلك قبل أن يسلم عبد الله بن
أبي ابن سلول فإذا في المجلس أخلاط من المسلمين والمشركين عبدة الأوثان واليهود وفي المجلس عبد
الله بن رواحة فلما غشيت المجلس عجاجة الدابة خمر ابن أبي ابن سلول أنفه بردائه ثم قال لا تغبروا
علينا فسلم النبي صلى الله عليه وسلم عليهم ثم وقف فنزل فدعاهم إلى الله عز وجل وقرأ عليهم القرآن
قال عبد الله بن أبي بن سلول أيها المرء إنه لحسن ما تقول إن كان حقا فلا تؤذنا به في مجالسنا ارجع إلى
رحلك فمن جاءك فاقصص عليه فقال عبد الله بن رواحة بل يا رسول الله فاغشنا به في مجالسنا فإنا نحب
ذلك فاستب المسلمون والمشركون واليهود حتى كادوا يتبادرون فلم يزل النبي صلى الله عليه وسلم
يخفضهم حتى سكنوا ثم ركب النبي صلى الله عليه وسلم دابته فسار حتى دخل على سعد بن عبادة فقال
له النبي صلى الله عليه وسلم يا سعد ألم تسمع إلى ما يقول أبو حباب يعني ابن أبي ابن سلول قال كذا
وكذا قال سعد يا رسول الله اعف عنه واصفح فوالذي نزل عليك الكتاب لقد جاءك الله بالحق الذي
أنزل عليك ولقد اصطلح أهل هذه البحيرة على أن يتوجوه فيعصبوه بالعصابة فلما رد الله عز وجل
ذلك بالحق الذي أعطاك شرق بذلك فذلك فعل ما رأيت فعفا عنه النبي صلى الله عليه وسلم
وكان النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه يعفون عن المشركين وأهل الكتاب يصبرون على الأذى
حتى قال الله عز وجل ولتسمعن من الذين أوتوا الكتاب من قبلكم ومن الذين أشركوا أذى كثيرا وإن
تصبروا وتتقوا فإن ذلك من عزم الأمور وقال الله عز وجل ود كثير من أهل الكتاب لو يردونكم
من بعد إيمانكم كفارا حسدا من عند أنفسهم الآية وكان النبي صلى الله عليه وسلم يتأول العفو كما أمره
الله عز وجل به حتى أذن الله فيهم فلما غزا النبي صلى الله عليه وسلم بدرا فقتل الله عز وجل به من
قتل من صناديد كفار قريش قال ابن أبي ابن سلول ومن معه من المشركين عبدة الأوثان هذا أمر
قد توجه فبايعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم على الإسلام فأسلموا ففي هذا الحديث أن ما
كان من تسليم النبي صلى الله عليه وسلم عليهم وكان في الوقت الذي أمره الله بالعفو عنهم والصفح
وترك مجادلتهم إلا بالتي هي أحسن ثم نسخ الله ذلك وأمره بقتالهم فنسخ مع ذلك السلام عليهم وثبت
نهيه لا تبدؤوا اليهود ولا النصارى بالسلام ومن سلم عليكم منهم فقولوا وعليكم حتى تردوا عليهم ما قال
وهو أن يزيد وهم على ذلك **حدثنا** علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هارون قال ثنا ابن عون
عن حبيب بن زادويه عن أنس بن مالك قال نهينا أن نزيد أهل الكتاب على وعليكم فبهذا نأخذ و
هو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى (قوله) **ترجمہ** پھر ہم نے اس میں غور کیا تو ابن
ابی داؤد نے ہم سے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو یمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
شعیب بن ابی حمزہ نے انہوں نے روایت کی زہری سے کہا خبر دی مجھکو عروہ بن زبیر نے کہ اسامہ بن زید
نے خبر دی انکو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک خچر پر سوار ہوئے جسپر کاٹھی تھی ایک چادر پر اور اسامہ بن
زید آپ کے پیچھے بیٹھے قبیلہ بنی حارث بن خزرج میں سعد بن عبادہ کی عیادت کو تشریف لے جاتے تھے

واقعہ جنگ بدر سے پہلے پس آپ چلے حتا کہ ایک گذرے ایک مجلس پر جس مین عبد اللہ بن ابی بن سلول بہی تھا اور وہ ابہی تک مسلمان نہین ہوے تھے پس اچانک مجلس مین مسلمان اور مشرکین بت پرست اور یہود سب ملے جلے تھے اور مجلس مین عبد اللہ بن رواحہ بہی تہی پس جب چھر کی گرد نے مجلس کو ڈہانک لیا تو عبد اللہ بن ابی بن سلول نے اپنی ناک کو چادر سے چھپایا پہر کہا کہ ہم پر غبار نہ دلاؤ اسکے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو سلام کہا اور ٹہیر گئے اور جانور سے اُترے اور لوگونکو حق تعالے کیطرف بلایا اور اونپر قرآن شریف پڑھا عبد اللہ بن ابی بن سلول نے کہا ای مرد بیشک جو تم کہتے ہو وہ اچھی بات ہے اگر وہ حق ہے تو ہمکو اوس سے ہماری مجالس مین ایذا نہ دو اپنے مکانکو لوٹ جاؤ جو تمہارے پاس آوے اوسکو یہ قصے سناؤ پہر عبد اللہ بن رواحہ نے کہا کہ نہین بلکہ اسکو ہماری مجالس مین سنائیے کیونکہ ہم اسکو پسند کرتے ہین پس مسلمانون اور مشرکون اور یہود مین گالم غلوظ ہونے لگی حتا کہ مقابلہ کی نوبت آگئی پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہونکو پست فرماتے رہے یہانتک کہ وہ چُپ ہو گئے پہر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے چوپایہ پر سوار ہو کر تشریف لے چلے یہانتک کہ تشریف لائے سعد بن عبادہ کے پاس پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اونسے فرمایا اے سعد کیا تم نے ابو حباب یعنے ابن ابی ابن سلول کا قول سنا یہ اور یہ کہتا ہے سعد نے کہا ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اوس سے درگذر فرمائیے اور پہلو تہی کیونکہ قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی بیشک اوس نے وہ حق نازل فرمایا ہے آپ پر جسکے ساتہہ آپکو لایا ہے اس شہر کے لوگون نے یہ بات طے کر لی ہے کہ اوسکو تاج پہنا دین اور پگڑی باندہ دین پہر جب خدا تعالے اوسکو حق کی جانب لوٹائیگا جو خدا تعالے نے آپکو عطا فرمایا ہے تو روشن چہرہ ہو جائیگا اس سبب سے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے درگذر فرمایا اور تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کہ درگذر فرماتے تھے مشرکون اور اہل کتاب سے اور صبر کرتے تھے تکلیف پر یہانتک کہ فرمایا خدائی عزوجل نے کہ قریب ہے سنوگے تم اون لوگون سے جو دئے گئے ہین کتاب تم سے پہلے اور اون لوگون سے جنہون نے شرک کیا تکالیف بہت اور اگر تم صبر کرو اور اتقا کو کام مین لاؤ تو بیشک یہ عزائم امور سے ہے اور فرمایا اللہ تعالے نے بہت سے اہل کتاب چاہتے ہین یہ کہ لوٹا دین تمکو تمہارے مومن ہونیکے بعد کفر کی جانب بوجہ حسد اور دشمنی کے اپنی طرف سے آخر آیت تک اور تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم درگذر فرماتے تھے موافق حکم خداوندی کے یہانتک کہ اجازت دی خدا تعالے نے اونکے بارہ مین (قتال کی) پس جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر مین جہاد فرمایا تو خدا تعالے نے قریش کفار کے سوارونکو قتل فرمایا جسقدر کو قتل فرمایا ابن ابی بن سلول اور اسکے ساتہہ کے بت پرست مشرکون نے کہا کہ یہ ایک حکم ہے جو متوجہ ہو گیا لہذا بیعت کرو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر اور مسلمان ہو گئے پس اس حدیث مین یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا سلام کرنا کفار کو اوس زمانہ مین تہا کہ جب خدا تعالے نے آپکو درگذر اور پہلو تہی کرنے کا حکم دے رکہا تہا اور اونسے مجادلہ کو ترک کا مگر اوس طریقہ سے جو احسن ہے پہر خدا تعالے نے اسکو منسوخ فرما دیا اور آپکو اونسے قتال کا حکم دیدیا تہی

اوسکے ساتھ اونپر سلام کرنا بھی منسوخ ہوگیا اور حضور کا یہ قول قائم رہا کہ نہ ابتدا کرو یہود اور نصاریٰ پر سلام کی اور جو اونمین سے تم پر سلام کرے تو کہو وعلیکم یہانتک کہ لوٹا دو تم اوسپر وہ جو اوس نے کہا اور منع کردیئے گئے اس سے کہ اسپر اور زیادہ کرین اونکے (جواب مین) **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن عون نے انہون نے حمید بن زادویہ سے انہون نے انس بن مالک رضؓ سے کہا منع کئے گئے ہم اس سے کہ زیادہ کرین ہم اہل کتاب پر وعلیکم سے پس اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہ ہی قول امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف ور امام محمد رحمہم اللہ کا ہے

كتاب الزيادات

کتاب زیادات کے بیان مین ہے

باب صلوة العيدين كيف التكبير فيها قوله **باب** صلوة العيدين **حدثنا** ابو بكرة عن بكار بن قتيبة قال ثنا ابو احمد محمد بن عبد الله بن الزبير قال ثنا عبد الله بن عبد الرحمن الثقفي عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر في العيدين اثنتي عشرة تكبيرة سبعا في الاولى وخمسا في الاخرة سوى تكبيرتي الصلوة **قال** ابو جعفر فذهب قوم الى ان التكبير في صلوة العيدين كذلك واحتجوا في ذلك بهذا الحديث **وبما** حدثنا عبد الرحمن بن الجارود قال ثنا سعيد بن كثير بن عفير قال اخبرنا ابن لهيعة عن ابي الاسود عن عروة عن ابي واقد الليثي وعائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى بالناس يوم الفطر والاضحى فكبر في الاولى سبعا وقرأ ق والقرآن المجيد وفي الثانية خمسا وقرأ اقتربت الساعة وانشق القمر **حدثنا** يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني ابن لهيعة عن خالد بن يزيد عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكبر في العيدين سبعا وخمسا سوى تكبيرتي الركوع **حدثنا** ربيع المؤذن قال ثنا اسد بن موسى قال ثنا ابن لهيعة فذكر باسناده مثله **حدثنا** ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابن لهيعة عن عقيل عن ابن شهاب فذكر باسناده مثله **حدثنا** يحيى بن عثمان بن صالح قال ثنا حرملة عن ابن وهب عن ابن لهيعة عن خالد بن يزيد عن عقيل بن خالد عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله **حدثنا** يحيى بن عثمان قال ثنا عبدوس العطار عن الفرج بن فضالة عن عبد الله بن عامر الاسلمي عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال في تكبير العيدين في الركعة الاولى سبعا وفي الثانية خمس تكبيرات **حدثنا** يونس قال اخبرنا ابن وهب قال كتب الي كثير بن عبد الله بن عمرو ويحدثني عن ابيه عن جده قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم كبر في الاضحى سبعا وخمسا في الفطر مثل ذلك (قوله) **ترجمہ** باب دونوں عیدون کی نماز کے بیان مین کہ اونمین تکبیرین کیسے ہونی چاہئیں **حدیث** بیان کی ہمسے ابوبکرہ بکار بن قتیبہ نے کہا حدیث بیان

کی ہم سے ابو احمد محمد بن عبد اللہ بن زبیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن ثقفی نے انہوں نے روایت کی عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دونو عیدون مین بارہ تکبیرین کہین سات پہلی رکعت مین اور پانچ دوسری مین ماسوا نماز کی دونو تکبیرون کے ابو جعفر نے کہا ہیں گیا ایک گروہ اسطرف کہ تکبیرین نماز عیدین اسی طرح ہین اور استدلال کیا انہوں نے اس بارے مین حدیث سے اور اسے جو بیان کی ہمسے عبد الرحمن بن جارود نے کہا حدیث بیان کی ہمسے سعید بن کثیر بن عفیر نے کہا خبر دی ہم کو ابن لہیعہ نے انہوں نے روایت کی ابو اسود سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے ابو واقد لیثی سے اور حضرت عائشہ سے کہ رسول خدا صلعم نے عید الفطر اور عید الضحےٰ کے روز نماز پڑھائی پس پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہیں اور پڑھی سورہ قٓ والقرآن المجید اور دوسری رکعت مین پانچ تکبیرین اور پڑھی سورہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو ابن لہیعہ نے انہوں نے روایت کی خالد بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تکبیر پڑھا کرتے تھے دونوں عیدون مین سات اور پانچ سوا دونو تکبیرون رکوع کے حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسٰی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے یحییٰ بن عثمان بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حرملہ نے انہوں نے روایت کی ابن وہب سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے یحییٰ بن عثمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدوس عطار نے انہوں نے فرح بن فضالہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عامر اسلمی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے دونو عیدوں مین پہلی رکعت مین سات تکبیرین اور دوسری مین پانچ کہین **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا لکھا میری طرف کثیر بن عبد اللہ بن عمرو نے حدیث بیان کرتے تھے مجھسے بروایت اپنے باپ کے انہوں نے اپنے دادا سے کہا دیکھا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو تکبیر کہتے ہوئے عید الاضحیٰ مین سات اور پانچ اور عید الفطر مین بھی اسیطرح **قالوا** وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِکَ اَیْضًا عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **فَذَکَرُوْا** مَا قَدْ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا اَخْبَرَہٗ عَنْ نَافِعٍ اَنَّہٗ قَالَ شَھِدْتُ الْاَضْحٰی وَالْفِطْرَ مَعَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَکَبَّرَ فِی الْاُوْلٰی سَبْعَ تَکْبِیْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَۃِ وَفِی الْاٰخِرَۃِ خَمْسَ تَکْبِیْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَۃِ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا مَالِکٌ وَصَخْرُ بْنُ جُوَیْرِیَۃَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ **قَالُوْا** فَبِهٰذِهِ الْاٰثَارِ نَقُوْلُ وَاِلَيْهَا نَذْهَبُ **وَخَالَفَهُمْ** فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ
فَقَالُوْا بَلِ التَّكْبِيْرُ فِی الْعِيْدَيْنِ تِسْعُ تَكْبِيْرَاتٍ خَمْسًا فِی الْاُوْلٰی وَاَرْبَعًا فِی الْاٰخِرَةِ وَيُوَالِیْ بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ
وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰی اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی فِيْمَا احْتَجُّوْا بِهٖ عَلَيْهِمْ مِنَ الْاٰثَارِ الَّتِیْ ذَكَرْنَا اَنَّ حَدِيْثَ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اِنَّمَا يَدُوْرُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ بِالَّذِیْ يُحْتَجُّ بِرِوَايَتِهٖ ثُمَّ هُوَ اَيْضًا
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَذٰلِكَ عِنْدَهُمْ اَيْضًا لَيْسَ بِسَمَاعٍ فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ عَلٰی خَصْمِهِمْ بِمَا
لَوِ احْتُجَّ بِهٖ عَلَيْهِمْ لَمْ يُسَوِّغُوْهُ ذٰلِكَ **وَاَمَّا** حَدِيْثُ ابْنِ لَهِيْعَةَ فَبَيِّنُ الْاِضْطِرَابِ مَرَّةً يُحَدِّثُ عَنْ عُقَيْلٍ
وَمَرَّةً عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَمَرَّةً عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَمَرَّةً عَنْ
اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِیْ وَاقِدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ كُلَّهٗ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَبَعْدُ
فَمَنْ هُمْ فِی ابْنِ لَهِيْعَةَ مَا قَدْ شَرَحْنَاهُ فِیْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ **وَاَمَّا** حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاِنَّمَا يَدُوْرُ عَلٰی مَا رَوَوْهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ وَهُوَ عِنْدَهُمْ ضَعِيْفٌ وَاِنَّمَا
اَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ نَفْسِهٖ **حَدَّثَنَا** يَحْيٰی بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اَبُو
الْاَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ نَافِعِ بْنِ اَبِیْ نُعَيْمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ فَهٰذَا هُوَ اَصْلُ الْحَدِيْثِ (قوله) **ترجمہ** انہوں نے کہا کہ اور
یہ ہی بہت سے صحابہ سے بھی مروی ہے پھر ذکر کی انہوں نے وہ حدیث جو بیان کی ہم سے یونس
نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ مالک نے خبر دی اونکو بروایت نافع کہ انہوں نے کہا موجود تہا مین
عید الضحیٰ اور عید الفطر مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس پس پہلی رکعت مین قرأت سے پہلے سات تکبیرین
کہین اور اخیر کی رکعت مین قرأت سے پہلے پانچ تکبیرین **حدیث** بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک اور صخر بن جویریہ نے انہوں نے
روایت کی نافع سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے **انہوں** نے کہا پس ان احادیث
کے مطابق ہم کہتے ہین اور یہ ہی ہمارا مذہب ہے اور مخالفت کی اونکی اسبارہ مین دوسرون نے اور کہا
کہ نہین بلکہ دونوں عیدون مین تکبیرین نو ہین پانچ پہلی رکعت مین اور چار پچھلی مین اور دونو قرأتون مین اتصال
کرے اور اونکے لئے پہلے قول والون پر منجملہ استدلالات کثیرہ کے یہ حجت ہے کہ حدیث عبد اللہ
بن عمرو سوا اسکے نہین کہ گہومتی ہے عبد اللہ بن عبد الرحمن پر اور یہ شخص اونکے نزدیک اون لوگون
سے نہین ہے جنکی روایت سے استدلال کیا جا سکے پھر وہ حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے
سلسلہ سے بھی مروی ہے اور اونکے نزدیک اس مین بھی سماع ثابت نہین ہے پھر کیسے استدلال
پکڑتے ہین وہ اپنے مخالف پر اوس حدیث سے کہ اگر مخالف اوس حدیث سے اونپر استدلال پکڑے
تو وہ اوسکو جائز نہ رکہین **اور** رہی حدیث ابن لہیعہ کی سو وہ اضطراب مین واقع ہے کبھی حدیث
بیان کرتے ہین عقیل سے اور کبھی خالد بن یزید سے بروایت ابن شہاب اور کبھی خالد بن یزید سے
بروایت عقیل بروایت ابن شہاب اور کبھی ابو الاسود سے بروایت عروہ بروایت عائشہ رض و ابو واقد رضی

اللہ عنہما پس ہم اس تمام بحث کو اسباب مین ذکر کر چکے اور اسکے بعد پس اونکا مذہب ابن لہیعہ کے بارہ مین وہ ہے جسکو ہم اس کتاب کے دوسرے موقعہ مین بیان کر چکے **اور رہی** حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی سو اسوا اسکے نہین کہ وہ وائثر ہے اون حدیثون پر جنکو اہنون نے عبداللہ بن عامر سے روایت کیا اور شخص اونکے نزدیک ضعیف ہے اور اسکے سوا نہین کہ اس حدیث کی اصل ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے **حدیث** بیان کی ہم سے یحییٰ بن عثمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسود نضر بن عبد الجبار نے کہا حدیث بیان کی مجسے عبد الرحمن بن قاسم نے انہون نے نافع بن ابی نعیم سے انہون نے نافع سے انہون نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اوسکی مثل اور اس حدیث کو مرفوع نہین کیا پس یہی اصل حدیث ہے **وأما** حديث كثير بن عبد الله فإنما هو عن كتابه إلى ابن وهب وهم لا يجعلون ما سمع منه حجة فكيف ما لم يسمع منه **فلما** انتفى أن يكون في هذه الآثار شيء يدل على كيفية التكبير في العيدين لما بينا من وهائها وسقوطها نظرنا في غيرها هل فيه ما يدل على شيء من ذلك **فإذا** علي ابن عبد الرحمن ويحيى بن عثمان قد حدثانا قالا ثنا عبد الله بن يوسف عن يحيى بن حمزة قال حدثني الوضين بن عطاء أن القاسم أبا عبد الرحمن حدثه قال حدثني بعض أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلى بنا النبي صلى الله عليه وسلم يوم عيد فكبر أربعا وأربعا ثم أقبل علينا بوجهه حين انصرف فقال لا تنسوا كتكبير الجنائز وأشار بأصابعه وقبض إبهامه **فهذا** حديث حسن الإسناد وعبد الله بن يوسف ويحيى بن حمزة والوضين والقاسم كلهم أهل رواية معروفون بصحة الرواية ليس كمن روينا عنه الآثار الأول **فإن** كان هذا الباب من طريق صحة الإسناد يؤخذ فإن هذا أولى أن يؤخذ به مما خالفه غير أنه ذكر فيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر في كل ركعة أربعا وأخبرهم أن ذلك كتكبير الجنائز فاحتمل أن يكون الأربع سوى تكبيرة الافتتاح فيكون ذلك قد وافق قول الذين احتجوا بهذا الحديث لقولهم واحتمل أن يكون ذلك على أربع بتكبيرة الافتتاح فيكون مخالفا لقولهم فنظرنا فيما روي من الآثار في هذا الباب سوى هذا الأثر أيضا **فإذا** محمد بن أحمد الجوزجاني قد حدثنا قال ثنا غسان بن الربيع قال ثنا عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان عن أبيه أنه سمع مكحولا يقول حدثني أبو عائشة أن سعيد بن العاص رضي الله عنه دعا أبا موسى الأشعري وحذيفة بن اليمان رضي الله عنهما فسألهما كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر في الأضحى والفطر فقال أبو موسى أربعا كتكبيره على الجنائز وصدقه حذيفة فقال أبو موسى كذلك كنت أكبر بالبصرة إذ كنت عليهم فلم يكن في هذا أيضا زيادة على ما في الحديث الأول (قوله) **ترجمہ** اور رہی حدیث کثیر بن عبداللہ کی سو اسکے سوا نہیں بلکہ وہ انکی اس کتاب سے مروی ہے جو انہون نے ابن وہب کو لکھی اور وہ لوگ اس کو حجت نہیں قرار دیتے جو انسے سنی جائے تو کیا حال ہے اس حدیث کا جو اونسے نہ سنی گئی ہو **پس** جبکہ نہ پائی گئی ان احادیث مین کوئی ایسی چیز جو دلالت کرے دونو عیدون کی تکبیرون کی کیفیت پر اسلئے کہ ہم اونکا کمزور و سست ہونا بیان کر چکے تو ہم

نے اُن کے سوا اور حدیثوں میں غور کیا کہ آیا ان بات پر کوئی دلیل ہی تو علی بن عبدالرحمن اور یحییٰ بن عثمان نے حدیث بیان کی ہمسے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبداللہ بن یوسف نے انہوں نے روایت کی یحییٰ بن حمزہ سے کہا حدیث بیان کی مجھسے وضین بن عطا نے کہ قاسم ابو عبدالرحمن نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا حدیث بیان کی مجھسے بعض اصحاب رسول اللہ صلعم نے کہا نماز پڑہائی ہمکو نبی کریم صلے اللہ علیہ سلم نے عید کے روز میں تکبیریں کہیں آپنے چار چار پھر ہماری جانب متوجہ ہوئے جب نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا نہ بہولو جنازونکی تکبیروں کی مانند اور اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا اور اپنا انگوٹہا بند کر لیا پس یہ حدیث حسن الاسناد ہے اور عبداللہ بن یوسف اور یحییٰ بن حمزہ اور وضین اور قاسم تمام کی تمام اہل روایت ہیں اور صحت روایت میں مشہور نہ اون جیسے جن سے ہم پہلی روایات روایت کرچکے ہیں اگر اسباب میں صحت اسناد کے طریقہ کو پکڑا جاتے تو یہ اسناد زیادہ بہتر ہے بہ نسبت اوسکے جو اسکے مخالف ہے سوا اسلیئے کہ اس میں یہ مذکور ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور خبر دی اونکو یہ کہ جنازون کی تکبیرات کی مثل ہیں پس اہذا احتمال ہے کہ یہ چارون تکبیریں تکبیر افتتاحی کے سوا ہوں تو تو یہ اون لوگون کے قول کے مطابق ہوجایگا کہ جنکے قول کیلئے ہم نے اس حدیث سے استدلال کیا اور احتمال ہے کہ یہ چارون معہ تکبیر افتتاحی کے ہوں تو اونکے قول کے مخالف ہوجایگا اسلیئے ہم نے اس حدیث کے سوا اور احادیث میں بھی غور کیا تو اچانک محمد بن احمد جوزجانی نے ہم سے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان ہم سے غسان بن ربیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے کہ انہوں نے سنا مکحول کو کہتے ہوئے کہ حدیث بیان کی مجہسے ابو عائشہ نے کہ سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ اشعری اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کو بلا کر اونسے دریافت کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں کسطرح تکبیرات فرماتے تھے تو ابو موسیٰ نے کہا چار جنازون کی تکبیرات کی مانند اور حذیفہ نے تصدیق کی پس ابو موسےٰ نے کہا کہ میں اسیطرح تکبیریں کہلواتا تہا جب میں اہل کوفہ پر حاکم تہا تو اسحدیث میں بھی اون تکبیروں پر زیادتی نہ ہوئی جو پہلی حدیث میں مذکور ہوئیں۔

نظرنا فِی ذٰلِكَ اَیْضًا فَاِذَا یَحْیَی بْنُ عُثْمَانَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَیْدٍ الْوَاسِطِیُّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَسُوْلُ حُذَیْفَةَ وَاَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُكَبِّرُ فِی الْعِیْدَیْنِ اَرْبَعًا وَاَرْبَعًا سِوٰی تَكْبِیْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ **فَبَیَّنَ** هٰذَا الْحَدِیْثُ اَنَّ تَكْبِیْرَةَ الْاِفْتِتَاحِ خَارِجَةٌ مِنَ التَّكْبِیْرَاتِ الْمَذْكُوْرَاتِ فِیْ حَدِیْثِ الْجَوْزَجَانِیِّ وَفِیْ حَدِیْثِ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَیَحْیَی بْنِ عُثْمَانَ فَهٰذَا مَا ثَبَتَ عِنْدَنَا فِی التَّكْبِیْرِ فِی الْعِیْدَیْنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نَعْلَمْ شَیْئًا رُوِیَ عَنْهُ مِمَّا یَثْبُتُ مِثْلُهُ یُخَالِفُ شَیْئًا مِنْ ذٰلِكَ **وَاَمَّا** مَا احْتَجُّوْا بِهٖ مِنْ حَدِیْثِ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَاِنَّهُ قَدْ رُوِیَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ مِنْهُمْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیُّ قَالَ ثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَلِیٍّ

ہم سے شعبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قتادہ اور خالد حذا نے دونو نے عبد اللہ بن حارث سے کہ انہوں نے نماز پڑہی عبد اللہ بن حارث کے پیچھے عیدین پس انہوں نے چار تکبیریں کہیں پہر قرٔت پڑہی پہر تکبیر پڑہی پہر اُٹھے پہر کہڑے ہوئے دوسری رکعت میں تو قرٔت پڑہی پہر تین تکبیرین کہین پہر تکبیر پڑہی اور اُٹھے **حدیث** بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن بن عمرو بن حارث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو خالد بن حذا نے انہوں عبد اللہ بن حارث سے انہوں نے ابن عباس سے اوسکی مثل **اور** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ بات مروی ہے جو اس قول کے بہی مخالف ہے اور پہلے قول والوں کے قول کے بہی **حدیث** بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن بشار کہا حدیث بیان کی ہم ہی سفیان بن عیینہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو نے انہوں نے روایت کی عطا سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ وہ عید الفطر میں تیرہ تکبیرین کہا کرتے تھے سات پہلی رکعت میں قرٔت سے پہلے اور چہہ پچہلی رکعت میں قرٔت کے بعد **حدیث** بیان کی ہم سے صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا حدیث بیان ہم سے عبد الملک اور حجاج نے اون دونو نے عطا سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اوسکی مثل اور قرٔت کا ذکر انہوں نے نہ کیا **اور** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اونکے قول سے وہ ہی مروی ہے جسکو ہم سے ابو بکرہ نے بیان کیا کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ انہوں نے فرمایا جو چاہے سات تکبیرین کہے اور جو چاہے نو اور گیارہ اور تیرہ پس یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ ہیں کہ اونسے عکرمہ وہ روایت کرتے ہین جو ہم بیان کر چکے لہذا اسنے اسپر دلالت کی کہ انہوں نے تکبیرین کہین موافق اوسکے کہ روایت کی اونسے ہر ایک نے عبد اللہ بن حارث اور عطا سے اور اونمین سے ہر ایک کو فریق آخر کی روایت کے موافق تکبیرین کہنی جائز ہین **وَقَدْ** اِخْتَلَفَا عَنْهُ فِي مَوْضِعِ الْقِرَاءَةِ فَرَوٰى عَنْهُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي حَدِيْثِهٖ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ كَانَ الْحُكْمُ فِي ذٰلِكَ عِنْدَهٗ اَنْ يَفْعَلَ مِنْ هٰذَيْنِ مَا شَاءَ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ كَانَ الْحُكْمُ عِنْدَهٗ فِيْمَنْ كَبَّرَ تِسْعًا اَنْ يُوَالِيَ بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ وَفِيْمَنْ كَبَّرَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ اَنْ يُخَالِفَ بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ **وَقَدْ** رُوِيَ خِلَافُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَاهُمْ يَوْمَ عِيْدٍ فَدَعَا الْاَشْعَرِيَّ وَابْنَ مَسْعُوْدٍ وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ اِنَّ الْيَوْمَ عِيْدُكُمْ فَكَيْفَ اُصَلِّيْ قَالَ حُذَيْفَةُ سَلِ الْاَشْعَرِيَّ وَقَالَ الْاَشْعَرِيُّ سَلْ عَبْدَ اللّٰهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ تُكَبِّرُ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَهُوَ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةً وَيَفْتَتِحُ بِهَا الصَّلٰوةَ ثُمَّ يُكَبِّرُ بَعْدَهَا ثَلٰثًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةً يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثَلٰثًا ثُمَّ يُكَبِّرُ

تکبیرۃ یرکع بہا **حدثنا** ابوبکرۃ قال ثنا مؤمل قال ثنا سفیان عن ابی اسحق عن عبد اللہ بن ابی موسی
عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فی التکبیر یوم العید فذکر نحو ذلک **حدثنا** ابوبکرۃ قال ثنا ابوداود
قال ثنا ہشام بن ابی عبد اللہ عن حماد عن ابراہیم عن علقمۃ بن قیس قال خرج الولید بن عقبۃ
بن ابی معیط علی ابن مسعود وحذیفۃ والاشعری رضی اللہ عنہم فقال ان العید غدا فکیف التکبیر
فقال ابن مسعود رضی اللہ عنہ فذکر نحو ذلک وزاد فقال الاشعری وحذیفۃ رضی اللہ عنہما صدق
ابو عبد الرحمن (یعنی) **ترجمہ** اور قرأت کے موقعہ میں دونو مختلف ہوئے ہیں پس اون دونو میں سے ہر
ایک اوسنے اوسکے مطابق روایت کرتا ہے جو ہم نے اوسکی حدیث میں ذکر کیا تو احتمال ہے کہ اونکے نزدیک
اسبارہ میں یہ حکم ہو کہ ان دونو عملوں میں سے جونسا چاہے کرے اور احتمال ہے کہ یہ حکم اونکے نزدیک یہ کہ جو نو
تکبیریں کہے وہ دونو قرأتوں میں وصل کرے اور جو تیرہ تکبیریں کہے وہ دونو قرأتوں میں فصل کرے اور
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بہی اسکا خلاف منقول ہے **حدیث** بیان کی ہم سے سلیمان بن
شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے
انہوں نے روایت کی ابو اسحاق سے انہوں نے ابراہیم بن عبد اللہ بن قیس سے انہوں نے اپنے باپ
سے کہ سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے بلایا اونکو عید کے دن پہر بلایا اشعری اور ابن مسعود اور حذیفہ بن
یمان رضی اللہ عنہم کو اور فرمایا کہ آج تمہاری عید ہے تو میں کسطرح نماز پڑہوں حذیفہ نے کہا اشعری سے
دریافت کیجئے اور اشعری نے کہا عبد اللہ سے دریافت کیجئے پس حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ آپ
تکبیر کہئے اور ذکر کی پوری حدیث اور وہ یہ کہ تکبیر کہی جائے ایک تکبیر نماز شروع کرنیکے لئے پہر تکبیر
کہی جائیں اوسکے بعد تین تکبیریں پہر قرأت پڑہی جائے پہر ایک اور تکبیر کہی جائے رکوع میں جانیکے
لئے پہر سجدہ کرے نمازی پہر کہڑا ہو قرأت پڑہے پہر تین تکبیریں پڑہے پہر رکوع میں جانیکے لئے
ایک تکبیر کہے **حدیث** بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مؤمل نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے سفیان نے روایت کی ابو اسحاق سے انہوں نے عبد اللہ بن ابو موسی سے انہوں
نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے عید کے دن کی تکبیر کے بارہ میں پہر ذکر کیا اوسکی مثل **حدیث** بیان
کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن
ابی عبد اللہ نے انہوں نے روایت کی حماد سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ بن
قیس سے کہا نکلے گئے ولید بن عقبہ بن ابی معیط ابن مسعود اور حذیفہ اور اشعری رضی اللہ عنہم کے پاس
اور فرمایا کہ کل عید ہے تو تکبیریں کسطرح ہونگی تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور ذکر کیا اوسکی مثل اور یہ
زیادتی کی کہ پس کہا اشعری اور حذیفہ رضی اللہ عنہما نے کہ سچ کہا ابو عبد الرحمن نے **فہذا** حذیفۃ
وابو موسی رضی اللہ عنہما قد اتفقا مع عبد اللہ علی ما ذہب الیہ من التکبیر وکیفیۃ صلوۃ العید **وقد**
روی خلاف ذلک ایضا عن عبد اللہ بن الزبیر **حدثنا** ابوبکرۃ قال ثنا روح عن ابن جریج
قال ثنا یوسف بن ماہک اخبرنی ان ابن الزبیر لم یکن یکبر الا اربعا سوی تکبیرتین لیرکع بہما

پہر اونہی وہ تکبیرات ذکر کین جو آپ عید الضحی مین فرماتے تھے قریب اوسکے کہ ذکر کیا اسکو ابو بکرہ نے یس اسطرح
حضرت علی رضی اللہ عنہ عید الفطر مین تکبیرات ہا کتنے تھے اور یحییٰ نے جو کچھ اپنی اس حدیث مین ذکر کیا
اوسنے اسپر دلالت کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دونو قرنون کے وصل کو چہوڑنا صرف سو جہ سے
تہا کہ آپ جسقدر تکبیرین پہلی رکعت مین کہتے تھے اونمین سے بعض قرأت سے پہلے کہتے تھے اور
بعض قرأت کے بعد اور دوسری رکعت مین اوسکی تکبیر وسنے پہلے قرأت کرتے تھے **وقد روی**
عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خِلَافُ ذٰلِکَ اَیْضًا **حَدَّثَنَا** یَحْیَی بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ طَالِبٍ قَالَ
ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ عَامِرٍ اَنَّ عُمَرَ وَعَبْدَ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اجْتَمَعَ
رَأْیُہُمَا فِیْ تَکْبِیْرِ الْعِیْدَیْنِ عَلٰی تِسْعِ تَکْبِیْرَاتٍ خَمْسٍ فِی الْاُوْلٰی وَاَرْبَعٍ فِی الْاٰخِرَۃِ وَیُوَالِیْ بَیْنَ الْقِرَائَتَیْنِ
وَقَدْ رُوِیَ خِلَافُ ذٰلِکَ اَیْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا **حَدَّثَنَا** اِبْرَاہِیْمُ بْنُ
مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ ثَنَا قَتَادَۃُ وَخَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ الْحَارِثِ اَنَّہٗ صَلّٰی خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فِی الْعِیْدِ فَکَبَّرَ اَرْبَعًا ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ کَبَّرَ فَرَکَعَ ثُمَّ قَامَ فِی الثَّانِیَۃِ
فَقَرَأَ ثُمَّ کَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ کَبَّرَ فَرَکَعَ **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا
سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ہُشَیْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا مِثْلَہٗ **وَقَدْ** رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَیْضًا مَا یُخَالِفُ ہٰذَا الْقَوْلَ وَقَوْلَ
اَہْلِ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ
قَالَ ثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ کَانَ یُکَبِّرُ یَوْمَ الْفِطْرِ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ
تَکْبِیْرَۃً سَبْعًا فِی الْاُوْلٰی قَبْلَ الْقِرَاءَۃِ وَسِتًّا فِی الْاٰخِرَۃِ بَعْدَ الْقِرَاءَۃِ **حَدَّثَنَا** صَالِحٌ قَالَ ثَنَا
سَعِیْدٌ قَالَ ثَنَا ہُشَیْمٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ وَحَجَّاجٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا
مِثْلَہٗ وَلَمْ یَذْکُرِ الْقِرَاءَۃَ **وَقَدْ** رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَیْضًا فِیْ ذٰلِکَ مِنْ قَوْلِہٖ مَا حَدَّثَنَا
اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ
قَالَ مَنْ شَاءَ کَبَّرَ سَبْعًا وَمَنْ شَاءَ کَبَّرَ تِسْعًا وَاِحْدٰی عَشْرَۃَ وَثَلٰثَ عَشْرَۃَ **فَہٰذَا** ابْنُ عَبَّاسٍ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَدْ رَوٰی عَنْہُ عِکْرِمَۃُ مَا ذَکَرْنَا فَدَلَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّہٗ کَبَّرَ عَلٰی مَا رُوِیَ عَنْہُ کُلُّ وَاحِدٍ
مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ وَعَطَاءٍ وَلَہٗ اَنْ یُکَبِّرَ عَلٰی مَا رَوَاہُ عَنْہُ الْفَرِیْقُ الْاٰخَرُ **(قولہ) ترجمہ**
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہی اسکے خلاف مروی ہے **حدیث** بیان کی ہم سے یحییٰ بن عثمان
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عباس بن طالب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے
انہون نے روایت کی ابو اسحاق شیبانی سے انہون نے عامر سے کہ حضرت عمر اور عبد اللہ رضی اللہ
عنہما دونو کی رائے جمع ہوی نو تکبیرون پر پانچ پہلی مین اور چار دوسری مین اور دونو قرأتونکو ملاتے
ہین اور اسکا خلاف عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بہی مروی ہے **حدیث** بیان کی ہم سے
ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث بیان کی

ذلك منهم **فقد** يحتمل ان يكون الاربع التي كان يكبرهن في الركعة الاولى سوى تكبيرة الافتتاح فيكون ما فعل من ذلك موافقا لما ذهب اليه ابن مسعود وحذيفة وابو موسى رضي الله عنهم ويحتمل ان يكون تكبيرة الافتتاح داخلة فيهن فيكون ذلك مخالفا لما ذهب اليه ابن مسعود وحذيفة وابو موسى رضي الله عنهم ويحتمل ان يكون تكبيرة الافتتاح داخلة فيهن فيكون ذلك مخالفا لمذهبهم واولى بنا ان نحمله على ما وافق قولهم لا على ما خالفه **وقد** روي خلاف ذلك ايضا عن انس بن مالك رضي الله عنه **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا روح قال ثنا الاشعث عن محمد عن انس بن مالك رضي الله عنه انه قال التكبير تسع تكبيرات خمس في الاولى واربع في الآخرة مع تكبيرة الصلاة **حدثنا** صالح ابن عبد الرحمن قال ثنا سعيد قال ثنا هشيم قال اخبرنا عبيد الله بن ابي بكر بن انس بن مالك عن جده انس بن مالك رضي الله عنه قال انه كان في منزله بالطف فلم يشهد العيد الى مصره جمع مواليه وولده ثم يامر مولاه عبد الله بن ابي عتبة فيصلي بهم كصلاة اهل المصر فذكر مثل حديث عبد الله بن الحارث عن ابن عباس رضي الله عنهما الذي ذكرناه في هذا الباب سواء **وقد** روي عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما خلاف ذلك ايضا **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا روح قال ثنا سعيد عن قتادة عن جابر بن عبد الله ومسروق وسعيد بن المسيب انهم قالوا عشر تكبيرات مع تكبيرة الصلاة وبه ياخذ قتادة **وقد** خالف ذلك غيرهم من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا روح قال ثنا ابن عون عن مكحول قال حدثني من ارسله سعيد بن العاص فاتفق له اربعة من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم على ثماني تكبيرات **فهذا** الحديث هو الحديث الذي قد رويناه فيما تقدم من هذا الباب في الاربعة ابو موسى وحذيفة رضي الله عنهما وقد صدقا ابا عبد الرحمن فيما افتى به الوليد بن عقبة وفيما افتى به ان تكبيرة الافتتاح سوى هذه الثماني تكبيرات **فثبت** بذلك ان التكبيرات التي في هذا الحديث وفي حديث الجوزجاني غير تكبيرة الافتتاح فهذا ما روي عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في تكبير العيدين (قوله) **ترجمہ** لہذا یہ حذیفہ اور ابوموسی رضی اللہ عنہما ہیں کہ موافقت کی انہوں نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی اوس میں جو کچھ مذہب اونکا تکبیرات میں تہا اور نماز عید کی کیفیت میں اور اسکا خلاف عبد اللہ بن زبیر سے بہی منقول ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے انہوں نے روایت کی ابن جریج سے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن مالک نے کہ خبر دی مجکو یہ کہ ابن زبیر نہیں تکبیریں کہتے تھے مگر چار سوا دو تکبیر رکوع کی دو تکبیروں کے پس احتمال ہے کہ وہ چار تکبیریں جو پہلی رکعت میں کہتے تھے تکبیر افتتاحی کے ماسوا ہوں تب تو اونکا فعل مذہب ابن مسعود اور مذہب حذیفہ اور مذہب ابوموسی کے موافق ہوجائیگا اور احتمال ہے کہ تکبیر افتتاحی اون ہی میں داخل ہو تب اونکے مذہب کے خلاف ہوجائیگا اور ہمارے واسطے بہتر یہ ہے کہ وہ صورت اختیار کریں کہ اون سبہوں کے قول کے موافق ہو نہ وہ جو اونکے مخالف ہو اور اسکا خلاف انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بہی منقول ہے حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث

بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اشعث نے انہوں نے روایت کی محمد سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے نو تکبیریں کہیں پانچ پہلی رکعت میں اور چار پچھلی میں مع نماز کی تکبیر کے حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو عبید اللہ بن ابی بکر بن انس بن مالک نے انہوں نے اپنے دادا انس بن مالک سے کہا جب وہ اپنے مکان بمقام طف میں تھے تو عید کے دن شہر میں نہیں آئے تھے بلکہ اپنی غلاموں اور بچوں کو جمع کرکے اپنے غلام عتبہ بن ابی عبد اللہ کو حکم دیتے تھے پس وہ انکو نماز پڑھاتے تھے مانند شہر والوں کی پس ذکر کیا عبد اللہ بن حارث کی حدیث کی مثل جو ابن عباس سے مروی ہے جسکو ہم بعینہ اس باب میں ذکر چکے اور جابر بن عبد اللہ سے بھی اسکا خلاف منقول ہے حدیث بیان کی ہمسے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سعید نے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ اور مسروق اور سعید بن مسیب سے کہ اون سبہوں نے کہا دس تکبیریں ہیں نماز کی تکبیر کے ساتھ اور اسپر قتادہ کا عمل ہے اور اون کے سوا دوسرے صحابہ نے بھی اس کا خلاف کیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عون نے انہوں نے روایت کی مکحول سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے اوسنے جسکو سعید بن عاص نے چھوڑ دیا ہے اونکے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چار صحابی آٹھ تکبیروں پر متفق ہوئے اور یہ حدیث بعینہ وہی حدیث ہے جسکو ہم اس باب کے شروع میں روایت کر چکے اور منجملہ اون چاروں کے ابو موسیٰ اور حذیفہ بھی ہیں حالانکہ وہ تصدیق کر چکے ہیں ابو عبد الرحمن کی اوس حکم میں جسکا فتویٰ ولید بن عقبہ نے دیا تھا اور اوس فتوے میں یہ تھا کہ تکبیر افتتاحی ان آٹھ تکبیروں کے علاوہ ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ وہ تکبیریں جو اس حدیث میں ہیں اور حدیث جوزجانی میں وہ تکبیر افتتاحی کے ماسوا ہیں الغرض یہ تو وہ ہے جو صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تکبیرات عیدین میں مروی ہے **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ تَابِعِيهِمْ فِي ذٰلِكَ اِخْتِلَافٌ **فَمِمَّا** رُوِيَ عَنْهُمْ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ خُصَيْفٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانَ يُكَبِّرُ سَبْعًا وَخَمْسًا **فَقَالَ** اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فَهٰذَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَدْ وَافَقَ مَذْهَبَنَا **قِيلَ** لَهُمْ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَكْثَرِ التَّابِعِينَ خِلَافُ هٰذَا **حَدَّثَنَا** اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّ مَسْرُوقَ بْنَ الْاَجْدَعِ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ تِسْعَ تَكْبِيرَاتٍ **حَدَّثَنَا** اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا يُحَدِّثُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ اَنَّهُمَا كَانَا يُكَبِّرَانِ فِي الْعِيدَيْنِ تِسْعَ تَكْبِيرَاتٍ **حَدَّثَنَا** اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا الْاَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ تِسْعُ تَكْبِيرَاتٍ خَمْسٌ فِي الْاُوْلٰى وَاَرْبَعٌ فِي الْاٰخِرَةِ مَعَ تَكْبِيرَةِ الصَّلٰوةِ **حَدَّثَنَا** اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ تِسْعُ تَكْبِيرَاتٍ **حَدَّثَنَا** اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ

قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ اَبَا عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ یَقُوْلُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا سِوٰی تَکْبِیْرَةِ الصَّلٰوةِ **حَدَّثَنَا** اَبُوْبَکْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ سِیْرِیْنَ فِیْ تَکْبِیْرِ الْعِیْدَیْنِ نَذْکُرُ مِثْلَ حَدِیْثِ تَکْبِیْرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَوَافَقَهُ اَیْضًا عَلَی الْمُوَالَاةِ بَیْنَ الْقِرَاءَتَیْنِ **حَدَّثَنَا** اَبُوْبَکْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بِنَحْوِهِ **فَهٰذَا** اَکْثَرُ مَنْ رَوَیْنَا عَنْهُ مِنَ التَّابِعِیْنَ قَدْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَمَّا اخْتُلِفَ فِی التَّکْبِیْرِ فِیْ صَلٰوةِ الْعِیْدَیْنِ هٰذَا الْاِخْتِلَافَ اَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِیْ ذٰلِكَ لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ اَقَاوِیْلِهِمْ هٰذِهِ قَوْلًا صَحِیْحًا **ترجمہ** اور انکے تابعین سے بھی اسبارہ مین اختلاف منقول ہے چنانچہ من جملہ اونکے وہ حدیث ہے جو ہم سے ابوبکرہ نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عتاب بن بشیر نے انہون نے روایت کی خصیف سے کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سات اور پانچ تکبیرین کہا کرتے تھے پس پہلے قول والون نے کہا کہ یہ عمر بن عبدالعزیز ہین جنکا مذہب ہمارے مذہب کے موافق ہے اونکو جواب دیا گیا کہ اکثر تابعین سے اسکا خلاف مروی ہے حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی منصور سے انہون نے ابراہیم سے کہ مسروق بن اجدع رضی اللہ عنہ عیدین مین نو تکبیرین کہا کرتے تھے **حدیث** بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا سنا مین نے منصور کو حدیث بیان کرتے ہوئے ابراہیم سے انہون نے روایت کی اسود اور مسروق سے کہ وہ دونو عیدین مین نو تکبیرین کہا کرتے تھے **حدیث** بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اشعث نے انہون نے روایت کی حسن رحمہ اللہ سے کہا نو تکبیرین ہین پانچ پہلی رکعت مین اور چار پچھلی مین معہ نماز کی تکبیر کے **حدیث** بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے انہون نے روایت کی ابومعشر سے انہون نے ابراہیم نخعی رح سے کہا نو تکبیرین ہین **حدیث** بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا سنا مین نے حمزہ ابوعمارہ کو کہا اونہون نے کہ سنا مین نے شعبی کو فرماتے ہوئے تین تین تکبیرین نماز کی تکبیر کے سوا **حدیث** بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن منہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد نے اور وہ ابن سیرین ہین تکبیر عیدین مین پہر ذکر کیا مانند تکبیرات ابن مسعود کے اور دونو قراتونکو وصل کرنے مین بھی اونکی موافقت کی **حدیث** بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے انہون نے روایت کی ابوعون سے انہون نے محمد سے اوسیکے قریب پس اکثر ان تابعین کے جن سے ہم نے روایات کین اپنے اقوال مین ابن مسعود کے موافق ہین اور چونکہ عیدین کی نماز کی تکبیرات مین یہ اختلاف واقع ہوا ہے تو ہم نے اون مین غور کرنیکا ارادہ

کیا تاکہ ہم اونکے ان قولوں سے صحیح قول نکالیں **فنظرنا** فی ذلک فلم نجد عن احد منهم انه فرق بین الصلوٰة فی الفطر والاضحی غیر علی رضی اللہ عنه وکانت صلوٰة الفطر وصلوٰة النحر یصلیان مفعولتین بمعنی واحد وهما مستویتان فی رکوعهما وسجودهما فکان النظر ان یکونا سواء لا اختلاف بین احدهما وبین الاخری فی سائر حکمهما فثبت بما ذکرنا التسویة بین الصلوتین فی یوم النحر ویوم الفطر **ثم** نظرنا فی عدد التکبیر فیهما فرأینا سائر الصلوات خالیة من هذا التکبیر ورأینا صلوٰة العیدین قد اجمعوا ان فیهما تکبیرات زائدة علی غیرهما من الصلوات فکان النظر ان لا یزاد فی الصلوات للعیدین علی ما فی سائر الصلوات غیرهما الا ما اتفق علی زیادته فکل قد اجمع علی زیادة التسع تکبیرات علی ما ذهب الیه ابن مسعود وحذیفة وابن عباس وابو موسیٰ ومن سمعنا معهم رضی اللہ عنهم واختلفوا فی الزیادة علی ذلک فزدنا فی هذه الصلوٰة ما اتفق علی زیادته فیها ونفینا عنها ما لم یتفق علی زیادته فیها فثبت بذلک ما ذهب الیه اهل هذه المقالة **ثم** نظرنا فی موضع القراءة منها فقال الذین ذهبوا الی انها فی الرکعة الاولی بعد التکبیر وفی الثانیة کذلک قد رأیناکم قد اتفقتم ونحن ان القراءة فی الرکعة الاولی مؤخرة عن التکبیر فالنظر ان تکون فی الثانیة کذلک **فکان** من الحجة علیهم لاهل المقالة الاخری ان التکبیر ذکر یفعل فی الصلوٰة وهو غیر القراءة فنظرنا فی موضع الذکر من الرکعة الاولی من الصلوٰة ومن الرکعة الثانیة این موضعه فوجدنا الرکعة الاولی فیها الاستفتاح والتعوذ علی ما قد روینا فی غیر هذا الموضع من کتابنا هذا عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وعمن رویناه عنه من اصحابه رضی اللہ عنهم وکان ذلک فی اول الصلوٰة قبل القراءة **فثبت** بذلک ان کذلک موضع التکبیر فی صلوٰة العیدین فی الرکعة الاولی هو ذلک الموضع منها ووجدنا القنوت فی الوتر یفعل فی الرکعة الاخیرة من صلوٰة الوتر فکل قد اجمع انه بعد القراءة وان القراءة مقدمة علیه وانما اختلفوا فی تقدیم الرکوع علیه وفی تقدیمه علی الرکوع فاما فی تاخیره عن القراءة فلا فثبت بذلک ان موضع التکبیر من الرکعة الاخرة من صلوٰة العید هو بعد القراءة لیستوی موضع سائر الذکر فی الصلوات ویکون موضع کل ما اختلفوا فی موضعه منه کموضع ما قد اجمع علی موضعه وکل ما بینا فی هذا الباب فهو قول ابی حنیفة وابی یوسف ومحمد رحمة اللہ علیهم اجمعین

(قوله) **ترجمہ** پس ہم نے اس میں غور کیا تو اونمیں سے کسی نے یہ روایت نہ کی سوا حضرت علی کے کہ عید الفطر اور عید الضحی میں فرق ہے اور عید الفطر اور عید الضحے کی نمازیں دونوں عید کی نمازیں ہیں جو ایک ہی حکمت کی وجہ سے ادا کی جاتی ہیں اور وہ دونوں اپنے رکوع اور سجود میں برابر ہیں لہذا نظر و فکر یہ کہتی ہے کہ وہ سب باتوں میں برابر ہوں اور باقی احکام میں بھی اونکا باہمی کوئی اختلاف نہ ہو پس ہمارے اس مذکور بیان سے ثابت ہوا کہ عید الضحے اور عید الفطر دونوں کی نمازیں برابر ہیں پھر ہم نے اونکی تکبیروں کے عدد میں غور کیا تو ہم نے باقی نمازوں کو ان تکبیروں سے خالی پایا اور دونوں عیدوں کی نمازوں کو ہم نے دیکھا کہ ان دونوں میں چند تکبیریں

ہین جوان دونو کے سوا اور نماز و نمین نہین ہین اسلئے جو کچہ باقی نماز و نپر ان مین زائد ہو وہ وہی ہونا چاہئے جسکی زیادتی مین سب کا اتفاق ہو پس ہر ایک نے اجماع کیا ہے اسپر کہ نو تکبیرین زائد ہین جیسا کہ مذہب ابن مسعودؓ اور حذیفہؓ اور ابن عباسؓ اور ابو موسیٰؓ ہے اور اونکا جنکو ہم نے اونکے ساتھ ہونا سنا ہے اور اسپر (یعنے نو پر) زیادتی مین مختلف ہوئے ہین لہذا ہم نے اس نماز مین اوسقدر زیادتی ثابت رکہی جسکی زیادتی مین سب کا اتفاق ہے اور اوسکی نفی کر دی جس مین جسکی زیادتی پر اتفاق نہین پس اس سے اس قول والون کا مذہب ثابت ہو گیا پہر ہم نے نماز کے اندر قرات کے موقعہ مین غور کیا تو جو لوگ اسطرف گئے کہ قرات پہلی رکعت مین بعد تکبیر کے ہے اور دوسری رکعت مین بہی اسیطرح انہون نے کہا کہ ہم نے دیکہا تم اور ہم دونو اسپر متفق ہین کہ پہلی رکعت مین قرات تکبیر سے مؤخر ہے لہذا نظر اسکو مقتضی ہے کہ دوسری رکعت مین بہی اسیطرح قرات ہو پس اونپر دوسرے قول والون کی حجت یہ ہے کہ تکبیر ایک ذکر ہے جو نماز مین کیا جاتا ہے اور وہ غیر قرات ہے پہر ہم نے نماز کی پہلی رکعت مین اور دوسری مین قرات کا موقعہ غور کیا کہ کیا ہے تو ہم نے دیکہا کہ پہلی رکعت مین سبحانک اللہم اور اعوذ ہے جیسا کہ ہم اس کتاب کے دوسرے موقعہ مین بیان کر چکے بروایت رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور بروایت صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جنہون نے آپسے روایت کی پس یہ دونو نماز کے شروع مین قرات سے پہلے ہوئے اور اسی سے یہ بہی ثابت ہوا کہ عیدین کی نماز مین پہلی رکعت کے اندر تکبیر کا موقعہ بہی وہی ہے اور ہم نے دیکہا کہ وتر کے اندر قنوت نماز وتر کی پچہلی رکعت مین ادا کیا جاتا ہے اور سب کا اجماع ہے کہ وہ قرات کے بعد ہے اور قرات اوس سے پہلے ہے اور اختلاف اس مین ہے کہ رکوع اوسپر مقدم ہے یا وہ رکوع پر لیکن اسکو قرات سے مؤخر کرنے پر اختلاف نہین اسلئے اس سے ثابت ہوا کہ نماز عید کی پچہلی رکعت مین موضع تکبیر کا بعد قرات ہے تاکہ تمام نمازون مین تمام ذکرون کا موقعہ محل ایک ہو جائے اور جس ذکر کے موقعہ مین اختلاف ہو وہ اوسکی مثل ہو جائے جس مین اتفاق ہو اور جسقدر ہم نے اسباب مین ذکر کیا وہی قول امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے ❊

بَابُ حُكْمِ الْمَرْأَةِ فِي مَالِهَا

باب اس کہ عورت کو اپنے مال مین کیا حکم ہے

حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيَى الْأَنْصَارِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ جَدَّتَهُ أَتَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلِيٍّ لَهَا فَقَالَتْ إِنِّي تَصَدَّقْتُ بِهٰذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ مَالٌ بِهَا أَمْرٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا فَهَلِ اسْتَأْذَنْتِ زَوْجَكِ فَقَالَتْ نَعَمْ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ فَقَالَ هَلْ أَذِنْتَ لِامْرَأَتِكَ أَنْ تَتَصَدَّقَ بِحُلِيِّهَا هٰذَا فَقَالَ نَعَمْ فَقَبِلَهُ مِنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **قَالَ** أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالُوا لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ هِبَةُ شَيْءٍ مِنْ مَالِهَا وَلَا الصَّدَقَةُ بِهِ دُونَ إِذْنِ زَوْجِهَا

وخالفهم فی ذلک آخرون فاجازوا امرها کله فی مالها وجعلوها فی مالها کزوجها فی ماله **واحتجوا** فی ذلک بقول الله عز وجل وآتوا النساء صدقاتهن نحلة فان طبن لکم عن شیء منه نفسا فکلوه هنیئا مریئا **فاباح** الله للزوج ما طابت له به نفس امرأته وبقوله عز وجل وان طلقتموهن من قبل ان تمسوهن وقد فرضتم لهن فریضة فنصف ما فرضتم الا ان یعفون **فاجاز** عفوهن عن مالهن بعد طلاق زوجها ایاها بغیر استیمار من احد فدل ذلک علی جواز امر المرأة فی مالها وعلی انها فی مالها کالرجل فی ماله **وقد** روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ما یوافق هذا المعنی ایضا وهو ما قد رویناه عنه فی کتاب الزکوة فی امرأة عبد الله بن مسعود رضی الله عنه حین اتت بحلیها لتذهب به الی رسول الله صلی الله علیه وسلم لتتصدق به فقال عبد الله رضی الله عنه هلمی تصدقی به علی فقالت لا حتی استأذن رسول الله صلی الله علیه وسلم فجاءت رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستأذنته فی ذلک فقال تصدقی به علیه وعلی الایتام الذین فی حجره فانهم له موضع (قوله) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبداللہ بن بکیر نے کہا حدیث بیان کی مجھسے لیث بن سعد نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن یحیی انصاری سے انہوں نے اپنے باپ سی انہوں نے اپنے دادا سے کہ اونکی دادی لائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اپنا زیور اور عرض کیا کہ مین اسکو خیرات کرتی ہون پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت کے لئے اپنے مال مین کوئی تصرف جائز نہین مگر اوسکے خاوند کی اجازت سے تو کیا تو اپنے خاوند سے اجازت لے چکی ہے تو اوسنے جواب دیا کہ ہان پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے خاوند کی طرف کسیکو بھیجا کہ کیا تو نے اپنی بیوی کو اوسکا زیور خیرات کرنیکی اجازت دیدی ہے اوسنے کہا ہان تب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت سے زیور کو قبول فرمایا **ابو جعفر** نے کہا کہ ایک گروہ اس حدیث کیطرف گیا اور کہا کہ عورت کے لئے اپنے مال مین سے کسی چیز کے ہبہ کرنیکی اجازت نہین اور نہ خیرات کی اوسکے خاوند کی بلا اجازت اور مخالفت کی اونکی اس مسئلہ مین دوسرون نے اور عورت کے اپنے مال مین تمام تصرفات کی اجازت دی جسطرح خاوند کو اپنے مال کا اختیار ہے اور استدلال کیا انہون نے اسبارہ مین خداتعالے کے اس فرمان سے کہ دو عورتونکو اونکے مہر پس اگر وہ اپنی خوشی سے تمکو کچھ دیدین تو کہاؤ تم اوسکو پس خداتعالے نے خاوند کے لئے وہ مباح قرار دیا جسکے اوسکی عورت نے اپنی خوشی دیا ہو اور خداتعالے کے اس قول سے کہ اور اگر طلاق دو تم اونکو ہم بستری سے پہلے حالانکہ تم نے اونکے لئے کوی مقدار معین کی ہو (مہر کی) تو اوسکا آدھا تم پر لازم ہے مگر یہ کہ وہ معاف کردین پس خداتعالے نے عورتون کے اپنے مال معاف کردینے کو جائز رکہا جبکہ خاوند اونکو طلاق دے چکے بلا اسکے کہ کسی سے اجازت لے لہذا یہ دلیل ہوی اس امر پر کہ عورت کا تصرف اپنے مال مین جائز ہے اور اسپر کہ وہ اپنے مال مین اسطرح مختار ہے جسطرح خاوند اپنے مال مین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بہی اسکے موافق روایت ہی

اور وہ وہ ہے جسکو ہم حضور صلعم سے کتاب الزکوٰۃ مین روایت کر چکے ہین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی کے بارہ مین جسوقت اوس نے اپنا زیور لیا اس خیال سے کہ لے جاوے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین خیرات کرنیکے لئے پس حضرت عبد اللہ نے کہا یہان لا اور مجھپر خیرات کر دے تو اوسنے کہا ہرگز نہین جب تک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لیلون پس حاضر ہوئی وہ رسول خدا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور اس معاملہ مین اجازت لی تو آپنے فرمایا کہ اوسپر خیرات کر دے اور اون یتیمونپر جو اوسکی گود مین ہین کیونکہ یہ سب خیرات کا محل ہین **فقد** اباحہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الصدقۃ بحلیہا علے زوجہا وعلے ایتامہ ولم یامرہا باستیمارہ فیما تصدقت بہ علے ایتامہ وفی ہذا الحدیث ایضا ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعظ النساء فقال تصدقن ولم یذکر فی ذلک امر ازواجہن فدل ذلک ان لہن الصدقۃ بما ارادوا من اموالہن بغیر امر ازواجہن **وقد** حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا روح وابو الولید قالا ثنا شعبۃ قال سمعت ایوب یحدث عطاء قال اشہد علی ابن عباس رضی اللہ عنہما او حدثنیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال اشہد علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ خرج یوم فطر فصلی ثم خطب ثم اتی النساء فامرہن ان یتصدقن **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا مؤمل قال ثنا سفیان عن عبد الرحمن بن عباس قال قلت لابن عباس رضی اللہ عنہما شہدت العید مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال نعم ولولا مکانی منہ ما شہدتہ من صغری خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم العید فصلی ثم خطب ثم اتی النساء مع بلال رضی اللہ عنہ فوعظہن فجعلت المراۃ تہوی بیدہا الی حلقہا والمراۃ تہوی بیدہا الی اذنہا فتدفعہ الی بلال رضی اللہ عنہ وبلال یجعلہ فی ثوبہ ثم انطلق بہ مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم الی منزلہ **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا روح قال ثنا ابن جریج قال حدثنی الحسن بن مسلم عن طاوس عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال شہدت الصلوۃ مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ومع ابی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم فکلہم یصلیہا قبل الخطبۃ یخطب بعد قال فنزل نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فکانی انظر الیہ یجلس الرجل بیدہ ثم اقبل یشقہم حتی اتی النساء ومعہ بلال رضی اللہ عنہ فقال یا ایہا النبی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک علے ان لا یشرکن باللہ شیئا الی قولہ غفور رحیم فقال حین فرغ انتن علی ذلک فقالت امراۃ واحدۃ لم یجبہ غیرہا نعم یا رسول اللہ قال فتصدقن فبسط بلال رضی اللہ عنہ ثوبہ ثم قال لہن القین فجعلن یلقین الفتخ والخواتم فی ثوب بلال رضی اللہ عنہ **ترجمہ** پس اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے زیور کی اپنے خاوند پر خیرات کرنیکی اور اوسکے یتیمونپر اجازت دی اور نہ حکم دیا آپنے اوسکو اوسکے یتیمونپر خیرات کرنیکی خاوند سے اجازت لینے کا اور اس حدیث مین یہ بھی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتونکو نصیحت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ خیرات کرو اور نہ ذکر فرمایا اس بارہ مین اونکے خاوندون کی اجازت کا لہذا یہ اس امر پر دلیل ہوئی کہ عورتونکو اپنے مالون سے حسب

دلخواہ خیرات کرنا جائز ہے اپنے خاوندونکی اجازت کے بغیر اور بیشک ہم سے حدیث بیان کی ابوبکرہ
نے کہا حدیث بیان کی ہمسے روح اور ابو ولید نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا سنا
مین نے ایوب کو حدیث بیان کرتے ہوئے عطا سے کہا گواہی دیتا ہون ابن عباس رضی اللہ عنہ پر یا حدیث
بیان کی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہا گواہی دیتا ہون مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ نکلے
عید الفطر کے روز پس نماز پڑہی آپنے اور خطبہ پڑہا پہر تشریف لائے آپ عورتون پر اور حکم دیا اونکو خیرات کرنیکا
حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مؤمل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
سفیان نے انہون نے روایت کی عبد الرحمن بن عباس سے کہا عرض کیا مین نے ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے کہ حاضر ہوئے ہو تم عیدین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ کہا ہان اور اگر میری نزدیکی
آپسے نہ ہوتی تو نہ حاضر ہوتا مین بوجہ صغر سنی کے نکلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عید کے روز پس نماز پڑہی
آپ نے پہر خطبہ پڑہا پہر تشریف لائے آپ عورتون پر بلال رضی اللہ عنہ کے ساتہہ پس نصیحت فرمائی اونکو
پس کوئی عورت اپنا ہاتہہ اپنی گردن مین ڈالنے لگی اور کوئی اپنے کانون کیطرف اور دیتی جاتی تہین زیور
حضرت بلال کو اور بلال اونکو اپنے کپڑے مین رکہتے جاتے تہے پہر اونکو حضور کے ساتہہ آپ کے مکان پر
لے گئے **حدیث** بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے ابن جریج نے کہا حدیث بیان کی مجہسے حسن بن مسلم نے انہون نے روایت کی طاؤس سے انہون
نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا حاضر ہوا مین نماز مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اور ابوبکر
و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے ہمراہ پس اون مین سے ہر ایک نے اوسکو خطبہ سے پہلے پڑہا اور بعد مین
خطبہ پڑہا کہا اور اترے اللہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم گویا کہ مین آپ کیطرف دیکہہ رہا ہون بٹہارہے
تہے لوگونکو اپنے دست مبارک سے پہر متوجہ ہوئے آپ چیرتے جاتے تہے لوگونکو یہانتک
کہ تشریف لائے عورتون پر اور آپکے ہمراہ بلال رضی اللہ عنہ تہے پس فرمایا آپنے ای نبی جب آئین تمہارے
پاس مومن عورتین بیعت کرین تم سے اسپر کہ نہ شریک کرین اللہ تعالے کے ساتہہ کسی چیز کو خدا تعالے
کے قول غفور رحیم تک پہر فرمایا جب فارغ ہوئے کہ تم اسپر قائم ہو پس ایک عورت نے جسکے سوا کسی
اور نے آپکو جواب نہین دیا کہا ہان اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا پس صدقہ کرو اور بلال نے
اپنا کپڑا پہیلا دیا پہر فرمایا اوسنے ڈالو پس وہ ڈالنے لگین چہلے اور انگوٹہیان بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے مین
حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ
الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَاَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ
يَتَوَكَّاُ عَلٰى بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهٗ فَجَعَلَ النِّسَاءُ يُلْقِيْنَ فِيْهِ صَدَقَاتِهِنَّ **وَحَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ ۱۹
دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ جَنَادٍ الْحَلَبِيُّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ
رُفَيْعٍ عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ ذَاتَ

يوم فامرهن بتقوى الله عز وجل والطاعة لازواجهن وان يتصدقن فهذا رسول الله
صلى الله عليه وسلم قد امر النساء بالصدقات وقبلها منهن ولم ينتظر في ذلك راي ازواجهن
وقد روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يدل على ذلك ايضا **حدثنا** الربيع بن
سليمن المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابن لهيعة قال ثنا بكير بن الاشج عن كريب مولى ابن عباس
رضي الله عنهما قال سمعت ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم تقول اعتقت وليدة على
عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لو اعطيتها
اختك الاعرابية كان اعظم لاجرك **حدثنا** ربيع قال ثنا اسد قال ثنا محمد بن خازم
عن محمد بن اسحق عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ميمونة رضي الله عنها مثله
فلو كان امر المرأة لا يجوز في مالها بغير اذن زوجها لرد رسول الله صلى الله عليه وسلم
عتاقها وصرف الجارية الى الذي هو افضل من العتاق فكيف يجوز لاحد ترك آيتين من
العتاق فكيف يجوز لاحد ترك آيتين من كتاب الله عز وجل وسنن ثابتة عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم متفق على صحة مجيئها الى حديث شاذ لا يثبت مثله ثم النظر من بعد يدل على ما ذكرنا

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ابن جریج نے کہا خبر دی مجکو عطا انہوں نے روایت کی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا
سنا میں نے اونکو کہتے ہوئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے عید الفطر کے روز پس شروع ہوئے
نماز میں خطبہ سے پہلے پہر خطبہ سنایا لوگونکو پہر جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو کہڑے اور
تشریف لائے عورتوں کے پاس اور نصیحت کی اونکو حالانکہ بلال پسارا دئے ہوئے تھے اور
بلال اپنا کپڑا بچھائے ہوئے تھے پس عورتیں صدقات ڈالنے لگیں اوس کپڑے میں **اور حدیث**
بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید بن جناد حلبی نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے عبید اللہ بن عمرو نے انہوں نے روایت کی زید بن ابی انیسہ سے انہوں نے زید بن رفیع سے
انہوں نے حرام بن حکیم سے انہوں نے حزام رضی اللہ عنہ سے کہا خطبہ سنایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے عورتونکو ایکدن پس حکم دیا خدا سے ڈرنے اور اپنے خاوندونکی اطاعت کرنے اور صدقہ خیرات
کرنے کا پس یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے حکم دیا عورتوں کو صدقات کا اور قبول کئے
صدقات اونسے اور اس بارہ میں اونکے خاوندونکی اجازت کا انتظار نہ فرمایا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم سے ایک اور حدیث مروی ہے کہ وہ بھی اسپر دال ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ربیع بن سلیمان
موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے بکیر بن اشج نے انہوں نے کریب مولا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے میمونہ
زوجہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے کہ آزاد کی میں نے ایک لونڈی زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم میں پہر میں نے اسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپنے فرمایا اگر تم وہ لونڈی اپنی بہن

اعراہیر کو دیدیتیں تو یہ بڑے ثواب کا باعث ہوتا **حدیث** بیان کی ہم ر. بیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خازم نے انہوں نے روایت کی محمد بن اسحاق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے اوسکی مثل پس اگر عورت کا تصرف اوسکے مال میں خاوند کی بلا اجازت جائز نہ ہوتا تو البتہ تردید فرماتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اوسکے آزاد ہونے اور پھیر دینے لونڈی کو اوسجانب جو آزادی سے بہتر تھا پس کیونکر جائز ہوسکتا ہے کسی کے لئے چھوڑ حق تعالے کی دونو آیتوں اور ان حدیثوں کا جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور اونکے ثبوت پر اتفاق ہوچکا ہے اور اختیار کرنا اوس حدیث کو جو شاذ ہے کہ اوس جیسی حدیث سے کوئی مسئلہ ثابت نہیں ہوسکتا پھر اسکے بعد نظر بھی اسی پر دلالت کرتی ہے **وذلك** اَنَّا رَاَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِي الْمَرْاَةِ فِي وَصَايَاهَا مِنْ ثُلُثِ مَالِهَا اَنَّهَا جَائِزَةٌ مِنْ ثُلُثِهَا كَوَصَايَا الرِّجَالِ وَلَمْ يَكُنْ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا فِي ذٰلِكَ سَبِيْلٌ وَلَا اَمْرٌ وَبِذٰلِكَ نَطَقَ الْكِتَابُ الْعَزِيْزُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ فَاِذَا كَانَتْ وَصَايَاهَا فِي ثُلُثِ مَالِهَا جَائِزَةً بَعْدَ وَفَاتِهَا فَاَفْعَالُهَا فِي مَالِهَا فِي حَيَاتِهَا اَجْوَزُ مِنْ ذٰلِكَ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَاَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ **ترجمہ** اور یہ اسلئے کہ ہم نے فقہا علماء کو دیکھا کہ وہ عورت کے اپنے مال سے تہائی کی وصیت کرنے میں مختلف نہیں بلکہ بالاتفاق جائز کہتے ہیں جسطرح مرد کی وصیت کو اور خاوند کو اسبارہ میں عورت پر کوئی اختیار نہیں اور یہ حکم قرآنشریف بتلاتا ہے فرمایا خدا تعالے نے اور تمہارے لئے نصف اوسکا ہے جو چھوڑ جائیں تمہاری بیویاں اگر اونکی اولاد کوئی نہ ہو اور اگر اونکا کوئی بچہ ہو تو تمہارے لئے چوتھائی ہے اونکے ترکہ سے اوس وصیت کے ادا کردینے کے بعد جو انہوں کی ہو یا قرضہ کے ادا کرنیکے بعد اگر ہو پس جبکہ اونکی وصیت تہائی مال میں درست ہوئی اونکی وفات کے بعد تو اونکے اپنے مال میں حالت زندگی کے تصرفات بدرجہ اولی جائز ہونی چاہئیں ہمارا اسی پر عمل ہے اور یہی قول امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے +

بَابُ مَا يَفْعَلُهُ الْمُصَلِّي بَعْدَ رَفْعِهِ مِنَ السَّجْدَةِ الْاَخِيْرَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى

باب اس بیان میں کہ نمازی پہلی رکعت کے پچھلے سجدہ سے اٹھکر کیا کرے

حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لِاَصْحَابِهِ لَا اُرِيْكُمْ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ ذٰلِكَ لَفِيْ غَيْرِ حِيْنِ الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَاَمْكَنَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَمْكَنَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَانْتَصَبَ قَائِمًا هُنَيْهَةً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَتَمَكَّنَ فِي الْجُلُوْسِ ثُمَّ انْتَظَرَ هُنَيْهَةً ثُمَّ سَجَدَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ فَصَلّٰى كَصَلٰوةِ شَيْخِنَا هٰذَا يَعْنِيْ عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ قَالَ فَرَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ

سلمة يصنع شيئاً لا اراكم تصنعونه انه كان اذا رفع راسه من السجدة الاولى والثالثة التي لا يقعد فيها استوى قاعدا ثم قام **حدثنا** صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال اخبرنا خالد عن ابي قلابة قال اخبرنا مالك بن الحويرث رضي الله عنه انه راى النبي صلى الله عليه وسلم اذا كان في وتر من صلاته لم ينهض حتى يستوي قاعدا **قال** ابو جعفر فذهب قوم الى ان الرجل اذا رفع راسه من السجدة الثانية من الركعة الاولى والثالثة قعد حتى يطمئن قاعدا ثم يقوم بعد ذلك واحتجوا في ذلك بهذا الحديث **وخالفهم** في ذلك اخرون فقالوا بل يقوم فيها ولا ينتظر ان يستوي قاعدا **ترجمہ**

حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ربیع زہرانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے کہا حدیث بیان مجہ سے ایوب نے انہوں نے روایت کی ابو قلابہ سے انہوں مالک بن حویرث سے یہ کہ وہ اپنے اصحاب سے کہا کرتے تھے کیا نہ دکھلاؤں میں تمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کسطرح تہی اور یہ فرمانا اونکا نماز کے سوا اور وقت مین تہا پس کہڑے ہوتے آپ تو دیر تک کہڑے رہتے پہر رکوع مین جاتے اور دیر تک رکوع کرتے پہر اپنا سر اٹہاتے اور تہوڑی دیر سیدہے کہڑے رہتے پہر سجدہ کرتے پہر اپنا سر اٹہاتے پس بیٹہے مین دیر کرتے پہر تہوڑی دیر انتظار کرکے سجدہ مین چلے جاتے ابو قلابہ نے کہا پس نماز پڑہتے ہمارے اس شیخ کی نماز کیطرح یعنے عمرو بن سلمہ کہا پس مین نے عمرو بن سلمہ کو ایک کام کرتے دیکہا کہ وہ کام مین تمکو کرتے نہین دیکہتا وہ یہ کہ جب وہ پہلی اور تیسری رکعت کے سجدہ سے سر اٹہاتے تہے کہ جس کے بعد قعدہ نہین ہے تو سیدہے بیٹہ جاتے تہے پہر کہڑے ہوتے تہے **حدیث** بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو خالد نے انہوں نے روایت کی ابو قلابہ سے کہا خبر دی ہمکو مالک بن حویرث نے کہ انہوں نے دیکہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ جب آپ اپنی نماز کی طاق رکعتوں مین ہوتے تہے تو کہڑے نہین ہوتے تہے یہانتک کہ سیدہے بیٹہ جاتے تہے **ابو جعفر** نے کہا کہ ایک گروہ اسطرف گیا کہ جو شخص پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدہ سے اپنا سر اٹہا دے تو بیٹہ جائے یہانتک کہ اطمینان سے بیٹہ جائے اسکے بعد پہر کہڑا ہو اور استدلال کیا انہوں نے اسبارہ مین اوس حدیث سے اور مخالفت کی اونکی اس مسئلہ مین دوسرون نے اور کہا کہ نہین بلکہ کہڑا ہو جاوے اور پہلے بیٹہے کا انتظار نہ کرے **واحتجوا** في ذلك بما حدثني به غير واحد من اصحابنا رحمهم الله منهم علي ابن سعيد بن بشر الرازي قال ثنا ابو همام الوليد بن شجاع الكوفي قال ثنا ابي قال ثنا ... ابو خيثمة قال ثنا الحسين الكوفي ابن الحر قال حدثني عيسى بن عبد الله بن مالك عن محمد بن عمرو بن عطاء حدثني مالك عن ابن عياش او عياش بن سهل الساعدي وكان في مجلس فيه ابوه وكان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي المجلس ابو هريرة وابو اسيد وابو حميد الساعدي والانصار رضي الله عنهم انهم تذاكروا الصلوة فقال

ابو حمید انا اعلمکم بصلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبعت ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا فارنا فقام یصلی وھم ینظرون فکبر ورفع یدیہ فی اول التکبیر ثم ذکر حدیثا طویلا ذکر فیہ انہ لما رفع راسہ من السجدۃ الثانیۃ من الرکعۃ الاولی قام ولم یتورک **فلما** جاء ھذا الحدیث علی ماذکرنا وخالف الحدیث الاول احتمل ان یکون ما فعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحدیث الاول لعلۃ کانت بہ فقعد من اجلھا لا ان ذلک من سنۃ الصلوٰۃ کما قد کان ابن عمر رضی اللہ عنہ تمابتربع بالصلوٰۃ فلما سئل عن ذلک قال ان رجلی لا تحملانی فکذلک یحتمل ان یکون ما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذلک القعود کان لعلۃ اصابتہ حتی لا یتضاد ذلک ما روی عنہ فی الحدیث الآخر ولا یخالف وھذا اولی بنا من حمل ما روی عنہ علی التضاد والتنافی وحدیث ابی حمید ایضا فیہ حکایۃ ابی حمید ما حکی بحضرۃ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم لم ینکر ذلک علیہ احد منھم فدل ذلک ان ما عندھم فی ذلک غیر مخالف لما حکاہ لھم وفی حدیث مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ فی کلام ایوب ان ما کان عمرو بن سلمۃ یفعل من ذلک لم یکن یری الناس یفعلونہ وھو فقد رای جماعۃ من جملۃ التابعین وذلک حجۃ فی دفع ما روی عن ابی قلابۃ عن مالک ان یکون سنۃ (قولہ) **ترجمہ** اور استدلال کیا انہون نے اسبارہ مین اوس حدیث سے جو بیان کی مجھسے ہمارے بہت سے اصحاب نے رحمہم اللہ کہ منجملہ اونکے علی بن سعید بن بشر رازق ہین کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ہمام ولید بن شجاع کوفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو خیثمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین کوفی بن حُر نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عیسیٰ بن عبد اللہ بن مالک نے انہون نے روایت کی محمد بن عمرو بن عطار سے کہا حدیث بیان کی مجھسے مالک نے انہون نے روایت کی ابن عیاش سے یا عیاش بن سہل ساعدی سے اور تھے وہ اوس مجلس مین جسکے اندر اونکے باپ تھے اور تھے وہ منجملہ صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مجلس مین ابو ہریرہؓ اور ابو اسید اور ابو حمید ساعدی اور انصار رضی اللہ عنہم تھے کہ انہون نے باہم ذکر کیا نماز کا پس ابو حمید نے کہا کہ مین بہ نسبت تم سبھون کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ واقف ہون اتباع کیا مین نے اس مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا انہون نے کہا تو بتلاؤ ہمکو پس کھڑے ہوئے نماز پڑھتے اور وہ سب دیکھ رہے تھے پس تکبیر کہی انہون نے اور پہلی تکبیر مین انہون نے اپنے دونو ہاتھ اٹھائے پھر ایک طویل حدیث ذکر کی جس مین یہ مذکور ہے کہ انہون نے جب پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھایا تو کھڑے ہو گئے اور تورک نہ کیا پس جب آئی یہ حدیث موافق اوسکی جو ہم نے ذکر کیا اور مخالف ہوئی پہلی حدیث کے تو احتمال ہے کہ پہلی حدیث مین جو کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وہ کسی سبب کیوجہ سے کیا ہو جو آپکے تئین تھا کہ اوسکی وجہ سے آپ بیٹھے ہون نہ اسوجہ سے کہ یہ نماز کی سنت ہے جسطرح ابن عمر رضی اللہ عنہ نماز مین چار زانو ہو کر بیٹھتے تھے لیکن جب اوسے دریافت کیا گیا تو انہون نے فرمایا کہ میرے پاؤن مجھے برداشت نہین کر سکتے پس اسی طرح احتمال ہے کہ رسول

خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ بیٹھنے کا فعل کسی علت کی وجہ سے ہو جو آپکو پہونچی ہو تاکہ یہ روایات باہم ضد نہ
ہو جائین اور یہ حدیث دوسری حدیث کے مخالف نہ ہو جائے اور ہمکو یہ تنافی اور مخالفت پر محمول کرنے
سے زیادہ بہتر ہے اور حدیث ابو حمید مین یہ بھی ہے کہ اوہنون نے صحابہ رضوان اللہ علیہم کے روبرو رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کو نقل کیا اور کسی نے اونپر ناگواری ظاہر نہ کی معلوم ہوا کہ جسطرح انہون نے
نماز کی نقل کی اون صحابہ کے مذہب کے موافق تہی اور مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث مین
حضرت ایوب کے کلام مین یہ ہے کہ عمرو بن سلمہ کا جو یہ فعل تہا تو لوگ اسپر عمل نہین کرتے تھے پس تابعین
کی ایک جماعت نے اسکو اوسکی تردید مین حجت قرار دیا جو ابو قلابہ سے بروایت مالک اس فعل کا مسنون
ہونا مروی ہے **ثُمَّ** النَّظَرُ مِنْ بَعْدِ هٰذَا يُوَافِقُ مَا رَوٰى اَبُوْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَا
الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ فِيْ صَلَاتِهٖ مِنْ حَالٍ اِلٰى حَالٍ اِسْتَانَفَ ذِكْرًا مِنْ ذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَاهُ اِذَا اَرَادَ الرُّكُوْعَ
كَبَّرَ وَخَرَّ رَاكِعًا وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَاِذَا خَرَّ مِنَ الْقِيَامِ اِلَى السُّجُوْدِ
قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا عَادَ اِلَى السُّجُوْدِ فَعَلَ ذٰلِكَ اَيْضًا
وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ لَمْ يُكَبِّرْ مِنْ بَعْدِ رَفْعِهٖ رَاْسَهٗ اِلٰى اَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا غَيْرَ تَكْبِيْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهٗ لَيْسَ
بَيْنَ سُجُوْدِهٖ وَقِيَامِهٖ جُلُوْسٌ وَلَوْ كَانَ بَيْنَهُمَا جُلُوْسٌ لَاحْتَاجَ اَنْ يَكُوْنَ تَكْبِيْرَةٌ بَعْدَ رَفْعِهٖ رَاْسَهٗ مِنَ
السُّجُوْدِ لِلدُّخُوْلِ فِيْ ذٰلِكَ الْجُلُوْسِ وَلَاحْتَاجَ اِلٰى تَكْبِيْرٍ اٰخَرَ اِذَا نَهَضَ لِلْقِيَامِ فَلَمَّا لَمْ يُؤْمَرْ بِذٰلِكَ
ثَبَتَ اَنْ لَا قُعُوْدَ بَيْنَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَةِ الْاَخِيْرَةِ وَالْقِيَامِ اِلَى الرَّكْعَةِ الَّتِيْ بَعْدَهَا لِيَكُوْنَ حُكْمُ ذٰلِكَ
وَحُكْمُ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ مُؤْتَلِفًا غَيْرَ مُخْتَلِفٍ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ
بْنِ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ (قوله) **ترجمہ** پہر اسکے بعد نظر و فکر بہی ابو حمید رضی اللہ عنہ کے
روایت کے موافق ہے اور یہ اسلئے کہ ہم نے دیکھا کہ آدمی جب اپنی نماز مین ایک حال سے دوسرے
حال کیطرف نکلتا ہے تو ذکر از سر نو کرتا ہے چنانچہ جب رکوع مین جانا چاہتا ہے تو اللہ اکبر کہتا ہے اور
رکوع مین چلا جاتا ہے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹہاتا ہے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہے اور جب قیام
سے سجدہ مین جاتا ہے تو اللہ اکبر کہتا ہے اور جب اپنا سر سجدہ سے اٹہاتا ہے تو بہی اللہ اکبر کہتا ہے
اور جب دوبارہ سجدہ مین جاتا ہے تو بہی ایسا ہی کرتا ہے اور جب اپنا سر سجدہ سے اٹہاتا ہے تو اوسکے
بعد اللہ اکبر نہین کہتا جب تک کہ سیدھا کہڑا ہو سوا ایک تکبیر کے تو یہ بہی اسکی دلیل ہے کہ نمازی کے
سجدہ اور قیام کے درمیان کوئی جلسہ نہین ہے کیونکہ اگر ہوتا تو ضرورت پڑتی سر کو سجدہ سے اٹہا کر اوس
جلسہ مین داخل ہونیکے لئے اللہ اکبر کہنے کی اور جب کہڑے ہونیکے لئے اٹہنے کے وقت دوسری
بار اللہ اکبر کہنے کی لیکن جب کہ دوسری تکبیر کا حکم نہین کیا گیا تو ثابت ہوا کہ پچھلے سجدہ سے اٹہنے
اور اوسکے بعد کی رکعت کے کہڑے ہونے کے درمیان مین بیٹھنا نہین ہے تاکہ اسکا حکم اور باقی
نمازون کا ایک ہو جائے اور اختلاف نہ رہے پس اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی امام ابو حنیفہ
اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے *

بَابُ مَا يَجِبُ لِلْمَمْلُوكِ عَلَى مَوْلَاهُ مِنَ الْكِسْوَةِ وَالطَّعَامِ

باب اس بیان میں کہ غلام کا مولا پر کسقدر کھانا کپڑا واجب ہے

حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمَدَنِيُّ أَبُو حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي نَطْلُبُ هَذَا الْعِلْمَ فِي هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوا فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِينَا أَبُو الْيَسَرِ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ وَعَلَيْهِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ قَالَ فَقُلْتُ يَا عَمِّ لَوْ أَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ وَأَعْطَيْتَهُ مَعَافِرِيَّكَ وَأَخَذْتَ مَعَافِرِيَّهُ وَأَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ قَالَ فَمَسَحَ رَأْسِي قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي بَصُرَتْ عَيْنَايَ هَاتَانِ وَسَمِعَتْهُ أُذُنَايَ هَاتَانِ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ فَكَانَ أَنْ أَعْطَيْتُهُ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الشَّيْزَرِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا أَوْ مُعْتَمِرِينَ فَلَقِينَا أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ فَإِذَا عَلَيْهِ بُرْدٌ وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدٌ مِثْلُهُ فَقُلْنَا لَهُ يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ أَخَذْتَ هَذَا الْبُرْدَ إِلَى بُرْدِكَ لَكَانَتْ حُلَّةً وَكَسَوْتَهُ بُرْدًا غَيْرَهُ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ۔

قولہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے تحویل ورحدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مہدی بن جعفر نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن مجاہد مدنی ابوحزرہ نے انہوں نے روایت کی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا میں اور میرے باپ اس علم کے حاصل کرنیکے لئے انصار کے اس قبیلہ میں گئے پس پہلے جس سے ہماری ملاقات ہوی وہ ابوالیسر صاحب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور اونکے ہمراہ اونکا غلام تھا اور اوپر ایک چادر اور ایک معافری تہا اور اونکے غلام پر بھی ایک چادر اور ایک معافری تہا پس میں نے اونسے عرض کیا ای چچا کیا اچھا ہوتا کہ آپ اپنے غلام کی چادر خود لے لیتے اور اپنا معافری اسکو دیدیتے اور اسکی معافری خود لے لیتے اور اپنی چادر اوسکو دیدیتے پس آپ پر بھی ایک جوڑا ہو جاتا اور اوسپر بھی ایک کہا پس میرے سر پر ہاتھ پہیرا اور فرمایا اللھم بارک فیہ پہر فرمایا اے بھتیجے میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے قلب نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یاد کیا کہ آپ

فرماتے تھے کھلاؤ تم لاہونکو اوس سے جو تم خود کھاتے ہو اور پہناؤ اونکو اوس سے جو تم خود پہنتے ہو پس اگر میں اوسکو دنیا کا متاع دیدوں تو مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ قیامت کے دن وہ میری نیکیاں لیوے حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سنان شیزری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوہاب بن نجدہ حوطی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسے بن یونس نے انہوں نے روایت کی اعمش سے انہوں نے معرور بن سوید سے کہا نکلے ہم بہ ارادہ حج یا عمرہ پس ابوذر رضی اللہ عنہ سے مقام ربذہ میں ملاقات کی تو اچانک اونپر ایک چادر تھی اور اونکے غلام پر بھی ایک چادر تھی جو اوسیکے مانند تھی تو ہم نے اونسے عرض کیا کہ اے ابوذر کیا اچھا ہوتا آپ اپنی چادر کو اس چادر سے ملا دیتے کیونکہ پھر آپکے پاس ایک جوڑا ہو جاتا اور غلام کو اسکے سوا دوسری چادر دے دیتے۔ تو ابوذر رضی اللہ عنہ جواب دیا کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ تمہارے بھائیونکو خدا تعالےٰ نے تمہارے قدمونکے نیچے رکھا ہے پس جسکے زیر قبضہ اوسکا بھائی ہوئی ہو تو چاہئیے کہ کھلاوے اوسکو جس کھانے سے خود کھاوے اور پہناوے اوسکو جو خود پہنے اور ایسے کام کی اوسکو تکلیف نہ دے جو اوسپر دشوار ہو پس اگر تکلیف دے ایسے کام کی تو چاہئیے کہ مدد کرے اوسکی

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ عَلَى الرَّجُلِ اَنْ يُسَوِّيَ بَيْنَ مَمْلُوْكِهٖ وَبَيْنَ نَفْسِهٖ فِي الطَّعَامِ وَالْكِسْوَةِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رَوَيْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا رَوَيْنَاهُ مِنْ مَذْهَبِ اَبِي الْيُسْرِ وَاَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوا الَّذِيْ يَجِبُ لِلْمَمْلُوْكِ عَلٰى مَوْلَاهُ هُوَ طَعَامُهٗ وَكِسْوَتُهٗ لَا غَيْرُ ذٰلِكَ بِمَا يُوْسِعُ بِهِ الرَّجُلُ عَلٰى نَفْسِهٖ **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عَجْلَانَ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهٗ وَكِسْوَتُهٗ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ **قَالُوْا** فَهٰذَا الَّذِيْ يَجِبُ لِلْمَمْلُوْكِ عَلٰى سَيِّدِهٖ وَكَانَ اَوْلَى الْاَشْيَاءِ بِنَا لِمَا رُوِيَ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَحْمِلَ مَا رَوَيْنَاهُ قَبْلَهٗ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَلٰى مَا يُوَافِقُهٗ مَا وَجَدْنَا اِلٰى ذٰلِكَ سَبِيْلًا فَكَانَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَحْمِلَ مَا رَوَيْنَا قَبْلَهٗ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَلٰى مَا يُوَافِقُهٗ مَا وَجَدْنَا اِلٰى ذٰلِكَ سَبِيْلًا فَكَانَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاكْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ قَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ بِذٰلِكَ الْخُبْزَ وَالْاُدُمَ وَالثِّيَابَ مِنَ الْكَتَّانِ وَالْقُطْنِ فَاِذَا شَرَكُوْا مَوَالِيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ فَقَدْ اَكَلُوْا مِمَّا يَاْكُلُوْنَ وَلَبِسُوْا مِمَّا يَلْبَسُوْنَ فَوَافَقَ ذٰلِكَ مَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاِنَّمَا تَجِبُ الْمُسَاوَاةُ لَوْ كَانَ قَالَ اَطْعِمُوْهُمْ مِثْلَ مَا تَاْكُلُوْنَ وَاكْسُوْهُمْ مِثْلَ مَا تَلْبَسُوْنَ فَلَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا لَمْ يَجُزْ لِلْمَوَالِيْ اَنْ يُفَضِّلُوْا عَبِيْدَهُمْ فِيْ طَعَامٍ اَوْ كِسْوَةٍ وَلٰكِنَّهٗ اِنَّمَا قَالَ اَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاكْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ وُجُوْبَ الْمُسَاوَاةِ بَيْنَهُمْ فِي الْكِسْوَةِ وَالطَّعَامِ وَاِنَّمَا فِيْهِ وُجُوْبُ الْكِسْوَةِ مِمَّا

یَلْبَسُوْنَ وَوُجُوْبُ الطَّعَامِ مِمَّا یَاکُلُوْنَ وَاِنْ کَانُوْا فِیْ ذٰلِکَ غَیْرَ مُتَسَاوِیِیْنَ **ترجمہ** ابو جعفر نے کہا پس
ایک گروہ اسطرف گیا کہ مرد پر واجب ہے کہ اپنے غلام اور اپنے خود کے درمیان کہانے اور کپڑے
مین برابری کرے اور استدلال کیا انہون نے اس مین اوس حدیث سے جسکو ہم اسباب مین رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کر چکے اور ابو یسر اور ابوذر رضی اللہ عنہما کے اوس مذہب سے جسکو ہم
بیان کر چکے **اور** دوسرون نے اونکی اس مسئلہ مین مخالفت کی اور کہا کہ مولا پر غلام کا صرف کہانا
اور کپڑا واجب ہے نہ اسکے سوا وہ وسعت جو اپنے نفس پر کرتا ہے اور استدلال کیا انہون نے اس مین
اوس حدیث سے جو بیان کی ہم سے اسمعیل بن یحیی مزنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس شافعی
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عجلان نے انہون
نے روایت کی بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے انہون نے عجلان ابو محمد سے انہون نے ابو ہریرہ رض
سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کے لئے اوسکا کہانا اور اوسکا کپڑا ہے اور نہ تکلیف
دیجائے اوسکو کسی کام کی مگر اوسقدر کی جسکی وہ طاقت رکہتا ہو انہون نے کہا ہے پس یہ ہے وہ جو
غلام کے لئے اوسکے مولا پر واجب ہے اور ہمکو بہت بہتر بات یہ ہے کہ جبکہ رسول خدا صلے اللہ
وسلم سے یہ مروی تو ہم اس باب مین پہلی روایت کو اوسپر محمول کرین جو اسکے موافق ہو جب تک اسکی کوئی
صورت بہی پاوین پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ کہلاؤ انکو جس سے کہاتے ہو اور پہناؤ انکو
جس سے پہنتے ہو احتمال رکہتا ہے اسکا کہ مراد اوس سے روٹی اور سالن اور کپڑے ریشمی اور سوتی ہون
پس جب لوگون نے اپنے غلامونکو اس مین شریک کر لیا تو غلامون نے کہایا اوس سے جس سے
اونکے مالکون نے کہایا اور پہنا اوس چیز سے جس سے انہون نے پہنا پس یہ حدیث ابو ہریرہ رض کے
معنے کے موافق ہو گیا اور اسکے سوا نہین کہ بالکل برابری اوسوقت لازم ہوتی اگر کہا ہوتا کہ کہلاؤ اونکو
مثل اوسکی جو تم کہاتے ہو اور پہناؤ اونکو مثل اوسکی جو تم پہنتے ہو پس اگر آپنے یہ فرمایا ہوتا تو آقاؤن کو یہ
جائز نہ ہوتا کہ اپنے غلامون سے کہانے اور پہننے مین بڑہے رہین لیکن آپنے تو یہ فرمایا کہ کہلاؤ اونکو جس
سے کہاتے ہو اور پہناؤ اونکو جس سے پہنتے ہو اور اس سے اونکے مابین برابری لازم نہین آتی پہننے
مین اور کہانے مین اور اسکے سوا نہین کہ اوس مین یہ ہے کہ لباس اوس سے واجب ہے جس سے خود پہنتے
ہین اور طعام اوس سے جس سے کہاتے ہین اگرچہ وہ اسبارہ مین برابر نہ ہون **وقد** دَلَّ عَلٰی ذٰلِکَ اَیْضًا
مَا قَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِیْلُ بْنُ یَحْیَی الْمُزَنِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
اِدْرِیْسَ الشَّافِعِیُّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَفٰی اَحَدَکُمْ خَادِمُہٗ طَعَامَہٗ حَرَّہٗ وَدُخَانَہٗ فَلْیُجْلِسْہُ فَلْیَاْکُلْ مَعَہٗ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُنَاوِلْہُ
لُقْمَةً فَلْیُرَوِّغْهَا ثُمَّ لِیُطْعِمْهَا اِیَّاہُ **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی
اَحَدَکُمْ خَادِمُہٗ بِطَعَامِہٖ فَاِنْ لَمْ یُجْلِسْہُ مَعَہٗ فَلْیُنَاوِلْہُ اُکْلَةً اَوْ اُکْلَتَیْنِ اَوْ قَالَ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَیْنِ فَاِنَّہٗ

وَلِیَ حَرَّہٗ وَعِلَاجَہٗ **اَفَلَا تَرٰی** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ وَسَّعَ عَلَی الْمَوْلٰی اَنْ یُّطْعِمَ عَبْدَہٗ مِنْ طَعَامِہِ الَّذِیْ قَدْ وَلِیَ صَنْعَتَہٗ لَہٗ عَبْدُہٗ لُقْمَۃً وَاحِدَۃً ثُمَّ رَبَّسْنَا ثُمَّ ھُوَ بِمَا بَقِیَ مِنْ ذٰلِکَ الطَّعَامِ بَعْدَ تِلْکَ اللُّقْمَۃِ فَدَلَّ ذٰلِکَ اَنَّ مَعْنٰی مَا اَرَادَ بِقَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوْھُمْ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ اَنَّہٗ لَمْ یُرِدِ الْمُسَاوَاۃَ وَکَذٰلِکَ مَعْنٰی قَوْلِہٖ وَاکْسُوْھُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ **وَاَمَّا** مَا فَعَلَ اَبُو الْیَسَرِ فَعَلٰی الْاِشْفَاقِ مِنْہُ وَالْخَوْفِ لَا عَلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ وَھٰذَا الَّذِیْ صَحَّحْنَا عَلَیْہِ مَعَانِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ رفقولیا **ترجمہ** اور اسپر وہ حدیث بھی دلیل ہے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **حدیث** بیان کی ہم سے اسمعیل بن یحییٰ مزنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس شافعی نے انہوں نے روایت کی سفیان سے انہوں نے ابو الزناد سے، انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کسی کے خادم نے اوسکے کہانے پکاتے میں گرمی اور دہوین کی برداشت کی ہو تو چاہیے کہ اوسکو بٹھلاوے اور اوسکے ساتھہ کہا دے پس اگر وہ انکار کرے تو چاہیے کہ ایک لقمہ لے اور سالن یا گہی میں تر کرکے اوسکو کہلادے **حدیث** بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے انہوں نے روایت کی شعبہ سے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب لاوے تم میں سے کسی کے پاس خادم اوسکا کہانا اوسکا پس اگر اوسکو اپنے ساتھہ نہ بٹھلادے تو چاہیے کہ دیدے اوسکو ایک لقمہ یا دو لقمے کیونکہ اوسنے اوسکی گرمی اور مشقت کو اختیار کیا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حسولا مینڈ توسیع کی اسبارہ میں کہ کہلاوے وہ اپنے غلام کو اپنے اوس کہانے سے جسکو اوسکے غلام نے تیار کیا ہے ایک لقمہ پہر باقی کہانے کو خود اختیار کرے پس اس نے اس امر پر دلالت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے کہ کہلاؤ اونکو جس سے خود کہاتے ہو یہ ہے کہ آپنے مساوات مراد نہیں لی اسی طرح آپ کے اس قول سے کہ پہناؤ اونکو جس سے تم پہنو اور رہا ابو الیسر کا فعل سو وہ اونکی خدا ترسی پر محمول ہے نہ اسکے سوا کسی اور پر اور یہہ جسپر معانی احادیث پر محمول کیا امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے +

بَابُ اِنْشَادِ الشِّعْرِ فِی الْمَسَاجِدِ

باب مساجد میں شعر گوئی کرنیکے بیان میں

حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ تُنْشَدَ الْاَشْعَارُ فِی الْمَسْجِدِ وَاَنْ یُّبَاعَ فِیْہِ السِّلَعُ وَاَنْ یُّتَحَلَّقَ فِیْہِ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی کَرَاھَۃِ اِنْشَادِ الشِّعْرِ فِی الْمَسَاجِدِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ **وَخَالَفَھُمْ** فِیْ ذٰلِکَ

آخرون فلم یروا بانشاد الشعر فی المسجد باسا اذا کان ذلک الشعر مما لا باس بروایته وانشاده
فی غیر المسجد **واحتجوا** فی ذلک بما قد رویناه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غیر
هذا الموضع لحسان منبرا فی المسجد ینشد علیه الشعر وبما قد رویناه مع ذلک من حدیث
حسان رضی الله عنه حین مر به عمر رضی الله عنه وهو ینشد الشعر فی المسجد فزجره
فقال له حسان رضی الله عنه قد کنت انشد فیه الشعر لمن هو خیر منک وذلک بحضرة اصحاب
رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم ینکر ذلک علیه منهم احد ولا انکره علیه ایضا عمر رضی الله
عنه **وکان** حدیث یونس الذی قد بدانا بذکره فی اول هذا الباب قد یجوز ان یکون
رسول الله صلی الله علیه وسلم اراد بذلک الشعر الذی نهی عنه ان ینشد فی المسجد هو الشعر الذی
کانت قریش تهجوه به ویجوز ان یکون هو من الشعر الذی تؤبن فیه النساء وتزرا فیه الاموال علی
ما قد ذکرناه فی باب روایة الشعر من جواب الانصار من اصحاب رسول الله صلی الله علیه و
سلم لابن الزبیر رضی الله عنه بذلک حین انکر علیهم انشاد الشعر حول الکعبة **وقد** یجوز
ایضا ان یکون اراد بذلک الشعر الذی یغلب علی المسجد حتی یکون کل من فیه او اکثر من فیه
متشاغلا بذلک کمثل ما تاول علیه ابن عائشة وابو عبید قول رسول الله صلی الله علیه وسلم
لان یمتلی جوف احدکم قیحا حتی یریه خیر له من ان یمتلی شعرا علی ما قد ذکرنا ذلک
عنهما فی غیر هذا الموضع فیکون الشعر المنهی عنه فی هذا الحدیث هو خاص من الشعر وهو الذی
قد خرج من هذه المعانی الثلثة التی ذکرناها حتی لا یضاد ذلک ما قد رویناه عن رسول الله صلی
الله علیه وسلم من اباحة ذلک وما عمل به اصحابه من بعده (قوله) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہمسے
یونس نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبداللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی مجھسے لیث
نے کہا حدیث بیان کی مجھسے محمد بن عجلان نے انہون نے روایت کی عمرو بن شعیب سے انہون
نے اپنے باپ سے انہون نے اپنے دادا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع
فرمایا مسجد مین شعر پڑہنے سے اور اوس مین اسباب فروخت کرنے سے اور نماز سے پہلے وہان
مین حلقہ کرنے سے کہا ابو جعفر نے گیا ایک گروہ مساجد مین شعر گوئی کی کراہت کیطرف اور
استدلال کیا انہون نے اس مین اس حدیث سے اور مخالفت کی اونکی اس بارہ مین دوسرون نے
اور مسجد مین شعر گوئی کرنے کو برا نہ جانا جبکہ وہ شعر ایسے ہون کہ اونکو مسجد کے سوا دوسرے مقامات
پر پڑہنے مین کوئی مضایقہ نہ سمجہا جائے اور استدلال کیا انہون نے اس مین اوس حدیث سے
جسکو ہم اس جگہ کے سوا دوسرے مقام مین روایت کرچکے کہ آپنے حضرت حسان کے لئے مسجد
مین منبر رکہا تاکہ اوسپر بیٹہکر شعر گوئی کرین اور اوس حدیث سے جسکو اسکے ساتہہ روایت کرچکے اور
وہ حدیث حسان ہے جسوقت کہ گذرے اونپر حضرت عمر اور وہ مسجد مین شعر پڑہرہے تہے پس
حضرت عمر نے اونکو ڈپٹا تو حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مین اس مسجد مین اشعار پڑہتا تہا اوس ذات

کے لئے جو تم سے بہتر تھی اور یہ تمام اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو اور اون میں سے کسی نے ناگواری ظاہر نہ فرمائی اور نہ حضرت عمر نے اوسکا انکار کیا **اور** حدیث یونس جسکو ہم اسباب کے شروع میں بیان کر چکے ہو سکتا ہے کہ اوسکے اندر شعر گوی کی مسجد میں ممانعت کرنے سے اوس شعر کی ممانعت ہو کہ قریش جن سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتے تھے اور جائز ہے کہ وہ اشعار مراد ہوں جن میں عورتوں کی تہمت زنی اور اموال مرا کی عیب جوئی ہو جیسا کہ اسکے باب روایت شعر میں انصاری صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ابن زبیر کو جواب ذکر کر چکے جبکہ انہوں نے کعبہ کے گرد شعر گوی پر ناگواری ظاہر کی اور یہ بھی جائز ہے کہ مراد وہ اشعار ہوں جو مسجد پر غالب آجائیں یہانتک کہ ہر وہ شخص جو مسجد میں ہو یا اون میں کے اکثر لوگ اس میں مشغول ہوں جیسے حدیث ابن عائشہ اور ابو عبید نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کہ البتہ یہ کہ تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے اس سے بہتر ہے کہ شعر سے بھرے جیسا کہ ہم اسکو اون دونو سے اس جگہ کے سوا اور جگہ ذکر کر چکے پس وہ شعر جس سے اس حدیث میں ممانعت کی گئی وہ مخصوص شعر ہے اور وہ وہ جس میں ان تین باتوں میں سے کوئی بات ہو جنکو ہم ذکر کر چکے تاکہ یہ اوسکے مخالف نہ ہو جائے جسکو ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کر چکے اشعار گوی کا مباح ہونا اور آپ کے بعد صحابہ کا عمل **فان** قال قائل فاذا كان كما ذكرت فلم قصد الى المسجد والذي ذكرت من الذي هجي به النبي صلى الله عليه وسلم والذي أبنت فيه النساء ورميت فيه الاموال مكروه في غير المسجد ولو كان كما ذكرت لم يكن لذكره في المسجد معنى **قيل** له قد يجري الكلام كثيرا بذكر معنى فلا يكون ذلك المعنى بذلك الحكم الذي جرى في ذلك الذكر مخصوصا **من ذلك** قول الله عز وجل وربائبكم اللاتي في حجوركم من نسائكم اللاتي دخلتم بهن فان لم تكونوا دخلتم بهن فلا جناح عليكم فذكر الربيبة التي قد كانت في حجر ربيبها فلم يكن ذلك على خصوصيتها لانها كانت في حجره بذلك الحكم واخرجها منه اذا لم تكن كانت في حجره **الا ترى** انها لو كانت اسن منه انها عليه حرام كحرمتها لو كانت صغيرة في حجره **وقال** عز وجل ايضا في الصيد ومن قتله منكم متعمدا فجزاء مثل ما قتل من النعم واجمعت العلماء الا من شذ منهم ان قتله اياه ساهيا كذلك في وجوب الجزاء فلم يكن ذكره ما ذكرنا من هاتين الآيتين يوجب خصوص الحكم فكذلك ما روينا من ذكره المسجد في الشعر المنهي عن روايته ليس فيه دليل على خصوصيته المسجد بذلك وكذلك ايضا ما نهي عنه من البيع في المسجد هو البيع الذي يعمه او يغلب عليه حتى يكون كالسوق فذلك مكروه فاما ما سوى ذلك فلا **وقد** روينا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يدل على اباحة العمل الذي ليس من القرب في المسجد (قوله) **ترجمہ** اور اگر کوئی کہے کہ جب ایسا ہے جو تم نے ذکر کیا تو کیا وجہ کہ مسجد کا ذکر کیا حالانکہ وہ اشعار جن میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو ہو اور وہ جن

ن یہجی

ن البر

مین عورتون پر اتہام اور اموال کی عیب گیری ہو غیر مسجد مین بہی مکروہ ہین اور اگر ایسا ہو تو جسطرح تم نے ذکر کیا تو اوسکے مسجد مین ذکر کرینگے کچہ معنے نہ ہونگے تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ بہت مرتبہ کسی جگہ کے ذکر کے ساتہہ کلام جاری ہوجاتا ہے حالانکہ وہ وجہ اوس حکم کے ساتہہ جو اوس ذکر مین جاری ہے مخصوص نہین ہوتی منجملہ اوسی کے حق تعالے کا یہ فرمان ہے کہ اور تمہاری پرورش کردہ جو تمہاری بیویون کی گود مین ہون وہ بیویان جن کے ساتہہ تم ہمبستر ہوچکے ہو پس نہین ہے کوئی مضایقہ تم پر پس فکر کیا اوس پرورش پانے والے کو جو اپنے پرورش کرنے والے کی گود مین ہو تو اسکی وجہ صرف اوسکا گود مین ہونا نہین ہے تاکہ اس حکم سے وہ خارج ہوجائے جو اوسکی گود مین نہ ہو کیا تم نہین دیکہتے کہ اگر وہ عورت عمر مین مرد سے بڑی ہو تب بہی مرد پر حرام ہوتی ہے جسطرح جبکہ مرد کی گود مین چہوٹی عمر والی ہو اور حق تعالے نے بہی شکار کے بارہ مین ارشاد فرمایا کہ اور وہ شخص جو قتل کرے اوسکو تم مین سے قصداً تو بدلہ (لازم ہے) چوپایون مین سے اوسکی مانند جو قتل کیا پس تمام علماء کا ماسوا اونکے جو اونمین سے شاذ ہین اسپر اجماع ہے کہ اوس شخص کا شکار کو قتل کرنا بہول سے بہی بدلہ کے واجب ہونے مین اسی طرح ہے پس ان دونو آیتون مین قید کا ذکر کرنا حکم کے خاص ہونیکو واجب قرار نہین دیتا تو اسیطرح شعر ممنوع مین مسجد کا ذکر کرنا مسجد کے اس حکم کے ساتہہ خاص ہونے پر دلیل نہین اور نیز اسی طرح مسجد کے اندر جس بیع سے منع کیا گیا ہے اوس سے وہ بیع مراد ہی کہ مسجد کو عام ہوجائے یا اوسپر غالب ہوجائے یہانتک کہ مانند بازار ہوجائے تو یہ مکروہ ہے اور ماسکے سوا سو وہ ممنوع نہین اور ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ روایت بیان کرچکے ہین جو اوس عمل کے مسجد مین مباح ہونے پر دلالت کرتا ہے جو باعث نزدیکی خدا ہو حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد الاصبهاني قال ثنا شريك عن منصور عن ربعي بن خراش عن علي رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يا معشر قريش ليبعثن الله عليكم رجلا امتحن الله به الايمان يضرب رقابكم على الدين فقال ابو بكر رضي الله عنه انا هو يا رسول الله قال لا فقال عمر رضي الله عنه انا هو يا رسول الله قال لا ولكنه خاصف النعل في المسجد قال وكان قد القى الى علي رضي الله عنه نعله يخصفها افلا ترى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم ينه عليا رضي الله عنه عن خصف النعل في المسجد وان الناس لو اجتمعوا حتى يعموا المسجد بخصف النعال كان ذلك مكروها فلما كان ما لا يعم المسجد من هذا غير مكروه وما يعمه منه او يغلب عليه مكروها كان ذلك في البيع وانشاد الشعر والتحلق فيه قبل الصلوة ما عمه من ذلك فهو مكروه وما لم يعمه منه ولم يغلب عليه فليس بمكروه والله اعلم بالصواب (قولہ) ترجمہ

حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید اصبہانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے انہون نے روایت کی منصور سے انہون نے ربعی بن حراش سے انہون نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے اے گروہ قریش ضرور

بہیجیگا خدا تعالےٰ تم پر ایک شخص کو کہ آزمایش کریگا خدا تعالےٰ اوسکے ساتہہ ایمان کی کہ تمہاری گردنین دین پر ماریگا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے کہ مین ہون وہ شخص ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آپنے فرمایا نہین پہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مین ہون وہ شخص ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آپنے فرمایا نہین لیکن وہ شخص جوتیون کو سینے والا ہے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اپنا جوتہ دیا تہا کہ تاکہ اوسکو سیدین کیا بس نہین دیکہتے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین منع فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سجد مین جوتہ سینے سے اور اگر تم لوگ اکٹہے ہوکر تمام مسجد مین جوتیون کے سینے ہی کا کام کرنے لیکن تو یہ مکروہ ہے پس جبکہ یہ فعل بر تقدیر تمام سجد کو شامل نہ ہونیکے مکروہ نہ ہوا حالانکہ اگر تمام مسجد کو گہیرے تو مکروہ ہے تو یہی حکم فروخت اور شعرگوی اور نماز سے پہلے اوس مین حلقہ کر بیٹہنیکے بارہ مین ہے کہ ان افعال مین سے جو فعل تمام مسجد کو گہیرے ہوئے ہو وہ مکروہ ہے اور جو گہیرے ہوئے اور تمام مسجد پر غالب نہ ہو وہ مکروہ نہین ہے واللہ اعلم بالصواب ❖

بَابُ شِرَاءِ الشَّيْءِ الْغَائِبِ

باب غیر موجود شے خریدنیکے بیان مین

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيُّ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا ابْتَاعَ مَا لَمْ يَرَهٗ لَمْ يَجُزِ ابْتِيَاعُهٗ اِيَّاهُ وَذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى تَاْوِيْلٍ تَاَوَّلُوْهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوا الْمُلَامَسَةُ مَسُّ الْمُشْتَرِيْ بِيَدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْظُرَ اِلَيْهِ بِعَيْنِهٖ قَالُوْا وَالْمُنَابَذَةُ هِيَ مِنْ هٰذَا الْمَعْنٰى اَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ انْبِذْ اِلَيَّ ثَوْبَكَ وَاَنْبِذُ اِلَيْكَ ثَوْبِيْ عَلٰى اَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَبِيْعٌ لِصَاحِبِهٖ مِنْ غَيْرِ نَظَرٍ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْمُشْتَرِيَيْنِ اِلٰى ثَوْبِ صَاحِبِهٖ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا التَّاْوِيْلِ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ (قولہ)

الشافعی

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن یونس بن قاسم

یمامی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے انہوں نے روایت کی اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے روایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ملامست اور منابذت سے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہ مالک نے خبر دی اونکو ابوزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو یونس بن یزید نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے انہوں نے عامر بن سعد سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن یحییٰ مزنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس نے انہوں نے روایت کی سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عطا بن یزید سے انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے ربیع بن سلیمان جیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسان بن غالب اور یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری نے انہوں نے روایت کی سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **ابو جعفر** نے کہا کہ ایک گروہ اسطرف گیا کہ آدمی جب خرید ے اوس شی کو جسے دیکھا نہ ہو تو اوسکا اس چیز کو خریدنا جائز نہ ہوا اور اس بارہ مین اوس تاویل کیطرف گئے ہین جسکو انہوں نے اس حدیث مین بیان کیا پس انہوں نے کہا کہ **ملامسۃ** یہ ہے کہ چھوئے شی کو اوسکا خریدار اپنے ہاتھ سے بغیر اسکے کہ اوسکی ذات کیطرف دیکھے **انہوں** نے کہا اور منابذہ بھی اسی قسم سے ہے اور وہ ایک شخص کا دوسرے شخص کو یہ کہنا ہے کہ اپنا کپڑا میری طرف پھینک اور مین اپنا کپڑا تیری طرف پھینکوں اس شرط پر کہ ان دونو مین سے ہر ایک اپنے صاحب کے لئے بیع ہے بغیر اسکے کہ ہر خریدار اپنے صاحب کے کپڑے کیطرف دیکھے اور جو لوگ اس تاویل کیطرف گئے منجملہ اونکے مالک بن انس رضی اللہ بھی ہین **وخالفھم** فِی ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَنِ اشْتَرٰی شَیْئًا غَائِبًا عَنْہُ فَالْبَیْعُ جَائِزٌ وَلَہٗ فِیْہِ خِیَارُ الرُّؤْیَۃِ اِنْ شَاءَ اَخَذَہٗ وَاِنْ شَاءَ تَرَکَہٗ وَذَھَبُوْا فِیْ تَاوِیْلِ الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ اِلٰی اَنَّ الْمُلَامَسَۃَ الْمَنْھِیَّ عَنْھَا فِیْہِ ھِیَ بَیْعٌ کَانَ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ یَتَبَایَعُوْنَہٗ فِیْمَا بَیْنَھُمْ فَکَانَ الرَّجُلَانِ یَتَرَاوَضَانِ عَلَی الثَّوْبِ فَاِذَا لَمَسَہُ الْمُسَاوِمُ بِہٖ کَانَ بِذٰلِکَ مُبْتَاعًا لَہٗ وَوَجَبَ عَلٰی صَاحِبِہٖ تَسْلِیْمُہٗ اِلَیْہِ **وکذلک** الْمُنَابَذَۃُ کَانُوْا اَیْضًا یَتَقَاوَلُوْنَ فِی الثَّوْبِ فِیْمَا اَشْبَھَہٗ ثُمَّ یَرْمِیْہِ رَبُّہٗ اِلَی الَّذِیْ تَاوَلَہٗ عَلَیْہِ فَیَکُوْنُ ذٰلِکَ مِنْہُ بَیْعًا مِنْہُ اِیَّاہُ ثَوْبَہٗ وَلَا یَکُوْنُ لَہٗ بَعْدَ ذٰلِکَ نَقْضُہٗ فَنَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ وَجَعَلَ الْحُکْمَ فِی الْبِیَاعَاتِ اَنْ لَا یَجِبَ اِلَّا بِالْمُعَاقَدَۃِ الْمُتَرَاضٰی عَلَیْھَا فَقَالَ الْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا فَجَعَلَ الْفِرَاقَ اَحَدَھُمَا اِلٰی صَاحِبِہٖ بَعْدَ قَبْلَ اَنْ یُفَارِقَہٗ غَیْرَ قَاطِعٍ لِلْخِیَارِ **ثم** اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ ذٰلِکَ فِیْ کَیْفِیَّۃِ تِلْکَ الْفُرْقَۃِ

علی ما قد ذکرنا من ذلک فی موضعہ من کتابنا ھذا وممن ذھب الی ھذا التاویل ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ ولما اختلفوا فی ذلک اردنا ان ننظر فیما سوی ھذا الحدیث من الاحادیث ھل فیہ ما یدل علی احد القولین اللذین ذکرنا فنظرنا فی ذلک **فاذا** ابراھیم بن محمد الصیرفی قد حدثنا قال ثنا ابو الولید الطیالسی قال ثنا حماد عن حمید عن انس رضی اللہ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع العنب حتی یسود وعن بیع الحب حتی یشتد (قولہ) **ترجمہ** اور مخالفت کی اونکی اسبارہ مین دوسرون نے پس انہون نے کہا کہ جو خریدے ایسی چیز جو اوس سے غائب ہو تو بیع جائز ہے اور اوسکے لئے اوس چیز مین خیار رویت ہے اگر چاہے تو اوسکو لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے اور پہلی حدیث کی تاویل مین اسطرف گئے کہ جس ملامستہ کی اس حدیث مین ممانعت ہے وہ وہ بیع ہے کہ اہل جاہلیت جسکا آپس مین استعمال کرتے تھے پس دو آدمی ہوتے تھے کہ ایک کپڑے پر پس جب اوسکو اوسکا نرخ کرنے والا چھو لیتا تہا تو وہ اسوجہ سے اوسکا خریدار ہو جاتا تہا اور اوسکے صاحب پر اوس چیز کو سونپنا واجب ہوتا تہا اور اسی طرح منابذہ کہ لوگ گفتگو کیا کرتے تھے کپڑے اور اوسکے امثال مین پھر پھینکتا تہا اوسکو اوسکا مالک اوس شخص کیطرف جس نے اوس سے گفتگو کی تو یہ اوسکی جانب سے بیع ہو جاتی تہی اوس کپڑے کی اور اسکے بعد اوسکو اوسکی بیع توڑنے کا حق نہ ہوتا تہا پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور یہ حکم فرمادیا کہ بیع وفروخت کرنیوالے مختار ہین جب تک کہ متفرق نہ ہوئے ہون تو ایک آدمی کا دوسری کیطرف کپڑے کا پھینکدینا اوسکی جدائی سے پہلے اوسکے اختیار کو قاطع نہ ہوگا پھر اسکے بعد لوگ مختلف ہوئے اوس جدائی کی کیفیت مین جیسا کہ ہم اسکو اس کتاب کے اندر اپنے موقعہ مین ذکر کر چکے اور جو لوگ اس تاویل کیطرف گئے منجملہ اونکے امام ابو حنیفہ ہین اور جب وہ لوگ اس مین مختلف ہوئے تو ہم نے ارادہ کیا کہ اس حدیث کے سوا دوسری احادیث مین غور کرین کہ کیا اون مین ان دو قولون مین سے ایک قول پر دلیل ہے تو ہم نے غور کیا پس ابراہیم بن محمد صیرفی نے حدیث بیان کی ہم سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ولید طیالسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے انہون نے روایت کی حمید سے انہون نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انگور کی بیع سے یہانتک کہ وہ سیاہ ہو جائے اور دانون کی بیع سے یہانتک کہ وہ سخت ہو جائے **فدل** ذلک علی اباحۃ بیعہ بعد ما یشتد وھو فی سنبلہ لانہ لو لم یکن ذلک کذلک لقال حتی یشتد ویخرج من سنبلہ فلما جعل الغایۃ فی البیع المنھی عنہ ھی شدتہ ویبوستہ دل ذلک ان البیع بعد ذلک بخلاف ما کان علیہ فی البدی فلما جاز بیع الحب المغیب فی السنبل الذی لم یبع دل ھذا علی جواز بیع ما لا یراہ المتبایعان اذا کانا یرجعان منہ الی معلوم کما یرجعان من الحنطۃ المبیعۃ المغیبۃ فی السنبل الی حنطۃ معلومۃ واولی الاشیاء بنا فی مثل ھذا اذ کنا قد وقفنا علی

تأويل هذا الحديث واحتمل الحديث الآخر موافقته او مخالفته ان نحمله على موافقته لا على مخالفته **وقد** حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب في تفسير الملامسة والمنابذة قال كان القوم يتبايعون السلع لا ينظرون اليها ولا يخبرون عنها والمنابذة ان يتنابذ القوم السلع لا ينظرون اليها ولا يخبرون عنها فهذا من ابواب القمار **حدثنا** يونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ربيعة قال كان هذا من ابواب القمار فنهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم **فهذا** الزهري وهو احد من روى عنه هذا الحديث قد اجاز للرجل ان يشتري ما قد اخبر عنه وان لم يكن عاينه ففي ذلك دليل على جواز ابتياع الغائب **فقال** قائل ممن ذهب الى التاويل الذي قدمنا ذكره في اول هذا الباب من اين اجزتم بيع الغائب وهو مجهول **قيل** له ما هو بمجهول في نفسه لانه متى رجع اليه رجع الى معلوم فهو كبيع الحنطة في سنبلها المرجوع منها الى حنطة معلومة وانما الجهل في هذا هو جهل البائع والمشتري فاما المبيع في نفسه فغير مجهول وانما المجهول الذي لا يجوز بيعه هو المجهول في نفسه الذي لا يرجع منه الى معلوم كبعض طعام غير مسمى باعه رجل من رجل فذلك البعض غير معلوم وغير مرجوع منه الى معلوم فالعقد على ذلك غير جائز (قوله) **ترجمہ** پس اسنے اسپر دلالت کی کہ والون کی بیع اپنی بالون کے اندر درست ہے بعد اونکے سخت ہو جانے کے کیونکہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو فرماتے یہانتک کہ سخت ہو جاوین اور اپنی بال سے نکل آوین لیکن جبکہ بیع ممنوع کے اندر ممانعت کی انتہا اونکا سخت اور خشک ہونا قرار دیا تو یہ اسکی دلیل ہوی کہ اسکے بعد بیع کا حکم اوسکے خلاف ہے جو ابتدا میں تہا پس جبکہ اون دانون کا فروخت کرنا درست ہوا جو بالون مین پوشیدہ ہون جو فروخت نہ کی گئی ہون تو یہ اسکی دلیل ہوی کہ اوس شی کا فروخت کرنا درست ہے جسے خریدار اور بائع نے دیکہا نہ ہو بشرطیکہ وہ شی معلوم معین ہو جسطرح گیہون جو فروخت کئے گئے ہین اور بالون مین وہ غائب ہین معلوم اور معین ہون اور اس قسم کے بحث مین ہمکو مناسب یہ ہے کہ جب ہم اس حدیث کی تاویل پر مطلع ہو گئے اور دوسری حدیث اسکی موافقت اور مخالفت دونو کا احتمال رکہتی ہے تو ہم اوسکی موافقت پر محمول کرین نہ اوسکی مخالفت پر **اور** ہم سے یونس نے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو یونس نے انہون نے روایت کی ابن شہاب سے ملامسہ اور منابذہ کی تفسیر مین کہا تہی قوم خرید و فروخت کرتی تہی اسباب کی کہ نہ اسکیطرف دیکہتی تہی اور نہ اوس سے مطلع کرتی تہی اور **منابذہ** یہ ہے کہ پہینکتی تہی قوم اسباب کو کہ نہ اوسکو دیکہتی تہی اور اوسکی کچہ خبر دیتی تہی پس یہ ابواب قمار سے ہوئی **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو یونس نے انہون نے روایت کی ربیعہ سے کہا تہا یہ جوے کے اقسام سے ہے پس منع فرما دیا اوس سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے **تو** یہ زہری ہین اور منجملہ اونکے ہین جن سے یہ حدیث روایت کی گئی ہے کہ انہون نے آدمی کو اسکی اجازت دی کہ خریدے اوس شے کو جسکی اوسکو خبر دیدی گئی

ہوا گر اوسنے خود معاینہ اوسکا نہ کیا ہو پس اس مین غائب شی کے خرید نیکے جواز پر دلیل ہے پھر کہاکہنے والے نے سمجھا اون لوگون کے جو اوس تاویل کیطرف گئے جسکا ذکر ہم اسباب کے شروع مین کرچکے تم نے غائب چیز کی بیع کو کیسے جائز کردیا حالانکہ وہ مجہول ہے تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ وہ چیز فی نفسہ مجہول نہین ہے کیونکہ جب اوسکی طرف لوٹا جائیگا تو شی معلوم نکلیگی لہذا وہ ایسی ہوی جسطرح گیہون کو اپنے بالون مین فروخت کرنا جن سے معین گیہون سے حاصل ہونگے اور اسکے سوا نہین کہ اس مین جہالت بائع اور خریدار کیطرف ہے رہی مبیع فی نفسہ سو وہ مجہول نہین ہے اور اسکے سوا نہین کہ وہ مجہول جسکی بیع جائز نہین وہ ہے جو فی نفسہ مجہول ہو کہ جس سے شی معلوم کیطرف رجوع نہ ہوسکے جسطرح بعض کہانا جو غیر معین ہی کہ فروخت کرے اوسکو ایک شخص دوسرے شخص کے ہاتہہ تو یہ بعض غیر معین ہے اور نہ اوس سے معین کیطرف رجوع کیا جاسکتا ہے لہذا عقد اسپر ناجائز ہوگا **وَقَدْ** رَجُلٌ نَا الْبَيْعَ يَجُوزُ عَقْدُهُ عَلَى طَعَامٍ بِعَيْنِهِ عَلَى أَنَّهُ كَذَا وَكَذَا قَفِيزًا وَالْبَائِعُ وَالْمُشْتَرِي لَا يَعْلَمَانِ حَقِيقَةَ كَيْلِهِ فَيَكُونُ مِنْ حُقُوقِ الْبَيْعِ وُجُوبُ الْكَيْلِ لِلْمُشْتَرِي عَلَى الْبَائِعِ وَلَا يَكُونُ جَهْلُهُمَا بِهِ يُوجِبُ وُقُوعَ الْبَيْعِ
معہ عَلَى كَيْلٍ مَجْهُولٍ إِذْ كَانَا يَرْجِعَانِ مِنْ ذَلِكَ إِلَى كَيْلٍ مَعْلُومٍ فَذَلِكَ الطَّعَامُ الْغَائِبُ الْمَبِيعُ وَالْمُشْتَرِي وَالْبَائِعُ بِهِ جَاهِلَانِ لَا يَكُونُ جَهْلُهُمَا بِهِ يُوجِبُ وُقُوعَ الْعَقْدِ عَلَى شَيْءٍ مَجْهُولٍ إِذْ كَانَا يَرْجِعَانِ مِنْهُ إِلَى طَعَامٍ مَعْلُومٍ فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هَذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ **وَقَدْ** رَوَيْنَا فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هَذَا أَنَّ عُثْمَانَ وَطَلْحَةَ تَبَايَعَا مَالًا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ عُثْمَانُ لِيَ الْخِيَارُ لِأَنِّي بِعْتُ مَا لَمْ أَرَ وَقَالَ طَلْحَةُ لِيَ الْخِيَارُ لِأَنِّي ابْتَعْتُ مَا لَمْ أَرَ فَحَكَّمَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَيْنَهُمَا جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ فَقَضَى أَنَّ الْخِيَارَ لِطَلْحَةَ وَلَا خِيَارَ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ **فَاتَّفَقَ** هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةُ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَوَازِ بَيْعِ شَيْءٍ غَائِبٍ عَنْ بَائِعِهِ وَعَنْ مُشْتَرِيهِ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَكِبَ يَوْمًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ حَلِيفٌ لِبَنِي الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَرْضٍ لَهُ بِرِيمٍ فَابْتَاعَهَا مِنْهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا وَرِيمٌ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى قَرِيبٍ مِنْ ثَلَاثِينَ مِيلًا **فَهَذَا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَدْ تَبَايَعَا مَا هُوَ غَائِبٌ عَنْهُمَا وَرَأَيَا ذَلِكَ جَائِزًا **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ إِنَّمَا جَازَ ذَلِكَ لِاشْتِرَاطِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا الْخِيَارَ **قِيلَ** لَهُ إِنَّ ذَلِكَ الْخِيَارَ لَمْ يَجِبْ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِنْ جِهَةِ الِاشْتِرَاطِ لَوْ كَانَ مِنْ جِهَةِ الِاشْتِرَاطِ وَجَبَ لَكَانَ الْبَيْعُ فَاسِدًا **أَلَا تَرَى** أَنَّ رَجُلًا لَوِ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ عَبْدًا أَوْ أَرْضًا عَلَى أَنَّهُ بِالْخِيَارِ فِيهَا لَا إِلَى وَقْتٍ مَعْلُومٍ كَانَ الْبَيْعُ فَاسِدًا وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي هَذَا الْحَدِيثِ الَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْهُ لَمْ يَشْتَرِطْ خِيَارًا لِرُؤْيَتِهِ إِلَى وَقْتٍ مَعْلُومٍ فَدَلَّ ذَلِكَ أَنَّ ذَلِكَ الْخِيَارَ الَّذِي اشْتَرَطَهُ هُوَ خِيَارٌ يَجِبُ لَهُ بِحَقِّ الْعَقْدِ وَهُوَ خِيَارُ الرُّؤْيَةِ الَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ طَلْحَةُ وَجُبَيْرٌ فِيمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُمَا لَا خِيَارُ شَرْطٍ

وقد حدثنا فہد قال ثنا ابوصالح عبد اللہ بن صالح قال حدثنی اللیث قال حدثنی یونس عن ابن شہاب عن سالم قال قال ابن عمر رضی اللہ عنہما کنا اذا تبایعنا کان کل واحد منا بالخیار ما لم یتفرق المتبایعان قال فتبایعت انا وعثمان فبعته مالا لی بالوادی بمال لہ بخیبر قال فلما بایعتہ طفقت انکص علی عقبی نکص القہقری خشیۃ ان یترادنی البیع عثمان قبل ان افارقہ **فہذا** عثمان بن عفان وعبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم قد تبایعا ما ہو غائب عنہما ورآیا ذلک جائزا وذلک بحضرۃ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینکرہ علیہما منکر **حدثنا** ربیع بن سلیمن المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابوالاحوص عن اشعث بن ابی الشعثاء عن محمد بن عمیر قال قال ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین ان یقول الرجل للرجل ابتذ الی ثوبک وانبذ الیک ثوبی من غیر او یقول دابتی بدابتک من غیر ان یقلبا وینظرا صیانا **ففی** ہذا الحدیث اباحۃ البیع بالتراضی وتعریض علی ان المبایعۃ المنہی عنہا ما ذہب الیہ ابوحنیفۃ رضی اللہ عنہ لا ما ذہب الیہ مخالفہ والحمد للہ رب العالمین (قولہ) **ترجمہ** اور ہم نے بیع کو پایا کہ وہ اوسکا عقد معین طعام پر درست ہے اس شرط سے کہ وہ اتنے اتنے قفیز ہیں اور بائع وخریدار اوسکے پیمانہ کی حقیقت سے ناواقف ہیں پس ہوگا بیع کے حقوق سے خریدار کے لئے بائع پر کیل کا واجب ہونا اور اون دونو کا اوسکے ساتھ جاہل ہونا کیل مجہول پر بیع واقع ہونیکو واجب نہ کریگا جبکہ وہ کیل معلوم کی طرف رجوع کر سکتے ہوں پس یہ غائب طعام جب فروخت کیا جائے حالانکہ خریدار اور بائع دونو جاہل ہوں تو اون دونو کا اوس سے جاہل ہونا شے مجہول پر عقد واقع ہونیکو واجب نہ کریگا جبکہ وہ طعام کیطرف رجوع کر سکتے ہوں پس یہ اسباب میں غور وفکر کا نتیجہ ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف اور امام محمد رحمہ اللہ علیہم کا ہے **اور** ہم اپنی اس کتاب کے گذشتہ بیان میں ذکر کر چکے ہیں کہ عثمان اور طلحہ نے فروخت کیا کوفہ میں مال تو حضرت عثمان نے کہا کہ مجھے اختیار ہے کیونکہ میں نے وہ شی فروخت کی جسے میں نے دیکھا نہیں اور طلحہ نے فروخت کیا کوفہ میں مال کو حضرت عثمان نے کہا کہ مجھے اختیار کیونکہ میں نے وہ شی فروخت کی ہے جسے میں نے دیکھا نہیں اور طلحہ نے کہا کہ مجھے اختیار ہے کیونکہ میں نے وہ شے خریدی ہے جسے میں نے دیکھا نہیں پس دونو نے اپنے مابین جبیر بن مطعم کو حکم بنایا تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ اختیار طلحہ کے لئے ہے اور عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے کوئی اختیار نہیں ہے پس یہ تینوں حضرات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے سامنے ایسی شی کی بیع کے جواز پر متفق ہو گئے جو اوسکے بائع اور خریدار سے غائب ہو **اور** ہم سے فہد نے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالیمان نے کہا خبر دی ہمکو شعیب بن ابی حمزہ نے انہوں نے روایت کی زہری سے کہا خبر دی مجکو سالم نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سوار ہوئے ایکروز عبد اللہ بن بحینہ کی ہمراہی میں اور یہ ازد شنوءہ کے قبیلہ کا ایک شخص ہے بنی مطلب بن عبد مناف کا حلیف اور

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے ہے اپنی زمین کی جانب جو مقام رہیم مین تہی پس وسکو
اوسنے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے خرید لیا اس شرط پر کہ ہم اوسکو دیکہہ لین اور مقام رہیم مدینہ سے
تین میل کے قریب ہے پس یہ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ ہین کہ انہون نے اوس
شئے کو فروخت کر دیا جو انسے غائب تہی اور دونو نے اسکو جائز سمجہا اور اگر کوئی کہنے والا کہے کہ
اسکا جائز ہونا صرف اسوجہ سے ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اختیار کی شرط کر لی تہی تو اوسکو جواب دیا
جائیگا کہ ابن عمر رض کے لئے اسکا واجب ہو جانا شرط ٹہیرانیکی وجہ سے نہ تہا اور اگر شرط ٹہیرانیکی وجہ سے
یہ بیع واجب ہوی ہوتی تو بیع فاسد ہوتی کیا تم نہین دیکہتے کہ ایک شخص نے اگر خریدا کسی سے
ایک غلام یا زمین اس شرط پر کہ مین اس مین مختار ہون بغیر کسی وقت کی تعین کے تو بیع فاسد ہوتی ہی
اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے الحدیث بین جسکو ہم اونسے روایت کر چکے کسی معلوم وقت تک خیار دینے
کو شرط نہ ٹہیرایا اسلئے اسنے اسپر دلالت کی کہ یہ اختیار جسکو انہون نے شرط کیا وہ اختیار تہا
جو حق عقد کی وجہ سے واجب ہوا کرتا ہے اور وہ خیار رویت ہے جسکی طرف حضرت طلحہ اور جبیر گئے اوس حدیث
مین جسکو ہم اونسے روایت کر چکے نہ اختیار شرط اور ہم سے فہد نے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم
سے ابو صالح سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجہسے لیث نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے یونس نے انہون نے روایت کی ابن شہاب سے انہون نے سالم سے کہا فرمایا ابن عمر رضی
اللہ عنہ نے جبتک ہم خرید و فروخت کیا کرتے تہے تو ہم مین سے ہر ایک کو اختیار رہا کرتا تہا جب تک
خرید و فروخت کرنے والے جدا نہ ہوئے ہون کہا پس مین نے اور عثمان نے بیع و شرا کی تو مین نے
اونکے ہاتہہ اپنا مال جو وادی مین تہا اونکے مال کے بدلہ فروخت کیا جو مقام خیبر مین تہا کہا پس جب مین
فروخت کر چکا تو لوٹنے لگا مین اپنی ایڑی پر پیچہے کو اس خوف سے کہ عثمان کہین بیع کو واپس نہ کرین
قبل اسکے کہ مین اونسے جدا ہون پس یہ عثمان بن عفان اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہین کہ انہون نے
اوس شئے کو فروخت کیا جو اونسے غائب تہی اور دونو نے اسکو جائز رکہا اور یہ واقعہ صحابہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کا ہے پہر اسکا کسی منکر نے انکار نہ کیا **حدیث** بیان کی ہم سے
ربیع بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاحوص نے
انہون نے روایت کی اشعث بن ابی شعثا سے انہون نے محمد بن عمیر سے کہا فرمایا ابو ہریرہ نے
کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو بیعو نسے یہ کہ کہے آدمی دوسرے سے پہینک میری طرف
اپنا کپڑا اور پہینکو ن مین تیری طرف اپنا کپڑا بغیر اسکے کہ الٹ پلٹ کرین یا راضی ہون یا کہے آدمی میرا
چوپایہ تیرے چوپایہ کے عوض ہے بغیر اسکے کہ دیکہین یا رضامند ہون پس اس حدیث مین
بیع بالتراضی کی اجازت ہے اور اس امر پر دلیل ہے کہ منابذہ ممنوعہ وہ ہے جسکی طرف امام ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہ گئے ہین نہ وہ جسکی طرف اونکے مخالف گئے ہین اور تمام تعریفین خدا کے
لئے ہین ؛

باب تزویج الاب ابنتہ البکر ھل یحتاج فی ذلک الی استیمارھا

باب اس بیان مین کہ کیا باپ ہی باکرہ بیٹی کا نکاح مین اوس سے اجازت لینے کا محتاج ہے

حدثنا ابو زرعۃ عبد الرحمن بن عمرو الدمشقی قال ثنا ابو نعیم الفضل بن دکین قال ثنا یونس بن ابی اسحق عن ابی بردۃ بن ابی موسی عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تستامر الیتیمۃ فی نفسھا فان سکتت فقد اذنت وان انکرت لم تکرہ **حدثنا** احمد بن داود قال ثنا عبید اللہ بن محمد التیمی قال ثنا حماد بن سلمۃ عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الیتیمۃ تستامر فان رضیت فلھا رضاھا وان انکرت فلا جواز علیھا **حدثنا** ابراھیم بن ابی داود قال ثنا مسدد قال ثنا یحیی بن سعید عن محمد بن عمرو قال حدثنی ابو سلمۃ عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **قال** ابو جعفر فذھب قوم الی ان للرجل ان یزوج ابنتہ البکر البالغ بغیر امرھا ولا استیذانھا ممن رای ولا رای لھا فی ذلک معہ عندھم قالوا ولما قصد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاثرین المذکورین فی اول ھذا الباب بما ذکر فیھما من الضمات والحکوم لم یحکما لاذن الی الیتیمۃ وھی التی لا اب لھا دل ذلک ان ذات الاب فی ذلک بخلافھا وان امر ابیھا علیھا وکل من امر سائر اولیائھا بعد ابیھا وممن ذھب الی ھذا القول مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ **وخالفھم** فی ذلک آخرون فقالوا لیس لولی البکر ابا کان او غیرہ ان یزوجھا الا بعد استیمارہ ایاھا فی ذلک وبعد صماتھا عند استیمارہ ایاھا وقالوا لیس فی قصد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاثرین المرویین فی ذلک فی ھذا الباب الی الیتیمۃ ما یدل ان غیر الیتیمۃ فی ذلک علی خلاف حکم الیتیمۃ **اذ قد** یجوز ان یکون اراد بذلک سائر الابکار الیتامی وغیرھن وخص الیتیمۃ بالذکر اذ کان لا فرق بینھا فی ذلک وبین غیرھا ولان السامع ذلک منہ فی الیتیمۃ البکر یستدل بہ علی حکم البکر غیر الیتیمۃ (قولہ) **ترجمہ حدیث**

بیان کی ہم سے ابوزرعہ عبدالرحمن بن عمرو دمشقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یونس بن ابی اسحاق نے انہون نے روایت کی ابوبردہ بن ابی موسیٰ سے انہون اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے اجازت لی جاسئے یتیمہ سے اوسکے نفس کے بارہ مین پس اگر وہ چپ ہو جائے تو بیشک اوس نے اجازت دیدی اور اگر انکار کیا تو زبردستی نہ کی جائے ۔

حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن محمد تیمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہون نے روایت کی محمد بن عمرو سے انہون نے ابوسلمہ نے انہون نے ابوہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے فرمایا یتیمہ سے اجازت لی جائے پس اگر وہ راضی ہو جائے تو اوسکی رضامندی اوسکے لئے درست ہے اور اگر انکار کرے تو اوسپر کوئی تصرف نہین حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان ہم سے

یحییٰ بن سعید نے انہوں نے روایت کی محمد بن عمرو سے کہا حدیث بیان کی مجسے ابو سلمہ نے انہوں روایت کی ابو ہریرہ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **ابو جعفر** نے کہا پس گیا ایک گروہ اسطرف کہ آدمی اپنی کنواری لڑکی بالغہ کا اوسکے حکم اور اوس سے اجازت لینے کے بغیر جس سے چاہے نکاح کرا سکتا ہے انہون نے کہا اور جبکہ ارادہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اون دونو حدیثوں مین جو شروع باب مین مذکور ہوئین لڑکی کے چپ رہنے اور اوس سے اجازت کی ضرورت نہ ہونے سے یتیمہ کا اور وہ وہ لڑکی ہے جسکا کوئی باپ نہ ہو تو اس نے اسپر دلالت کی کہ باپ کی ذات مین اس حکم کا خلاف ہے کہ اوسکے باپ کا حکم خود اوس لڑکی پر اوسکے باپ کے سوا اور ولیون کے اوپر حکم سے زیادہ مؤکد ہے اور منجملہ اونکے جو اس قول کیطرف گئے مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ ہین اور مخالفت کی اونکی اس مسئلہ مین دوسرون نے اور کہا کہ کنواری لڑکی کے ولی کو خواہ وہ باپ ہو یا نہ ہو یہ حق نہین کہ اوسکا نکاح کر دے بلا اوسکی اجازت کے یا اوس اجازت کے بعد لڑکی کے چپ ہو جانیکی وجہ سے اور انہون نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے دونو حدیثون مذکور مین یتیمہ کے ذکر کرنے مین اس امر پہ دلیل نہین ہے کہ غیر یتیمہ اسبارہ مین یتیمہ کے حکم کے خلاف ہے اسلئے کہ ہوسکتا ہے اس سے تمام کنواریان مراد ہون خواہ وہ یتیمہ ہون یا نہ ہون اور یتیمہ کو ذکر کے ساتھہ اسوجہ سے مخصوص کیا ہو کہ اس حکم کے اندر یتیمہ اور غیر یتیمہ مین کوئی فرق نہین اور اسلئے کہ آپ نے اس حکم کو یتیمہ کنواری کے اندر سننے والا استدلال کر سکتا ہے کنواری غیر یتیمہ کے حکم پر **وقد** رأینا مثل ھذا فی القرآن قال اللہ عز وجل نیما حرم من النساء وربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بھن فذکر الربیبۃ التی فی حجر الزوج فلم یکن ذلک علی تحریم الربیبۃ التی فی حجر الزوج دون الربیبۃ التی ھی اکبر منہ بل کان التحریم علیھما جمیعا فکذلک ما ذکرنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی البکر الیتیمۃ لیس علی الیتیمۃ البکر خاصۃ بل ھو علی البکر الیتیمۃ وغیر الیتیمۃ وکان ما سمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذلک فی الیتیمۃ البکر لیدلھم ان ذات الاب فیہ کذلک اذ کانوا قد علموا ان البکر قبل بلوغھا الی ابیھا عقد البیاعات علی اموالھا وعقد النکاح علی بضعھا وان بلوغھا یرفع ولایۃ ابیھا عنھا فی العقود علی اموالھا فکذلک یرفع عنھا العقود علی بضعھا **ومع** ھذا فقد روی اھل ھذا المذھب لمذھبھم آثارا احتجوا لہ بھا غیر ان فی بعضھا طعنا علی من ذھب الی الآثار وما سلموا من ذلک وسنأتی بھا کلھا وبعللھا وفساد ما یفسد لاھل الآثار منھا فی ھذا الباب ان شاء اللہ تعالی **فمما** روی فی ذلک مما طعن فیہ اھل الآثار ما حدثنا ابو امیۃ ومحمد بن علی بن داود قالا ثنا الحسین بن محمد المروزی قال ثنا جریر بن حازم عن ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنھما ان رجلا زوج ابنتہ وھی بکر وھی کارھۃ فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخیرھا **فکان** من طعن من یذھب الی الآثار والتمییز بین رواتھا وتثبیت ما روی الحفاظ منھم اسقاط ما رواہ من ھو دونھم ان قالوا ھکذا روی ھذا الحدیث جریر بن حازم وھو رجل کثیر الغلط

(قوله) ترجمہ اور اسکی مثل ہم نے قرآن مین دیکھا ہے فرمایا خدا تعالے نے اون عورتون مین جو حرام کی گئی ہین اور پرورش پانیوالی جو تمہاری گود مین ہون تمہاری اون عورتوں سے پیدا ہوئی والی جنکے ساتھ تم ہمبستر ہو چکے ہو پس فرمایا اُس پرورش کرنیوالی کا جو زوج کی گود مین ہوئے اور نہیں ہے اُس مراد حرام کرنا اس پرورش پلنے والی لڑکی کا جو خاوند کی گود مین ہو نہ اوس کا جو عمر مین بڑی ہو بلکہ دونو حرام ہین پس اعلے ہذا القیاس جو ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم سے کنواری یتیمہ کے بارہ مین ذکر کیا بالخصوص یتیمہ کنواری پر محمول نہین بلکہ وہ یتیمہ اور غیر یتیمہ دونو کے لئے ہے اور یہ جو کچھ صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے یتیمہ کنواری کے بارہ مین سنا اونکے نزدیک اسپر دلیل ہے کہ باپ کی ذات ہی ایسی ہی ہے اسلئے کہ وہ جانتے تھے کہ کنواری لڑکی کے بالغ ہونے سے پہلے اوسکے اموال مین بیوع کے عقد اور اوسکی پیشاب گاہ پر نکاح کا عقد اوسکے باپ کے سپرد ہے اور وہ گمان کرتے ہین کہ لڑکی کا بالغ ہو جانا اوسکے باپ کی اوپر عقود مالیہ مین ولایت کو دور کر دیتا ہے پس اسی طرح اوسکی بضع کے عقود کو بھی اوس سے دور کر دیگا اور باوجود اسکے اس مذہب والون نے اپنے مذہب پر احادیث پیش کی ہین جن سے وہ استدلال کرتے ہین سوا اسکے کہ بعض روایات مین مذہب اہل آثار پر طعن ہے اور وہ نہین کی اکثر اس سے سالم ہین اور عنقریب ہم ان تمام کو اور اُن کے علل کو اور اس شے کے فاسد ہونیکو کہ اہل آثار انکو فاسد کہتے ہیں اسکے اسباب بیان کر دینگے پس منجملہ انکے جو اس بارہ مین منقول ہین اہل آثار نے انمین طعن کیا ہے وہ ہے جسکو ہمسے ابو امیہ اور محمد بن علی بن داؤد نے بیان کیا کہا حدیث بیان کی ہمسے حسین بن محمد مروزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر بن حازم نے انہون نے روایت کی ایوب سے انہون عکرمہ سے انہون نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا اور وہ کنواری تھی حالانکہ وہ ناگواری ظاہر کرنیوالی تھی پس آئی وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین تو آپنے اوسکو اختیار دیا پس جو لوگ آثار کیطرف گئے اور اونکے راویون مین امتیاز دینے کیطرف اور جنہون نے اون روایات کو ثابت رکھا جنکو اونہین کے حفاظ نے روایت کیا اور اون روایات کو ساقط کیا جو اونکے سوا دوسرونکی روایات ہین انہون نے یہ طعن کیا کہ اس حدیث کو جریر بن حازم نے روایت کیا ہے اور وہ بہت غلطی کرنیوالا آدمی ہے **وقد** رواہ الحفاظ عن ایوب علے غیر ذلک منہم سفیان الثوری وحماد بن زید و اسمعیل بن علیۃ **فذکروا** فی ذلک ما حدثنا احمد بن داود قال ثنا عبد الرحمن بن عبد الوہاب قال ثنا وکیع عن سفیان عن ایوب السختیانی عن عکرمۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم فرق بین رجل وبین امرأۃ زوجہا ابوہا وہی کارہۃ وکانت ثیبا **فثبت** بذلک عندہم خطاء جریر فی ہذا الحدیث من وجہین **اما** احدہما فادخالہ ابن عباس فیہ **واما** الاخر فذکرہ انہا کانت بکرا وانما کانت ثیبا **وما** روی فی ذلک ایضا ما حدثنا احمد بن ابی عمران و ابراہیم بن ابی داود و علی بن عبد الرحمن قالوا ثنا ابو صالح الحکم بن ابی موسی قال ثنا شعیب بن اسحق الدمشقی عن الاوزاعی عن عطاء عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان رجلا زوج ابنتہ وہی بکر بغیر امرہا فاتت النبی صلے اللہ علیہ وسلم

نفرق بينهما **فكان** من حجة من يذهب في ذلك إلى تتبع الأسانيد أن هذا الحديث لا يعلم أن
أحداً ممن رواه عن شعيب ذكر فيه جابراً غير أبي صالح هذا **فممن** رواه وأسقط منه جابراً
علي بن معبد **حدثنا** محمد بن العباس عن علي بن معبد عن شعيب بن إسحق عن الأوزاعي
عن عطاء عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله ولم يذكر جابراً **وقد** رواه عمرو بن أبي سلمة
عن الأوزاعي فبين من فساده ما هو أكثر من هذا **حدثنا** إبراهيم بن أبي داود قال أخبرنا عمرو
بن أبي سلمة قال ثنا الأوزاعي عن إبراهيم بن مرة عن عطاء بن أبي رباح عن النبي صلى الله عليه
وسلم بذلك **فصار** هذا الحديث عن الأوزاعي عن إبراهيم بن مرة عن عطاء وإبراهيم بن
مرة هذا فضعيف الحديث ليس عند أهل الآثار من أهل العلم أصلاً (قوله) **ترجمہ** حالانکہ اسکو
حفاظ نے ایوب سے اسکے سوا دوسرے طور پر روایت کیا ہے کہ منجملہ اونکے سفیان ثوری
اور حماد بن زید اور اسمٰعیل بن علیہ ہین اور ذکر کی اس بارہ مین انہون نے وہ حدیث جسکو ہم سے احمد بن
داؤد نے بیان کیا کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمٰن بن عبدالوہاب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
وکیع نے انہون نے روایت کی سفیان سے انہون نے ایوب سختیانی سے انہون عکرمہ سے
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تفریق کی درمیان مرد اور اوس عورت کے کہ اوسکے باپ نے اوسکا نکاح کر
دیا تھا حالانکہ وہ ناراض تھی اور تھی شادی شدہ پس ثابت ہوی اس سے جریر کی خطا دو وجہ سے اس حدیث
مین پہلی خطا تو اوسکا ابن عباسؓ کو اس داخل کر دینا اور دوسری یہ کہ جریر نے اوسکو کنواری بیان حالانکہ
وہ شادی شدہ تھی اور اس بارہ مین جو احادیث مروی ہین منجملہ انکے وہ یہی ہے جو ہم سے احمد بن ابی عمران
اور ابراہیم بن ابی داؤد اور علی بن عبدالرحمٰن نے بیان کی اون سبہون نے کہا خبر دی ہمکو ابوصالح بن ابی
موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن اسحاق دمشقی نے انہون نے روایت کی اوزاعی سے انہون
نے عطا سے انہون نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نے نکاح کیا اپنی بیٹی کا حالانکہ وہ
کنواری تھی اوسکی اجازت کے بغیر پس حاضر ہوئی وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین تو آپنے اون دونوکے
مابین تفریق کی پس اوس شخص کی حجت جو اس معاملہ مین اسنادون کی تفتیش کیطرف جاتا ہے یہ ہے کہ یہ حدیث
معلوم نہین ہوتا کہ کسی نے بھی شعیب سے روایت کرنیوالون مین سے اس مین جابر کا ذکر کیا ہو سوا اس ابوصالح
کے چنانچہ من جملہ اونکے جنہون نے اس حدیث کو اوس مین سے جابر کو ساقط کر کے روایت کیا
علی بن معبد ہین حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عباس نے انہون نے علی بن معبد سے انہون نے
شعیب بن اسحاق سے انہون نے اوزاعی سے انہون نے عطا سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے اوسکی مثل اور جابر کا ذکر نہ کیا اور اسکو عمرو بن ابی سلمہ نے اوزاعی سے روایت کیا پس انہون
نے اوسکا اس سے بھی بڑھکر فساد بیان کیا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی داؤد نے کہا خبر دی
ہمکو عمرو بن ابی سلمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے انہون نے روایت کی ابراہیم بن مرہ
سے انہون نے عطا بن ابی رباح سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہی لہذا یہ حدیث

اوزاعی سے ہوئی کہ روایت کی انہوں نے ابراہیم بن مرہ سے انہوں نے عطا سے اور ابراہیم بن مرہ ضعیف الحدیث کہ اہل آثار کے نزدیک وہ اہل علم سے نہیں **وَمِمَّا** رَوَوْا فِي ذَلِكَ أَيْضًا مِمَّا لَا طَعْنَ لِأَحَدٍ فِيهِ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ **ح** وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ **ح** وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا **حَدَّثَنَا** الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ **فَلَمَّا** كَانَتِ الْأَيِّمُ الْمَذْكُورَةُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ هِيَ الَّتِي وَلِيُّهَا أَيُّ وَلِيٍّ كَانَ مِنْ أَبٍ أَوْ غَيْرِهِ كَانَ كَذَلِكَ الْبِكْرُ الْمَذْكُورَةُ فِيهِ هِيَ الْبِكْرُ الَّتِي وَلِيُّهَا أَيُّ وَلِيٍّ كَانَ مِنْ أَبٍ أَوْ غَيْرِهِ أَيْ **وَقَدْ** رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ بِلَفْظٍ غَيْرِ هَذَا اللَّفْظِ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِلْأَبِ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا فَهَذَا مَعْنَاهُ مَعْنَى الْأَوَّلِ سَوَاءٌ وَالْبِكْرُ الْمَذْكُورَةُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ هِيَ الْبِكْرُ ذَاتُ الْأَبِ كَمَا أَنَّ الثَّيِّبَ الْمَذْكُورَةَ فِيهِ كَذَلِكَ فَهَذَا مَا رُوِيَ لَنَا فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(خط) ترجمہ اور منجملہ ان حدیثوں کے جو اس باب میں انہوں نے بیان کیں اور کسی کو اون میں طعن نہیں وہ حدیث ہے جو ہم سے یونس نے بیان کی کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ مالک نے خبر دی اونکو (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق اور صالح بن عبد الرحمن انصاری نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی عبد اللہ بن مسلمہ نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہمنے محمد بن عباس نے کہا حدیث بیان کی قعنبی اسمعیل بن مسلمہ نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن انس نے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن فضل سے انہوں نے نافع بن جبیر بن مطعم سے کہ حدیث بیان کرتے تھے وہ ابن عباس رضی سے کہا فرمایا رسولخدا نے کہ بیوہ عورت اپنے نفس کی زیادہ سزاوار ہے بہ نسبت اپنے ولی کے اور کنواری لڑکی سے اوسکے نفس کے بارہ میں اجازت لی جائے اور اوسکی اجازت اوسکا چپ ہو جانا ہے حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حفص بن غیاث نے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن عبد اللہ بن موہب سے انہوں نے نافع بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم

ا لم یکن غایتہ غیر و قتیا سیر ان یکون عامۃ فقط الک البکر المقتضیٰ تزوج الی الاب

سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہمسے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسی نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے عیسی بن یونس نے انہوں نے روایت کی ابن موہب سے پھر ذکر کیا اسی اسنادسے
اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہمسے اسد نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے زیاد بن سعد
سے انہوں نے عبد اللہ بن فضل سے انہوں سنا نافع بن جبیر کو حدیث بیان کرتے ہوئے ابن عباس رضی
اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شادی شدہ عورت اپنے نفس کی زیادہ مستحق ہے بہ نسبت
اوسکے ولی کے اور کنواری سے اجازت لی جائے پس جبکہ وہ بیوہ جسکا اس حدیث مین ذکر ہے وہی ہے
جسکا ولی کوئی ہو باپ یا اوسکے سوا دوسرا تو اسی طرح کنواری جسکا ذکر اوس مین ہے وہی ہے جسکا ولی کوئی
ہو باپ یا غیر باپ اور بیشک یہ حدیث صالح بن کیسان سے روایت کی گئی ہے انہوں نے روایت
کی نافع بن جبیر سے ان الفاظ کے سوا دوسرے الفاظ سے حدیث بیان کی ہمسے فہد نے کہا
حدیث بیان کی ہمسے یحیی بن عبد الحمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے انہوں
نے روایت کی معمر سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے نافع بن جبیر سے انہوں
نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا نہین ہے باپ کے لئے
شادی شدہ عورت کے ساتھہ کوئی حق اور کنواری عورت سے اجازت لی جائے اور اوسکی اجازت
اوسکا چپ ہو جانا ہے پس اس حدیث کے معنے بعینہ پہلی حدیث کے ہین اور کنواری عورت جسکا ذکر
اس حدیث مین ہے وہ کنواری ہے جسکا باپ ہو جسطرح وہ شادی شدہ جسکا اس مین ذکر ہے اسیطرح
ہے پس یہ وہ ہے جو ہمارے واسطے اس باب مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بروایت نبی صلے
اللہ علیہ وسلم مروی ہے **وامّا** عائشۃ رضی اللہ عنہا فروی فی ذلک عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ما حدثنا ابو بشر الرقی قال ثنا حجاج بن محمد عن ابن جریج قال سمعت ابن ابی ملیکۃ یقول قال ذکوان
مولی عائشۃ سمعت عائشۃ رضی اللہ عنہا تقول سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجاریۃ ینکحہا
اہلہا اتستامر ام لا قال نعم تستامر فقلت انہا تستحیی فتسکت قال فذلک اذنہا اذا ہی سکتت
فہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد سوی بین اہل البکر جمیعا فی تزویجہا و لم یفصل فی
ذلک بین حکم ابیہا و لا حکم غیرہ من سائر اہلہا **واما** ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فروی فی ذلک
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ما** حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو داود قال ثنا ہشام الدستوائی
عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا تنکح الثیب حتی تستامر ولا البکر حتی تستاذن قالوا وکیف اذنہا یا رسول اللہ قال
الصمت **حدثنا** احمد بن داود قال اخبرنا عبد الرحمن بن عبد الوہاب عن وکیع عن علی
بن المبارک عن یحیی بن ابی کثیر فذکر باسنادہ مثلہ **حدثنا** محمد بن عبد اللہ بن میمون
قال ثنا الولید بن مسلم ح وحدثنا محمد بن الحجاج و ربیع المؤذن قالا ثنا بشر بن بکر
قال ثنا الاوزاعی قال حدثنی یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمن عن ابی

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **فَقُلْ** جَمَعَ فِي ذٰلِكَ بَيْنَ سَائِرِ الْأَوْلِيَاءِ وَلَمْ يَجْعَلْ لِلْأَبِ فِي ذٰلِكَ حُكْمًا زَائِدًا عَلٰى حُكْمِ مَنْ سِوَاهُ مِنْهُمْ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ الَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ كَمَا ذَكَرْنَا لِيُوَافِقَ مَعْنَاهُ مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا يُضَادَّهُ وَلَئِنْ كَانَ هٰذَا الْأَمْرُ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ فَضْلِ بَعْضِ الرُّوَاةِ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْحِفْظِ وَالْإِتْقَانِ وَالْجَلَالَةِ فَإِنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيْرٍ أَجَلُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَأَتْقَنُ وَأَصَحُّ رِوَايَةً لَقَدْ فَضَّلَهُ أَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَلٰى أَهْلِ زَمَانٍ ذَكَرَهُ فِيْهِ (قوله) **ترجمہ** اور رہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سو اس میں اونسے بروایت نبی صلے اللہ علیہ وسلم وہ حدیث مروی ہے جو ہم سے ابوبشر رقی نے روایت کی کہا ہم سے حجاج بن محمد نے انہوں سے ابن جریج سے کہا سنا میں نے ابن ابی ملیکہ کو کہتے ہوئے کہ کہا حضرت عائشہؓ کے غلام آزاد شدہ ذکوان نے کہ سنا میں نے حضرت عائشہؓ کو فرماتے ہوئے کہ دریافت کیا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوس لڑکی کے بارہ میں کہ اوسکا نکاح اوسکے اہل کریں تو کیا اوس سے اجازت لی جائے یا نہیں آپنے فرمایا ہاں لی جائے میں نے عرض کیا کہ وہ حیا سے چپ رہے تو آپنے فرمایا کہ یہی اوسکی اجازت ہے جب وہ چپ ہو رہے لہذا یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہیں کہ انہوں نے تمام اہل کنواری کے لئے برابری کی اوسکا نکاح کر دینے میں اور اس حکم کے اندر اوسکے باپ اور غیر باپ میں کوئی تفصیل نہیں فرمائی منجملہ اوسکے تمام ولیوں کے اور رہے ابوہریرہ رضؓ سو اونسے اس بارہ میں بروایت نبی صلے اللہ علیہ وسلم وہ حدیث مروی ہے جو ہم سے ابوبکرہ نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے روایت کی یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ نکاح کیا جائے شادی شدہ عورت سے یہانتک کہ اوس سے اجازت لے لی جائے اور نہ کنواری سے یہانتک کہ اوس سے بھی اجازت لے لی جائے انہوں نے کہا اور کیسی ہے اجازت اوسکی ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آپنے فرمایا چپ ہو جانا **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ بن میمون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حجاج اور ربیع موذن نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے کہا حدیث بیان کی مجھسے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن نے انہوں نے روایت کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ وسلم سے اوسکی مثل **پس** اس حدیث میں عورت کے تمام ولیوں کا ایک حکم بنایا گیا ہے اور باپ کے واسطے اس میں کوئی ایسا حکم نہیں ٹھیرایا گیا جو اوسکے ماسوا اور لوگوں کے حکم پر زائد ہو پس یہ اسکی دلیل ہوئی کہ جو مطلب ہم نے ابوہریرہؓ کی اوس حدیث کا بتلایا جسکو ہم محمد بن عمرو سے اس باب کے شروع میں بیان کر چکے ہمارے بیان کے مطابق ہے تاکہ اوسکا مطلب اس حدیث کے مطلب کیساتھ موافق ہو جائے اور مخالف نہ ہو جائے اور اگر یہ بات بطریق بعض راویوں کو دوسرے بعض پر حافظہ اور ضبط میں فضیلت دینے کے اعتبار سے لی جائے تو یحییٰ بن ابی کثیر زیادہ بزرگ ہے محمد بن عمرو سے اور زیادہ

ضبط والا اور صحیح الروایت ہے بیشک اسکو ایوب سختیانی نے اسکے اہل زمان پر فضیلت دی ہے۔ **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا موسیٰ بن اسمٰعیل المنقری قال ثنا وهيب بن خالد قال سمعت ايوب يقول ما بقى على وجه الارض مثل يحيى بن ابي كثير رحمة الله وليس محمد بن عمرو في هذه المرتبة ولا في قريب منها بل قد تكلم فيه جماعة منهم مالك بن انس رحمه الله **فروى** عنه ما حدثنا احمد بن داؤد قال ثنا سليمن بن داؤد المنقرى قال ثنا عبد الرحمن بن عثمان البكراوى قال كنت عند مالك بن انس فذكر عنده محمد بن عمرو فقال حملوه يعنى الحديث تحمل **واما** عدى الكندى فروى عنه في ذلك عن النبي صلى الله عليه وسلم ما حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب قال حدثني الليث بن سعد عن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابي حسين عن عدى بن عدى الكندى عن ابيه عدى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الثيب تعرب عن نفسها والبكر رضاها صمتها **حدثنا** بحر عن شعيب عن الليث باسناده مثله **حدثنا** يحيى بن عثمان قال ثنا عمرو بن الربيع بن طارق قال ثنا يحيى بن ايوب عن عبد الله بن عبد الرحمن عن عدى عن ابيه عن العرس وهو ابن عميرة وقد كان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله **فهذا** نحو ما روى يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم فهذا تصحيح الآثار في هذا الباب تدل ان اباالبكر لا يزوجها بعد بلوغها الا كما يزوجها سائر اوليائها بعده **وقد** تقدمنا من ذكر النظر في ذلك في اول هذا الباب ما يغنينا عن اعادته ههنا فبذلك كله نأخذ نرى ان لا يزوج اب البكر ابنته البكر البالغة الا بعد استيماره اياها في ذلك وعند صماتها عند ذلك الاستيمار وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمة الله عليهم اجمعين (نوله)

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل منقری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب بن خالد نے کہا سنا میں نے ایوب کو فرماتے ہوئے نہیں باقی رہا زمین کے سطح پر یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل اور محمد بن عمرو اس مرتبہ میں نہیں ہے اور نہ اسکے نزدیک بلکہ اوسکے بارہ میں ایک جماعت نے کلام کیا ہے جن میں سے مالک بن انس رضی اللہ عنہ بھی ہیں پس اونسے وہ حدیث مروی ہے جو ہم سے احمد بن داؤد نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن داؤد منقری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن عثمان بداردی نے کہا تھا میں مالک بن انس کے پاس **پس** ذکر ہوا اسکے نزدیک محمد بن عمر کا تو فرمایا کہ حامل بنادیا لوگوں نے اسکو یعنے حدیث کا پس وہ حامل بن گیا اور رہے عدی کندی سو اُن سے اس بارہ میں روایت نبی صلے اللہ علیہ وسلم وہ حدیث مروی ہے جو ہم سے یونس نے بیان کی کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھسے لیث بن سعد نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابو حسین سے انہوں نے عدی بن عدی کندی سے انہوں نے اپنے باپ عدی سے انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا شادی شدہ عورت بیان کرے اپنے بارہ میں اور کنواری رضا اسکی اُنکا چپ ہو جانا ہے حدیث بیان کی ہم سے بحر نے انہوں نے شعیب سے انہوں نے لیث سے اس اسناد سے

ساتھ اُس کے مثل حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن عثمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن ربیع بن
بن طارق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن ایوب نے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں
نے عدی بن عدی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے فرس سے اور وہ ابن عمیرہ اور بیشک
تھے یہ منجملہ صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اُسی حدیث کے مثل :۔
پس یہ مثل اُس کے ہے کہ روایت کی یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی
اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ سلم سے **پس** یہ تصحیح احادیث کی ہے اس باب مین کہ دلالت کی اس نے
اسپر کہ کنواری کا باپ نہین نکاح کراسکتا اسکے بالغ ہونیکے بعد مگر اسیطرح کہ نکاح کراسکتے ہین انکا بھائی و ولی اسکے
باپ کے بعد اور ہم اس باب کے شروع مین اس مسئلہ کے اندر نظر غور السفذ ذکر چکے ہین جو ہمکو اسکے اس جگہ
لوٹانیسے بے پرواہ کرتی ہے **پس** اس تمام کے ساتھ ہم عمل کرتے ہین ہمارا مذہب ہے کہ نہ نکاح کرادے
کنواری کا باپ اپنی کنواری بیٹی بالغہ کا مگر اُس سے اجازت لے لینے کے بعد اور اسوقت کے لڑکی اجازت
لیتے وقت چپ رہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ اجمعین کا ہے :۔

وَقَدْ احْتَجَّ قَوْمٌ فِي ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ فِي بِنْتِ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ
بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نُعَيْمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ النَّحَّامِ أَخْبَرَهُ إِنَّ أَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ
بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اخْطُبْ عَلَى ابْنَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ النَّحَّامِ فَقَالَ أَنَّ لَهُ بَنِي أَخٍ وَلَمْ يَكُنْ لِيُنْكِحَكَ
وَيَتْرُكَهُمْ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِلَى زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَلَّمَهُ فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ النَّحَّامِ مَا كُنْتُ
لِأُتْرِبَ لَحْمِي وَدَمِي وَأَرْفَعَ لَحْمَكُمْ فَأَنْكَحَهَا ابْنَ أَخِيهِ وَكَانَ هَوَى الْجَارِيَةِ وَأُمِّهَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
فَذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَاهَا أَنْكَحَهَا وَلَمْ يُؤَامِرْهَا فَأَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشِيرُوا عَلَى النِّسَاءِ فِي
أَنْفُسِهِنَّ فَكَانَتِ الْجَارِيَةُ بِكْرًا فَقَالَ ابْنُ النَّحَّامِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا يَكْرَهُونَهُ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ لَا مَالَ لَهُ
فَإِنَّ لَهُ فِي مَالِي مِثْلَ مَا أَعْطَاهُمْ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا **قَالُوا** فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَازَ عَلَيْهَا نِكَاحَ أَبِيهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ لَهُ إِذْ كَانَتْ بِكْرًا وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا مَعَ أَبِيهَا رَأْيًا فِي عَقْدِ النِّكَاحِ
عَلَيْهَا **قِيلَ** لَهُ لَوْ كَانَ هٰذَا الْحَدِيثُ صَحِيحًا ثَابِتًا عَلَى مَا رَوَيْنَا وَكَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ
وَقَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ فَخَالَفَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ لَهِيعَةَ فِي إِسْنَادِهِ وَفِي مَتْنِهِ **حَدَّثَنَا** الرَّبِيعُ بْنُ
سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاسْمُهُ الَّذِي يُعْرَفُ بِهِ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَمَّاهُ صَالِحًا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ اخْطُبْ عَلَى ابْنَةِ صَالِحٍ فَقَالَ لَهُ إِنَّ لَهُ يَتَامَى وَلَمْ يَكُنْ لِيُؤْثِرَنَا عَلَيْهِمْ فَانْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ إِلَى عَمِّهِ
زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ لِيَخْطُبَ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى صَالِحٍ فَقَالَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ

اللّٰہُ عَنْہُمَا اَرْسِلْنِیْ اِلَیْکَ یَخْطُبُ اِبْنَتَکَ فَقَالَ لِیْ یَتَامٰی فِیْ لَمْ اَکُنْ لِاُتْرِبَ لَحْمِیْ وَاَرْفَعَ لَحْمَکُمْ اِنِّیْ اُشْهِدُ لَکَ اَنِّیْ قَدْ اَنْکَحْتُهَا فُلَانًا وَکَانَ هَوٰی اُمِّهَا اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ خَطَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِبْنَتِیْ فَاَنْکَحَهَا اَبُوْهَا یَتِیْمًا فِیْ حِجْرِهٖ وَلَمْ یُوَامِرْهَا فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی صَالِحٍ فَقَالَ اَنْکَحْتَ اِبْنَتَکَ وَلَمْ تُؤَامِرْهَا فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشِیْرُوْا عَلَی النِّسَاءِ فِیْ اَنْفُسِهِنَّ وَهِیَ بِکْرٌ فَقَالَ صَالِحٌ اِنَّمَا فَعَلْتُ هٰذَا لِمَا اَصْدَقَهَا ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاِنَّ لَهَا فِیْ مَالِیْ مِثْلَ مَا اَعْطَاهَا قولہ ترجمہ اور بیشک استدلال کیا ایک گروہ نے اپنی اُس حدیث سے جو روایت کی گئی نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے بارہ میں حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہمسے سعید بن ابی مریم نے کہا خبر دی مجھکو ابن لہیعہ نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے نعیم سے کہ عبد اللہ بن نحام نے خبر دی انکو کی اسکے باپ نے خبر دی انکو بروایت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہ انہوں نے کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ میرے لئے عبد اللہ بن نحام کی بیٹی کو پیغام نکاح دیجئے تو اُن سے آپ نے فرمایا کہ اُسکے بھتیجے موجود ہیں وہ ایسا نہیں کر سکتا کہ تجھے نکاح کر دے اور انکو چھوڑ دے پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ زید بن خطاب کیطرف گئے اور اُنسے سفارش کی تو انہوں نے پیغام دیا پس ابن نحام نے جواب دیا نہیں ہوں میں کہ خاک آلودہ کروں اپنے رشتہ دار اور اپنے خون کو اور بلند کروں تمہارے رشتہ دار کو پس نکاح کر دیا اُسکا اپنے بھتیجے سے اور تھی خواہش لڑکی اور اُسکی ماں کی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نکاح کی پس گئی عورت رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کی خدمت میں اور خبر دیا کہ میرے باپ نے نکاح کر دیا میرا اور نہیں اجازت لی مجھسے جو جائز رکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے نکاح اُسکا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے مشورہ لو عورتوں سے انکی ذاتوں کے بارے میں پس تھی لڑکی کنواری اور عرض کیا ابن نحام نے اے رسول خدا لوگ انکو اسوجہ سے برا جانتے ہیں کہ اُنکے پاس مال نہیں انہوں نے کہا پس اس حدیث میں یہ بات ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جائز رکھا عورت پر نکاح اسکے باپ کا حالانکہ وہ اس سے ناراض تھی بحالت اسکے کنواری ہونیکے اور اسکے لئے اسکے باپ کے ساتھ عقد نکاح میں کوئی رائے نہ ٹھرائی جواب دیا جائیگا کہ اگر ہو یہ حدیث صحیح ثابت موافق اسکے جو ہم نے روایت کی ہے اور یہ کیسے ہو سکتا ہے یہ حالانکہ اسکو لیث بن سعد نے روایت کیا ہے پس مخالفت انہوں نے کی عبد اللہ بن لہیعہ نے کہا اسکے اسناد اور متن میں حدیث بیان کی ہم سے ربیع بن سلیمان موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن لیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابراہیم بن صالح بن عبد اللہ سے اور انکا وہ نام جسے وہ مشہور ہیں نعیم بن نحام ہے لیکن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکا نام صالح رکھا کہ انہوں نے خبر دی انکو یہ کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا عمر بن خطاب سے کہ صالح کی بیٹی کو میرے نکاح کا پیغام دیجئے تو آپ نے اول سے فرمایا کہ اُسکے لئے چند یتیم ہیں اور وہ نہیں ہے کہ ہمکو اُنپر پسند کرے پس عبد اللہ اپنے چچا زید بن خطاب کے پاس گئے تاکہ وہ اسکے نکاح کا پیغام دے پس زید بن خطاب صالح کے پاس گئے اور کہا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھکو تمہاری طرف بھیجا تمہاری بیٹی کو نکاح کا پیغام دینے کے لئے پس صالح نے جواب دیا کہ میرے چند یتیم ہیں

اور نہین ہون مین کہ خاک آلودہ کرون اپنے رشتہ دار کو اور بلند مرتبہ کرون تمہارے رشتہ دار کو مین تمکو گواہ بناتا ہون کہ مین نے اُنکا نکاح فلان سے کر دیا حالانکہ لڑکی کی ماں کی خواہش عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے مین تھی پس حاضر ہوئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا اے خدا کے نبی عبد اللہ بن عمر نے میری بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا پس اُسکے باپ نے اُسکا نکاح ایک یتیم سے کر دیا جو اُسکے گود مین تھا اور نہ اجازت طلب کی اس سے پس بھیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو صالح کیطرف اور فرمایا کہ تو نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا حالانکہ اس سے اجازت نہ لی اس نے کہا ہان پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کرو عورتون پر انکی ذاتون کے بارے مین جبکہ وہ کنواری ہون پس صالح نے عرض کیا کہ مین نے بہ اسوقت کیا کہ مہر دے چکے اسکو ابن عمر رضی اللہ عنہ تو لڑکی کے لئے میرے مال مین مثل اسکی ہے کر دے چکے وہ اسکو **فقی** هٰذَا الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ مِنَ الْإِسْنَادِ وَمِنَ الْمَتْنِ جَمِيعًا لِأَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ إِنَّمَا هُوَ مَوْقُوفٌ عَلَى إِبْرَاهِيمَ بْنِ صَالِحٍ وَالْأَوَّلُ قَدْ جَوَّزَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَالِحٍ إِلَى أَبِيهِ وَإِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَدْ كَانَ يَنْبَغِي عَلَى مَذْهَبِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا أَنْ يَجْعَلَ مَا رَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ فِي هٰذَا أَوْلَى مِمَّا رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ لَهِيعَةَ لِثَبْتِ اللَّيْثِ وَضَبْطِهِ وَقِلَّةِ تَخْلِيطِ حَدِيثِهِ وَلِمَا فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ لَهِيعَةَ مِنْ ضِدِّ ذٰلِكَ **وَأَمَّا** مَا فِي مَتْنِ هٰذَا الْحَدِيثِ مِمَّا يُخَالِفُ حَدِيثَ عَبْدِ اللهِ بْنِ لَهِيعَةَ فَإِنَّ فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِنُعَيْمٍ لَمَّا بَلَغَهُ مَا عَقَدَ عَلَى ابْنَتِهِ مِنَ النِّكَاحِ بِغَيْرِ رِضَاهَا أَشِيرُوا عَلَى النِّسَاءِ فِي أَنْفُسِهِنَّ فَكَانَ بِذٰلِكَ رَادًّا عَلَى نُعَيْمٍ لِأَنَّ نُعَيْمًا لَمْ يُشَاوِرْ بِنْتَهُ فِي نَفْسِهَا فَهٰذَا خِلَافُ مَا فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ لَهِيعَةَ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَلَيْسَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَخَ النِّكَاحَ **قِيلَ** لَهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللهُ أَعْلَمُ أَنَّ ابْنَةَ نُعَيْمٍ لَمْ تَحْضُرْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْأَلَهُ ذٰلِكَ وَإِنَّمَا كَانَتْ حَضْرَتُهُ أُمُّهَا لَا عَنْ تَوْكِيلٍ مِنْهَا إِيَّاهَا بِذٰلِكَ حَتَّى كَانَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِبُ لَهَا بِهِ الْكَلَامُ عَنْهَا فَكَانَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مِنْ الْكَلَامِ لِنُعَيْمٍ عَلَى جِهَةِ التَّعْلِيمِ وَلَمْ يَفْسَخِ النِّكَاحَ إِذْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْ جِهَةِ الْقَضَاءِ وَإِنْ كَانَ الْقَضَاءُ لَا يَجِبُ إِلَّا لِحَاضِرٍ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِينَ جَمِيعًا **وَلَقَدْ** رَوَى الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ بِكْرٌ وَهِيَ كَارِهَةٌ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهَا عَنْهَا فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يُجْعَلَ حَدِيثُ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ عَلَى مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ لَهِيعَةَ إِذْ كَانَ قَدْ رَدَّهُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَهٰذَا نَافِعٌ فَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا خِلَافَ ذٰلِكَ (قوله) **ترجمہ** پس اس حدیث مین خرابی اسناد اور متن دونون سے ہے اسلئے کہ یہ حدیث ابراہیم بن صالح پر موقوف ہے اور پہلی حدیث مین ابراہیم بن صالح سے تجاوز کر کے اونکے باپ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما تک پہونچ گئی ہے پس اس مخالف کے مذہب کی بنا پر ہمکو مناسب ہے کہ لیث بن سعد کی روایت اسبارہ مین اوس سے زیادہ بہتر ہو جسے عبد اللہ بن لہیعہ نے روایت کیا بوجہ لیث کے ثابت اور ضابط اور اوسکی حدیث مین خلط کم ہونیکے اور حدیث عبد اللہ بن لہیعہ مین اس کا برعکس ہے **اور** رہی وہ خرابی جو اسکے متن مین ہی سو وہ یہ ہے کہ یہ عبد اللہ بن لہیعہ کی حدیث کے مخالف ہے اسلئے کہ اوس مین یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نعیم سے فرمایا جبکہ آپکو یہ خبر پہونچی کہ اوس نے اپنی بیٹی کا نکاح اوسکی بلا رضامندی کر دیا ہے کہ

کان الذی حضر

مشورہ لے لیا عورتون سے اونکی ذاتون کے بارہ مین تو تھے حضور اس کلام سے رد فرمانے والے نعیم پر اسلئے کہ
انہون نے اپنی بیٹی سے اوسکے نفس کے بارہ مین مشورہ نہین لیا تہا لہذا یہ خلاف ہے اوس کا جو حدیث عبد اللہ بن
لہیعہ مین ہے اور اگر کوی کہنے والا کہے کہ اس حدیث مین یہ بات نہین ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کو فسخ فرما دیا
تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ اسکی وجہ ہمارے نزدیک اور اللہ تعالے خوب جانتا ہے یہ ہے کہ نعیم کی بیٹی خود رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر نہ ہوی آپسے دریافت کرنیکے لئے بلکہ صرف اوسکی والدہ حاضر ہوئی اور وہ بہی
اسوجہ سے نہین کہ اوس نے والدہ کو وکیل بنایا ہوتا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اس توکیل کی وجہ سے
خود لڑکی سے کلام واجب ہو جاتا تو جو کچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی جانب سے نعیم سے کلام ہوا وہ تعلیم کی غرض سے
تہا اور نکاح کو فسخ نہ فرمایا اسلئے کہ یہ کلام قضاء کی جہت سے نہا اور قضا کے لئے حاضری باتفاق مسلمین ضروری ہے
اور اگر اور ولید بن مسلم نے ابن ابی ذئب سے روایت کی انہون نے نافع سے انہون نے ابن عمر سے کہ ایک شخص
نے اپنی کنواری بیٹی کا نکاح کیا اور وہ ناراض تہی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے نکاح کو رد فرمادیا تو کیونکر جائز
ہو سکتا ہے کہ حدیث نعیم بن نحام کو اوسپر معمول کیا جاسئے جسکو عبد اللہ بن لہیعہ نے روایت کیا اسلئے کہ اوسکو
آپنے عبد اللہ بن عمر کیطرف لوٹا دیا کیونکہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسکا خلاف منقول ہے **ثم** قد وجدنا حدیثا
قد روی فی امرأة ابنة نعیم بن النحام یدل علی انها کانت ایما **حدثنا** القاسم بن عبد اللہ بن مهدی قال
ثنا ابو مصعب الزهری قال ثنا حاتم بن اسمعیل عن الضحاک بن عثمان عن یحیی بن عروة عن ابیه ان عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنهما اتی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه فقال انی قد خطبت ابنة نعیم بن النحام وارید
ان تمشی معی فتکلمه لی فقال عمر رضی اللہ عنه انی اعلم بنعیم منک ان عنده ابن اخ له یتیما و لم یکن
لینقص لحوم الناس ویترب لحمه فقال ان امها قد خطبت الی فقال عمر رضی اللہ عنه ان کنت فاعلا فاذهب
معک بعمک زید بن الخطاب قال فذهبا الیه فکلماه قال فکانما یسمع مقالة عمر رضی اللہ عنه فقال مرحبا
بک واهلا وذکر من منزلته وشرفه ثم قال ان عندی ابن اخ لی یتیم ولم اکن لانقص لحوم الناس واترب
لحمی فقالت امها من ناحیة البیت واللہ لا یکون حتی یقضی به علینا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اتحبس
ایما من بنی عدی علی ابن اخیک سفیه قالت او ضعیف قال ثم خرجت حتی اتت رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم فاخبرته الخبر فدعا نعیما فقص علیه کما قال لعبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنهما فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیه وسلم لنعیم صل رحمک وارض ایمک امها فان لهما من امرها نصیبا **ففی** هذا
الحدیث ان بنت نعیم ابن النحام کانت ایما فذلک ابعد من ان یکون رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
اجاز نکاح ابیها علیها وهی کارهة وباللہ التوفیق (قوله) **ترجمہ** پہر ہم نے ایک حدیث پائی جو نعیم بن نحام کی بیٹی
کے بارہ مین مروی ہے جو اسپر دلالت کرتی ہے کہ وہ عورت بیوہ تہی **حدیث** بیان کی ہم سے قاسم بن عبد اللہ بن
مہدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو مصعب زہری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسمعیل نے
انہون نے ضحاک بن عثمان سے انہون نے یحیی بن عروہ سے انہون نے اپنے باپ سے کہ عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ عنہما آئے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا کہ مین نے نعیم بن خطاب کی بیٹی کو پیغام نکاح دیا ہے

ن: ابنتی
ن: تنقص لحوم
کلامہ
ن: فقال اترب
ن: اوقال

اور مین چاہتا ہون کہ آپ میرے ہمراہ چلین اور اوسسے میرے بارہ مین سفارش کرین تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مین نعیم کو تجہسے زیادہ جانتا ہون اوسکے پاس اوسکا ایک بہتیجا یتیم ہے اور وہ ایسا شخص نہین ہے کہ لوگون کی حاجات پوری کرے اور اپنی حاجت خاک مین ملادے تو انہون نے کہا کہ مجہے اوسکی مان نے پیغام نکاح دیا تہا پس حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر تم کرنا ہی چاہتے ہو تو مین تمہارے ہمراہ ہی مین تمہارے چچا زید بن خطاب کو لیکر جاؤنگا کہا پس وہ دونون نعیم کے پاس گئے اور دونو نے اوس سے گفتگو کی کہا پس گویا وہ حضرت عمرؓ کی گفتگو کو سن ہی چکا تہا کہ کہنے لگا مرحبا بک واہلا اور ذکر کرنے لگا آپ کے شرف اور مرتبہ کو پہر کہنے لگا کہ میرے پاس میرا ایک یتیم بہتیجا ہے پس لڑکی کی مان گہر کے کسی گوشہ سے بولنے لگی کہ قسم خدا کی ایسا نہ ہوگا یہانتک کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہم پر کوئی حکم فرمائین کیا ایک بیوہ عورت کو تو قبیلہ بنی عدی کی اپنے بے عقل بہتیجے کے لئے روک کر رکہتا ہے کہا پہر نکلی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی اور سب خبر آپکو دی تو آپنے نعیم کو بلایا اوس نے تمام واقعہ آپ سے بیان کیا جسطرح عبد اللہ بن عمر سے کہا تہا پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نعیم سے فرمایا صلہ رحمی کر اور اپنی بیوہ اور اوسکی مان کو رضامند کرلیوین دونو کو لڑکی کے معاملہ مین حصہ اختیار ہے تو اس حدیث مین یہ ہے کہ نعیم بن نحام کی بیٹی بیوہ تہی پس یہ بات بہت بعید ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے باپ کے نکاح کر دینے کو جائز رکہا ہو حالانکہ وہ اس سے ناراض تہا اور اللہ ہی کے ساتہ توفیق ہے ٭

بَابُ الْمِقْدَارِ الَّذِىْ يُحَرِّمُ الصَّدَقَةَ عَلٰى مَالِكِهٖ

باب اوس مقدار کے بیان مین کہ اوسکے مالک پر صدقہ لینا حرام ہے

حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا ظَهْرُ غِنًى قَالَ أَنْ يَعْلَمَ أَنَّ عِنْدَ أَهْلِهِ مَا يُغَدِّيْهِمْ وَمَا يُعَشِّيْهِمْ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ مَنْ مَلَكَ هٰذَا الْمِقْدَارَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ وَلَمْ تَحِلَّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ مَلَكَ أُوْقِيَّةً مِنَ الْوَرِقِ وَهِيَ أَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا أَوْ عَدْلَهَا مِنَ الذَّهَبِ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ وَلَمْ تَحِلَّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ وَمَنْ مَلَكَ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لَمْ تُحَرَّمْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ أَسَدٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لِرَجُلٍ يَسْأَلُهُ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَعِنْدَهُ أُوْقِيَّةٌ أَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا وَالْأُوْقِيَّةُ يَوْمَئِذٍ أَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا وَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ وَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ثُمَّ ذَكَرَ

بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ مَلَكَ خَمْسِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ عَدْلَهَا مِنَ الذَّهَبِ
حُرِّمَتْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ وَلَمْ يَحِلَّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ وَمَنْ مَلَكَ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ
ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ **ح** وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَا
ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْأَلُ عَبْدٌ مَسْأَلَةً وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ اِلَّا جَاءَتْ شَيْنًا اَوْ كُدُوْحًا
اَوْ خُدُوْشًا فِيْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَاذَا غِنَاهُ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ
حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ
الثَّوْرِيُّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ كُدُوْحًا فِيْ وَجْهِهٖ وَلَمْ يَشُكَّ وَزَادَ فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ وَلَوْ كَانَ
عَنْ غَيْرِ حَكِيْمٍ فَقَالَ حَدَّثَنَاهُ زُبَيْدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ **قوله ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے
ابوبشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایوب بن سوید نے انہوں نے روایت کی عبدالرحمٰن بن یزید
بن جابر سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ربیعہ بن یزید نے انہوں نے ابوکبشہ سلولی سے کہا حدیث بیان
کی مجھ سے سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ نے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
جو شخص سوال کرے لوگوں سے پیچھے مالداری کے تو وہ زیادتی چاہتا ہے جہنم کی چنگاریوں کی میں نے عرض کیا
اور کیا ہے پیچھا مالداری کا کہا یہ کہ جانتا ہو آدمی موجود ہونا اپنے اہل کے پاس اسقدر جو اونکی صبح اور شام کے لئے
کافی ہو **حدیث** بیان کی ہم سے ربیع بن سلیمان مرادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن بکر نے کہا حدیث
بیان کی مجھ سے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے پھر ذکر کیا اوسکی مثل اوسکے اسناد کے ساتھ **ابوجعفر** نے کہا کہ
ایک گروہ اسطرف گیا کہ جو شخص اس مقدار کا مالک ہو اوسپر صدقہ حرام ہے اور سوال اوسکے لئے حلال نہیں اور
استدلال کیا انہوں نے اس میں اس حدیث سے اور مخالفت کی اونکی اس میں دوسروں نے اور کہا جو شخص مالک
چاندی کے ایک اوقیہ کا اور وہ چالیس درہم کا ہوتا ہے یا اوسکی برابر سونے کا تو اوسپر صدقہ حرام ہے اور سوال اوسکے
لئے حلال نہیں اور جو اس سے کم کا مالک ہو تو اوسپر صدقہ حرام نہیں اور استدلال کیا انہوں نے اس میں اوس
حدیث سے جو ہم سے یونس بن عبدالاعلی نے بیان کی کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ مالک نے حدیث بیان
کی اونسے بروایت زید بن اسلم انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے بنی اسد کے ایک مرد سے کہا
حاضر ہوا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کی خدمت میں تو میں نے آپکو اوس شخص سے جو آپسے سوال کرتا تھا
یہ فرماتے سنا کہ جو شخص تم میں سے سوال کرے اور اوسکے پاس ایک اوقیہ یا اوسکی برابر ہو تو اوس نے الحاح کا سوال
کیا اور اوقیہ اوس زمانہ میں چالیس درہم کا تھا اور اوس حدیث سے جو ہم سے یزید بن سنان نے بیان کی کہا حدیث
بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن انس نے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل
اور اوس حدیث سے جو ہم سے یزید نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن کثیر نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے روایت کی زید بن اسلم سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل **اور**
مخالفت کی اونکی اس میں دوسروں نے اور کہا جو شخص مالک ہو پچاس درہم یا اونکی برابر سونے کا تو اوسپہ

صدقہ حرام ہے اور اوسکے لئے سوال نہین اور جو اس سے کم کا مالک ہو تو اوسپر صدقہ حرام نہین اور استدلال
کیا انہون نے اس مین اوس حدیث سے جو ہم سے حسین بن نصر نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے
(تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے دونو نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے انہون نے حکیم بن جبیر سے انہون نے محمد عبدالرحمن بن یزید سے
اپنے باپ سے انہون نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین سوال کرتا
کوئی بندہ حالانکہ اوسکے پاس اسقدر ہو جو اوسے بے پروا کرتا ہو مگر آیگا وہ قیامت کے روز استحالت مین کہ اوسکے
چہرہ مین عیب یا کہرونچ ہوگی عرض کیا گیا ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور کیا ہے مالداری اوسکی فرمایا پچاس
درہم یا اونکی برابر سونا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن خالد بغدادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن آدم
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے پہر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل سوا اسکے کہ اونہون
نے کہا کہرچین ہونگی اوسکے چہرہ مین اور شک بیان نہ کیا اور یہ زیادہ کیا کہ پہر سفیان سے کہا گیا کہ اور
اگر یہ غیر حکیم سے ہو تو انہون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بہ زبید نے انہون نے روایت کی محمد بن
عبدالرحمن ابن یزید سے **وخالفهم** في ذلك آخرون فقالوا من ملك مائتي درهم حرمت عليه
الصدقة والمسألة ومن ملك دونها لم تحرم عليه المسألة ولم تحرم عليه الصدقة ايضا **واحتجوا**
في ذلك بما حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا ابو بكر الحنفي قال ثنا عبد الحميد بن جعفر قال حدثني
ابي عن رجل من مزينة انه اتى امه فقالت يا بني لو ذهبت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فسألته قال فجئت الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو قائم يخطب الناس وهو يقول من استغنى
اغناه الله ومن استعف اعفه الله ومن سأل الناس وله عدل خمس اواق سأل الحافا **قال** ابو
جعفر لما اختلفوا في ذلك وجب الكشف مما اختلفوا فيه لنستخرج من هذه الاقوال قولا صحيحا
فرأينا الصدقة لا تخلو من احد وجهين اما ان تكون حراما لا يحل من الاشياء المحرمات عند
الضرورات اليها او تكون تحل له الى ان يملك مقدارا من المال فتحرم على مالكه فرأينا من
ملك دون ما يغديه او دون ما يعشيه كانت الصدقة له حلالا باتفاق الفرق كلها فخرج
بذلك حكمها من حكم الاشياء المحرمات التي تحل عند الضرورة **الا ترى** ان من اضطر الى
الميتة ان الذي تحل له منها هو ما يمسك به نفسه لا ما يشبعه حتى يكون له غداء او حتى يكون له
عشاء **فلما كان** الذي يحل من الصدقة هو بخلاف ما يحل من الميتة عند الضرورة ثبت
انها انما تحرم على من ملك مقدارا ما فاردنا ان ننظر في ذلك المقدار ما هو فرأينا من ملك دون
ما يغدي او دون ما يعشي لم يكن بذلك غنيا وكذلك من ملك اربعين درهما او خمسين درهما
او ما هو دون المائتي درهم فاذا ملك مائتي درهم كان بذلك غنيا لان رسول الله صلى الله عليه و
سلم قال لمعاذ بن جبل رضي الله عنه في الزكوة خذها من اغنيائهم واجعلها في فقرائهم فعلمنا
بذلك ان مالك المائتين غني وان مالك ما دونها غير غني فثبت بذلك ان الصدقة حرام على مالك

اَلْمِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَصَاعِدًا وَاَنَّهَا حَلَالٌ لِمَنْ يَمْلِكُ مَا هُوَ دُوْنَ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ (قوله) ترجمہ اور مخالفت کی اونکی اس مین دوسرون نے اور کہا جو شخص مالک ہو دوسو درہم کا حرام ہے اوسپر صدقہ اور سوال کرنا اور جو شخص اس سے کم کا مالک ہو حرام نہین ہے اوسپر صدقہ اور نہ سوال اور استدلال کیا انہون نے اس حدیث سے جو ہم سے یزید بن سنان نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر حنفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالحمید بن جعفر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے انہون نے روایت کی قبیلہ مزینہ کے ایک شخص سے کہ وہ آئے اپنی مان کے پاس تو اونکی مان نے کہا اے بیٹے کاش تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جا کر سوال کرتا کہا پس آیا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور آپ کھڑے ہوکر خطبہ پڑہ رہے تھے اور فرما رہے تھے جو غنی بنتا ہے غنی بناتا ہے اوسکو اللہ تعالے اور جو پاکدامن بنتا ہے پاکدامن بناتا ہے اوسکو خدا تعالے اور جو سوال کرتا ہے لوگون سے حالانکہ اوسکے پاس پانچ اوقیون کی برابر مال ہو تو وہ سوال کرتا ہے الحاف (اصرار) کا ابوجعفر نے کہا اور جب لوگ اسمین مختلف ہوئے تو اوس امر پر روشنی ڈالنی واجب ہوئی جس مین اونکا اختلاف ہے تاکہ ہمکو ان اقوال مین قول صحیح دستیاب ہوسکے پس ہم نے دیکھا کہ صدقہ دو باتون مین سے ایک سے خالی نہین ہوتا یا حرام ہوتا ہے کہ مثل اور اشیا محرمہ کے اوسکی ضرورت کے وقت بھی حلال نہین ہوتا یا حلال ہوتا یہانتک کہ مالک بنے مال کی ایک مخصوص مقدار کا تو اوسپر حرام ہوتا ہے پس ہم نے دیکھا کہ جو صبح یا شام کے کہانے سے کم کا مالک ہو تو صدقہ اوسکے لئے بالاتفاق حلال ہوتا ہے لہذا اوسکا حکم اون اشیاء محرمہ سے نکلا جو وقت ضرورت حلال ہوجاتی ہین کیا تم نہین دیکھتے کہ جو مضطر ہوجائے مردار کیطرف تو اوسکے لئے اوس مردار سے اوسیقدر حلال ہوگا جو اوسکی جان بچادے نہ اوسقدر جو اوسکے پیٹ کو بھر دے یہانتک کہ اوسکے صبح یا شام کے کہانے سے کافی ہوجائے پس جبکہ حلال صدقہ کا حکم اوس مردار کے حکم سے مخالف ہے جو بوقت ضرورت حلال ہوتا ہے تو ثابت ہوا کہ وہ اوس شخص پر حرام ہے جو کسی مقدار کا مالک ہو پھر ہم نے چاہا کہ اوس مقدار مین غور کرین تو ہم نے دیکھا کہ جو صبح یا شام کے کہانے سے کم کا مالک ہو وہ اس سے غنی نہین کہلایا جاتا اسی طرح جو چالیس درہم یا پچاس یا دوسو سے کم کا مالک ہو لیکن جب دوسو درہم کا مالک ہوجائے تو وہ اس سے غنی ہوجاتا ہے اسلئے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے زکوٰۃ کے بارہ مین فرمایا لے اوسکو اونکے مالدارونسے اور خرچ کر اوسکو اونکے فقرا پر پس ہم نے اس سے جان لیا کہ دوسو کا مالک غنی ہوتا ہے اور اس سے کم کا مالک غیر غنی ہوتا ہے کو اس سے یہ ثابت ہوا کہ صدقہ دوسو درہم یا اس سے زیادہ کے مالک پر حرام ہے اور بیشک وہ حلال ہے اوسکے لئے جو اس سے کم کا مالک ہو اور یہی قول امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے +

بَابُ فَرْضِ الزَّكٰوةِ فِي الْاِبِلِ السَّائِمَةِ فِيْمَا زَادَ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ

باب اون چرنے والے اونٹون مین فرض زکوٰۃ کا بیان جو ایک سو بیس سے زیادہ ہون

حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا یزید بن ھرون قال اخبرنا حبیب بن ابی حبیب قال ثنا
عمرو بن ھرم قال حدثنی محمد بن عبد الرحمن الانصاری قال لما استخلف عمر بن عبد العزیز ارسل
الی المدینۃ یلتمس کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی عمرو بن حزم فی الصدقات وکتاب عمر فوجد
عند آل عمرو بن حزم کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ الی عمرو بن حزم فی الصدقات ووجد عند آل
عمر کتاب عمر فی الصدقات مثل کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنسخا لہ قال فحدثنی عمرو انہ
طلب الی محمد بن عبد الرحمن ان ینسخہ ما فی ذینک الکتابین فنسخ لہ ما فی ھذا الکتاب فکان فیما فی
ذلک الکتاب ان الابل اذا زادت علی تسعین واحدۃ ففیہا حقتان طروقتا الفحل الی ان یبلغ عشرین
ومائۃ فاذا بلغت الابل عشرین ومائۃ فلیس فیما زاد منہا ما دون العشر شیئ فاذا بلغت ثلثین ومائۃ ففیہا
بنتا لبون وحقۃ الی ان تبلغ اربعین ومائۃ فاذا کانت اربعین ومائۃ ففیہا حقتان وابنۃ لبون الی ان
تبلغ خمسین ومائۃ فاذا کانت خمسین ومائۃ ففیہا ثلث حقاق ثم اجری الفریضۃ کذلک حتی یبلغ
ثلثمائۃ فاذا بلغت ثلثمائۃ ففیہا من کل خمسین حقۃ ومن کل اربعین بنت لبون **قال** ابو جعفر
فذھب الی ھذا الحدیث قوم من الرواۃ **وخالفھم** فی ذلک آخرون فقالوا ما زاد علی العشرین
والمائۃ ففی کل خمسین حقۃ وفی کل اربعین بنت لبون وتفسیر ذلک انہ لو زادت الابل بعیرا واحدا
علی عشرین ومائۃ وجب بزیادۃ ھذا البعیر حکم ثان غیر حکم العشرین والمائۃ فوجب فی کل اربعین
بنت لبون ثم یجرون ذلک کذلک حتی تبلغ الزیادۃ تمام المائۃ والثلثین فیجعلون فیہا حقۃ
وبنتی لبون ثم یکون ذلک کذلک حتی یتناھی الزیادۃ الی اربعین ومائۃ فاذا کانت اربعین ومائۃ
کان فیہا حقتان وبنت لبون الی خمسین ومائۃ فاذا کانت خمسین ومائۃ کان فیہا ثلث حقاق
ثم یجرون الفرض فی الزیادۃ علی ذلک کذلک ابدا (قولہ) ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو حبیب بن ابی حبیب نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے عمرو بن ہرم نے کہا حدیث بیان کی مجھسے محمد بن عبد الرحمن انصاری نے کہا جب خلیفہ
بنائے گئے عمر بن عبد العزیز تو انہوں نے مدینہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کے اوس والا نامے
کی تلاش کے لئے بھیجا جو آپنے عمرو بن حزم کو صدقات کے بارہ مین لکھا تہا اور حضرت کے تحریر کی
تلاش کے لئے پس اولاد عمرو بن حزم کے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ والا نامہ ملا جو آپنے عمرو
حزم کو صدقات کے بارہ مین لکھا تہا اور اولاد عمر رض کے پاس حضرت عمر کی صدقات کے بارہ
مین تحریر ملی جو بعینہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے والا نامے کے مطابق تہی پہر وہ دو نو لکہے
گئے اور مجہ سے عمرو نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے اولاد محمد بن عبد الرحمن کو بلایا کہ جو کچہ ان دو نو
تحریرون مین ہے اوسکو علیحدہ لکہدین چنانچہ جو کچہ اوس مین تہا وہ لکہا گیا پس اوس مین جو کچہ تہا اوسکا
حاصل یہ ہے کہ اونٹ جب نوے سے ایک زیادہ ہو جائے تو اونمین دو حقے ہین یہانتک کہ ایک سو بیس
کو پہونچ جائین پہر جب اونٹ ایک سو بیس ہو جائین تو اونپر دس سے کم جسقدر زیادہ ہون اونمین کچہ

کچھ نہین پہر ایک سو تیس ہو جائین تو اون مین دو بنت لبون اور ایک حقہ ہے یہانتک کہ ایک سو چالیس ہو جائین
پہر جب ایکسو چالیس ہو جائین تو اون مین دو حقے اور ایک بنت لبون ہے یہانتک کہ ایکسو پچاس ہو جائین
پہر جب ایکسو پچاس ہو جائین تو اون مین تین حقے ہین پہر فریضہ اسی طرح جاری رہے یہانتک کہ تین سو تک
پہر جب تین سو ہو جائین تو اون مین ہر پچاس کے اندر ایک حقہ اور ہر چالیس مین ایک بنت لبون ہے
ابو جعفر نے کہا کہ ایک گروہ اس حدیث کیطرف گیا اور انہون نے اسی پر عمل کیا اور مخالفت کی اونکی اس مین
دوسرون نے اور کہا کہ ایک سو بیس پر جسقدر زیادہ ہون تو ہر پچاس مین ایک حقہ ہے اور ہر چالیس مین
ایک بنت لبون اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ اگر ایک سو بیس اونٹون پر ایک بہی زیادہ ہو جاتے تو اسکے زیادہ
ہونے سے دوسرا حکم ایکسو بیس کے حکم کے سوا ہوگا پس ہر چالیس مین بنت لبون واجب ہوگا پہر اسیطرح
جاری کرتے رہین یہانتک کہ زیادتی ایکسو تیس تک پہونچ جائے پس اوس مین ایک حقہ اور دو بنت
لبون رکہین پہر یہ صورت اسی طرح چلتی رہے یہانتک کہ زیادتی ایکسو چالیس تک پہونچ جائے پہر جب
ایکسو چالیس ہو جائین تو اونمین دو حقے اور ایک بنت لبون ہوگا ایک سو پچاس تک پہر جب ایکسو پچاس ہو جائین
تو اونمین تین حقے ہونگے پہر زیادتی مین فرض اسیطرح جاری رکہین ہمیشہ **وَاحْتَجُّوا** فِیْ ذٰلِکَ مِنَ الْاٰثَارِ
بِمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ الصِّدِّیْقَ لَمَّا اسْتُخْلِفَ وَجَّهَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَی
الْبَحْرَیْنِ فَکَتَبَ لَهُ هٰذَا الْکِتَابَ هٰذِهٖ فَرِیْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی
الْمُسْلِمِیْنَ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا رَسُوْلَهٗ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی وَجْهِهَا فَلْیُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا
فَلَا یُعْطِهٖ فَکَانَ فِیْ کِتَابِهٖ ذٰلِكَ اَنَّ الْاِبِلَ اِذَا زَادَتْ عَلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فَفِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَفِیْ کُلِّ خَمْسِیْنَ
حِقَّةٌ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِیْرُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَرْسَلَنِیْ ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ اِلٰی ثُمَامَةَ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لِیَبْعَثَ اِلَیْهِ بِکِتَابِ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِیْ کَتَبَهٗ
لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حِیْنَ بَعَثَهٗ مُصَدِّقًا قَالَ حَمَّادٌ فَدَفَعَهٗ اِلَیَّ فَاِذَا عَلَیْهِ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا فِیْهِ ذِکْرُ فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَ حَدِیْثِ ابْنِ مَرْزُوْقٍ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ
ثَنَا الْحَکَمُ بْنُ مُوْسٰی اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاؤدَ قَالَ حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ
مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی
اَهْلِ الْیَمَنِ بِکِتَابٍ فِیْهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّیَاتُ وَبَعَثَ بِهٖ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ثُمَّ ذَکَرَ فِیْمَا زَادَ عَلَی الْعِشْرِیْنَ
وَالْمِائَةِ مِنَ الْاِبِلِ کَذٰلِكَ اَیْضًا **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِیَّةَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ الْاَنْصَارِیِّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ هٰذَا
کِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِی الصَّدَقَاتِ فَذَکَرَ فِیْمَا زَادَ عَلَی الْعِشْرِیْنَ وَالْمِائَةِ
کَذٰلِكَ اَیْضًا **(قولہ)** اور استدلال کیا انہون نے اس مین منجملہ آثار کے اوس حدیث سے جو ہمسے ابراہیم
بن مرزوق نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے میرے

باپ نے انہون روایت کی ثمامہ بن عبد اللہ سے انہون نے انس رض سے کہ ابوبکر صدیق جب خلیفہ بنائے گئے توانس بن مالک رض اونسے بحرین کیطرف متوجہ ہوئے توآپنے اونکو یہ حکم نامہ لکھا یہ وہ فرض صدقہ ہے جسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانونپر فرض فرمایا اور اللہ تعالے نے اپنے رسول کو اسکا حکم دیا پس جس مومن سے اسکے مطابق صدقہ کا سوال کیا جائے تووہ اسکو سمجہ لے اور جو اس سے زیادہ کی تعداد کو طلب کرے تووہ نہ دے اور اوس حکم نامے مین یہ تہا کہ اونٹ جب ایکسو بیس پر زیادہ ہوجائین توہر چالیس مین بنت لبون اور ہر پچاس مین ایک حقہ ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر ضریر کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے کہا بہیجا مجکو ثابت بنانی نے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس اسلئے بہیجا کہ تاکہ وہ ثمامہ کے پاس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وہ تحریر بہیجدین جو آپنے انس بن مالک رض کے لئے لکہی تہی بروقت اونکو صدقہ کے وصول کی غرض سے روانہ کرینگے حماد نے کہا پس انہون نے وہ تحریر مجہے دیدی اچانک اوسپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر تہی اور اوس مین فرض صدقات کا ذکر تہا پہر ذکر کیا مثل حدیث ابن مرزوق کے **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حکم بن موسی ابو صالح نے کہا حدیث بیان کی ہمسے یحیے بن حمزہ نے انہون نے روایت کی سلیمان بن داؤد سے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہری نے انہون نے روایت کی ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہون نے روایت کی اپنے باپ سے انہون نے اپنے دادا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو ایک والانامہ لکہا جس مین فرائض اور سنن اور دیتون کا بیان تہا اور بہیجا اوسکو عمرو بن حزم کے ہمراہ پہر ذکر کیا اون اونٹون مین جو ایکسو بیس سے زیادہ ہون نیز اسی طرح **حدیث** بیان کی ہم سے یونس بن عبد الاعلی نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو عبد اللہ بن لہیعہ نے انہون نے عمارہ بن غزیہ انصاری سے انہون نے عبد اللہ بن ابوبکر انصاری سے خبر دی اونکو یہ کہ یہ والانامہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے عمرو بن حزم کو صدقات کے بارہ مین پہر ذکر کیا اون اونٹون مین جو ایکسو بیس سے زیادہ ہون نیز اسی طرح

حدثنا احمد بن داؤد بن موسی قال حدثنی عبد اللہ بن محمد بن اسماء قال ثنا عبد اللہ بن المبارك عن محمد بن ابی بکر ابن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب لعمرو بن حزم فرائض الابل ثم ذکر فیما زاد علی العشرین والمائۃ کذلك ایضا **حدثنا** یونس قال ثنا ابن وہب قال اخبرنی یونس عن ابن شہاب قال نسخۃ کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی کتب فی الصدقۃ وہی عند آل عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اقرأنیہا سالم و عبد اللہ ابنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فوعیتہا علی وجہہا وہی التی نسخ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ من سالم و عبد اللہ ابنی ابن عمر رضی اللہ عنہم الی حین امر علی المدینۃ وامر عمالہ بالعمل بہا ثم ذکر ہذا الحدیث **قالوا** وقد عمل بذلك عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ **وذکروا** فی ذلك ما حدثنا احمد بن داؤد قال ثنا عبد اللہ بن محمد بن اسمعیل قال ثنا عبد اللہ ابن المبارك عن موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کان یاخذ علی ہذا الکتاب فذکر فرائض الابل وفیما ذکر

سالم بن عبد اللہ بن عمر

منہا الی ما زاد علی عشرین و مائۃ ففی کل اربعین بنت لبون و فی کل خمسین حقۃ **وخالفہم**
فی ذلک آخرون فقالوا ما زاد علی العشرین والمائۃ من الابل استونفت فیہ الفریضۃ فکان فی کل
خمس منہا شاۃ حتی تتناہی الزیادۃ الی خمس و عشرین فیکون فیہا بنت مخاض الی تسع و اربعین و مائۃ
فاذا کانت خمسین و مائۃ ففیہا ثلث حقاق ثم کذلک الزیادۃ ما کان دون الخمسین ففیہا فرائض
مستانفات علی حکم اول فرائض الابل فاذا کملت خمسین ففیہا حقۃ **واحتجوا** فی ذلک من الآثار
بما حدثنا سلیمن بن شعیب قال ثنا الخصیب بن ناصح قال ثنا حماد بن سلمۃ قال قلت لقیس بن سعد
اکتب لی کتاب ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم فکتبہ لی فی ورقۃ ثم جاء بہا واخبرنی انہ اخذہ
من کتاب ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم واخبرنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتبہ لجدہ عمرو
بن حزم رضی اللہ عنہ فی ذکر ما یخرج من فرائض الابل فکان فیہ انہا اذا بلغت تسعین ففیہا حقتان
الی ان تبلغ عشرین و مائۃ فاذا کانت اکثر من ذلک ففی کل خمسین حقۃ فما فضل فانہ یعاد الی اول
فریضۃ الابل فما کانت اقل من خمس و عشرین ففیہ الغنم فی کل خمس ذود شاۃ (قولہ) **ترجمہ حدیث**
بیان کی ہم سے احمد بن داؤد بن موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے محمد بن ابوبکر بن عمرو بن حزم انہوں نے اپنے باپ سے
انہوں نے اپنے دادا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ سلم نے عمرو بن حزم کو اونٹوں کے فرائض لکھے پھر ذکر کیا اون
اونٹوں میں جو ایکسو بیس پر زائد ہوں نیز اسی طرح **حدیث** بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو یونس نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے کہا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کے والے نامے کا وہ نسخہ جو آپ نے صدقہ کے بارہ مین لکہا تہا اور وہ عمر بن خطابؓ کی اولاد کے پاس
تہا وہ مجکو سالم اور عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں نے پڑہایا پس میں نے اوسکو جیسا تہا یاد کر لیا اور وہ وہی
ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے سالم اور عبداللہ ابن عمر کے بیٹوں سے نقل کرایا جبکہ وہ مدینہ پر حاکم مقرر ہوئے اور
اپنے عمال کو اوسکے ساتہہ عمل کرنے کا حکم دیا پھر ذکر کیا یہ حدیث **انہوں** نے کہا اور اسیکے ساتہہ حضرت عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ نے عمل فرمایا اور ذکر کی انہوں نے اس مین وہ حدیث جو ہم سے احمد بن داؤد نے بیان
کی کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن مبارک نے
انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
لیا کرتے تھے اس تحریر کے مطابق پھر ذکر کئے اونٹوں کے فرائض اور جو کچھ ذکر کیا اون مین سے یہ بہی تہا
کہ جسقدر ایکسو بیس پر زیادہ ہو تو ہر چالیس میں بنت لبون اور ہر پچاس مین حقہ ہے اور مخالفت کی اس مین اونکی
دوسرون نے اور کہا کہ ایکسو بیس اونٹوں پر جو کچھ زیادہ ہون تو اون مین فریضہ از سر نو جاری کیا جاسکے یعنے
اون مین سے ہر پانچ کے اندر ایک بکری یہانتک کہ زیادتی پچیس تک پہونچ جائے پس اون مین
بنت مخاض ہوگا ایکسو انچاس تک پہر اون مین تین حقے ہین پہر اسی طرح زیادتی اگر پچاس سے کم رہے
تو اوسمین استینافی فرائض ہین موافق اونٹون کے پہلے فرائض کے پہر جب پورے پچاس ہوجائین تو اون

فرض

فی ذلک

ہین ایک حقہ ہے اور استدلال کیا انہون نے اس مین منجملہ آثار کے اوس حدیث سے جو ہم سے سلیمان
بن شعیب نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن
سلمہ نے کہا مین نے عرض کیا قیس بن سعد سے کہ مجھے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے خط کی نقل کر دو
تو انہون نے ایک ورق پر نقل کر دی پہر وہ اوسکو لائے اور مجکو خبر دی کہ مین نے یہ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم
کے خط سے نقل کی ہے اور خبر دی مجھکو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو اونکے دادا عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ
کے لئے لکہا تہا اونٹون مین فرض صدقات نکالنے کے بیان مین سو اوس مین یہ تہا کہ جب اونٹ نوّے
ہو جاوین تو اون مین دو حقّے ہین یہانتک کہ ایکسو بیس ہو جاوین پہر جب اس سے زیادہ ہو جاوین تو ہر پچاس
مین ایک حقہ ہے پہر بہی اگر بچ رہین تو اونٹون کے پہلے فریضہ کی طرف عود کیا جائے پس جب تک پچیس
سے کم رہین تو اون مین بکریان ہین اس حساب سے کہ ہر پانچ اونٹون مین ایک بکری **حَدَّثَنَا**
اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ
وَجَبَ النَّظَرُ لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ هٰذِهِ الثَّلٰثَةِ الْاَقْوَالِ قَوْلًا صَحِيْحًا فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا جَمِيْعًا قَدْ جَعَلُوا الْعِشْرِيْنَ
وَالْمِائَةَ نِهَايَةً لِمَا وَجَبَ فِيْمَا زَادَ عَلَى التِّسْعِيْنَ وَقَدْ رَاَيْتَ مَا جُعِلَ نِهَايَةً فِيْمَا قَبْلَ ذٰلِكَ اِذَا زَادَتِ
الْاِبِلُ عَلَيْهِ شَيْئًا وَجَبَ بِزِيَادَتِهَا فَرْضٌ غَيْرُ الْفَرْضِ الْاَوَّلِ مِنْ ذٰلِكَ اَنَّا وَجَدْنَاهُمْ جَعَلُوْا فِيْ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ
شَاةً ثُمَّ بَيَّنُوْا لَنَا اَنَّ الْحُكْمَ كَذٰلِكَ فِيْمَا زَادَ عَلَى الْخَمْسِ اِلٰى تِسْعٍ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً اَوْجَبُوْا بِهَا حُكْمًا مُسْتَقْبَلًا
فَجَعَلُوْا فِيْهَا شَاتَيْنِ ثُمَّ بَيَّنُوْا لَنَا اَنَّ الْحُكْمَ كَذٰلِكَ فِيْمَا زَادَ اِلٰى اَرْبَعَ عَشَرَةَ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً اَوْجَبُوْا بِهَا
حُكْمًا مُسْتَقْبَلًا فَجَعَلُوْا فِيْهَا ثَلٰثَ شِيَاهٍ ثُمَّ بَيَّنُوْا لَنَا اَنَّ الْحُكْمَ كَذٰلِكَ فِيْمَا زَادَ اِلَى الْعِشْرِيْنَ فَاِذَا كَانَتْ
عِشْرِيْنَ فَفِيْهَا اَرْبَعُ شِيَاهٍ ثُمَّ اَجْرَوُا الْفَرْضَ كَذٰلِكَ فِيْمَا زَادَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ كُلَّمَا اَوْجَبُوْا شَيْئًا بَيَّنُوْا اَنَّهُ
الْوَاجِبُ فِيْمَا اَوْجَبُوْهُ فِيْهِ اِلٰى نِهَايَةٍ مَعْلُوْمَةٍ فَكُلُّ مَا زَادَ عَلٰى تِلْكَ النِّهَايَةِ شَيْءٌ انْتَقَضَ بِهِ الْفَرْضُ الْاَوَّلُ
اِلٰى غَيْرِهِ اَوْ اِلٰى زِيَادَةٍ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَكَانَتِ الْعِشْرُوْنَ وَالْمِائَةُ قَدْ جَعَلُوْهَا نِهَايَةً لِمَا اَوْجَبُوْهُ
فِي الزِّيَادَةِ عَلَى التِّسْعِيْنَ ثَبَتَ اَنَّ مَا زَادَ عَلَى الْعِشْرِيْنَ يَجِبُ بِهِ شَيْءٌ اِمَّا زِيَادَةٌ عَلَى الْفَرْضِ الْاَوَّلِ وَاِمَّا
غَيْرُ ذٰلِكَ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا فَسَادُ قَوْلِ اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَثَبَتَ تَغَيُّرُ الْحُكْمِ بِزِيَادَةٍ عَلَى الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ
(قولہ) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعمر ضریر نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے پہر ذکر کیا اوسکی مثل **ابو جعفر** نے کہا پس جب لوگ اس مین مختلف ہوئے
تو غور واجب ہوا تا کہ ہم ان تینون قولون مین سے صحیح قول نکالین پس ہم نے اس مین غور کیا تو ہم نے
دیکہا کہ اون سبہون نے ایک سو بیس کو انتہا قرار دیا ہے اوسکی جو نوے سے زائد پہر واجب ہوتا ہے اور ہم
نے دیکہا کہ اس سے پہلے جو انتہا قرار دی گئی ہے تو جب اونٹ اوسپر کچہ بہی زیادہ ہو جائین تو اونکے زائد ہونے
سے ایک فرض واجب ہوتا ہے جو پہلے فرض کا غیر ہوتا ہے چنانچہ ہم نے دیکہا کہ وہ پانچ اونٹون مین ایک
بکری ٹہرا تے ہین پہر وہ بیان کرتے ہین کہ حکم یہ ہے اون اونٹون مین بہی جو پانچ سے زیادہ ہو جائین نو تک
پہر جب ایک زیادہ ہو جائے تو اوسکی وجہ سے ایک نیا حکم واجب کرتے ہین کہ اونمین دو بکریان ہین پہر اونکا

بیان ہے کہ حکم اسیطرح رہتا ہے اون مین جو نو سے زیادہ ہون چودہ تک پہر جب ایک بہی زیادہ ہو جائے
تو اوسکی وجہ سے ایک نیا حکم واجب کرتے ہین کہ اون مین تین بکریان ہین پہر اونکا بیان ہے کہ حکم زائد
مین اسی طرح رہتا ہے یہانتک کہ بیس ہو جائین پس جب بیس ہو جائین تو اون مین چار بکریان پہر وہ
فرض اسی طرح جاری رہکتے ہین زائد مین ایکسو بیس تک کہ جب کسی کو ہی مقدار واجب کرتے ہین تو یہ بیان
کر دیتے ہین کہ یہ واجب باقی رہیگا ایک معین انتہا تک پہر جب اوس انتہا سے کچہ بہی زیادہ ہوگا تو پہلا فرض
دوسرے کیطرف منتقل ہو جائیگا اور یا پہلے پر کچہ زیادتی ہو جائیگی پس جبکہ یہ معاملہ یون ہے اور انہون نے ایکسو بیس
کو اوسکی انتہا قرار دیا ہے جو انہون نے نوے پر زیادتی مین واجب کیا ہے تو ثابت ہوا کہ جو کچہ بیس پر زائد ہوگا اوسکی
وجہ سے کچہ ضرور واجب ہونا چاہئے یا پہلے فرض پر زیادتی اور یا پہلے فرض کے سوا کچہ اور لہذا ہمارے اس
بیان سے ثابت ہوا کہ پہلے قول والون کا مذہب فاسد ہے اور ثابت ہوئی یہ بات کہ ایکسو بیس پر زیادتی سے
ضرور متغیر ہوگا **ثم** نظرنا بین اہل المقالۃ الثانیۃ والمقالۃ الثالثۃ فوجدنا الذین یذہبون الی
المقالۃ الثانیۃ یوجبون بزیادۃ البعیر الواحد علی العشرین والمائۃ رد حکم جمیع الابل الی ما یجب فیہ
بنات اللبون فی قولہم وہو ما ذکرنا عنہم ان فی کل اربعین بنت لبون **فکان** من الحجۃ علیہم
لاہل المقالۃ الثالثۃ انا رأینا جمیع ما یزید علی النہایات المسماۃ فی فرائض الابل فیما دون
العشرین والمائۃ یتغیر بتلک الزیادۃ الحکم ان لتلک الزیادۃ حصۃ فیما وجب بہا **من** ذلک
ان فی اربع وعشرین اربعا من الغنم فاذا ازدادت واحدۃ کان فیہا بنت مخاض الی خمس وثلاثین فاذا
زادت واحدۃ ففیہا بنت لبون فکانت بنت المخاض واجبۃ فی الخمس والعشرین لا فی بعضہا وکذلک
بنت اللبون واجبۃ فی الستۃ والثلثین کلہا لا فی بعضہا وکذلک سائر الفروض فی الابل حتی تتناہی
الی عشرین ومائۃ لا ینتقل الفرض بزیادۃ لا شیء فیہا بل ینتقل بزیادۃ فیہا شیء **الا تری**
ان فی عشر من الابل شاتین فاذا ازدادت بعیرا فلا شیء فیہ ولا یتغیر بزیادتہ حکم العشرۃ التی
کانت قبلہ فاذا کانت الابل خمس عشرۃ کان فیہا ثلث شیاہ فکانت الفریضۃ واجبۃ فی البعیر الذی
کمل بہ ما یجب فیہ ثلث شیاہ وفیما قبلہ فلما کان ما ذکرنا کذلک وکانت الابل اذا ازدادت بعیرا
واحدا علی عشرین ومائۃ بعیر فکل قد اجمع انہ لا شیء فی ہذا البعیر لان الذین اوجبوا استئناف
الفریضۃ لم یوجبوا فیہ شیئا ولم یغیروا بہ حکما والذین لم یوجبوا استئناف الفریضۃ من اہل
المقالۃ الثانیۃ جعلوا فی کل اربعین من العشرین والمائۃ بنت لبون ولم یجعلوا فی البعیر الزائد
علی ذلک شیئا **فلما** ثبت ان الفرض فیما قبل العشرین والمائۃ لا ینتقل الا بما یجب فیہ
جزء من الفرض الواجب بہ وکان البعیر الزائد علی العشرین والمائۃ لا یجب فیہ شیء من فرض
وجب بہ **ثبت** انہ غیر مغیر فرض غیرہ عما کان علیہ قبل حدوثہ فثبت بما ذکرنا قول من
ذہب الی المقالۃ الثالثۃ وممن ذہب الیہا ابو حنیفۃ وابو یوسف ومحمد رحمۃ اللہ علیہم **وقد**
روی ذلک ایضا عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ **حدثنا** اسمعیل بن اسحق بن سہل

اَلْکُوْفِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خَصِیْفٍ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ وَزِیَادِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ فَرَائِضِ الْاِبِلِ اِذَا زَادَتْ عَلٰی تِسْعِیْنَ فَفِیْہَا حِقَّتَانِ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ فَاِذَا بَلَغَتِ الْعِشْرِیْنَ وَمِائَۃً اُسْتُقْبِلَتِ الْفَرِیْضَۃُ بِالْغَنَمِ فِیْ کُلِّ خَمْسٍ شَاۃٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ فَفَرَائِضُ الْاِبِلِ فَاِذَا کَثُرَتِ الْاِبِلُ فَفِیْ کُلِّ خَمْسِیْنَ حِقَّۃٌ (قولہ) **ترجمہ** پھر ہم نے دوسرے اور تیسرے قول میں غور کیا تو ہم نے دوسرے قول والون کو پایا کہ وہ ایکسو بیس پر ایک اونٹ زیادہ ہونے سے تمام اونٹون کے حکم کو اوسطرف لوٹانا واجب کہتے ہین جس مین اونکے نزدیک بنت لبون واجب ہوتے ہین اور وہ یہ ہے جو ہم اوسنے نقل کر چکے کہ ہر چالیس مین ایک بنت لبون ہے **پس** اونپر تیسرے قول والون کے لئے یہ حجت کہ ہم نے دیکھا وہ تمام زیادتیان جو ایکسو بیس سے کم کم مین اونٹون کی فرائض کے اندر معینہ انتہاؤن پر ہوتی ہین تو اونکی وجہ سے حکم متغیر ہو جاتا ہے معلوم ہوا کہ اوس زیادتی کے لئے صدقہ واجبہ مین کوئی حصہ ہے **چنانچہ** چوبیس مین چار بکریان ہین پس جب ایک زیادہ ہو جائے تو اوس مین بنت لبون ہے پس بنت مخاض پچیس مین واجب ہے نہ اونکے بعض مین اسی طرح بنت لبون چھتیس مین واجب ہے سب مین نہ اونکے بعض مین اور اسی طرح اونٹون مین باقی فرائض یہانتک کہ ایکسو بیس تک پہونچ جائین کہ فرض ایسی زیادتی کے ساتھ منتقل نہیں ہو سکتا جس مین کچھ واجب نہ ہو بلکہ ایسی زیادتی کے ساتھ منتقل ہو سکتا جس مین کچھ واجب ہو کیا تم نہین دیکھتے کہ دس اونٹون مین دو بکریان واجب ہین پس جب ایک اونٹ زیادہ ہو جائے تو اوس مین کچھ نہین اور اسکی زیادتی سے اون دسون کا حکم متغیر نہ ہوگا جو پہلے سے ہین پھر جب اونٹ پندرہ ہو جائین تو اون مین تین بکریان ہونگی پس فریضہ واجب ہوگا اوس اونٹ مین جس سے وہ مقدار کامل ہوئی جس مین تین بکریان واجب ہوتی ہین اور اوس سے پیشتر کی تعداد مین پس جبکہ ہم نے جو کچھ ذکر کیا اسطرح ہوا اور اونٹون کے اندر جب ایکسو بیس پر ایک ہی زیادہ ہو جائے تو سب کا اتفاق ہے کہ اوس اونٹ مین کچھ نہین اسلئے کہ جو لوگ فریضہ کے از سرنو شروع ہونیکو واجب کرتے ہین وہ اوس مین کچھ بھی واجب نہین کرتے اور نہ اوسکی وجہ سے حکم کو متغیر کرتے ہین اور جو لوگ فریضہ کے از سرنو ہونیکے قائل نہین دوسرے قول والے وہ ایکسو بیس مین سے ہر چالیس کے اندر بنت لبون واجب کرتے ہین اور اسپر جو اونٹ زائد ہو اوس مین کچھ واجب نہین کرتے پس جبکہ یہ ثابت ہو گیا کہ ایک سو بیس سے پیشتر کا جو فرض ہے وہ منتقل نہین ہو سکتا مگر اوس شی سے جس مین کوئی چیز فرض واجب کا واجب ہوتا ہو اور اونٹ جو ایکسو بیس پر زائد ہوا ہے اوس مین کوئی فرض ثابت نہین جو اوسکی وجہ سے واجب ہوا ہو تو ثابت ہوا کہ وہ اوس فرض کو بدلنے والا نہین ہے جو اوس اونٹ کے پیدا ہونے سے پہلے سے چلا آتا ہے پس ہمارے بیان مذکور سے تیسرے قول والون کا مذہب ثابت ہو گیا اور منجملہ اونکے جو اسطرف گئے امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم ہین اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے **حدیث** بیان کی ہم سے اسمعیل بن اسحاق بن سہیل کوفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالسلام بن حرب نے انہون نے روایت کی خصیف سے انہون نے ابو عبیدہ اور زیاد بن ابی مریم سے انہون نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ

انہوں نے فرمایا اونٹوں کے فرائض ہیں کہ جب وہ نوے ۹۰ پر زیادہ ہوں تو اونمیں دو حقے ہیں ایکسو بیس تک پھر جب ایکسو بیس ہو جائیں تو فریضہ بکریوں سے از سر نو شروع ہوگا کہ ہر پانچ میں ایک بکری پھر جب پچیس کو پہونچ جائیں تو فرائض اونٹوں کے بشرطیکہ کثیر ہوں اس طریقہ پر ہیں کہ ہر پچاس میں ایک حقہ ہے۔

وقد روی ذلک ایضا عن ابراہیم النخعی رحمہ اللہ **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا ابو عمر قال ثنا ابو عوانۃ عن منصور بن المعتمر قال قال ابراہیم النخعی اذا زادت الابل علی عشرین ومائۃ ردت الی اول الفرض **فان** احتج اہل المقالۃ الثانیۃ لمذہبہم فقالوا معنی الآثار المتصلۃ شاہدۃ لقولنا ولیس ذلک مع مخالفنا **قیل** لہم اما علی مذہبکم فاکثرہا لا یجب لکم بہ الحجۃ علی مخالفکم لانہ لو احتج علیکم بمثل ذلک لم تسوغوہ ایاہ وجعلتموہ باحتجاجہ بذلک علیکم جاہلا بالحدیث **فمن** ذلک ان حدیث ثمامۃ بن عبد اللہ انما وصلہ عبد اللہ بن المثنی وحدہ لا نعلم احدا وصلہ غیرہ وانتم لا تجعلون عبد اللہ بن المثنی حجۃ **ثم** قد جاء حماد بن سلمۃ وقدرہ عند اہل العلم فی العلم اجل من قدر عبد اللہ بن المثنی وہو ممن یحتج بہ فروی ہذا الحدیث عن ثمامۃ منقطعا فکان یجیء علی اصولکم ان یکون ہذا الحدیث یجب ان یدخل فی معنی المنقطع ویخرج من معنی المتصل لانکم تذہبون الی ان زیادۃ غیر الحافظ علی الحافظ غیر ملتفت الیہا **واما** حدیث الزہری عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم فانما رواہ عن الزہری سلیمان بن داود وقد سمعت ابن ابی داود یقول سلیمان بن داود ہذا وسلیمان بن داود الحرانی عندہم ضعیفان جمیعا وسلیمان بن داود الذی یروی عن عمر بن عبد العزیز عندہم ثبت **ومما** یدل ایضا علی وہاء ہذا الحدیث ان اصحاب الزہری المأخوذ علمہ عنہم مثل یونس بن یزید ومن روی عن الزہری فی ذلک شیئا انما رووہ عن الصحیفۃ التی عند آل عمر رضی اللہ عنہ **افتری** الزہری یکون فرائض الابل عندہ عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ وہم جمیعا ائمۃ واہل علم ماخوذ عنہم فیسکت عن ذلک ویضطرہ الامر الی الرجوع الی صحیفۃ عمر غیر مرویۃ فیحدث الناس بہا ہذا عندنا مما لا یجوز علی مثلہ رضو (کلا)

ترجمہ اور یہی ابراہیم نخعیؒ سے بھی منقول ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے روایت کی منصور بن معتمر سے کہا فرمایا ابراہیم نخعی نے کہ جب اونٹ ایکسو بیس پر زیادہ ہو جائیں تو پہلے فرض کیطرف لوٹائے جائیں **پس** اگر دوسرے قول والے اپنے مذہب کے لئے استدلال کریں اور کہیں کہ احادیث متصلہ کے معنے ہمارے قول کی شہادت دیتے ہیں اور ہمارے مخالف کے ساتھ حدیث متصل نہیں ہے تو انکو جواب دیا جائیگا کہ تمہارے مذہب کی رو سے اکثر ان احادیث سے اپنے مخالف پر استدلال تمہارے لئے جائز نہیں اسلئے کہ اگر مخالف اسی قسم کی احادیث سے اپنے مذہب کے لئے استدلال کرنے لگے تو تم اوسکو جائز نہیں رکھتے بلکہ اوراوسکو اس قسم کی احادیث سے استدلال کرنیکی وجہ جاہل از حدیث کہتے ہو چنانچہ منجملہ انکے یہ ہے کہ ثمامہ بن عبد اللہ کی حدیث کو صرف عبد اللہ بن مثنی نے موصول ذکر کیا ہے کہ ہم اونکے سوا کسیکو نہیں جانتے

کہ اوسکو موصولا ذکر کیا ہو اور تم عبداللہ بن مثنی کو حجت نہین ٹہیرا تے پہر حماد بن سلمہ آتے اور او نکا مرتبہ اہل علم کے نزدیک علم مین عبداللہ بن مثنی سے بہت بڑہا ہوا ہے اور وہ قابل احتجاج ہین اور انہون نے اس حدیث کو ثمامہ سے منقطعاً روایت کیا لہذا تمہارے اصول کی بنا پر یہ حدیث حکم مین منقطع کے رکہنی ضرور ہے کیونکہ تمہارا مذہب یہ ہے کہ حافظ پر غیر حافظ کی زیادتی قابل توجہ نہین ہے اور رہی حدیث زہری کی ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے سو اوسکو زہری سے سلیمان بن داؤد نے روایت کیا ہے اور ہین نے ابن داؤد کو فرماتے سنا ہے کہ سلیمان بن داؤد یہ اور سلیمان بن داؤد حرانی اون سب کے نزدیک ضعیف ہین اور وہ سلیمان بن داؤد جو عمر بن عبدالعزیز سے روایت کرتے ہین اثبت ہین اور ایک دلیل اس حدیث کے کمزور ہونیکی یہ بہی ہے کہ زہری کے وہ اصحاب جنکا علم اون حضرات سے ماخوذ ہے جیسے یونس بن یزید اور وہ شخص جو اس بارہ مین زہری سے کچہ روایت کرتا ہے۔ تو وہ صرف اونسے اوس صحفہ کی روایت کرتا ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد کے پاس تہا کیا تم دیکہتے ہو کہ زہری کے نزدیک اونٹون کے فرائض ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہین اونہون نے روایت کی اپنے باپ سے اونہون نے اپنے دادا سے اور یہہ سب کے امام اور اہل علم ہین کہ علم انسے لیا جاتا ہے پس وہ اس مین چپ ہو جائیگا اور اوسکو یہہ بات حضرت عمرؓ کہ غیر مروی صحیفہ کیطرف لوٹنے پر مجبور کر دیگی پس وہ لوگونکو اس کے مطابق حدیث بیان کریگا یہ ہمارے نزدیک اوس قبیلہ سے ہے کہ انکے مثل نے تجاوز نہین کیا جاسکتا۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّ حَدِيْثَ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ حَدِيْثٌ مُتَّصِلٌ لَا مَطْعَنَ لِاَحَدٍ فِيْهِ **قِيْلَ** لَهٗ مَا هُوَ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ مَعْمَرًا اِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَجَدُّهٗ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وُلِدَ اِلَّا بَعْدَ اَنْ كَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْكِتَابَ لِاَبِيْهِ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا وُلِدَ بِنَجْرَانَ قَبْلَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَةَ عَشْرٍ مِنَ الْهِجْرَةِ وَلَمْ يُنْقَلْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِلَيْنَا اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْهِ فَقَدْ ثَبَتَ انْقِطَاعُ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَيْضًا وَالْمُنْقَطِعُ فَاَنْتُمْ لَا تَحْتَجُّوْنَ بِهٖ **فَقَدْ** ثَبَتَ اَنَّ كُلَّ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مُنْقَطِعٌ فَاِنْ كُنْتُمْ لَا تُسَوِّغُوْنَ لِمُخَالِفِكُمُ الْاِحْتِجَاجَ بِالْمُنْقَطِعِ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ فَلِمَ تَحْتَجُّوْنَ عَلَيْهِ بِهٖ فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَلَئِنْ وَجَبَ اَنْ يَكُوْنَ عَدَمُ الْاِتِّصَالِ فِيْ مَوْضِعٍ مِنَ الْمَوَاضِعِ يُزِيْلُ قَبُوْلَ الْخَبَرِ اِنَّهٗ يَجِبُ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ هُوَ فِيْ كُلِّ الْمَوَاضِعِ وَلَئِنْ وَجَبَ اَنْ يُقْبَلَ الْخَبَرُ وَاِنْ لَمْ يَتَّصِلْ اِسْنَادُهٗ لِثِقَةِ مَنْ يَتَّصِلُ بِهٖ اِلَيْهِ فِيْ بَابٍ وَاحِدٍ اَنَّهٗ يَجِبُ اَنْ يُقْبَلَ فِيْ كُلِّ الْاَبْوَابِ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ اَمَّا حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَدِ اضْطَرَبَ وَاخْتُلِفَ فِيْهِ فَلَا حُجَّةَ فِيْهِ لِوَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَاتِ وَغَيْرُهٗ مِمَّا رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَوْلٰى مِنْهُ **قِيْلَ** لَهٗ وَمِنْ اَيْنَ اضْطِرَابُ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ **اَمَّا** قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ فَقَدْ رَوَاهُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا عَنْهُ وَقَيْسٌ حُجَّةٌ حَافِظٌ **وَاَمَّا** حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ الَّذِيْ خَالَفَهٗ فَاِنَّمَا رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ مَنْ لَا تَقْبَلُوْنَ اَنْتُمْ رِوَايَتَهٗ عَنِ الزُّهْرِيِّ لِضُعْفِهٖ عِنْدَكُمْ **وَاَمَّا** حَدِيْثُ مَعْمَرٍ فَاِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَيْسَ فِي التَّثَبُّتِ وَالْاِتْقَانِ كَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ **وَلَقَدْ** حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْوَزِيْرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ

الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ كُنَّا إِذَا رَأَيْنَا الرَّجُلَ يَكْتُبُ الْحَدِيْثَ عَنْ وَاحِدٍ مِنْ أَرْبَعَةٍ ذَكَرَهَا فِيهِمْ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ سَخِرْنَا مِنْهُ لِأَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَعْرِفُوْنَ الْحَدِيْثَ فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِي عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ تَيَسُّرٌ فِي الضَّبْطِ وَالْحِفْظِ صَارَ الْحَدِيْثُ عِنْدَنَا عَلَى مَا رَوَاهُ قَيْسٌ لَا سِيَّمَا وَقَدْ ذَكَرَ قَيْسٌ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدٍ كَتَبَهُ لَهُ وَاللهُ أَعْلَمُ **ترجمہ** اور اگر کوئی کہنے والا کہے کہ حدیث معمر کی جو عبداللہ بن ابوبکر سے مروی ہے حدیث متصل ہے کہ کسیکو اوس مین طعن نہین ہے تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ وہ متصل نہین ہے اسلئے کہ معمر نے اوسکو عبداللہ بن ابوبکر سے روایت کیا انہون نے اپنے باپ سے انہون نے اپنے دادا سے اور اونکے دادا محمد بن ابوبکر ہین اور انہون نے نبی کریم صلے اللہ علیہ سلم کو نہین دیکھا اور نہ پیدا ہوئے تھے مگر بعد اسکے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہ والا نامہ اُسکے باپ کو لکھہ چکے تھے اسلئے کہ وہ پیدا ہوئے مقام نجران مین نبی کریم صلے اللہ علیہ سلم وفات سے پیشتر سنہ ۱۰ھ اور اس حدیث کے اندر ہم تک یہ بات نہین پہونچی کہ محمد عمرو بن حزم نے اس حدیث کو اپنے باپ سے روایت کیا ہے لہذا اس حدیث کا بہی منقطع ہونا ثابت ہوا اور حدیث منقطع سے تم استدلال نہین کرتے پس ثابت ہوا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم سے اس باب مین جو کچہہ منقول ہے وہ منقطع ہے **پس** اگر تم اس باب کے سوا اور بابونمین اپنے مخالف کے لئے منقطع سے استدلال لانیکو جائز نہین رکہتے تو اس باب مین تم خود اُس مخالف پر اُس منقطع سے کیونکر استدلال لا سکتے ہو اور اگر یہ ضروری ہے کہ کسی موقعہ مین مواقع سے نہ متصل ہونا خبر کی مقبولیت کو زائل کرتا ہے تو ضرور ہے کہ تمام مواقع مین یہی حکم ہو اور اگر واجب ہے قبول کرنا خبر کا اگرچہ اوسکا اسناد متصل نہ ہو ایک باب مین تو ضرور ہے کہ قبول کی جاتے تمام بابونمین اور اگر کوئی کہنے والا کہے کہ عمرو بن حزم کی حدیث مضطرب اور مختلف فیہ ہے اسلئے اُسکے اندر کسی مذہب والے کے لئے کوئی حجت نہین اور اسکے سوا اور حدیثین جو اس باب مین منقول ہین اس سے بہتر ہین۔ اسکو جواب دیا جائیگا اور کیسے مضطرب ہے حدیث عمرو بن حزم کی رہے قیس بن سعد سو انہون نے اُسکو ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کیا جیسا کہ ہم اون سے ذکر کر چکے اور قیس حجت ہے حافظ ہے اور رہی حدیث زہری کی جو اُسکے مخالف ہے سو اُسکو زہری سے اس شخص نے روایت کیا کہ تم اُسکی زہری سے روایت کو بوجہہ اسکے تمہارے نزدیک ضعیف ہونیکے نہین کرتے اور رہی حدیث معمر کی **پس** انہون نے اُسکو عبداللہ بن ابوبکر سے روایت کیا انہون نے اپنے باپ سے اور عبداللہ بن ابوبکر حفظ اور اتقان مین قیس بن سعد کے مثل نہین ہے اور بیشک حدیث بیان کی مجھسے یحییٰ بن عثمان نے کہا سنا مین نے ابن وزیر کو کہتے ہوئے کہا سنا مین نے شافعی کو کہتے ہوئے کہ سنا مین نے سفیان بن عیینہ کو کہتے ہوے کہ جب ہم دیکھتے کسی کو کہ لکھہ رہا ہے حدیث چار مین سے کسی سے جنکے اندر عبداللہ بن ابوبکر کو ذکر کیا تو نداق کرتے ہم اُس سے اسلئے کہ یہ چارون حدیث دان نہ تھے **پس** جب کہ عبداللہ بن ابوبکر منضبط، اور حفظ مین قیس کے برابر نہ ہوتے تو ہوتی حدیث ہمارے نزدیک وہی جسکو قیس نے روایت کیا با لخصوص جب کہ ذکر کیا قیس نے یہ کہ ابوبکر بن محمد نے یہ مجھکو لکھکر دی اور اللہ زیادہ جانتا ہے ؎

کِتَابُ الْوَصَایَا

کتاب وصیتون کے بیان مین

بَابُ مَا یَجُوْزُ فِیْہِ الْوَصَایَا مِنَ الْاَمْوَالِ وَمَا یَفْعَلُہُ الْمَرِیْضُ فِیْ مَرَضِہٖ الَّذِیْ یَمُوْتُ مِنَ الْہِبَاتِ وَالصَّدَقَاتِ وَالْعِتَاقِ **حَدَّثَنَا** عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَیْتُ مِنْہُ عَلَی الْمَوْتِ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ مَالًا کَثِیْرًا وَلَیْسَ یَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَتِیْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِمَالِیْ کُلِّہٖ قَالَ لَا قَالَ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَیْ مَالِیْ قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ **حَدَّثَنَا** فَھْدُ بْنُ سُلَیْمٰنَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ ثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ زَائِدَۃَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ عَادَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اُوْصِیْ بِمَالِیْ کُلِّہٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنِّصْفُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ نَعَمْ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ **حَدَّثَنَا** فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ سَعْدٌ ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَہٗ **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَتَکَلَّمَ النَّاسُ فِی الرَّجُلِ ھَلْ یَسَعُہٗ اَنْ یُّوْصِیَ بِثُلُثِ مَالِہٖ اَوْ یَنْبَغِیْ اَنْ یَّقْصُرَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ قَوْمٌ لَہٗ اَنْ یُّوْصِیَ بِثُلُثِ مَالِہٖ کَامِلًا فِیْمَا اَحَبَّ مِمَّا یَجُوْزُ فِیْہِ الْوَصَایَا **وَاحْتَجُّوْا** فِیْ ذٰلِکَ بِاِبَاحَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِسَعْدٍ اَنْ یُّوْصِیَ بِثُلُثِ مَالِہٖ بَعْدَ مَنْعِہٖ اَنْ یُّوْصِیَ بِمَا سِوٰی اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا فِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ وَعَطْفِہٖ بِمَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ طَلْحَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْحَضْرَمِیُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ لَکُمْ ثُلُثَ اَمْوَالِکُمْ اٰخِرَ اَعْمَارِکُمْ زِیَادَۃً فِیْ اَعْمَالِکُمْ رقولہا **ترجمہ باب**

اون مالونکے بیان مین جن مین وصیتین جائز ہین اور اون ہبون اور صدقون اور ازادی کے بیان مین کہ مریض اپنے اوس مرض مین کرے جس مین مریگا حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبدالاعلی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے اونہون نے روایت کی زہری سے اونہون نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اونہون نے اپنے باپ سے کہا فتح مکے کے سال مین ایسا بیمار ہوا کہ اوس سے موت کے کنارے آلگا پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے عیادت کے لئے تشریف لائے مین نے عرض کیا اے رسول خدا میرے پاس مال بہت ہے اور وارث مری صرف مری بیٹی ہے کیا مین اپنے تمام مال کی خیرات کردون فرمایا نہین کہا کیا اپنے مال کی دو تہائی خیرات کردون فرمایا نہین کہا اور نصف فرمایا نہین کہا ایک تہائی فرمایا ہان اور ایک تہائی بہت ہے **حدیث** بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے کہا **حدیث** بیان کی ہم سے ابوبکر بن ابوبکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن علی نے اونہون نے زائدہ سے اونہون نے عبدالملک بن عمیر سے اونہون نے مصعب بن سعد سے اونہون نے اپنے باپ سے کہا عیادت کے لئے تشریف لائے میری رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تو مین نے عرض کیا کہ مین اپنے تمام مال کی وصیت کردون فرمایا نہین مین نے عرض

کیا اور آدھے کی فرمایا نہیں میں نے عرض کیا اور تہائی کی فرمایا ہاں اور تہائی بھی بہت ہے **حدیث** بیان کی ہم سے
فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے روایت
کی عطا بن سائب سے انہوں نے میرے باپ عبد الرحمن سے کہا فرمایا سعد نے پھر ذکر کیا اوسکی مثل **ابو جعفر**
نے کہا کہ لوگوں نے کلام کیا ہے آدمی کے بارہ میں کہ کیا اوسکو اپنے تہائی مال کی وصیت کرنیکی گنجائش ہے یا
مناسب ہے کہ اس سے بھی کم کرے **پس** ایک گروہ نے کہا کہ اسکو اپنے پورے مال کی وصیت کرنی جائز ہے
تمام اون اموال میں کہ وصیتیں اُنکے اندر جائز ہوتی ہیں اور استدلال کیا انہوں نے اس بارے میں نبی صلے
اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ کے لئے اسکو مباح فرمانے سے کہ وہ اپنے تہائی مال کی وصیت کرے اسکے بعد
کیا اُسکو اس سے زیادہ کی وصیت کرنے سے روک چکے تھے جیسا کہ ہم ان احادیث میں ذکر کر چکے اور اُس
حدیث سے جو ہم سے یونس بن عبد الاعلیٰ اور بحر بن نصر نے بیان کی دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عبد اللہ بن وہب نے کہا خبر دی مجھکو طلحہ بن عمرو حضرمی نے انہوں نے عطا سے اُنہوں نے ابو ہریرہؓ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ عزوجل نے تمہارے واسطے تہائی مالونکو تمہاری آخیر عمروں
میں تمہارے اعمال کے اندر زیادتی کا سبب بنایا ہے **وخالفہم** فی ذلک آخرون فقالوا ینبغی للموصی
ان یقصر فی وصیتہ عن ثلث مالہ بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الثلث والثلث کثیر **فمما**
روی فی ذلک عمن ذهب الیہ من المتقدمین ما حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن
هشام بن عروة عن عروة قال کان ابن عباس یقول استقصروا عن قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لکثیر
حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال انا حمید عن بکیر بن عبد اللہ قال قصیت
ابی حمید بن عبد الرحمن الحمیری قال ما کنت لاقبل وصیة رجل لہ ولد یوصی بالثلث **فمن**
الحجة لاهل المقالة الاولی علی اهل هذہ المقالة ان الوصیة بالثلث لو کانت جورا اذا لا نکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ذلک علی سعد ولقال لہ اقصر عن الثلث فلما ترک ذلک کان قد اباح ایاہ دفی
ذلک ثبوت ما ذهب الیہ اهل المقالة الاولی وممن ذهب الی ذلک ابو حنیفة وابو یوسف ومحمد رحمہم
اللہ تعالی **ثم** تکلم الناس بعد هذا فی هبات المریض وصدقاتہ اذا مات فی مرضہ ذلک فقال قوم و
هم اکثر العلماء هی من الثلث کسائر الوصایا **وممن** ذهب الی ذلک ابو حنیفة وابو یوسف
ومحمد رحمہم اللہ تعالی **وقالت** فرقة هو من جمیع المال کافعالہ وهو صحیح وهذا قول لم نعلم
احدا من المتقدمین قالہ **وقد** روینا فیما تقدم من کتابنا هذا عن عائشة انہا قالت نحلنی ابو بکر
جداد عشرین وسقا من مالہ بالعالیة فلما مرض قال لی انی کنت نحلتک جداد عشرین وسقا
من مالی بالعالیة فلو کنت جددتیہ وحزتیہ کان لک وانما هو الیوم مال وارث فاقتسموہ بینکم
علی کتاب اللہ تعالی **فاخبر** ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ انہا لو قبضت ذلک من مالہ فی ملکہ
بملکتہ وجعل ذلک غیر جائز کما لا یجوز الوصیة لہا ولم تنکر ذلک عائشة علی ابی بکر الصدیق
رضی اللہ ولا سائر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدل ذلک ان من هبتہم جمیعا انہ کان

نسخ بکر

مِثْلَ مَذْهَبِهٖ فَلَوْ لَمْ يَكُنْ لِمَنْ ذَهَبَ اِلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْحُجَّةِ لِقَوْلِهِمُ الَّذِيْ ذَهَبُوْا اِلَيْهِ اِلَّا مَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَا تَرَكَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِنْكَارِ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ لَكَانَ فِيْهِ اَعْظَمُ الْحُجَّةِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا (قوله) **ترجمہ** اور مخالفت کی اُنکی اسمین دوسرون نے اور کہا کہ وصیت کرنے والے کو مناسب ہے کہ اپنے تہائی مال سے کم کی وصیت کرے بوجہہ فرمانے رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کے ایک تہائی اور تہائی بہی بہت ہے پس منجملہ اون روایات کے جو اس بارہین اُون متقدمین سے مروی ہین جو اسطرف گئے وہ حدیث ہے جو ہم سے محمد بن خزیمہ نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے اوہنون نے روایت کی ہشام بن عروہ سے اوہنون نے عروہ سے کہا ابن عباس فرمایا کرتے تھے کہ کی سمجھو نبی صلے اللہ علیہ سلم کے اس فرمانے سے کہ تہائی بہت ہے حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دلمی ہمکو حمید نے اہنون نے روایت کی بکیر بن عبد اللہ سے کہا حاصل کیا مین نے اپنے باپ حمید بن عبد الرحمن حمیری سے کہ اہنون نے فرمایا مین نہ قبول کرون اُس اولاد والے مرد کی وصیت کو جو ایک تہائی کی وصیت کرے پس پہلے قول والون کے نے دوسرے قول والونپر یہ حجت ہوئی کہ تہائی مال کی وصیت کرنا اگر ظلم ہوتا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اسکا سعد پر ضرور انکار کرتے اور ضرور اونسے یہ فرماتے کہ تہائی سے کم کر لیکن جب آپنے یہ نہ فرمایا تو آپنے یہ اونکے لئے مباح فرمایا اور اس مین پہلے قول والون کے مذہب کا ثبوت ہے اور جنکا یہ مذہب ہے اون ہی مین سے امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالے ہین پھر اسکے بعد لوگ بیمار کے ہبون اور صدقون مین مختلف ہوئے ہین جبکہ بیمار اوسی بیماری مین مرجاوے تو ایک گروہ نے کہا اور وہ زیادہ تعداد علماء کی ہے کہ وہ تہائی سے جاری ہونگے مانند باقی وصیتون کی اور جو لوگ اسطرف گئے اونمین سے امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالے ہین اور ایک فریق نے کہا کہ وہ تمام مال مین سے جاری ہونگے جسطرح اوسکے اور افعال اور یہ ہی صحیح ہے اور یہ ایک قول ہے کہ مین نہین جانتا متقدمین مین سے کوی اسکا قائل ہوا ہو اور ہم اپنی اس کتاب کے پہلے بیان مین حضرت عائشہ سے روایت کر چکے ہین کہ اہنون نے فرمایا کہ مجکو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے مقام عالیہ کے مال مین سے بیس وسق گنی ہوی کہجورین دین پس جب بیمار ہوئے تو مجسے کہا کہ مین تجکو اپنے مقام عالیہ کے مال مین سے بیس وسق کہجورین دے چکا ہون پس اگر تو اوسکو کاٹ چکی ہوتی اور حفاظت مین لے لیتی تو وہ تیری ہوتین لیکن وہ آج وارثون کا مال ہے لہذا اوسکو اسلئے اوسکو آپس مین حسب حکم کتاب الٰہی تقسیم کرنا پس ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ بتلایا کہ اگر حضرت عائشہؓ اوس مال کو اپنی ملک مین لے چکی ہوتین تو وہ اوسکی مالک ہو جاتین اور اب اوسکو غیر جائز قرار دیا جسطرح اونکے لئے وصیت جائز نہین اور حضرت عائشہ نے حضرت ابو بکرؓ پر اسکا انکار نہ کیا اور نہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے باقی صحابہ نے پس یہ اسکی دلیل ہوی کہ تمام صحابہ کا مذہب اس مسئلہ مین حضرت ابو بکرؓ کے مذہب کی موافق تہا پس اگر

اون لوگون کے لئے جنکا مذہب ہم ذکر کرچکے اپنے مذہب کی تائید مین کوئی اور دلیل نہ ہوتی سوا اوسکے جو اس حدیث مین ہے باوجود صحابہ کے حضرت ابوبکر صدیق پر انکار کرنیکے تو یہی ایک بہت بڑی دلیل ہوتی لیکن ہم دیکھتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بہی اسکی دلیل مروی ہے **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ اَعْبُدٍ لَهٗ عِنْدَ الْمَوْتِ لَا مَالَ لَهٗ غَيْرُهُمْ فَاَقْرَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اِثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا عَطَاءُ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَقَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ وَسِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **فَهٰذَا** رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ الْعَتَاقَ فِي الْمَرَضِ مِنَ الثُّلُثِ فَكَذٰلِكَ الْهِبَاتُ وَالصَّدَقَاتُ **وَقَدِ** احْتَجَّ بَعْضُ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذِهِ الْمَقَالَةِ اَيْضًا بِحَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهٗ فِيْ مَرَضِهٖ فَقَالَ اَتَصَدَّقُ بِمَالِيْ كُلِّهٖ فَقَالَ لَا حَتّٰى رَدَّهٗ اِلَى الثُّلُثِ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ **قَالَ** فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ قَدْ جَعَلَ صَدَقَتَهٗ فِيْ مَرَضِهٖ مِنَ الثُّلُثِ كَوَصَايَاهُ مِنَ الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ **وَيَدْخُلُ** لِمُخَالِفِهٖ عَلَيْهِ اَنَّ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ سُؤَالَهٗ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ عَلَى الْوَصِيَّةِ بِالصَّدَقَةِ بَعْدَ الْمَوْتِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ فَلَيْسَ مَا احْتَجَّ هُوَ بِهٖ مِنْ حَدِيْثِ عَامِرٍ بِاَوْلٰى مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْهِ مُخَالِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ مُصْعَبٍ (قوله)

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے منصور بن زاذان نے انہون نے روایت کی حسن سے انہون نے عمران بن حصین سے کہ ایک شخص نے موت کے وقت اپنے چھہ غلام آزاد کئے جنکے سوا اوسکا کچہہ مال نہ تہا پس رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے اونکے درمیان قرعہ ڈالا اور دو کو آزاد کیا اور چار کو غلام رکہا **حدیث** بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابو عروبہ نے انہون نے روایت کی قتادہ سے انہون نے حسن سے انہون نے عمران سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ سلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان ہم سے حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عطا خراسانی نے انہون نے سعید بن مسیب اور ایوب سے اون دونون نے محمد بن سیرین سے انہون نے عمران بن حصین اور قتادہ اور حمید اور سماک بن حرب سے اون سبہون نے

حسن سے انہوں نے عمران بن حصین سے پس ذکر کیا اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن داود نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد اور سلیمان بن حرب نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے
روایت کی ایوب سے انہون نے ابوقلابہ سے انہون نے ابومہلب سے انہون نے عمران سے انہون نے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم ہین کہ انہون نے بیماری ہین آزادی غلام تہائی مال سے جاری فرمائی پس اسی قیاس پر ہبے
اور صدقے ہین اور بعض لوگون نے جنکا یہ مذہب ہے حدیث زہری سے بہی استدلال کیا ہے اوہنون نے
روایت کی عامر بن سعد سے انہون نے اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکی بحالت بیماری
عیادت فرمائی تو انہون نے عرض کیا کہ کیا مین اپنا تمام مال خیرات کردون آپنے فرمایا نہین یہانتک کہ اوسکو
تہائی مال کیطرف لوٹادیا جسطرح بیمار کی وصیتین بعد مرنیکے تہائی سے جاری ہوتی ہین اور اسکا مخالف اسپر
یون اعتراض کرسکتا ہے کہ مصعب بن سعد نے اس حدیث کو اپنے باپ سے روایت کیا کہ اونکا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے اسبارہ مین دریافت کرنا صرف موت کے بعد صدقہ کی وصیت کرنے پر محمول ہے
جیسا کہ ہم اوسے اسباب کے شروع مین ذکر کرچکے پس حدیث عامر جسکے ساتھ انہون نے استدلال کیا حدیث
مصعب سے بہتر نہین ہے جس سے اونکے مخالف نے استدلال کیا ہے **ثُمَّ** تَكَلَّمَ النَّاسُ بَعْدَ
هٰذَا فِيمَنْ اَعْتَقَ سِتَّةَ اَعْبُدٍ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَا مَالَ لَهُ غَيْرُهُمْ فَاَبَى الْوَرَثَةُ اَنْ يُجِيزُوا فَقَالَ قَوْمٌ يَعْتِقُ
مِنْهُمْ ثُلُثُهُمْ وَيَسْعَوْنَ فِيمَا بَقِيَ مِنْ قِيمَتِهِمْ **وَمِمَّنْ** قَالَ ذٰلِكَ اَبُو حَنِيفَةَ وَاَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى
وَقَالَ آخَرُونَ يَعْتِقُ مِنْهُمْ ثُلُثُهُمْ وَيَكُونُ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ رَقِيقًا لِوَرَثَةِ الْمُعْتِقِ **وَقَالَ** آخَرُونَ يُقْرَعُ
بَيْنَهُمْ فَيَعْتِقُ مِنْهُمْ مَنْ قُرِعَ مِنَ الثُّلُثِ وَيُرَقُّ مَنْ بَقِيَ **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ بِمَا ذَكَرْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ يقرع
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ عِمْرَانَ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لِاَهْلِ الْمَقَالَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ
اَنَّ مَا ذَكَرُوا مِنَ الْقُرْعَةِ الْمَذْكُورَةِ فِي حَدِيثِ عِمْرَانَ مَنْسُوخٌ لِاَنَّ الْقُرْعَةَ قَدْ كَانَتْ فِي بَدْءِ الْاِسْلَامِ
لِيُسْتَعْمَلَ فِي اَشْيَاءَ فَيُحْكَمُ بِهَا فِيهَا وَيُجْعَلُ مَا قُرِعَ مِنْهَا وَهُوَ الشَّيْءُ الَّذِي كَانَتِ الْقُرْعَةُ مِنْ اَجْلِهِ بِعَيْنِهِ فيها
مِنْ ذٰلِكَ مَا كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَكَمَ بِهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَمَنِ **مَا** قَدْ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْكُوفِيُّ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَوْ يَعْلَى بْنُ
عُبَيْدٍ اَنَا الْاَجْلَحُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَجْلَحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْخَلِيلِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ
زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ وَعَلِيٌّ يَوْمَئِذٍ
بِهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُتِيَ عَلِيٌّ بِثَلَاثَةِ نَفَرٍ يَخْتَصِمُونَ فِي وَلَدٍ قَدْ وَقَعُوا عَلَى امْرَاَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَاَقْرَعَ
بَيْنَهُمْ فَقَرَعَ اَحَدُهُمْ فَدَفَعَ اِلَيْهِ الْوَلَدَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ
اَوْ قَالَ اَضْرَاسُهُ **فَهٰذَا** رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنْكِرْ عَلٰى عَلِيٍّ مَا حَكَمَ بِهِ فِي الْقُرْعَةِ
فِي دَعْوَى النَّفَرِ الْوَلَدَ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْحُكْمَ حِينَئِذٍ كَانَ كَذٰلِكَ ثُمَّ نُسِخَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنْكِرْ عَلٰى عَلِيٍّ مَا
حَكَمَ بِهِ فِي الْقُرْعَةِ فِي دَعْوَى النَّفَرِ الْوَلَدَ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْحُكْمَ حِينَئِذٍ كَانَ كَذٰلِكَ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ بِاتِّفَاقِنَا
وَاتِّفَاقِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا وَدَلَّ عَلٰى نَسْخِهِ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِي بَابِ الْقَافَةِ مِنْ حُكْمِ عَلِيٍّ فِي مِثْلِ هٰذَا بِاَنْ جَعَلَ

الْوَلَدَ بَیْنَ الْمُدَّعِیِیْنَ جَمِیْعًا یَرِثُهُمَا وَیَرِثَانِهٖ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْحُكْمَ كَانَ یَوْمَئِذٍ حُكْمَ عَلِیٍّ بِمَا حَكَمَ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ مِثْلُ النَّسَبِ الَّذِیْ یَدَّعِیْهِ النَّفَرُ وَالْمَالُ الَّذِیْ یُوْصِیْ بِهِ النَّفَرُ بَعْدَ اَنْ یَكُوْنَ قَدْ اَوْصٰی بِهٖ لِكُلِّ وَاحِدٍ عَلٰی حِدَةٍ اَوِ الْعِتَاقُ الَّذِیْ یَعْتِقُهُ الْعَبِیْدُ فِیْ مَرَضٍ مُعْتِقِهِمْ اَنْ یُقْرَعَ بَیْنَهُمْ فَاَیُّهُمْ قُرِعَ اِسْتَحَقَّ مَا ادَّعٰی وَمَا كَانَ وَجَبَ بِالْوَصِیَّةِ وَالْعِتَاقِ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بِنَسْخِ الرِّبٰوا وَرُدَّتِ الْاَشْیَاءُ اِلَی الْمَقَادِیْرِ الْمَعْلُوْمَةِ الَّتِیْ فِیْهَا التَّعْدِیْلُ الَّذِیْ لَا زِیَادَةَ فِیْهِ وَلَا نُقْصَانَ (قوله) **ترجمہ** پہر لوگون نے اسکے بعد اوس شخص کے بارہ مین گفتگو کی جس نے اپنی موت کے وقت اپنے چہہ غلام آزاد کئے اور اونکے سوا کچہ اور مال نہا نہین پہر وارثون نے اسکو جائز نہ رکہا تو ایک گروہ نے کہا کہ اونمین سے ایک تہائی آزاد ہوجائینگے اور باقی غلام اپنی قیمتون مین سعی کرینگے اور جن لوگون نے اسکا قول کیا منجملہ اونکے امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم ہین اور دوسرون نے کہا کہ اون مین سے ایک تہائی آزاد ہوجائینگے اور باقی غلام آزاد کرنے والے کے وارثون کے لئے غلام رہینگے اور دوسرون نے کہا کہ اون کے درمیان قرعہ ڈالا جائے اور قرعہ کے بعد ایک تہائی آزاد کئے جائین اور باقی غلام اور استدلال کیا انہون نے اس مین اوس حدیث سے جو ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث عمران مین روایت کرچکے پس پہلے دونو قول والون کے لئے اس قول والو پر یہ دلیل ہوئی کہ وہ قرعہ جو حدیث عمران مین مذکور ہوا منسوخ ہے اسلئے کہ قرعہ ابتداء اسلام مین تہا تاکہ اشیا مین اوسکا استعمال کرکے اوسکے مطابق اونمین حکم کیا جاتے اور قرعہ جس شی کی وجہ سے ڈالا جاتے تو وہ شی بعینہ وہی خیال کی جائے جو قرعہ مین نکلے منجملہ اوسکے یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین یمن کے اندر قرعہ کے ذریعہ فیصلہ کیا چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن اسحاق کوفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن عون یا یعلی بن عبید نے مجکو شک ہے انہون نے روایت کی شعبی سے انہون نے عبد اللہ بن اجلح سے انہون نے عبد اللہ بن خلیل حضرمی سے انہون نے زید بن ارقم سے کہا اس حال مین کہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تہا کہ ناگاہ ایک شخص آپکی خدمت مین یمن کا آیا اور حضرت علی اوس زمانہ مین وہین تھے پس عرض کیا ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت علی کے پاس تین شخص ایک لڑکے مین جہگڑا کرتے ہوسے آئے کہ تینون نے ایک عورت سے ایک طہر مین ہم بستری کی تہی تو آپنے اون کے درمیان قرعہ ڈالا پس قرعہ مین اونمین سے ایک کا نام نکلا پس آپنے اوس ایک کو وہ بچہ دلا دیا پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہنسے یہانتک کہ آپکی کچلیان ظاہر ہوگئین یا کہا آپ کی داڑہین لہذا یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین کہ حضرت علی پر قرعہ سے فیصلہ فرمانے کا انکار نہ فرمایا ایک گروہ کے بچہ کا دعوی کرنے مین تو یہ اسکی دلیل ہوئی کہ حکم اوس زمانہ مین یون ہی تہا پہر اوسکے بعد ہمارے اور ہمارے مخالف کے اتفاق سے وہ منسوخ ہوگیا اور اوسکے منسوخ ہونے پر اوس حدیث نے دلالت کی جو ہم قیافہ کے باب مین روایت کرچکے کہ حضرت علی نے اسی جیسے واقعہ مین یہ حکم دیا کہ بچہ دونو مدعیون کا ہے وہ دونو کا وارث بنے اور دونو اوسکے وارث ہون پس یہ اسکی دلیل ہے کہ حکم اوس زمانہ مین موافق حکم کرنے حضرت علی کے تہا ہر شی مین مثل اوس نسب کی جسکے چند لوگ

مدعی ہون اور اوس مال کی جسکی ایک گروہ کو وصیت کی گئی ہو بعد اسکے کہ اونمین سے ہر ایک کے لئے علیحدہ
وصیت کی جاچکی ہو اور مثل آزادی کی کہ غلام اپنے آزاد کرنے والے کی بیماری مین آزاد ہوئے ہون اسطرح
کہ اونمین قرعہ اندازی کی جائے پس جو لنسا قرعہ مین نکلے وہی اپنے دعوی کا مستحق ہے اور وصیت اور آزادی
کی وجہ سے جو کچھ واجب ہوا وسکا پھیر یہ سود کے منسوخ ہونے سے جبکہ تمام اشیا اون معینہ مقدارون
کی طرف لوٹادی گئین جن مین برابری ہونی چاہئے نہ زیادتی ہو اوس مین اور نہ نقصان منسوخ ہوگیا۔
وبعد هذا فنبين معنى ما حكم به رسول الله صلى الله عليه وسلم من العتاق في المرض من القرعة و
جعله اياه من الثلث من احد وجهين **اما** ان يكون حكما دليلا على سائر افعال المريض في مرضه
من عتاقه وهباته وصدقاته او يكون ذلك حكما في عتاق المريض خاصة دون سائر افعاله هباته
وصدقاته **فان** كان خاصا في العتاق دون ما سواه فينبغي ان لا يكون ما جعله النبي صلى الله عليه
وسلم في هذا الحديث من العتاق في الثلث دليلا على الهبات والصدقات انها كذلك تثبت قول الذي
يقول انها من جميع المال اذ كان النظر شهد له وان كان هذا الا بكر لك فيه خلاف ما قال الا بالتقليد
ولا شيء في هذا الباب نقله غير هذا الحديث **وان** كان قد جعل النبي صلى الله عليه وسلم ذلك
العتاق في الثلث دليلا لنا على ان هبات المريض وصدقاته كذلك **فكذلك** هو دليل
لنا على ان القرعة قد كانت في ذلك كله جارية يحكم بها ففي ارتفاعها عندنا وعندك هذا المخالف لنا من الهبات
والصدقات دليل ان ارتفاعها ايضا من العتاق فبطل بذلك قول من ذهب الى القرعة وثبت احد
القولين الآخرين **فقال** من ذهب الى تثبيت القرعة وكيف تكون القرعة منسوخة وقد كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يعمل بها فيما قد اجمع المسلمون على العمل بها فيه من بعده **فذكروا**
لما حدثنا يونس قال ثنا علي بن معبد قال ثنا عبيد الله بن عمرو عن اسحق بن راشد عن الزهري
عن عروة وسعيد بن المسيب وعبيد الله بن عبد الله بن عتبة وعلقمة بن وقاص عن عائشة قالت
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد سفرا اقرع بين نسائه فايتهن خرج سهمها خرج
بها معه (قوله) **ترجمہ** اور اسکے بعد پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیماری کے وقت آزاد کرنیکا قرعہ
سے جو فیصلہ فرمایا اور اوسکو ایک تہائی سے جاری ٹہیرایا وہ دو وجہون مین سے ایک سے خالی نہ
ہوگا یا تو یہ ایسا فیصلہ ہوگا جو بیمار کے بحالت بیماری تمام کئے ہوئے افعال پر دلیل ہوگا مثلا اوسکے
ہبون اور اوسکی آزادی اور اوسکے صدقات یا یہ صرف بیمار کے غلامون کو آزاد کرنیکے ساتھ مخصوص ہوگا
اور اوسکے باقی افعال ہبے اور صدقون پر جاری نہ ہوگا پس اگر آزاد کرنے کے ساتھ مخصوص ہو رسول
صلے اللہ علیہ وسلم کا اس حدیث مین تہائی مال سے آزادی باقی رکھنا ہبون اور صدقونپر دلیل نہین ہوسکتا
تہائی سے ٹہیرتے ہین لہذا اوس شخص کا قول ثابت ہوا جو کہتا ہے کہ ہبے اور صدقے تمام مال
سے جاری ہوتے ہین اسلئے کہ نظر غور اسی کی شہادت دیتی ہے اگرچہ اسکے اندر اوسکے قول کا خلاف صرف
التقلید سے سمجھا جاسکتا ہے اور اس باب مین سوا اس حدیث کے اور کچھ منقول نہین اگرچہ نبی صلے اللہ علیہ

وسلم نے اس آزادی کو تہائی مال مین رکہنا ہمارے لئے اسپر دلیل قرار دیا ہے کہ مریض کے ہبے اور صدقے بہی اسی طرح ہین پس علیٰ ہذالقیاس وہ ہمارے واسطے اسپر بہی دلیل ہے کہ قرعہ ان تمام امور مین جاری تہا کہ اوسکے موافق فیصلہ کیا جاتا تہا پس اسکو دور ہوجانے مین ہمارے نزدیک اور ہمارے مخالف کے نزدیک ہبون اور صدقون سے اسپر دلیل ہے کہ وہ آزاد کرنے سے بہی دور ہوگیا لہذا اوس شخص کا قول باطل ہوگیا جو قرعہ کیطرف گیا اور دوسرے دونو قولون مین سے ایک قول ثابت ہوگیا پہر جو شخص قرعہ کے ثابت رکہنے کیطرف گیا اوسنے کہا کہ قرعہ منسوخ کیونکر ہوسکتا ہے حالانکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اوسکے ساتہہ عمل کرتے تھے اون معاملات مین کہ تمام مسلمانون کا آپ کے بعد اونین قرعہ پر عمل کے اندر اجماع رہا ہے اور ذکر کی وہ حدیث جو ہم سے یونس نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن عمرو نے انہون نے روایت کی اسحاق بن راشد سے انہون نے زہری سے انہون نے عروہ اور سعید بن مسیب اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ اور علقمہ بن وقاص سے انہون نے عائشہؓ سے کہا جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سفر کا ارادہ فرماتے تھے تو اپنی عورتون کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے تھے پس اون مین سے جسکا حصہ نکلتا تہا اوسکو اپنے ہمراہ لے جاتے تھے۔

حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْصَالِحٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ ثَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بَهْلُوْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَيَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عِيْسٰى بْنِ تَلِيْدٍ قَالَ ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ اَبِي الطَّاهِرِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ خَالَتِيْ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهٗ **قَالُوْا** فَهٰذَا مَا يَنْبَغِيْ لِلنَّاسِ اَنْ يَفْعَلُوْهُ اِلَى الْيَوْمِ وَلَيْسَ بِمَنْسُوْخٍ فَمَا يُنْكِرُوْنَ اَنَّ الْقُرْعَةَ فِي الْعِتَاقِ فِيْ الْمَرَضِ كَذٰلِكَ قِيْلَ لَهُمْ قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهٖ مَا يُغْنِيْ وَلٰكِنَّا نَذْكُرُ هٰهُنَا مَا فِيْهِ اَيْضًا دَلِيْلٌ اَنْ لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْ هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ اَنَّ لِلرَّجُلِ اَنْ يُسَافِرَ اِلٰى حَيْثُ اَحَبَّ وَاِنْ طَالَ سَفَرُهٗ ذٰلِكَ وَلَيْسَ مَعَهٗ اَحَدٌ مِنْ نِسَائِهٖ وَاِنْ حُكْمَ الْقَسْمِ يَرْتَفِعُ عَنْهُ بِسَفَرِهٖ **فَلَمَّا** كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ كَانَتْ قُرْعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ نِسَائِهٖ فِيْ وَقْتِ احْتِيَاجِهٖ اِلَى الْخُرُوْجِ بِاَحَدٍ لِهُنَّ لِتَطِيْبَ نَفْسُ مَنْ لَا يَخْرُجُ بِهَا مِنْهُنَّ وَلِتَعْلَمَ اَنَّهٗ لَمْ يُحَابِ الَّتِيْ خَرَجَ بِهَا عَلَيْهِنَّ لِاَنَّهٗ لَمَّا كَانَ لَهٗ اَنْ يَخْرُجَ وَيُخَلِّفَهُنَّ جَمِيْعًا كَانَ لَهٗ اَنْ يَخْرُجَ وَيُخَلِّفَ مَنْ شَاءَ مِنْهُنَّ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ الْقُرْعَةَ اِنَّمَا تُسْتَعْمَلُ فِيْمَا يَسَعُ تَرْكُهَا وَفِيْمَا لَهٗ اَنْ يُمْضِيَهٗ بِغَيْرِهَا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوصالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے یونس بن یزید نے انہون نے روایت کی ابن شہاب سے پس ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث

بیان کی ہم سے یوسف بن بہلول نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے انہون نے روایت کی محمد بن اسحاق سے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن مسلم نے انہون نے روایت کی عمروہ بن زبیر سے انہون نے عائشہ اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ اور علقمہ بن وقاص اور سعید بن مسیب اور عبداللہ بن ابوبکر سے انہون نے روایت کی عمرہ سے انہون نے عائشہ اور یحیی بن عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے عائشہؓ سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عیسی بن تلید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مفضل بن فضالہ قتبانی نے انہون نے روایت کی ابوطاہر عبدالملک بن محمد بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے انہون نے روایت کی اپنے چچا عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میری خالہ عمرہ بنت عبدالرحمن نے انہون نے روایت کی عائشہ سے اوسکی مثل انہون نے کہا کہ ہمنا سب ہے لوگ اسکو ایسے ہی کرتے رہین آج تک اور وہ منسوخ نہین ہے لہذا کیسے انکار کرسکتے ہین اسکا کہ قرعہ بیماری کی حالت مین بھی جائز ہو کیونکہ اندر بھی اسی طرح قائم ہے تو اونکو جواب دیا گیا کہ ہم اسبارہ مین اسکے موقعہ پر او سقدر بیان تو کرچکے ہین جو کافی ہے لیکن ہم اسجگہ وہ بھی ذکر کئے دیتے ہین جس مین اسپر دلیل ہے کہ تمہارے واسطے اس مین کوئی دلیل نہین ہوسکتی اگر خدا نے چاہا تمام مسلمانون کا اسپر اتفاق ہے کہ آدمی کو جائز ہے جہان چاہے سفر کرے اگرچہ اوسکا سفر طویل ہو جاتے اور اوسکے ساتھ اوسکی عورتون مین سے کوئی عورت نہ ہو اور برابری کا حکم مرد کے سفر کرنے سے دور ہو جاتا ہے پس جبکہ یہ بات یون ہے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی عورتون کے درمیان قرعہ اندازی کرنا اوسوقت کہ جب آپکو کسی عورت کو سفر مین ہمراہ لے جانیکی حاجت ہوتی ہی اسلئے تہا کہ تاکہ اون عورتون کا دل خوش ہوجائے جو آپکے ہمراہ سفر مین جانیسے رہجائین اور تاکہ یہ معلوم ہوجائے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اوس عورت سے بہ نسبت دوسرون کی زیادہ محبت نہین رکہتے تہے جسکا آپکی ہمراہی مین جانا قرار پایا ہے اسلئے کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جائز تہا کہ باہر تشریف لے جاتے اور تمام عورتونکو وطن مین چھوڑ جاتے تو آپکو یہ بھی جائز تہا کہ سفر مین تشریف لے جاتے اور وطن مین چھوڑ جاتے جسکو چاہتے پس اس بیان سے ثابت ہوا کہ قرعہ اون اشیا مین استعمال کیا جاتا ہے جنکے ترک کی گنجائش ہوتی ہے اور اون مین کہ قرعہ کے بغیر بھی اونکو پورا کیا جاسکے

ومن ذلك الخصمان يحضران عند الحاكم فيدعي كل واحد منهما على صاحبه دعوى فينبغي للقاضي أن يقرع بينهما فأيهما قرع بدأ بالنظر في أمره وله أن ينظر في أمر من شاء منهما بغير قرعة فكان الأحسن به بعد التطوق به في هذا استعمال القرعة كما استعملها رسول الله صلى الله عليه وسلم في أمر نسائه وكذلك عمل المسلمون في اقتسامهم بالقرعة فيما قد ملكوه بين أهلهم بما لو أمضوه بينهم لا عن قرعة كان ذلك مستقيما فأقرعوا بينهم ليطمئن قلوبهم وترتفع الظنة عمن تولى لهم قسمتهم ولو اقرع بينهم على طوائف من المتاع الذي لهم قبل أن يعدل ويسوى قيمته على املاكهم منه كان ذلك القسم باطلا فثبت بذلك أن القرعة انما جعلت بعد أن تعدل مهاما يجوز القسم به وانها انما اريدت لانتفاء الظنون لا بحكم يجب بها فكذلك نقول كل قرعة تكون مثل هذا فهي حسنة وكل قرعة يراد بها وجوب حكم

وَقَطعُ حُقُوقٍ مُتَقَدِّمَةٍ فَهِيَ غَيْرُ مُسْتَعْمَلَةٍ **ثُمَّ** رَجَعْنَا إِلَى الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَيْنِ فَرَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَكَمَ فِي الْعَبْدِ إِذَا كَانَ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَأَعْتَقَهُ أَحَدُهُمَا بِأَنَّهُ حُرٌّ كُلُّهُ وَيَضْمَنُ إِنْ كَانَ مُوسِرًا وَكَانَ مُعْسِرًا فَفِي ذٰلِكَ مِنَ الْاِخْتِلَافِ مَا ذَكَرْنَاهُ فِي كِتَابِ الْعَتَاقِ **ثُمَّ** وَجَدْنَا فِي حَدِيثِ أَبِي الْمَلِيحِ الْهُذَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ حُرٌّ كُلُّهُ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيكٌ فَبَيَّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِلَّةَ الَّتِي لَهَا عَتَقَ نَصِيبُ صَاحِبِهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْعَتَاقَ مَتٰى وَقَعَ بَعْضُ الْعَبْدِ انْتَشَرَ فِي كُلِّهِ **وَقَدْ** رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَمَ فِي الْعَبْدِ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِذَا أَعْتَقَهُ أَحَدُهُمَا وَلَا مَالَ لَهُ يُحْكَمُ عَلَيْهِ فِيهِ بِالضَّمَانِ بِالسِّعَايَةِ عَلَى الْعَبْدِ فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ هٰؤُلَاءِ الْعَبِيدِ فِي الْمَرَضِ كَذٰلِكَ وَأَنَّهُ لَمَّا اسْتَحَالَ أَنْ يَجِبَ عَلَى غَيْرِهِمْ ضَمَانُ مَا جَاوَزَ الثُّلُثَ الَّذِي لِلْمَيِّتِ أَنْ يُوصِيَ بِهِ وَيَمْلِكُهُ فِي مَرَضِهِ مِنْ أَحَدٍ مِنْ قِيمَتِهِمْ وَجَبَ عَلَيْهِمُ السِّعَايَةُ فِي ذٰلِكَ لِلْوَرَثَةِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى (قولہ) **ترجمہ** اور منجملہ اسی کے یہ ہے کہ دو شخص حاضر ہوں حاکم کے پاس اور اون میں سے ہر ایک اپنے ساتھی پر ایک دعوی کرتا ہو تو قاضی کے لئے مناسب ہے کہ اون دونو کے درمیان قرعہ ڈالے جو لنسا قرعہ میں نکلے اوسی کے دعوے میں پہلے غور کرلے حالانکہ جائز یہ بھی ہے کہ بغیر قرعہ کے دونوں میں سے جسکے دعوے میں چاہے غور کرے تو بہتر طریقہ تاکہ کسی قسم کا گمان پیدا نہ ہوسکے قرعہ کا استعمال کرنا ہے جسطرح اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کے بارہ میں استعمال فرمایا کرتے تھے اسی طرح مسلمانوں نے قرعہ سے حصوں کے اندر کام لیا اون اشیا میں جنکو انہوں نے اپنے گہروالوں کے درمیان عدل کے ساتہہ تقسیم کرنا چاہا گو کہ وہ اگر بلا قرعہ ہی اس تقسیم کو انجام دیتے تب بہی تقسیم درست ہو جاتی لیکن انہوں نے قرعہ اندازی کی اونکے درمیان تاکہ اونکے قلوب مطمئن ہوجائیں اور اون لوگوں سے ہر قسم کے گمان کا ارتفاع ہو جائے جنپر تقسیم کرینگے وہ متولی بنے ہوں اور اگر وہ اونکے مابین اون مختلف قسم کے مالوں پر قرعہ اندازی کریں جن میں اون لوگوں کی ملکیت کے حساب سے تعدیل اور برابری نہیں کی گئی تو یہ تقسیم باطل ہوگی پس اس سے ثابت ہوا کہ قرعہ صرف اوس وقت ڈالا جاتا ہے کہ اوس سے پیشتر تقسیم درست ہو چکی ہو اور قرعہ سے مقصد بدگمانی دور کرنا ہوتا ہے نہ کسی ایسی بات کے لئے جو قرعہ سے واجب ہو جاتے پس اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ ہر وہ قرعہ جو ایسا ہو تو وہ اچھا ہے اور ہر وہ قرعہ جس سے کسی حکم کا واجب ہونا مقصد ہو اور پہلے حقوق کا قطع کردینا تو وہ غیر مستعمل ہے پہر ہم دوسرے دونو قولوں کی طرف لوٹے تو ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کو دیکہا کہ آپنے غلام کے بارہ میں جو دو شخصوں کے درمیان مشترک ہو پہر اوسکو دونو میں سے ایک آزاد کردے یہ حکم دیا کہ وہ تمام آزاد ہے اور اگر وہ شخص مالدار ہے تو ضامن ہوگا اور اگر تنگدست ہے تو اس میں وہی اختلاف ہے جو ہم آزادی کی کتاب میں ذکر کرچکے پہر ہم نے حدیث ابو ملیح ہذلی میں جو انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی پایا کہ ایک شخص نے غلام کے اندر اپنا حصہ آزاد کردیا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمام آزاد ہے اوسکا کوئی شریک نہیں تو رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے وہ علتہ

بیان فرمادی جسکی وجہ سے اوسکے ساتھی کا حصہ (بہی) آزاد ہوگیا پس یہ اسکی دلیل ہے کہ آزادی جب غلام کے بعض حصہ مین واقع ہوتی ہے تو اسکے تمام مین پہیل جاتی ہے اور ہم سنے رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کو دیکہا کہ آپنے دو شخصون کے مشترکہ غلام مین جنکہ اوسکو ایک نے آزاد کردیا اور اوسکے پاس مال تہا نہین تاکہ ضمان کا حکم دیا جاتا غلام کو یہ حکم فرمایا کہ وہ اوسقدر کما دے جسقدر آزاد نہین ہوا لہذا ثابت ہوا کہ ان تمام غلامون کا حکم حالت مرض مین (بہی) یہی ہے اور جبکہ اون لوگون کے غیر پر ضمان کا واجب ہونا محال ہوا تو اوس تہائی مال سے متجاوز نہ ہوگا جسقدر کی میت کے واسطے وصیت درست ہے اور اپنے مرض کی حالت مین جسکو چاہے اونکی قیمت کا مالک بنادے اور اس صورت مین وارثون کے لئے غلامون پر کمانا واجب ہوگا اور یہی قول امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا ہے ◆

بَابُ الرَّجُلِ يُوصِي بِثُلُثِ مَالِهِ لِقَرَابَتِهِ أَوْ لِقَرَابَةِ فُلَانٍ مِنْهُمْ

باب اوس شخص کے بیان مین جو اپنے یا کسی خاص قبیلہ کے فلان شخص کے رشتہ دارون کو تہائی مالکی وصیت کرے

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِثُلُثِ مَالِهِ لِقَرَابَةِ فُلَانٍ مَنْهُمُ الْقَرَابَةُ الَّذِينَ يَسْتَحِقُّونَ تِلْكَ الْوَصِيَّةَ فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ هُمْ كُلُّ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْ فُلَانٍ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ أَوْ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ غَيْرَ أَنَّهُ يَبْدَأُ فِي ذَلِكَ بِمَنْ كَانَتْ قَرَابَتُهُ مِنْهُمْ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ عَلَى مَنْ كَانَتْ قَرَابَتُهُ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ وَتَفْسِيرُ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ لِلْمُوصِي لِقَرَابَتِهِ عَمٌّ وَخَالٌ فَقَرَابَةُ عَمِّهِ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ وَقَرَابَةُ خَالِهِ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ فَيَبْدَأُ فِي ذَلِكَ بِعَمِّهِ عَلَى خَالِهِ فَيَجْعَلُ الْوَصِيَّةَ لَهُ **وَقَالَ** زُفَرُ رَحِمَهُ اللهُ الْوَصِيَّةُ لِكُلِّ مَنْ قَرُبَ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ أَوْ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ دُونَ مَنْ كَانَ أَبْعَدَ مِنْهُ وَسَوَاءٌ كَانَ فِي ذَلِكَ بَيْنَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ وَبَيْنَ مَنْ كَانَ ذَا رَحِمٍ غَيْرِ مَحْرَمٍ **وَقَالَ** أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمَا اللهُ تَعَالَى الْوَصِيَّةُ فِي ذَلِكَ لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا أَبٌ وَاحِدٌ مُنْذُ كَانَتِ الْهِجْرَةُ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ أَوْ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ وَسَوَاءٌ فِي ذَلِكَ بَيْنَ مَنْ بَعُدَ مِنْهُمْ بَيْنَ مَنْ قَرُبَ وَبَيْنَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ غَيْرَ مَحْرَمٍ وَلَمْ يُفَضِّلُوا فِي ذَلِكَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مِنْ قِبَلِ الْأَبِ عَلَى مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مِنْ قِبَلِ الْأُمِّ **وَقَالَ** آخَرُونَ الْوَصِيَّةُ فِي ذَلِكَ لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا أَبُوهُ الرَّابِعُ إِلَى مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنْ ذَلِكَ لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا وَقَالَ آخَرُونَ الْوَصِيَّةُ فِي ذَلِكَ لِكُلِّ أَبٍ وَاحِدٍ فِي الْإِسْلَامِ أَوْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِمَّنْ يَرْجِعُ بِآبَائِهِ أَوْ بِأُمَّهَاتِهِ إِلَيْهِ أَبًا عَنْ أَبٍ أَوْ أُمًّا عَنْ أُمٍّ إِلَى أَنْ تَلْقَاهُ مِمَّا تَثْبُتُ بِهِ الْمَوَارِيثُ أَوْ تَقُومُ بِهِ الشَّهَادَاتُ وَإِنَّمَا جَوَّزَ أَهْلُ هَذِهِ الْمَقَالَاتِ الْوَصِيَّةَ لِلْقَرَابَةِ عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ إِذَا كَانَتْ تِلْكَ الْقَرَابَةُ قَرَابَةً تُحْصَى وَتُعْرَفُ فَإِنْ كَانَتْ لَا تُحْصَى وَلَا تُعْرَفُ فَإِنَّ الْوَصِيَّةَ بِهَا بَاطِلَةٌ فِي قَوْلِهِمْ جَمِيعًا إِلَّا أَنْ يُوصِيَ بِهَا لِفُقَرَائِهِمْ فَيَكُونُ جَائِزَةً لِمَنْ رَأَى الْوَصِيَّ دَفْعَهَا إِلَيْهِ مِنْهُمْ وَأَقَلُّ مَنْ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَجْعَلَهَا فِيهِمُ اثْنَانِ فَصَاعِدًا فِي قَوْلِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللهُ إِنْ دَفَعَهَا إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَجْزَأَهُ ذَلِكَ (قوله) **ترجمہ** ابو جعفر نے کہا لوگ اوس شخص کے بارہ مین مختلف ہوئے جو اپنے تہائی مال کی فلان شخص کے رشتہ دارون کے لئے وصیت کرے جنکے اندر وہ لوگ رشتہ دار ہون جو اوس وصیت کے مستحق ہون تو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے

فرمایا کہ وہ ہر ذی رحم محرم ہین جو فلان شخص سے باپ کیطرف سے رشتہ دار ہون یا اوسکی مان کیطرف سے صرف اتنی
بات ہے کہ ابتدا اون رشتہ دارون سے کرے جو اوسکے باپ ہی کے طرف سے رشتہ دار ہون اور مطلب اسکا یہ
ہے کہ رشتہ دارونکو وصیت کرنے والے کے لئے کوئی چچا اور ماموں ہون پس اوسکے اوس چچا کا رشتہ
جو باپ کیطرف سے ہو مانند اوسکے اوس ماموں کے رشتہ کے ہے جو اوسکی مان کیطرف سے رشتہ دار ہو لہذا
اوسکو اپنے چچا سے ابتدا کرنی چاہیئے نہ اپنے ماموں سے پس وصیت اوسی کے لئے کرے اور امام
زفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وصیت ہر اوس شخص کے لئے ہے جو رشتہ دار ہو خواہ باپ کیطرف سے
یا مان کیطرف سے نہ اوسکے لئے جو اوس سے دور ہو اور برابر ہے کہ وہ منجملہ اون لوگون کے ہو جو ذی رحم محرم
ہین یا منجملہ اونکے جو غیر ذی رحم محرم ہین اور امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہما اللہ نے فرمایا کہ وصیت
اس صورت مین ہر اوس شخص کے لئے ہے کہ وہ اور فلان ایک باپ پر جمع ہو جائین جب کہ ہجرت
واقع ہوئی خواہ باپ کیطرف سے یا مان کیطرف سے اور اس حکم مین وہ شخص بھی جو اون لوگون سے قریب ہون اور جو
اونسے بعید ہون سب برابر ہین اسیطرح وہ جو رشتہ مین حرام نہ ہو اور اس حکم مین اوس شخص کو فضیلت نہین جسکا
رشتہ باپ کیطرف سے ہو اوس شخص پر جسکا رشتہ مان کیطرف سے ہو اور دوسرون نے فرمایا وصیت اس صورت مین
ہر اوس شخص کے لئے ہے کہ اوسکو اور فلان اوسکے چوتھے باپ نے اکٹھا کر دیا ہو یا اوس نیچے درجہ کے باپ نے
اور دوسرون نے کہا وصیت اس صورت مین ہر اوسکے لئے ہے کہ اوسکو اور فلان کو ایک باپ نے اکٹھا کر دیا
ہو خواہ اسلام کے اندر یا زمانہ جاہلیت مین اور اسکے سوا نہین کہ ان تمام قولون والون نے وصیت کو قرابت
کے لئے جائز رکھا جیسا کہ ہم ہر ایک کے قول کو ذکر کر چکے بشرطیکہ وہ قرابت ایسی ہو کہ اوسکا احاطہ اور اوسکی
پہچان ہو سکے اور اگر ایسی ہو کہ احاطہ اور پہچان نہو سکے تو وصیت قرابت کے ساتھ باطل ہے بالاتفاق الا اوس
صورت مین کہ اون کے فقرا کے واسطے وصیت کرے تو جائز ہوگی وصی کو مجاز ہے کہ اون مین سے کسی کو دے
اور کم سے کم جسکو دینا جائز ہے اونمین سے وہ دو ہین یا زیادہ محمد بن حسن رضی اللہ عنہ کے قول مین اور
امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر اونمین سے ایک کو ہی دیدے تو یہ کافی ہے * **فلما** اختلفوا
فی القرابۃ منہم ہذا الاختلاف وجب ان ننظر فی ذلک لنستخرج من اقاویلہم ہذہ قولا صحیحا فنظرنا فی ذلک
فکان من حجۃ الذین ذہبوا الی ان القرابۃ ہم الذین یلتقونہ ومن یقاربونہ عند ابیہ الرابع فاسفل
من ذلک انما قالوا ذلک فیما ذکروا لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قسم سہم ذوی القربی اعطی
بنی ہاشم وبنی المطلب انما یلتقی ہو وبنو المطلب عند ابیہ الرابع لانہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب
بن ہاشم بن عبد مناف والآخرون بنو المطلب عبد مناف یلتقونہم وہو عند عبد مناف وہو ابوہ
الرابع **فمن الحجۃ** علیہم فی ذلک للآخرین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اعطی بنی ہاشم
وبنی المطلب قد حرم بنی امیۃ وبنی نوفل وقرابتہم منہ کقرابۃ بنی المطلب فلم یحرمہم لانہم لیسوا
قرابۃ ولکن لمعنی غیر القرابۃ فکذلک من نوقدتم لم یحرمہم لانہم لیسوا قرابۃ ولکن لمعنی غیر القرابۃ
ثم قد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القرابۃ من غیر ہذا الوجہ **ما** حدثنا ابن مرزوق

قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ ثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَۃُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ اَوْ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا جَاءَ اَبُوْ طَلْحَۃَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَائِطِی الَّذِیْ بِمَکَانِ کَذَا وَکَذَا لِلّٰہِ وَلَوِ اسْتَطَعْتُ اَنْ اُسِرَّهٗ لَمْ اُعْلِنْہُ فَقَالَ اجْعَلْہُ فِیْ فُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ اَوْ فُقَرَاءِ اَهْلِكَ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ ثُمَامَۃَ قَالَ قَالَ اَنَسٌ کَانَتْ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ اَرْضٌ فَجَعَلَهَا لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ اجْعَلْهَا فِیْ فُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَاُبَیٍّ **قَالَ** اَبِیْ عَنْ ثُمَامَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ وَکَانَا اَقْرَبَ اِلَیْہِ مِنِّیْ **فَهٰذَا** اَبُوْ طَلْحَۃَ قَدْ جَعَلَهَا لِاُبَیٍّ وَحَسَّانَ وَاِنَّمَا یَلْتَقِیْ هُوَ وَاُبَیٌّ عِنْدَ اَبِیْہِ السَّابِعِ لِاَنَّ اَبَا طَلْحَۃَ اسْمُہٗ زَیْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَیْدِ مَنَاۃَ ابْنِ عَدِیِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبِ بْنِ قَیْسِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ ابْنِ النَّجَّارِ فَلَمْ یُنْکِرْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ طَلْحَۃَ مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ

(قولہ) **ترجمہ** پس جبکہ لوگ قرابت میں اسقدر مختلف ہوئے تو واجب ہوا کہ ہم اس میں غور کریں تاکہ ہم اونکے تمام قولوں میں سے صحیح قول نکال لیں پس ہم نے اس میں غور کیا تو اون لوگوں کی دلیل جو اسطرف گئے کہ قرابت سے وہ لوگ مراد ہیں جو اوس سے مل جائیں اور وہ جو اوسکے چوتھے درجہ کے باپ میں اوس سے نزدیک ہوں یا اوس سے نیچے درجہ کے باپ میں یہ ہے کہ انہوں نے یہ قول اسوجہ سے کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ذوالقربی کو حصے تقسیم فرمائے تو بنی ہاشم اور بنو مطلب کو دئے حالانکہ آپ اور بنو مطلب آپکے چوتھے درجہ کے باپ کے پاس ملاقات کرتے ہیں کیونکہ آپ محمد بیٹے عبداللہ کے ہیں وہ بیٹے عبدالمطلب کے وہ بیٹے ہاشم کے وہ بیٹے عبد مناف کے اور دوسرے لوگ بیٹے مطلب کے ہیں وہ بیٹے عبد مناف کے پس آپ اور وہ لوگ عبد مناف پر مل جاتے ہیں حالانکہ وہ حضور کے چوتھے درجہ کے باپ ہیں پھر انپر دوسروں کے لئے اس مسئلہ میں یہ دلیل ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب بنی ہاشم اور بنی مطلب کو دیا تو بنی امیہ اور بنی نوفل کو محروم کر دیا حالانکہ اون کی قرابت بھی آپسے بنو مطلب کی سی ہے پس نہیں محروم فرمایا آپ نے ان کو اس وجہ سے کہ وہ رشتہ دار نہ تھے بلکہ اُس وجہ سے جو رشتہ داری کے علاوہ کوئی اور بات ہے لہذا اسی طرح اُن سے اوپر کے رشتہ داروں کو بھی اس وجہ سے محروم نہیں کیا کہ وہ رشتہ دار نہیں ہیں بلکہ رشتہ کے سوا دوسری کسی وجہ سے پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے قرابت کے بارہ میں اِس طریقہ کے سوا دوسرے طریقہ سے مروی ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمید نے انہوں نے حضرت انس سے کہا جب یہ آیت نازل ہوئی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ یا کہا مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا پس ابو طلحہ آئے اور عرض کیا ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے وہ باغ جو فلاں فلاں مقام میں ہیں اللہ تعالٰے کے لئے ہیں اور اگر میں اوسکو پوشیدہ کرسکوں تو اوسکا اعلان نہ کروں تو آپنے فرمایا کہ اوسکو اپنے رشتہ داروں میں سے فقیروں کے لئے کر دے یا اپنے گھر کے فقیروں کے لئے حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ

سے میرے باپ نے انہوں نے روایت کی ثمامہ سے کہا حضرت انس نے فرمایا کہ ابو طلحہ کی ایک زمین
تھی پس انہوں نے اوسکو اللہ تعالے کے واسطے ٹہیرا دیا پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوئے تو آپنے
اونسے فرمایا کہ اوسکو اپنی قرابت کے فقیرون کے واسطے کردے تو انہوں نے حضرت حسان اور حضرت
اُبی کے لئے کردیا میرے باپ نے ثمامہ سے روایت کر کے کہا انہوں نے روایت کی انس سے کہا وہ دونو
اونسے بہ نسبت میرے زیادہ قریب تھے پس یہ ابو طلحہ ہین کہ انہوں نے اوس زمین کو حضرت حسان
اور اُبی کے لئے ٹہیرایا حالانکہ وہ اور اُبی لوگ ساتوین درجہ کے باپ کے پاس ملتے ہین کیونکہ ابو طلحہ
کا نام زید ہے بیٹے سہل کے بیٹے اسود کے بیٹے حرام بن عمرو کے بیٹے زید مناۃ کے بیٹے عدی کے
بیٹے عمرو کے بیٹے مالک کے بیٹے نجار کے اور ابی بیٹے کعب کے ہین بیٹے قیس کے بیٹے عتیک کے بیٹے معاویہ کے بیٹے زید
کے بیٹے عوف کے بیٹے مالک کے بیٹے نجار کے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکے اس فعل پر کوئی
ناگواری ظاہر نہ فرمائی (قولہ) **فدل** ماذکرنا علے ان من کان یلقے الرجل الی ابیہ الخامس او السادس
او الی من فوق ذلک من الاباء المعروفین قرابۃ لہ کما ان من یلقاہ الی اب دونہ قرابۃ ایضا **وقد**
امر اللہ عز وجل نبیہ ایضا صلے اللہ علیہ وسلم ان ینذر عشیرتہ الاقربین **فروی** عنہ فی ذلک ما
حدثنا محمد بن عبد اللہ بن مخلد الاصفہانی قال ثنا عباد بن یعقوب قال ثنا عبد اللہ بن عبد القدوس من
الاعمش عن المنہال بن عمرو وعن عباد بن عباد قال قال علی لما انزلت وانذر عشیرتک الاقربین قال لی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علے اجمع لی بنی ہاشم وہم اربعون رجلا ثم ذکر الحدیث **ففی**
ہذا الحدیث انہ قصد بنی ابیہ الثالث **وقد** روی عنہ ایضا فی ذلک ما حدثنا محمد بن
عبد اللہ بن مخلد ابو الحسن الاصبہانی قال ثنا محمد بن حمید الرازی قال ثنا سلمۃ بن الفضل
عن محمد بن اسحق عن عبد الغفار بن القاسم عن المنہال عن عمرو بن عبد اللہ الحارث عن ابن
عباس عن علی عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم مثلہ غیر انہ قال اجمع لی بنی عبد المطلب قال وہم
اربعون رجلا یزیدون رجلا او ینقصونہ **ففی** ہذا الحدیث انہ قصد بنی ابیہ الثانی **وقد**
روی عنہ ایضا فی ذلک ما حدثنا ربیع الجیزی قال ثنا ابو الاسود وحسان بن غالب قالا ثنا ہمام
عن موسی بن وردان عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال یا بنی ہاشم
یا بنی قصی یا بنی عبد مناف انا النذیر والموت المغیر والساعۃ الموعود (قولہ) ترجمہ پس جو کچھ ہم
نے ذکر کیا اوس نے اسپر دلالت کی کہ جو شخص کسی دوسرے سے اوسکے پانچوین یا چھٹے یا اس سے بھی
اوپر کے درجہ کے باپ سے ملجاوے منجملہ اون باپون کے جو مشہور ہون اوسکے لئے قرابت ہین جیسا کہ
وہ شخص جو دوسرے سے اونسے نیچے درجہ کے باپ مین ملجاوے تو بہی قرابت ہوتا ہے اور بیشک خدا تعالے
نے بہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے قریب تر کنبہ کو ڈرانے کا حکم فرمایا ہے پس اس بارہ مین آپسے وہ حدیث
مروی ہے جو ہم سے محمد بن عبد اللہ بن مخلد اصفہانی نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے عباد بن یعقوب نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عبد القدوس نے انہوں نے روایت کی اعمش سے انہوں نے منہال

بن عمرو سے انہون نے عباد بن عباد سے کہا حضرت علی نے فرمایا جب نازل ہوی یہ آیت کہ وانذر عشیرتک الاقربین
تو مجہسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای علی میرے واسطے بنو ہاشم کو اکٹہا کردو اور وہ چالیس آدمی تھے
یا ایک کم چالیس پہر یہ حدیث ذکر کی تو اسحدیث مین یہ بات ہے کہ آپنے اپنے تیسرے درجہ کے باپ کے
بیٹون کا ارادہ فرمایا اور آپسے اسبارہ مین وہ حدیث بہی مروی ہے جو ہم سے محمد بن عبد اللہ بن مخلد اصبہانی نے
بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلمہ بن فضل نے انہون
نے روایت کی محمد بن اسحاق سے انہون نے عبد الغفار بن قاسم سے انہون نے منہال سے انہون نے عمرو
بن عبد اللہ بن حارث سے انہون نے ابن عباس سے انہون نے حضرت علی سے انہون نے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے اوسکی مثل سوا اسکے کہ انہون نے کہا میرے لئے عبد المطلب کے بیٹون کو جمع کردو کہا اور وہ چالیس آدمی
تھے ایک آدمی زائد یا کم تو اسحدیث مین یہ ہے کہ آپنے اپنے دوسرے درجہ کے باپ کے بیٹون کا ارادہ کیا اور
اسبارہ مین آپسے یہ بہی مروی ہے جو ہم سے احمد بن داود نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان تیمی نے انہون نے روایت کی ابو عثمان نہدی
سے انہون نے قبیصہ بن مخارق اور زہیر بن عمرو سے دونو نے کہا جب نازل ہوئی یہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین
تو چلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک پہاڑ کی چوٹی پر پس اوسکی بلندی پر چڑہے پہر فرمایا ای عبد مناف کے بیٹو
مین ڈرانے والا ہون تو اسحدیث مین یہ ہے کہ آپنے اپنے چوتھے درجہ کے باپ کے بیٹون کا ارادہ کیا اور آپسے
اسبارہ مین وہ حدیث بہی مروی ہے جو ہم سے ربیع جیزی نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاسود اور
حسان بن غالب نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے انہون نے روایت کی موسیٰ بن وردان سے
انہون نے ابو ہریرہ سے انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا ای ہاشم کے بیٹو ای قصی کے
بیٹو ای عبد مناف کے بیٹو مین ڈرانیوالا ہون اور موت مغیر اور ساعت موعدہ کی ہوئی **فَفِي** هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ دَعَا بَنِي
اَبِيْهِ الْخَامِسِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْهُ اَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَعَفَّانُ عَنْ
اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ
الْاَقْرَبِيْنَ قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ
عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَنْقِذِيْ
نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا **فَفِي** هٰذَا الْحَدِيْثِ
اَنَّهُ دَعَاهُمْ مَعَهُمْ بَنِيْ اَبِيْهِ السَّابِعِ لِاَنَّهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ
بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْهُ اَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ
بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ
عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ
عَدِيٍّ يَا بَنِيْ فُلَانٍ لِبُطُوْنٍ مِنْ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَخْرُجَ اَرْسَلَ
رَسُوْلًا لِيَنْظُرَ وَجَاءَ اَبُوْ لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَاجْتَمَعُوْا فَقَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ

إِنْ تُخْبِرُ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي قَالُوا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ
شَدِيدٍ **فَفِي** هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ دَعَا بُطُونَ قُرَيْشٍ كُلَّهَا **وَقَدْ** رُوِيَ مِثْلُ ذَلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ قَالَ ثَنَا عُقَيْلٌ قَالَ ثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ قَالَ سَعِيدٌ
وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ
وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا
يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ
مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ لَا أُغْنِي عَنْكِ
مِنَ اللَّهِ شَيْئًا (قوله) **ترجمہ** پس اس حدیث مین یہ ہے کہ آپنے اپنے پانچوین درجہ کے باپ کے بیٹون کو
بلایا اور اونسے اسبارہ مین وہ حدیث بھی مروی ہے جو ہم سے ابن مرزوق نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابو ولید اور عفان نے انہون نے روایت کی ابو عوانہ سے انہون نے عبد الملک بن عمیر سے انہون نے موسی بن
طلحہ سے انہون نے ابو ہریرہؓ سے کہا جب نازل ہوی یہ آیت کہ وانذر عشیرتک الاقربین تو نبی صلے اللہ علیہ سلم
باہر سے ہوئے اور فرمایا ای کعب بن لوی کے بیٹو اپنی جانونکو دوزخ سے نکالو ای عبد مناف کے بیٹو اپنی جانونکو
آگ سے نکالو ای ہاشم کے بیٹو اپنی جانونکو آگ سے نکالو ای فاطمہ محمدؐ کی بیٹی اپنی جان دوزخ سے نکال کیونکہ
مین اللہ کیطرف سے تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہین سوا اسکے کہ تمہارے لئے رحم (رشتہ) ہے کہ مین اوسکو
اوسکی تری سے تر کرونگا پس اس حدیث مین یہ ہے کہ آپنے اپنے ساتوین درجہ کے باپ کے بیٹون کو بلایا اسلئے
کہ آپ محمد ہین بیٹے عبد اللہ کے وہ بیٹے عبد المطلب کے بیٹے ہاشم کے بیٹے عبد مناف کے بیٹے قصی کے بیٹے کلاب کے
بیٹے مرہ کے بیٹے کعب کے بیٹے لوی کے اور آپسے اسبارہ مین وہ حدیث بھی مروی ہے جو ہم سے فہد نے بیان کی
کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے انہون نے روایت
کی اعمش سے انہون نے عمرو بن مرہ سے انہون سعید بن جبیر سے انہون نے ابن عباس سے کہا جب نازل ہوی
یہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین تو چڑھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر اور پکارنے لگے ای فہر کے بیٹو ای
عدی کے بیٹو ای فلان کے بیٹو قریش کے بہت سے بطنون کو یہانتک کہ وہ سب اکٹھے ہوئے اور جو شخص خود
نہ جا سکا اوسنے ایک اپنا قائم مقام بھیجا تاکہ وہ دیکھ لے اور ابو لہب اور قریش آئے چنانچہ سب اکٹھے ہوئے
اور آپنے فرمایا کہ مجھے بتلاؤ اگر مین تمکو یہ خبر دون کہ ایک لشکر ہے جنگل مین جو تمپر شب خون کرنا چاہتا ہے تو کیا
تم میری تصدیق کروگے انہون نے کہا ہان ہم نے آپ سے ہمیشہ راست گوی دیکھی ہے کہا پس مین
تمکو ڈراتا ہون اور سخت عذاب سے جو سامنے آتے ■ الاہے تو اسحدیث مین یہ ہے کہ آپنے قریش کے تمام
قبیلونکو بلایا اور اسکی مثل ابو ہریرہؓ سے مروی ہے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے سلامہ بن روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عقیل نے کہا حدیث بیان کی مجھسے زہری نے کہا کہا سعید
اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے جبکہ آپ پر یہ آیت نازل
ہوی وانذر عشیرتک الاقربین ای گروہ قریش خرید لو اپنی جانونکو اللہ تعالے سے مین تمکو خدا تعالی کی جانب

سے کسی چیز سے بے پروا نہیں کر سکتا اے عباس عبد المطلب کے بیٹے لا اغنی عنکم من اللہ شیئا اے رسول اللہ کی پھوپی صفیہ لا اغنی عنکم من اللہ شیئا اے محمد کی بیٹی فاطمہ لا اغنی عنک من اللہ شیئا **حدثنا** یونس قال انا ابن وھب قال اخبرنی یونس عن ابن شہاب قال اخبرنی سعید و ابو سلمۃ ان ابا ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذکر مثلہ غیر انہ قال یا صفیۃ یا فاطمۃ **ففی** ھذا الحدیث ایضا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما امرہ اللہ تعالی ان ینذر عشیرتہ الاقربین دعا عشائر قریش وفیھم من یلقاہ عند ابیہ الثانی وفیھم من یلقاہ عند ابیہ الثالث وفیھم من یلقاہ عند ابیہ الرابع وفیھم من یلقاہ عند ابیہ الخامس وفیھم من یلقاہ عند ابیہ السادس وفیھم من یلقاہ عند آبائہ الذین فوق ذلک الا انہ ممن قد جمعتہ وایاہ قریش فبطل بذلک قول اھل ھذہ المقالۃ وثبت احدی المقالات الاخر ونظرنا فی قول من قرب رحمہ علی من ھو ابعد رحما منہ فوجدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قسم سھم ذوی القربی عم بہ بنی ھاشم وبنی المطلب وبعض بنی ھاشم اقرب الیہ من بعض وبعض بنی المطلب ایضا اقرب الیہ من بعض فلما لم یقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذلک من قرب رحمہ منہ علی من ھو ابعد الیہ رحما منہ وجعلھم کلھم قرابۃ لہ لا یستحقون ما جعل اللہ عز وجل لقرابتہ فکذلک من بعدت رحمہ فی الوصیۃ لقرابۃ فلان لا یستحق رحمہ منہ شیئا مما جعل لقرابتہ الا کما یستحق سائر قرابتہ ممن رحمہ منہ ابعد من رحمہ فھذہ حجۃ قولہ)

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو یونس نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے کہا خبر دی مجکو سعید اور سلمہ نے کہ ابوہریرہ نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے پھر ذکر کیا اوسکی مثل سوا اسکے کہ انہوں نے کہا اے صفیہ اے فاطمہ پس اس حدیث میں بھی یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے جب آپکو خدا تعالے نے یہ حکم دیا کہ آپ اپنے قریب ترین کنبہ کے لوگونکو ڈراوین تو آپنے قریش کے قبیلون کو ڈرایا اور اون کے اندر وہ لوگ تھے جو آپسے آپکے دوسرے درجہ کے باپ کے نزدیک ملتے تھے اور اونمین وہ تھے جو آپسے آپکے تیسرے درجہ کے باپ پر ملتے تھے اور اون ہی مین وہ لوگ بھی تھے جو آپسے آپکے چوتھے درجہ کے باپ پر ملتے تھے اور اون ہی مین وہ تھے جو آپسے آپکے پانچوین درجہ کے باپ پر ملتے تھا اور اون ہی مین وہ تھے جو آپسے آپکے چھٹے درجہ کے باپ پر ملتے تھے کہ اور اون ہی مین وہ تھے جو آپسے آپکے اون باپون سے ملتے تھے جو اس سے بھی اوپر کے درجہ کے تھے مگر یہ کہ وہ منجملہ اونکے تھے کہ اونکو اور آپکو قریش نے اکٹھا کیا ہے لہذا اس سے اس قول والون کا قول باطل ہوگیا اور دوسرے قولون مین سے ایک قول ثابت ہوگیا اور ہم نے اوس شخص کے قول مین غور کیا جس نے اوسکو مقدم کیا ہے جسکا رشتہ نزدیک ہو اوس شخص پر جو رشتہ مین اوس سے دور ہو پس ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پایا کہ جب آپنے ذوی القربی کے حصو نکو تقسیم فرمایا تو بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کے سب لوگونکو دیا حالانکہ بعض بنی ہاشم بعض کی بہ نسبت آپسے زیادہ نزدیک تھے اور بعض بنی المطلب بھی آپسے بہ نسبت بعض کے زیادہ نزدیک تھے پس جبکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگونمین سے اونکو مقدم نہ فرمایا جنکا رشتہ آپسے نزدیک تھا اون لوگونپر جنکا رشتہ آپسے بعید تھا

اوراون تمام کو آپنے اپنا رشتہ وار قرار دیا تو نہین مستحق ہونگے وہ لوگ اوس چیز کے کہ خدا تعالے نے آپکے رشتہ
دارون کیلئے ٹہیرائی ہے پس اسی طرح جن لوگون کا رشتہ بعید ہو وہ درصورت فلان کے رشتہ دارون کے
لئے وصیت کرنیکے جس کا رشتہ قریب ہو وہ بوجہ اپنے رشتہ کے قریب ہونیکے اوراوس مال سے کسی چیز کا مستحق نہ
ہوگا جو اوسکی قرابت کے لئے ٹہیرایا گیا ہو مگر اوسیقدر سکا کہ اوسکے باقی رشتہ دار منجملہ اونکے جو رشتہ مین بعید
ہین مستحق ہونگے **وجہ** اخری ان ابا طلحۃ لما امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجعل ارضہ
فی فقراء القرابۃ جعلہا لحسان ولابی وانما یلتقی ہو وابی عند ابیہ السابع ویلتقی ہو وحسان
عند ابیہ الثالث لان حسان بن ثابت بن المنذر بن حرام وابو طلحۃ زید بن سہل بن الاسود بن
حرام فلم یقدم ابو طلحۃ فی ذلک حسانا لقرب رحمہ منہ علی ابی لبعد رحمہ منہ ولم یر واحدا
منہما مستحقا لقرابتہ منہ فی ذلک منہ الا کما یستحق منہ الاخر فثبت بذلک فساد ہذا القول
ثم رجعنا الی ما ذہب الیہ ابو حنیفۃ رحمہ اللہ فرأینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قسم سہم
ذوی القربی اعطی بنی ہاشم جمیعا وفیہم من رحمہ منہ رحم محرمۃ وفیہم منہ من رحمہ منہ
غیر محرمۃ واعطی بنی المطلب معہم وارحامہم جمیعا منہ غیر محرمۃ وکذلک ابو طلحۃ اعطی ابیا
وحسانا ما اعطاہما علی انہما قرابۃ ولم یخرجہما من قرابتہ ارتفاع الحرمۃ من رحمہما منہ
فبطل بذلک ایضا ما ذہب الیہ ابو حنیفۃ رحمہ اللہ رجعنا الی ما ذہب الیہ ابو یوسف ومحمد
رحمہما اللہ فرأینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطی سہم ذوی القربی بنی ہاشم وبنی المطلب
ولا یجتمع ہو وواحد منہم الی اب منذ کانت الہجرۃ وانما یجتمع ہو وہم عند آباء کانوا فی الجاہلیۃ
وکذلک ابو طلحۃ وابی وحسان لا یجتمعون عند اب اسلامی وانما یجتمعون عند اب کان فی الجاہلیۃ
ولم یمنعہم ذلک ان یکونوا قرابۃ لہ یستحقون ما جعل للقرابۃ فکذلک قرابۃ الموصی بقرابتہ لا
یمنعہم من تلک الوصیۃ الا ان لا یجمعہم وایاہ اب منذ کانت الہجرۃ فبطل بذلک قول ابی یوسف
ومحمد رحمہما اللہ وثبت القول الاخر فثبت ان الوصیۃ بذلک لکل من توقف علی نسبہ ابا عن اب او اما عن ام
حتی یلتقی ہو والموصی لقرابتہ الی جد واحد فی الجاہلیۃ او فی الاسلام بعد ان یکون اولئک الاباء
یستحق بالقرابۃ بینہم المواریث فی حال ویقوم بالانسان منہم الشہادات علی سیاقۃ ما بین الموصی لقرابتہ
وبینہم من الاباء او من الامہات فہذا القول ہو اصح القولین عندنا (قولہ) **ترجمہ** اور ایک اور استدلال
ہے کہ ابو طلحہ نے جبکہ اونکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ وہ اپنی زمین قرابت کے فقراء مین صدقہ
کردین تو انہون نے اوسکو حضرت حسان اور حضرت ابی کے لئے ٹہیرا دیا حالانکہ وہ اور ابی ابو طلحہ کے ساتوین درجہ کے
باپ پر ملجاتے ہین اور وہ اور حسان تیسرے درجہ کے باپ پر جاملتے ہین اسلئے کہ حسان بیٹے ثابت کے ہین وہ بیٹے
منذر کے وہ بیٹے حرام کے اور ابو طلحہ زید ہین بیٹے سہل کے بیٹے اسود کے بیٹے حرام کے لہذا ابو طلحہ نے اس حکم
مین حضرت حسان کو بوجہ اونکے رشتہ کے نزدیک ہونیکے حضرت ابی پر مقدم نہین کیا بوجہ اونکے رشتہ کے دور ہونیکے
اوراون دونون مین سے کسیکو اپنے رشتہ کیوجہ سے کسی چیز کا مستحق نہین بنایا مگر اوسکا کہ مستحق بنایا اوسکا دوسرا یعنی

بھی اس سے اس قول کا فاسد ہونا ثابت ہوا پھر ہم امام ابو حنیفہؒ کے مذہب کیطرف لوٹے تو ہم نے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ذوی القربیٰ کے حصونکو تقسیم فرمایا تو تمام بنی ہاشم کو دیا حالانکہ اون مین وہ لوگ بھی تھے جن سے رشتہ حرام ہے اور اون ہی مین وہ بھی تھے جنکا اونسے رشتہ حرام نہ تہا اور اون ہی کے ساتھ ساتھ بنی مطلب کو بھی دیا حالانکہ وہ نکے تمام نے رشتے حرام نہیں ہین اور اسی طرح ابو طلحہ نے اُبی کو دیا اور حسانکو نہین دیا اون دونو کو اسوجہ سے کہ وہ دونو قریبی رشتہ دار ہین اور نہین نکالا اون دونو کو اوسکی قرابت سے اون دونو کے رشتون کی ابو طلحہ سے حرمت کے اُٹھہ جانے نے پس اس سے باطل ہوا مذہب امام ابو حنیفہؒ کا پھر لوٹے ہم امام ابو یوسف اور امام محمد کے مذہب کیطرف تو ہم نے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دئیے حصے ذوی القربیٰ کے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو حالانکہ آپ اور ان مین سے کوئی بھی ہجرت سے بعد کس باپ پر اکٹھے نہین ہوئے ہان صرف آپ اور وہ لوگ اون باپونپر اکٹھے ہوتے ہین جو زمانہ جاہلیت مین تھے اور اسی طرح ابو طلحہ اور ابی اور حسان کسی اسلامی باپ پر اکٹھے نہین ہوتے البتہ اوس باپ پر اکٹھے ہوتے ہین جو زمانہ جاہلیت مین تہا اور اس نے اونکو اوسکی قرابت ہونے سے منع نہین کیا جو مستحق ہنین اوس چیز کے جو قرابت کے لئے قرار دی گئی ہو پس اسیطرح اوس شخص کی قرابت جسکے لئے وہ کچھ وصیت کرتا ہو کہ اونکو وصیت سے کوئی چیز باز نہین رکھہ سکتی مگر یہ کہ نہ اکٹھا کرے اون کو اور اوسکو کوئی باپ جب سے کہ ہجرت ہوئی ہو پس اس سے امام ابو یوسف اور امام محمد کا قول بھی باطل ہوا اور دوسرا قول ثابت ہوا لہذا اس سے ثابت ہوا کہ وصیت اس صورت میں ہر اوس کے لئے ہے جو اپنے نسب پر ایک باپ سوا ایک باپ کے اور ایک ماں سوا ایک ماں کے جانتا ہو اور وہ شخص اور اپنی قرابت کے لئے وصیت کرنے والا ایک دادا کیطرف ملاقی ہون خواہ زمانہ جاہلیت مین یا اسلام مین بعد اسکے کہ وہ سب باپ اونکے ساتھہ رشتہ داری کی وجہ سے کسی صورت مین میراثون کے مستحق ہون اور اونمین سے کسی انسان سے اسپر گواہیان قائم ہو جائیں کہ وہ اپنی قرابت کے لئے وصیت کرنے والے اور اون باپون اور ماؤن کے درمیان رابطہ ہے پس یہ قول ہمارے نزدیک صحیح تر قولون مین کا ہے ٭

کتاب الفرائض

کتاب فرائض کے بیان مین ہے

باب الرَّجُلِ يَمُوتُ وَيَتْرُكُ بِنْتًا وَأُخْتًا وَعَصَبَةً سِوَاهُمَا **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ أَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا أَبْقَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ

زَیْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَۃُ بْنُ سُلَیْمٰنَ قَالَ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ وَّسُفْیَانُ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ ذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ رَجُلًا لَوْ مَاتَ وَتَرَکَ ابْنَتَہٗ وَاَخَاہُ لِاَبِیْہِ وَاُخْتَہٗ لِاَبِیْہِ وَاُمِّہٖ کَانَ لِابْنَتِہِ النِّصْفُ وَمَا بَقِیَ فَلِاَخِیْہِ لِاَبِیْہِ وَاُمِّہٖ دُوْنَ اُخْتِہٖ لِاَبِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ **وَقَالُوْا** اَیْضًا لَوْ لَمْ یَکُنْ مَعَ الْاِبْنَۃِ اَخٌ وَکَانَتْ مَعَھَا اُخْتٌ وَعَصَبَۃٌ کَانَ لِلْاِبْنَۃِ النِّصْفُ وَمَا بَقِیَ فَلِعَصَبَتِہٖ وَاِنْ بَعُدُوْا **وَاحْتَجُّوْا** فِیْ ذٰلِکَ اَیْضًا بِمَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ **حَدَّثَنَا** عَلِیُّ بْنُ زَیْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَۃُ بْنُ سُلَیْمٰنَ قَالَ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِنِ امْرُؤٌا ھَلَکَ لَیْسَ لَہٗ وَلَدٌ وَّلَہٗ اُخْتٌ فَلَھَا نِصْفُ مَا تَرَکَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُلْتُمْ اَنْتُمْ لَھَا النِّصْفُ وَاِنْ کَانَ لَہٗ وَلَدٌ (قولہ) **ترجمہ باب** اوس شخص کے بیان مین جو مر جاوے اور ایک بیٹی اور ایک بہن اور اوسکے سوا اور عصبات کو چھوڑ جاوے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا خبر دی ہمکو علی بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب بن خالد نے انہون نے روایت کی ابن طاؤس سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لاحق کرو مال فرائض کے ساتھ پھر جو کچھ فرائض سے باقی رہے تو وہ سب سے زیادہ نزدیک مرد رشتہ دار کے لئے ہے۔ **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے امیہ بن بسطام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن قاسم نے انہون نے روایت کی عبد اللہ بن طاؤس سے انہون نے روایت کی اپنے باپ سے انہون نے ابن عباس سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہون نے روایت کی ابن طاؤس سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل اور ابن عباس کا ذکر نہ کیا حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہرون نے کہا خبر دی ہمکو سفیان ثوری نے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے علی بن زید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدہ بن سلیمان نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو معمر اور سفیان نے انہون نے روایت کی ابن طاؤس سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل **ابو جعفر** نے کہا کہ ایک گروہ اسطرف گیا کہ کوئی شخص اگر مر جائے اور اپنی بیٹی اور اپنے باپ شریک بھائی اور اپنے باپ اور مان دونون شریک بہن چھوڑ جائے تو اوسکی بیٹی کے لئے آدھا ہے اور باقی اوسکے بھائی کا ہے جو باپ اور مان دونون مین شریک ہے نہ اوسکی بہن کا جو باپ اور مان دونون مین شریک ہو اور اس بارہ مین اس حدیث سے استدلال کیا ہے اور انہون نے یہ بھی کہا کہ اگر بیٹی کے ساتھ بھائی نہ ہو اور اوسکے ساتھ بہن اور عصبے ہون تو بیٹی کے لئے آدھا ہوگا اور باقی عصبات کے لئے اگرچہ دور کے رشتہ سے ہون اور اس بارہ مین اوس حدیث سے بھی استدلال کیا جو ابن عباس سے منقول ہے حدیث بیان کی ہم سے علی بن زید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدہ بن سلیمان نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے انہون نے روایت کی معمر سے انہون نے ابن طاؤس سے کہا خبر دی مجکو میرے باپ نے انہون نے روایت کی ابن عباس سے کہ انہون نے کہا فرمایا اللہ تعالے نے اگر کوئی

مرد ہلاک ہو جائے کہ نہ ہوا اوسکا کوئی بچہ اور اوسکی کوئی بہن ہو تو بہن کے لئے ترکہ کا آدھا ہے ابن عباس نے کہا
پس تمہارا قول ہے کہ اوسکے لئے آدھا ہے اگرچہ متوفی کا کوئی بچہ بھی ہو **وخالفہم** فی ذلات آخرون
فقالوا بل للابنۃ النصف وما بقی بین الاخ والاخت للذکر مثل حظ الانثیین وان لم یکن مع الابنۃ غیر
الاخت کان للابنۃ النصف وللاخت ما بقی **و**کان من الحجۃ لہم فی ذلات ان حدیث ابن عباس الذی
ذکروا علی ما ذکرنا فی اول ہذا الباب لیس معناہ عندنا علی ما حملوہ علیہ ولکن معناہ عندنا واللہ
اعلم ما ابقت الفرائض بعد السہام فلاولی رجل ذکر کعمۃ و عم فالباقی للعم دون العمۃ لانہما فی درجۃ
واحدۃ متساویان فی النسب وفضل العم علی العمۃ فی ذلات بان کان ذکرا فہذا معنی قولہ ما ابقت الفرائض
فلاولی رجل ذکر ولیس الاخت مع اخیہا بداخلین فی ذلات **والدلیل** علی ما ذکرنا من ذلات انہم
اجمعوا فی بنت وبنت ابن وابن ابن ان للابنۃ النصف وما بقی فبین ابن الابن وابنۃ الابن للذکر مثل
حظ الانثیین ولم یجعلوا ما بقی بعد نصیب الابنۃ لابن الابن خاصۃ دون ابنۃ الابن ولم یکن معنی قول رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما ابقت الفرائض فلاولی رجل ذکر علی ذلک انما ہو علی غیرہ فلما ثبت ان ہذا
خارج منہ باتفاقہم وثبت ان العم والعمۃ داخلان فی ذلات باتفاقہم اذ جعلوا ما بقی بعد نصیب الابنۃ
للعم دون العمۃ **ثم** اختلفوا فی الاخت مع الاخ فقال قوم ہما کالعمۃ مع العم وقال آخرون ہما
کابن الابن وابنۃ الابن (قولہ) **ترجمہ** اور مخالفت کی اونکی اس میں دوسروں نے اور کہا کہ نہیں بلکہ بیٹی کیلئے
آدھا اور باقی بھائی اور بہن کے درمیان مشترک رہیگا اسطرح کہ مذکر کے لئے دو مؤنثون کے حصہ کی برابر
اور اگر بیٹی کے ساتھ بہن کے سوا کوئی نہ ہو تو بیٹی کے لئے آدھا اور بہن کے لئے باقی اونکی دلیل اس بارہ
میں یہ ہے کہ حدیث ابن عباس جسے انہوں نے ذکر کیا جیسا کہ ہم اوسکو اسباب کے شروع میں بیان کر چکے
اوسکا مطلب ہمارے نزدیک وہ نہیں ہے جسپر انہوں نے اسکو محمول کیا بلکہ اسکا مطلب ہمارے نزدیک
اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے یہ ہے کہ جو کچھ فرائض سہام کے بعد باقی رہیں تو وہ سب سے نزدیک
رشتہ دار مرد کیلئے ہے جسطرح پھوپی اور چچا پس باقی چچا کے لئے ہے نہ پھوپی کے لئے کیونکہ یہ دونوں ایک
درجہ میں ہیں اور نسب میں برابر ہیں اور چچا کو پھوپی پر اسوجہ سے فضیلت ہے کہ وہ مذکر ہے تو یہی مطلب اس
قول کا ہے کہ جو کچھ مال فرائض باقی چھوڑیں وہ سب سے زیادہ نزدیک رشتہ دار مرد کے لئے ہے اور بہن اپنے
بھائی کے ساتھ اس میں داخل نہیں ہیں اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا اوسکی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے ایک بیٹی اور
ایک پوتی اور ایک پوتے میں اسپر اجماع کیا ہے کہ بیٹی کے لئے آدھا ہے اور باقی پوتے اور پوتی میں مشترک ہے
اسطرح کہ مذکر کیلئے دو مؤنثون کے حصہ کی برابر اور بیٹی کے حصے کے بعد جو کچھ باقی ہو اوسکو انہوں نے بالخصوص
پوتے کیلئے نہ ٹہیرایا کہ پوتی کے لئے اوس میں کچھ نہ ہو اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے معنے کہ
جو کچھ مال فرائض باقی چھوڑیں تو وہ سب سے زیادہ نزدیک رشتہ دار مرد کے لئے ہے اسکے سوا نہیں کہ اسکے اور میں
ماسوا اسکے پس جبکہ ثابت ہوا کہ یہ اونکے اجماع کے ساتھ اس سے خارج ہے تو ثابت ہوا کہ چچا اور پھوپی اس
میں بالاتفاق داخل ہیں اسلئے کہ انہوں نے بیٹی کے حصہ کے بعد باقی رہنے والے کو چچا کے لئے قرار دیا نہ پھوپی کیلئے

پہر وہ مختلف ہوئے بہن بہن ساتہہ بہائی کے پس ایک گروہ نے کہاکہ وہ دونو مانند پہوپی کے ہین چچا کے ساتہہ اور دوسرون نے کہاکہ وہ دونو مانند پوتے اور پوتی کے ہین: **فَنَظَرْنَا** فِي ذٰلِكَ لِنَعْطِفَ مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنْهُ عَلٰى مَا اَجْمَعُوا عَلَيْهِ فَرَاَيْنَا الْاَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ اَنَّ ابْنَ الْاِبْنِ وَابْنَةَ الْاِبْنِ لَوْ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُمَا كَانَ الْمَالُ بَيْنَهُمَا لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِذَا كَانَ مَعَهُمَا ابْنَةٌ كَانَ لَهَا النِّصْفُ وَكَانَ مَا بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ النِّصْفِ بَيْنَ ابْنِ الْاِبْنِ وَابْنَةِ الْاِبْنِ عَلٰى مِثْلِ مَا يَكُوْنُ لَهُمَا مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا ابْنَةٌ وَكَانَ الْعَمُّ وَالْعَمَّةُ لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا ابْنَةٌ كَانَ الْمَالُ بِاتِّفَاقِهِمْ لِلْعَمِّ دُوْنَ الْعَمَّةِ فَاِذَا كَانَتْ هُنَالِكَ ابْنَةٌ كَانَ لَهَا النِّصْفُ وَمَا بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ لِلْعَمِّ دُوْنَ الْعَمَّةِ فَكَانَ مَا بَقِيَ بَعْدَ نَصِيْبِ الْاِبْنَةِ لِلَّذِيْ كَانَ يَكُوْنُ لَهُ جَمِيْعُ الْمَالِ لَوْ لَمْ يَكُنْ ابْنَةٌ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَكَانَ الْاَخُ وَالْاُخْتُ لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا ابْنَةٌ كَانَ الْمَالُ بَيْنَهُمَا لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَا كَذٰلِكَ اِذَا كَانَتْ مَعَهُمَا ابْنَةٌ فَوَجَبَ لَهَا نِصْفُ الْمَالِ بِحَقِّ فَرْضِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا اَنْ يَكُوْنَ مَا بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ النِّصْفِ بَيْنَ الْاَخِ وَالْاُخْتِ كَمَا كَانَ يَكُوْنُ لَهُمَا جَمِيْعُ الْمَالِ لَوْ لَمْ يَكُنْ ابْنَةٌ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى الْعَبْسِيُّ **ح** وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالُوْا اَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلٍ قَالَ اَتَى سُلَيْمٰنُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَاَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ فِيْ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَاُخْتٍ فَقَالَا لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ ثُمَّ قَالَا ائْتِ عَبْدَ اللّٰهِ فَاِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا فَاَتَاهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَقَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ وَلٰكِنْ سَاَقْضِيْ فِيْهَا بِمَا قَضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةً لِلثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْاُخْتِ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ هُذَيْلٍ مِثْلَهُ (قولہ) **ترجمہ** پہر ہم نے اس مین غور کیا تاکہ ہم اون صورتونکو جن مین اونکا اختلاف ہو اوسپر محمول کرین جن مین اونکا اتفاق ہے تو ہم نے ایک متفق علیہ قاعدہ پایا کہ پوتا اور پوتی اگر اون دونون کے سوا کوئی اور نہ ہو تو مال اون دونو مین مشترک رہتا ہے مذکر کے لئے دو مؤنثون کے حصے کا آدھا اور جب اون دونو کے ساتہہ بیٹی بہی ہو تو اوسکے لئے آدھا ہے اور اس آدھے کے بعد جو کچھ بچے وہ پوتے اور پوتی مین بٹ جائے مانند اوسکی کہ اون دونو کے لئے پورا مال ہوتا اگر اون دونو کے ساتہہ کوئی بیٹی نہ ہوتی اور چچا اور پہوپی کے ساتھ اگر بیٹی نہ ہو تو تمام مال بالاتفاق چچا کے لئے ہوتا ہے نہ پہوپی کے لئے اور جب اسجگہ بیٹی ہو تو اوسکے لئے آدھا ہوتا ہے اور اسکے بعد جو بچے وہ چچا کے لئے ہوتا ہے نہ پہوپی کے لئے پس اسی طرح بیٹی کے حصہ کے بعد باقی اوسکے لئے ہوگا کہ جسکے لئے تمام مال ہوتا در صورت بیٹی نہ ہونے کے تو جبکہ یہ بات یون ہے اور بہائی اور بہن کے ساتھ اگر بیٹی نہ ہو تو مال اون دونو مین ہوتا ہے مرد کے لئے دو مؤنثون کے حصہ کے برابر تو نظر غور اسکی بنا پر یہ ہے کہ بہائی اور بہن کا یہی حال ہو جب اون دونو کے ساتھ بیٹی بہی ہو پس اوسکے لئے آدھا مال ہے بوجہ حق فرض خداوندی کے اور جو کچھ اس آدھے کے بعد بچے وہ بہائی اور بہن کے درمیان تقسیم ہو جسطرح اون دونو کا سارا مال ہوتا اگر اون دونو کے ساتھ بیٹی نہ ہوتی اوسپر قیاس کر کے جو ہم ذکر کر چکے اور بیشک رسول خدا

ابنۃ

اثنتین

صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیث مروی ہے جو ہمارے ذکر کردہ مضمون پر دلیل ہے **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون اور عبید اللہ بن موسی عیسی نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے سب نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے انہوں نے روایت کی ابو قیس سے انہوں نے ہذیل بن شرحبیل سے کہا آئے لوگ سلیمان بن ربیعہ اور ابو موسی اشعری کے پاس ایک بیٹی اور ایک پوتی اور ایک بہن کے بارہ میں تو دونوں نے کہا کہ بیٹی کے لئے آدھا اور بہن کے لئے آدھا پھر دونوں نے فرمایا کہ عبد اللہ کے پاس جاؤ تو بیشک وہ ہماری متابعت کریگا پس وہ گئے اونکے پاس تو عبد اللہ نے فرمایا کہ میں اسوقت گمراہ ہوجاؤں اور ہدایت پانے والوں میں سے نہ ہوں لیکن میں اس واقعہ میں اوس حکم سے فیصلہ کرتا ہوں جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا تھا کہ بیٹی کے لئے آدھا اور پوتی کے لئے چھٹا حصہ دو ثلث پورے کرنیکے لئے اور باقی بہن کے لئے ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی ابو قیس سے انہوں نے ہذیل سے اوسیکی مثل **ففی** هذا الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جعل للاخوات من قبل الاب مع الابنة عصبة فيصرن مع البنات في حكم الذكور من الاخوة من قبل الاب فصار قول النبي صلى الله عليه وسلم فما ابقت الفرائض فلاولى رجل ذكر لانه عصبة ولا عصبة اقرب منه فاذا كان هنالك عصبة هي اقرب من ذلك الرجل فالمال لها وعلى هذا المعنى ينبغي ان يحمل هذا الحديث حتى لا يخالف حديث ابن مسعود هذا ولا يضاده وسبيل الآثار ان تحمل على الاتفاق ما وجد السبيل الى ذلك ولا تحمل على التنافي والتضاد ولو كان حديث ابن عباس على ما حمله عليه المخالف لنا وجب على مذهبه ان يضاده حديث ابن مسعود لان حديث ابن مسعود هذا مستقيم الاسناد صحيح المجيء وحديث ابن عباس مضطرب الاسناد لانه قد قطعه من ليس بدون من رفعه على ما ذكرنا في اول هذا الباب **واما** ما احتجوا به من قول الله عز وجل ان امرؤ هلك ليس له ولد وله اخت فلها نصف ما ترك فقالوا انما ورث الله عز وجل للاخت اذا لم يكن له ولد **فالحجة** عليهم في ذلك ان الله عز وجل قال ايضا وهو يرثها ان لم يكن لها ولد **وقد** اجمعوا جميعا على انها لو تركت بنتها واخاها لابيها كان للابنة النصف وما بقي فللاخ وان معنى قول الله عز وجل ان لم يكن لها ولد انما هو على ولد يحوز كل الميراث لا على الولد الذي لا يحوز كل الميراث فالنظر على ذلك ايضا ان يكون قوله عز وجل ان امرؤ هلك ليس له ولد وله اخت فلها نصف ما ترك هو على ولد يحوز جميع الميراث لا على ولد لا يحوز جميع الميراث (قولہ) **ترجمہ** تو اسحدیث میں یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہنوں کو جو باپ کی طرف سے ہوں بیٹی کے ساتھ عصبہ ٹھیرایا پس وہ بہنیں بیٹیوں کے ساتھ بھائیوں کے حکم میں ہیں جو باپ کیطرف سے ہوں لہذا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ جو کچھ فرائض باقی چھوڑیں وہ سب سے زیادہ نزدیک رشتہ دار مرد کے لئے ہے اسلئے ہوا کہ وہ عصبہ ہے اور کوئی عصبہ اوس سے زیادہ نزدیک نہیں اور جب وسجگہ کوئی ایسا عصبہ ہو جو اس مرد سے بھی زیادہ نزدیک ہو تو مال اوسی کا ہے اور اسی مراد پر اسحدیث کو محمول کرنا

مناسب ہے تاکہ حدیث ابن مسعود اسکے مخالف اور فاسد نہ ہوجائے اور احادیث کی صورت یہ ہے کہ وہ جب تک ممکن ہو اتفاق پر محمول کی جائیں اور منافات اور ضد پر محمول نہ کی جائیں اور حدیث ابن عباس اگر اوسپر محمول ہوتی جسپر ہمارے مخالف نے اوسکو محمول کیا تو اوسکے مذہب کی بنا پر یہ واجب ہوگا کہ حدیث ابن مسعود اوسکے مخالف ہوجائے اسلئے کہ ابن مسعود کی یہ حدیث درست اسناد والی صحیح الورود ہے اور حدیث ابن عباس مضطرب الاسناد ہے اسلئے کہ اوسکو اوس شخص نے مقطوع بیان کیا ہے جو اوس سے کم نہیں ہے جس نے اوسکو مرفوعا بیان کیا ہے جیسا کہ ہم اس باب کے شروع میں ذکر کر چکے اور رہا خدا تعالے کا وہ ارشاد جس سے انہوں نے استدلال کیا کہ ان امرؤ ہلک لیس لہ ولد وله اخت فلها النصف ما ترک سو انہوں نے کہا کہ خدا تعالے نے بہن کو وارث بنایا جبکہ متوفی کے لئے کوئی اولاد نہ ہو تو حجت اونپر اس بارہ میں یہ ہے کہ خدا تعالے نے یہ بھی فرمایا ہے کہ وہو یرثہا ان لم یکن لہا ولد اور تمام کا اسپر اجماع ہے کہ عورت اگر اپنی بیٹی اور اپنا بھائی چھوڑ جائے جو باپ کیطرف سے ہو تو بیٹی کے کیلئے آدھا ہوگا اور باقی بھائی کیلئے اور حقیقتا کے اس فرمان کے معنے کہ اور مرد وارث ہوگا بہن کا اگر نہ ہو بہن کے اولاد اسکے سوا نہیں کہ اوس بچہ پر محمول ہے جو تمام میراث کو گھیر لے نہ اوسپر جو تمام میراث کو نہ گھیرے پس نظر غور اس بنا پر یہی ہے کہ خدا تعالی کے اس ارشاد سے کہ ان امرؤ ہلک لیس لہ ولد ولہ اخت فلہا نصف ما ترک مراد وہ بچہ ہو جو تمام میراث کو گھیرے نہ وہ جو تمام میراث کو نہ گھیرے **فاما** ما احتجوا بہ من مذہب ابن عباس فی ذلک وانہ خالف فیہ سائر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواہ **فمما** روی عنہم فی ذلک ما حدثنا ابن ابی داود قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا ابن لہیعۃ عن عقیل انہ سمع ابن شہاب یخبر عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن زید بن ثابت ان عمر بن الخطاب قسم المیراث بین الابنۃ والاخت نصفین **حدثنا** علی بن زید قال ثنا عبدۃ بن سلیمن قال انا ابن المبارک قال انا یحیی بن ایوب قال انا یزید بن ابی حبیب عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن ان عمر بن الخطاب قسم المال شطرین بین الابنۃ والاخت **حدثنا** علی قال ثنا عبدۃ قال انا ابن المبارک قال انا اسرائیل عن جابر عن الشعبی عن علی و عبد اللہ فی ابنۃ واخت للابنۃ النصف وللاخت النصف قال اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذلک الا ابن عباس ابن الزبیر **حدثنا** علی بن شیبۃ قال انا یزید بن ہرون وابو نعیم قالا ثنا سفیان عن الاعمش عن ابراہیم عن مسروق عن عبد اللہ

ابن ماجۃ فی ابنۃ واخت وجد قال من اربعۃ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبۃ عن اشعث بن ابی الشعثاء

ت زید قال سمعت الاسود بن یزید یقول قضی فینا معاذ بالیمن فی رجل ترک ابنتہ واختہ فاعطی الابنۃ النصف واعطی الاخت النصف قال شعبۃ واخبرنی الاعمش قال سمعت ابراہیم یحدث عن الاسود قال قضی فینا معاذ بالیمن ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی مثلہ **حدثنا** علی بن شیبۃ قال ثنا یزید بن ہرون قال انا سفیان الثوری عن

ن ا ع اشعث بن ابی الشعثاء عن الاسود بن یزید قال قضی ابن الزبیر فی ابنۃ واخت فاعطی للابنۃ النصف واعطی للعصبۃ سائر المال فقلت ان معاذا قضی فینا بالیمن فاعطی للابنۃ النصف واعطی للاخت النصف فقال عبد اللہ ابن الزبیر فانت رسولی الی عبد اللہ بن عتبۃ فحدثہ بہذا الحدیث وکان قاضی لکوفۃ (قولہ) **ترجمہ** رہا مذہب ابن عباس جس سے انہوں نے استدلال کیا سو وہ اونکے سوا تمام صحابہ کے مذہب کے مخالف ہے چنانچہ منجملہ اونکے جو اس بارہ میں مروی ہیں وہ حدیث ہے جو ہم سے ابن ابی داود نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے انہوں نے روایت کی عقیل سے کہ انہوں نے سنا ابن شہاب کو خبر دیتے ہوئے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے

انہون نے روایت کی زید بن ثابت سے کہ عمر بن خطاب رضؓ نے تقسیم فرمایا میراث کو بیٹی اور بہن کے درمیان نصف نصف
حدیث بیان کی ہم سے علی بن زید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدہ بن سلیمان نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے کہا خبر دی
ہمکو یحییٰ بن ایوب نے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ابی حبیب نے انہون نے روایت کی ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے کہ عمر بن خطاب رضؓ نے تقسیم کیا
مال کو بیٹی اور بہن کے درمیان نصف نصف **حدیث** بیان کی ہم سے علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدہ نے کہا خبر دی
ہمکو ابن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو اسرائیل نے انہون نے روایت کی جابر سے انہون نے شعبی سے انہون علی اور عبداللہ سے
ایک بیٹی اور ایک بہن کے بارہ مین بیٹی کے لئے آدھا اور بہن کے لئے آدھا اور اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی کی
مثل فرمایا سوا ابن عباس اور ابن زبیر کے حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون اور ابو نعیم
نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہون نے روایت کی اعمش سے انہون نے ابراہیم سے انہون نے
مسروق سے انہون نے عبداللہ سے ایک بیٹی اور ایک بہن اور ایک دادا کے بارہ مین کہا چار حصون سے حدیث بیان کی ہم سے
ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی اشعث
بن شعثاء سے کہا سنا مین نے اسود بن یزید کو کہتے ہوئے کہ فیصلہ فرمایا ہمارے اندر حضرت معاذ نے مقام یمن مین اوس شخص کے
بارہ مین جس نے چھوڑی اپنی بیٹی اور اپنی بہن پس دیا بیٹی کو آدھا اور دیا بہن کو آدھا شعبہ نے کہا اور خبر دی مجھکو اعمش نے کہا سنا مین نے
ابراہیم کو حدیث بیان کرتے ہوئے اسود سے کہا فیصلہ فرمایا ہمارے اندر حضرت معاذ نے مقام یمن مین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم زندہ تھے
اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو سفیان ثوری نے انہون نے
روایت کی اشعث بن ابی شعثاء سے انہون نے اسود بن یزید سے کہا فیصلہ فرمایا ابن زبیر نے بیٹی اور بہن کے بارہ مین پس دیا بیٹی کو آدھا اور دیا عصبہ
کو باقی مال پھر مین نے کہا فیصلہ کیا ہمارے اندر مقام یمن مین پس دیا بیٹی کو آدھا اور دیا بہن کو آدھا پھر کہا عبداللہ بن زبیر نے کہ جاؤ تم میرے
قاصد عبداللہ بن عتبہ کے پاس اور اوس سے یہ حدیث بیان کرو اور وہ کوفہ کے قاضی تھے **فہذا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ رَجَعَ
عَنْ قَوْلِهِ الَّذِي وَافَقَ فِيهِ ابْنَ عَبَّاسٍ إِلَى قَوْلِ الْآخَرِينَ **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَرَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَا ثَنَا يُوسُفُ
بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَدِمَ مُعَاذٌ إِلَى الْيَمَنِ فَسُئِلَ عَنِ ابْنَةٍ وَ
أُخْتٍ فَأَعْطَى لِلْابْنَةِ النِّصْفَ وَالْأُخْتِ النِّصْفَ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ
عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي ابْنَتَيْنِ وَبَنَاتِ ابْنٍ وَبَنِي ابْنٍ وَفِي أُخْتَيْنِ لِأَبٍ وَأُمٍّ وَإِخْوَةٍ وَأَخَوَاتٍ لِأَبٍ أَنَّهَا
أَشْرَكَتْ بَيْنَ بَنَاتِ الْابْنِ وَبَنِي الْابْنِ وَبَيْنَ الْإِخْوَةِ وَالْأَخَوَاتِ مِنَ الْأَبِ فِيمَا بَقِيَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يُشْرِكُ بَيْنَهُمَا
وَقَالَ قَوْمٌ فِي ابْنَةٍ وَعَصَبَةٍ أَنَّ لِلْابْنَةِ جَمِيعَ الْمَالِ وَلَا شَيْءَ لِلْعَصَبَةِ فَنَفَى بِهِمْ جَهْلًا فِي تَرْكِهِمْ قَوْلَ كُلِّ الْفُقَهَاءِ
إِلَى قَوْلٍ لَمْ يُعْلَمْ أَنَّهُ قَالَ بِهِ قَبْلَهُمْ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَنْ تَابَعَهُمْ مَعَ أَنَّ مَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ فَسَادُهُ
بِنَصِّ الْقُرْآنِ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ **فَبَيَّنَ** اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَنَا
بِذٰلِكَ كَيْفَ حُكْمُ الْأَوْلَادِ فِي الْمَوَارِيثِ إِذَا كَانُوا ذُكُورًا وَإِنَاثًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا
مَا تَرَكَ **فَبَيَّنَ** لَنَا حُكْمَ الْأَوْلَادِ فِي الْمَوَارِيثِ إِذَا كَانُوا نِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ فَبَيَّنَ
لَنَا كَمْ مِيرَاثُ الْابْنَةِ الْوَاحِدَةِ ثُمَّ قَوْلُهُ **ترجمہ** پس یہ عبداللہ بن زبیر ہین کہ انہون نے اوس قول سے جسمین ابن عباس کے موافق تھے
رجوع کیا اور دوسرے لوگون کے قول کو اختیار کیا حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن اور روح بن فرج نے دونو نے کہا حدیث بیان کی

ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالاحوص نے انہوں نے روایت کی اشعث بن شعثا سے انہوں نے اسود بن یزید سے کہا تشریف لائے حضرت معاذ یمن کی جانب پس اونسے ایک بیٹی اور ایک بہن کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے بیٹی کو آدھا اور بہن کو آدھا دیا **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو سفیان ثوری نے انہوں نے روایت کی معبد بن خالد سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہ سے دو بیٹیوں اور پوتیوں اور پوتوں کے بارہ میں اور حقیقی دو بہنوں اور باپ شریک بھائیوں اور بہنوں کے بارہ میں کہ وہ سب پوتیوں اور پوتوں اور بھتیجوں اور بھانجیوں کے درمیان جو باپ شریک ہوں شریک کئے جاویں مابقی مال میں کہا اور عبداللہ ان دونوں میں شریک نہیں کرتے تھے اور ایک گروہ نے ایک بیٹی اور ایک عصبہ کے بارہ میں کہا کہ بیٹی کیلئے پورا مال ہے اور عصبہ کیلئے کچھ نہیں پس اونکے جاہل ہونیکے لئے یہ کافی ہے کہ انہوں نے فقہا کا قول چھوڑ کر ایسے قول کو پسند کیا کہ نہیں معلوم اونسے پیشتر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی نے یا انکے کسی تابعی نے کہا ہی یا نہیں باوجودیکہ اونکا مذہب نص قرآن سے خلاف ہے اسلئے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے وصیت کرتا ہے تمکو خدا تعالے تمہاری اولاد میں مرد کیلئے مانند دو مونثوں کے حصہ کے پس بیان فرمایا خدا تعالے نے ہمارے لئے اس سے یہ کہ کیسا حکم ہے اولاد کا میراثوں میں جبکہ وہ مرد یا مونثین ہوں پھر فرمایا خدا تعالے نے کہ اگر دو سے زیادہ عورتیں ہوں تو اون سبھوں کیلئے ترکہ کے دو ثلث ہیں پس بیان فرمادیا ہمارے واسطے حکم اولاد کا مواریث میں جبکہ وہ عورتیں ہیں پھر فرمایا خدا تعالے نے اور اگر ہو ایک تو اوسکے لئے آدھا ہی پس بیان فرمادیا ہمارے واسطے کہ کسقدر میراث ہے ایک بیٹی کی **فلما** بین لنا مواریث الاولاد على هذه الجهات علمنا بذلك ان حكم ميراث الواحدة لا يخرج من هذه الجهات الثلث واستحال ان يسمى الله عز وجل للابنة النصف وللبنات الثلثين لهن اكثر من ذلك الا لمعنى آخر يبينه في كتابه او على لسان رسول الله صلى الله عليه وسلم كما ابان في مواريث ذوي الارحام ولو كانت الابنة ترث المال كله دون العصبة لما كان لذكر الله عز وجل النصف معنى ولا همل امرها كما اهمل الابن فلما بين لها ما ذكرنا كان توقيفا منه عز وجل ايانا على ما سمى لها من ذلك هو سهمها كما كان ما سمى للاخوات من قبل الاب والام بقوله ان كان رجل يورث كلالة او امرأة وله اخ او اخت فلكل واحد منهما السدس فان كانوا اكثر من ذلك فهم شركاء في الثلث فكان ما بقي بعد الذي سمى لهن للعصبات وكذلك ما سمى للزوج والمرأة فما بقي بعد الذي سمى لهما للعصبة فكذلك الابنة ايضا ما بقي بعد الذي سمى لها للعصبة هذا دليل تام صحيح في هذه الآية **ثم** رجعنا الى قوله عز وجل ان امرؤ هلك ليس له ولد وله اخت فلم يبين لنا عز وجل ههنا من ذلك الولد فدلنا ما تقدم من قوله في الآية التي وقفنا فيها على انصباء الاولاد ان ذلك الولد هو ما تقدم من الولد الذي سمى له الفرض في الآية الاخرى **ثم** قد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما ذكرنا ايضا **حدثنا** يونس بن عبد الاعلى وبحر بن نصر قالا ثنا عبد الله بن وهب قال اخبرني داود بن قيس عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله ان امرأة سعد بن الربيع اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان سعدا قتل معك وترك ابنتيه وترك امرأة واخاه فاخذ اخوه ماله وانما تزوج النساء بما لهن فدعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اعط امرأته الثمن واعط ابنتيه الثلثين ولك ما بقي **حدثنا** يونس قال ثنا علي بن معبد قال ثنا عبيد الله بن عمرو عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله **فقد** وافق هذا ايضا ما ذهبنا اليه وهذا كان ابو حنيفة وابو يوسف ومحمد رحمهم الله يقولون وبه نقول ايضا **ترجمہ** پس جبکہ ہمارے لئے ان تمام صورتوں میں اولاد کی میراثیں بتلادیں تو ہم نے اس سے جان لیا کہ ایک عورت کی میراث کا حکم ان

تینون صورتون سے خارج نہین ہی اور محال ہی یہ کہ معین فرماوے خدا تعالے بیٹی کیلئے آدھا اور بیٹیون کیلئے دو ثلث حالانکہ اونکے لئے اس سے زیادہ ہو مگر کسی دوسری حکمت کی وجہ سے کہ بیان فرماوے اوسکو خدا تعالے اپنی کتاب مین یا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کی زبان پر جسطرح ظاہر فرمایا ذوی الارحام کی میراثون مین اور اگر بیٹی تمام مال کی وارث ہوتی نہ عصبہ تو خدا تعالے کو نصف حال کے ذکر کرنیکے کوی معنے نہ ہوتے اور مبلیک بیٹی کے حکم کو خدا تعالے چھوڑ دیتا جسطرح چھوڑ دیا بیٹی کو پس جبکہ خدا تعالے نے بیٹی کیلئے وہ بیان فرمایا جو ہم ذکر کر چکے تو خدائی عزوجل کیطرف سے ہمکو اوس حد پر ٹہیر ادنیا ہوا کہ جو کچھ خدا تعالے نے اوسکے لئے ذکر فرمایا وہی اوسکا حصہ ہی جسطرح معین فرمایا خدا نے باپ اور ماں دونو کیطرف کی بہنون کیلئے ذکر فرمایا کہ وانکان رجل یورث کلالۃ او امرءۃ ولہ اخ او اخت فلکل واحد منہما السدس فان کانوا اکثر من ذالک فہم شرکاء فی الثلث پس جو کچھ اونکے بعد باقی بچیگا جنکے لئے خدا تعالے نے معین فرمایا تو وہ عصبات کیلئے ہوگا اسیطرح جو کچھ خدا تعالے نے فاوندا اور عورتون کیلئے مقرر فرمایا سو اون دونو لوگو نکے بعد بھی باقی بچیگا وہ بھی عصبہ کیلئے ہے علی ہذا القیاس بیٹی بھی کہ اوسکے لئے جو کچھ مقرر کیا اوس سے جو کچھ بچیگا وہ بھی عصبات کیلئے ہوگا یہ ایک دلیل ہے جو قائم ہے صحیح ہے اس آیت مین پھر ہم خدا تعالے کے اس ارشاد کی طرف اوٹے کہ ان امرؤ ہلک لیس لہ ولد ولہ اخت پس نہین بیان فرمایا ہمارے لئے خدا تعالے نے اسجگہ کہ کونسا بچہ پس ہمکو خدا تعالے کے اوس قول نے بتلا دیا جو اوس آیت مین گذر گیا جسکے اندر ہے اولاد کے حصو نپر واقف ہوئے کہ بچہ سے وہ مراد ہے جو گذر گیا یعنے وہ جسکے لئے خدا تعالے نے دوسری آیت مین حصہ مقرر کیا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان مذکور مین یہ بھی مروی ہے **حدیث** بیان کی ہم سے یونس بن عبد الاعلی اور بحر بن نصر نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا خبر دی مجکو داود بن قیس نے انہون نے روایت کی عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے انہون نے جابر بن عبد اللہ سے کہ سعد بن ربیع کی عورت حاضر ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین اور عرض کی کہ ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سعد آپکے ہمراہ مقتول ہوگئے اور اپنی دو بیٹیان اور ایک مجکو اور اپنے بھائی کو چھوڑ گئے اب اونکے بھائی نے اونکا مال لے لیا اور عورتونسے نکاح اونکے مال کیوجہ سے کیا جاتا ہے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکے بھائی کو بلایا اور فرمایا کہ اوسکی بیوی کو آٹھوان حصہ دے اور اوسکی دونو بیٹیونکو دو ثلث اور باقی تیرے لئے ہے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن عمرو نے انہون نے روایت کی عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے انہون نے جابر بن عبد اللہ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل پس یہ بھی اوسکے موافق ہوگئی جو ہم ذکر کر چکے اور یہی امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم فرماتے تھے اور ہم بھی یہی کہتے ہین

بَابُ مَوَارِيثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ

باب ذوی الارحام کی میراثون کے بیان مین

حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَجُلٌ هَلَكَ وَتَرَكَ عَمَّتَهُ وَخَالَتَهُ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى حِمَارِهِ فَوَقَفَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ رَجُلٌ هَلَكَ وَتَرَكَ عَمَّتَهُ وَخَالَتَهُ فَيَسْأَلُهُ الرَّجُلُ وَيَفْعَلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ لَا شَيْءَ لَهُمَا **حَدَّثَنَا** بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعِيَ إِلَى جَنَازَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتّٰى إِذَا جَاءَهَا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكَ قَالُوا تَرَكَ عَمَّتَهُ وَخَالَتَهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَالَ قِفُوا الْحِمَارَ نُوقِفُوا الْحِمَارَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ رَجُلٌ تَرَكَ عَمَّتَهُ وَخَالَتَهُ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم لا اجد لهما شيئا حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هرون قال انا محمد بن مطرف عن زيد بن اسلم ومحمد بن
عبد الرحمن بن المجبر عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار قال اتى رجل من اهل العالية رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
يا رسول الله ان رجلا هلك وترك عمة وخالة فانطلق نقسم ميراثه فتبعه رسول الله صلى الله عليه وسلم على حمار فقال
يا رب رجل ترك عمة وخالة ثم سار هنيهة ثم قال يا رب رجل ترك عمة وخالة ثم سار هنيهة ثم قال يا رب رجل ترك عمة
وخالة ثم قال لا ارى ينزل علي شيء لا شيء لهما قوله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن
نافع نے انہوں نے روایت کی ہشام بن سعد سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطا بن یسار سے کہ ایک انصاری آیا رسول
خدا صلے اللہ علیہ سلم کی خدمت میں اور عرض کیا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم ایک شخص مر گیا اور اپنی پھوپی اور اپنی خالہ چھوڑ گیا اور آپ سے
اسی حالت میں سوال کیا گیا تھا کہ آپ اپنے خچر پر تھے تو آپ اس سوال سے ٹھیر گئے پھر اپنے دونو ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا اے خدا ایک شخص ہلاک ہوا اور اپنی
پھوپی اور اپنی خالہ چھوڑ گیا پس وہ آدمی آپ سے سوال کرتا رہا اور آپ اسی طرح کرتے رہے یہانتک کہ تین بار آپ نے ایسا کیا پھر فرمایا ان دونو کے
لئے کچھ نہیں حدیث بیان کی ہم سے بحر بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم کو عبد اللہ بن وہب نے کہا خبر دی مجکو حفص بن میسرہ اور ہشام بن سعد اور
عبد الرحمن بن زید نے انہوں نے روایت کی زید بن اسلم سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم ایک انصاری کے جنازہ میں بلائے گئے یہانتک کہ جب آپ
وہاں تشریف لے گئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے ان سے فرمایا کسکو چھوڑا اسنے لوگوں نے کہا اپنی پھوپی اور خالہ پھر آپ آگے کو ہوئے اور فرمایا ٹھیرو
لوگوں نے گدھے کو ٹھیرایا اور فرمایا الہی خدا ایک شخص چھوڑ مرا اپنی پھوپی اور اپنی خالہ پس نہ نازل ہوا آپ پر کوئی حکم تب رسول خدا
صلے اللہ علیہ سلم نے ارشاد فرمایا میں ان دونو کیلئے کچھ نہیں پاتا حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن
ہارون نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن مطرف نے انہوں نے روایت کی زید بن اسلم اور محمد بن عبد الرحمن بن مجبر سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں
نے عطا بن یسار سے کہا ایک شخص اہل عالیہ میں سے رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے رسول خدا صلے
اللہ علیہ سلم ایک شخص مر گیا اور ایک پھوپی اور ایک خالہ چھوڑ گیا لہذا چلکر اسکی میراث تقسیم فرما دیجئے چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم اسکے
پیچھے گدھے پر تشریف لے گئے اور عرض کیا اے پروردگار ایک شخص ایک پھوپی اور ایک خالہ چھوڑ کر مر گیا پھر تھوڑی دور اور چلے پھر فرمایا اے
پروردگار ایک شخص ایک پھوپھی اور ایک خالہ چھوڑ کر مر گیا پھر چلے تھوڑی دور اور فرمایا اے پروردگار ایک شخص پھوپی اور خالہ
چھوڑ کر مر گیا پھر فرمایا میں نہیں خیال کرتا کہ مجھ پر کچھ نازل ہو ان دونو کو کچھ نہیں قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان الرجل
اذا مات وترك ذا رحم ليس بعصبة ولم يترك عصبة غيره انه لا يرث من ماله شيئا واحتجوا في ذلك بهذا الحديث
وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا يرث ذو الرحم اذا لم يكن عصبة بالرحم الذي بينه وبين الميت كما
يورث بالرحم الذي يدلي به فيكون للعمة الثلثان وللخالة الثلث لانهما تدليان برحم الام وكان من الحجة
لهم في ذلك ان هذا الحديث الذي يحتج به عليهم مخالفهم حديث منقطع ومن مذهب هذا المخالف لهم ان لا
يحتج بمنقطع فكيف يحتج عليهم بما لو احتجوا به عليهم لم يسوغوهم اياه ثم لو ثبت هذا الحديث لم يكن
فيه ايضا عندنا حجة في دفع مواريث ذوي الارحام لانه قد يجوز لا شيء لهما اي لا فرض لهما مسمى كما لغيرهما من
النسوة اللاتي يرثن كالبنات والاخوات والجدات فلم ينزل عليه شيء فقال لا شيء لهما على هذا المعنى ويحتمل
ايضا لا شيء لهما لا ميراث لهما اصلا لانه لم يكن نزل عليه حينئذ واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض في كتاب
الله فلما نزلت عليه جعل لهما الميراث فانه قد روي عنه في مثل هذا ايضا ما حدثنا فهد قال ثنا يوسف

بن بہلول قال ثنا عبدة بن سلیمن عن محمد بن اسحق عن محمد بن یحیی بن حبان عن عمه واسع بن حبان قال توفی
ثابت بن الدحداح وکان اتیا وهو الذی لیس له اصل یعرف فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعاصم بن
عدی هل تعرفون له فیکم نسبا قال لا یا رسول الله فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم ابا لبابة بن عبد المنذر
ابن اخیه فاعطاه میراثه (قوله) **ترجمہ** ابوجعفر نے کہا کہ ایک گروہ اسطرف گیا کہ آدمی جب مرجائے اور ذوی رحم کو چہوڑجائے
جو عصبہ ہو اور اسکے سوا کوئی عصبہ چہوڑے تو وہ اوسکے مال سے کسی چیز کا وارث نہوگا اور استدلال کیا انہون نے اس
بارہ مین اس حدیث سے اور مخالفت کی اونکی اس مین دوسرون نے اور کہا کہ ذو رحم وارث ہوگا بشرطیکہ اوس رحم کیساتھ عصبہ ہو جو اوسکے
اور میت کے درمیان ہے جسطرح اوس رحم کی وجہ سے وارث ہوتا ہے جو پس ہونگے پہوپی کیلئے دو ثلث اور خالہ کیلئے ایک ثلث اسلئے
کہ وہ لگتی ہے مان کے رحم کیساتھ اور اونکے لئے حجت اس بارہ مین یہ ہے کہ یہ حدیث کہ استدلال کیا اس سے اونپر اونکے مخالفون نے حدیث
منقطع ہے اور اونکے اس مخالف کا یہ مذہب ہے کہ حدیث منقطع سے استدلال نہ کیا جائے تو پس کیونکر استدلال لاسکتے ہین
وہ انپر اوس حدیث سے کہ اگر استدلال لاتے یہ لوگ اوس حدیث سے اونپر تو نہ جائز رکہتے وہ لوگ انکے لئے بہ استدلال پہر اگر یہ حدیث ثابت
ہوجائے تو بہی اس مین ہمارے نزدیک ذوی الارحام کی میراثون کے دفع مین کوئی حجت نہین اسلئے کہ ہوسکتا ہے اون دونوکے
کچھ نہونیکا مطلب ہو کہ اون دونوکے لئے کوئی حصہ معین نہین جسطرح ان دونو کے سوا اور عورتون کیلئے ہے جو وارث ہوتی ہین مثلاً بیٹیان
اور بہنین اور دادیان پس چونکہ آپ پر کچہ نازل نہوا تو آپنے فرمایا اون دونو کیلئے کچہ نہین اسی معنے کے لحاظ سے اور احتمال اسکا بہی ہے کہ اون دونوکے
لئے کچہ نہین یعنے اونکے لئے وراثت بالکل نہین اسلئے کہ اوسوقت آپ پر اونکے بارہ مین یہ نازل ہوا تہا کہ بعض ذوی الارحام بعض سے زیادہ
نزدیک ہین خدا تعالے کی کتاب مین پہر جب یہ آیت نازل ہوگئی تو اون دونو کیلئے میراث ٹہیرا دی کیونکہ اسی جیسے حکم مین وہ حدیث گزری ہے
جو ہم سے فہد نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن بہلول نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہون نے روایت کی
محمد بن اسحاق سے انہون نے محمد بن یحیی بن حبان سے انہون نے اپنے چچا واسع بن حبان سے کہا وفات پائی ثابت بن دحداح نے
اور تہے وہ اتی اور وہ وہ شخص ہوتا ہے جسکی کوئی اصل معلوم نہو پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عاصم بن عدی سے فرمایا کیا اسکا اپنے
اندر کوئی نسب جانتے ہو انہون نے کہا نہین ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابولبابہ بن عبد المنذر کو بلایا جو اوسکا بہتیجا تہا پس
اوسکی میراث ابولبابہ کو دی **فهذا** رسول الله صلى الله عليه وسلم قد ورث ابا لبابة من ثابت بن الدحداح الذی بینه وبینه
تثبت بذلك مواریث ذوی الارحام ودل سؤال رسول الله صلى الله عليه وسلم ربه سبحانه وتعالى فی حدیث عطاء
بن یسار عن العمة والخالة هل لهما میراث ام لا انه لم یکن نزل علیه شیء فیما تقدم فی ذلك **فثبت** بما ذکرنا تأخر
حدیث واسع هذا عن حدیث عطاء بن یسار اذ کان ناسخا له **فان** قلتم ان حدیث واسع هذا منقطع **قیل**
لکم وحدیث عطاء بن یسار منقطع ایضا فمن جعلکم اولى بثبت المنقطع فیما یوافقکم من مخالفکم فیما یوافقه **وقد** روی
مثل هذا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فی آثار متصلة الاسانید **منها** ما حدثنا علی بن شیبة قال ثنا اسحق
بن ابراهیم الحنظلی قال ثنا وکیع قال ثنا سفیان **ح** وحدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو احمد محمد بن عبد الله بن
الزبیر قال ثنا سفیان عن عبد الرحمن بن الحارث بن عیاش بن ابی ربیعة عن حکیم بن حکیم عن عبادة
بن حنیف عن ابی امامة بن سهل بن حنیف ان رجلا رمی رجلا بسهم فقتله ولیس له وارث الا خال فکتب فی ذلك
ابو عبیدة بن الجراح الی عمر بن الخطاب فکتب عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله ورسوله مولى من لا ولی

لہ والخال وارث من لا وارث لہ **حدثنا** ابو امیۃ قال ثنا ابو عاصم عن ابن جریج عن عمرو بن مسلم عن طاؤس عن
عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخال وارث من لا وارث لہ **حدثنا** ابراہیم بن مرزوق قال ثنا
ابو عاصم فذکر باسنادہ مثلہ ولم یرفعہ **حدثنا** ابو یحیی بن احمد بن زکریا بن الحارث بن ابی میسرۃ المکی قال ثنا
ابی قال ثنا ہشام بن سلیمن عن ابن جریج فذکر باسنادہ مثلہ قال ابو یحیی وأراہ قد رفعہ (قولہ) **ترجمہ** تو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ وارث بنایا آپنے ابو لبابہ کو ثابت کا بوجہ اوس رحم کے جو اون دونون مین تہا ہمدا اس سے ثابت ہوا ذوی
الارحام کا وارث ہونا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی پروردگار سے حدیث عطا بن یسار مین پہوپی اور خالہ کے بارہ مین سوال کرنا
کہ اون کیلئے میراث ہے یا نہین اسکی دلیل ہی کہ اوس وقت تک آپ پر اسبارہ مین کچہ نازل ہوا تہا پس ہماری بیان مذکور سے ثابت ہوا واسع کی احدیث
کا عطا بن یسار کیحدیث سے مؤخر ہونا لہذا وہی ناسخ ہوگی اور اگر تم کہو کہ واسع کی یہ حدیث منقطع ہی تو تمکو جواب یا جائیگا کہ حدیث عطا بن یسار بہی
تو منقطع ہی پس کون چیز مسیح ہی اوس منقطع کی ثابت ہونیکے لیے جو تمہارے موافق ہی مقابلہ مین اوس منقطع کے جو تمہارے مخالف کے موافق ہے
اور اسکی مثل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل الاسانید احادیث مین مروی ہی منجملہ اونکے وہ حدیث ہی جو ہم سے علی بن شیبہ نے بیان کی کہا حدیث
بیان کی ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احمد بن عبد اللہ بن زبیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے انہون روایت کی عبد الرحمن بن حارث بن
عیاش بن ابی ربیعہ سے انہون نے روایت کی حکم بن حکیم سے انہون نے عبادہ بن حنیف سے انہون نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے کہ ایک شخص نے
دوسرے شخص پر تیر پہینکا پس اوسکو قتل کر دیا اور اوسکا کوئی وارث نہین سوا ماموں کے تو ابو عبیدہ بن جراح نے اس واقعہ کو حضرت عمر بن خطابؓ کی
طرف لکہا تو عمرؓ نے جواب دیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور اوسکا رسول ولی ہین اوسکے جسکا کوئی ولی نہو اور ماموں وارث ہی اوسکا جسکا
کوئی وارث نہو **حدیث** بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے انہون نے روایت کی ابن جریج سے انہون نے
عمرو بن مسلم سے انہون نے طاؤس سے انہون نے عائشہؓ سے انہون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ماموں وارث ہی اوسکا جسکا کوئی وارث نہو حدیث
بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے پہر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل اور اسکو مرفوع نہ کیا حدیث بیان
کی ہم سے ابو یحیی بن احمد بن زکریا بن حارث بن میسرہ مکی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن سلیمان نے انہونے
روایت کی ابن جریج سے پہر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل ابو یحیی نے کہا اور میرا خیال ہی کہ انہونے اسکو مرفوع کیا **حدثنا** فہد قال
ثنا ابو الولید قال ثنا شعبۃ قال بدیل العقیلی اخبرنی عن راشد بن سعد عن ابی عامر الہوزنی عن المقدام بن معدیکرب
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک کلا فعلی قال شعبۃ وربما قال قال ومن ترک مالا فلورثتہ
وانا وارث من لا وارث لہ اعقل عنہ وارثہ والخال وارث من لا وارث لہ یعقل عنہ ویرثہ **حدثنا** ابن
ابی میسرۃ قال ثنا بدل بن المحبر قال ثنا شعبۃ ثم ذکر باسنادہ مثلہ **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا سلیمن بن حرب
قال ثنا حماد بن زید عن بدیل فذکر باسنادہ مثلہ الا انہ قال ارث مالہ وافک عانہ والخال وارث من لا وارث
لہ ویفک عانہ **حدثنا** ابن ابی میسرۃ قال ثنا سلیمن بن حرب قال ثنا حماد بن زید فذکر مثلہ **حدثنا**
ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا معاویۃ بن صالح قال ثنی راشد بن سعد انہ سمع المقدام بن معدیکرب یحدث
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اللہ ورسولہ مولی من لا مولی لہ یرث مالہ ویفک عنوہ والخال وارث من
لا وارث لہ یرث مالہ ویفک عنوہ **فہذہ** آثار متصلۃ قد تواترت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما یوافق ما روینا

اُو واسع بن حبان و یخالف ما رُوی عن عطاء بن یسار (قوله) ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے ابو ولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا بدیل عقیلی خبر دی مجکو راشد بن سعد سے انہوں نے ابو عامر ہوزنی سے انہوں نے
مقدام بن معدیکرب سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے اوپر بوجھ چھوڑ جاوے تو وہ مجھپر ہے شعبہ نے کہا اور کبھی کہا کہ حضور نے یون فرمایا اور
جو شخص مال چھوڑ جاوے تو وہ اوسکے وارثون کا ہے اور مین اوسکا وارث ہون جسکا کوئی وارث نہ ہو اوسکیطرف سے دیت مین دونگا اور وارث بھی مین ہونگا اور
اور ماموں وارث ہے اوسکا جسکا کوئی وارث نہ ہو دیت دیگا وہ اوسکیطرف سے اور وارث ہیگا اوسکا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے بدیل بن محبر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے
ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے روایت
کی بدیل سے پھر ذکر کیا اس اسناد سے اوسکی مثل مگر یہ کہ انہوں نے کہا وارث ہونگا مین اوسکے مال کا اور چھڑاونگا مین اوسکی گردن
کو اور ماموں وارث ہے اوسکا جسکا کوئی وارث نہ ہو اور چھڑاوے اوسکی گردن حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی میسرہ نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے پھر ذکر کیا اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے ربیع
موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معاویہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے راشد بن سعد نے کہ انہوں نے
سنا مقدام بن معدیکرب کو حدیث بیان کرتے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے کہا اللہ اور اوسکا رسول ولی ہے اوسکا جسکا کوئی ولی نہ ہو
وارث نہیں اوسکے مال کا چھڑا دیگا اوسکی گردن اور ماموں وارث ہے اوسکا جسکا کوئی وارث نہ ہو اور چھڑا دیگا گردن اوسکی بس یہ احادیث متصلہ ہیں کہ تواتر
ثابت ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے موافق اوسکی کہ روایت کیا واسع بن حبان نے اور مخالف ہے اوسکے کہ روایت کی عطا بن یسار نے
وقد شد ذلك كله وبينه قول الله عز وجل واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض في كتاب الله **فقال** المخالف لنا
لا دليل لكم في هذه الاية على ما ذهبتم اليه من هذا لان الناس كانوا يتوارثون بالتبني كما تبنى رسول الله صلى
الله عليه وسلم زيد بن حارثة فكان من فعل هذا ورث المتبنى ماله دون سائر ارحامه وكان الناس يتعاقدون في
الجاهلية على ان الرجل يرث الرجل فانزل الله عز وجل واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض في كتاب الله فحول ذلك دية
للمواريث الى ذوي الارحام وقال ادعوهم لابائهم هو اقسط عند الله **وذكروا** في ذلك ما حدثنا علي بن زيد قال ثنا
عبدة بن سليمن قال ثنا ابن المبارك قال اخبرنا ابن عون عن عيسى بن الحارث قال كان لاخي شريح ابن الحارث جارية
فولدت جارية فشبت فزوجها فولدت غلاما وماتت الجدة فاختصم شريح والغلام الى شريح قال فجعل شريح يقول
ليس له ميراث في كتاب الله تعالى انما هو ابن بنت وقضى للغلام بالميراث قال اولوا الارحام بعضهم اولى ببعض
في كتاب الله تعالى قال فركب ميسرة بن زيد الى عبد الله بن الزبير فحدثه بالذي قضى به شريح قال فكتب ابن
الزبير الى شريح ان ميسرة حدثني انك قضيت كذا وقلت عند ذلك واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض في كتاب
الله تعالى فانما كانت تلك الايات في العصبات في الجاهلية وكان الرجل في الجاهلية يعاقد الرجل فيقول ترثني
وارثك فلما نزلت هذه الاية ترك ذلك قال فقدم الكتاب الى شريح فقرأه وقال انما اعتقها حيتان بطنها
وابى ان يرجع عن قضائه **وكان** من الحجة للاخرين على اهل هذه المقالة ان عبد الله بن الزبير قد اخبر في حديثه
هذا انهم كانوا يتوارثون بالتعاقد دون الانساب فانزل الله عز وجل رد ذلك واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض
في كتاب الله فكان في هذه الاية دفع الميراث بالمعاقدة وايجابه لذي الارحام دونهم ولم يبق لنا في هذه الاية

اِنَّ ذَوِی الْاَرْحَامِ ھُمُ الْعَصَبَۃُ اَوْ غَیْرُھُمْ فَقَدْ یَحْتَمِلُ اَنْ یَکُوْنُوْا ھُمُ الْعَصَبَۃَ وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَکُوْنَ کُلُّ ذِیْ رَحِمٍ عَلٰی مَا جَاءَ فِیْ تَفْصِیْلِ الْمَوَارِیْثِ فِیْ غَیْرِ ھٰذَا الْحَدِیْثِ (قولہ) **ترجمہ** اور اس تمام کو بخشۃ طور سے اللہ تعالٰے کے قول زبان فرمایا واولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ پھر ہمارے مخالف نے کہا کہ اس آیت میں تمہارے واسطے اوس بات پر کوئی دلیل نہیں جسطرف تم گئے ہو اسلئے کہ لوگ وارث ہوا کرتے تھے متبنی ہونیکی وجہ سے جسطرح متبنی بنایا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے حضرت زید بن حارثہ کو پس جو شخص بیا کرتا تھا وہ متبنی کو اپنے مال کا وارث بناتا تھا نہ باقی رشتہ داروں کو اور تھے لوگ معاہدہ کیا کرتے تھے زمانہ جاہلیت مین پھر کہ ہر ایک دوسرے کا وارث ہوگا پھر حق تعالٰے نے نازل فرمایا والوا الارحام بعضہم اولی ببعض ہی کتاب اللہ ان تمام میراثون مذکورہ کی تردید کیلئے اور ذوی الارحام کی میراثون کی قائم کرنیکے لئے اور فرمایا پکارو لوگونکو اونکے باپون کے نام سے یہ خدا تعالٰے کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اور ذکر کی انہون نے اسمین وہ حدیث جو بیان کی ہم سے علی بن زید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو ابن عون نے انہونے روایت کی عیسی بن حارث سے کہا میرے بھائی شریح بن حارث کی ایک لونڈی تھی پس اوسکے لڑکی پیدا ہوئی پھر جوان ہوئی تو اوسکا نکاح کر دیا پھر اوس سے ایک لڑکا پیدا ہوا اور نانی مر گئی پس شریح اور لڑکا شریح کیطرف مقدمہ لیگئے کہا پس شریح کہنے لگے کہ لڑکے کیلئے وراثت نہیں ہے خدا تعالٰے کی کتاب مین بجز اسکے نہیں کہ وہ نواسہ ہے اور فیصلہ کیا لڑکے کیلئے میراث کا فرمایا اور ذوی الارحام اونمین سے بعض بعض سے زیادہ نزدیک ہین اللہ تعم کی کتاب مین کہا پس سوار ہوئی میسرہ بن یزید عبد اللہ بن زبیر کیطرف پس حدیث بیان کی اونسے وہ جو فیصلہ کیا تھا شریح نے کہا پھر لکھا ابن زبیر نے شریح کو کہ میسرہ نے حدیث بیان کی مجھ سے یہ کہ تم نے فیصلہ کیا ہے اسطرح اور پڑھا اوسوقت والوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ اسکے سوا نہیں کہ یہ آیات تھین عصبات کے بارہ مین زمانہ جاہلیت مین اور تھا آدمی زمانہ جاہلیت مین معاہدہ کرتا تھا دوسرے سے اور کہتا تھا کہ وارث بنیگا تو میرا اور وارث بنونگا مین تیرا پس جب آیت نازل ہوگئی تو یہ متروک ہوگیا کہا پس پیش ہوئی کتاب قاضی شریح پر تو انہونے پڑھا اوسکو اور فرمایا اسکے سوا نہین کہ آزاد کیا ہے اوسکو اوسکے پیٹ کی مچھلیونے اور انکار کیا اپنی قضا سے رجوع کرنیکا اور دوسرون کیلئے اس قول والونپر یہ حجت ہے کہ عبد اللہ بن زبیر نے خبر دی ہے اپنی اس حدیث مین یہ کہ وہ لوگ ایکدوسرے کے وارث ہوا کرتے تھے بوجہ معاہدہ کے نہ بوجہ نسبون کے پس نازل فرمایا خدا تعم نے سکی تردید کیلئے والوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ لہذا اس آیت مین معاہدہ کیوجہ سے جو میراث ہوتی تھی اوسکو دفع کر دیا گیا اور ذوی الارحام کیلئے میراث کو واجب کیا گیا اور ہمکو اس آیت مین یہ نہ بتایا گیا کہ ذوی الارحام عصبات ہی ہین یا اونکے سوا کوئی اور پس احتمال ہے کہ ہون وہ عصبات اور احتمال ہے کہ ہو ہر ذوی رحم موافق اوسکی کہ آیا ہے میراثون کی تفصیل مین اس حدیث کے سوا اور حدیثون مین **فلما** کان ما ذکرنا کذلک ثبت ان لا حجۃ لاحد الفریقین فی ھذا الحدیث وانما ھذا الحدیث حجۃ علی ذاھب لو ذھب الی میراث المتعاقدین بعضھم من بعض لا غیر ذلک **فہذا** معنی حدیث ابن الزبیر **وقد** ذھب اھل بدر الی مواریث ذوی الارحام **فیما** روی عنھم فی ذلک ما ذکرناہ فیما تقدم من کتابنا ھذا عن عمر فی کتابہ الی ابی عبیدۃ بن الجراح فلم ینکر ابو عبیدۃ ذلک علیہ فدل ان مذھبہ فیہ کان کمذھبہ **وقد** حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا یزید بن ھرون قال انا داود بن ابی ھند عن الشعبی قال اتی زیاد فی رجل مات وترک عمتہ وخالتہ فقال ھل تدرون کیف قضی عمر فیھا قالوا لا قال واللہ انی لاعلم الناس بقضاء عمر فیھا جعل العمۃ بمنزلۃ الاخ والخالۃ بمنزلۃ الاخت فاعطی العمۃ الثلثین والخالۃ الثلث **حدثنا** علی قال ثنا یزید قال انا یزید بن ابراھیم والمبارک بن فضالۃ عن الحسن عن عمر انہ جعل للعمۃ الثلثین وللخالۃ الثلث **حدثنا** علی قال ثنا یزید قال انا سفیان عن منصور عن ابراھیم عن مسروق قال اتی عبد اللہ فی اخوۃ لام وام فاعطی الاخوۃ من الام الثلث واعطی الام سائر المال وقال الام عصبۃ من لا عصبۃ لہ وکان لا یرد علی

الاخوۃ لام مع الام ولا علی ابنۃ ابن مع ابنۃ الصلب ولا علی اخوات لاب مع اخت لاب وام ولا علی امرأۃ ولا علی جدۃ ولا علی زوج **حدثنا** علی قال ثنا یزید قال انا قیس بن الربیع عن ابی حصین عن یحیی بن وثاب عن مسروق عن عبد اللہ قال الخالۃ والدۃ **حدثنا** علی قال ثنا یزید قال ثنا حبیب بن ابی حبیب عن عمرو بن هرم عن جابر بن زید ان عمر قضی للعمۃ الثلثین وللخالۃ الثلث **حدثنا** علی قال ثنا یزید قال ثنا حمید الطویل عن بکر عن عبد اللہ عن عمر مثلہ **حدثنا** علی قال ثنا یزید قال انا سفیان الثوری عن منصور عن فضیل عن ابراهیم قال کان عمر وعبد اللہ یورثان الارحام دون الموالی فقلت ان کان علی یفعل ذلک قال کان علی اشدهم فی ذلک (قولہ) **ترجمہ** توجبکہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا اوس طرح ہی تو ثابت ہوا کہ کسی فریق کیلئے بھی اس حدیث میں استدلال نہیں اور بجز اسکے نہیں کہ یہ حدیث حجت ہوتی اوسپر جسکا مذہب منع کرنیوالون کے باہم وارث ہونیکا ہو تا پس حدیث ابن زبیر کے یہ معنی ہوئے اور بیشک اہل بدر ذوی الارحام کی میراثون کا مذہب کہتے ہین پس منجملہ اونکی حجتونسی مروی ہین وہ ہے جسکو ہم پہلے اپنی اس کتاب میں حضرت عمر سے روایت کرچکے کہ انہون نے ابو عبیدہ بن جراح کو والا نامہ لکھا تھا پس ابو عبیدہ نے حضرت عمر پر اس مین کوئی ناراضی ظاہر نہ کی لہذا یہ اسکی دلیل ہوئی کہ اونکا مذہب اس مسئلہ مین حضرت عمرؓ کے مذہب کی مثل ہے اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو داؤد بن ابی ہند نے انہوں نے روایت کی شعبی سے کہا زیاد کے پاس ایک شخص کے بارہ مین سوال ہوا جو مر گیا اور اس نے اپنی پھوپھی اور خالہ چھوڑی تو انہوں نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ حضرت عمر نے اوسمین کسطرح فیصلہ فرمایا تھا انہوں نے کہا نہین کہا قسم خدا کی مین بہ نسبت تمام لوگونکی حضرت عمرؓ کے اسقدر مین فیصلہ کو زیادہ جانتا ہوں حضرت عمر نے پھوپی کو بمنزلہ بھائی کے ٹھیرایا اور خالہ کو بمنزلہ بہن کے چنانچہ دی پھوپی کو دو ثلث اور خالہ کو ایک ثلث **حدیث** بیان کی ہم سے علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید نے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ابراہیم اور مبارک بن فضالہ نے انہوں نے روایت کی حسن سے انہوں نے حضرت عمر سے کہ انہوں نے پھوپی کیلئے دو ثلث ٹھیرائے اور خالہ کیلئے ایک ثلث **حدیث** بیان کی ہم سے علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے انہوں نے روایت کی منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے مسروق سے کہا عبد اللہ کے پاس چند بھائیون کے بارہ مین سوال ہوا کہ جو ماں شریک تھے اور ایک ماں کے بارہ مین پس انہوں نے ماں شریک بھائیون کو ایک تہائی دیا اور ماں کو باقی مال اور فرمایا کہ ماں عصبہ ہے اوسکی جسکا کوئی عصبہ نہ ہو اور بھائیون پر رد نہین کرتے تھے جبکہ اونکی ہمراہ ماں بھی ہو اور نہ رد کرتے تھے پوتی پر جبکہ اوسکے ہمراہ حقیقی بیٹی بھی ہو اور نہ رد کرتے تھے باپ شریک بہنوں پر جبکہ اونکے ساتھ حقیقی بہن ہو اور نہ لوٹاتے تھے بیوی پر اور نہ نانی پر اور نہ خاوند پر **حدیث** بیان کی ہم سے علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید نے کہا خبر دی ہمکو قیس بن ربیع نے انہوں نے روایت کی ابو حصین سے انہوں نے یحیی بن وثاب سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبد اللہ سے کہا خالہ والدہ ہوتی ہے حدیث بیان کی ہم سے علی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے یزید نے کہا حدیث بیان کی ہمسے حبیب بن ابی حبیب نے انہوں نے روایت کی عمرو بن ہرم سے انہوں نے جابر بن زید سے کہ حضرت عمر نے فیصلہ کیا پھوپی کیلئے دو ثلث اور خالہ کیلئے ایک ثلث **حدیث** بیان کی ہمسے علی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے یزید نے کہا حدیث بیان کی ہمسے حمید طویل نے انہوں نے روایت کی بکر سے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں نے حضرت عمر سے اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہم سے علی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے یزید نے کہا خبر دی ہمکو سفیان ثوری نے انہوں نے روایت کی منصور سے انہوں نے فضیل سے انہوں نے ابراہیم سے کہا تھے عمر اور عبد اللہ وارث بنانے ذوی الارحام کو نہ دوستی کو مین نے کہا کہ علی ایسا کرتے تھے تو جواب دیا کہ علی اس بارہ مین ان سب سے سخت تھے

حدثنا علی قال ثنا یزید قال انا عبیدۃ عن حیان الجعفی عن سوید بن غفلۃ ان رجلا مات وترک ابنۃ وامرأۃ ومولاۃ قال سوید انی لجالس عند علی اذ جاءتہ مثل هذہ القصۃ فاعطی ابنتہ النصف وامرأتہ الثمن ثم رد ما بقی علی ابنتہ ولم یعط المولی شیئا **حدثنا** علی بن زید قال ثنا عبدۃ بن سلیمان قال انا ابن المبارک قال انا سفیان عن حیان الجعفی قال کان عند سوید بن غفلۃ فذکر مثلہ **حدثنا** علی قال ثنا عبدۃ قال انا ابن المبارک قال انا اسرائیل عن جابر عن ابی جعفر قال کان علی یرد بقیۃ المواریث علی ذوی السهام من ذوی الارحام **حدثنا** علی قال ثنا عبدۃ قال انا ابن المبارک قال انا سفیان عن مطرف عن الشعبی قال اتی زیاد فی عم لام وخالۃ فقال الا اخبرکم بقضاء عمر فیها

اعطى العم للام الثلثين واعطى الخالة الثلث حدثنا على بن زيد قال ثنا عبدة قال انا ابن المبارك قال انا شعبة عن سليمن قال قال عبد الله بن مسعود للعمة الثلثان وللخالة الثلث قلت سمعته من ابراهيم قال هو اول ما سمعته منه حدثنا على قال ثنا عبدة قال ثنا ابن المبارك عن شعبة عن المغيرة عن ابراهيم عن عبد الله مثله فهؤلاء اهل بدر قد ورثوا ذوى الارحام بارحامهم ان لم يكونوا عصبة فان كان الى التقليد فتقليد هؤلاء اولى وان كان الى ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقد ذكرنا ما روى عنه فى هذا الباب وان كان الى النظر فانا رأينا العصبة يرثون اذا كانوا ذكورا او ذكورا واناثا بعضهم اذا كان له من القرب ما ليس لبعض ثم رأينا القرابة اولى بالميراث ممن هو ابعد منه وكان المسلمون اذا لم يكن للميت عصبة يرثونه جميعا فاذا كان بعضهم اقرب اليه من بعض فالنظر على ما ذكرنا ان يكون من قرب منه اولى بالميراث ممن هو ابعد منه من المتوفى من المسلمين فثبت بالنظر ايضا ما ذكرنا وهو قول ابى حنيفة وابى يوسف ومحمد رحمهم الله

(قوله) **ترجمہ** حدیث بیان کی ہمسے علی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے یزید نے کہا خبر دی ہمکو عبیدہ نے انہوں نے روایت کی حیان جعفی سے انہوں نے سوید بن غفلہ سے کہ ایک شخص مر گیا اور ایک بیٹی اور ایک عورت اور ایک سیدہ چھوڑ گیا سوید نے کہا کہ میں علی کے پاس بیٹھا تھا کہ اونکے پاس اسی قسم کا قصہ آیا پس انہوں نے بیٹی کو آدھا اور اوسکی بیوی کو آٹھواں حصہ یا پھر جو کچھ باقی بچا وہ اوسکی بیٹی پر لوٹا دیا اور سولا کو کچھ نہ دیا **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن زید نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے انہوں نے روایت کی حیان جعفی سے کہا تھے وہ سوید بن غفلہ کے پاس پھر ذکر کیا اوسکی مثل **حدیث** بیان کی ہمسے علی نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے انہوں نے روایت کی جابر سے انہوں نے ابو جعفر سے کہا تھے علی لوٹاتے تھے باقی ہر ایک حصہ دار ذوی الارحام پر **حدیث** بیان کی ہمسے علی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبدہ نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے کہا خبر دی سفیان نے انہوں نے روایت کی مطرف سے انہوں نے شعبی سے کہا زیاد سے ماں شریک چچا اور ایک خالہ کے بارہ میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں اسکو سمجھتا ہوں حضرت عمر کے فیصلہ کی خبر دوں انہوں نے ماں شریک چچا کو دو ثلث اور خالہ کو ایک ثلث **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن زید نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبدہ نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے انہوں نے روایت کی سلیمان سے کہا عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا پھوپی کیلئے دو ثلث ہیں اور خالہ کیلئے ایک ثلث میں نے کہا کیا تم نے یہ ابراہیم سے سنا ہے انہوں نے کہا یہ پہلی وہ بات ہے جسکو میں نے اون سے سنی ہے **حدیث** بیان کی ہمسے علی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبدہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن مبارک نے انہوں نے روایت کی شعبہ سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبد اللہ سے اوسکی مثل پس یہ تمام اصحاب بدر ہیں کہ انہوں نے ذوی الارحام کو انکے ارحام کی وجہ سے وارث بنایا اگرچہ وہ عصبہ نہ تھے تو اگر فیصلہ تقلید پر ہے تو تقلید ان حضرات کی زیادہ بہتر ہے اور اگر فیصلہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت پر ہے تو جو کچھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں مروی ہے اوسکو ہم ذکر کر چکے اور اگر فیصلہ نظر پر ہے تو ہم نے دیکھا کہ عصبہ وارث ہوتے ہیں جبکہ وہ مرد ہوں اور ہم نے یہ دیکھا کہ اون میں سے بعض کو اسقدر نزدیکی ہے کہ وہ دوسرے کیلئے نہیں ہے جسکی وجہ سے وہ میراث کا بہ نسبت اوسکے زیادہ مستحق ہے جو اوس سے دور ہے اور تھے مسلمان کہ جب میت کیلئے کوئی عصبہ نہ ہوتا تو وہ سب اوسکے وارث بنتے پس جبکہ اون میں سے بعض بہ نسبت دوسروں کی میت سے زیادہ نزدیک تھے لہذا بنا بر ہمارے ذکر کردہ بیان کے نظر عمدہ اسکو مقتضی ہے کہ جو اون میں سے میت کے زیادہ نزدیک ہو وہ میراث کا بہ نسبت اوسکے زیادہ مستحق ہو جو متوفی سے اوسکی بہ نسبت دور ہے تو نظر سے بھی یہی ثابت ہوا جو ہم ذکر کر چکے اور وہی قول امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے

وقد ذكرنا فى هذه الآثار التى رويناها عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اختلافا بينهم فى بعضها وبعض اجتماعهم على توريثه بالارحام التى لا تعصيب لاهلها فمن اختلفوا فيه من ذلك فى ميراث ذوى الارحام دون الموالى وقد ذكرنا ذلك عن عمر وعلى وعبد الله وقد روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم خلاف ذلك حدثنا على ابن زيد قال ثنا عبدة قال انا ابن المبارك قال انا ابان بن تغلب عن الحكم عن عبد الله بن شداد بن الهاد ان ابنة حمزة اعتقت مولى لها فمات المولى وتركها وترك ابنته فاعطى النبى صلى الله عليه وسلم ابنته النصف واعطى بنت حمزة النصف حدثنا على قال ثنا عبدة قال ثنا ابن المبارك قال انا شعبة عن الحكم قال سمعت عبد الله بن شداد يقول هى اختى ثم ذكر مثله حدثنا على قال ثنا عبدة قال انا ابن المبارك قال انا سفيان عن سلمة بن كهيل قال انتهيت الى عبد الله بن شداد وهو يحدث القوم وهو يقول هى اختى فسألتهم فقالوا كان مولى لابنة حمزة

ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَہٗ **حَدَّثَنَا** عَلِیٌّ قَالَ ثَنَا عَبْدَۃُ قَالَ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ اَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ حَیَّانَ الْاَسَدِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ **حَدَّثَنَا** عَلِیٌّ قَالَ ثَنَا عَبْدَۃُ قَالَ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ اَنَا جَرِیْرُ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ یَعْقُوْبَ اَبِیْ یَعْقُوْبَ اَبِیْ فَزَارَۃَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ شَدَّادٍ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ ثُمَّ قَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا بَیْنِیْ وَبَیْنَھَا ھِیَ اُخْتِیْ مِنْ اُمِّیْ کَانَتْ اُمُّنَا اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَیْسٍ الْخَثْعَمِیَّۃَ (قولہ) **ترجمہ** اور ہم ان حدیثون مین جنکو ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے روایت کرچکے اونکا باہم اختلاف ذکر کرچکے اور بعد اونکے اسپر متفق ہوجانیکے کہ اون ارحام کیواسطے وراثت ہوتی ہے جنکے اصحاب عصبہ ہون اور منجملہ اونکے جو اس مین مختلف ہوگئے میراث ذوی الارحام ہے نہ آزاد شدہ غلام ہونکی اور ہم اسکو حضرت عمر اور حضرت علی اور عبد اللہ سے روایت کرچکے ہین حالانکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکے خلاف مروی ہے **حدیث** بیانکی ہمسے علی بن زید نے کہا حدیث بیانکی ہمسے عبدہ نے کہا خبردی ہمکو ابن مبارک نے کہا خبردی ہمکو ابان بن ثعلب نے انہوننے روایت کی حکم سے انہوننے عبد اللہ بن شداد بن ہاد سے کہ حمزہ کی بیٹی نے اپنا ایک غلام آزاد کیا پہر غلام مرگیا اور حمزہ کی بیٹی اور اپنی ایک بیٹی کو چھوڑ گیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو آدہا اور حمزہ کی بیٹی کو آدہا دیا **حدیث** بیان کی ہمسے علی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبدہ نے کہا حدیث بیانکی ہمسے ابن مبارک نے کہا خبردی ہمکو شعبہ نے انہوننے روایت کی حکم سے کہا سنا مین نے عبد اللہ بن شداد کو کہتے ہوئے کہ وہ میری بہن تہی پہر ذکر کیا اوسکی مثل **حدیث** بیانکی ہمسے علی نے کہا حدیث بیانکی ہمسے عبدہ نے کہا خبردی ہمکو ابن مبارک نے کہا خبردی ہمکو سفیان نے انہوننے روایت کی سلمہ بن کہیل سے کہا پہونچا مین عبد اللہ بن شداد کے پاس اور وہ ایک گروہ کو یہ حدیث سنا رہے تھے اور یہ کہتے تھے کہ وہ میری بہن تہی پہر مین نے اونسے دریافت کیا تو انہوننے کہا کہ وہ حمزہ کی بیٹی کا غلام تہا پہر ذکر کیا اوسکی مثل حدیث بیانکی ہمسے علی نے کہا حدیث بیانکی ہمسے عبدہ نے کہا خبردی ہمکو ابن مبارک نے کہا خبردی ہمکو سفیان نے انہون نے روایت کی منصور بن حیان اسدی سے انہون نے عبد اللہ بن شداد سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل حدیث بیانکی ہمسے علی نے کہا حدیث بیانکی ہمسے عبدہ نے کہا خبردی ہمکو ابن مبارک نے کہا خبردی ہمکو جریر بن حازم نے انہوننے روایت کی محمد بن عبد اللہ بن ابی یعقوب اور ابو فزارہ سے دونون نے کہا حدیث بیانکی ہمسے عبد اللہ بن شداد نے پہر ذکر کیا اوسکی مثل پہر کہا کیا جانتے ہو میرے اور اوسکے درمیان کیا رشتہ ہے وہ میری بہن ہے ماں شریک ہماری ماں اسماء بنت عمیس تہی قبیلہ خثعم کی

فَھٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ وَرَّثَ بِنْتَ حَمْزَۃَ مِنْ مَوْلَاھَا مَا بَقِیَ بَعْدَ نَصِیْبِ بِنْتِہٖ بِحَقِّ فَرْضِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ لَھَا وَلَمْ یَرُدَّ مَا بَقِیَ عَلَی الْبِنْتِ فَدَلَّتْ ھٰذِہِ الْاٰثَارُ اَنَّ مَوْلَی الْعَتَاقَۃِ اَوْلٰی بِالْمِیْرَاثِ مِنَ الرَّحِمِ الَّذِیْ لَیْسَ بِعَصَبَۃٍ **وَقَدْ** رُوِیَ مِثْلُ ھٰذَا اَیْضًا عَنْ عَلِیٍّ **حَدَّثَنَا** عَلِیُّ بْنُ زَیْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَۃُ قَالَ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ اَخْبَرَنَا فِطْرٌ عَنِ الْحَکَمِ بْنِ عُتَیْبَۃَ قَالَ قَضٰی عَلِیٌّ فِیْ نَاسٍ مِنَّا فِیْ مَنْ تَرَکَ ابْنَتَہٗ وَمَوْلَاتَہٗ فَاَعْطَی ابْنَتَہُ النِّصْفَ وَالْمَوْلَاۃَ النِّصْفَ **حَدَّثَنَا** عَلِیٌّ قَالَ ثَنَا عَبْدَۃُ قَالَ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ اَنَا سُفْیَانُ عَنْ سَلَمَۃَ ابْنِ کُھَیْلٍ قَالَ رَاَیْتُ الْمَرْاَۃَ الَّتِیْ وَرَّثَھَا عَلِیٌّ مِنْ اَبِیْھَا النِّصْفَ وَوَرَّثَ مَوْلَاھَا النِّصْفَ **وَھٰذَا** ھُوَ النَّظَرُ اَیْضًا عِنْدَنَا لِاَنَّا رَاَیْنَا الْمَوْلٰی اِذَا لَمْ یَکُنْ مَعَہٗ بِنْتٌ وَرِثَ بِالتَّعْصِیْبِ کَمَا تَرِثُ الْعَصَبَۃُ مِنْ ذَوِی الْاَرْحَامِ فَالنَّظَرُ عَلٰی ذٰلِکَ اَنْ یَّکُوْنَ کَذٰلِکَ ھُوَ اِذَا کَانَتْ مَعَہُ ابْنَۃٌ یَرِثُ مَعَھَا کَمَا تَرِثُ الْعَصَبَۃُ مِنْ ذَوِی الْاَرْحَامِ **فَھٰذَا** ھُوَ النَّظَرُ فِیْ ھٰذَا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی **وَاَمَّا** مَا ذَکَرْنَاہُ اَیْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ مِنْ اَنَّہٗ کَانَ لَا یَرُدُّ عَلٰی اِخْوَۃٍ لِاُمٍّ مَعَ اُمٍّ شَیْئًا وَلَا عَلَی ابْنَۃِ ابْنٍ مَعَ ابْنَۃِ الصُّلْبِ وَلَا عَلٰی اَخَوَاتٍ لِاَبٍ مَعَ اَخَوَاتٍ لِاَبٍ وَاُمٍّ شَیْئًا فَقَدْ ذَکَرْنَا عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خِلَافَ ذٰلِکَ وَاَنَّہٗ کَانَ یَرُدُّ بَقِیَّۃَ الْمَوَارِیْثِ عَلٰی ذَوِی السِّھَامِ مِنْ ذَوِی الْاَرْحَامِ فَالنَّظَرُ عِنْدَنَا فِیْ ذٰلِکَ مَا ذَھَبَ اِلَیْہِ عَلِیٌّ لِاَنَّھُمْ جَمِیْعًا ذَوُوْ اَرْحَامٍ (قولہ) **ترجمہ** پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین کہ وارث بنایا آپنے بنت حمزہ کو

اوسکے غلام کے اوسقدر مال کاجو اوسکی بیٹی کے حصہ سے باقی بچا جو خدا تعالیٰ نے بیٹی کے لئے فرض فرمایا ہے اور جو کچھ باقی بچا
اوسکو بیٹی کے اوپر لوٹایا نہین لہذا ان تمام حدیثون نے دلالت کی اسپر کہ آزاد کرنیوالا میراث کا بہ نسبت اوس رحم
کے زیادہ مستحق ہے جو عصبہ نہ ہو اور اسی کی مثل حضرت علی رضی سے بہی مروی ہے **حدیث** بیان کی ہم سے علی بن زید نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدہ کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو فطر نے انہون نے روایت کی حکم بن عتیبہ نے
کہا حضرت علی نے ہم مین سے چند آدمیون کے اندر اوس شخص کے بارہ مین فیصلہ کیا جو اپنی بیٹی اور اپنی سیدہ کو چہوڑ کر مرگیا
پس اوسکی بیٹی کو نصف دیا اور سیدہ کو نصف حدیث بیان کی ہم سے علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدہ نے کہا خبر دی
ہمکو ابن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے انہون نے روایت کی سلمہ بن کہیل سے کہا دیکہا مین نے اوس عورت
کو کہ حضرت علی نے اوسکو اوسکے باپ کے نصف مال کا وارث بنایا اور اوسکے مولا کو نصف کا اور دلیل نظری بہی ہمارے
نزدیک اسی طرح ہے اسلئے کہ ہم نے دیکہا کہ مولا کے ساتہہ اگر بیٹی نہ ہو تو وہ عصبہ ہونیکی وجہ سے وارث ہوتا ہے
جسطرح عصبات ذوی الارحام کے وارث ہوتے ہین تو نظر غور بہی اس بنا پر اسی کو مقتضی ہے کہ یہی حکم اوسوقت ہو کہ
جب اوسکے ساتہہ بیٹی ہو تو وہ اوسکے ساتہہ وارث ہو جسطرح عصبات ذوی الارحام سے وارث ہوتے ہین تو نظر غور
بہی اسکے اندر یہی ہے اور یہی قول امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے اور رہا وہ جو ہم عبد اللہ سے
نقل کیا کہ وہ مان شریک بہائیون پر نہین لوٹاتے تہے باوجود مان کے اور نہ پوتی پر بیٹی کے ہوتے اور نہ باپ شریک بہنو پر
حقیقی بہنون کے ہوتے پس ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسکا خلاف ذکر کردیا حالانکہ وہ باقی میراثون کو حصہ دار ذوی
الارحام پر لوٹاتے تہے پس نظر غور ہمارے نزدیک اوسکو مقتضی ہے جسطرف حضرت علی رضی گئے کیونکہ وہ سب ذوی الارحام ہین :-
وَقَدْ رَأَيْنَاهُمْ فِي فَرَائِضِهِمُ الَّتِي فَرَضَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فَقَدْ وَرَّثُوهَا جَمِيعًا بِأَرْحَامٍ مُخْتَلِفَةٍ وَلَمْ يَكُنْ بَعْضُهُمْ
بِقُرْبِ رَحِمِهِ أَوْلَى بِالْمِيرَاثِ مِنْ غَيْرِهِ مِنْهُمْ مِمَّنْ بَعُدَ رَحِمُهُ فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونُوا جَمِيعًا فِيمَا يُرَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ
فُضُولِ الْمَوَارِيثِ كَذٰلِكَ وَأَنْ لَا يُقَدَّمَ مَنْ قَرُبَ رَحِمُهُ عَلَى مَنْ كَانَ أَبْعَدَ رَحِمًا مِنَ الْمَيِّتِ مِنْهُ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِيمَا ذَكَرْنَاهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فِي إِعْطَائِهِ بِنْتَ حَمْزَةَ النِّصْفَ وَبِنْتَ مَوْلَاهَا النِّصْفَ أَنَّ ذٰلِكَ إِنَّمَا كَانَ طُعْمَةً مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنَةِ حَمْزَةَ
حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ **وَهٰذَا** عِنْدَنَا كَلَامٌ فَاسِدٌ لِأَنَّ
ابْنَةَ مَوْلَى ابْنَةِ حَمْزَةَ إِنْ كَانَ وَجَبَ لَهَا جَمِيعُ مِيرَاثِ أَبِيهَا بِرَحِمِهَا مِنْهُ ثُمَّ قَالَ أَنْ يُطْعِمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنْتَ حَمْزَةَ
وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ يَجِبْ لَهَا كُلُّهُ وَإِنَّمَا وَجَبَ لَهَا نِصْفُهُ ثُمَّ مَا بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ النِّصْفِ رَاجِعٌ إِلَى مَنْ أَعْتَقَهُ وَهِيَ ابْنَةُ حَمْزَةَ
فَاسْتَحَالَ مَا ذَكَرَ إِبْرَاهِيمُ فِي ذٰلِكَ وَثَبَتَ أَنَّ مَا دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بِنْتِ حَمْزَةَ كَانَ بِالْمِيرَاثِ لَا بِغَيْرِهِ (قوله)
ترجمہ اور ہم نے اون سبہونکو اونکے اون فرائض مین جو خدا تعالےٰ نے اونکے لئے مقرر کئے دیکہا تو وہ سب اون فرائض کے
وارث ہوتے ہین بوجہ ارحام مختلفہ کے حالانکہ اونمین کے بعض بوجہ قرب رحم کے بہ نسبت دوسرے کے اون لوگونمین سے جنکے رشتے دور مین
زیادہ مستحق میراث نہین پس نظر غور اس بنا پر یہ ہے کہ ہون وہ سب اون بچی ہوئی میراثون مین بہی اسی طرح جو اونپر لوٹائی
جائین کہ جسکا رشتہ قریب ہو وہ اوس شخص پر مقدم نہ ہو جو رشتہ مین میت سے دور ہو اور یہی قول امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف
اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے **اور** ابراہیم سے بیان مذکور مین روایت کیا گیا ہے انہون نے روایت کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم سے آپکے بنت حمزہ کو نصف اور اوسکے غلام کے بیٹی کو نصف دینے مین یہ کہ آپکا یہ فعل آپکی جانب سے احسان تہا حمزہ کی بیٹی
کے لئے حدیث بیان کی ہم سے یہ فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن صالح نے انہون
نے روایت کی منصور سے انہون نے ابراہیم سے اور یہ ہمارے نزدیک کلام فاسد ہے اسلئے کہ غلام کی بیٹی اگر اوسکے واسطے
اوسکے باپ کی تمام میراث واجب ہوتی بوجہ اوسکی بیٹی کے اوس سے رشتہ دار ہونیکے تو محال تہا یہ کہ حمزہ بنت حمزہ کی بیٹی کو آپ
اوس مین سے بطور احسان کے دیتے اور اگر اوسکے لئے تمام مال واجب تھا بلکہ اوسکے لئے صرف نصف مال واجب تہا تو اسکے
بعد باقی نصف لوٹنا چاہئے تہا اوسکے آزاد کرنیوالے کیطرف اور وہ حمزہ کی بیٹی ہے پس ابراہیم نے جو کچھ اس بارہ مین ذکر کیا وہ محال
ہے اور یہ ثابت ہوا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ حمزہ کی بیٹی کو دیا وہ میراث کی وجہ سے تہا نہ کسی اور وجہ سے :۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْضًا اٰثَارٌ فِیْ تَوْرِیْثِ مَنْ لَیْسَ بِعَصَبَۃٍ وَلَا رَحِمٍ
فَذَکَرَ مَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھٰرُوْنَ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ
عَوْسَجَۃَ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَتْرُکْ قَرَابَۃً
اِلَّا عَبْدًا ھُوَ اَعْتَقَہٗ فَاَعْطَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِیْرَاثَہٗ **قَالَ** فَھٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ وَرَّثَ الْمَوْلَی
الْاَسْفَلَ مِنَ الْمَوْلَی الْاَعْلٰی وَاَنْتُمْ لَا تَقُوْلُوْنَ بِھٰذَا **قِیْلَ** لَہٗ لَیْسَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْمَوْلَی الْاَسْفَلُ یَرِثُ الْمَوْلَی الْاَعْلٰی وَاِنَّمَا فِیْہِ اَنَّہٗ دَفَعَ مِیْرَاثَہٗ وَھُوَ تَرِکَتُہٗ اِلَیْہِ وَلَیْسَ کَمَا رُوِیَ عَنْہُ فِی الْخَالِ اَنَّہٗ قَالَ
ھُوَ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَہٗ **فَقَدْ** یَحْتَمِلُ وُجُوْھًا **مِنْھَا** اَنْ یَکُوْنَ دَفَعَہٗ اِلَیْہِ لِاَنَّہٗ وَرَّثَہٗ اِیَّاہُ بِمَا لِلْمَیِّتِ عَلَیْہِ مِنَ الْوَلَاءِ
وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَکُوْنَ مَوْلَاہُ ذَا رَحِمٍ لَہٗ فَدَفَعَ اِلَیْہِ مَالَہٗ بِالرَّحِمِ وَوَرَّثَہٗ لَہٗ لَا بِالْوَلَاءِ **تَرَاہُ** یَقُوْلُ فِی الْحَدِیْثِ لَمْ یَتْرُکْ
قَرَابَۃً اِلَّا عَبْدًا ھُوَ اَعْتَقَہٗ فَاَخْبَرَ اَنَّ الْعَبْدَ کَانَ قَرَابَۃً لَہٗ فَوَرَّثَہٗ بِالْقَرَابَۃِ **وَیَحْتَمِلُ** اَنْ یَکُوْنَ دَفَعَ اِلَیْہِ مِیْرَاثَہٗ لِاَنَّ
الْمَیِّتَ کَانَ اَمَرَ بِذٰلِکَ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَالَہٗ حَیْثُ اَمَرَ بِوَضْعِہٖ فِیْہِ کَمَا **قَدْ** رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ مَسْعُوْدٍ فِیْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ عِیْسٰی عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِیْلَ
قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ لَیْسَ مِنْ حَیٍّ مِنَ الْعَرَبِ اَحْرٰی اَنْ یَمُوْتَ الرَّجُلُ مِنْھُمْ وَلَا یُعْرَفُ لَہٗ وَارِثٌ مِنْکُمْ مسامح
مَعْشَرَ ھَمْدَانَ فَاِذَا کَانَ کَذٰلِکَ فَلْیَضَعْ مَالَہٗ حَیْثُ اَحَبَّ قَالَ الْاَعْمَشُ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِاِبْرَاھِیْمَ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ
ھَمَّامُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِیْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ مِثْلَہٗ **حَدَّثَنَا** سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
بْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ کُھَیْلٍ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَہٗ **ترجمہ** پس اگر کوئی
کہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بہی چند حدیثین اوس شخص کے وارث ہونے مین مروی ہین جو نہ عصبہ ہو اور نہ رحم
(رشتہ دار) اور ذکر کرے وہ حدیث جو ہم سے علی بن شیبہ نے روایت کی کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی
ہمکو حماد بن سلمہ نے انہون نے روایت کی عمرو بن دینار سے کہا سنا مین نے عوسجہ ابن عباس کے غلام کو حدیث بیان کرتے ہوئے
ابن عباس سے کہ ایک آدمی مرگیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کہ نہ چہوڑا اوس نے کوئی رشتہ دار سوا ایک غلام
کے کہ آزاد کر دیا تہا اوسکو پس دی اوسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میراث اوسکی کہا پس یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین کہ وارث
بنایا آپنے غلام آزاد شدہ کو آزاد کرنے والے کا حالانکہ تم اسکے قائل نہین تو اوسکو جواب دیا جائیگا کہ اس حدیث مین یہ نہین ہے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام آزاد شدہ وارث ہوتا ہے آزاد کرنے والے کا اور اسکے سوا نہین کہ اوس مین

یہ ہے کہ آپنے اوسکی میراث یعنے اوسکا چہوڑا ہوا مال اوسکو دیا اور ایسا نہین ہے جیساکہ آپسے ماموں کے بارہ مین مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ وہ اوس شخص کا وارث ہے جسکا کوئی وارث نہ ہو پس اب چند امور کا احتمال ہے ایک یہ کہ دیا ہو اوسکو آپنے اسوجہ سے کہ آپنے اوسکو میت کے مال کا وارث اسلیئے بنایا ہو کہ میت کا اوسپر حق ولا واجب ہے اور احتمال ہے کہ اوسکا غلام اوسکا ذی رحم ہو پس دیا ہو اوسکو مال بوجہ رحم کے اور اسوجہ سے اوسکو وارث بنایا ہو نہ بوجہ ولا کے کیا تم نہین دیکھتے کہ حدیث مین کہتے ہین اور نہین چہوڑا کوئی رشتہ دار سوا ایک غلام کے جسکو آزاد کردیا تہا پس خبردی اسکی کہ غلام متوفی کا رشتہ دار تہا لہذا آپنے اوسکو رشتہ داری کی وجہ سے وارث بنایا اور احتمال ہے کہ اوسکو اوسکی میراث دی ہو اسلیئے کہ میت نے اسکا حکم دیا ہو پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے مال کو اوس جگہ رکہا جہان رکہنے کا اوسنے حکم دیا تہا جیساکہ عبداللہ بن مسعود سے روایت کیا گیا ہے کیونکہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عیسی نے انہوں نے روایت کی اعمش سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے کہا کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ کوئی محلہ عرب کا اسکے لائق نہین کہ اوس مین کا کوئی آدمی مرے اور تم مین سے اوسکا کوئی ارث نہ معلوم ہو ای گروہ ہمدان پس جب ایسا ہو تو چاہئے کہ رکہے مال اپنا جہان چاہے اعمش نے کہا ہم مین تے یہ ابراہیم سے ذکر کیا تو انہون نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے ہمام بن حارث نے انہون نے روایت کی عمرو بن شرحبیل سے انہون نے عبداللہ سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی سلمہ بن کہیل سے انہون نے ابو عمرو شیبانی سے انہون نے ابن مسعود سے اوسکی مثل **حدثنا** عبد الرحمن قال ثنا شعبة عن الحكم عن ابراهيم عن عمرو بن شرحبيل عن عبد الله مثله **حدثنا** سليمن قال ثنا عبد الرحمن قال ثنا شعبة عن سلمة بن كهيل قال سمعت ابا عمرو الشيباني يحدث عن ابن مسعود قال السائبة يضع ماله حيث احب **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا بشر وابو الوليد قال ثنا شعبة عن الحكم عن ابراهيم عن عمرو بن شرحبيل عن عبد الله مثله **حدثنا** على بن شيبة قال ثنا يزيد بن هرون قال انا شعبة عن سلمة بن كهيل عن ابى عمرو الشيبانى عن عبد الله مثله **ويحتمل** ان يكون النبى صلى الله عليه وسلم اطعمه المولى الاسفل لفقره كما للامام ان يفعل ذلك فيما فى يديه من الاموال التى لا رب لها **وقد** سمعت ابن ابى عمران يذكر ان هذا التاويل الاخر قد روى عن يحيى بن ادم **فلما** احتمل هذا الحديث ما ذكرنا لم يكن لاحد ان يحمله على تاويل منها الا بدليل يدل له عليه من كتاب الله او من سنة رسوله او من اجماع **وقد** روى فى نحو من هذا ما حدثنا يونس ومحمد بن خزيمة قالا ثنا عمرو بن خالد قال ثنا شريك عن ابى بكر بن احمد عن ابن بريدة عن ابيه قال توفى رجل من خزاعة فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بميراثه فقال اطلبوا له وارثا او ذا قرابة هكذا قال يونس وقال ابن خزيمة او ذا رحم فطلبوا فلم يجدوا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادفعوا الى الكبر خزاعة **فهذا** عندنا والله اعلم على ما قال يحيى بن ادم الذى قبل هذا **وقد** حدثنا على بن شيبة قال ثنا يزيد بن هرون قال انا سفيان الثورى عن عبد الرحمن بن الاصبهانى عن مجاهد عن عروة عن عائشة ان مولى للنبى صلى الله عليه وسلم وقع من نخلة فمات فقال النبى صلى الله عليه وسلم انظروا اهل له وارث قالوا لا قال اعطوا ماله بعض القرابة **فقد** يجوز ان يكون النبى صلى الله عليه وسلم

اَرَادَ بِذٰلِكَ قَرَابَتَهُ لَهُ وَلَا قَرَابَةَ الْمَيِّتِ فَاَرَادَ اَنْ يَجْعَلَهُ صِلَةً مِنْهُ لَهُمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ (قوله) **ترجمہ** حدیث
بیان کی ہم سے عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی حکم سے انہون نے ابراہیم
سے انہون نے عمرو بن شرحبیل سے انہون نے عبداللہ سے اوسکی مثل حدیث بیان کی ہم سے سلیمان نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہون نے روایت کی سلمہ بن کہیل سے کہا سنا مین
نے ابو عمرو شیبانی کو حدیث بیان کرتے ہوئے ابن مسعود سے کہا لاوارث رکھے اپنے مال کو جہان چاہے حدیث بیان
کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر اور ابو ولید نے دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے
انہون نے روایت کی حکم سے انہون نے ابراہیم سے انہون نے عمرو بن شرحبیل سے انہون نے عبداللہ سے اوسکی
مثل حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے انہون نے
روایت کی سلمہ بن کہیل سے انہون نے ابو عمرو شیبانی سے انہون نے عبداللہ سے اوسکی مثل اور احتمال ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے غلام کو اوسکے فقیر ہونیکی وجہ سے کچھ دیدیا ہو جسطرح حاکم کو جائز ہے کہ وہ ایسا کرے اون اموال مین
جو اوسکے قبضہ مین ہون اور اونکا کوئی مالک نہ ہو اور مین نے ابن ابی عمران کو یہ ذکر کرتے سنا کہ یہ پہلی تاویل یحییٰ بن آدم سے
مروی ہے پس جبکہ یہ حدیث ان تمام ذکر کی ہوی باتون کا احتمال رکھتی ہے تو کسی کو یہ جائز نہین کہ اس حدیث کو اون مین سے ایک
تاویل پر محمول کرے مگر کسی ایسی دلیل سے جو اوسکو اوس تاویل پر دلالت کرتی ہو کتاب اللہ یا سنت رسول یا اجماع امت
اور اسی کی مثل مین وہ حدیث مروی ہے جو ہم سے یونس اور محمد بن خزیمہ نے روایت کی دونو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
عمرو بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے انہون نے روایت کی ابو بکر بن احمد سے انہون نے ابن
بریدہ سے انہون نے اپنے باپ سے کہا وفات پائی قبیلہ خزاعہ کے ایک مرد نے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت
مین اوسکی میراث کا سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا اوسکا وارث تلاش کرو یا قرابت دار یونس نے اسی طرح کہا اور ابن خزیمہ نے
کہا یا ذوی رحم پس انہون نے تلاش کیا تو نہ پایا پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیدو یہ مال قبیلہ خزاعہ کے بڑے
آدمی کو تو یہ ہمارے نزدیک اور اللہ خوب جانتا ہے یحییٰ بن آدم کے اوس قول کے موافق ہے جو اس سے پہلے گذرا اور ہم
سے علی بن شیبہ نے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو سفیان ثوری نے انہون
نے انہون نے روایت کی عبد الرحمن بن اصبہانی سے انہون نے مجاہد سے انہون نے عروہ سے انہون نے عائشہ
سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام گر گیا درخت کھجور سے اور مر گیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو کیا اوسکا کوئی وارث
ہے انہون نے کہا نہین فرمایا دیدو اوسکا کسی قرابت کو پس ہو سکتا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے
میت کی قرابت مراد لی ہو تو مقصد آپکا یہ تہا کہ اوسکی طرف سے اونکیلئے صلہ رحمی ٹہیرا دین اور اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے

قد تم الكتاب بعون الله الوهاب

تمام ہوئی کتاب بہ تائید خدائے وہاب

کتبہ منظور الٰہی سکنہ بہرام ڈاکخانہ شوہدرہ ضلع گوجرانوالہ

(اسلامیہ سٹیم پریس بیلی دروازہ لاہور مین باہتمام منشی محمد شفیع خان پرنٹر چھپی)

جلد سوم فہرست ابواب وفصول طحاوی اردو شرح معانی الآثار

مضامین	صفحات
کتاب النکاح	۲
باب بغیر عصبہ ولی کے نکاح کرنیکے بیان میں	۹
باب جو مرد کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو کیا اُسے دیکھ لینا جائز ہے یا نہیں	۱۹
باب کسی سورت قرآن کے عوض نکاح کرنا	۲۲
باب مرد اپنی لونڈی کو اس شرط سے آزاد کرے کہ اسکی آزادی اُس کا مہر ہے۔	۲۷
باب نکاح متعہ کے بیان میں	۳۳
باب مرد جب نکاح کرے تو کنواری کے پاس کس قدر ٹھیرے اور غیر کنواری کے پاس کس قدر	۳۸
باب عزل کے بیان میں	۴۱
باب خاوند کو اپنی حائضہ بیوی سے کیا کیا منافع حلال ہیں	۴۸
باب عورتوں کی دبر میں وطی کرنیکے بیان میں	۵۳
حاملہ عورت سے جماع کے بیان میں	۶۱
اس امر کا بیان جو کہ نکاح کے وقت لوگوں پر چھوہارے وغیرہ لٹائے جاتے ہیں	۶۵
کتاب الطلاق	۶۹
اسباب میں کہ مرد حیض کی حالت میں عورت کو طلاق دیدے پھر اس کو سنت کے موافق طلاق دینا چاہے تو کب دے سکتا ہے	۶۹
اپنی عورت کو تین طلاق اکٹھی دینے کے بیان میں	۷۵
لفظ اقرار کی تحقیق کے بیان میں	۸۲
جو عورت کہ طلاق بائن سے مطلقہ ہو اسکے لئے خاوند پر اس کی عدت میں کیا حق ہے	۸۸
اُس عورت کا بیان کہ جسکا خاوند فوت ہو چکا ہے کیا اس کیلئے ایام عدت میں سفر کرنا جائز ہے اور مطلقہ کے ایام عدت میں سوگ کا کیا حکم ہے	۱۰۲
لونڈی جب آزاد ہوجائے اور اسکا خاوند آزاد ہو کیا اس کو اختیار رہے یا نہیں	۱۱۶
مرد اپنی عورت سے کہے کہ تجھکو لیلۃ القدر میں طلاق ہے تو یہ طلاق کب پڑے گی	۱۱۷
باب طلاق المکرہ جبراً طلاق لینے کے بیان میں	۱۳۳
مرد اپنی عورت کے حمل کا انکار کرے کہ یہ میرا نہیں	۱۳۹
کوئی شخص اپنی عورت کے بچہ کا انکار کرے کہ یہ میرا نہیں کیا اسوجہ سے لعان ہوگا یا نہیں	۱۴۵
کتاب العتاق غلام کو آزاد کرنے	۱۴۷

مضامین	صفحات
جو شخص کہ اپنے قریبی رشتہ دار کا مالک ہو جائے کیا وہ اس سے آزاد ہو جاتا ہے یا نہیں	۱۵۳
مکاتب کب آزاد ہوگا	۱۵۶
اس لونڈی کا بیان کہ جس سے اُسکے مالک نے وطی کی تھی پھر وہ مر جائے اور وہ مالک کی زندگی میں بچہ جنی ہو کیا وہ اس کا بیٹا ہوگا اور وہ لونڈی اُس سے اُم ولد ہو جائیگی	۱۶۰
قسموں اور نذروں کی کتاب	۱۶۶
اس شخص کا بیان جو کہ یہ قسم کھالے کہ کسی شخص سے ایک ماہ تک کلام نہ کرونگا تو اس مہینہ کے کتنے دن شمار ہونگے	۱۷۱
اس شخص کے بیان میں کہ جو اپنے اوپر یہ بات لازم کرلے کہ فلاں مقام پر نماز پڑھونگا پھر دوسرے مقام پر پڑھ لی	۱۷۵
اس شخص کے بارہ میں جو نذر مانے کہ بیت اللہ کو چل کر جاؤنگا	۱۸۰
اُس شخص کے بارہ میں جو کہ مشرک ہو کر نذر مانے پھر اسلام لے آئے	۱۸۶
کتاب الحدود۔ حدوں کی کتاب	۱۸۹
زانی شادی شدہ کی حد کے باب میں	۱۹۴
وہ کونسا اقرار زنا ہے کہ جس سے حد واجب ہو جاتی ہے	۲۰۰
جو شخص کہ اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے	۲۰۵
جو شخص اپنے باپ کی بیوی سے یا اپنے محرم سے نکاح کرے اور پھر اس سے صحبت کرے اس کی سزا کیا ہے	۲۱۱
شراب کی حد کے بیان میں	۲۱۶
جس شخص نے چار دفعہ شراب پی اسکی کیا سزا ہے	۲۲۶
جس قدر مال میں چور کے ہاتھ کاٹے جاتے ہیں	۲۳۱
جس چوری کا اقرار ہاتھ کاٹنے کو لازم کر دیتا ہے	۲۳۹
اس شخص کے بارہ میں کہ جو مانگے ہوئے زیور کو واپس نہ دے کیا اس کا ہاتھ کاٹا جائیگا	۲۴۳
پھل اور شگوفہ کی چوری کے بارہ میں	۲۴۶
عمداً قتل اور عمداً زخم کرنے میں جو کچھ واجب ہوتا ہے	۲۴۸
کوئی شخص کسی کو قتل کر ڈالے تو اس کو کیسے قتل کیا جائے	۲۵۵
وہ شبہ عمد کہ جس میں قصاص نہیں آتا ہے کیا ہے۔	۲۶۵

مضامین	صفحات
کیا شبہ عمد جیسا کہ جان کے مارنے میں ہوتا ہے غیر جان کے بارہ میں بھی ہوتا ہے	۲۷۱
کوئی شخص اپنی موت کے وقت کہے کہ اگر میں مر جاؤں تو مجھے فلاں شخص نے قتل کیا ہے	۲۷۲
مومن کافر کو عمداً قتل کر ڈالے تو کیا حکم ہے	۲۷۴
کیا قسم ان گھر کے رہنے والوں پر ہوگی جن میں کہ مقتول موجود ہوگا۔ یا مالک مکان پر	۲۸۰
قسم کیسے ہونی چاہیئے	۲۸۵
رات دن میں چوپائے جو کھیتوں میں سے کھا جاتے ہیں) اس کا بیان	۲۸۸
جب جنین کے بدلہ غلام کا حکم لگایا جائے تو وہ کس کا ہوگا	۲۹۱
کتاب السیر۔ تاریخ غزوہ کی کتاب	۲۹۳
آدمی کس لفظ سے مسلمان ہوتا ہے	۳۰۳
عورتوں اور بچوں کو دار حرب میں قتل کرنا منع ہے	۳۱۵
بوڑھا مرد دار الحرب میں قتل کیا جائے یا نہیں	۳۲۲
جو شخص دار الحرب میں کسی کافر کو مار ڈالے تو اسکا اسباب اسکو ملیگا یا	۳۲۲
رشتہ داروں کا حصہ	۳۳۶
اس غنیمت کا حال جو دشمن کی لڑائی اور غنیمت کے جمع کرنے کے بعد ہو	۳۴۷
جنگ موقوف ہونے کے بعد مدد کا لشکر دار الحرب میں لشکر کے واپس ہونے کے پہلے آئیں تو کیا ان کو حصہ ملے گا یا نہیں	۳۵۴
جو زمین کہ فتح کی جائے اس میں امام کیا برتاؤ کرے	۳۵۸
اگر کسی کو جنگ میں ضرورت ہو تو غنیمت کے جانور پر سوار ہو جائے	۳۶۶
جو شخص دار الحرب میں اسلام لائے اور اس کے پاس ۴ عورتوں سے زائد ہوں	۳۶۸
حربیہ عورت دار الحرب میں اسلام لائے پھر دار الاسلام کی طرف نکل آئے اس کے بعد اس کا خاوند مسلمان ہو کر آئے	۳۷۴

مضامین	صفحات
باب الفداء فدیہ دینے کا باب	۳۸۱
مشرکین جو مسلمانوں کا مال لیلیں کیا وہ اس کے مالک ہوتے ہیں یا نہیں	۳۸۴
مرتد کی میراث کسے ملے گی	۳۸۹
مردہ زمین کے زندہ کرنے کے باب میں	۳۹۴
گدھوں کا گھوڑی پر جست کرنا	۳۹۸
فی اور غنیمتوں کے خمس کے اقسام بیان میں	۴۰۶
اس بارہ میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ کو غلبہ کے طور پر فتح کیا ہے	۴۶۲

تمام شد فہرست طحاوی شرح معانی الآثار بعون الملک الغفار

مندرجہ ذیل کتب کی علاوہ ہر قسم کی کتابیں ہم سے بارعایت طلب کریں

مواہب رحمانی اردو ترجمہ میزان شعرانی

بستان اسلام کے اشجار رواں ہار کے لئے اس سے بڑھ کر کون سی مسرت ہو گی کہ
اسلامی مذہبی کتابوں کے قیمتی خزانوں میں ایک انمول موتی چمک رہا تھا
جس کی روشنی (حنفی مالکی حنبلی شافعی) کی اپنی صداقت کیلئے باعث
ناز تھی، مگر افسوس کہ اس کی روشنی صرف عربی دان حضرات
در نیز اردو دان حضرات جنہیں احکام الٰہی کی تلاش ہے
آئمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کے مذاہب کی تفتیش جاکر
ابو حنیفہ رح کی خداداد ذہانت و دیانت آپ کا تفوق
علمی اور دوسرے زبانوں سے آپ کی خصوصیت
خصوصاً دوسرے مذہب والے کی زبان سے
دیکھنی تھی وہ اس کے انوار و برکات سے
بہرہ ور نہیں ہو سکتے تھے، یعنی ضخیم کی
کتاب میزان الکبریٰ
مولفہ علامہ شیخ امام عبد الوہاب شعرانی
رحمۃ اللہ جو بے شمار خوبیوں کا مجموعہ ہے
اس کی ہر دو مجلد کا سلیس اور بامحاورہ
اردو ترجمہ موسومہ **مواہب رحمانی**
اردو ترجمہ میزان شعرانی
فاضل اجل علامہ اکمل جناب
مولانا محمد حیات صاحب سنبھلی کی
قلم سے تالیف ہو کر بفضلہ تعالیٰ
بڑی آب و تاب سے ۸۷۶ صفحات پر طبع
ہو گیا ہے مترجم موصوف نے اصلی کتاب
عربی کے مولف امام عبد الوہاب شعرانی
کے مختصر حالات اور ایک مقدمہ کا بھی
اضافہ کر دیا ہے جسکے پڑھنے سے بے بہا
منافع حاصل ہو سکتے ہیں بباعث عدم
گنجائش فہرست درج نہیں ہو سکی علیحدہ منگا کر
ملاحظہ فرمائیے باینہمہ قیمت ہر دو جلد پانچ روپیہ
محصول ڈاک بذمہ خریدار ہے

شوارق الایمان

فقہ کی یوں تو بے شمار کتابیں عربی فارسی سے
اردو میں تصنیف و تالیف ہو کر شائع
ہو چکی ہیں مگر جس خوبی سے علامہ موصوف
نے اس کتاب میں مسائل فقہ کو ترتیب دیا ہے وہ شاید
ہی کسی کتاب میں ہو چنانچہ تمام اختلاف کو نظر انداز کر کے اردو دان
شائقین کے لئے مفتی بہ مسائل فقہ کو کتب فقہ سے نہایت
محنت اور عرق ریزی کے ساتھ جمع کر کے ایکجا اخذ کر دیا ہے
تاکہ مفتی بہ مسائل کو کسی عالم فاضل مفتی سے دریافت
کرنے کی ضرورت نہ رہے اس لئے ہمارا دعویٰ
ہے کہ اس کتاب کی موجودگی میں فقہ کی
تمام متداولہ کتابوں یعنی ہدایہ کنز عینی
شرح وقایہ در مختار ہدایۃ الاوطار
شامی، فتاوے عالمگیری بحر الرائق
صغیری و کبیری وغیرہ کے مطالعہ
کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس
کتاب میں مفصلہ ذیل مضمون
نہایت شرح و بسط سے درج ہیں
رکن ایمان فضائل نماز پاکی اور
ناپاک پانی کی تحقیق مسائل چاہ
واجبات و طریق غسل مسائل
حیض و نفاس فرائض و طریق
وضو واجبات و سنن وضو مستحبات
و مکروہات وضو ناقضات وضو طریق
تیمم طریق استنجا مسائل اذان
شرائط و اوقات نماز فرائض واجبات
سنن و مستحبات نماز قرأۃ کا بیان
جماعت و امامت کے مسائل سجدہ سہو اور
سجدہ تلاوۃ نماز عیدین و جنازہ و مسافر
و تہجد و اشراق نماز توبہ و خسوف و کسوف
و استسقا نماز قرض و استخارہ مسائل ماہ رمضان
و قربانی وغیرہ وغیرہ درج ہیں قیمت صرف ۱۲/ علاوہ محصول ڈاک

اعلان

واضح ہو کہ ہمارا اسلامی کتبخانہ
عرصہ پچاس سال سے جاری ہے جس میں ہر طرح
کی کتابیں مثلاً عربی فارسی اردو مطبوعہ مصر و استنبول
بمبئی دہلی کانپور لکھنؤ وغیرہ اور قرآن مجید اور
حمائل شریف مترجم و معرا تفسیر و احادیث۔ فقہ
اصول طب نحو منطق نجوم جفر رمل موجود ہیں اور بارعایت مل سکتے ہیں آرڈر دے کر بذریعہ
ویلیو پی ایبل طلب فرمائیے مکمل فہرست
دو پیسہ کا کارڈ آنے پر ارسال
کی جا سکتی ہے ۔ فقط

محبوب الفقہ اردو

اس کتاب میں نماز کے فرائض واجبات سنن مستحبات کا
ذکر ہے تاکہ مسلمانوں کو ان بیش بہا معانی کی زیارت سے زیادہ نور حاصل ہو اور سخن پروران
زمانہ کو اس حق معانی کے جواہر حاصل ہونے سے سرور معرفت اور حضوری میسر ہو کیونکہ
کمال معرفت کے لئے ہر چیز کا نام معلوم ہونا ضروری ہے چنانچہ روایت ہے کہ نکمی نماز اس شخص کی ہے جو نماز
کا علم نہیں رکھتا اور بے نماز وہ شخص ہے جو طہارت کا علم نہیں رکھتا اس لئے اس مجموعہ کو احکام
اور ارکان اور علم نماز و طہارت و عقائد دین اسلام پر مرتب کر کے پیش کیا گیا ہے جس کی فہرست ۱۰۳ باب منقسم ہے ۱۲/

یادگار دستگیر

خالص اردو ترجمہ
غنیۃ الطالبین مصنفہ شیخ عبد القادر گیلانی رحمۃ اللہ
اس کتاب کا تازہ عام فہم سلیس عمدہ اردو ترجمہ کر کے چھاپا گیا ہے مضامین کی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے اس کتاب کی تصنیف حضرت پیران پیر قدس سرہ العزیز نے کی
ہے قرآن و حدیث کا عطر نکال کر رکھ دیا ہے انسان کو اپنے مالک سے ملانے دنیا و عاقبت میں
خوشحال بنانے کیلئے کمال درجہ کی محنت سے کام لیا ہے افسوس کہ اکثر اہل اسلام اس قسم کی مفید
کتابوں سے آگاہ نہیں ہیں اس کے شروع میں حضرت کا مفصل تذکرہ زندگی بھی چھاپا ہے۔ قیمت عہ

المشتہر صاحب الصدق والیقین شیخ الٰہی بخش و محمد جلال الدین تاجران کتب بازار کشمیری لاہور